قراءات سبعہ کی مشہور کتاب الشاطبیہ
کی آسان اور عام فہم شرح

العلویۃ علی الشاطبیۃ

جلد اوّل

www.KitaboSunnat.com

شارح

استاذ القرّاء القاری الشیخ فیاض الرحمٰن العلوی
بانی وسرپرست مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

متن

الامام ابی القاسم بن فیرّہ بن خلف بن احمد الشاطبی
الرُّعَینیِ اَلْاُنْدُلُسِیِ المتوفّٰی ۵۹۰ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن م

www.KitaboSunnat.com

باسمہ تعالیٰ

قال رسول اللّٰہ ﷺ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (مسلم)

قراءات سبعہ کا مشہور کتاب شاطبیہ کی آسان اور عام فہم شرح

العلوية على الشاطبية

جلد اوّل

متن

الامام ابی القاسم بن فیّره بن خلف بن احمد الشاطبی الرُّعَيْنِيُّ الْاَنْدُلُسِيُّ المتوفّی ٥٩٠ هجری

www.kitabosunnat.com

تالیف

استاذالقرّاء القاری الشیخ فیاض الرحمٰن العلوی

بانی وسرپرست مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

ناشر: مکتبة العلوية دارالقراء نمک منڈی پشاور صوبہ سرحد پاکستان فون 0912210650

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مكتبة العلوية مركزي دار القرأ پشاور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : العلوية على الشاطبية

مصنف : فضيلة الشيخ المقرى فياض الرحمن العلوى

کمپوزنگ : قارى سيد جمال الدين الترمذى

فضیلۃ الشیخ الاستاذ فیاض الرحمن العلوی کی تصانیف

1	العلوية على الشاطبية (شرح شاطبی) (اردو)	6	التسهيل لاحكام الترتيل (مخطوط مولانا مفتی محمودؒ)
2	الوجيزه فی التجويد بنهج السائل والمجيب (عربی)	7	متون ثلاثه مع تسهيلات علوية (اردو ، پشتو)
3	تكميل النص على طرق الحفص (اردو)	8	قرأت عاصم بروايت شعبه (عربی)
4	روشنی فی تقابل ادیان (اردو)	9	القرآن والعالم (اردو)
5	ڈارون ازم ایک من گھڑت قصہ (اردو)	10	القاعدة العلوى للاطفال المبتدى

32738

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقريظ

الشيخ المقرئ السيّد متولّى عبد العال

(جمهوریہ مصر)

بسم الله الرحمن الرحيم

وبهٖ نستعين والصلوٰة والسلام علٰى اشرف المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آلهٖ واصحابه الف الميامين ۔ امّا بعد:

هٰذه كلمة شكروتقدير وعرفان لما قرأته فى شرح الشاطبية العلوية من شرح وافى وكافى وقريب اِلى الفهم ۔

وهذا من تاليف وشرح الاستاذ الدكتور الموقر الحاج فياض الرحمن العلوى ،اسئل الله العلى الاعلٰى أن ينفع به الاسلام والمسلمين ۔

وصلى الله وسلم وبارك على سيد ى الخلق سيدنا محمد صلى الله عليه وآلهٖ وأصحابه أجمعين

مع خالص تحياتى وتقدير ى

السيد متولّى عبد العال

جمهورية مصر العربية ، قارئ بالاذاعة والتلفزيون المصرى ،والعالم الاسلامى

تحريرا فى يوم ١٧۔٤۔٢٠٠٦م

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الشیخ ابوالحسن اعظمی شیخ التجوید والقراءات

دارالعلوم دیوبند الھند (انڈیا)

الحمد للہ وصلّی اللہ ..... علیٰ نبیّہ ومصطفاہٗ

ایک وہ زمانہ تھا، جب ایک عالم کیلئے علم القراءۃ کا حصول لازمی تھا، ہر عالم اس اشرف العلوم سے مشرف ہونا باعث فخر وشرف سمجھتا تھا، اس کے بغیر عالم، عالم کامل نہیں سمجھا جاتا تھا، مگر رفتہ رفتہ علمی انحطاط نے یہ دن دکھائے، کہ اس علم سے بطور خاص اور علم تجوید سے بطور عام دوری ہوتی گئی، حتّٰی کہ بڑے بڑے علمی اداروں میں ایسے لوگ پائے جانے لگے، جنھیں ''حدیث سبعہ اَحرف'' کی حقیقت سے کماحقہٗ واقفیت ہی نہیں رہی، اور نوبت انکار قراءات تک پہنچنے لگی، بایں صورت حال علم القراءۃ کی کسی نوع کی خدمت بلاشبہ نہایت عظیم خدمت ہوگی۔ چوتھی اور پانچویں صدی ھجری کی عبقری شخصیت علاّمہ دانی رحمۃ اللہ علیہ م ۴۴۴ھ کی علم القراءۃ میں عظیم الشان علمی وتصنیفی خدمت ''جامع البیان'' اوراس کی تلخیص ''التیسیر فی السبعہ'' کی زبردست اھمیت ہے، چنانچہ چھٹی صدی ھجری کی فرید دھراور وحید عصر شخصیت علاّمہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ م ۵۹۰ھ نے قراءات سبعہ کو نظم کا جامہ پہنانے کیلئے اسی مقبول ترین کتاب ''التیسیر للدّانی'' کو منتخب فرمایا۔ اللہ ربّ العزت نے اس عجیب وغریب اور فقید المثال قصیدے کو بے مثال قبولیت سے نوازا، کہ زمانہ تصنیف سے تاحال اس قصیدہ شاطبیہ کی تسہیل وتشریح کی جانب ہر دور اور ہر دائرے میں اہل فن نے خصوصی اعتناء کیا اور شرحیں لکھیں۔ برصغیر ھندوپاک کی اردو زبان بھی اس شرف سے مالا مال ہوئی، اس خوبصورت زبان میں بھی ''شاطبیۃ'' کی مفصل اور مختصر شرحیں لکھی گئی۔ اس وقت ہمارے سامنے اس کی تشریحی خدمت کی ایک سنہری کڑی، جناب مولانا المقری فیاض الرحمٰن صاحب علوی پاکستانی زیدمجدہٗ کی بڑی عمدہ اور مفید شرح ہے۔

میں نے جہاں تک اس کتاب کو دیکھ رکھا ہے، اس سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے، کہ شارح نے بڑی محنت سے ایک نافع اور نفیس شرح شائقین علم القراءۃ کیلئے تیار کردی ہے، اندازِ تشریح اور بیانِ مسائل بڑا عمدہ ہے، مسائل کو آسان تر کرنے کیلئے نقشے دئے گئے ہیں، جو بہرحال اغلب الافادہ ہے۔ میں مصنف کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہوئے جلد طباعت کی تمنا کرتا ہوں، اور شائقین علم قراءات کو اس سے بیش از بیش استفادہ کی سفارش بھی۔

اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان اُسے قبولیت عطافرمائے۔ آمین **ابوالحسن اعظمی** خادم شعبہ تجوید وقراءت دارالعلوم دیوبند الھند (انڈیا)

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الشیخ عبدالمنان عبدالرزاق (مكّة المكرّمة)

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسوله الكريم

اما بعد : مسجد الحرم میں بندہ کو عزیزی محترم حضرت مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی صاحب ممبر قومی اسمبلی پشاور نے اپنی کتاب ''العلویۃ'' جو کہ شرح ''الشاطبیۃ'' کا قلمی مسودہ پیش کیا، چیدہ چیدہ تفصیلات انکی زبانی معلوم ہو کر بے حد خوشی ہوئی۔

یہ قرآن الکریم کا اعجاز ہے، کہ ہر زمانہ میں ہزاروں محققین شب وروز اس کی تحقیق میں لگے رہتے ہیں، دل سے دُعا ہے، اللہ پاک قبولیت عام وتام عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

خادم علماء: عبدالمنان عبدالرزاق

مسجد الحرام ۲ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳۰ مئی ۲۰۰۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

القاری الشیخ محمد تقی الاسلام دھلوی

اَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِنَبِيِّهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

اَمَّـا بَـعْـدُ : زیرنظر شرح شاطبیہ ہمارے قابل قدر پیارے محترم مولینا قاری فیاض الرحمٰن علوی زیدمجدہ کی تازہ تالیف ہے جو بہت سی خوبیوں کی حامل ہے، مثلاً:

(۱) اشعار کا ترجمہ مختصر اور مطلب خیز ہے۔(۲) النحو والعربیۃ کے عنوان سے ہر شعر کی جامع نحوی ترکیب ہے، جو عربی دان حضرات کیلئے خوبصورت علمی ذخیرہ ہے۔(۳) مشکل کلمات کی پیچیدہ وجوہ کو جدول کے ذریعہ آسان کیا ہے۔

(۴) متقدمین نے ادغام صغیر اور ادغام کبیر کی اجمالی تعداد لکھدی ہے، مگر تلاش کرنے والے کمی بیشی کے شکار ہوجاتے ہیں مؤلف نے بِـحَـمْـدِ اللّٰهِ تمام ادغامات کی تعداد سورۃ اور رکوع کے ساتھ پیش کی، جو بہت بڑا کارنامہ ہے، اور یہ گتھی بڑی عرق ریزی کے بعد سلجھی ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالشُّكْرُ.

ہیرہ کی قدر جوہری ہی جانے: بظاہر ادغامات کی یہ طویل بحث فعل عبث اور لایعنی معلوم ہوتی ہے، مگر جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، وہ مؤلف کو داد اور دُعائیں دیں گے(۵) جن کلمات کی رسم توقیفی اور خلاف قیاس ہے، الرسوم کے عنوان سے اس کی وضاحت کی ہے(۶) اختتام آیت کی علامت گول دائرہ ٥ ہے، جو اٰيَةٌ کی تاء مدورہ ہے، اور یہ آیت دو طرح کی ہے(۱) اتفاقی، اور اکثر یہی ہیں۔ (۲) اختلافی، جن میں آئمہ ناقلین کا اختلاف ہے، کہ بعض کے نزدیک ہے، اور بعض کے نزدیک نہیں، اور آیتوں کا شمار سات آئمہ سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے، اور یہ علم توقیفی ہے، قابل قدر مؤلف نے اختلافی آیات کی وضاحت کی ہے کہ فلاں امام نے اس کو آیت شمار کیا ہے، اور فلاں کے نزدیک یہ آیت نہیں۔ علم الـفـواصـل کے نام سے یہ عمیق اور مقدس علم معروف ہے، آج کل اس علم کے پڑھنے پڑھانے کا رواج نہیں رہا۔

(۷) قراء کی ایک جماعت تو بین السورتین بِسْمِ اللّٰه پڑھتی ہے، اور حمزہ وصل کرتے ہیں، اور بصری، شامی کیلئے سکتہ اور وصل دونوں ہیں، اور ورش کیلئے سکتہ، وصل، بسملہ تینوں ہیں، ان حضرات کیلئے کچھ اور بھی وجوہ ہیں، جو اُصول کے ابواب میں آئیں گی، اس طرح بین السورتین ایک ایک کیلئے کئی کئی وجوہ ہوجاتی ہیں، پھر ان میں سے بعض وجوہ ناجائز ہیں، موصوف نے اختصاراً ہر جگہ بین السورتین کی جائز وجوہ کی صرف تعداد لکھی ہے، ان وجوہ کو سمجھنا آپ پیارے طلباء کا کام ہے، اس محنت سے فہم وذہانت میں اضافہ ہوگا، ان شاء اللّٰه.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اختتام: بندہ عاجز صرف ان سات چیزوں کے ذکر پر بس کرتا ہے، مختصر یہ کہ یہ شرح علمی جواہرات کا خزینہ ہے۔
ربّ کریم پیارے مؤلف کو ہم سب کی طرف سے جزاء خیر عطاء فرمائے، اور مزید ترقی عطاء فرمائے۔ آمین یا الٰہ العرش العظیم حیرت کن محنت: مؤلف کی مصروفیات کا علم رکھنے والے حیرت زدہ ہوں گے، کہ اس قدر مصروفیات میں اتنا عظیم الشان اور مشکل ترین کام کیسے ہوگیا۔ یاد رکھیں، جو غار ثور میں مکڑی اور کبوتری سے کام لے سکتا ہے، اس قادر مطلق کیلئے یہ کوئی مشکل نہیں۔ وَمَاذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ پیارے مؤلف کی طرف سے بندہ عاصی کہتا ہے۔ وَلَهُ الْكِبْرِيَآ ءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

پیارے مؤلف ہمارے شیخ حضرت سیّدی وسندی شیخ القراء قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ وقدّس سرّہٗ کے قابل قدر اور پیارے شاگرد ہیں۔ مانسہرہ میں مؤلف نے حافظ محمد امیر صاحب رحمہ اللہ سے قرآن مجید حفظ کیا، اور تجوید کی تکمیل کی، اس زمانہ میں بندہ بھی مانسہرہ میں تجوید کا مدرس تھا، بندہ نے مؤلف کو ترغیب دی کہ اب لاہور جا کر حضرت شیخ کے ہاں قراءات سبعہ پڑھیں یہ تیار ہوگئے اور لاہور پہنچ کر گرمی کا مقابلہ کیا، اور استقامت کا پہاڑ بن کر چمکے۔ بندہ نے دیکھا ہے، کہ یہ حفظ کے زمانہ میں بھی محنتی اور وقت کی قدر کرتے تھے، الحمدللہ۔ ربّ کریم محض اپنے لطف وکرم سے موصوف کے علم وعمل اور حسنات اور آپ کے علمی مرکز میں ترقی اور برکت عطاء فرمائے، آمین۔

وضاحت: آخر میں یہ بھی ذکر کردوں، کہ اگر چہ مؤلف نے مصر میں طیبہ پڑھی ہے، لیکن اس کی باقاعدہ سند بندہ سے حاصل کی ہے، ایسے ہی مولینا قاری احمد میاں تھانوی (لاھور)۔ مولینا قاری حاجی محمد صاحب (دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)۔ مولینا قاری عبدالمالک صاحب (دارالعلوم کراچی ۱۴)۔ الشیخ عطاء الرحمٰن (مدینہ منورہ) نے طیبہ کی سند بندہ سے حاصل کی ہے، یہ سب اس کے اہل ہیں، اور یہ شرعاً جائز ہے، جیسے امام جزری رحمہ اللہ نے طیبہ کے مکمل ہونے پر عام اعلان فرمادیا تھا، کہ میرے ہم عصر جو اہل ہیں، ان سب کو میری طرف سے طیبہ پڑھانے روایت کرنے اور سند جاری کرنے کی اجازت ہے۔
باری تعالیٰ: اخلاص کے ساتھ فن کی خدمت کرنے کی تازندگی توفیق عطاء فرماتا رہے، اور جملہ عیوب سے بچائے آمین ثم آمین۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہِ ربّ العلمین، وصلّی اللّٰہُ علیه واٰلِهٖ وصحبه وسلّم وارحمنا وحشرنا معهم برحمتک یاأرحم الرّاحمین.

محتاج دُعا: محمد تقی الاسلام دھلوی

ہفتہ: ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ ۔ ۲۵ اگست ۲۰۰۷ء وقت: رات ایک بج کر ۴۲ منٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهرست

1	مقدمة الكتاب	11
2	جدول قراء سبعة کے طرق شاطبية	36
3	جدول رموزصغيرحرفي مفرد. رموزصغيرحرفي مركب. رموزكبير كلمي	37
4	اضدادوالي وجوه كابيان	41
5	ایک بلیغ اصطلاح باب اطلاق	44
6	قصیدہ کا نام ماخذ اور تعریف	46
7	باب الاستعاذة	58
8	باب البسملة	62
9	سورة اُمّ القران	67
10	باب الادغام الكبير	70
11	باب الادغام الحرفين المتقاربين في كلمة وفي كلمتين	79
12	باب هاء الكناية	92
13	جدول هاء ضمير کے اختلافي كلمات	95
14	جدول اَرْجِئْهُ	98
15	باب المد و القصر	99
16	باب الهمزتين من كلمة	106
	باب الهمزتين من كلمتين	116
17	باب الهمز المفرد	120
17	باب نقل حركة الهمزة الى الساكن قبلها	126

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18	باب وقف حمزة و هشام علی الهمز	134
19	جدول همزہ ساکنہ متوسطہ متطرفہ کی تفصیلی شش اقسام	135
20	جدول همزه متحرکہ متوسطہ متطرفہ ماقبل ساکن کی بارہ صورتیں	140
21	جدول همزه متحرکہ متطرفہ ماقبل ساکن صحیح متصل کی تفصیلی شاخیں	143
22	جدول همزه متحرکہ ماقبل ساکن کی نوشاخیں	.155
23	باب الاظهار والادغام	160
24	ذکر ذال اِذْ	162
25	ذکردال قَدْ	164
26	ذکرتاء التانیث	165
27	ذکرلام هَلْ وَ بَلْ	167
28	باب اتفاقهم فی ادغام اِذْ وَ قَدْ وَتاء التانیث وَ هَلْ وَبَلْ	169
29	باب حروف قربت مخارجها	171
30	باب احکام النون الساکنة والتنوین	176
31	باب الفتح والامالة	177
32	جدول ورش کے لئے بدل ، یائی ، اور لین وغیرہ	203
33	باب مذهب الکسائی	206
34	باب مذاهبهم فی الرء ات	209
35	باب اللامات	218
36	باب الوقف علی اواخرالکلم	221

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

37	باب الوقف على مرسوم الخط	226
38	باب مذاهبهم في ياء ات الاضافة	234
39	باب مذاهبهم في ياء ات الزوائد	251
40	باب فرش الحروف : سورة الفاتحة . سورة البقرة	264
41	جدول ياء ات الاضافة	325
42	جدول ادغام صغير، كبير، مثلين، متجانسين، متقاربين	326
43	سورة آل عمران	332
44	جدول ياء ات الاضافة	355
45	جدول ادغام صغير، كبير، مثلين، متجانسين، متقاربين	356
46	سورة النساء	360
47	جدول ادغام صغير ، كبير ، مثلين ، متجانسين ، متقاربين	376
48	سورة المائده	380
49	جدول يا ء ات الاضافة	392
50	جدول ادغام صغير ، كبير ، مثلين ، متجانسين ، متقاربين	392
51	سورة الانعام	397
52	جدول يا ء ا ت الاضافة	423
53	جدول ادغام صغير ، كبير ، مثلين متجانسين ، متقاربين	423

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارباب علم وفضل کی خدمت میں عرض

شاطبیہ قرأت سبعہ کی شہرہ آفاق درسی کتاب ہے،اورزیرنظرشرح العلوية على الشاطبية استاذ محترم فضيلة الشيخ المقرى فياض الرحمن العلوى کی کاوشوں کاثمرہ ہے ، میں نے کمپوزنگ کے دوران انتھائی احتیاط سے کام لیاہے،اورتکمیل کے بعد بار بارنظرثانی کی ہے ، لیکن باوجودکوشش واحتیاط کہیں نہ کہیں کمپیوٹر میں حروف وکلمات بے ترتیب ہوجاتے ہیں ، اس لئے اہل علم حضرات سے عرض ہے ، کہ اگرکہیں کوئی غلطی نظرآئے، توبراہ کرم راقم وناشرکومطلع فرماویں یامندرجہ ذیل نمبر پر براہ راست رابطہ کریں،تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوجائے، شکریہ ۔

قاری سید جمال الدین الترمذی

اُستاذ شعبہ تجوید مرکزی دارالقرآ ن ممکنڈی پشاور 0300 5956454

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی خلق الانسان وعلّمه البیان والصلوٰة والسلام علیٰ سیدناو مولانا محمد مھبط الوحی والقر ان ، وعلیٰ اٰله واصحابه الذین اتبعوہ با لّلسان والاحسان ۔

امابعد : اللہ ربّ العزّت کا بندہ ناچیز پر احسان عظیم ہے، کہ ایک عرصہ مدیدہ سے قرآن کریم کے شعبہ تجوید وقراءات کی خدمات میں بندہ کی صبح وشام بسر ہورہی ہے، طلباء کی عربی استعداد کی کمزوری کا ایک عرصہ سے جائزہ لینے کے بعد علاّ مہ شاطبی کے مشہور قصیدہ حرز الامانی وجہ التھانی المعروف شاطبیہ کی اردو زبان میں ایک مختصر اور جامع شرح کی ضرورت شدّت سے محسوس کی جاتی رہی، تاہم اس سلسلہ میں حضرت شیخ التجوید والقرأۃ استاذ العلماء والقرأ مولانا قاری فتح محمد صاحب مداللہ فیوضہم کی عنایات رحمانی شرح حرز الامانی کے بعد قلم اُٹھانے کی جرأت نہیں ہورہی تھی ۔ مگر اس شرح کی ضخامت اور مختلف اقوال وتوجیہات جو شرح میں اختیار کی گئی ہیں، ان سے ترجیحی اقوال کو نکال کر یاد رکھنا آج کے دور کے طلباء کی سہل نگاری کے پیش نظر دُشوار نظر آرہا ہے، اور اکثر دوست واحباب اس کا تقاضا بھی کررہے ہیں، اسلئے اللہ ربّ العزّت کی توفیق اور نصرت کے بھروسے پر اس کام کا آغاز کررہا ہوں، اللہ ربّ العزّت سے دُعا ہے، کہ وہ اپنی خاص رحمت وکرم سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں، اور طلباء کے لئے نافع اور مجھ پُر تقصیر کیلئے نجات دارین کا ذریعہ بنائیں، اس پوری شرح میں عنایت رحمانی سے استفادہ میرے پیش نظر ہے، بلکہ یہ شرح حقیقتاً اس کی ایک تلخیص ہوگی۔

وَنَادَيْتُ اَللّٰهُمَّ يَا خَيْرَ سَامِعٍ ...... اَعِذْنِيْ مِنَ التَّسْمِيْعِ قَوْلًا وَّمَفْعَلَا

فیاض الرحمٰن العلوی

سات حروف پر قرآن کریم کا نزول

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ (بخاری ومسلم متفق علیہ) ۔

بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا، اس میں جو آسان ہو، اسے پڑھو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں ہشام ابن حکیم کو سورۃ فرقان دوسری طرح پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے پوچھا کہ یہ سورت آپ نے کس سے پڑھی ،تو انہوں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے، میں انکو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے گیا، اور واقعہ عرض کیا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم دونوں سے سن کو درست بتایا، اور فرمایا، اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے، پس پڑھو اس میں جو آسان ہو ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اُبَيِّ ابنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّي بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمْ وَالْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ (رواہ الترمذی) ۔

حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ اُنہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے ملاقات کی، آپ نے فرمایا اے جبریل میں ان پڑھ اُمت کی طرف بھیجا گیا ہوں ان میں بوڑھے بوڑھیاں اور لڑکے لڑکیاں ہیں، اور ان میں ایسے بھی ہیں، کہ انھوں نے کوئی کتاب کبھی نہیں پڑھی، جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد ﷺ قرآن سات حروف پر اُتارا گیا ہے (اسکو ترمذی نے روایت کیا)۔

سبعہ احرف کی حدیث صحت اور تعدد طرق کے اعتبار سے متواتر ہے، جو مختلف کتب احادیث میں الفاظ کے فرق سے بیان ہوئی ہے۔ امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ یہ حدیث متواتر ہے، اور محقق ابن الجزری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے طرق کو مستقل ایک کتاب کی شکل میں جمع فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں، کہ متن کے اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو مندرجہ ذیل سترہ صحابہ کرام اور ایک صحابیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے ۔

(۱) حضرت عمرؓ (۲) ہشام بن حکیمؓ ابن حزام (۳) عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۴) اُبی ابن کعبؓ (۵) عبداللہ ابن مسعودؓ (۶) معاذ ابن جبلؓ (۷) ابوھریرۃؓ (۸) عبداللہ بن عباسؓ (۹) ابوسعید خدریؓ (۱۰) حذیفہ بن الیمانؓ (۱۱) ابوبکرہ (۱۲) عمرو ابن العاصؓ (۱۳) زید ابن ارقمؓ (۱۴) انس بن مالکؓ (۱۵) سمرہ ابن جندبؓ (۱۶) عمر ابن ابی سلمہؓ (۱۷) ابوجہم ابوطلحہ (۱۸) ام ایوب انصاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حافظ ابویعلی موصلی مسند کبیر میں لکھتے ہیں، کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک روز ممبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کرامؓ سے کہا، میں ان حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جنہوں نے نبی ﷺ سے یہ الفاظ سنے ہیں، وہ کھڑے ہو جائے۔ (اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ وَ كَافٍ) اس پر صحابہ کرامؓ کی اتنی بڑی جماعت مسجد میں کھڑی ہوگئی جس کی گنتی نہیں ہو سکتی، اور سب نے اس پر گواہی دی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں بھی اس پر گواہ ہوں، حافظ ابوشامہ نے اس حدیث پر اہل علم کی مختلف بحثوں کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبعہ احرف (وسات حروف) کے معنیٰ ومراد

حرف کی تعریف اہل لغت کے ہاں: لغوی معنیٰ: (۱) حافہ (۲) ناحیہ (کنارہ) (۳) طرف (۴) وجہ (۵) حد (۶) کسی چیز کا ٹکڑا ۔ حروف ہجا کو بھی حرف کہتے ہیں، گویا وہ بھی کلمہ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، اور حدیث میں جو حرف ہے، لغوی اعتبار سے وجہ، اور مجازاً قراٗت کے معنیٰ میں ہے، حافظ ابوعمرو دانیؒ فرماتے ہیں، کہ حدیث میں جو اَحْرُف استعمال ہوا ہے، اس کے دو معنیٰ ہوسکتے ہیں، (۱) وجہ یہ لغوی معنیٰ ہیں، یعنی قرآن مجید سات وجوہ پر نازل ہوا ہے ۔ (۲) قراءات یہ مجازی معنیٰ ہیں، اسکی وجہ یہ ہے، کہ عرب کی عادت ہے، کہ کبھی کسی چیز کا وہ نام بھی رکھ دیتے ہیں، جو اسکے جزو مقارب یا سبب یا اس سے تعلق رکھنے والی چیز کا نام ہوتا ہے چونکہ مختلف قراٗتیں حرف ہی میں تغیر ہونے سے پیدا ہوتی ہیں، حرکات کی تبدیلی ایک حرف کا دوسرے سے ابدال تقدیم وتاخیر ۔ امالہ، کمی، زیادتی یہ سب تبدیلیاں حرف ہی میں ہوتی ہیں، اسلئے ان کی عادت اور ان کے استعمال کے مطابق نبی ﷺ نے قراٗت کو مجازاً احرف فرمادیا ہے، پس یہاں کل کی بجائے جزء کا نام استعمال ہوا۔ محقق ابن الجزریؒ فرماتے ہیں، کہ حدیث میں دونوں معنیٰ مراد ہوسکتے ہیں، لیکن قوی قول یہ ہے، کہ نبی ﷺ کے ارشاد اُنْزِلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ میں تو اَحْرُفْ سے مراد وجوہ لی جائیں، اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سَمِعْتُ هِشَامًا يَقْرَءُ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِ ئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں حروف سے قراءات مراد لی جائیں ۔

سات حروف کے مقصد میں مختلف اقوال

(اس میں تقریباً چالیس اقوال ہیں) "ثعلبؒ ، زہریؒ ، ابن عطیہؒ ، ابوعبیدؒ ، ابوعمرو دانیؒ اور اکثر محققین وجمہور اہل اداء کی رائے " یہ حضرات فرماتے ہیں، کہ سات حروف سے سات لغات مراد ہیں، مگر اس میں اختلاف یہ ہے، کہ یہ لغت کس کس قبیلہ کے ہیں، ابوعبید کے قول پر قریش ، ہذیل ، ثقیف ، ہوازن ، کنانہ ، تمیم ، یمن ان سات قبیلوں کے لغات ہیں، یعنی قرآن کا کچھ حصہ قریش کے لغت میں ہے، اور کچھ ہذیل کے لغت میں، اور پانچ بھی اسی طرح ہیں، اور دیگر حضرات کہتے ہیں، کہ پانچ لغت تو ہوازن کے پانچ شعبوں (اسد ، ثقیف کنانہ ، ہذیل ، قریش کے ہیں) اور دو لغت تمام اہل عرب کی زبانوں کے ۔ تاہم ان تین چیزوں پر اجماع ہے، (۱) جبریل ، اَرْجِهْ ، هَيْتَ ، اُفٍّ ، هَيْهَاتَ وغیرہ۔ قلیل کلمات کے علاوہ ہر ایک کلمہ سات طرح سے نہیں پڑھا جاتا۔ (۲) عوام کے گمان کے مطابق ان سات حروف سے قراءِ سبعہ مراد نہیں اسلئے کہ جب نبی ﷺ نے سبعہ احرف کی حدیث ارشاد فرمائی تھی، اس وقت قراٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبعہ کا وجود بھی نہیں تھا، ان کی قراٰتوں کو چوتھی صدی میں ابوبکر بن مجاہد متوفی ۳۲۴ھ نے جمع کیا، ان قراٰتوں کی شہرت اتنی زیادہ ہوئی کہ عامۃ الناس کو یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی کہ سبعہ احرف سے یہ سات قراءات مراد ہیں جو غلط ہے۔

(۳) قراء سبعہ کی قراٰتیں اور ان کے ماسوا کی یعنی قراءات ثلاثہ متمم عشرہ، یا جو ان کی شرائط پر دیگر متواترہ قراٰتیں ہیں، ان ہی سات حروف میں سے ہے۔

محقق ابن الجزریؒ کی تحقیق

محقق علامہ جزریؒ فرماتے ہیں، کہ میں قرآن کے سات حروف پر نازل ہونے کی حدیث میں تیس سال کے عرصہ سے زیادہ تک غور کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اسکا ایک مطلب ظاہر فرمادیا، ممکن ہے وہ صحیح ہو، وہ یہ کہ میں نے صحیح، شاذ، ضعیف، منکر قراءات کو تلاش کیا، تو ان کے تغیر کو ذیل کی سات قسموں سے باہر نہیں پایا، یعنی ان ہی سات قسموں میں سے کسی نہ کسی طرح کا تغیر ہوتا ہے۔

(۱) حرکات میں تغیر ہو مگر لفظ کی صورت و معنی میں تغیر نہ ہو، جیسے يَحْسَبُ يَحْسِبُ اور بِالْبُخْلِ بِالْبَخَلِ اسمیں چار وجوہ میں دوسری دو شاذ ہیں۔ (۲) حرکات و معنی میں تغیر ہو جائے صورت میں نہ ہو، جیسے فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ اور اٰدَمَ كَلِمٰتٌ ۔ (۳) حروف اور صورت میں تغیر ہو جائے مگر معنی میں نہ ہو، جیسے بَسْطَةً ، اَلصِّرَاطَ ، اَلسِّرَاطَ ۔ (۴) حروف اور معنی میں تغیر ہو جائے مگر صورت میں نہ ہو جیسے تَبْلُوْا ، تَتْلُوْا ، نُنْجِيْكَ ، نُنَحِّيْكَ (۵) حروف، معنی، صورت تینوں میں تغیر ہو جائے جیسے اَشَدَّ مِنْكُمْ ، اَشَدَّ مِنْهُمْ ، يَأْتَلِ ، يَتَأَلَّ ۔ (۶) تقدیم و تاخیر کا تغیر، جیسے فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ اور فَيُقْتَلُوْنَ وَ يَقْتُلُوْنَ (۷) حروف کی زیادتی و کمی کا تغیر، وَاَوْصٰى، وَوَصّٰى اور جہاں تک اصولی اختلاف قراٰت کا تعلق ہے، جیسے اظہار، ادغام، روم، اشمام، تفخیم، ترقیق، مد، قصر، امالہ، فتح تقلیل، تحقیق، تسہیل، ابدال، نقل وغیرہ سو ان میں لفظ و معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی صرف کیفیت ہی میں ہوتی ہے، اور اگر یہ تسلیم کرلیں کہ ان میں بھی لفظ میں تغیر ہوتا ہے، تو پھر یہ ان سات میں سے پہلی قسم میں داخل ہونگے محقق فرماتے ہیں، پھر ہم نے دیکھا تو ابوالفضل رازیؒ اور ابن قتیبہؒ نے بھی دوسرے عنوان سے یہی تقریر کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح کی خصوصیات

(۱) ہر شعر کا سلیس ترجمہ، ترکیب نحوی اور مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

(۲) قراء کی بعض کلمات میں زیادہ وجوہ کو جدول میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(۳) فرش میں اختلافی کلمات کی نحوی تشریح کے ساتھ تفسیری تشریح بھی قدر اختصار سے کی گئی ہے۔

(۴) ہر سورت کے شروع میں آیات کا اختلاف اور بین السورتین جائز وجوہ بیان کی گئی ہے۔

(۵) ہر سورت کے آخر میں یاءات اضافت اور ادغام کبیر مثلین، متقاربین، اور صغیر مختلف فیہ کو جدول میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(۶) ہر سورت کے بعض کلمات کی رسم کو الرسوم کے عنوان سے واضح کیا گیا ہے۔

جن کتب سے استفادہ کیا گیا

كنز المعانی (شعلہ) (امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الموصلی۔ عنايات رحمانيه (حضرت العلامہ قاری فتح محمد)۔ امانيه (المقری اظہار احمد تھانوی)۔ شرح ملاعلی القاری رحمہم اللہ۔ تلخيص المعانی (المقری تقی الاسلام)۔

النفخات قاسميه (ابوالحسن علی اعظمی ، دار العلوم دیوبند دامت برکاتھم ۔

سوانح علامہ شاطبیؒ

امام شاطبیؒ کا نام ابوالقاسم بن فیرُّہ بن خلف بن احمد شاطبی اندلسی رعینی ہے، آنکھوں سے نابینا تھے ۵۳۸ھ کے اواخر میں شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

امام شاطبیؒ اپنے ملک میں ابوعبداللہ بن ابی العاص نفریؒ کی خدمت میں رہ کر ماہر فنِ قراءات ہوئے، اس کے بعد شہر بلنسہ تشریف لے گئے، جہاں تیسیر (لامام ابی عمرو دانیؒ) امام ابن ھذیلؒ کی خدمت میں پڑھی اور قرأت میں اجراء کیا، اور وہیں آپ نے علم حدیث پڑھا، شیخ ابوعبداللہ محمد بن حمیدؒ سے کتاب سیبویہ، کامل للمبرّد اور ادب الکاتب (لابن قتیبہ) میں مہارت حاصل کی۔

اس کے بعد براہ اسکندریہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور سکندریہ کے ماہر فضلاء جیسے ابوطاہر سلفی وغیرہ سے سماع کیا۔

مصر کے حکمران قاضی فاضل کو جب علامہ شاطبی کی خبر پہنچی، تو انھوں نے علامہ شاطبی سے رابطہ کیا، اور ان کو قاہرہ کے مدرسہ فاضلیہ کا شیخ مقرر کیا، اور جلد ہی شیخ القراءات کے طور پر صدر نشین ہو گئے، اسی دوران علامہ شاطبیؒ نے اپنے چار مشہور قصائد تصنیف فرمائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) حرزالامانی: جس میں تیسیر کا اختصار کیا ہے، تیسیر فن قراءات پر امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانیؒ کی مشہور کتاب ہے۔

(۲) عقیلۃ اتراب القصائد: مصاحف عثمانیہ کے رسم میں امام دانیؒ کی کتاب مقنع کا اختصار ہے۔

(۳) ناظمۃ الزّھر فی علم الفواصل: اس میں بھی علامہ دانیؒ کی کتاب البیان فی عدّ ای القران کا اختصار ہے۔

(۴) قصیدہ دالیہ: جو ابن عبدالبرّ کی کتاب التمہید کی تلخیص پر مشتمل ہے۔

امام شاطبیؒ علوم قرآن، حدیث اور لغت میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں، وہ اٰیَۃٌ مِّنْ اٰیاتِ اللّٰہ تھے، علمی توانائی کے ساتھ وہ زاہد اور متورّع تھے، اور اعلیٰ درجہ کے متقی اور صلحاء میں سے تھے۔

امام کی وفات ۲۸ جمادی الاخری ۵۹۰ھ میں ہوئی، قاضی فاضل کے مقبرہ میں دفن ہوئے، جو قاہرہ میں جبل مقطم کے دامن میں ہے۔

مقدمہ

﴿مبادی علم قراءات﴾

(۱) **تعریف** : هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ اِخْتِلَافُ كَلِمَاتِ الْوَحْيِ الْقُرْاٰنِيِّ.

قرأت اس علم کو کہتے ہیں، جس سے کلمات قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو، جو حضور صلّی اللّٰہ سے سننے کی بناء پر ہے، کسی کی رائے کی بناء پر نہیں ۔

(۲) **موضوع** : علم قرأت کی موضوع کلمات قرآنیہ ہیں، کیونکہ اس میں ان کلمات ہی کے تلفظ کے حالات کی بحث کی جاتی ہے ۔

(۳) **ثمرہ (فائدہ)** : اس علم سے قرآن مجید تبدیلی اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے، اور آئمہ کرام کی سب قرأتیں بھی معلوم ہوجاتی ہیں۔

(۴) **فضیلت** : علم قرأت تمام علوم سے افضل ہے، اسلئے کہ اسکا تعلق کلام الٰہی سے ہے، جو اشرف الکلام ہے

(۵) **نسبت** : علم قرأت دوسرے سے بالکل جدا اور ممتاز علم ہے ۔

(۶) **واضع** : آئمہ قرأت، بعض کی قول پر ابوعمر حفص ابن عمر دوری ۔

(۷) **نام** : علم قرأت ہے، جس کی جمع قراءات ہے، یعنی وہ وجہ جس کے موافق پڑھا ۔

(۸) **استمداد** : علم قرأت کا استمداد اور سہارا آئمہ کرام کی ان صحیح اور متواتر نقلوں سے ہے، جو انہیں آنحضرت صلّی اللّٰہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے پہنچی ہیں، یعنی کسی کا ایجاد کیا ہوا نہیں ہے ۔

(۹) **حکم :** علم قرأت کا سیکھنا اور سکھانا واجب علی الکفایہ ہے، پس اگر ایک بھی نہ سیکھے تو سب کے سب گنہگار ہونگے ۔

(۱۰) **مسائل :** قواعد مثلاً جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں تو بعض قرأ حضرات دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں وغیرہ ۔

قراءات کی صحت کی شرائط

(۱) صحیح متصل سند سے ثابت ہو، یعنی اس کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہو ۔

(۲) رسم عثمانی کی مطابقت تحقیقاً ظاہراً یا احتمالاً وتقدیراً ۔

(۳) عربی لغات ونحوی وجوہ میں سے کسی ایک کی موافقت ۔

(۴) اگر پہلی شرط مختل ہو، تو دوسری دونوں شرائط کے باوجود قرأت شاذہ ہوگی، دوسری دونوں شرائط تقویت کیلئے ہیں، اصل چیز سند صحیح کا ہونا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

مقدمة الكتاب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بَدَأْتُ بِبِسْمِ اللّٰهِ فِي النَّظْمِ أَوَّلَا ۱ تَبَارَكَ رَحْمَانًا رَّحِيمًا وَّمَوْئِلَا

ترجمہ: میں نے نظم میں اول بار بسم اللہ سے ابتداء کی ، وہ اللہ تعالیٰ بہت برکتوں والا ہے، اس حال میں کہ وہ بے حد مہربان نہایت رحم والا اور جائے پناہ ہے ۔

توضیح: اس شعر میں حدیث (كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَهُوَ أَقْطَعُ یعنی جو شاندار کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے، تو وہ بے برکت ہو جاتا ہے) پر عمل کیا ہے ۔

﴿النحو و العربية﴾

بَدَأَ باء سے اور باء کے بغیر دونوں طرح متعدی ہوتا ہے۔ أَوَّلَا بَدَأْتُ کاظرف ، اي بَدَأْتُ فِيْ أَوَّلِ مَرْتَبَةٍ مِنْ مَرَاتِبِ الْإِبْتِدَاءِ . تَبَارَكَ مستانفه اي تَكَاثَرَ خَيْرُهٗ وَتَوَاتَرَ نِعْمَتُهٗ . رَحْمٰن رَحِيم ، مَوْئِلَ تینوں کا نصب، حال مؤکد یا تمیز یا اَعْنِيْ کا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے ۔

مَوْئِلَ اگرچہ اسماء الٰہیہ میں سے نہیں، مگر اس کے معنی مرجع کے ہیں، إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ . اَللّٰه، عَلَمْ ذات باری تعالیٰ مشتق اَلَهَ يَأْلَهُ سے لَتَحَيُّرِ الْعُقُوْلِ .

(۲) وَثَنَّيْتُ صَلَّى اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَى الرِّضَا ۲ مُحَمَّدِنِ الْمُهْدٰى إِلَى النَّاسِ مُرْسَلَا

ترجمہ: اور میں نے دوسری مرتبہ یہ کہا، کہ رحمت نازل فرمائے، اللہ تعالیٰ (یعنی) میرا رب پسندیدگی والی ذات (یعنی) محمد ﷺ پر جو (امت کو) بطور تحفہ دیئے گئے ہیں، حالانکہ وہ (تمام) لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں الرِّضٰی؛ میں لَعَلَّكَ تَرْضٰى (طٰه) مُهْدَاةٌ میں حدیث إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (یعنی میرا وجود ایسی رحمت ہے، جو لوگوں کو تحفہ دی گئی ہے) مُرْسَلَا میں آیت شریف وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ کی طرف شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ۔

(۳) وَعِتْرَتِهٖ ثُمَّ الصَّحَابَةِ ثُمَّ مَنْ ۳ تَلَاهُمْ عَلَى الْإِحْسَانِ بِالْخَيْرِ وُبَّلَا

ترجمہ: اور آپ کی آل اور اہل بیت پر بھی، اور پھر صحابہ کرام پر، پھر ان تابعین پر جنہوں نے خلوص نیت سے ان کی پیروی کی ہے (حق تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے) اس حالت میں کہ خیر کے پہنچانے میں وہ تیز بارشوں کی طرح ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: عِتْرَة ، نبی اکرم ﷺ کے قرابت دار، صحابی، نبی ﷺ کی زیارت وصحبت جس کو ایمان کی حالت میں نصیب ہوئی، اور ایمان پر خاتمہ ہوا۔ تابعی ، جس نے صحابی کی زیارت کی۔ اهل بیت ، آپ کی پاک بیویاں اور قریبی رشتہ دار دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔ خیر ، علم قراآت و علوم نبویه علی صاحبها التحية والسلام . مَنْ تَلا هُمْ تِلْوًا سے پیروی ، مراد تابعین هیں . عَلَى الاحْسَانِ ای بالاحسان . وُبَّلًا وابل سے تیز بارشیں ۔

فائدہ: چونکہ درود بے انتہا برکتوں کا ذریعہ ہے، اور جس کلام کے شروع وآخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور درود وسلام ہو، اس میں کمال پیدا ہو کر اس کا نفع عام ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے تمام مصنفین اپنی تصنیفات میں ایسا ہی کرتے ہیں، اور ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طریق پر عمل کیا ہے، درود شریف کے فضائل حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمة الله علیه کی کتاب میں طلباء ضرور پڑھیں۔

اور میری کتاب الحزب الاعظم میں بھی مختصر فضائل اور خاص خاص درود شریف موجود ہیں، یاد کریں ۔

مسئله: عمر میں ایک دفعہ درود کا پڑھنا کلمہ طیبہ کی طرح فرض ہے، نبی ﷺ کا ذکر مبارک جس مجلس میں ہو ایک دفعہ درود کا پڑھنا واجب اور ہر دفعہ مستحب ہے، جب آپ ﷺ کا مبارک نام لکھا جائے تو زبان سے بھی پڑھیں اور پورے الفاظ ﷺ لکھیں صرف " لکھنے پر اکتفاء نہ کریں، ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کاغذ بچانے کی غرض سے درود نہیں لکھتا تھا، اس کی نحوست سے اس کے دائیں ہاتھ میں آکلہ کا مرض پیدا ہوا جس سے اس کا ہاتھ گل گیا ۔

﴿النحو والعربيّه﴾

ثَنّٰی بِهٖ اَیْ جَعَلَهٗ ثَانِیًا ، تعدیه کی باء ضرورت شعر کیوجہ سے حذف ہوگئی ہے ۔ صلّی اللّٰه لفظاً جملہ خبریہ ہے اور معناً انشائیہ ہے، اور یہ مفعول ہے، ثَنَّيْتُ کا بناءِ جار مقدر ای ثَنَّيْتُ بِهٰذَ اللَّفْظِ اَوْ مفعولٌ قائِلًا منصوبُ المحل بِنَزْعِ الْخَافِضِ . رَبِّیْ مرفوع ہے، بَدَلاً مِنْ فَاعِلِ صَلّٰی . صَلٰوة اللہ کی جانب نسبت ہو تو رحمت مراد ہے ۔ الرِّضٰی ای نَفْسِ الرِّضٰی، یا بتقدیر ذِی الرِّضیٰ یا بمعنی الرَّضٰی وَالْمَرْضِیِّ مُحَمّد محمود کا مبالغہ ہے، جو وصفیت سے منقول ہو کر علم بن گیا، بدل ہے الرِّضٰی سے، یا عطف بیان ہے اِلَى متعلق اَلْمُهْدٰی کے یا مُرْسَلًا . ثُمَّ تخصیص بعد تعمیم عطف وترتیب کیلئے ہے ۔ عَلٰی اور باء ، تَلَا اور وُبَّلًا سے متعلق ہے، یا عَلٰی بمعنی باء ہے اور بِالْخَيْرِ عَلَى الْاِحْسَانِ سے بدل یا تاکید ہے ، وُبَّلًا ، تَلَا کے فاعل یا مفعول یا دونوں سے حال ۔

(۴) وَثَلَّثْتُ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ دَائِمًا ۴ وَمَا لَيْسَ مَبْدُوءًا بِهِ اَجْذَمُ الْعَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور میں نے تیسری مرتبہ یہ کہا، تمام تعریفیں حق تعالیٰ کے لیے ہیں، اس حال میں کہ یہ ہمیشہ والی ہیں اور جو مقصد اس (اللہ تعالیٰ) کی تعریف سے شروع نہ کیا گیا ہو، اس کی بلندی کٹی ہوئی ہے ۔

توضیح: یعنی جس مقصد اور رسالہ کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی تعریف سے نہ کی جائے وہ مقطوع البرکت ہو جاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوداؤد شریف کی روایت اسی طرح کے مضمون کی ہے ۔

فائدہ: ابتداء کی تین قسمیں ہیں حقیقی ، اضافی ، عرفی ۔ کسی چیز کا سب سے مقدم ہونا ابتداء حقیقی ہے، اور بعض سے پہلے ہونا ابتداء اضافی ہے، اور مقصد سے پہلے ہونا عرفی ہے ۔ اور حدیث شریف میں كُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ ، بِذِكْرِ اللّٰهِ ، بِحَمْدِ اللّٰهِ تینوں الفاظ آئے ہیں، چنانچہ ناظمؒ نے سب پر عمل فرمایا ہے ۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ای بِاَنَّ الْحَمْدَ بِقَوْلِیْ اَنَّ الْحَمْدَ ۔ لِلّٰهِ اِنَّ کی خبر ہے ۔ دَائِمًا اَلْحَمْدُ کے مفعول مطلق مقدر کی صفت ہے ای حَمْدًا دَائِمًا مُسْتَمِرًّا اَزَلِیًّا اَبَدِیًّا ۔ بِهٖ کی ضمیر حمد کے لیے ہے ۔ اَجْزَمُ بمعنی مجزوم ای مقطوع، لغۃً ذال وزاء دونوں سے درست ہے، ای نـاقـص الـفضل اَلْعَلَاء بفتح العین اَلـرِّفْـعَـه (بلندی) اور اَلْعُلَاء مقصورہ بضمھا جمع العلیا بمعنی الشرف یا مصدر ہے۔

قرآن کریم وقرآء کرام کے فضائل

(۵) وَبَـعْـدُ فَـحَـبْـلُ الـلّٰـهِ فِيْـنَـا كِـتَـابُـهٗ ۵ فَـجَـاهِـدْ بِـهٖ حِبْلَ الْعِدَا مُتَحَبِّلَا

ترجمہ: اور حمد وصلوۃ کے بعد پس اللہ تعالیٰ کی رسی ہمارے درمیان اسکی کتاب ہے، پس تو اس کتاب (کی دلیلوں) کے ذریعہ دشمن کی مصیبت کی کوشش کر (اس حال میں کہ انکا) تو جال سے شکار کرنے والا ہے ۔

توضیح: یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی ﷺ پر درود کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ قرآن مجید ہے کہ اسکے احکامات پر عمل کیا جائے اور اس کتاب کے دلائل سے دشمنان اسلام سے مناظرہ کر کے ان کو اس طرح لاجواب کر دینا چاہیے ، جس طرح جال میں پھنس کر پرندہ بے کار ہو جاتا ہے، حَبْلُ (رسی) یعنی معرفت کا سبب ۔

فائدہ: اس شعر میں اشارہ کیا گیا ہے، وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (قرآن) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ سَبَبٌ طَرَفُهٗ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ (حدیث) كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْ ضِ (حدیث) کی طرف ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیہ﴾

بَعْدُ ظرف زمان مبہم ہے اس کا مضاف الیہ محذوف منوی ہونے کیوجہ سے مبنی برضمہ ہے ای بَعْدَ الْحَمْدِ والصَّلٰوۃ اسکا عامل یہاں قُلْتُ مقدر ہے ۔ فِینَا ،حَبَلٌ کی اور کِتَابُہٗ ، ھُوَ مقدر کی خبر ہے جِبْلٌ کسرہ سے الواھیۃ (مصیبت) ۔ اَلْعِدٰی عَدُوٌّ کا اسم جمع ہے ۔ مُتَحَبِّلٌ ای مُتَصَیِّدًا بِالْحِبَالَۃِ ، وَھِیَ الشَّبْکَۃُ ۔ بِہٖ ، کی ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے حِبَالَۃ کی جمع حَبَائِلُ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیَاطِیْنِ۔

(٦) وَاَخْلِقْ بِہٖ اِذْ لَیْسَ یَخْلُقُ جِدَّۃً ٦ جَدِیْدًا مُوَالِیْہِ عَلَی الْجِدِّ مُقْبِلَا

ترجمہ: اور قرآن مجید (جہاد کیلئے) کس قدر عجیب ہے اس لئے کہ اس کی جدت وتازگی پرانی نہیں ہوتی، اس حال میں کہ یہ عظمت والا ہے یا جدید اور تازہ رہتا ہے، اس کا دوست رکھنے والا مفید مقصد پر ہے، جبکہ اس کی حالت یہ ہو کہ تلاوت وعمل سے اس کی طرف متوجہ ہو۔

فائدہ: ابن مسعودؓ سے بیہقی نے مَدْخَل میں مرفوعا بھی اور موقوفا بھی یہ حدیث روایت کی ہے، یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اسکے عجائب ختم نہ ہونگے اور یہ بار بار پڑھنے سے پرانا بھی نہ ہوگا۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَخْلِقْ بِہٖ فعل تعجب ہے، یہ مَا اَخْلَقَہٗ سے زیادہ مؤکد ہے خَلِیْقٌ ، جَدِیْرٌ ۔ اِذْ تعلیلیہ ہے، یُخْلِقُ اَخْلَقَ باب افعال سے یا نَصَرَ سے ہے ۔ جِدَّۃً اسکے فاعل سے تمیز ہے، جَدِیْدًا (نیا پن تازہ) یا عَظِیْمًا (عظمت والا)۔ مَوَالِیْہِ مبتداء، عَلَی الْجِدِّ خبر۔ مُقْبِلًا خبر کی ضمیر سے حال جِدٌ مفید ھَزَلٌ لغوی ضد ہے ۔

قاریٔ قرآن کے لئے فضیلت بشارت

(٧) وَقَارِئُہُ الْمَرْضِیُّ قَرَّ مِثَالُہٗ ٧ کَالْاُتْرُجِّ حَالَیْہِ مُرِیْحًا وَّمُوْکِلَا

ترجمہ: (١) اور قرآن کا پسندیدہ قاری جو نے اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں، اسکی مثال ترنجبین کی طرح ہے، یعنی اس کی دونوں حالتوں کی طرح اس حال میں کہ وہ خوشبو دینے والی ہے، اور مزہ دینے والی ہے ۔

ترجمہ: (٢) اور قرآن کا پسندیدہ قاری جو ہے اس کی مثال ثابت ہوتی ہے، ترنجبین کی طرح الخ ۔۔۔

فائدہ: حدیث شریف میں مومن قاری کی مثال ترنجبین سے دی گئی ہے کہ اس کو خود بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس کے ہمنشینوں اور قرآن سننے والوں کو بھی ۔ اور منافق قاری کی مثال (یعنی جس کے اعمال پسندیدہ اور درست نہ ہو) ریحان سے دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے کہ اس کی خوشبو تو ہوتی ہے مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے اس سے دوسروں کو تو فائدہ پہنچتا ہے مگر خود محروم رہتا ہے، اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنۡہُ ۔ اشارہ اس طرف ہے کہ قاری اپنے نفس کو بری عادتوں بخل، تکبر، حسد کینہ سے پاک کر کے اخلاق حمیدہ صبر، شکر تسلیم ورضا، تفویض وتوکل سے مزین ہو، اور اپنے ظاہر وباطن کو نورانی بنادے ، تاکہ اس کا وجود خود اس کے لئے اور اللہ کی مخلوق کیلئے نافع بن جائے ۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَلْمَرْضِیُّ ، قَارِئُہ' کی صفت قَرَّ مِثَالُہ' ای ثَبَتَ مِثَالُہ' اس کی خبر ہے، یا قَرَّ عَیْنُہ' اس کی خبر ہے اور مِثَالُہ' سے مستقل جملہ شروع ہوتا ہے جو مستانفہ ہے، اَیْ قَارِئُ الْقُرْاٰنِ الْمَرْضِیُّ اَخْلَاقُہٗ قَرَّعَیْنُہٗ بِالْمَجْدِ وَ الْکَمَالِ وَمِثَالُہٗ مُشَابِہ لِلْاُتْرُجّ ، اُتْرُجٌ ،اُتْرُ جَۃٌ ، تُرِیْجٌ ، تُرِیْجَۃٌ ، چاروں لغات ہیں (قاموس)۔ حَالَیْہِ ، نون حذف بوجہ اضافت، اُتْرُجٌ کا بدل الاشتمال ہے۔ مُرِیْحًا وَمُوْکِلًا دونوں اُتْرُجٌ سے حال ہیں ۔

(۸) هُوَ الْمُرْتَضٰی اَمًّا اِذَا کَانَ اُمَّۃً ٨ وَیَمَّمَہ' ظِلُّ الرَّزَانَۃِ قَنْقَلَا

ترجمہ: وہ قاری پسندیدہ ہوگا، ارادہ کے اعتبار سے جبکہ ہو وہ (خوبیوں کا) جامع اور عقل کی پختگی کا سایہ ارادہ کرے اس قاری (کے پاس آنے) کا اس حال میں کہ وہ سایہ کسریٰ کے تاج یا ریت کے ٹیلہ سے تشبیہ دیا گیا ہو ۔

حل الفاظ: اَمًّا (ارادہ) اُمَّۃٌ (خوبیوں کا جامع) یَمَّمَہٗ (ارادہ کرے) اس قاری کا ، الرَّزَانَۃُ (عقل کی پختگی) رزین، سنجیدہ، وقار قَنْقَلَ (کسریٰ کا تاج، ریت کا پہاڑ، ٹیلہ)۔

توضیح: جب قاری خدمت قرآن وتلاوت وعمل کیوجہ سے اتنا کامل ہوجائے گا، کہ جو اچھائیاں اور صفات پوری ایک جماعت میں ہوتی ہیں، وہ اس اکیلے میں جمع ہوجائیں گی تو پھر اسکا ارادہ بھی اچھے کاموں کا ہو کر پاکیزہ ہوجائے گا، اور اس کو وقار، مستقل مزاجی، سنجیدگی، عقل کی پختگی کی نعمت حاصل ہوجائے گی اور اس کے سر کا تاج اپنے کو بنائے گی ۔

فائدہ: احادیث مبارکہ قاری کی فضیلت میں:

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰہ عنہ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ مَتَّعَہُ اللّٰہُ بِعَقْلِہٖ حَتّٰی یَمُوْتَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ حَامِلُ لِوَاءِ الْاِسْلَامِ مَنْ اَکْرَمَہ' فَقَدْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَھَانَہ' فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ ۔

(دیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالملک بن عمیر کا بیان ہے کہ پہلے لوگ بیان کرتے تھے، اِنَّ اَبَقَ النَّاسِ عُقُوْلًا قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَلْمُرْتَضٰی ، اَلْمَرْضِیُّ، اَلشَّمَائِل ، اَلْاَمُ ، القصد ، اَلْاُمَّةُ ، الجماعة ، تَطْلُقُ عَلَی الرَّجُلِ الْجَامِعِ لِلْخَیْرِ ۔ هُوَ الْمُرْتَضٰی ، جملہ اسمیہ ہے، یَمَّمَه کا جملہ فعلیہ اس پر معطوف ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ یَمَّمَهُ اِذَا کَانَ اُمَّةً پر معطوف ہو، اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا کہ جب قاری تمام خوبیوں کا جامع اور کامل العقل بن جائیگا، تو وہ اس کے لئے پسندیدہ ہو جائے گا، کہ لوگ اس کی اقتداء کریں اور ارادہ کر کے اس کے پاس آئیں ۔

مَنْقَلًا ، مُشَبَّهًا محذوف کا مفعول بہ ہے، اور مُشْبِهًا حال ہے۔

(۹) هُوَالْحُرُّ اِنْ کَانَ الْحَرِیَّ حَوَارِیًا　۹　لَهُ بِتَحَرِّیْهِ اِلٰی اَنْ تَنَبَّلَا

ترجمہ: اور وہ قاری آزاد ہے، اگر وہ لائق ہو، اس (قرآن) کا دوست رکھنے والا ہو، اس میں اپنی پوری محنت کے ساتھ، یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے (یا کامل ہو جائے)

توضیح: یعنی قاری عمدہ اخلاق کے ذریعہ اپنے کو قرآن کی خدمت کے لائق بنا لے، اور مرتے دم تک تلاوت و عمل میں اپنی بھرپور کوشش کرتا رہے، تو وہ نفسانی خواہش و دنیا اور اخلاق رزیلہ سے بے نیاز و آزاد ہو جائے گا وہ اس کو اپنا غلام نہیں بنا سکے گی۔

﴿النحو والعربیہ﴾

اَلْحُرُّ ، وَالْحَرِی ، اَلْخَلِیْق ، والجدیر ، هو الْحُرّ اسمیہ ہے، مبتداء و خبر، هُوَ ضمیر راجع الی القاری ۔ حَوَارِیًا ، کَانَ کی دوسری خبر ہے جبکہ پہلی اَلْحَرِیَّ ہے ۔ یا حَوَارِیًا اور اِلٰی تَحَرِّیْهِ کے متعلق ہے، جبکہ اس کی اضافت فاعل قاری اور مفعول قرآن کی طرف ممکن ہے ۔ بِتَحَرِّیْهِ ، صلة الحری یا حواریًا کا صلہ ہے ۔

(۱۰) وَاِنَّ کِتَابَ اللّٰهِ اَوْثَقُ شَافِعٍ　۱۰　وَاَغْنٰی غَنَاءً وَّاهِبًا مُّتَفَضِّلًا

ترجمہ: اور بے شک اللہ تعالیٰ کی کتاب زبردست سفارش کرنے والی ہے، اور سب بے پروا کرنے والی چیزوں سے زیادہ بے پرواہ کرنے والی ہے، اس حال میں کہ عطاء کرنے والی ہے، اور زیادہ بزرگی و ثواب دینے والی ہے، یا بقدر ضرورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دینے والی ہے،اورضرورت سے زیادہ بھی دینے والی ہے ۔

توضیح: یعنی قرآن کی سفارش باقی سفارش کرنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ بڑھ کر ہے، کہ رد نہیں ہوگی جبکہ باقی سفارشیں تو عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ہونگی ،مگر قرآن کی سفارش عذاب آنے سے روکنے والی ہوگی

ابن مندہ نے عمرابن مُرّہ سے روایت کی ہے، جب انسان قبر میں داخل ہوگا تو ایک فرشتہ اس کی بائیں جانب سے آئے گا، اور قرآن بھی آئے گا، فرشتہ کہے گا مَالِيْ وَلَكَ تو مجھے کیوں روکتا ہے واللہ یہ تجھ پر عمل نہیں کرتا تھا قرآن کہے گا، کیا میں اس کے سینہ میں نہیں تھا، اسی طرح کوشش کرتا رہے گا حتی کہ اپنے خادم کو نجات دلا دیگا۔

دوسرے مصرعہ میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے، قرآن مجید ایسی بے پرواہ کرنے والی چیز ہے، کہ اس کے بعد محتاجی نہیں رہتی، اوراس کو چھوڑ کر کفایت نہیں حاصل ہوسکتی (رواہ ابویعلی عن انسؓ)۔

﴿النحو والعربیة﴾

غَنَاءٌ ، بالفتحة بمعنی استغنٰی ،کفایت ، بے پرواہی ۔ اَغْنٰی اسم تفضیل ہے مضاف الیہ محذوف ہے۔

ای اَغْنیٰ ذِيْ غَنَاءٍ ۔ الواهب والمتفضل ، بمعنٰی الاعطاء والا حسان ۔

(۱۱) وَخَيْرُ جَلِيْسٍ لَايُمَلُّ حَدِيْثُهُ　　۱۱　　وَتَرْدَادُهُ يَزْدَادُ فِيْهِ تَجَمُّلَا

ترجمه: اور قرآن مجید ایسا بہترین ہمنشین ہے ، جس کی بات ناگوار نہیں سمجھی جاتی، اوراس کا بار بار پڑھنا اس (قاری) یا (قرآن) میں خوبصورتی کو زیادہ کردیتا ہے ۔

توضیح: یعنی قرآن مجید اتنا عمدہ ساتھی ہے جس کی تلاوت سے مؤمن کو نہ تو ناگواری ہوتی ہے اور نہ نفرت ورنجیدگی ۔ اس شعر میں اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ کی طرف اشارہ ہے ۔اور دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کے بار بار پڑھنے سے اس میں خوبصورتی پہلے سے اور زیادہ معلوم ہوتی چلی جاتی ہے اور نئے نئے معارف واسرار مزید کھلتے جاتے ہیں، علوم کا دریا اور عقلوں کا دفتر ہے ۔ شاعر نے درست کہا ہے۔

جَمِيْعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ　　تَقَاصَرَ عَنْهُ اِفْهَامُ الرِّجَالِ

﴿النحو والعربیة﴾

خَيْرٌ اصل میں اَخْيَرُ تخفیفاً یاء کی حرکت خاء کو دے کر ہمزہ حذف ہوا، اور وزن فعل نہ رہنے کی وجہ سے منصرف ہوگیا ۔

الجلیس، الصاحب والندیم ۔ والملالہ ،النفرۃ۔ یزداد اصلہ یزتاد من الزیادۃ قلبت التاء دالاً ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَایُمَلُّ ،بصیغہ مجہول جلیس کی صفت ہے۔ تَرْدَادُ ،تردید کی طرح رَدَّدَہٗ تَرْدِیْدًا مصدر رَدَّدَ اضافت فاعل ومفعول دونوں کیلئے ممکن ہے ۔ فِیْهِ کا مرجع قاری ہے یا قرآن دونوں ہوسکتے ہیں

(۱۲) وَحَیْثُ الْفَتٰی یَرْتَاعُ فِیْ ظُلُمَاتِهٖ ۱۲ مِنَ الْقَبْرِ یَلْقَاهُ سَنًا مُتَهَلِّلَا

ترجمہ: اور جس جگہ جوان (قاری) اپنے گناہوں کے ان اندھیروں میں ڈرے گا جو قبر سے پیدا ہونگے وہاں یہ قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا، کہ روشن اور خوش ہونے والا ہوگا (یا چاند کی طرح چمکنے والا ہوگا)

(۱۳) هُنَالِکَ یَهْنِیْهِ مَقِیْلًا وَّرَوْضَةً ۱۳ وَمِنْ اَجْلِهٖ فِیْ ذِرْوَةِ الْعِزِّ یُجْتَلَا

ترجمہ: وہاں وہ قبر اس کو خوشگوار معلوم ہوگی، قیلولہ کی جگہ اور باغ ہونے کے اعتبار سے۔ اور وہ اس کی وجہ سے عزت کی بلندیوں میں جھانک کر دیکھا جائے گا ۔

توضیح: یعنی قبر جو ہیبت ناک جگہ ہے گنہگار آدمی جب وہاں اپنے گناہوں کی اندھیریوں میں گھبرائے گا تو یہ قرآن اس کے لیے روشنی بن جائے گا، اور خوش ہوگا کہ قاری کے حق میں میری سفارش قبول ہوگئی ہے، اور اس کی دہشت دور ہوگئی ہے ، اور قبر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی، اور دوسرے لوگ نظریں اُٹھا اُٹھا کر اسے تعجب سے دیکھیں گے ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔

﴿النحو والعربية﴾

حَیْثُ کا عامل یَلْقَاهُ باشباع هاء ہے، اَلْفَتٰی مشتق ہے اَلْفَتُوَة سے، وہ جس میں مکارم اخلاق جمع ہوجائیں، اَلْفَتٰی مبتداء اور پورا جملہ خبر، اَلْفَتٰی یَرْتَاعُ اسمیہ خبریہ ہے، یَرْتَاعُ اصل میں یَرْتَوِعُ ،رَوْعٌ سے بمعنی خوف ۔ مِنَ الْقَبْرِ ،ظُلُمَات کی صفت یا حال ہے۔ سَنًا مُتَهَلِّلًا ،دونوں یَلْقَاهُ کے فاعل یا مفعول سے حال ہیں، سَنَا مقصور (روشنی) سَنَاء ممدود (بلندی) مُتَهَلِّلٌ اَیْ مُسْتَنِیْرٌ دونوں حال ہیں۔ هُنَا قریب، اور هُنَالِکَ بعید، اسم اشارہ الی القبر۔ یَهْنِیْهِ کی اصل یَهْنِئُهٗ تخفیف کی گئی ہے ای یَطِیْبُ لَهُ القبر مقیلا وروضة تمیز ہے۔ المقیل، مکان القائله ،قیلوله ،وهی الاستراحه ،مفید ہو، یا نہ ہو۔ والروضة ،الجنة ، باغ۔ ذُرْوَة ، تینوں حرکتیں درست ہیں۔

جیسے جُذْوَة ،عُدْوَة ۔ ذِرْوَةِ الْعِزِّ یُجْتَلَا ای اعلی درجات الجنة یَنْظر الیه بارزًا۔

(۱۴) یُنَاشِدُ فِیْ اِرْضَائِهٖ لِحَبِیْبِهٖ ۱۴ وَاَجْدِرْ بِهٖ سُؤْلًا اِلَیْهِ مُوَصَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: قرآن مجید کثرت سے سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کے بارے میں اپنے دوست (قاری) کیلئے۔ اور کس قدر عجیب ہے یہ (قرآن) اس سوال کے اعتبار سے، جو اس قاری یا قرآن کی طرف پہنچا دیا جائے گا، یعنی قرآن کی درخواست منظور ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ قاری سے خوش ہو جائیں گے ۔

فائدہ: ترمذی میں ابوھریرۃؓ سے روایت ہے، قرآن مجید قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں کہے گا، یارب اس کو لباس پہنادیں پس اس کو عزت کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر کہے گا یارب اس کو مزید عطا فرمائیں تو اس کو عزت کا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا یارب اس سے راضی ہو جائیں، تو حق تعالیٰ اس سے خوش ہو جائیں گے ۔

﴿النحو والعربية﴾

يُنَاشِدُ ، اَلْمُنَاشِدَة ، المبالغة فی الطلب بار بار کثرت سے سوال کرنا فِیْ سے اسے متعدی کیا گیا ہے۔ اِرْضَاءِ ہٖ ، مصدر کی اضافت مفعول کے لئے اور ضمیر حق تعالیٰ کے لئے، ای فی رضاء القراٰن اللّٰه ، یہ ترمذی کی روایت اَیْ رَبِّ اَرْضِ عَنْهُ کے موافق ہے ۔

الحبيب بمعنٰی محبوب۔ سُؤْ لًا اَیْ مَسْئُوْلًا ۔ وَاَجْدِرْ بِهٖ بمعنٰی مَا اَجْدَرَهٗ تمیز ہے مُوَصَّلًا صفت ہے مَسْئُوْلًا کے ۔

(۱۵) فَيَا اَيُّهَا الْقَارِیْ بِهٖ مُتَمَسِّكًا　۱۵　مُجِلًّا لَهٗ فِیْ كُلِّ حَالٍ مُبَجِّلَا

ترجمہ: پس اے وہ قاری جسکی حالت یہ ہے، کہ قرآن کو مضبوط پکڑنے والا ہے، اور ہر حال میں اس کو بڑا جاننے والا ہے، اور اس کی عزت کرنے والا ہے۔

(۱۶) هَنِيْئًا مَرِيْئًا وَّالِدَاكَ عَلَيْهِمَا　۱۶　مَلَابِسُ اَنْوَارٍ مِّنَ التَّاجِ وَالْحُلَا

ترجمہ: (نداء کا جواب) تو خوش ہوکر زندگی گذار، تیرے والدین جو ہیں ان پر انوار کے لباس ہونگے یعنی تاج اور زیور ہونگے ۔

(۱۷) فَمَا ظَنُّكُمْ بِالنَّجْلِ عِنْدَ جَزَائِهٖ　۱۷　اُولٰئِكَ اَهْلُ اللّٰهِ وَالصَّفْوَةُ الْمَلَا

ترجمہ: پس اے لوگوں تمہارا کیا گمان ہے، اس بیٹے پر اسکے بدلہ دیے جانے کے وقت، یہ قرأ اللہ کے اہل (مقرب) اور اشراف کی جماعت ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) أُولُوالْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ وَالصَّبْرِ وَالتُّقٰى ١٨ حُلَاهُمْ بِهَاجَاءَ الْقُرْاٰنُ مُفَصَّلَا

ترجمہ: یہ حضرات بِرّ (اطاعت کرنے والے نفع پہنچانے والے) اور احسان (خلوص نیت) والے اور صبر (نفس کو گناہوں سے روکنے والے) اور تقوٰی (خدا سے ڈرنے ، شرک سے بچنے اور ماسوااللہ سے دل کو خالی کرنے والے ہیں ، یہ چاروں ان کی صفات ہیں، ان کے ساتھ قرآن مُبَیَّنْ و مُزَیَّنْ ہوکر آیا ہے، یعنی قرآن نے ان کی ان صفات کو بیان بھی کیا ہے، اور یہ صفات قرآن کی زینت بھی ہیں، جس طرح جواہرات سے ہاروں کی زینت ہوتی ہے ۔

فائدہ: ابوداؤد معاذ جہنی کی روایت ۔ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَافِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ ہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْكَانَتْ فِيْكُمْ فَمَاظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یعنی جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا، اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی اس وقت کی روشنی سے زیادہ ہوگی، جب وہ دنیا کے گھروں میں آجائے، پس تمہارا خود اس کے بارے میں کیا گمان ہے جس نے اس پر عمل کیا ہوگا ۔

وَالْحُلَا میں حدیث، يُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّةً لَا تَقُوْمُ لَهَاالدُّنْيَاوَمَافِيْهَا، مسند بیہقی بن مخلد عن ابی ہریرۃؓ کی طرف اشارہ ہے، اہل اللہ میں حدیث اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ ،قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰه ،قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ ، ابن ماجہ عن انسؓ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یعنی اللہ تعالی کے لئے اہل خاص متعلقین ہیں، پوچھا یارسول اللہ وہ کون ہیں، فرمایا اہل قرآن اللہ کے اہل اور اس کے خاص برگزیدہ حضرات ہیں

اَلْمَلَا ، میں اشارہ ہے، اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ (عن ابن عباسؓ)۔

میری امت کے اشراف قرآن کے حامل اور خادم اور شب بیدار لوگ ہیں، وَفِيْ رِوَايَةٍ قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ وَقُوَّامُ الَّيْلِ ، اور حملۃ القرآن عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، (عن علی وابی سعید وغیرھما)۔

میری امت کے اشراف قرآن کے قرّاء اور رات کو قیام کرنے والے، اور ایک روایت میں ہے، قرآن کے ناقلین اہل جنت کے سردار ہونگے ۔ اور قرآن مجید کی آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا، جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے اس کام کے لئے چن لیا تھا، کی طرف اشارہ ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْقَارِئُ ، اَیْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ مُتَمَسِّكًا ، مُجِلًّا ، مُبَجِّلًا ، تینوں منصوبات اسی کی ضمیر سے حال ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّمَسُّكُ بمعنی اَلتَّثَبُّتُ وَالْاِعْتِصَامُ وَالْاِجْلَالُ وَالتَّبْجِيْلُ ، قریب المعنٰی ہیں، یعنی توقیر وعزت فی کل حال اَیْ سائِرِالحالات وجمیع الصفات ۔ هَنِيٌ ، وہ عمدہ چیز جو مصیبتوں سے پاک وصاف ہو، آسانی سے مل جائے۔ مَرِيٌ ، جس کا انجام اچھا ہو، حلق سے آسانی سے اتر جائے هَنِيْئًا مَا لَا اِثْمَ فِيْهِ ، مَرِيْئًا ،مَالَا دَاءٌ فِيْهِ ای عِش عَيْشًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا ، مَلَابِسُ مَلْبَسٌ کی جمع، پہننے کی چیز، لباس ۔ مِنَ التَّاجِ وَالْحُلَا ، مِنْ بیانیہ ہے ۔ اَلْحُلٰی ، حِلْيَةٌ یا حُلَّةٌ کی جمع ہے۔ فَمَا ظَنُّكُمْ ، اَیْ ظُنُّوْا بِهٖ مَاشِئْتُمْ ، استفہامیہ انشائیہ ہے۔ نجل، نسل، بیٹے، پوتے کو کہتے ہیں، مذکر ومؤنث اس میں برابر ہیں۔ الجزاء ،الاجر علی العمل ۔ وَالصَّفْوَةُ ، وہ چیز جو خالص ہو، صاد پر زبر زیر پیش تینوں حرکات ہیں، یہ صَفِيٌّ کی جمع ہے، مراد خاصہ، ناظمؒ حدیث کی موافقت کی غرض سے اس پر واو لائے ہیں ۔

اَلْمَلَا مہموز اللام، ہمزہ الف سے بدل گیا ہے۔ اشراف مِلْءٌ سے بھرنے کے معنٰی میں، اشراف سینوں کو رعب وجلال سے، آنکھوں کو جمال سے، مجلس کو خدام سے بھر دیتے ہیں۔ اُلُو الْبِرِّ اَیْ اَصحاب الخیر ۔ هُمْ مقدر کی خبر ہے۔ تُقٰی ، وَقٰی يَقِيْ سے اصل میں وُقٰی تھا ۔ حُلَاهُمْ ، اَیْ صفاتهم ، مبتداء ہے مُفَصَّلَا ، تفصیل، تبیین یا تزین سے ہے ۔

(۱۹) عَلَيْكَ بِهَا مَا عِشْتَ فِيْهَا مُنَافِسًا ۱۲ وَبِعْ نَفْسَكَ الدُّنْيَا بِاَنْفَاسِهَا الْعُلَا

ترجمہ: تو ان صفتوں کو لازم ومضبوط پکڑ لے جب تک تو زندہ رہے، اس حال میں کہ تو غالب آنے والا ہے اور تو ان صفات کی بلند خوشبوؤں کے بدلے اپنے نفس حقیر کو بیچ ڈال ۔ نفس کے بیچنے کا مطلب ہے پوری محنت سے اس کو اللہ تعالٰی کے احکام کا پابند بنانا، یہاں تک کہ اللہ کی رضا نصیب ہو جائے ۔

فائدہ: اس شعر میں مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور حدیث تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اعمال اچھے ہوں۔ اور علیؓ کی روایت، کہ مومن کی بقیہ عمر نہایت بیش قیمت ہے، جس کے ذریعہ ان اعمال کی تلافی کر سکتا ہے جو اس سے فوت ہو گئے ہیں، اور اپنی ان روحانی قوتوں کو زندہ کر سکتا ہے جن کو مردہ کر چکا ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

عَلَيْكَ اسم فعل بمعنی الزم ۔ عِشْتَ فِيْهَا ، اَیْ عِشْتُ فِي الدُّنْيَا ۔ مُنَافِسًا ، مُنَافِسَتْ ۔ بِعْ مِنَ الْبَيْعِ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسَكَ الدُّنْيَا اَیْ اَلْاَحْقَرُ ۔ اَلْحِرْصُ رغبت وشوق سے مزاحمت کر کے دوسروں پر سبقت حاصل کرنا ۔ اَنْفَاسُ ، نَفَس بفتح فاء کی جمع، ای بِاَرْوَاحٍ طَيِّبِهَا یا نفیس کی جمع ہے جو خسیس کی ضد ہے ۔ اَلْعُلَا ، بضم عین عُلْيَا کی جمع جو اَعْلٰی کا مؤنث ہے ۔

آئمہ قرآت کے لئے دُعاء واحسان مندی

(۲۰) جَـزَى الـلّٰــهُ بِـالْـخَـيْـرَاتِ عَـنَّـا اَئِـمَّةً　۲۰　لَـنَـا نَـقَـلُـوا الْـقُـرْاٰنَ عَـذْبًـا وَّسَـلْـسَلَا

ترجمه: اللہ تعالٰی بہت سی بھلائیوں کے ساتھ ہماری جانب سے ان اماموں کو جزاء دے، جنہوں نے ہمارے لئے قرآن کو نقل کیا، جس کی حالت یہ ہے کہ شیریں اور آسان ہے ۔

فائده: هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ،(قرآن)

حديث: جو تم پر احسان کرے اس کا بدلہ دو، اور اگر بدلہ نہ دے سکو ، تو اس کے لئے دُعا ہی کر دو ۔

فائده: قرآت کے نقل کرنے والے امام چاروں خلفاء اور صحابہ کرام کی ایک جماعت، اور تابعین کے بہت سے گروہ ہیں، یہ حضرات ہر طرح کی خوبیوں کے جامع تھے، قراء سبعہ اور ان کے راوی حضرات کوئی تابعین تھے کوئی تبع تابعین جو علوم قرآن وعلوم قرآت کے ماہر وجامع تھے، ان کا ذکر آگے آرہا ہے ۔

﴿النحو والعربية﴾

جَزَى اللّٰهُ لفظاً خبر یہ اور معناً انشائیہ ہے ، جَزٰی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے ۔ عَذْبًا وَّسَلْسَلًا نَقْلًا مقدر کی صفت ہے، عَذْبٌ ، عمدہ پانی ، مُسَلْسَلٌ حلق میں آسانی سے اتر جائے

(۲۱) فَـمِـنْـهُـمْ بُـدُوْرٌ سَبْـعَةٌ قَـدْ تَـوَسَّـطَـتْ　۲۱　سَـمَـاءَ الْـعُلَا وَالْـعَـدْلِ زُهْـرًا وَّكُـمَّلَا

ترجمه: پس ان بہت اماموں میں سے بعض ایسے چاند ہیں جو سات ہیں، جو بلندی اور عدل کے آسمان کے درمیان پہنچ گئے ہیں ، اس حالت میں کہ وہ منور اور کامل ہیں۔

توضيح: ان ناقلین میں قراء سبعہ شہرت میں کامل چاند کی طرح ہیں، جس کی روشنی چاروں طرف برابر پہنچتی ہے، یہ حضرات بھی پوری دنیا میں مشہور ہیں، اور ان کا فیض بھی تمام دنیا کو پہنچ رہا ہے، ان کو شموس کی بجائے بدور اس لئے کہا کہ چاند کی روشنی سورج کے فیض سے ہوتی ہے، اور انہوں نے تابعین وصحابہ کرام کے ذریعہ نبی پاک ﷺ سے قرآنی علوم کو حاصل کیا اور آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سورج ہیں۔ قراء کو بدور اور آئندہ شعر میں روات کو شُهُبٌ کہنا استعارہ ترشیحیہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

منهم خبریا بُدُوْرٌ سَبْعَةٌ کارافع اَلْبَدْرُ ، اَلْقَمَرُالْمُنِيْرُفِى الَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشَرَ۔ تَوَسَّطَ السَّمَآءَ اَیْ بَلَغَ وَسْطَھَا۔ اَلْعَدْلُ ، اَلْاِعْتِدَالُ وَالْاِسْتِقَامَةُ ۔ اَلْعُلَاء ، بضم العین،قصد،بلندی شرافت۔ زُھرًا ، اَزْھَرُ یا زَاھِرٌ کی جمع ہے،بمعنی روشن۔ کُمَّلَا ، کامل کی جمع ہے،یہ دونوں تَوَسَّطَتْ کے فاعل سے حال ہیں ۔

(۲۲) لَھَا شُھُبٌ عَنْھَا اسْتَنَارَتْ فَنَوَّرَتْ ۲۲ سَوَادَالدُّجٰى حَتّٰى تَفَرَّقَ وَانْجَلٰى

ترجمه: ان چاندوں کے لئے ایسے روشن ستارے ہیں۔جنہوں نے ان سے روشنی حاصل کی ہے،پھران ستاروں نے (رات کی)اندھیروں کی سیاہی (کی جگہ) کوروشن کردیا،یہاں تک کہ سیاہی بالکل جداہوگئی۔

توضیح: ان سات اماموں کے راویوں اور شاگردوں نے ان سے علوم قرآن حاصل کئے اوران کوعالم میں پھیلایا،جو ستاروں کے مانند ہیں،اس وجہ سے قرآنی علوم سے کفروجہالت کی اندھیریاں مٹ گئیں،اورقرآن کے انوار پورے عالم میں پھیل گئے ۔

﴿النحو والعربية﴾

شُھُبٌ ، شھاب کی جمع،ستارے ۔ دُجی ، دُجْیَة کی جمع بمعنٰی ظُلْمَة تاریک راتیں۔اِنْجَلٰى ، اَیْ اِنْكَشَفَ ۔ اِسْتَنَارَتْ ، ای استضاءَتْ ، روشنی حاصل کی ۔ نَوَّرَتْ ، روشن کیا۔ لَھَا ، عَنْھَا ضمیرراجع الی البدور ۔ شُھُبٌ مبتداء، اِسْتَنَارَتْ فَنَوَّرَتْ خبر۔ اوران دونوں کی ضمیریں شُھُبٌ کی طرف راجع ہیں ۔ سَوَادَالدُّجٰى،مفعول ہے نَوَّرَتْ کا ۔ اور تَفَرَّقَ وَانْجَلٰى کی ضمیریں سَوَادَ کے لئے ہیں۔

(۲۳) وَسَوْفَ تَرَاھُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ۲۳ مَعَ اثْنَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ مُتَمَثِّلًا

ترجمه: اورتوعنقریب ہی دیکھے گا،ان ساتوں اماموں کوکہ ایک دوسرے کے بعددو دو کے ساتھ اپنے شاگردوں میں سے معین ہوکرآئے گا ۔

توضیح: یعنی ساتوں اماموں میں سے ہرایک کے ساتھ اس کے دو دوراویوں کے ناموں کوذکرکریں گے ان راویوں کی تین قسمیں ہیں ۔

(۱) امام نافعؒ کے دونوں راوی قالون و ورش۔ امام عاصمؒ کے دونوں راوی شعبہ وحفص۔ امام کسائی کے دونوں راوی ابوالحارث و دوری،بلاواسطہ شاگرد ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) وہ راوی جنہوں نے ایک واسطہ سے امام سے روایت کی ہے، دوری بصری، سوسی، ابوعمرو بصری کے راوی ہیں بواسطہ یحیٰی یزیدی ۔ اور خلف وخلاد حمزہ کے راوی ہیں بواسطہ سلیم ۔

(۳) وہ راوی کہ ان کے اور امام کے درمیان زیادہ واسطے ہیں، جیسے ابن کثیر اور ابن عامر کے راوی ۔

﴿النحو والعربية﴾

تَرَاهُمْ ، ای برؤیۃ الابصار والعلم ضمیر بدور کے لئے ہے، واحدًا مفعول سے حال ہے، یعنی مرتین ای واحدًا وَاحدًا ۔ بَعْدَوَاحِدًا مُتَمَثِّلًا ، دونوں واحدًا کی صفتیں ہیں ۔ أصحاب سے مراد ناقلین ہیں ۔ مُتَمَثِّلًا ای متبیّنًا مُتَشَخِّصًا ۔

(۲۴) تَخَيَّرَهُمْ نُقَّادُهُمْ كُلَّ بَارِعٍ ۲۴ وَلَيْسَ عَلَى قُرْآنِهِ مُتَأَكِّلًا

ترجمہ: منتخب کرلیا ہے ان (بدور وشھب) کو ان کے پرکھنے والوں نے، یعنی ہر ماہر کو، اور ایسے شخص کو جو اپنے قرآن کو ذریعہ معاش بنانے والا نہیں ۔

توضیح: یعنی اس زمانے کے وہ علماء کرام فقہاء ومحدثین ومفسرین کرام جو قوی وضعیف اور کھرے کھوٹے کے ناقدین تھے انہوں نے ان حضرات قراء وروات میں دو صفیں ممتاز پاکر ان کو امام القراٰات تسلیم کرلیا۔

(۱) یہ حضرات علوم قراٰات میں اپنے زمانہ کے تمام علماء پر فائق تھے ۔

(۲) قرآن مجید کے پڑھانے پر نہ تنخواہ لیتے تھے اور نہ اسے دنیا کے پیشوں کی طرح سمجھتے تھے، اور یہ حضرات علوم قراٰات میں یکتائے زمانہ بن گئے تھے اسی وجہ سے تمام علماء ان کی اختیار کردہ وجوہ کو بلا انکار قبول کرکے پڑھنے پڑھانے لگے ۔

فائدہ: حدیث، ابو نعیم عن زادان والبیھقی عن بریدہ مرفوعًا نقل کرتے ہیں، جس نے قرآن مجید اس لئے پڑھا کہ اسے کھانے کا ذریعہ بنائے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈیاں ہونگی گوشت نہیں ہوگا، نیز حدیث میں ارشاد ہے جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہئے، کہ حق تعالٰی سے سوال کرے، عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جو اللہ تعالٰی کے بجائے قرآن پڑھکر لوگوں سے سوال کریں گے، (ترمذی عن عمران)۔

مسئلہ: قرآن مجید کی تلاوت یا تراویح میں ختم قرآن پر لوگوں سے پیسے لینا مکروہ تحریمی ہے فقہاء رحمہم اللہ نے ایسے حافظ کے پیچھے تراویح میں قرآن سننے کی بجائے آخری سورتوں سے تراویح پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے البتہ ائمہ مساجد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومؤذنین اور قرآن مجید پڑھانے اور حفظ وقراءت کے مدرسین کے لئے ان کے اوقات کے تعین وپابندی کی وجہ سے تنخواہ و وظیفہ کے تعین کو جائز قرار دیا ہے، متاخرین علماء کرام نے لکھا ہے کہ موجودہ زمانہ میں دلجمعی اور پابندی سے تنخواہ کے بغیر خدمات انجام دینا مشکل ہوگیا ہے اس لئے تقرر وتعین ضروری ہے تاکہ مدرس سستی نہ کرے البتہ کوئی شخص صاحب مال ہو اور وہ مفت خدمت انجام دے تو یہ فضیلت کی بات ہے، علماء کرام نے یہ بھی تاکید کی ہے کہ تنخواہ لینے والا مدرس مسجد میں بیٹھ کر درس نہ دے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَخَيَّرَهُمْ کی دونوں ضمیریں بدور وشهب دونوں کے لئے ہیں، تَخَيَّرَ انتخاب کیا، نقّاد جمع ناقد وهو العارف۔ كُلَّ بَارِعٍ، تَخَيَّرَ کے مفعول سے بدل ہے، یا اس کا نصب مدح کی وجہ سے ہے اور لَيْسَ اس کے معنی پر معطوف ہے أیْ كُلَّ مَنْ بَرَعَ وَمَنْ لَيْسَ گویا یہ دو صفتیں ہیں كُلَّ بَارِعٍ غير مُتَأَكِّلٍ بَارِعٌ بڑا فاضل، الفائق قرانه، متاكلاً على القرأة وعلى قرانه۔

سات قاریوں اور چودہ راویوں کا بیان

قراء سبعہ کو امام اور قاری کہتے ہیں، جنہیں بدور سبعہ کہا گیا ہے، ان کے دو دو راویوں کو شُهُب کہا ہے اصطلاح میں ان کو راوی کہتے ہیں جس کی جمع رواۃ ہے، ذیل میں ہر امام کے ساتھ دو راویوں کا ذکر ترتیب لزومی سے یکے بعد دیگرے فرمارہے ہیں۔

(۲۵) فَأَمَّا الْكَرِيمُ السِّرِّ فِي الطِّيبِ نَافِعٌ ۲۵ فَذَاكَ الَّذِي اخْتَارَ الْمَدِينَةَ مَنْزِلَا

ترجمہ: پس عمدہ راز والے خوشبو کے بارے میں امام نافع ہیں، یہ وہ امام ہیں، جنہوں نے مدینہ منورہ کو منتخب کیا تھا اپنی منزل ووطن کے طور پر۔

توضیح: خوشبو کے راز کا مطلب ہے کہ آپ قرآن کی تلاوت فرماتے تو منہ سے خوشبو آتی اس کی وجہ یہ بیان کی، کہ ایک مرتبہ خواب میں نبی ﷺ کی مجھے زیارت نصیب ہوئی، تو (وَهُوَيَقْرَأُ فِيْ فِيَّ) آپ ﷺ نے میرے منہ میں تلاوت فرمائی یعنی منہ سے منہ ملاکر، تو اس کے بعد سے یہ خوشبو آنا شروع ہوئی۔

اول امام نافع بن عبدالرحمٰن ابورویم، اصلاً اصفہانی ہیں، امام ابوجعفر مدنی کے شاگرد ہیں، قرآت کے شیخ اکبر، امام مالکؒ کے استاذ ستر تابعین کے قرآت میں شاگرد ہیں، پیدائش ۷۰ھ، وفات ۱۶۹ھ، عمر ۹۹ سال۔ مدفون جنت البقیع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ۔

(۲۶) وَقَالُوْنُ عِیْسٰی ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ ۲۶ بِصُحْبَتِهِ الْمَجْدَ الرَّفِیْعَ تَأَثَّلَا

ترجمہ: قالون عیسیٰ پھر عثمان ان کے ورش جو ہیں، امام نافع کی صحبت کی وجہ سے بڑا اونچا شرف دونوں نے حاصل کیا۔

توضیح: یعنی امام نافع کے پہلے راوی عیسیٰ بن مینا جن کا لقب قالون ہے کنیت ابو موسیٰ ہے، رومی زبان میں قالون عمدہ کو کہتے ہیں یہ لقب ان کی قرآت کے عمدہ ہونے کی وجہ سے امام نافعؒ، امام مالکؒ نے دیا تھا، کانوں سے بہرہ ہونے کے باوجود قرآن سننے میں ذرہ رکاوٹ نہیں ہوئی تھی جو ان کی کرامت تھی۔

پیدائش ۱۲۵ھ وفات ۲۲۵ھ، مدفون مدینہ منورہ، عمر سو سال رحمہ اللہ۔

دوسرے راوی ابوسعید عثمان بن سعید مصری ورش ان کا لقب ہے، امام نافع نے ان کا رنگ سفید ہونے کی وجہ سے مقرر کیا تھا۔

وفات ۱۹۷ھ ستاسی سال کی عمر میں مصر میں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۷) وَمَكَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ فِیْهَا مُقَامُهُ ۲۷ هُوَ ابْنُ كَثِیْرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلٰی

ترجمہ: اور مکہ مکرمہ جو ہے اس میں عبداللہ کا مقام ہے، یہ عبداللہ ابن کثیر ہیں جو اپنی قوم (یا قراء) میں نام آور و غالب ہیں اس حالت میں کہ بلند ہیں۔ کَاثِرٌ، کَثُرَ سے اسم فاعل ہے، غالب فائق۔

توضیح: دوسرے امام و قاری ابن کثیر مکی ہیں ان کا نام عبداللہ ہے بڑے درجہ کے تابعی ہیں ۴۵ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں ۱۲۰ھ میں وفات پائی عمر پچھتر ۷۵ سال رحمۃ اللہ علیہ۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْکَرِیْمُ السِّرِّ، اَلشَّرِیْفُ الْبَاطِنُ، مبتداء اسکی خبر بعد کا جملہ ہے۔ فِیْ الطِّیْبِ، خوشبو اَلسِّر سے متعلق ہے، یا الکریم سے فَذَاكَ کی فاء۔ اَمَّا شرط کے جواب کے لئے ہے، اور اَمَّا مجمل کی تفصیل کرتا ہے۔

اِخْتَارَ، اختیار کیا۔ اَلْمَدِیْنَةَ، اختار کا مفعول ہے۔ مَنْزِلًا، مفعول سے تمیز ہے۔ اِخْتَارَ اگر اِتَّخَذَ کے معنی کو متضمن ہو، تو پھر منزلاً دوسرا مفعول ہوگا، اِتَّخَذَ الْمَنْزِلَ اَیْ مَکَانَ النُّزُوْلِ۔ بِصُحْبَتِهِ کا مرجع نافع ہے۔ المجد تَأَثَّلَا کا مفعول ہے، اور ضمیر تثنیہ کی ہے جو قالون و عثمان کو راجع ہے، بِصُحْبَتِهِ تَأَثَّلَا کے متعلق ہے۔ قالون رومی زبان میں عمدہ کو کہتے ہیں۔ ورش اَلشَّدِیْدُ الْبَیَاضُ۔

(۲۸) رَوٰی اَحْمَدُ الْبَزِّیُّ لَهُ وَمُحَمَّدٌ ۲۸ عَلٰی سَنَدٍ وَّهُوَ الْمُلَقَّبُ قُنْبُلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ان ابن کثیر سے احمد بزی نے اور محمد نے سند کے ساتھ اپنی یا بالواسطہ (قرأت) کو روایت کیا ہے اور یہ قنبل لقب دیے گئے ہیں ۔

توضیح: یعنی ابن کثیر کے پہلے راوی احمد بن عبداللہ بن قاسم بن نافع بن ابی بزہ ہیں ۔ یہ مسجد حرام کے مؤذن بھی تھے ۔ پیدائش ۱۷۰ھ ، وفات ۲۵۰ھ رحمہ اللہ ۔

دوسرے راوی محمد بن عبدالرحمن بن خالد قنبل ، پورے حجاز کے بڑے قاری تھے ، پیدائش ۱۹۵ھ ، وفات ۲۹۱ھ ، رحمہ اللہ ۔

عَلٰی سَنَدٍ یعنی یہ دونوں حضرات ابن کثیر مکی کے بالواسطہ شاگرد ہیں ، اور واسطہ یہ ہے ، بزی عن عکرمہ عن اسماعیل بن عبد اللہ قُسط وَشبل بن عبادوھماعن ابن کثیر مکی وقنبل عن قواس عن ابوالا خریط عن اسمٰعیل وشبل وھما عن ابن کثیر ۔

﴿النحو والعربية﴾

مُقَامُهٗ ، بضم میم ، اقامت یا جائے اقامت ۔ مکة مبتداء ، عبداللہ فیھا مقامه خبر ۔ کَاثِرُ الْقَوْمِ غالب نام آور ھُوَ کی دوسری خبر ہے ۔ مُعْتَلًا ، کَاثِرُ کے فاعل سے تمیز ہے بمعنی اعتلاء مصدر میمی ، بمعنی بلندی ۔ لَہٗ ، کالام مِنْ کے معنی میں ہے ، عَلٰی سَنَدٍ احمدُ ومحمدٌ سے حال ہے ای معتمدین علی سندٍ ای بسندٍ ۔ البزی ، منسوب الی بزہ جدہ الاعلی ، بزی صفت ہے احمد کی اور محمد کا عطف احمد پر ہے ۔ تلقبب ، دو مفعولوں کا تقاضا کرتی ہے ، جو ایک ضمیر ھُوَ اس کے قائم مقام ہے اور ثانی قنبل ہے ۔

(۲۹) وَاَمَّا الْاِمَامُ الْمَازِنِیُّ صَرِیْحُهُمْ ۲۹ اَبُوْعَمْرِونِ الْبَصْرِیْ فَوَالِدُهُ الْعَلَا

ترجمہ: اور امام مازنی جوان قرأ کے خالص عرب یعنی ابوعمرو بصری ہیں ، پس ان کے والد علا ہیں ۔

(۳۰) اَفَاضَ عَلٰی یَحْیَی الْیَزِیْدِیِّ سَیْبَهٗ ۳۰ فَاَصْبَحَ بِالْعَذْبِ الْفُرَاتِ مُعَلَّلَا

ترجمہ: ابوعمرو نے اپنے علم کی بارش کو یحییٰ یزیدی پر برسایا ، پس وہ شیرین اور پیاس دور کرنے والے پانی کے ساتھ سیراب ہوگیا ۔

(۳۱) اَبُوْعُمَرَ الدُّوْرِیْ وَصَالِحُهُمْ اَبُوْ ۳۱ شُعَیْبٍ هُوَ السُّوْسِیُّ عَنْهُ تَقَبَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: ابوعمر الدوری اور ان میں کے، صالح ابوشعیب جو ہیں اور وہ سوسی ہیں، دونوں نے ان (یزیدی) سے قرأت کوقبول کیا ہے ۔

توضیح: تیسرے قاری ابوعمرو بصری ان کے آباؤاجداد سب عرب ہیں اس لئے ان کو صریح کہا ہے ان کے نام میں تیس قول ہیں، صحیح تر یہ ہے کہ ان کا نام زبان ہے، ان کو قبیلہ مازن بصرہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مازنی کہتے ہیں، مکہ مکرمہ میں ۶۹ھ میں پیدا ہوئے، ۱۵۴ یا ۱۵۰ھ عمر چھیاسی ۸۶ سال میں کوفہ میں وفات پائی رحمۃ اللّٰہ علیہ ۔

آپ کے دوراوی (۱) ابوعمر حفص دُوری ازدی نابینا تھے ۱۵۰ھ دُور بغداد میں پیدا ہوئے ۲۴۶ھ میں وفات پائی، عمر چھیانوے ۹۶ سال، رحمۃ اللّٰہ علیہ ۔

(۲) شعیب صالح ابن زیاد سوسی، آپ کی پیدائش اھواز میں سوس کے مقام پر ہوئی ۲۶۱ھ میں رقہ میں وفات پائی ،عمر نوے ۹۰ سال، رحمۃ اللہ علیہ ۔

ان دونوں نے ابومحمد یحیٰی ابن مبارک یزیدی سے پڑھا اور یزیدی نے ابوعمرو بصری سے پڑھا، یزیدی، مہدی کے ماموں یزید ابن منصور کے ہمنشین اور اس کے لڑکوں کے استاذ تھے، اس لئے ان کو یزیدی کہا جاتا ہے، ۲۰۲ھ میں بعمر چوہتر ۷۴ سال وفات پائی ۔

﴿النحو والعربية﴾

أمّا کو تفصیل میں مکرر لایا گیا ہے، اور کبھی ترک بھی کیا جاتا ہے، الامام مبتداء، المازنی اس کی صفت، صریح بدل ہے امام سے ابوعمر عطف بیان ہے فوالده العلا مبتداء خبر ۔

اَلإفَاضَة ، اَلذراع وهو الصب ، اَفَاضَ متعدی ہے بہایا، برسایا، فاضَ لازمی ہے بمعنی برسا، اَفَاضَ کی ضمیر ابوعمر کے لئے ہے، سَيْبَهٗ (عَطَاءَهٗ) پہلا اور عَلٰى يَحْيٰى اَفَاضَ کا دوسرا مفعول ہے، اَصْبَحَ اَیْ صَارَ افعال ناقصہ هُوَالسُّوسِیُّ معترضہ ہے ۔ تَقَبَّلَا ، الف تثنیہ کا ہے، اخذ کا معنٰی بھی پایا جاتا ہے اس لیے عَنْ سے متعدی کیا گیا ہے، رفعی وجری حالت میں ۔

نوٹ : عُمَرُ اور عَمْرٌو میں فرق کرنے کے لئے واؤ لکھا جاتا ہے ۔ اور نصبی میں الف، مگر جب مصغر ہو یا مضاف ہو یا قافیہ میں آرہا ہو، تو واؤ نہیں لکھتے ۔ مُعَلَّلٌ ، الذی یسقی مرۃ بعدمرۃٍ ۔ تَقَبَّلَا ضمیر تثنیہ راجع الی ابوعمر دوری و ابوشعیب سوسی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲) وَاَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُ ابْنِ عَامِرٍ ۳۲ فَتِلْکَ بِعَبْدِاللّٰهِ طَابَتْ مُحَلَّلا

ترجمہ: اور ملک شام کا دمشق امام ابن عامر کا وطن ہے، یہ شہر عبداللہ ابن عامر کے سبب طلباء کی جائے نزول کے اعتبار سے عمدہ ہو گیا ہے ۔

(۳۳) هِشَامٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ انْتِسَابُهُ ۳۳ لِذَکْوَانَ بِالْاِسْنَادِ عَنْهُ تَنَقَّلا

ترجمہ: ہشام اور عبداللہ (ان کے دو راوی ہیں) اور عبداللہ کا انتساب ذکوان کی طرف ہے، ان دونوں نے ابن عامر سے بالواسطہ قرأت نقل کی ہے ۔

توضیح: ملک شام کے دمشق میں چوتھے قاری ابن عامر شامی ۸ھ کو اور ایک قول پر ۲۱ھ کو پیدا ہوئے آپ عبداللہ ابن عامر یحصبی ابن عمران جلیل القدر تابعی ہیں، ملک شام کے امام قرأت وحدیث تھے، ولید کے زمانہ میں قاضی اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں دمشق کی جامع اُموی کے خطیب تھے، اس وقت دمشق دارالخلافہ تھا، آپ نے ابودرداءؓ سے پڑھا ہے اور ایک قول پر عثمانؓ، فضالہ ابن عبیدؓ، واثلہ اسقع، مغیرہ بن ابی شہاب رضی اللہ عنھم سے پڑھا ہے، آپ کے بہت سے راوی ہیں، ناظمؒ نے مندرجہ ذیل دو کو بیان کیا ہے، تاریخ وفات ۱۱۸ھ ہے، رحمۃ اللہ علیہ ۔

آپ کے دو راوی (۱) ہشام بن عمار بن نُصیر ابوالولید کنیت، آپ اہل دمشق کے خطیب قاضی مفتی اور امام قرأت ہیں، پیدائش ۱۵۳ھ، وفات ۲۴۵ھ ۔

(۲) دوسرے راوی عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان ملک شام کے شیخ القراء اور جامع دمشق کے پنجگانہ نمازوں کے امام تھے، پیدائش ۱۷۳ھ، وفات ۲۴۲ھ، رحمۃ اللہ علیہ ۔

ابن عامر شامی اور ان کے دونوں راویوں کے مابین واسطے ہیں (۱) ہشام نے ابوالعباس صدقہ ابن خالد ابو محمد سویدی بن عبد العزیز امام ابوالضحاک عراک ابن خالد مزی تابعی اور امام ابوسلیمان ایوب ابن تمیم تمیمی سے پڑھا ان چاروں نے یحییٰ بن حارث ذماری سے اور یحییٰ نے ابن عامر سے پڑھا۔ (۲) ابن ذکوان نے ابوسلیمان ایوب ابن تمیم تمیمی سے اور انہوں نے یحییٰ بن حارث ذماری سے اور انہوں نے ابن عامر شامی سے پڑھا ۔

﴿النحو والعربية﴾

دمشق الشام ، اضافت الخاص الی العام سے اضافت بیانیہ ہے، میم پر فتحہ وکسرہ دونوں ہیں۔

دار ابن عامر ، بدل ہے یا صفت ہے، دمشق الشام سے، اور اضافت توضیح ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتِلْكَ ، دمشق کی طرف اشارہ ہے۔ مُحَلَّلٌ ، اسم ظرف یا مصدر میمی طَابَتْ کے فاعل سے تمیز ہے، أَيْ طَابَ لِلنَّاسِ نُزُوْلُهَا۔ وَهُوَ اِنْتِسَابُهٗ لِذَكْوَانَ ، جملہ معترضہ ہے۔ تَنَقُّلًا ، بالتدریج آہستہ آہستہ نقل کرنا، الف تثنیہ کا ہے، بالاسناد اسکی ضمیر سے حال ہے، اور تثنیہ کی ضمیر ہشام وابن ذکوان کے لیے ہے۔

(۳۴) وَبِالْكُوْفَةِ الْغَرَّاءِ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ ۳۴ اَذَاعُوْا فَقَدْ ضَاعَتْ شَذًا وَّقَرَنْفُلَا

ترجمه: اور روشن کوفہ میں ان بدور میں سے ایسے تین امام ہیں، جنہوں نے کوفہ میں علم قرآءات کو پھیلایا پس وہ کوفہ خوشبو اور لونگ کی طرح مہک گیا ۔ اَلْغَرَّا ، اَغَرُّ کا مؤنث بمعنی روشن ۔ اَذَاعَةٌ ، نشر واشاعت پھیلانا ۔ شَذًا ، خوشبو ۔ قَرَنْفُلٌ ، لونگ ۔

(۳۵) فَاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَاصِمُ نِ اسْمُهٗ ۳۵ فَشُعْبَةُ رَاوِيْهِ الْمُبَرِّزُ اَفْضَلَا

ترجمه: پس ابوبکر اور ان کا نام عاصم ہے، پس شعبہ ان کے سبقت لے جانے والے راوی ہیں، اس حال میں کہ وہ افضل کام کرنے والے ہیں۔

(۳۶) وَذَاكَ ابْنُ عَيَّاشٍ اَبُوْ بَكْرِ نِ الرِّضَا ۳۶ وَحَفْصٌ وَّبِالْاِتْقَانِ كَانَ مُفَضَّلَا

ترجمه: اور یہ شعبہ ابن عیاش ابوبکر پسندیدہ ہیں، اور حفصؒ (دوسرے راوی ہیں) اور یہ ضبط میں فضیلت دیئے گئے ہیں۔

توضیح: یعنی سات آئمہ قرآءت میں سے تین کوفہ کے رہنے والے ہیں، انہوں نے اس قدر علم کی اشاعت فرمائی کہ ہر طرف علم خوشبوؤں کی طرح پھیل گیا، ان کوفیین میں سے پہلے اور سات اماموں میں سے پانچویں قاری امام عاصم بن ابی النجود ابن بہدلہ اسدی ہیں، آپ کی کنیت ابوبکر ہے آپ بڑے فصیح متقی خوش آواز اور اپنی نظیر آپ ہی تھے، تقریباً پچاس سال تک کوفہ میں مسند قرآءت پر قائم رہے، ۱۲۷ھ یا ۱۲۸ھ میں کوفہ یا سماوہ میں وفات پائی، وفات کے وقت ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ بار بار پڑھتے تھے رحمة الله عليه ۔

امام عاصم کے اول راوی ابوبکر شعبہ ابن عیاش ہیں، یہ اپنے وقت کے امام اور بڑے عالم تھے، وفات کے وقت ہمشیرہ سے کہا روتی کیوں ہو، مکان کے اس کونہ میں میں نے اٹھارہ ہزار قرآن مجید ختم کئے ہیں، پھر اپنے بیٹے سے کہا اس گوشہ میں اللہ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، ۹۴ھ یا ۹۵ھ میں پیدا ہوئے ۱۹۳ھ میں بعمر ۹۸ یا ۹۹ سال وفات پائی رحمة الله عليه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے راوی ابوعمرو حفص ابن سلیمان اسدی ہیں، امام عاصمؒ کی قرآت کے ضبط میں انہیں شعبہ سے افضل سمجھا جاتا ہے، ۹۰ھ میں پیدا ہوئے، نوے سال کی عمر میں ۱۸۰ھ کوفہ میں وفات پائی، رحمة الله علیه ۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَاعَتْ کی ضمیر قرآت کے لیے ہے۔ شَذًا وَّقَرَنْفُلًا تمیز ہے، ای ضاعَ شَذَاهَا وَقَرَنْفُلَهَا۔ فامّا ابوبکر مبتداء عاصم ن اسمه، جملہ معترضہ اور فشعبة کا پورا جملہ خبر ۔ اَفْضَلَا، حال یا تمیز ہے جو فاضلا کی جگہ مبالغہ کے لئے لاتے ہیں ۔

(۳۷) وَحَمْزَةُ مَا اَزْكَاهُ مِنْ مُتَوَرِّعٍ　۳۷　اِمَامًا صَبُوْرًا لِلْقُرْاٰنِ مُرَتِّلَا

ترجمه: اور حمزہ کس قدر پاکیزہ ہیں، بہت صابر امام، اور قرآن کو ترتیل سے پڑھنے والا ہونے کے اعتبار سے۔

(۳۸) رَوٰى خَلَفٌ عَنْهُ وَخَلَّادٌ الَّذِىْ　۳۸　رَوَاهُ سُلَيْمٌ مُتْقَنًا وَّمُحَصَّلَا

ترجمه: خلف وخلاد نے بواسطہ سلیم حمزہ سے روایت کی ہے، یہ روایت وہی ہے جو سُلیم نے ان حمزہ سے کی تھی جو روایت میں بہت مضبوط اور ثقہ تھے ۔

توضیح: کوفیین قرّاء میں سے دوسرے اور سات آئمہ قرآت میں سے چھٹے قاری امام حمزہ بن ابوعمارہ حبیب بن اسمٰعیل زیات تیمی ہیں، قاضی عبدالرحمٰن ابن ابی لیلی انصاری اور امام جعفر صادق رحمہم اللہ وغیرہ آٹھ شیوخ سے پڑھا، امام عاصم کے بعد کوفہ کے امام القرأ ہیں، بہت پرہیزگار اور بڑے صابر تھے، قرآن کو ترتیل سے مدات کو پوری کشش سے پڑھتے تھے، پیدائش ۸۰ھ، وفات حلوان میں ۱۵۶ھ بعمر چھتر سال، رحمۃ اللہ علیہ ۔

آپ کے بھی دو راوی ہیں (۱) ابومحمد خلف بن ہشام بزّاز بغداد میں ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ میں وفات پائی، رحمہ اللہ ۔
(۲) ابوعیسٰی خلاد بن خالد شیبانی صیرفی کوفی ۲۲۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی، ان دونوں نے ابوعیسٰی سلیم ابن عیسٰی حنفی سے اور سلیم نے حمزہ سے پڑھا، ابوشامہ کے قول پر ۱۸۸ھ یا ۱۸۹ھ میں اور علی قاریؒ کے قول پر ۲۰۰ھ میں ستر یا بیاسی سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی، رحمة الله علیه ۔

فائده: مَا اَزْكَاهُ فعل تعجب زکوۃ، پاکیزگی۔ تَوَرّع، تقوٰی، گناہ میں پڑھ جانے کے خوف سے مباح کو چھوڑ دینا۔
مُرَتِّل، خوب ٹھہراؤ سے پڑھنے والے ۔

﴿النحو والعربية﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمْزَةُ مبتداہے،دوسرا شعر رَوٰى خَلَفٌ عَنْهُ خبر اور جملہ مَاأَزْكَاهُ معترضہ،اور چاروں اسم حال یا اَغْنِیٰ کے مفعول ہیں۔ مُتْقِنًا وَّمُحَصِّلًا، تاوصاد کے کسرہ سے رَوَاهُ کے فاعل سُلیم سے حال ہیں اور فتحہ کے ساتھ رَوَاهُ کے مفعول سے حال ہیں، رَوَاهُ اَیْ نقلَهٗ المحصل الحاصل بعد جدٍ وسعْیٍ۔

(۳۹) وَاَمَّا عَلِيٌّ فَالْكِسَائِيُّ نَعْتُهٗ ۳۹ لِمَا كَانَ فِي الْإِحْرَامِ فِيْهِ تَسَرْبَلَا

ترجمہ: اور لیکن علی جو ہیں پس کسائی ان کی تعریف ہے اس لئے کہ احرام کے وقت انہوں نے کمبل پہنا تھا

(۴۰) رَوٰى لَيْثُهُمْ عَنْهُ اَبُو الْحَارِثِ الرِّضَا ۴۰ وَحَفْصٌ هُوَ الدُّوْرِيُّ وَفِي الذِّكْرِ قَدْ خَلَا

ترجمہ: اس کسائی سے ان قرأتیں سے لیث نے جو ابوالحارث پسندیدہ ہیں، اور حفص نے (قرأت کو) نقل کیا ہے اور یہ حفص دوری ہیں، جو (ابو عمر بصری کے) ذکر میں گذر چکے ہیں۔

توضیح: یعنی ساتویں قاری ابوالحسن علی ابن حمزہ ابن قیس (بھمن) ابن فیروز نحوی ہیں، ان کو کسائی اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے احرام میں کمبل اوڑھا تھا یا یہ امام حمزہ کی مجلس میں کمبل اوڑھ کر بیٹھتے تھے، امام حمزہ کے بعد کوفہ کے شیخ القرأ تھے پیدائش ۱۱۹ھ وفات ۱۸۹ھ عمر ستر سال، رحمۃ اللہ علیہ۔

کسائی کے پہلے راوی، لیث بن خالد مروزی بغدادی ہیں، ان کی کنیت ابوالحارث ہے، آپ قرآت کے ماہر اور کسائی کے بزرگ ترین شاگردوں میں سے ہیں، بغداد میں ۲۴۰ھ میں وفات پائی، رحمہ اللہ۔

دوسرے راوی، حفص ان کو دوری کہتے ہیں، یہ وہی دوری ہیں جن کا نام ابو عمرو بصری کے راویوں میں بیان ہو چکا ہے، یعنی جب یہ بصری سے روایت کرینگے تو ان کو دوری بصری کہا جائے گا، اور جب کسائی سے روایت کرینگے تو ان کو دوری علی یا دوری کسائی کہا جائیگا، رحمهم الله رحمة واسعة۔

﴿النحو والعربية﴾

نعته ای وصفه ۔ کان ناقصه ۔ تسربلا خبر ۔ اگر کان تامّہ ہے تو تسربلا اس کی ضمیر سے حال ہے ،سربال قمیص ہر وہ چیز جو پہنی جاتی ہے ۔ عَلِيٌّ مبتداء اور وَالْكِسَائِيُّ بھی مبتداء ، نَعْتُهٗ خبر ہے لِمَا کالام تعلیل کے لئے ہے كَانَ مصدر یہ ہے، اَیْ لِكَوْنِهٖ فِي الْاَحْرَامِ ظرف مکان ۔ خلایْ مَضٰی ۔ وَتَقَدَّمَ عَنْهُ کی ضمیر کسائی کو راجع ہے، ابوالحارث عطف بیان ہے۔

(۴۱) اَبُوْ عَمْرِوهِمْ وَالْيَحْصَبِيُّ ابْنُ عَامِرٍ ۴۱ صَرِيْحٌ وَّبَاقِيْهِمْ اَحَاطَ بِهِ الْوَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ان قرأ میں کے ابوعمرو، اور وہ یحصبی جو ابن عامر ہیں، دونوں خالص عرب ہیں، اور باقی قرأ کو عجمیت نے گھیر لیا ہے۔

توضیح: قرأ سبعہ میں سے ابوعمرو اور ابن عامر عربی النسل ہیں، باقی سب نسلاً عجمی ہیں، اور بعض کے قول پر ابن عامر بھی خالص عربی نہیں، اور بعض نے ابن کثیر، حمزہ کو بھی خالص عربی کہا ہے، البتہ نافع، عاصم، کسائی بالاتفاق عجمی النسل ہیں۔

فائدہ: ابن مجاھد کے بیان کے مطابق قرأ کی مندرجہ بالا ترتیب ہے، ابن مجاھد اور شاطبی کی پیروی میں اکثر مصنفین نے اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے، یہ ترتیب واجب یا مسنون نہیں، قاری جسے چاہے مقدم کرسکتا ہے مگر جمع پڑھتے ہوئے کسی ایک ترتیب پر رہنا ضروری ہے، تاکہ غلطی نہ ہو اور مناسب ہے کہ اسی پر رہے، شیوخ وطبقات کے لحاظ سے ترتیب اس طرح ہے، ابن عامر، عاصم، ابن کثیر، نافع، ابوعمرو، حمزہ، کسائی۔ ابن مجاھد ودانی نے قنبل کو بزی سے اور ابن ذکوان کو ہشام سے پہلے بیان کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ابوعمر هم مبتداء، والیحصبی اس پر عطف ہے۔ ابن عامر یحصبی سے بدل یا عطف بیان۔ صریح دونوں کی خبر ہے۔ یحصبی، صاد کی تینوں حرکات کے ساتھ، یحصب کی طرف منسوب ہے۔ ولاعجمی مَوَالِيٌ کا استعمال اہل عجم کی اولاد میں غالب ہے اس وجہ سے کہ اہل عجم نے عربوں کی مدد کی تھی، مددگار کو مولی کہتے ہیں۔ اور یہ وِلَايَةُ الْعجم کے معنی میں ہے نہ کہ وَلَاء العتاقه یا وَلَاءُ الْحَلف۔

صریح، صدیق کی طرح ایک کے لئے بھی اور متعدد کے لئے آتا ہے۔ بہ کی ضمیر باقیھم کیلئے لفظ مفرد کے اعتبار سے ہے۔

(۴۲) لَهُمْ طُرُقٌ يُهْدَى بِهَا كُلُّ طَارِقٍ　۴۲　وَلَا طَارِقٌ يُخْشَى بِهَا مُتَمَحِّلَا

ترجمہ: ان راویوں کے لئے کچھ طرق ومذاھب ہیں، جن کی طرف طلباء کو ہدایت کرتا ہے، ہر عالم، اور ان (طرق) میں سے کوئی بھی ایسا مُدَلِّس عالم نہیں جس سے ڈرا جائے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو۔

توضیح: یعنی ان چودہ راویوں کیلئے طرق بھی ہیں جن کی نسبت ان کے شاگردوں کی طرف کی جاتی ہے، جس طرح روایت کی نسبت راوی کی طرف اور قرآت کی نسبت قاری کی طرف کی جاتی ہے، جس طرح امام نافع کی قرآت قالون کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ابونشیط کا طریق اور اس فن کے علماء طلباء کو طرق بھی بتاتے ہیں جو سب ثقہ اور معتبر ہیں اور ان میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ اس سے تدلیس ودھوکہ کا خطرہ ہو۔ مدلّس، جو اپنے استاذ کے شیخ کو اپنا شیخ بتائے تاکہ سند کا واسطہ کم ہوجائے اور سند بلند ہوجائے یا جو اپنی سند کو غیر معتبر ہونے کی وجہ سے بیان نہ کرے۔

(۴۳) وَهُنَّ اللَّوَاتِيْ لِلْمُوَاتِيْ نَصَبْتُهَا ۴۳ مَنَاصِبَ فَانْصَبْ فِيْ نِصَابِكَ مُفْضِلَا

ترجمہ: اور یہ طرق وہ ہیں جن کو میں نے موافقت کرنے والے کے لئے علامتیں واصول بنادیا ہے پس (اے علم قرآءت کے طالب) تو طلب علم میں محنت کرنے کیلئے اپنی نیت درست کر اور مشقت برداشت کر، اس حال میں کہ تو فضیلت والا کام کرنے والا ہے۔

توضیح: طرق جمع ہے طریق کی۔ طارق، عالم۔ اکثریت علماء نے طرق سے اصطلاحی طرق مراد لئے ہیں کہ ناظمؒ تیسیر کی پیروی میں یہاں ان طرق کی طرف اجمالی اشارہ کرنا چاہتے ہیں اور اس فن کے علماء نے طُــرُق کے اختلاط پر بھی گرفت فرمائی ہے اور اس کو ناجائز کہا ہے، ملّا علی قاریؒ کی رائے میں اصطلاحی طرق مراد نہیں بلکہ وہ اس شعر کی شرح یوں فرماتے ہیں کہ ان قرأ وروات کیلئے قرآن مجید کے الفاظ میں مذاہب اور اختلافات ہیں، جو کچھ اصولی ہیں اور کچھ فرشی، اور اس فن کے علماء ان کی تعلیم دیتے رہتے ہیں اور کتابوں میں بھی جمع کرتے ہیں اس لئے اب وہ مشہور ومتواتر ہوگئے ہیں، اور ان میں کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا، میں نے ان مذاہب واختلافات کو علامات واصول بنادیا ہے جو حضرات محنت کرکے ضبط کریں گے وہ عزت والے ہوجائیں گے بشرطیکہ وہ میری اصطلاحات ورموز میں میری موافقت کرینگے۔

﴿النحو والعربية﴾

طُرُق طَرِيْقَةٌ کی جمع ہے جیسے صَحِيْفَةٌ کی جمع صُحُف ہے، لَهُمْ کی ضمیر قرأ المذکورین کے لئے ہے طارق، ارادہ کرنے والا، راہ چلنے والا، رات کو آنے والا، ستارہ چونکہ رات کو آتا ہے اس لئے مجازاً اُسے بھی طارق کہتے ہیں، اور مجازاً عالم کو بھی کہتے ہیں، کہ ستارہ اور عالم دونوں راستہ بتاتے ہیں۔

طُرُق مبتداء موصوفہ بالجملہ بعدها اور لَهُمْ خبر ہے۔ یہاں عالم مراد ہے۔ وَلَا طَارِقٌ سے مُدَلّس مراد ہے۔ تَمَحُّلُ، المکر، اذا احتال - يَهْدِيْ معروف، ای یرشد غیره مفعول محذوف ہے يُهْدٰی مجہول کی صورت میں۔ طَارِق سے اپنے معنٰی اصلی مراد ہیں، طالب وارادہ کرنے والا۔ اللواتی الائی کی جمع ہے، ارادہ۔ اَلَّتِيْ۔ اَلْمَوَاتِيْ، الموافق مناصِبُ، نَصَبْتُ بمعنٰی جعلتُ کا دوسرا مفعول ہے، مَنَاصِبُ منصب کی جمع بمعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَعْلَامُ - نصاب ، کسی چیز کی اصل کو کہتے ہیں، اس سے نیت یا علم کا حصول مراد ہے۔

(۴۴) وَهَا اَنَا ذَا اَسْعٰى لَعَلَّ حُرُوْفَهُمْ ۴۴ يَطُوْعُ بِهَا نَظْمُ الْقَوَافِيْ مُسَهَّلَا

ترجمہ: اور خبر دار ہو میں وہ ہوں کہ کوشش کرتا ہوں امید ہے کہ قراء کے اختلافات جو ہیں ان کی گنجائش میرے اشعار کی نظم کر جائے، اس حال میں کہ یہ نظم آسان کی ہوئی ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

ھَا تنبیہ، اَنَا، ذَا اَسْعٰى ، ذَا ، اَنَا سے بدل ہے، اور اَسْعٰى خبر۔ حُرُوف قراء کی رموز یا مختلف قراءات یا دونوں ہی مراد ہیں۔ قَوافِي ، اشعار کے آخری کلمے قافیے مُسَهَّلًا ،اَلسُّهُوْلَة ضد الصُّعُوبَة ۔

(۴۵) جَعَلْتُ اَبَا جَادٍ عَلٰى كُلِّ قَارِئٍ ۴۵ دَلِيْلًا عَلَى الْمَنْظُوْمِ اَوَّلَ اَوَّلَا

ترجمہ: میں نے ابجد کے حروف کو ہر قاری پر جو نظم میں بیان کئے گئے ہیں، دلالت کرنے والا بنایا ہے، اس حال میں کہ ابجد کا اول حرف اول قاری کیلئے ہے۔

توضیح: علم الحروف میں اَبْجَدْ ، هَوَّزْ حروف کی مشہور ترکیب ہے اور ان کے عدد بیان کئے گئے ہیں ان حروف کی طرف ناظمؒ نے اشارہ فرمایا، ان حروف کی ترتیب یہ ہے، اَبَجْ ، دَهَزْ ، حُطّیٰ ، كَلِمْ نَصَعْ فَضَقْ ، رَسَتَ ۔ قاریوں اور راویوں کی کل تعداد بھی اکیس ۲۱ ہے، اور یہ حروف بھی اکیس ہیں واؤ کو ابجد کی ترتیب سے اسلئے نکالا ہے کہ اسے فاصل استعمال کیا جائیگا، ابج میں ہمزہ نافع کی باء قالون کی اور جیم ورش کی رموز ہیں باقی کو بھی اسی ترتیب سے سمجھ لیں، ناظمؒ نے ابجد کی مشرقی ترتیب کے بجائے اہل مغرب کی ترتیب کو اختیار کیا ہے، اگر چہ ناظمؒ نے اسے بیان نہیں کیا مگر شارحین نے اشعار میں غور کر کے معلوم کیا ہے۔ ابج سے رست تک رمز صغیر حرفی مفرد ہے کہ ایک حرف سے ایک قاری مراد ہوتا ہے اور ثَخَذْ ، ظَغَشْ یہ چھ رموز رمز صغیر حرفی مرکب ہیں کہ ایک ایک حرف سے کئی قاری مراد ہوتے ہیں اور تیسری قسم، رمز کبیر کلمی ہے جو صحبة سے حصن تک کل آٹھ رموز ہیں، ان کا پورا کلمہ رمز بنتا ہے، اور جہاں ایک مسئلہ ختم ہو کر دوسرا شروع ہوگا تو وہاں واؤ کو بطور فصل لایا جائے گا اور جہاں کوئی شبہ کا امکان نہیں ہوگا وہاں واؤ فاصل کو ترک کیا جائیگا۔ ذیل میں دو جدول ملاحظہ فرمائیں گے، ایک نقشہ میں قراءِ سبعہ کے شاطبیہ کی ترتیب پر طرق کو بیان کیا جاتا ہے اور دوسرے نقشہ میں ان تمام رموز کو انہیں اچھی طرح یاد کر لیں، کہ تمام کتاب کا دارو مدار ان رموز پر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

ابجد کی اصل اَبُوْ جَادُ ہے،واؤ کوحذف کردیا اس لئے کہ واؤ ھوز میں موجود ہے ای حروف اباجاد مضاف محذوف ہے ، عَلَى الْمَنْظُوْمِ عَلَى كُلِّ قَارِئٍ سے بدل ہے۔ اَوَّلَ اَوَّلَا ،متکلم کی ضمیر سے حال ہے، ای مرتّبااَوَّلَا اَوَّلَا۔

www.kitabosunnat.com

﴿جدول قرأسبعہ کے طرق شاطبیۃ﴾

شمار	اسماء رواۃ	اسماء طرق	وفات
۱	قالون	ابونشیط محمد بن ھارون	شوال ۲۵۸ھ
۲	ورش	ابویعقوب یوسف الازرق	قریب ۲۴۰ھ
۳	بزی	ابوربیعہ محمد بن اسحاق	رمضان ۲۹۴ھ
۴	قنبل	ابوبکر احمد بن مجاھد	۱۹ شعبان ۳۲۴ھ
۵	دوری	ابوالزعراء عبدالرحمن بن عبدوس	۲۸۰ھ
۶	سوسی	ابوعمران موسیٰ بن جریر	۲۵۰ھ
۷	ہشام	ابوالحسن احمد بن یزید الحلوانی	۲۵۰ھ
۸	ابن ذکوان	ابوعبداللہ ھارون بن موسیٰ الاخفش	۲۹۲ھ
۹	ابوبکر شعبہ	ابوزکریا یحییٰ بن آدم الصلحی	۲۰۳ھ
۱۰	حفص	ابومحمد عبید بن الصباح النھشلی	۲۳۵ھ
۱۱	خلف	ابوالحسن احمد بن عثمان بن بویان عن الحسن ادریس بن عبدالکریم الحداد	
۱۲	خلاد	ابوبکر محمد بن شاذان الجوھری	۲۸۶ھ
۱۳	ابوالحارث	ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ البغدادی المعروف بالکسائی الصغیر	۳۰۰ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴	دوری کسائی	ابوالفضل جعفر بن محمد النصیبی	۳۰۷ھ

جدول رموز صغیر حرفی مفرد اور مرموزین قرأ کرام

شمار	کلمات رمزیہ	رموز	رموز والے قرأ سبعہ	رموز	رموز والے پہلے رواۃ	رموز	رموز والے دوسرے رواۃ
۱	ابج	ا	امام نافع مدنی	ب	قالون	ج	ورش
۲	دھز	د	امام ابن کثیر مکی	ھ	بزی	ز	قنبل
۳	حطی	ح	امام ابوعمر بصری	ط	دوری	ی	سوسی
۴	کلم	ک	امام ابن عامر شامی	ل	ھشام	م	ابن ذکوان
۵	نصع	ن	امام عاصم کوفی	ص	شعبہ	ع	حفص
۶	فضق	ف	امام حمزہ کوفی	ض	خلف	ق	خلاد
۷	رست	ر	امام کسائی کوفی	س	ابوالحارث	ت	دوری کسائی

جدول چھ رموز صغیر حرفی مرکب و آٹھ رموز کبیر کلمی اور مرموزین قرأ کرام

شمار	رموز حرفی مرکب	حضرات مرموزین	شمار	رموز کبیر کلمی	حضرات مرموزین
۱	ث	تینوں کوفی	۱	صُحْبَة	شعبہ، حمزہ، کسائی
۲	خ	نافع کے علاوہ باقی چھ قرأ	۲	صِحَابٌ	حفص، حمزہ، کسائی
۳	ذ	شامی، تینوں کوفی	۳	عَمَّ	نافع، شامی
۴	ظ	مکی، تینوں کوفی	۴	سَمَا	نافع، مکی، بصری
۵	غ	بصری، تینوں کوفی	۵	حَقّ	مکی، بصری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦	ش	حمزہ، کسائی	٦	نَفَرٌ	مکی، بصری، شامی
			٧	حِرْمِیٌّ	نافع، مکی
			٨	حِصْنٌ	نافع، تینوں کوفی

(٤٦) وَمِنْ بَعْدِ ذِكْرِى الْحَرْفَ اُسْمِىْ رِجَالَهٗ ٤٦ مَتٰى تَنْقَضِىْ اٰتِيْكَ بِالْوَاوِ فَيْصَلَا

ترجمہ: میں کلمہ قرآنی مختلف فیہا کو ذکر کرنے کے بعد اس کے قرأ کو نام یا رمز کے ساتھ ذکر کروں گا، جب رموز مکمل ہوجائیں گی، تو لے آونگا تیرے پاس (واؤ فاصل) اس حال میں کہ میں (دو مسئلوں) میں جدائی کرنے والا ہونگا۔

(٤٧) سِوٰى اَحْرُفٍ لَّارِيْبَةٌ فِىْ اِتِّصَالِهَا ٤٧ وَبِاللَّفْظِ اَسْتَغْنِىْ عَنِ الْقَيْدِ اِنْ جَلَا

ترجمہ: سوائے ان کلمات کے جن کے (دوسرے کلمہ قرآنی) سے مل جانے میں شبہ نہیں ہے اور اگر (تلفظ مقصد) کو ظاہر کردیگا تو میں تلفظ ہی سے قید لانے سے بے نیاز ہوجاؤنگا۔

توضیح: (۱) ان دو اشعار میں تین چیزوں کا ذکر ہے۔ (ا) جہاں حرفی مفرد یا حرفی مرکب رموز استعمال کرینگے وہاں کلمہ قرآنی پہلے بیان کرینگے پھر قید حرکات، سکون، تذکیر تانیث وغیرہ لائیں گے، اس کے بعد قرأ کی رموز لائیں گے اور پھر واؤ فاصل جس سے واضح ہوجائیگا کہ یہاں پہلا مسئلہ ختم ہوکر دوسرا شروع ہوگیا ہے اور واؤ کے بعد والے کلمات کے پہلے حروف کو رمز نہیں سمجھا جائیگا۔ (ب) جہاں قاری کا صراحت سے نام لینگے یا کلمی رموز استعمال کرینگے اگر کلمی کے ساتھ حرفی ہو یا نہ ہو، وہاں پر اس ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا کلمہ قرآنی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی قاری کے نام اور کلمی رمز کو آزادی سے استعمال کیا جائے گا۔

(ج) رموز کے لئے مفید کلمات کا استعمال ناظمؒ نے فرمایا ہے ان کلمات کے پہلے حرف ہی کو ہر جگہ رمز بنایا جائے گا، بعد والے حروف کو نہیں۔

(۲) واؤ فاصل ہر اس جگہ لائینگے جہاں نہ لانے کی صورت میں رموز کا دوسرے کلمہ سے خلط ہوجانے کا شبہ پیدا ہوگا، صرف ایک جگہ نقصِ ؏ و ۵ میں سہواً رہ گیا ہے، اور جہاں شبہ پیدا ہونے کا احتمال نہ ہوگا وہاں ترک بھی کردینگے جیسے وَيُنْبِتُ نُوْنٌ صَحَّ يَدْعُوْنَ عَاصِمٌ۔

(۳) باب استغنی ، اگر قرآت وقید تلفظ ہی سے ظاہر ہوجائے گی، تو پھر قیود کو نہیں لائینگے جیسے وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِىْ اُسْرٰى ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: رموزاکثر جگہ قیدوں کے پورا ہونے کے بعد آئینگی چند ایک جگہ درمیان میں بھی آجائیں گی، عمومی ترتیب یہ ہوگی (۱) کلمہ قرآنی۔ (۲) قید۔ (۳) قاری یا راوی بصورت رمز یا اسم صریح۔ (۴) واوفاصل

﴿النحو والعربیۃ﴾

ذِکْـرِ الْـحَـرْفَ، متکلم کی یاء کے بغیر ہے، مصدر کے معنی میں ہے، فَیْصَلاً، متکلم کی ضمیر سے حال ہے۔ سِوٰی، بحرکات ثلٰثہ محل نصب میں ہے۔ حرف استثناء، مستثنیٰ منہ آئیگا، بالواو فی جمیع الکلمات۔ جَلاَّ ای کَشَفَ۔

(۴۸) وَرُبَّ مَکَانٍ کُرِّرَ الْحَرْفُ قَبْلَهَا　۴۸　لِمَا عَارِضٍ وَّالْاَمْرُ لَیْسَ مُهَوِّلاَ

ترجمہ: اور کم مواقع ایسے بھی ہیں کہ جہاں رمز مکرر لائی جائے گی اس واوفاصل سے پہلے کسی عارض کی وجہ سے اور یہ بات کسی پریشانی میں ڈالنے والی نہیں۔

توضیح: یعنی وزن بیت یا قافیہ پورا کرنے وغیرہ کی وجہ سے رمز کو دوبارہ استعمال کیا جائے گا جو کسی پریشانی کا باعث نہیں، جیسے عُلاً عَلاً یا حَلاًّ حَلاَ۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

رُبَّ، تقلیل کیلئے مبتداء، موجود مقدر خبر لِمَا، مَا نکرہ موصوفہ اَیْ لِاَمْرٍ عَارِضٍ۔

رموز حرفی صغیر مرکب، ابجد کے حروف

(۴۹) وَمِنْهُنَّ لِلْکُوفِیِّ ثَاءٌ مُّثَلَّثٌ　۴۹　وَسِتَّتُهُمْ بِالْخَاءِ لَیْسَ بِاَغْفَلاَ

ترجمہ: اور ان میں سے ثاء تین نقطوں والی کوفیین کے لئے ہے، اور ان قرأ کے چھ قاری خاء کے ساتھ ہیں اس حالت میں کہ یہ خاء بے نقط نہیں۔

(۵۰) عَنَیْتُ الْاُوْلٰی اَثْبَتُّهُمْ بَعْدَ نَافِعٍ　۵۰　وَکُوفٍ وَّشَامٍ ذَالُهُمْ لَیْسَ مُغْفَلاَ

ترجمہ: چھ قرأ سے میں نے وہ مراد لئے ہیں جن کو میں نے نافع کے بعد ثابت کیا ہے، یعنی خاء ماعدا نافع باقی چھ کی، بصری، شامی، تینوں کوفیین کی رمز ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

ثاء مبتداء موصوف۔ مثلثٌ صفت۔ للکوفی خبر۔ تقدیر ثاء مثلثٌ للکوفیِّ مبیّنًا، مِنْهُنَّ، هُنَّ کی ضمیر حروف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہے۔ لَيْسَ بِـاَغْفَلَا حال ہے،حروف مذکراور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہیں سِتَّتُهُمْ بِـالْخَاءِ مبتداء وخبر۔ عنيت الاولى بيان ستتهم وكوف مبتداء، وشا م اس پرعطف ہے ذالهم ليس مغفلا پوراجملہ خبر۔ الاولى ،الذين کے معنی میں ہے۔

(۵۱) وَكُوْفٍ مَّعَ الْمَكِيِّ بِالظَّاءِ مُعْجَمًا ۵۱ وَكُوْفٍ وَّبَصْرٍ غَيْنُهُمْ لَيْسَ مُهْمَلَا

ترجمه: اورکوفیین مع المکی ظاء معجمہ سے مراد ہونگے ،اورکوفیین اور بصری کیلئے غین رمز ہے جو بےنقطہ نہیں

(۵۲) وَذُوْ النَّقْطِ شِيْنٌ لِّلْكِسَائِيْ وَحَمْزَةٍ ۵۲ وَقُلْ فِيْهِمَا مَعْ شُعْبَةٍ صُحْبَةٌ تَلَا

ترجمه: اورنقطہ والاشین کسائی وحمزہ کیلئے رمز ہے،اورتو کہہ دے کہ ان دونوں حمزہ وکسائی میں مع شعبہ کلمہ صحبۃ رمز ہے، یہ کلمی رمزحرفی رمز کے بعدآ رہی ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

كوفٍ مبتداء۔ بالظاء خبر۔ معجماً حال،اور كوف و بَصر اسی طرح ہے۔

(۵۳) صِحَابٌ هُمَا مَعْ حَفْصِهِمْ عَمَّ نَافِعٌ ۵۳ وَشَامٍ سَمَا فِيْ نَافِعٍ وَّفَتَى الْعَلَا

ترجمه: صحاب سے وہی دونوں حمزہ کسائی مع حفص مراد ہونگے ۔ عَمَّ نافع اورشامی ہیں۔ سَمَا نافع بصری،مکی کی رمز ہے(مکی کا ذکر اگلے شعر میں ہے)۔

(۵۴) وَمَكٍّ وَّ حَقٌّ فِيْهِ وَابْنِ الْعَلَاءِ قُلْ ۵۴ وَقُلْ فِيْهِمَا وَالْيَحْصَبِيْ نَفَرٌ عَلَا

ترجمه: اورمکی کے لئے رمز ہے۔اور حقّ اس مکی اورابن العلاء بصری میں تو کہہ دے اورتو کہہ کہ ان دونوں مکی بصری میں یحصبی (شامی) کے بارے میں نَفَرٌ کا کلمہ شیرین ہوگیا ہے۔

(۵۵) وَ حِرْمِيٌّ نِ الْمَكِّيُّ فِيْهِ وَنَافِعٌ ۵۵ وَ حِصْنٌ عَنِ الْكُوْفِيْ وَنَافِعِهِمْ عَلَا

ترجمه:اور حرمی جو ہےاس میں مکی اورنافع ہیں۔اور حِصنٌ تینوں کوفی اوران قراءمیں کے نافع سے بلند ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

صِحَابٌ هُمَا ،مبتداء وخبر،ضمیرحمزہ اورکسائی کوراجع ہے۔ مُهْمَلٌ ، بےنقطہ حرف۔ مُعْجَمٌ نقطہ والاحرف۔ تَلَا تِلْوًا سے اتباع۔ حَلَا ، متانفہ ہے یا نَفَرٌ کی صفت یاخبر ہے، اَیْ نَفَرٌ حَلَا فِيْهِمَا وَالْيَحْصَبِيْ ضمیرلفظاً نفر کیلئے ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

(۵۲) وَمَهْمَا اَتَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْبَعْدُ كِلْمَةٌ ۵۲ فَكُنْ عِنْدَ شَرْطِيْ وَاقْضِ بِالْوَاوِ فَيْصَلًا

ترجمہ: اور جب حرفی رمز سے پہلے یا بعد کوئی کلمی رمز آئے، تو میری اصطلاح کے پاس حاضر رہ، اور واؤ کے ساتھ حکم کردے اس حال میں کہ وہ جدائی کرنے والا ہے۔

توضیح: ناظمؒ بیان فرما رہے ہیں کہ کلمی رمز حرفی رمز سے جب مل کر آئے گی تو مقدم بھی ہوگی اور مؤخر بھی، ہر ایک سے میری اصطلاح کے مطابق مرموزین مراد ہونگے کلمی سے کلمی والے، حرفی سے حرفی والے۔ اور واؤ فاصل یہاں بھی آئے گی اور کلمی رموز کے ساتھ کلمہ قرآنی میں بھی کوئی ترتیب نہیں ہوگی۔ اور جو حرفی رمز کلمی کے ساتھ آرہی ہو وہ بھی کلمی کے تابع ہو کر کلمہ قرآنی سے پہلے اور بعد میں آئے گی، البتہ حرفی رمز جب اکیلی ہوگی تو ہمیشہ کلمہ قرآنی کے بعد آئے گی۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْاِتْیَانُ، اَلْمَجِیُ الکلمہ ما یتکلم بھی اس سے مراد آٹھ کلمی رموز ہیں۔ مَھْمَا، اصل میں مَامَا الف کو ھاء سے بدل دیا، اور مَا شرطیہ دوسرا مؤکد وزائد ہے، مَا شرطیہ میں ظرف کے معنٰی پائے جاتے ہیں، اَیْ مَتٰی مَا۔ عِنْدَ، حَاضِرًا مقدر کا ظرف اور کُنْ کی خبر ہے۔ قَبْلُ وبَعْد مبنی برضم۔ مضاف الیہ محذوف منوی ہے، اَیْ مِنْ قَبْلِ الرَّمْزِ الْحَرْفِیِّ اَوْبَعْدِ الرَّمْزِ الْحَرْفِیِّ۔ وَاقْضِ جزاء الشرط اور جملہ مستانفہ بھی درست ہے۔

اضداد والی وجوہ کا بیان

(۵۷) وَمَا كَانَ ذَا ضِدٍّ فَاِنِّیْ بِضِدِّهٖ ۵۷ غَنِیٌّ فَزَاحِمْ بِالذَّكَاءِ لِتَفْضُلَا

ترجمہ: اور جو وجہ ضد والی ہوگی تو میں اس کی ضد کے ذریعہ بے نیاز ہو جاؤنگا، پس تو سمجھ کی تیزی سے سبقت لے جا تا کہ تو فضیلت میں غالب آجائے۔

توضیح: یعنی قیود کے بیان کا طریقہ یہ ہوگا، کہ جن قیود میں ضدیت کا مفہوم ہے وہاں دونوں کو بیان نہیں کرینگے ایک قید پر اکتفا کرینگے جو مذکورین کے لئے ہوگی، غیر مذکورین کیلئے ذہین طلباء اپنی فراست سے اس کی ضد کو سمجھ لینگے جیسے وَكُوْفِيُّهُمْ تَسَّاءَلُوْنَ مُخَفَّفًا تو اس کے مخالف مفہوم سے غیر کوفیین کیلئے تخفیف کی ضد تشدید سمجھ لی جائے گی۔

ان ضدوں والی وجوہ کی مثالیں

(۵۸) كَمَدٍّ وَّاِثْبَاتٍ وَّفَتْحٍ وَّمُدْغَمٍ ۵۸ وَهَمْزٍ وَّنَقْلٍ وَّاخْتِلَاسٍ تَحَصَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جیسے مد، اثبات، فتح، ادغام، ہمزہ، نقل اور اختلاس حاصل وثابت ہوا ہے، یعنی (۱) مد کی ضد قصر۔ (۲) اثبات کی حذف۔ (۳) فتح خالص الف کی امالہ و تقلیل۔ (۴) ادغام کی اظہار۔ (۵) ہمزہ کی ترک ہمزہ۔ (۶) نقل کی عدم نقل یعنی بقاء حرکت۔ (۷) اختلاس کی اتمام حرکت۔

(۵۹) وَجَزْمٍ وَّتَذْكِيرٍ وَّغَيْبٍ وَّخِفَّةٍ ۵۹ وَجَمْعٍ وَّتَنْوِينٍ وَّتَحْرِيكٍ نُ اعْمَلَا

ترجمہ: اور جیسے جزم، تذکیر، غیب، تخفیف اور جمع اور تنوین اور تحریک عمل میں لائی گئی ہے۔ یعنی (۸) جزم کی ضد رفع (مگر رفع کی ضد جزم نہیں)۔ (۹) تذکیر کی ضد تانیث۔ (۱۰) غیب کی ضد خطاب۔ (۱۱) تخفیف کی تشدید۔ (۱۲) جمع کی توحید۔ (۱۳) تنوین کی ترک تنوین۔ (۱۴) تحریک کی اسکان۔

نوٹ: یہ تمام اضداد مطرد منعکس ہیں یعنی ہر ایک آپس میں ایک دوسری کی ضد ہیں، جیسے ادغام کی اظہار اور اظہار کی ادغام البتہ صرف جزم ورفع مطرد غیر منعکس ہیں، یعنی جزم کی ضد رفع تو ہے مگر رفع کی ضد جزم نہیں بلکہ آگے بیان فرمائیں گے کہ رفع کی ضد نصب ہے۔

(۶۰) وَحَيْثُ جَرَى التَّحْرِيكُ غَيْرَ مُقَيَّدٍ ۶۰ هُوَالْفَتْحُ وَالْإِسْكَانُ اٰخَاهُ مَنْزِلَا

ترجمہ: اور جب تحریک غیر مقید بیان ہو، تو اس سے فتحہ کی حرکت مراد ہے اور اسکان نے اس سے بھائی بندی کی ہے جگہ کے اعتبار سے۔

توضیح: تحریک کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں تحریک مقید اور تحریک غیر مقید، اگر حرکت کے ساتھ فتحہ، ضمہ کسرہ کی قید ہو تو پھر یہی حرکات متعین ہونگی، اور اگر مطلقاً تحریک ذکر کرینگے تو پھر فتحہ کی حرکت مراد ہوگی اور ضد سے دونوں صورتوں میں اسکان ہی مراد ہوگا، اور اسکان بلا قید کی ضد ہے فتحہ، اس لئے کہ یہ مطرد منعکس ضد ہیں۔ البتہ اگر اسکان کے ساتھ قید ہوگی مثلاً مُسْكِنِ الْكَسْرِ تو پھر ضد سے وہی قید کسرہ مراد ہوگا۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۵۷ تا ۶۱ : مَا شرطیہ مبتداء کَانَ تامّہ یا ناقصہ، ذاضِدٍ حال یا خبر۔ فَزَاجِمْ، من الزحمہ سبقت حاصل کر، معلوم کر، فَاء تعقیب کیلئے ہے، بالزکاء ایْ بذهنك الثاقب۔

شعر ۵۸ : كَمَدٍّ، الْوَجْهُ الْمُسْتَغْنٰى عنہ مقدر کی خبر ہے۔ تَحَصَّلَ ای حَصَلَ فِيْ الرواية۔

شعر ۵۹ : اُعْمِلَا تحریک کی صفت یا مستانفہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر ۶۰: حَيْثُ، ظرف مکان شرط کے معنیٰ کو متضمن ہے، جزاء فهو الفتح ، فاءضرورت کے تحت حذف۔ شعر ۶۱: مَنْزِلًا آخاہ کے فاعل سے تمیز۔

(۶۱) وَاٰخَيْتُ بَيْنَ النُّوْنِ وَالْيَاوَفَتْحِهِمْ　۶۱　وَكَسْرٍوَّبَيْنَ النَّصْبِ وَالْخَفْضِ مُنْزِلَا

ترجمه: اور میں نے بھائی بندی (ضد بنادیا) کردی ہے نون اور یاء کے درمیان اور فتحہ اور کسرہ کے درمیان اور نصب اور جر کے مابین۔

توضیح: یعنی نون کی ضد یاء اور یاء کی ضد نون ہے اور فتحہ (زبر) کی ضد کسرہ (زیر) اور کسرہ کی ضد فتحہ ہے یوں ہی نصب (زبر) کی ضد جر (زیر) اور جر کی ضد نصب ہے۔

حرکات کے دو دو نام اعرابی و بنائی کے اعتبار سے ہیں۔

(۶۲) وَحَيْثُ اَقُوْلُ الضَّمُّ وَالرَّفْعُ سَاكِتًا　۶۲　فَغَيْرُهُمْ بِالْفَتْحِ وَالنَّصْبِ اَقْبَلَا

ترجمه: اور جب میں ضمہ یا رفع بول کر خاموش ہو جاؤں تو ان مذکورین کے سوا باقی قرأ فتحہ اور نصب کے ساتھ آئیں گے۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اگر ناظمؒ بلا قید صرف ضمہ کہیں تو غیر مذکورین قرأ کیلئے ضد سے فتحہ نکلے گا اور اگر رفع کہیں تو دوسروں کیلئے نصب ہوگا، اور اگر ضمہ ورفع کے ساتھ قید لائیں مثلاً ضَمُّ الْكَسْرِ ، رَفْعُ الْجَرِّ ، تو پھر غیر مذکورین کیلئے ضد سے کسرہ وجر متعین ہونگے۔

نوٹ: پیش کو ضمہ ورفع ، زبر کو فتحہ ونصب اور زیر کو کسرہ جر خفض کہتے ہیں، جو حرکتیں عاملوں کے آنے سے بدلتی نہیں یعنی مبنی کی حرکتیں ان کو فتحہ ، کسرہ ، ضمہ اور جو بدلتی ہیں یعنی مُعْرَبْ کی حرکتیں ان کو نصب ، جر خفض ، رفع کہتے ہیں، یہ فرق بصریین کے ہاں ہے کوفیین فرق نہیں کرتے ، ناظمؒ نے بصریین کی مطابقت کو اختصار کیلئے اختیار فرمایا ہے کہ جب معرب کی حرکت کا نام لینگے تو طالب فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ اختلاف کلمہ کے آخری حرف کا ہے۔

نوٹ: یہ دو ضدیں بھی مطرد غیر منعکس ہیں، دونوں طرف سے ان میں ضدیت نہیں پائی جاتی جب ضمہ یا رفع کہیں گے تو دوسروں کے لئے ضد سے فتحہ ونصب تو نکلے گا، مگر جب فتحہ ونصب بولیں گے تو غیر مذکورین کے لئے ضد سے رفع ونصب مراد نہ ہوگا بلکہ کسرہ وجر خفض مراد ہوگا جیسے گذشتہ شعر میں بیان کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

حیث ظرفیہ وشرطیہ ہے اَلضَّمُّ وَالرَّفْعُ ،واؤ بمعنی اَوْ خبر مقدم۔ لِقَارِیٍٔ ، یا لجمع۔ فَغَیْرُهُمْ ، فاء جزائیہ۔ اَقْبَلَا، الف اطلاق کا ہے۔ فَغَیْرُهُمْ شرط کی جزا ہے جو مبتداء ہے۔ اقبلا خبر۔ ضمہ، رفع، اور فتحہ ،نصب لف ونشر مرتب کے قبیل سے ہے۔

ایک بلیغ اصطلاح باب اطلاق

(۶۳) وَفِي الرَّفْعِ وَالتَّذْكِيرِ وَالْغَيْبِ جُمْلَةٌ ٦٣ عَلَى لَفْظِهَا اَطْلَقْتُ مَنْ قَيَّدَ الْعُلَا

ترجمہ: اور رفع اور تذکیر اور غیب میں ایک ایسا مجموعہ بھی ہے کہ میں نے خالی ان کے تلفظ پر اس طالب علم کو آزاد چھوڑ دیا ہے، جو بلندی ذہانت کو قید کیا ہوا ہے، یعنی صرف الفاظ قرآنی اور رموز کو بیان کیا ہے قرأت کی قید کو نہیں لایا، طالب علم خود اپنی ذہانت وقابلیت سے قرآت کے اختلاف کو نکال لے، تا کہ قابلیت کے بلند ترین درجہ کو حاصل کر لے، اور ایسا اکثر فرش میں ہوا ہے، تاہم یہ اطلاق صرف تین قیود میں مستعمل ہے رفع کہ اس کی ضد نصب ہے، تذکیر کہ اس کی ضد تانیث ہے، غیب کہ اس کی ضد خطاب ہے۔ اگر احتمال رفع ونصب کا ہو تو مذکورین کے لئے رفع غیر مذکورین کے لئے نصب اور اگر احتمال تذکیر وتانیث کا ہو تو مذکورین کیلئے تذکیر اور غیر کے لئے تانیث، اور اگر محل اختلاف میں احتمال غیب وخطاب کا ہو تو مذکورین کے لئے غیب، اور دوسروں کیلئے خطاب مثالوں پر غور کرنے سے یہ مسئلہ آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔

(۱) سورۃ واقعہ وحدید ۱۰ ۔ وَكُلٌّ كَفَى ،واقعہ وحدید ۵ ۔ اطلاق سے شامی کیلئے لام کا رفع اور باقی کیلئے ضد سے نصب ۔

(۲) واقعۃ وحدید ، وَيُؤْخَذُ غَيْرُ الشَّامِ یہاں پر تذکیر وتانیث کا اختلاف ہے، اطلاق سے شامی کے سوا باقی کیلئے تذکیر کی یاء اور شامی کیلئے تانیث کی تاء۔

(۳) نبا تا علق ۱۰ ، وَبَلْ يُؤْثِرُوْنَ حُزْ یہاں غیب وخطاب کا اختلاف ہے، اطلاق سے بصری کیلئے غیب کی یاء اور باقین کیلئے خطاب کی تاء اس کو باب اطلاق کہا جاتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جملةٌ اَیْ جُمْلَةُ مَوَاضِعَ، مبتداء مؤخر موصوف، اَطْلَقْتُ اَیْ ارسلت من غیر تَقْیِیْدٍ ،لفظها کی ضمیر، تینوں رفع تذکیر غیب کے لئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٤) وَقَبْلَ وَبَعْدَ الْحَرْفِ آتِي بِكُلِّ مَا ٦٤ رَمَزْتُ بِهِ فِي الْجَمْعِ إِذْ لَيْسَ مُشْكِلَا

ترجمہ: اور میں کلمہ قرآنی سے قبل اور بعد ان تمام کلمی رموز کو لاؤنگا، جنکو میں نے جماعت کے بارے میں رمز بنایا ہے اس لئے کہ یہ کسی مشکل میں ڈالنے والا نہیں۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ رموز کلمیہ ، صحبہ ، صحاب وغیرہ کلمہ قرآنی سے پہلے اور بعد دونوں طرح استعمال ہونگی اس لئے کہ اس سے کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا، مزید وضاحت شعر۴۶، ۵۶ میں ہوچکی ہے، دوبارہ دیکھ لیں۔

(٦٥) وَسَوْفَ أُسَمِّي حَيْثُ يَسْمَحُ نَظْمُهُ ٦٥ بِهِ مُوضِحًا جِيدًا مُعَمًّا وَّ مُخْوَلَا

ترجمہ: اور میں عنقریب ہی (قاری) کا نام لے آؤں گا، جس جگہ اس (نام کے ذکر) کی نظم گنجائش دے گی اس حال میں کہ (ان قراء کو) میں خوب واضح کرنے والا ہوں، اس گردن کی طرح جو چچاؤں اور ماموؤں والی ہے۔

توضیح: یعنی ہر جگہ رموز ہی نہیں لاؤں گا، بلکہ جہاں نظم میں گنجائش ہوئی تو وہاں قراء کا صراحت سے نام ذکر کروں گا، تا کہ وہ قاری خوب واضح ہوجائیں جس طرح اس دلہن کی شہرت ہوتی ہے جس کے چچا اور ماموں زیادہ ہوں، وہ اسے بہت سے زیورات سے مزین کردیتے ہیں، چنانچہ ناظمؒ نے اکیس کے اکیس قاریوں کے نام یا کنیت یا نسبت استعمال کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۶۴: وَقَبْلَ وبعد الحرف أىَ وقبل الحرف وبعد الحرف ، حرف سے مراد کلمہ قرآنی ہے رمز، اشارہ فی الجمع اى الكلمات الثمانية هى صحبة ،وصحاب وعم وغیرہ۔ مشکل بمعنٰی صعب ، وغمض ۔

شعر۶۵: أُسَمِّي أىَ أَذْكُرُ الْقَارِئَ ، حَيْثُ أُسَمِّي کا مفعول فیہ ہے۔ سَوْفَ حرف استقبال بمعنٰی التقريب۔ يَسْمَحُ أىَ يَسْهَلُ ۔ جِيدًا کی تقدیر اِيضَاحَ جِيدٍ ہے، عُنُق، گردن۔ مُعَمًّا وَمُخْوَلًا دونوں اسم مفعول ہیں اور جِيدًا کی صفات ہے۔

(٦٦) وَمَنْ كَانَ ذَا بَابٍ لَّهُ فِيهِ مَذْهَبٌ ٦٦ فَلا بُدَّ اَنْ يُّسَمَّى فَيُدْرَى وَيُعْقَلَا

ترجمہ: اور جو قاری ایسے باب والا ہوگا، کہ اس کے لئے اس باب میں کوئی مذہب ہوگا تو ضروری ہوگا کہ اس کا نام صراحتاً لیا جائے تا کہ وہ جان لیا جائے اور سمجھ لیا جائے۔

توضیح: اگر کوئی مخصوص باب یا قواعد کلیہ کسی قاری کیلئے خاص ہونگے تو شروع میں اس کا نام صراحتاً لیا جائے گا، اور رموز استعمال نہیں ہونگی، جیسے باب مذهب الكسائى وغیرہ۔ المذهب ،الطريق ، مراد اس سے طریقہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

اَنْ يُّسَمّٰى بتقدير مِنْ ،لَابُدَّ کی خبر ہے۔ فَيُدْرٰى جواب نفی۔ وَيُعْقَلَا ، الف اطلاقیہ نصب کی وجہ سے اَنْ مقدر، فَيُدْرٰى وَيُعْقَلَا ، بمعنی العلم والادراك ۔

قصیدہ کا نام ماخذ اور تعریف

(٦٧) اَهَلَّتْ فَلَبَّتْهَا الْمَعَانِيْ لُبَابُهَا ٦٧ وَصُغْتُ بِهَا مَا سَاغَ عَذْبًا مُسَلْسَلَا

ترجمه: اس قصیدے کے (الفاظ) نے آواز دی، تو خالص معانی نے اس کو جواب میں لبیک کہی، میں نے ان معانی میں اس لفظ کو مضبوط اور نظم کر دیا ہے جو آسان ہے اس حالت میں کہ وہ شیریں اور صاف ہے۔

اَهَلَّتْ ،اِهْلَالٌ ،بلند آواز سے پکارنا۔ لَبّٰى ، لَبَّيْك کہنا۔ لُبَاب ،خالص۔ صَوْغ ڈھالنا، نظم کرنا، پرونا۔ سُوْغ خوشگوار۔ عَذْب ،شیریں۔ مُسَلْسَلٌ ، خوشگوار، لذیذ، سهل الهضم ۔

توضیح: یعنی جب میں نے قصیدہ کے مضامین کو تلاش کیا تو میرے ذہن میں نفیس و بدیع مضامین آ گئے، پھر ان کے لئے الفاظ بھی عمدہ و عجیب لے آیا۔

﴿النحو والعربية﴾

لَبَّتْ،اَیْ اَجَابَتْ بلبیك، لبيك، الباب جمع لب بمعنی الخيار والنخب صُغْتُ، اَحْكَمْتُ وَاَتْقَنْتُ۔ مُسَلْسَلًا دونوں عَذْبًا،سَاغَ کے فاعل سے حال ہیں۔ اَهَلَّتْ کی ضمیر قصیدہ کو راجع ہے۔

(٦٨) وَفِيْ يُسْرِهَا التَّيْسِيْرُ رُمْتُ اخْتِصَارَهُ ٦٨ فَاَجْنَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ مِنْهُ مُؤَمَّلَا

ترجمه: اور اس قصیدہ کی آسانی میں تیسیر ہے، میں نے اس تیسیر کے مختصر کرنے کا ارادہ کیا تھا، پھر یہ قصیدہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے سبب اس تیسیر سے زیادہ پھل لے آیا، حالانکہ امید اس تیسیر کی گئی تھی۔

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تو تیسیر ہی کے مضامین کو مختصر بیان کرنے کا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختصار کے باوجود تیسیر سے زیادہ مضامین بیان ہو گئے ہیں۔ تیسیر علامہ ابو عمر دانیؒ کی ۴۴۴ھ کی مشہور کتاب ہے، جو ناظمؒ کے بالواسطہ استاذ ہیں، یہ کتاب سبعہ قراءات میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیۃ﴾

رُمْتُ رَومٌ بمعنی ،ارادہ،قصد۔ اَجْنَتْ ،اِجْنَاءٌ ، پھل توڑنا۔ مُؤَمَّلٌ ،آرزو۔ وَفِی یُسْرِھَا جملہ اسمیہ ، الیُسر ، السھولۃ ۔ رُمْتُ جملہ فعلیہ ای طلبت ،اَجْنَتْ اَیْ اَدْرَکَ جَنَاھَا۔ مُؤَمَّلًا اَیْ شَیْئًا مُؤَمَّلًا مِّنَ اللّٰہِ۔

(۶۹) وَاَلْفَافُھَا زَادَتْ بِنَشْرِ فَوَائِدٍ ۶۹ فَلَفَّتْ حَیَاءً وَّجْھَھَا اَنْ تُفَضَّلَا

ترجمہ: اوراس قصیدہ کے گنجان درخت (مضامین) بہت سے فائدوں کے ظاہر کرنے کے سبب تیسیر سے بڑھ گئے ہیں ،تواس قصیدہ نے حیا کی وجہ سے اپنا منہ چھپالیا،اس اندیشہ کے سبب کہ قصیدہ کو (تیسیر) پرفوقیت دی جائے۔

توضیح: ناظمؒ انتہا درجہ کے ادب کے طور پر فرمار ہے ہیں کہ اس قصیدہ میں بہت سی چیزیں تیسیر سے بڑھ گئی ہیں اس لئے مجھے حیا آرہی ہے کہ کہیں لوگ اس قصیدہ کوتیسیر پرفوقیت نہ دیں۔منہ چھپانے سے حیا مقصود ہے اہل فن متفق ہیں کہ قصیدہ کئی اعتبار سے تیسیر سے بڑھ گیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

الفاف جمع لَفٌ ،گنجان درخت۔ فوائد منتہی الجموع ہے ، تخییر کی وجہ سے منصرف کردیا ہے۔ الفافھا مبتداء زَادَتْ بنشرفوائدٍ اسکی خبر۔ حَیَاءً لَفَّتْ کامفعول لہٗ ہے، لَفَّتْ ای کَرِھَتْ اَنْ تُفَضَّلَا۔

(۷۰) وَسَمَّیْتُھَا حِرْزَالْاَمَانِیْ تَیَمُّنًا ۷۰ وَوَجْہَ التَّھَانِیْ فَاھْنِہٖ مُتَقَبَّلَا

ترجمہ: اور میں نے برکت حاصل کرنے کے لئے اس قصیدہ کانام حرزالامانی اور وجہ التھانی رکھ دیا ہے،پس تو اس کوخوش ہوکر لے لے،اس حالت میں کہ یہ مقبول ہے۔

توضیح: یعنی میں نے حرزالامانی،آرزوں کی حفاظت کی جگہ وجہ التھانی لذت حاصل کرنے کی چیزوں میں سے بہترین چیز پرنام اس لئے رکھا،تا کہ اللہ تعالیٰ اس قصیدہ کوایسا ہی بنادیں۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

حرز ،وہ چیز جس میں دوسری چیز رکھی جائے۔ اَمَانِیْ ،جمع اُمْنِیَۃٌ بمعنی خواہش آرزوئیں۔ فَاھْنِہٖ ،ھَنَاہٗ سے امر خلاف قیاس۔ تَیَمُّنًا ،تبرکا ۔ حرز الامانی آرزؤں کاتعویذ۔ وجہ التھانی خوشیوں کاچہرہ۔ مُسَمّٰی دومفعولوں کو چاہتا ہے ایک توضمیر سمیتھا کی قصیدہ کوراجع ہے اوردوسرا حرزالامانی ووجہ التھانی جواس پرمعطوف ہے۔

(۷۱) وَنَادَیْتُ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ سَامِعٍ ۷۱ اَعِذْنِیْ مِنَ التَّسْمِیْعِ قَوْلًا وَّمَفْعَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور دعا کی میں نے اے اللہ اے بہترین سننے والے مجھے پناہ میں رکھ اپنا قول وفعل سنانے سے، یعنی ریاکاری سے محفوظ رکھ۔

توضیح: تسمیع دوسروں کو اپنے کمالات سنانا اور شہرت کیلئے کام کرنا۔ ریا دوسروں کو دکھلانے کیلئے عمل کرنا۔ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَ رَاءَ اللّٰهُ بِهِ یعنی جس نے کوئی کام سنانے و دکھانے کی غرض سے کیا حق تعالیٰ اس کے عیب دوسروں کو سنائیں گے اور دکھائیں گے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَللّٰهُمَّ کے وصلی ہمزہ کو حذف نہ کرنا ضرورت شعری کی وجہ سے ہے۔ میم مشدد حرف نداء کا عوض ہے یعنی یَـا اللّٰـه۔ قولًا ومفعلًا دونوں اَعِذْنِی کے مفعول سے حال ہیں۔

(۷۲) اِلَيْكَ يَدِىْ مِنْكَ الْاَيَادِىْ تَمُدُّهَا　۷۲　اَجِرْنِىْ فَلَا اَجْرِىْ بِجَوْرٍ فَاَخْطَلَا

ترجمہ: میرا ہاتھ آپ کی طرف (پھیلا ہوا) ہے آپ کی طرف کی نعمتیں اس کو پھیلا رہی ہیں، پناہ دیں مجھے تاکہ میں ظلم نہ کروں، جس کی وجہ سے میں فضول بات نہ کروں۔

(۷۳) اَمِيْنَ وَاَمْنًا لِّلْاَمِيْنِ بِسِرِّهَا　۷۳　وَاِنْ عَثَرَتْ فَهُوَ الْاَمُوْنُ تَحَمُّلَا

ترجمہ: میری دعا قبول فرما، اور امن وسلامتی دے اس شخص کو جو اس قصیدے کے چھپے ہوئے عیوب کا راز دار ہو، اور اگر کہیں یہ قصیدہ (یعنی ناظمؒ) لغزش کر جائے تو وہ برداشت کرنے میں قوی اونٹ کی مانند ہو، یعنی ایک تو قصیدہ کی باریکیوں کو اہل لوگوں کے سامنے بیان کرے، اور کہیں کوئی غلطی دیکھے تو برداشت اور حوصلہ سے کام لیتے ہوئے فوراً اعتراض نہ کرے اور برداشت کی صفت میں قوی اونٹ جو مشقتیں برداشت کرتا ہے، کی طرح ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۷۲: يَدِىْ میرا ہاتھ، یعنی دست سوال جمع اَيْدِىْ الْاَيَادِىْ، اَيْدِىْ کی جمع الجمع اَيَادِىْ، بمعنی نعمتیں عنایتیں، يَدِىْ مبتداء کی خبر محذوف ہے ممدودۃ ہے۔ اِلَيْكَ اسکے متعلق ہے، مِنْكَ، اَلْاَيَادِىْ سے حال ہے اور یہ بھی جملہ اسمیہ ہے دوسرا پہلے کا بیان ہے۔ اَجِرْنِىْ بمعنی اَعِذْنِىْ۔ فَلَا اَجْرِىْ کی فاء دُعاء کے جواب میں ہے، اسکی اصل فَاَنَا لَااَجْرِىْ ہے۔ فَاَخْطَلَا، خِطَلٌ بِالْكَسْر بےہودہ گوئی جواب نفی اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

شعر ۷۳: اَمِيْنَ اسم صوت ہے یا اسم فعل اس لئے مبنی بر فتح ہے بمعنی اِسْتَجِبْ اَمْنًا هَبْ مقدر کا مفعول ہے جو اَمِين

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

پرمعطوف ہے اَیْ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ اٰمِنْ، ضد الخوف، سِرّ سے مرادعمدہ معانی اٰمُوْن بوجھل اونٹنی جس کے اعضاء مضبوط ہوں، تَحَمَّلَا تمیز ہے۔

فائدہ: ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو اللہ تعالیٰ کے کامل ولی ہے اس قصیدہ کی باریکیوں کے یاد کرنے والوں اور دوسروں کو سکھانے والوں کیلئے دُعا کی ہے، اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کو بہت نفع ہوا ہے جس سے ناظمؒ کی دعا کا مقبول ہونا ظاہر ہے۔

(۷۴) اَقُوْلُ لِحُرٍّ وَّالْمُرُوْءَةُ مَرْءُھَا　۷۴　لِاِخْوَتِهِ الْمِرْاٰةُ ذُوالنُّوْرِمُكْحَلَا

ترجمہ: میں (خواہش نفسانیہ سے) آزاد شخص سے کہتا ہوں، اور شرافت جو ہے اس کا انسان اپنے بھائیوں کیلئے نوردار آئینہ ہے، اس حال میں کہ وہ آئینہ آنکھوں کے روشن کرنے میں سلائی کی طرح ہے۔

(۷۵) اَخِيْ اَيُّھَاالْمُجْتَازُ نَظْمِيْ بِبَابِهٖ　۷۵　يُنَادٰی عَلَيْهِ كَاسِدَالسُّوْقِ أَجْمِلَا

ترجمہ: اے میرے بھائی، اے وہ شخص جس کے دروازہ کے پاس میری یہ نظم اس حالت میں گذر رہی ہے کہ اس پر آواز لگائی جارہی ہو کہ یہ بازار کا گھٹیا مال ہے، تو اس سے حسن سلوک کر۔

(۷۶) وَظُنَّ بِهٖ خَيْرًا وَّسَامِحْ نَسِيْجَهٗ　۷۶　بِالْاِغْضَاءِ وَالْحُسْنٰی وَاِنْ كَانَ هَلْهَلَا

ترجمہ: اور اس کے بُنے ہوئے کپڑے یعنی عبارت سے چشم پوشی اور اچھی عادت کے ساتھ نرمی کر (عیوب تلاش نہ کر) اگر چہ یہ نظم ڈھیلی ڈھالی سی ہو۔

(۷۷) وَسَلِّمْ لِاِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ اِصَابَةٌ　۷۷　وَالْاُخْرٰی اجْتِهَادٌرَّامَ صَوْبًا فَاَمْحَلَا

ترجمہ: اور دونیکیوں میں سے ایک نیکی تو میرے حق میں تسلیم کر، کہ ایک نیکی درستی کو پہنچ جانا اور دوسری اجتہاد و کوشش کرنا، (اگر چہ) اس کوشش (ناظم) نے بارش کا ارادہ کیا تھا اور امید پر تخم پاشی کردی تھی، پس قحط سالی ہوگئی۔

توضیح: شعر نمبر ۷۴: شریف آدمی کو آئینہ کہنے میں حدیث کی طرف اشارہ ہے، اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ (ابوداؤد) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے، اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِذَا رَاٰی بِهٖ اَذًی فَالْيُمِطْهُ عَنْهُ (ترمذی)۔ مسلمان اپنے بھائی کیلئے آئینہ ہے پس جب اس میں کوئی خرابی دیکھے تو اس خرابی کو دور کردے، اس مثال کا مقصد یہ ہے کہ آئینہ کی طرح اگر قصیدہ میں کوئی غلطی نظر آئے تو اسے درست کردینا چاہیئے آئینہ سامنے عیب بتاتا ہے، پیٹھ پیچھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیبت نہیں کرتا، جتنا عیب ہوتا ہے اتنا ہی بتاتا ہے اس سے کم یا زیادہ نہیں بتاتا، یعنی مقصد اصلاح ہونا چاہیئے تنقیص یا رسوائی نہیں ہونا چاہیئے۔

توضیح: شعر نمبر ۷۵: ناظمؒ نے بازار کی بے قدر چیز عاجزی سے فرمایا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ نے مشرق ومغرب میں اس قصیدہ کو باقی تمام تصانیف پر فوقیت اور شہرت دی ہے، یا مقصد ابتدائی دور ہوگا یا مستقبل میں کبھی اس فن کی طرف توجہ کم ہوجانے کے دور کی طرف اشارہ ہے ، واللہ اعلم ۔

شعر نمبر ۷۶: انتہائی عجز وانکساری کا اظہار فرمارہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس قصیدہ کو جو خوبیاں عطا فرمائی ہیں، وہ کسی دوسرے قصیدہ کے حصہ میں نہیں آئیں۔

شعر نمبر ۷۷: ناظمؒ نے اس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے، مَنِ اجْتَهَدَ وَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَمَنِ اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ (جو شخص اجتہاد کرے اور درست کہے اس کیلئے دو اجر ہیں، اور جو غلطی میں پڑ جائے اس کیلئے بھی ایک ثواب ہے۔ صحیحین میں روایت ہے جب عالم کسی مسئلہ میں کوشش کرے، اور درستی کو پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہیں، ایک کوشش کا اور دوسرا صحیح بیان کرنے کا۔ اور جب کوشش کرے اور اس سے غلطی ہوجائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے کوشش کرنے کا۔ ناظمؒ فرماتے ہیں کہ کسان کا کام نیک نیتی سے بیجائی کرنا ہے قحط سالی ہوجائے ، تو اس کا اس میں کوئی قصور نہیں ، یعنی میں اس نظم میں کامیاب ہوگیا تو دوہرا اجر پاؤں گا ، ورنہ ایک نیکی تو مجھے ملے گی ہی ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۷۲ تا ۷۷: اَقُوْلُ کا مقولہ اَخِيْ اَيُّهَاالْمُجْتَازُ الخ ہے۔ وَالْمُرُوْءَةُ جملہ معترضہ اَلْمُرُوْءَةُ، اَلْمَرْءِ سے بنا ہے، یعنی کمال رَجُلِيَّت انسان کو حیوان سے ممتاز کرنے والی شریف صفات مراد ہیں ذُوالنُّوْرِ، مَرْءُ هَا کی خبر ثانی یا صفت یا اَلْمِرْاٰةُ کی صفت ہے۔ مُكْحَلًا تمیز ہے۔ اَجْمِلَا ندا کا جواب ہے، الف نون خفیفہ سے بدلا ہے۔ ظَنٌّ، سَامِحْ، سَلِّمْ، تینوں اَجْمَلْ پر معطوف ہیں۔ حُرٌ اخلاق رذیلہ سے آزاد۔ اَلْمِرْاٰةُ ، آئینہ۔ مِكْحَلْ، سلائی، سرمہ ڈالنے کی۔ اَلْمُجْتَازُ، اِجْتِيَازٌ سے گذرنا۔ كَاسِدُ السُّوْقِ، بازار کا گھٹیا مال۔ سَامِحْ، مَسَامِحَت، نرمی، نَسِيْجٌ ، کپڑے بننے والا (مراد ناظمؒ) اِغْضَاء ، چشم پوشی، هَلْهَلْ ، بناوٹ میں کپڑے کا خراب ہونا۔ رَامَ، قصد۔ صَوْبٌ ، بارش۔

اَمْحِلْ قحط۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

(۷۸) وَإِنْ كَانَ خَرْقٌ فَادَّرِكْهُ بِفَضْلَةٍ ۷۸ مِنَ الْحِلْمِ وَلْيُصْلِحْهُ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

ترجمہ: اور اگر اس کپڑے (نظم میں) کوئی پھٹن پائی جائے، تو تو اس کو اپنے علم ومعرفت کی زیادتی سے درست کردے، جو بردباری سے ہے، اور چاہیے کہ وہ شخص اصلاح کرے جو فصیح اللسان ہو۔

توضیح: یعنی اگر قصیدہ میں کوئی عیب ہو تو کامل علم والا بردبار اور قواعد عربیہ، ادب عربی اور معانی کا محقق شخص جس کی زبان بھی عمدہ ہو اس کی اصلاح کردے۔

﴿النحو والعربية﴾

خرْق، عیب پھٹن۔ فَادَّرِكْهُ، تلافی کر۔ جَادَ عمدہ۔ مِقْوَل، آلہ قول (یعنی عربی زبان وادب میں مہارت رکھتا ہو۔ كان، تامہ۔ خرق، اس کا فاعل ہے۔ من الحلم، بفضله سے متعلق ہے۔ واليصلحه، امراس کا فاعل مَنْ جَادَ ضمیر مفعول ہے، جو نظم کو راجع ہے۔ مِقْوَل تمیز ہے۔

طلباء کی تربیت ونصائح

(۷۹) وَقُلْ صَادِقًا لَوْلَا الْوِئَامُ وَرُوْحُهُ ۷۹ لَطَاحَ الْأَنَامُ الْكُلُّ فِي الْخُلْفِ وَالْقِلَا

ترجمہ: اور تو سچ بولنے والا بن کر کہہ دے، اگر دنیا میں باہمی موافقت اور اس کی روح نہ ہوتی، تو تمام لوگ اختلاف اور دشمنی میں ہلاک ہوجاتے۔

توضیح: ایک مشہور مثل ہے، لَوْلَا الْوِئَامُ لَطَاحَ الْأَنَامُ، اگر اعتماد و بھروسہ نہ رہے، تو مخلوق ہلاک ہوجائے۔ ناظم بتانا چاہتے ہیں کہ موافقت اعتماد ومحبت اور آپس کے اتفاق سے زندگی اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ مخالفت سے ہلاکت وبربادی ہوتی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وِئَام، موافقت۔ طَاحَ، ہلاک ہوجائے۔ اَلْخُلْف، اختلاف۔ اَلْقِلَا، دشمنی۔ صَادِقًا، حال ہے، یا قولاً مقدر کی صفت ہے۔ اَنَام، انسان وجن یا ہر جاندار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۰) وَعِشْ سَالِمًا صَدْرًا وَّعَنْ غِيْبَةٍ فَغِبْ ۸۰ تُحَضَّرْ حِظَارَ الْقُدْسِ اَنْقٰى مُغَسَّلَا

ترجمہ: اور تو زندگی گذار، اس حال میں کہ تو سینے کے اعتبار سے سلامتی میں ہو۔ اور غیبت سے دور رہ۔ تو (جنت) مقدس باغ میں حاضر ہو جائے گا۔

یعنی اپنے دل کو کینہ بغض وغیرہ سے پاک رکھ، اور غیبت کی مجلسوں میں نہ بیٹھ۔ اللہ تعالیٰ تجھے پاک صاف کر کے جنت میں پہنچادیں گے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِظَارُ، حَظِيْرَهْ سے مکان۔ قدس، پاکی (پاکی کا مکان)۔ حَظِيْرَةُ الْقُدْسُ یعنی جنت۔ اور بعض کے قول پر وہ مقام جس میں مومنوں کی روحیں رہتی ہیں۔ اَنْقٰی، صاف ستھرا۔ سَالِمًا، حال ہے۔ صَدْرًا تمیز عَنْ غِيْبَةٍ، مفعول۔ فعل محذوف ہے، اس کی تفسیر کرتا ہے فَغِبْ، تُحَضَّرْ، فعل مجہول اسکا فاعل مخاطب کی ضمیر ہے۔ جزم جواب امر کی وجہ سے ہے۔ حظار مفعول ثانی ہے۔ اَنْقٰی مُغَسَّلَ دونوں حال ہیں، اَیْ عِشْ یَا اَخِيْ حَالَ كَوْنِكَ سَالِمَ الصَّدْرِ عَنِ الْغِشِّ وَالْغِلِّ وَغِبْ عَنْ مَوَاقِفِ الْغِيْبَةِ حَتّٰى يُحَضِّرُكَ الْجَبَّارُ فِيْ حِظَارِ الْقُدُسِ مَعَ الْاَبْرَارِ مُنَقِّيًا مِنَ الْاَوْزَارِ مُغَسِّلًا مِنَ الْاَوْضَارِ۔

(۸۱) وَهٰذَا زَمَانُ الصَّبْرِ مَنْ لَّكَ بِالَّتِيْ ۸۱ كَقَبْضٍ عَلٰى جَمْرٍ فَتَنْجُوْ مِنَ الْبَلَا

ترجمہ: اور یہ زمانہ بڑے صبر کا ہے ان حالات میں تیرا کون ہوگا، کہ مٹھی میں چنگاری کو دبا تا ہے، تا کہ تو بلاؤں سے نجات پاسکے۔

توضیح: یعنی دین پر چلنا آگ کو مٹھی میں لینے کے مترادف ہو گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے، يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ (لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والا مٹھی میں چنگاری کو پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ ناظم کا مقصد ہے کہ جس طرح چنگاری کو مٹھی میں رکھنا مشکل ہے اسی طرح اس زمانہ میں دین پر چلنا اور گناہوں سے دوری اور نیکیوں پر جمے رہنے پر صبر بہت مشکل ہے۔ ایسے وقت میں اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنے سے یہ تحمل پیدا ہو سکتا ہے۔ لھذا اپنے اندر پورا پورا تحمل پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ پاک وصاف جنت میں پہنچ جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

اَلْقَبْضُ، اَلْاَخْذُ بِالْكَفِّ ، مٹھی میں لینا۔ اَلْجَمْرُ ، قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ۔ آگ کی چنگاری۔ بِـالَّتِيْ ، ای بِـالْاَحْـوَالِ الَّتِيْ ۔ فَتَنْجُوْا ، پس تو نجات پالے۔ اَلنَّـجَـاةُ، اَلْخَلَاصُ اَلْبَلَا اَلْمَكْرُوْهُ ۔ مَنْ لَكَ جملہ مستانفہ استفہامیہ ہے، جومستبعد الوقوع کیلئے استعمال ہوتا ہے، اَیْ مَنْ يَّسْمَحُ ۔ بِـالَّتِيْ ،باء کے واسطہ سے اس کا مفعول ہے۔ كَقَبْضٍ ، يَحْصِلُ محذوف سے متعلق ہے۔ فَتَنْجُوْا ، استفہام کا جواب ہے۔

(۸۲) وَلَـوْاَنَّ عَيْـنًـا سَـاعَـدَتْ لَتَـوَكَّـفَتْ ۸۲ سَـحَـائِبُهَـا بِـالـدَّمْعِ دِيـمًـا وَّهُـطَّلَا

تــرجــمــه: اور اگر آنکھ موافقت و مدد کرتی تو اس کی بدلیاں آنسو بہاتیں اس حال میں کہ وہ جھڑی اور موسلا دھار بن کر برستیں ۔ یعنی آج کی بے دینی اور دینی احکام سے بے اعتنائی اور امت مسلمہ کی حالت پر دل رو رہا ہے، یہ حالات اس قدر رنج کے قابل ہیں کہ ہر وقت آنسو جاری رہنے چاہئیں، اور دن رات روتے روتے گذریں تو پھر بھی کم ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سَاعَدَتْ ، مساعدہ، معاونت۔ تَوَكَّفَتْ ، برستیں۔ سَحَائِبُ، سَحَابَةٌ کی جمع، بادلیں۔

دِيْمًا ، جمع دِيْمَةٌ ، لگا تار۔ آہستہ آہستہ برسنے والی جھڑی۔ هُطَّلُ جمع هَاطِلُ ، موسلا دھار، تیز بارش۔ دِيْمًا وَّهُطَّلًا، دونوں سَحَائِبُهَا سے حال ہیں۔

(۸۳) وَ لٰـكِـنَّهَـا عَنْ قَسْوَةِ الْقَـلْـبِ قَـحْـطُهَـا ۸۳ فَيَـاضَيْـعَةَ الْاَعْـمَـارِ تَمْشِـيْ سَبَهْلَلَا

ترجمه: لیکن دل کی سختی کے باعث ایسی آنکھ کا قحط ہے۔ ہائے عمروں کی بربادی کہ وہ بے کار گذر رہی ہیں

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ حق تعالیٰ کی یاد سے دل غفلت کے باعث سخت ہو گئے ہیں، انہیں رونا آتا ہی نہیں، اس طرح کی حالت میں عمروں کو بیکار ضائع ہونے سے بچائیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کثرت سے کریں زندگی کو قیمتی بنانے والے اعمال اختیار کریں۔

فائده: قرآن مجید میں ہے فَـوَيْـلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پس ان کیلئے خرابی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔ حدیث میں ہے اَعُـوْذُ بِـاللّٰـهِ مِـنْ قَـلْـبٍ لَّا تَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَّاتَـدْمَعُ (یعنی میں نہ ڈرنے والے دل اور نہ ڈرنے والی آنکھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور حدیث میں لَا يَـلِجُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (جو شخص اللہ سے خشیت سے رویا وہ آگ میں نہیں جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

قَسْوَة ، تحق۔ فَيَاضَيْعَةَ الاعْمَارِ اَیْ فَيَاقَوْمِ احْذَرُوْ ضَيْعَةَ الْاَعْمَار، يَحَسْرَتٰی کی طرح خودمنادی ہے۔ تَمْشِیْ ، اَلْاَعْمَارُ سے حال ہے یا مستانفہ ومؤکد ومفسر لِلْاَعْمَارُ ہے۔ سَبَهْلَلا ، بیکار۔ کما قال عمر ﷺ اِنِّیْ لَاَبْرَهُ اَحَدُكُمْ سَبَهْلَلًا لَافِیْ عَمَلِ دُنْيَاهُ وَلَا فِیْ عَمَلِ اُخْرَاهُ (میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں پسند نہیں کرتا ہوں کہ نہ تو وہ اپنی دنیا ہی کے کام میں ہو، اور نہ ہی اپنی آخرت کے کام میں ہو، بلکہ محض بے کار ہو۔

(۸۴) بِـنَـفْـسِـیْ مَنِ اسْتَهْدٰی اِلَی اللّٰهِ وَحْدَهٗ ۸۴ وَكَانَ لَهُ الْقُرْاٰنُ شِرْبًا وَّمَغْسَلَا

ترجمه: میں قربان جاؤں اس شخص پر، جو اللہ وحدہٗ سے ھدایت کا طالب ہو، اور قرآن اس کیلئے مشروب اور پاکیزگی کا سامان ہو۔

توضیح: یعنی جو شخص دنیاوی مشاغل کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت کا طلبگار ہے، اور قرآن ہی کو اس نے اپنا حصہ اور سیراب ہونے کا ذریعہ بنالیا ہے، تلاوت عمل پڑھنے پڑھانے معانی ومطالب کی خدمت کے سبب تو ایسے شخص پر میں اپنے آپ کو قربان کرتا ہوں، ایسا شخص خوش قسمت ہے سب کے دل میں اس کی محبت ہونی چاہئیں۔

﴿النحو والعربية﴾

مَنْ ، موصوفہ۔ یا موصولہ۔ اَفْتَدِیْ مقدر کا بِـنَـفْـسِـیْ منصوب المحل مفعول ہے۔ اِسْتَهْدٰی ، طَلَبُ الْهِدَايَة ۔ وَحْدَهٗ ، کی ضمیر۔ اللہ تعالیٰ کیلئے یا مُسْتَهْدِیْ کیلئے ہے۔ شِرْبًا ، پانی کی باری حصہ۔ مَغْسَلًا ، مصدر میمی اَیْ ذَا غَسْلٍ ۔ تقدیر، وَكَانَ لَهُ الْقُرْاٰنُ شِرْبًا، يَتَرَوِّیْ بِهٖ وَمَغْسَلًا، يَتَطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيَنْتَقِیْ بِهٖ۔

(۸۵) وَطَـابَـتْ عَـلَيْـهِ اَرْضُـهٗ فَتَـفَـتَّـقَتْ ۸۵ بِكُلِّ عَبِيْرٍ حِيْنَ اَصْبَحَ مُخْضَلَا

ترجمه: اور اس کی زمین اس پر خوش ہوگئی ہے، پھر وہ زمین زعفران کی پوری خوشبو کے ساتھ اس پر پھٹ گئی جبکہ یہ (قاری ومستھدی اللہ کی رحمت سے) شاداب ہوگیا۔ یعنی قاری کی تلاوت وعلوم قرآن کی برکات سے زمین نیکی کی خوشبو سے بھر گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸٦) فَطُوبَى لَهُ وَالشَّوْقُ يَبْعَثُ هَمَّهُ ۸٦ وَزَنْدُ الْأَسَى يَهْتَاجُ فِي الْقَلْبِ مُشْعِلَا

ترجمہ: پس خوشخبری (یعنی جنت) ہے، اس کیلئے اس حال میں کہ شوق بڑھکا تا رہتا ہے، اس کے ارادہ کو اور غم کی چنگاری جوش مارتی ہے اس کے دل میں شعلہ زن ہو کر۔ یعنی معرفت الٰہی حاصل کرنے میں مستفید رہتا ہے، مگر پھر بھی اپنی محنت کو معمولی سمجھ کر غمگین رہتا ہے۔

(۸۷) هُوَ الْمُجْتَبَى يَغْدُو عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ ۸۷ قَرِيبًا غَرِيبًا مُسْتَمَالًا مُؤَمَّلَا

ترجمہ: یہ قاری اللہ کا پسندیدہ ہے، لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے ان سے قریب مگر اجنبی، لوگ اس کی توجہ کے طالب اور لوگوں کی امیدوں کا وہ مقام ہے۔

توضیح: یعنی یہ مقبول عنداللہ قاری خالق کی نظر میں بھی مقبول اور مخلوق کا بھی پسندیدہ، کسی سے طمع نہیں رکھتا لوگ ہی اس سے امیدیں رکھتے ہیں، عاجزی کی وجہ سے لوگوں سے قریب ہوتا ہے، حق پر مضبوطی سے جمے رہنے کی وجہ سے لوگوں کو اجنبی معلوم ہوتا ہے، لوگ اپنی پریشانیوں کیلئے اس سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

طَابَتْ، عمدہ ہوئی۔ تَفَتَّقَ، پھٹ جانا۔ عَبِيْرُ، زعفران، یا مرکب خوشبو۔ مُخْضَلُ، شاداب۔ طُوبٰى، جنت، خوشخبری۔ زَنْدٌ، چقماق (جن پتھروں کو رگڑنے سے آگ حاصل ہوتی۔ اَسٰى، حزن غم، اَلتَّاَسُّفُ۔ مُشْعِلًا، ای مُوْقِدًا، زَنْدُ الْاَسٰى سے حال ہے۔ يَبْعَثُ، آمادہ کرنا، بھڑکانا، اَیْ يَبْعَثُ الشَّوْقُ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ۔ يَغْدُوْ، بمعنٰی يَمُرُّ۔ مُجْتَبٰى کے فاعل سے حال ہے۔

(۸۸) يَعُدُّ جَمِيعَ النَّاسِ مَوْلًى لِأَنَّهُمْ ۸۸ عَلَى مَا قَضَاهُ اللَّهُ يَجْرُونَ أَفْعُلَا

ترجمہ: وہ لوگوں کو اللہ کا غلام سمجھتا ہے، اس وجہ سے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کے مطابق ہی کام چلا رہے ہیں، یعنی تمام لوگ قضاء الٰہی کے تابع ہیں، نہ اپنے نفع کے مالک ہیں، نہ نقصان کے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں، لہٰذا ان سے طمع چاہیے، نہ ڈر و خوف۔ اور دوسرا معنٰی، يَرَاهُمْ سَارَةً وَيَعْتَقِدُهُمْ قَادَةً وَلَا يَحْقِرُ اَحَدًا مِّنْهُمْ وَالِدًا اَوْ كَانَ وَلَدًا مُطِيْعًا اَوْ عَاصِيًا دَانِيًا اَوْ قَاصِيًا لِمَا اَنَّهُمْ لَا يَعْصُوْنَ اِلَّا بِتَقْدِيْرِ اللّٰهِ وَلَا يُطِيْعُوْنَ اِلَّا لِمَا حَكَمَ بِهٖ وَقَضَاهُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

يَعُدُّ بمعنی یَحْسَبُ۔ مَوْلٰی مفعول ثانی۔ یَجُرُّوْنَ، یَمُرُّوْنَ، بفتح یاء اور بضمہ یاء بمعنی یُمْضُوْنَ۔ اَفْعُلَا، تمیز فعل کی جمع، کام، کاروبار۔ جمیع اور مولٰی دونوں مفعول ہیں۔ مولٰی کو مفرد لانا لفظ کی رعایت کی وجہ سے ہے۔

(۸۹) یَرٰی نَفْسَهُ بِالذَّمِّ اَوْلٰی لِاَنَّهَا　　۸۹　　عَلَی الْمَجْدِ لَمْ تَلْعَقْ مِنَ الصَّبْرِ وَالْاٰلَا

ترجمه: وہ اپنے نفس کو ملامت کے زیادہ مستحق سمجھتا ہے اس لئے کہ اس کے نفس نے کسی شرف کے حاصل کرنے کیلئے صبر اور تلخ چیزوں کو نہیں چکھا۔ یعنی اپنے نفس کو بلند مراتب حاصل کرنے کیلئے مشقتیں برداشت نہ کرنے کی وجہ سے ملامت کے زیادہ لائق سمجھتا ہے اور دوسروں سے اپنے کو بدتر سمجھتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلذَّمُّ ضِدُّ الْمَدْحِ۔ اَلْمَجْدُ، اَلشَّرَفُ۔ اَلصَّبْرُ، کڑوی چیز۔ اَلْاٰلَا، کڑوا درخت۔ لَعِقَ، چکھنا۔ لَمْ تَلْعَقْ، نہیں چکھا، اَیْ لَمْ تَلْعَقْ مِنَ الصَّبْرِ وَلَمْ تَأْكُلْ مِنَ الْاٰلَا۔ نَفْسَهُ اور اَوْلٰی دونوں مفعول ہیں یَرٰی کے۔ بِالذَّمِّ، اَوْلٰی کا صلہ ہے۔

(۹۰) وَقَدْ قِيْلَ كُنْ كَالْكَلْبِ يُقْصِيْهِ اَهْلُهُ　　۹۰　　وَمَا يَاْتَلِيْ فِيْ نُصْحِهِمْ مُتَبَذِّلَا

ترجمه: (مشہور مثل) میں کہا گیا ہے کہ کُتے کی طرح ہو جا، جس کا یہ حال ہے کہ اس کے مالک اسے دھتکارتے ہیں، اور وہ ان کی خیر خواہی میں ذرہ بھی کمی نہیں کرتا، اس حال میں کہ (اپنی پوری طاقت) کو صرف کرنے والا ہوتا۔

توضیح: ناظمؒ روحانی تربیت فرماتے ہوئے نصیحت فرما رہے ہیں، کہ کُتا جو دنیا کی ناپاک ترین مخلوق ہے اس کا مالک اسے اپنے گھر سے مار مار کر بھگاتا ہے، کبھی بھوکا رکھتا ہے، مگر وہ مالک مجازی پر اپنی جان قربان کرتا ہے تو اے اشرف المخلوقات انسان تو اپنے مالک حقیقی کی خدمت بجالانے اور اطاعت و وفاداری میں کُتے سے کمتر نہ بن، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرا قلب درست کرنے کیلئے پریشانیاں یا آزمائشیں آئیں تو شکوے نہ کر۔

اس سے منہ نہ موڑ، اس کی عبادت میں کمی نہ کر، اپنے دل میں انقباض وقبض کی صورت مت لا، اس کا نفع دونوں جہان میں تجھے ملے گا۔ بعض اہل اللہ نے کُتے کی دس محمودہ اور دس رذیلہ خصلتیں بیان کی ہیں، جو شخص رذیلہ خصلتوں سے بچ جائے اور محمودہ کو اختیار کرلے، وہ زمانے کا ابدال ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

مَايَأْتَلِیْ ، اِئْتِلَا، اَلتَّقْصِیْرُ ، کوتاہی، کمی کے معنٰی میں ہیں، وَلَا یَاْتَلِ (نور) نُصْحِھِمْ کا جمع لانا اہل کے معنٰی کی وجہ سے ہے، بمعنٰی خیرخواہی، کہ پورے گھروالوں کو شامل ہوجائے، یُقْصِیْهِ ، اَقْصٰی یَبْعَدُہٗ، دورکرنا ۔ مُتَبَذِّ لًا، کوشش کو صرف کرنا۔ کُنْ، منصوب المحل قیل کا مقولہ ہے۔ کَالْکَلْبِ خبر۔ اوراس کا اسم مخاطب کی ضمیر ہے۔ اَھْلُ ، یُقْصِیْهِ کا فاعل ہے، اوراس کی ضمیر کَلْب کیلئے ہے جواس کا مفعول ہے ۔

(۹۱) لَعَلَّ اِلٰهَ الْعَرْشِ یَا اِخْوَتِیْ یَقِیْ ۹۱ جَمَاعَتَنَا کُلَّ الْمَکَارِهِ هُوَّلَا

ترجمہ: اے میرے بھائیو (اگرتم ان نصائح کو اپنا لوگے تو) امید ہے کہ عرش کا مالک ہماری جماعت کو (دنیاوآخرت) کی تمام تکلیفوں سے بچادے گا، اورنجات دیدے گا۔اس حالت میں کہ وہ گھبراہٹ میں ڈالنے والی ہیں ۔

﴿النحو والعربية﴾

هُوَّلَا ، جمع هَائِلٌ ، هَالَ یَهُوْلُ، اَفْزَعُ، ہولناک،خوفناک۔ یَقِیْ ، وَقٰی یَقِیْ ، بچائے۔ مَکَارِہ جمع مکروہ بمعنٰی مصیبت، لَعَلَّ کا اسم، اِلٰهَ الْعَرْشِ ، اور یَقِیْ خبر ہے، جَمَاعَتَنَا ، یَقِیْ کا مفعول ہے کُلَّ الْمَکَارِہ، مفعول ثانی۔ هُوَّلًا حال ۔

(۹۲) وَیَجْعَلُنَا مِمَّنْ یَّکُوْنُ کِتَابُهٗ ۹۲ شَفِیْعًا لَّهُمْ اِذْمَانَسُوْهُ فَیَمْحَلَا

ترجمہ: اورہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کیلئے اس کی کتاب سفارشی ہوگی اس لئے کہ انہوں نے اس کو بھلایانہیں تھا، تاکہ وہ (کتاب) ان کی شکایت کرے ۔

حدیث: اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ مُنْفِعٌ وَمَاحِلٌ مُصِدِّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَهٗ سَاقَهٗ اِلَی النَّارِ (عن ابن مسعود مرفوعًا) اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ (مشکوۃ)

عُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ فِیْهَاذَنْبًااَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ اَوْ اٰیَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اُوْتِیْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا (یعنی مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے میں نے ان میں کوئی گناہ اس سے بڑھ کرنہیں دیکھا کہ کسی شخص کوقرآن کی کوئی سورۃ یا آیت عطاء کی گئی ہو پھراس کواس نے بھلا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

یَجْعَلُ یَقِیْ پر معطوف ہے۔ مَنْ موصولہ۔ اِذْ شَفِیعًا کاظرف ہے۔ نَسُوْہُ تَرَکُوْہُ۔ فَیَمْحَلُ مَحَلَ باب فتح بمعنٰی شکایت۔ یکون کااسم کِتَابُہٗ ہے۔ اور شفیعًا خبر ہے۔ اِذْ ظرف ہے فَیَمْحَلَا منصوب جواب نفی کی وجہ سے۔

(۹۳) وَبِاللّٰہِ حَوْلِیْ وَاعْتِصَامِیْ وَقُوَّتِیْ　۹۵　وَمَالِیَ اِلَّا سِتْرُہٗ مُتَجَلِّلَا

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ میرا (گناھوں) سے پھرنا۔ اور میرا محفوظ ہونا اور میری قوت وطاقت اور میرے لئے اسکی پردہ پوشی کے سوا کوئی پردہ نہیں ۔

(۹۴) فَیَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰہُ حَسْبِیْ وَعُدَّتِیْ　۹۶　عَلَیْکَ اعْتِمَادِیْ ضَارِعًا مُتَوَکِّلَا

ترجمہ: پس اے رب تو اللہ ہے میرے لئے کافی اور میرا سہارا ہے، مجھے تجھ ہی پر بھروسہ ہے، اس حال میں کہ میں عاجزی کرنے والا ہوں (اور آپ پر) توکل کرنے والا ہوں۔ حَسْبِیَ اللّٰہ ہر خوف میں امن کا سبب ہے ، قرآن مجید میں ہے ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل، یہ کلمہ سب سے پہلے ابراھیم علیہ السلام نے پھر نبی ﷺ نے پھر صحابہ کرام نے کہا۔ ناظمؒ نے اسی پر عمل فرمایا ہے، اسی شعر پر خطبہ اختتام کو پہنچا ہے اس کے بعد استعاذہ سے مسائل قرأت شروع ہوں گے۔

﴿النحو والعربیة﴾

حَوْلِیْ مبتداء اور وَاعْتِصَامِیْ وَقُوَّتِیْ اس پر معطوف ہیں۔ بِاللّٰہِ خبر ہے۔ اِلَّا سِتْرُہٗ، شَیْءٌ مُعْتَمِدٌ مستثنیٰ منہ سے مل کر مبتداء مؤخر ہے اور خبر مقدم لِیْ ہے۔ اور مُتَجَلِّلًا لِیْ سے حال ای مُتَغَطِّیًا (پردہ پوش)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ

(۹۵) اِذَا مَا اَرَدْتَّ الدَّھْرَ تَقْرَاُ فَاسْتَعِذْ　۱　جِھَارًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ بِاللّٰہِ مُسْجَلَا

ترجمہ: جب بھی تو ارادہ کرے کسی زمانہ میں قرآن پڑھنے کا، تو اَعُوْذُ پڑھ کر شیطان (برائی) سے اللہ کی طرف پناہ لے، اس حال میں کہ تو جہر کرنے والا ہو، اور اس حال میں کہ یہ (استعاذہ) مطلقاً یعنی بلاقید کیا ہوا ہے

(۹۶) عَلٰی مَا اَتٰی فِی النَّحْلِ یُسْرًا وَّاِنْ تَزِدْ　۲　لِرَبِّکَ تَنْزِیْھًا فَلَسْتَ مُجَھَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: ان لفظوں کے ساتھ جو سورۃ نحل میں آئے ہیں، کہ وہ مختصر ہونے کی وجہ سے آسان ہیں، اور اگر تو اپنے رب کی پاکی بیان کرنے کے الفاظ زیادہ کردے تو ، تو جہالت کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

بَابٌ کتب میں بـابٌ فَـرعٌ ، فَصلٌ وغیرہ جو کلمات آئے ہیں، یہ هٰذَا مقدر کی خبر ہوتے ہیں۔ اِذَا ظرف زمان مستقبل کیلئے ہے۔ جو شرط کے معنیٰ کو متضمن ہے اور اپنے جواب کا مفعول فیہ ہوتا ہے، اس لئے فَـاسْـتَعِذْ کا یہاں ظرف ہے۔ اَلـدَّهـرَ ، اَرَدْ تَّ اَیْ قَـصَدْتَّ کا مفعول فیہ ہے اور تَـقْـرَاُ اسکا مفعول بہ ہے۔ جِهَـارًا اَسْتَعِذْ کے فاعل سے حال ہے۔ مُسْجَلًا مطلقًا کے معنٰی میں تـعوّذًا مقدر کی صفت ہے۔ نحل کے الفاظ قرأت القرآن کا مقصد اَرَدْ تَّ قِرَاءَةُ الْقُرانِ ہے، مسبب بول کر سبب مراد لیا ہے عَلٰی کَائِنَةٍ کے متعلق ہے، یا اِسْتِعَاذَةً مقدر مفعول مطلق کی صفت ہے۔ یُسْرًا اَیْ ذَا یُسْرٍ۔ تَنزِیْهًا تَزِدْ کا دوسرا مفعول ہے، پہلا مقدر ہے اَیْ وَاِنْ تَزِدْ الاسْتِعَاذَۃَ اَلفَاظَ تَنْزِیْهِ۔ فَلَسْتَ فاء جواب شرط ہے۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ شیطان کے مکر وشر سے حق تعالیٰ کی طرف پناہ لینے کے لئے جہری قرأت کے شروع میں چاہے کسی سورۃ کے شروع سے ہو یا درمیان سے شروع کریں، ہر حالت میں سب قرأ کیلئے اَعُـوْذُ بِـالـلّٰـهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا پڑھنا ضروری ہے جو ابتداءِ قرأت میں بعض کے نزدیک واجب اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے، اس سے شیطانی وساوس سے حفاظت ہوجاتی ہے۔ سورۃ نحل کے الفاظ کی ترتیب چونکہ مختصر اور آسان ہے اور اس میں قرآن کی موافقت بھی ہے اس لئے یہ الفاظ بہتر ہیں یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، اور اگر اللہ کی پاکی کے کلمات بڑھائے جائیں تو بھی جائز ہے، یعنی اَعُوْذُ بِـاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(۹۷) وَقَـدْ ذَکَـرُوْا لَـفْظَ الـرَّسُـوْلِ فَـلَـمْ یَـزِدْ ۳ وَلَـوْ صَـحَّ هٰـذَا الـنَّـقْلُ لَمْ یُبْقِ مُجْمَلَا

ترجمه: اور علم قرأت کے مصنفین نے استعاذہ کے بارے میں نبی ﷺ کے الفاظ بیان کئے ہیں، کہ آپ نے نحل کے الفاظ پر (کوئی لفظ) زیادہ نہیں کیا، (لیکن یہ روایتیں ضعیف ہیں) اور اگر یہ نقل صحیح ہوتی تو (آیت میں) اجمال باقی نہ رہنے دیتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

لَمْ يَزِدْ کی ضمیر یا تو رسول کیلئے ہے یا لفظ کیلئے، اَیْ لَمْ یَزِدْ عَلَى الْاِسْتِعَاذَةِ الْمَعْرُوْفَةِ اَوْ عَلَى الْمَبْنِيَّةِ عَلٰى مَا اَتٰى فِى النَّحْلِ شَيْئًا۔ اَلنَّقْلُ، هٰذَا کی صفت ہے۔ مُجْمَلًا لَفْظًا مقدر کی صفت ہے۔

توضیح: شعر میں حدیث کا ذکر ہے جو عبداللہ ابن مسعودؓ سے منسوب ہے کہ میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ الی اٰخرہ۔ ابوشامہ فرماتے ہیں کہ حدیث کی کتب میں اس کی کوئی اصل نہیں، دوسری روایت نافع نے جبیر بن مطعم اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھی اور فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام کے روبرو اسی طرح پڑھا ہے ان روایات کو دلیل بنا کر بعض نے نحل کے الفاظ پر زیادتی کو جائز قرار نہیں دیا، ناظمؒ نے ان روایتوں کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس کا رد فرمایا ہے ایک تو صحیح احادیث سے زیادتی کے الفاظ ثابت ہیں، ابوسعید خدریؓ کی روایت ترمذی نے نقل کی جو اس باب میں مشہور تر ہے کہ نبی ﷺ رات کو اٹھتے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھتے تھے نیز ناظمؒ فرماتے ہیں کہ نحل کے الفاظ میں اجمال ہے اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو پھر نحل کے الفاظ میں اجمال باقی نہ رہتا۔

فائدہ: فَاسْتَعِذْ، جماہیر علماء متقدمین ومتاخرین کے نزدیک صیغہ امر استحبابی ہے، دوسرے یہ کہ بالاتفاق استعاذہ خارج از قرآن ہے۔

(۹۸) وَفِيْهِ مَقَالٌ فِى الْاُصُوْلِ فُرُوْعُهٗ ۝ فَلَا تَعْدُ مِنْهَا بَاسِقًا وَّ مُظَلِّلَا

ترجمہ: اور اس استعاذہ کے بارے میں ایسی بحث ہے جس کی تفصیلات قراءات کی کتب میں درج ہیں۔ پس تو ان فروع میں اس تفصیل سے باہر نہ ہو، اور تجاوز نہ کر جو دراز اور سایہ ڈالنے والی یعنی جامع ومدلل ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

مَقَالٌ اَیْ كَلَامٌ طَوِيْلُ الذَّيْلِ۔ فَلَا تَعْدُ اَیْ فَلَا تَتَجَاوَزْ اس کا فاعل ہر مخاطب ہے۔ بَاسِقًا شجر طويل۔ مُظَلِّلَا دراز سایہ۔

توضیح: مقصد یہ ہے کہ تعوذ میں اقوال وابحاث قراءت کی بڑی بڑی کتب میں مفصل طور پر مذکور ہیں، وہاں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجیحی اور عمدہ تفصیل کو اختیار کریں۔ اصول سے مراد یا قرأت کی بڑی کتب ہیں یا اصول فقہ کی کتب یا اصول حدیث کہ انمیں ان احادیث و آثار اور اسانید پر بحث ہے جن میں الفاظ استعاذہ وارد ہیں، قرأت کی امہات کتب علامہ دانی کی جامع البیان، اہوازی کی الایضاح اور الامام الہذلی کی الکامل وغیرہ میں الفاظ متواترہ کی ترجیح پر بات کی گئی ہے۔ علامہ شاطبیؒ کا کمال یہ ہے کہ ان طویل بحثوں میں اقوال راجحہ پر اشارات کرتے چلے گئے ہیں۔

(۹۹) وَإِخْفَاؤُهُ فَصْلٌ أَبَاهُ وُعَاتُنَا ٥ وَكَمْ مِنْ فَتًى كَالْمَهْدَوِيِّ فِيهِ أَعْمَلَا

ترجمہ: اور استعاذہ کا آہستہ پڑھنا اس لئے ہے کہ وہ قرآن سے خارج ہے مگر اس اخفاء کا ہمارے محققین حفاظ نے انکار کیا ہے۔ اور کتنے ہی مشائخ ہیں مثل امام ابو العباس احمد بن عمار مهدوی مقری کے جو اسی اخفاء پر عمل کرتے ہیں۔

نوٹ: بعض حضرات نے فَصْلٌ، أَبَاهُ کو حمزہ و نافع کی رمز قرار دیا ہے، یعنی یہ دونوں استعاذہ کو آہستہ پڑھتے تھے، مگر صحیح تو یہی ہے کہ یہ رمز نہیں مسئلہ یہ ہے کہ قرأت بالجھر میں استعاذہ بالجھر اور قرأت بالسّر میں استعاذہ بالسّر ہے، البتہ قرأت بالجھر میں استعاذۃ بالسّر بھی جائز ہے مگر اولیٰ نہیں اور قرأتِ بالسّر میں استعاذہ بالجھر درست نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اخفاءُ هُ مبتداء۔ أَبَاهُ خبر۔ وُعَاتُنَا وَاعٍ کی جمع ہے اَیْ حَافِظٌ۔ كَمْ تکثیر کیلئے ہے اور تمیز فَتًى سے مل کر مبتداء ہے، اور اس کی خبر أَعْمَلَا ہے۔ أَعْمَلَا ای اَخَذَ بِهٖ۔ كَالْمَهْدَوِيِّ کی تقدیر وَهُوَ كَالْمَهْدَوِيِّ ہے۔

توضیح: فَصْلٌ سے مراد قرآن اور غیر قرآن میں جدائی کرنا۔ آہستہ پڑھنے کی یہ حکمت بیان کی گئی ہے أَبَاهُ وُعَاتُنَا مستانفہ ہے، یعنی ہمارے مشائخ نے آہستہ پڑھنے کا انکار کیا ہے اس لئے کہ نحل میں استعاذہ کے بارے میں آیت مطلق ہے، اس میں اخفاء کی قید لگانا صحیح نہیں، البتہ جہر کی قید لگانا ظاہر کے خلاف نہیں، کہ اس سے قرآن کا شعار ظاہر ہوتا ہے جیسے عیدین کی تکبیرات، حج میں لبیک کہنے سے اسلامی شعار کا اظہار ہوتا ہے البتہ نماز میں استعاذہ سب کے نزدیک آہستہ ہی پڑھا جاتا ہے۔

فائدہ: تَعَوُّذْ و بِسْمِ اللهِ اور آیت میں فصل و وصل کی صورتیں کتب تجوید میں طلباء پڑھ چکے ہیں اس لئے ان کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْبَسْمَلَةِ

یہ باب بسم اللہ کے بیان میں ہے

(۱۰۰) وَبَسْمَلَ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ بِسُنَّةٍ ۱ رِجَالٌ نَمَوْهَا دِرْيَةً وَّتَحَمُّلا

ترجمہ: اور دوسورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھی ہے سنت کے مطابق، ان رجال نے جنھوں نے اس کو (سند کے ساتھ نبی ﷺ تک) مرفوع کیا اور پہنچایا ہے، اس حال میں کہ یہ حضرات جاننے والے اور نقل کرنے والے ہیں، یہاں اس شعر میں ناظمؒ نے رموز کو بیان کیا ہے جو بِسُنَّةٍ کی باء قالون کی رِجَالٌ کی راء کسائی کی نَمَوْهَا کی نون عاصم کی اور دِرْيَةً کی دال ابن کثیر مکی کی رموز ہیں۔ وَتَحَمُّلا میں واو فاصل لائے ہیں۔

النحو والعربية

بَسْمَلَ، هَلَّلَ، حَمْدَلَ، حَسْبَلَ وغیرہ کی طرح جعلی مصدر ہے نہ کہ وضعی، اس کے معنیٰ، قَالَ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم۔ بِسُنَّةٍ رِجَالٌ سے حال ہے، ای مُتَمَسِّكِيْنَ بِسُنَّةٍ۔ نَمَوْهَا ضمیر فاعل رِجَالٌ کیلئے ہے اور ضمیر مفعول بِسُنَّةٍ کیلئے ہے۔ دِرْيَةً وَّتَحَمُّلا ای ذوی دِرْ يَةٍ وَتَحَمُّلٍ، دَرٰ يَدْرِی کے مصدر سے حال، یا تمیز ہے، ای وصلوها باعتبار الدراية والرواية۔ بَسْمَلَ کا فاعل رِجَالٌ ہے۔ بِسُنَّةٍ اس سے حال مقدم ہے۔ نَمَوْهَا رِجَالٌ کی صفت ضمیر بَسْمَلَه یا بِسُنَّةٍ کیلئے ہے۔ دِرْيَةً وتَحَمُّلا دونوں مصدر بمعنٰی حال ہیں۔

(۱۰۱) وَوَصْلُكَ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فَصَاحَةٌ ۲ وَصِلْ وَاسْكُتَنْ كُلٌّ جَلَايَاهُ حَصَّلَا

ترجمہ: اور بین السورتین بغیر بسم اللّٰہ کے تیرا وصل کرنا فَصَاحَةٌ فاء کے مرموز امام حمزہؒ کیلئے (متعدد احکام کی فصاحت وظاہر کردینا ہے، اور بغیر بسم اللہ کے وصل کر یا سکتہ کر (کاف، جیم، حاء کے مرموزین، شامی، ورش، بصری، کے لئے) ہر ایک نے اپنی تخییر کی ظاہر دلیلوں کو حاصل کرلیا ہے۔

النحو والعربية

وَصْلُكَ مبتداء، بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ اسکا ظرف۔ فَصَاحَةٌ خبر۔ وَاسْكُتَنْ کی واو بمعنٰی اَوْ ہے، تخییر کیلئے حَصَّلَا الف اطلاق کیلئے ہے، اَیْ حَصَّلَ كُلٌّ جَلَايَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۲) وَلَانَصَّ كَلَّا حُبَّ وَجْهٌ ذَكَرْتُهُ ۳ وَفِيهَا خِلَافٌ جِيدُهُ وَاضِحُ الطُّلَا

ترجمه: اور (یہ شامی، بصری، ورش، کیلئے) ہرگز کوئی نص مروی نہیں، بلکہ مشائخ میں پسندیدہ وجہ ہے جو میں نے بیان کی ہے (اور جیم والے ورش کیلئے) اس بسملہ میں بھی ایسا خلاف ہے جس کی گردن ظاہر کناروں والی ہے۔

النحووالعربية

كَلَّا حرف ردع، جھڑکنے کے لئے، خبردار، ہرگز۔ وَلَا نَصَّ اَیْ لَاتَصْرِيحَ فِي التَّخْيِيرِاَوْ فِي الْبَسْمَلَةِ۔ حُبَّ پسندیدہ۔ طُلَا، طُلْيَة کی جمع یعنی کنارہ گردن۔ لَا کا اسم نَصَّ ہے، خبر محذوف ہے اَیْ لَا نَصَّ فِي التَّخْيِيرِ۔ حُبَّ مجہول اسکافاعل وجہٌ ہے۔ ذکرتُهُ وَجْهُ کی صفت ہے۔ خِلَافٌ مبتداء اس کی خبر فِيهَا اَیْ فِي الْبَسْمَلَةِ۔

توضیح: چونکہ قرأت سے پہلے اعوذ اور بسم اللہ پڑھی جاتی ہے، اس لئے ناظمؒ نے تعوذ کے بعد بسملہ کو بیان فرمایا ہے، یادرہے کہ بسملہ کا اختلاف دوسورتوں کے مابین وصل کرتے ہوتے ہے، کہ جب ایک سورت کے آخر کو دوسری سے ملاکر پڑھیں گے تو مبسملین قراً بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہیں، اور وہ قالون مکی، عاصم اور کسائی ہیں، جبکہ غیر مبسملین میں (۱) امام حمزہ بغیر بسم اللہ کے ایک سورت کے آخر کا دوسری کے شروع سے وصل کرتے ہیں، پس ان کے نزدیک تمام قرآن ایک سورت کے حکم میں ہے۔ (۲) ورش، بصری شامی کے لئے دووجوہ ہیں۔ (۱) وصل بین السورتین بغیر بسم اللہ۔ (۲) سورت کے آخر پر سکتہ سانس لئے بغیر اور پھر دوسری سورت شروع کرنا، دانیؒ کی رائے پر سکتہ اولیٰ ہے۔ (۳) ورش کیلئے ایک وجہ بسم اللہ کا پڑھنا بھی ہے جو زیادات قصیدہ سے ہے۔ شعر ۳ میں ناظمؒ اس بات کی وضاحت فرماتے ہیں کہ ان حضرات سے تخییر کے بارے میں کوئی واضح نص نہیں، اس لئے ان کی طرف ایسی چیز کو منسوب نہیں کرنا چاہیئے جوان سے منقول نہ ہو، یہ تخییر شیوخ کے ہاں اختیار کی گئی ہے۔ کَلَّا، حُبَّ کاف اور حاء رموز نہیں اس لئے کہ یہ حضرات کُل جَلایاہُ حَصَّلَا میں آچکے ہیں کہ ورش، شامی، بصری کیلئے تخییر ہے اور ان سے اس بارے میں کوئی نص نہیں، البتہ جِيدُهُ کی جیم رمز ہے کہ ورش کا اختلاف بسم اللہ کے پڑھنے میں بھی ہے گو اس سے ورش کی تین وجہ ثابت ہونگی، وصل، سکتہ، بسم اللہ۔ نشر میں محقق نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے۔

فائدہ: سنت کو دلیل بنانے کا مطلب یہ ہے کہ احادیث مبارکہ میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم موجود ہے، اُمّ المؤمنین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جو مصاحف میں لکھا ہے اسے پڑھو۔ بسم اللہ براۃ کے سوا ہر سورت کے اول میں لکھی ہوئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ کئی بار نازل ہوئی ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، فَلِمَ کُتِبَتْ فِی الْمَصَاحِفِ اِنْ لَمْ تَقْرَأْ ، اگر بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی، تو مصاحف میں کس لئے لکھی گئی ہے۔ حنفیہ کے ہاں بسم اللہ قرآن کی مستقل آیت ہے جو دو سورتوں میں فصل کے لئے نازل ہوئی ہے، اور سورتوں کے اجزاء میں سے نہیں ہے ،اس لئے فرض واجب نمازوں میں ہمارے تمام علماء کا آہستہ پڑھنے پر اتفاق ہے، لیکن تراویح میں اختلاف ہے، مولانا قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی" کی رائے یہ ہے کہ آواز سے پڑھی جائے ورنہ سننے والوں کا قرآن روایت کے مطابق ختم نہ ہوگا، باقی علماء آہستہ پڑھنے کے قائل ہیں۔

بسم اللہ نہ پڑھنے والوں کی دلیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، کہ پہلے ہم بِسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھتے تھے، پھر بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا کے نزول کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ لکھنے لگے، پھر قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ کے نزول پر بِسْمِ اللّٰهِ الرحمٰن لکھنے لگے، پھر اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نمل کی آیت کے نزول کے بعد بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم لکھنے لگے، اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللّٰه شروع میں نہیں تھی، بلکہ دو سورتوں کے درمیان وصل تھا، لہٰذا ترک کرنے والوں نے وصل کی صورت میں اس حالت کا اور ابتداء کی صورت میں آخر زمانے کا لحاظ کیا ہے، اور بسم اللہ والوں کی دلیل قوی ہے جیسا کہ روایات سے ظاہر ہے۔

نوٹ : مندرجہ ذیل چار صورتوں میں تمام قراء بالاتفاق بسم اللّٰه پڑھتے ہیں۔

(۱) سورۃ فاتحہ پر چاہے اسی سے پڑھنا شروع کیا جائے، یا ختم قرآن میں سنت پر عمل کی غرض سے والنّاس کے بعد فاتحہ شروع کی جائے۔

(۲) ایک سورت ختم کر کے پھر اسی کو شروع کریں، جیسا کہ وظائف میں یا قرآن مجید یاد کرنے میں ہوتا ہے۔

(۳) سورۃ براءۃ کے سوا کسی بھی دوسری سورت کے اول سے پڑھنا شروع کیا جائے۔

(۴) غیر مبسملین کے لئے سورۃ کے آخر پر وصل وسکتہ کی بجائے وقف کر دیا جائے ، اور سانس لے لیں۔ یاد رہے کہ قراء کا اختلاف وصلاً بین السورتین ہے نہ کہ ابتداء قراءت ابتدائے سورۃ میں۔

(۱۰۳) وَسَكْتُهُمُ الْمُخْتَارُ دُوْنَ تَنَفُّسٍ ۞ وَبَعْضُهُمْ فِي الْاَرْبَعِ الزُّهْرِ بَسْمَلَا

ترجمہ: اور ان (ورش، بصری، شامی) کا پسندیدہ سکتہ سانس لینے کے بغیر ہے۔ اور ان شیوخ کے بعض نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار روشن سورتوں میں ان (سکتہ والوں) کیلئے نص کے بغیر بسم اللہ پڑھی ہے۔

(۱۰۴) لَهُمْ دُوْنَ نَصٍّ وَهُوَ فِيهِنَّ سَاكِتٌ ۵ لِحَمْزَةَ فَافْهَمْهُ وَلَيْسَ مُخَذَّلَا

ترجمہ: اور یہی بعض (شیوخ) ان چار سورتوں میں حمزہؒ کیلئے سکتہ کرتے ہیں۔ پس تو اس کو سمجھ لے اور یہ عمل متروک نہیں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْمُخْتَارُ، سَكْتُهُمْ کی خبر۔ دُوْنَ تَنَفُّسٍ دوسری خبر ہے۔ بَعْضُهُمْ کی ضمیر شیوخ کیلئے ہے۔ اَلزُّهْرِ زَهْرَاءُ کی جمع ہے، جو الازهر، النير، المضی بمعنی روشن کا مؤنث ہے۔ دُوْنَ نَصٍّ مفعول مطلق مقدر کی صفت هِيَ بَسْمَلَةٌ غَيْرَ مَنْصُوصَةٍ۔ مَخَذَّلَا اَیْ متروک اَلنُّصْرَةِ۔

توضیح: ناظمؒ نے پہلے مصرعہ میں سکتہ کی تعریف کی ہے کہ یہ ایک وقفۂ سکوت ہوتا ہے مگر اس میں سانس نہیں لیا جاتا، اور وقف کے مقابلہ میں توقف کم ہوتا ہے، اور بعد کے تین مصرعوں میں بعض مشائخ کا عمل بتلا کر فرمایا ہے کہ ان سے بھی کوئی واضح نص نہیں، اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ وہ یہ کہ چار سورتوں کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھنا معنوی اعتبار سے معیوب سا لگتا ہے، لہٰذا ورشؒ، بصریؒ، شامیؒ کیلئے تو بسم اللہ پڑھ لی جائے اور حمزہؒ کیلئے سکتہ کر لیا جائے۔ ان میں سے دو سورتوں کے شروع میں وَيْلٌ اور دو کے شروع میں لَا آتا ہے، یعنی مطففین، هُمَزَة، قِيَامَه، بَلَد۔ معنوی مناسبت یہ ہے کہ مَغْفِرَة اور جَنَّتِي کے بعد لَا کا آنا، اور لِلّٰه اور بِالصَّبْرِ کے بعد فاصلے کے بغیر وَيْل کا آنا کوئی بہتر نہیں لگتا۔

(۱۰۵) وَمَهْمَا تَصِلْهَا اَوْبَدَأْتَ بَرَاءَةً ۶ لِتَنْزِيلِهَا بِالسَّيْفِ لَسْتَ مُبَسْمِلَا

ترجمہ: اور جب تو اس براۃ کو انفال کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ یا براۃ سے شروع کرے، تو تو اس سورت کے سیف پر نازل ہونے کی وجہ سے بسم اللہ پڑھنے والا نہیں ہوگا۔

﴿النحو والعربية﴾

مَهْمَا، تَقْرَءُ، مقدر کا مفعول ہے اور تَصِلْهَا، اس کا مفسر ہے۔ بَرَاءَةً تَصِلْهَا کی ضمیر سے بدل ہے اور بَدَأْتَ کا مفعول مقدر ہے۔ لِتَنْزِيلِهَا نفی کی علت ہے۔ لَسْتَ مُبَسْمِلَا شرط کا جواب فاء ضرورت کے تحت حذف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: یعنی سورۃ توبہ کے ماقبل انفال سے وصل کرتے ہوئے یا سورۃ توبہ سے ابتداءِ قرأت میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی، اس لئے کہ یہ سورت جہاد وقتال کے حکم (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ) میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ آیت رحمت ہے، پس رحمت غصہ وعذاب کا جمع کرنا مناسب نہیں۔ نیز صحابہ کرام ﷺ نے اس کی ابتداء میں بسم اللہ لکھی نہیں، یا یہ کہ اس پر بسم اللہ نازل ہی نہیں ہوئی یا یہ معنیً انفال سے متصل ہے لھٰذا ایک سورت کے حکم میں ہے۔

(۱۰۶) وَلَا بُدَّ مِنْهَا فِي ابْتِدَائِكَ سُوْرَةً ۷ سِوَاهَا وَفِي الْاَجْزَاءِ خُيِّرَ مَنْ تَلَا

ترجمہ: اور تیرے براۃ کے سوا کسی اور سورت کے شروع کرنے میں بسم اللہ ضروری ہے۔ اور سورتوں کے درمیانی حصوں میں اس شخص کو اختیار دیا گیا ہے جو تلاوت کرے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَابُدَّ ای لَا فِرَاقَ۔ مِنْهَا ضمیر راجع الی البسملہ۔ سورۃً ای بسورۃٍ۔ سواھا ای سوی البرأت۔ فی الاجزاء ای فی الابتداء بالاجزاءِ۔ خُیِّرَ مجہول ومعروف دونوں ہیں مجہول اولیٰ ہے۔

توضیح: ابتداءِ قرأت از ابتداءِ سورت میں تو تمام قرأ بسم اللہ پڑھتے ہیں، البتہ درمیان سورت سے تلاوت شروع کی جائے تو اختیار ہے البتہ مبسملین کے لئے پڑھنا بہتر ہے، اور غیر مبسملین کے لئے ترک بہتر ہے، اور براۃ کے درمیان کا بھی یہی حکم ہے، البتہ بعض علماء نے براۃ کے درمیان میں بھی ابتداء براۃ کی طرح جائز نہیں کہا، بہرحال دونوں مذہب صحیح ہیں۔

(۱۰۷) وَمَهْمَا تَصِلْهَا مَعْ اَوَاخِرِ سُوْرَةٍ ۸ فَلَا تَقِفَنَّ الدَّهْرَ فِيْهَا فَتَثْقُلَا

ترجمہ: اور جب تو اس بسم اللہ کا سورتوں کے ساتھ وصل کردے، تو اس بسم اللہ پر کبھی وقف نہ کر، تو گراں بار ہو جائے گا (یعنی تجھ پر اعتراض ہوگا، کہ بسم اللہ تو سورتوں کے شروع کیلئے ہے اور تیرے عمل سے پہلی سورت کے آخر کیلئے وہم ہوگا)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَوَاخِرَ جمع ہے، اور سورۃٍ واحد ہے جو جمع کے معنی میں ہے، یعنی مَعْ اَوَاخِرِ سُوَرٍ۔ فی بمعنی علٰی ہے۔ فَلَا تَقِفَنَّ جواب الشرط ہے اور دَھْرَ منصوب ظرف کی وجہ سے ہے۔ فِیْھَا ضمیر بسملہ کو راجع ہے، فَتَثْقُلَا، کا نصب جواب نہی کی وجہ سے ہے، اَنْ کی تقدیر پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: (۱) تعوذ، بسملہ اور سورت کے فصل و وصل کے اعتبار سے کل چار صورتیں بنتی ہیں، ان میں جائز و ناجائز کی تفصیل طلباء تجوید کی کتب میں پڑھ چکے ہیں، ضرورت ہو تو وہاں دیکھ لیں۔

(۲) علماء کرام کی ایک جماعت ذیل کی گیارہ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ کے وصل کو اولیٰ کہتی ہے۔

(۱) فاتحہ (۲) انعام (۳) کہف (۴) انبیاء (۵) سباء (۶) فاطر (۷) قمر۔

(۸) الرحمٰن (۹) الحاقۃ (۱۰) علق (۱۱) القارعۃ۔

نیز ذیل کی نو ۹ سورتوں میں وصل کل اور وصل ثانی کو ناجائز کہا ہے، یعنی فصل کل کرتے ہیں (۱) محمد (۲) قیامہ (۳) عبس (۴) تطفیف (۵) بلد (۶) بینہ (۷) تکاثر (۸) ھمزہ (۹) تبت۔

سورة أمّ القرآن

سورۃ فاتحہ کو ناظم رحمتہ اللہ علیہ نے متقدمین کی ترتیب پر بسم اللہ کے بعد سب سے پہلے بیان کیا ہے کہ قرآن مجید میں بھی یہ سب سورتوں سے مقدم ہے، اس کے اصولی اختلافات کے ساتھ فرشی اختلافات قلیل ہونے کی بناء پر بیان کر دیئے ہیں، البتہ اَلرَّحِیْمِ مَٰلِکِ کا ادغام مستقل بحث میں مفصل بیان فرمائیں گے۔

(۱۰۸) وَمٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ رَاوِیهٖ نَـــــاصِرٌ ا وَعِنْدَ سِرَاطٍ وَّالسِّرَاطِ لِ قُنْبُلَا

ترجمہ: اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جو ہے اس کا (الف کے ساتھ) روایت کرنے والا (اس قرأۃ کی) مدد کرنے والا ہے۔ اور سِرَاطَ اور السِّرَاطَ میں (سین کے ساتھ) قنبل کی پیروی کر۔

(۱۰۹) بِحَیْثُ اَتٰی وَ الصَّادَ زَایًا اَشِمَّهَا ۲ لَدٰی خَلَفٍ وَّاشْمِمْ لِخَلَّادَ الْاَوَّلَا

ترجمہ: یہ لفظ سِرَاط جس جگہ بھی آئے اور اس کے صاد کو ہر جگہ زاء کی بو دے خلف کیلئے اور خلاد کیلئے پہلے والے (صاد) کو زاء کی بو دے۔ رَاوِیهٖ نَاصِرٌ کی راء کسائی کی اور نون عاصم کی رمز ہے۔ یہ حضرات مٰلِكِ میں الف زیادہ کر کے پڑھتے ہیں اور دوسرے تمام قراء مَلِكِ بغیر الف پڑھتے ہیں، اور صِرَاطَ اَلَ کے بغیر یا اَلَ کے ساتھ ہو قنبل ہر جگہ سین پڑھتے ہیں، خلفؒ ہر جگہ صاد کا زاء سے اشمام کرتے ہیں، جبکہ خلادؒ نے فاتحہ کے اول لفظ الصراط میں اشمام کیا ہے (جس کی صحیح ادائیگی ماہرین و مشاق قراء سے سیکھیں) علامہ دانیؒ نے ابوالفتح سے اشمام اور ابوالحسن سے خالص صاد خلادؒ کیلئے نقل کیا ہے اور یہی دونوں وجوہ بہتر ہے، اور اگر صرف اشمام پڑھیں تو آگے شَیْءٌ اور اَلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عدم سکتہ ابوالفتح کا طریق ہے اور صرف صاد پڑھنے کی صورت میں شَیْئٌ اور اَلْ پر صرف سکتہ یہ ابوالحسن کا طریق ہے۔

نوٹ: صاد کی قرأت۔ وَالصَّادَ زَایًا سے معلوم ہوتی ہے، ای والباقون بالصاد، صاد والی قرأت قوی اور فصیح تر ہے، کہ ظاہر ارسم کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

مَلِكٍ مبتداء اول ، زَاوِیِهِ مبتداء ثانی اور جر حکایت کی وجہ سے ہے، عِنْدَ فِیْ کے معنی میں ہے۔

لِ قُنْبُلٍ ، وَلِیَ یَلِیْ سے امر ہے، اَشِمَّهَا ای اَشِمَّ الصاد زایًا اَشِمَّهَا زَایًا ، ضمیر مؤنث اَشِمَّ کا پہلا اور زَایًا دوسرا مفعول ہے، صاد کا نصب اضمار علی شریطة التفسیر کی وجہ سے ہے، اور رفع مبتداء کی بناء پر دونوں صحیح ہیں۔ اَوْ لَا ، الف اطلاق کا ہے اور لام عہدی ہے ای الحرف الاول۔

(۱۱۰) عَلَیْهِمْ اِلَیْهِمْ حَمْزَةٌ وَّلَدَیْهِمُ　۳　جَمِیْعًا بِضَمِّ الْهَاءِ وَقْفًا وَّ مَوْصِلَا

ترجمہ: عَلَیْهِمْ اِلَیْهِمْ لَدَیْهِمْ کو حمزہؒ نے تمام قرآن میں وصل کرتے ہوئے اور وقف کرتے ہوئے ضمہ سے پڑھا ہے (عَلَیْهُمْ اِلَیْهُمْ لَدَیْهُمْ)۔

توضیح: ان تینوں کلمات میں حمزہ کیلئے وقف و وصل دونوں حالتوں میں ھاء کا ضمہ ہے، جبکہ باقی چھ کیلئے کسرہ ہے جیسے وفي الوصل كَسْرُ الْهَاء ساتویں شعر میں بیان کیا ہے۔

(۱۱۱) وَصِلْ ضَمَّ مِیْمِ الْجَمْعِ قَبْلَ مُحَرَّكٍ　۴　دِرَاكًا وَّقَالُوْنُ م بِتَخْیِیْرِهٖ جَلَا

ترجمہ: اور میم جمع جب متحرک کے قبل واقع ہو، تو اس کے ضمہ میں (دِرَاكًا کے مرموز کی کیلئے) صلہ کرو اور قالون کیلئے اس میں خلف (صلہ و عدم صلہ) ظاہر ہوا ہے۔

توضیح: یعنی کی کیلئے عَلَیْهِمُوْا ، اِلَیْهِمُوْا میم جمع کا واؤ مدہ کے ساتھ صلہ ہے اور قالونؒ کیلئے صلہ و عدم صلہ دونوں ہیں، اور یہ صلہ صرف حرکت سے پہلے ہے ساکن سے قبل نہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْمُوْصِلُ ، اَلْوَصْلُ ، علیهم ، الیهم ، لدیهم مفعول بہ۔ اَیْ یَقْرَءُ هُنَّ حمزةُ جَمِیْعًا ظرف اَیْ فِیْ كُلِّ الْقُرْاٰنِ ، وَقْفًا وَمُوْصِلًا دونوں حمزہ سے حال ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِلُ الضم اشباعة حتي يتولد منه واو ۔ جَلَا اَیْ ظَهَرَ بتخييرہٖ جَلَا سےمتعلق ہے۔

(۱۱۲) وَمِنْ قَبْلِ هَمْزِ الْقَطْعِ صِلْهَا لِوَرْشِهِمْ ۵ وَاَسْكَنَهَا الْبَاقُوْنَ بَعْدُ لِتَكْمُلَا

ترجمه: اوراس ہمزہ قطعی سے پہلے میم جمع میں ورشؒ کیلئے صلہ کر، اوران مذکورین کے بعد باقی قراءؒ نے میم جمع کو ساکن پڑھا ہے، (اوراس خلاف کو بیان کردیا ہے) کہ قرأت کی وجوہ کامل ہوجائیں، یعنی لَهُمْ اٰمِنُوْا ۔ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰئِكَ میں ہمزہ قطعی سے قبل ورشؒ کا بھی صلہ ہےاور باقی بصریؒ، شامیؒ کوفیین میم جمع کو ساکن پڑھتے ہیں، نیز ورشؒ مد میں طول کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

هَمْزَةُ القطع مَا تَثْبُتُ فِي الدَّرَجِ ۔ لِتَكْمُلَا اى اَعْلَمْتُكَ بِذٰلِكَ لِتَكْمُلَ وُجُوْهُ الْقِرَاْءَةِ ۔ صِلْهَا اور اَسْكَنَهَا کی ضمیر میم جمع کیلئے ہے، اور مِنْ قَبْلِ، صِلْهَا کا ظرف ہے۔

(۱۱۳) وَمِنْ دُوْنِ وَصْلٍ ضَمُّهَا قَبْلَ سَاكِنٍ ۶ لِكُلٍّ وَّبَعْدَ الْهَاءِ كَسْرُفَتَى الْعَلَا

(۱۱۴) مَعَ الْكَسْرِ قَبْلَ الْهَا اَوِ الْيَاءِ سَاكِنًا ۷ وَفِي الْوَصْلِ كَسْرُ الْهَاءِ بِالضَّمِّ شَمْلَلَا

ترجمه: اورصلہ کے بغیراس میم جمع کا ضمہ ہوگا، ساکن سے قبل تمام قراءؒ کیلئے (مثلاً وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ) اور یہ میم جمع (ساکن سے قبل) جب اس سے پہلے ھاء ہو، اوراس ھاء سے پہلے کسرہ ہو یا یاء ساکنہ ہو تو بصریؒ کیلئے (میم جمع کا) کسرہ ہے (جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ، عَلَيْهِمُ الْكِتَابُ)۔ اور شَمْلَلَا والےحمزہؒ وکسائیؒ کیلئے وصل میں اس ھاء کے کسرہ نے ضمہ کی طرف جلدی کی ہے۔

(۱۱۵) كَمَا بِهِمُ الْاَسْبَابُ ثُمَّ عَلَيْهِمُ الْ ۸ ـقِتَالُ وَقِفْ لِلْكُلِّ بِالْكَسْرِ مُكْمِلَا

ترجمه: جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوروقف کرتمام قراءؒ کیلئے کسرہ کے ساتھ اس حال میں کہ تو اس، مسئلہ کومکمل کرنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النحو والعربية

شَمْلَلَ ،اَسْرَعَ ای أتى بالضم سريعا ،جلدی،سرعت۔ ضَمُّهَا ، مصدر لِكُلٍّ اس کی خبر۔ ضَمُّهَا صیغہ امر مؤنث کی جمع کی طرف راجع۔ مَعَ الْكَسْرِ ،المیم سے حال ہے۔ كَمَا مَا زائدہ۔تقدیر، مِثَالُ الْقِسْمِ الْمُخْتَلِفِ فِيْهِ كَبِهِمُ الْاَسْبَابُ۔

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں کہ میم جمع کو قبل الساکن تمام قرأ مضموم پڑھتے ہیں،البتہ بصریؒ نے میم جمع کا اس شرط پر کسرہ پڑھا ہے کہ اس سے قبل هاء ہو، اور اس سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو۔لیکن حمزہ وکسائی نے وصل کرتے ہوئے هاء اور میم دونوں کا ضمہ پڑھا ہے جب هاء کسرہ یا یاء ساکنہ کے بعد ہو،مگر وقف کرتے ہوئے ان دونوں نے بھی کسرہ ہی پڑھا ہے البتہ حمزہؒ کیلئے اِلَيْهِمْ ، عَلَيْهِمْ ، لَدَيْهِمْ یہ تین کلمے مستثنیٰ ہیں، جو اوپر بیان ہو چکے ہیں، کہ وقفا ووصلاً حمزہ کیلئے هاء کا ضمہ ہے نتیجہ کلام یہ کہ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ ، يُوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ ، بِهِمُ الْاَسْبَاب، قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ جیسی مثالوں میں میم جمع سے پہلے هاء اور اس سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ، اور میم جمع کے بعد ساکن آرہا ہے (۱) ابوعمروؒ بصری وصلاً ان سب میں میم جمع کو کسرہ سے پڑھتے ہیں (۲) حمزہؒ وکسائیؒ وصلاً هاء اور میم جمع دونوں کے ضمہ سے، اور باقی قرأ هاء کے کسرہ اور میم جمع کے ضمہ سے پڑھتے ہیں، اور وقفاً سب قرأ هاء کا کسرہ اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اِلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ ، عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ جیسی مثالوں میں حمزہؒ وکسائیؒ دونوں هاء و میم کا ضمہ پڑھتے ہیں، اور وقفاً صرف حمزہؒ هاء کا ضمہ پڑھتے ہیں، اس لئے کہ حمزہؒ کیلئے تین کلمے وقفاً ووصلاً هاء کے ضمہ سے پڑھے جاتے ہیں، جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

بَابُ الْاِدْغَامُ الْكَبِيْرِ

سورۂ فاتحہ میں اَلرَّحِيْمِ مَّلِكِ میں ادغام کبیر واقع ہوا ہے، اس لئے فاتحہ کے بعد سب سے پہلے ادغام کی بحث کو ناظمؒ لائے ہیں۔

ادغام کی لغوی تعریف : اِدْخَالُ الشَّيْءِ فِي الشَّيْءِ ، ایک چیز کا دوسری میں داخل کر دینا۔

اصطلاحی تعریف : پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر ایک مشدد حرف کی طرح ادا کرنا۔

ادغام کبیر وادغام صغیر میں فرق: صغیر میں مدغم پہلے سے ساکن ہوتا ہے جیسے اِذْ ذَّهَبَ کبیر میں مدغم حرف متحرک ہوتا ہے اسے ساکن کر کے ادغام کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

ادغام میں تین چیزیں ضروری ہیں: (۱) سبب (۲) شرط (۳) موانع۔

سبب ادغام تین ہیں: (۱) تماثل (۲) تجانس (۳) تقارب۔

شرط ادغام دو ہیں: (۱) مدغم اور مدغم فیہ کا رسماً متصل ہونا، اس لئے اَنَــا نَــذِيــر میں نون نون میں مدغم نہیں ہوا۔

(۲) جب ادغام ایک کلمہ میں ہو تو مدغم فیہ کا کم از کم دو حرفی ہونا، اس لئے خَلَقَكَ میں ادغام نہیں ہوتا۔

موانع ادغام پانچ ہیں: (۱) اول حرف متکلم کی تاء ہو، جیسے كُـنْـتُ تُـرَابًا (۲) پہلا حرف مخاطب کی تاء ہو، جیسے اَنْتَ تُكْرِهُ (۳) پہلے حرف پر تنوین ہو، وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۴) اول حرف پر تشدید ہو، فَتَمَّ مِيقَاتُ (۵) مدغم کے آخر سے جازم کی بناء پر کوئی حرف علت ساقط ہو، تو مثلین میں ادغام واظہار دونوں وجوہ ہونگی، جیسے وَاِنْ يَكُ كَـاذِبًا۔ متقاربین کی مثال وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً، متقاربین میں صرف اظہار ہوگا ادغام مانع ہے۔

مثلین میں ادغام کا سبب: اور شرط پائے جانے اور مانع نہ ہونے پر ادغام واجب ہے، جو بلا ابدال ہوتا ہے، متجانسین ومتقاربین میں ابدال کے بعد یعنی اول حرف کو ثانی سے بدل کر ساکن کرکے ادغام کیا جاتا ہے۔

(۱۱۶) وَدُونَكَ الْاِدْغَامَ الْكَبِيرَ وَقُطْبُهُ ۔ اَبُوعَمْرِونِ الْبَصْرِيُّ فِيهِ تَحَفَّلَا

ترجمہ: اور تو ادغام کبیر کو لے لے، حالانکہ اس کا مدار اور اصل ابوعمرو بصریؒ ہیں، یہ ادغام ان میں جمع ہو گیا ہے۔

توضیح: یعنی قرأ سبعہ میں سے ادغام کبیر کو صرف ابوعمرو بصریؒ نے اختیار کیا ہے اور اس کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں، اگرچہ حسن اعمش وغیرہ نے بھی ادغام کبیر کیا ہے مگر زیادہ مشہور ابوعمرو بصریؒ ہیں۔

نوٹ: ناظمؒ نے اپنی تلاوت میں دوریؒ کے لئے اظہار وتحقیق اور سوسیؒ کیلئے ہمزہ ساکنہ کا ابدال اور ادغام کبیر پڑھا ہے، سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ناظمؒ نے ادغام کبیر صرف سوسیؒ ہی کیلئے پڑھا ہے۔ اتحاف البرید میں ہے، والادغام بالسّوسیّ خُصَّ ۔ ادغام صرف سوسیؒ کے لئے خاص ہے۔

ابوعمرو بصریؒ صاحب کیلئے مثلین، متجانسین، متقاربین کے ادغام واظہار کے دو طریق ہیں، اسی طرح ہمزہ ساکنہ میں ابدال وتحقیق دو طریق ہیں اور مد منفصل میں مد وقصر دونوں وجوہ۔ عملاً تلاوت میں شاطبیہ کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے دوریؒ کیلئے ادغام کبیر کی جگہ اظہار۔ منفصل میں مد وقصر دونوں۔ اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق پڑھیں گے۔ جبکہ سوسیؒ کیلئے، ادغام، قصر، اور ابدال۔ واضح ہو کہ جس آیت میں یہ سب جمع ہو جائیں تو عقلی وجوہ بنتی ہیں، جنہیں ادغام کبیر کے آخر میں تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادغام مثلين في كلمة

(۱۱۷) فَفِيْ كِلْمَةٍ عَنْهُ مَنَاسِكَكُمْ وَمَا ۲ سَلَكَكُّمْ وَبَاقِي الْبَابِ لَيْسَ مُعَوَّلًا

ترجمہ: پس ایک کلمہ میں اس (ابوعمرو بصریؒ) سے مَنَاسِكَكُمْ اور مَا سَلَكَكُمْ کا ادغام ہے، اور اس باب کا باقی حصہ جو ہے وہ اعتماد کیا ہوا نہیں ہے، یعنی اور کسی جگہ ایک کلمہ میں مثلین کا ادغام نہیں ہوا۔

توضیح: (الف) مثلین کا ادغام ایک کلمہ میں بھی ہوتا ہے، اور دو کلموں میں بھی، ایک کلمہ میں بصریؒ نے دو جگہ کاف کا کاف میں ادغام کیا ہے، مَنَاسِكَكُمْ بقرۃ (۲۵ع) مَاسَلَكَكُمْ (مدثر ۲ع) میں باقی ہر جگہ اظہار کیا ہے جیسے شِرْكِكُمْ، بِأَعْيُنِنَا وغیرہ۔ البتہ وَمَنْ يُّشَاقِّ اللّٰهَ انفال میں سب قرأ نے ادغام کیا ہے۔

(ب) قرأ کے ہاں کلمہ وہ ہے جو رسماً دوسرے سے جدا ہو جبکہ اہل عربیت معنٰی کا اعتبار کرتے ہیں۔ مَنَاسِكَ اور مَاسَلَكَ رسماً موصول ہیں لہٰذا قرأ کے ہاں ایک کلمہ کے حکم میں ہیں اس لئے اس طرح کے کلمات میں مَنَاسِكَ مَاسَلَكَ پر وقف جائز نہیں۔

نوٹ: بعض مقامات پر دوسرے قرأ نے بھی ادغام کبیر کیا ہے، اسے اپنے اپنے موقع پر بیان کیا جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

دُوْنَكَ اسم فعل، اَلْزِمْ یا خُذْ کے معنٰی میں ہے، قُطْبُ، مدار اصل وَمَا کا واؤ حالیہ۔ ابوعمرو خبر تَحَفَّلَ بمعنٰی اِجْتَمَعَ، مستانفہ۔ مَنَاسِكَكُمْ ای اِدْغَامُ مَنَاسِكَكُمْ مبتداء۔ وَبَاقِي الْبَابَ بتقدیر وَاِدْغَامُ بَاقِيْ بَابِ الْمِثْلَيْنِ لَيْسَ مُعَوَّلًا، ای لیس معتمدًا عَلَيْهِ۔

ادغام مثلين في كلمتين

(۱۱۸) وَمَا كَانَ مِنْ مِّثْلَيْنِ فِيْ كِلْمَتَيْهِمَا ۳ فَلَا بُدَّ مِنْ اِدْغَامِ مَا كَانَ اَوَّلَا

ترجمہ: اور جب دو حرف مثلین دو کلموں میں ہوں، تو ضروری ہے اس حرف کا ادغام جو ان میں کا پہلا ہو۔

(۱۱۹) كَيَعْلَمُ مَا فِيْهِ هُدًى وَطُبِعْ عَلٰى ۴ قُلُوْبِهِمْ وَالْعَفْوَ وَأْمُرْ تَمَثَّلَا

ترجمہ: جیسے يَعْلَمُ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ۔ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ طُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ۔ یہ بیان بطور مثال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موانع ادغام

(۱۲۰) إِذَا لَمْ يَكُنْ تَا مُخْبِرٍ اَوْمُخَاطَبٍ ٥ اَوِالْمُكْتَسِي تَنْوِيْنَهُ اَوْمُثَقَّلا

ترجمہ: جبکہ وہ پہلا حرف نہ ہو متکلم کی تاء، یا مخاطب کی تاء، یا نہ ہو وہ حرف جو اپنے تنوین کو لباس پہنانے والا ہے، یا نہ ہو مشدد۔

(۱۲۱) كَكُنْتُ تُرَابًا اَنْتَ تُكْرِهُ وَاسِعٌ ٦ عَلِيْمٌ وَّاَيْضًا تَمَّ مِيْقَاتُ مُثِّلا

ترجمہ: (ان موانع کی مثالیں) كُنْتُ تُرَابًا، اور اَنْتَ تُكْرِهُ، وَاسِعٌ عَلِيْمٌ کی طرح ہیں اور تَمَّ مِيْقَاتُ کی طرح بھی (ہر ایک مانع ادغام) مثال کے ذریعہ بیان کر دیا گیا ہے۔

توضیح: یعنی اگر مثلین دو کلموں میں جمع ہوں اور دونوں متحرک اور رسماً متصل ہوں، اور شعر نمبر ۵ میں جو چار موانع بیان ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی مانع بھی نہ ہو، تو ابوعمرو بصریؒ کیلئے پہلے حرف کا دوسرے میں ادغام ضروری ہوگا۔

شعر نمبر ۴: میں چار مثالوں میں ادغام کی تینوں قسمیں آ گئیں، جن پر پورے باب کا مدار ہے، يَعْلَمُ مَا طُبِعَ عَلٰى میں مدغم سے ماقبل حرف متحرک معرب ومبنی کی مثالیں لائے ہیں، جبکہ فِيْهِ هُدًى، الْعَفْوَ وَ أْمُرْ میں حرف مدغم کے ماقبل صحیح ساکن اور حرف علت ساکن کی مثالیں لائے ہیں، حرف علت ساکن میں ادغام کی صورت میں طول، توسط، قصر تینوں وجوہ ہیں جبکہ الْعَفْوَ وَأْمُرْ میں صحیح ساکن کی وجہ سے دشواری ہے، لہٰذا ابن مجاہدؒ وغیرہ اختلاس سے پڑھتے ہیں، جسے پانچویں باب کے آخر میں لا رہے ہیں۔

فائدہ: متکلم ومخاطب کی تاء فاعل ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ ہے، تنوین اگر چہ کتابت میں نہیں آتا، تاہم احکامات میں مستقل حرف ہے اس لئے فاصل کی طرح ہے، مشدد کا ادغام اس لئے نہیں ہوتا کہ اس میں ایک حرف کو حذف کرنا پڑتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۳: اول مَا موصولہ متضمن بمعنی شرط، پہلا كَانَ تام دوسرا ناقصہ۔

شعر نمبر ۴: تَمَثَّلَا، امر بانون خفیفہ سے بدلا ہے، اَیْ تَصَوَّرَنْ، وَاعْلَمَنْ، اَوْ تنویع کیلئے ہے، یعنی چاروں میں سے ہر ایک مانع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۶: موانع کی چار مثالوں میں لف ونشر مرتب ہے، اَیضًا ،اٰض ، رَجَعَ کا مصدر ہے۔ مُثِّلًا کی ضمیر مذکور کیلئے ہے، اَیْ مُثِّلَ جَمِیْعُ الْمُسْتَثْنٰی یا مُثِّلًا تَمَّ مِیقَاتُ کی خبر ہے۔ای تَمَّ مِیقَاتُ مُثِّلَ بِهٖ اَیضًا کَمَا مُثِّلَ بِالثَّلَاثَةِ الْاَوَّلِ۔

(۱۲۲) وَقَدْ اَظْهَرُوْا فِي الْكَافِ يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ　۷　اِذِ النُّوْنُ تُخْفٰى قَبْلَهَا لِتُجَمِّلَا

ترجمه: اور ناقلین نے يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ لقمٰن ع۳ کے کاف میں اظہار کیا ہے،اس لئے کہ اس کاف سے پہلے نون اخفاء سے پڑھا جاتا ہے،تا کہ یہ خوبصورت بنادیا جائے۔

توضیح: فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ میں اظہار کی وجہ نون ساکن کا اخفاء ہے،اوراخفاء کی تعریف، هِيَ كَيْفِيَّةٌ بَيْنَ الْاِدْغَامِ وَالْاِظْهَارِ ہے،لہٰذا اخفاء ادغام ہی کے مرتبہ میں ہو کر مشدد کی طرح ہو گیا ہے،بعض کی رائے میں اخفاء ہی سے تخفیف حاصل ہوگئی ہے،لھذا ادغام کی حاجت نہیں رہی۔

﴿النحو والعربية﴾

يَحْزُنْكَ مفعول ہے ، يا فِي الْكَافِ کا عطف بیان۔ اور اَظْهَرُوْا کی ضمیر راجع ہے، بعض الرواة کو۔

(۱۲۳) وَعِنْدَ هُمُ الْوَجْهَانِ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ　۸　تَسَمّٰى لِاَجْلِ الْحَذْفِ فِيْهِ مُعَلَّلَا

ترجمه: اوران کے نزدیک (یعنی ادغام والوں کے نزدیک) دووجوہ ہیں ہر ایسے کلمہ میں جس نے مُعَلَّلْ نام پایا ہے،اس حذف کی وجہ سے جو اس میں ہوا ہے۔

(۱۲۴) كَيَبْتَغِ مَجْزُوْمًا وَاِنْ يَكُ كَاذِبًا　۹　وَيَخْلُ لَكُمْ عَنْ عَالِمٍ طَيِّبِ الْخَلَا

ترجمه: اور ایسے کلمات يَبْتَغِ غَيْرَ اور اِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور يَخْلُ لَكُمْ کی طرح ہیں،اس حالت میں کہ ان میں سے ہر ایک مجزوم ہے ایسے عالم سے (تو نقل کر) جو عمدہ علم والا ہے۔

توضیح: یعنی جن کلمات کے آخر سے کوئی حرف علت حذف ہو گیا ہو،اور وہ معلل کہلاتے ہوں،ان میں اظہار اور ادغام دونوں وجوہ ہیں،ایسے تین کلمات جو شعر ۹ میں بیان ہوئے ہیں پائے جاتے ہیں۔اور یہ تینوں مجزوم ہیں۔ ابوعمر بصریؒ کے لئے ادغام پڑھنے کی صورت میں ان کلمات میں اوران تمام کلمات میں،جن میں آئندہ باب میں دو وجوہ بتائی ہیں،اظہار وادغام دونوں پڑھ سکتے ہیں،اور بصریؒ کیلئے اظہار پڑھنے کی صورت میں ان کلمات میں صرف اظہار ہوگا،اور ناظمؒ صرف سوسی ہی کے طریق سے پڑھتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

عِنْدَ هُمْ ضمیر ادغام کے ناقلین کیلئے ہے، اور عِنْدَ هُمْ خبر مقدم ہے۔ اَلْوَجْهَانِ، اَلْ عہد کیلئے ہے فِيهِ کا مرجع اَلْحَاصِلُ مقدر ہے جو الحذف کی صفت ہے۔ مجزوم کو معلل لغوی اعتبار سے کہا ہے، معتل سے کسی وجہ سے حرف علت حذف ہوجائے تو اسے مُعَلَّلٌ کہا جاتا ہے۔ مجزوما حال ہے عَنْ عَالِمٍ طَيِّبِ الْخَلَا ، حَسَنَ الْعِلْمِ اَوِالْحَدِيْثِ۔ عالم سے مراد خود ناظمؒ یا بصریؒ یا یزیدیؒ یا سوسیؒ ہیں۔

(۱۲۵) وَيَا قَوْمِ مَالِيْ ثُمَّ يَا قَوْمِ مَنْ بِلَا ۱۰ خِلَافٍ عَلَى الْإِدْغَامِ لَا شَكَّ أُرْسِلَا

ترجمہ: اور يٰقَوْمِ مَالِيْ پھر يٰقَوْمِ مَنْ دونوں بلا اختلاف ادغام پر چھوڑے گئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔

توضیح: مقصد یہ ہے، کہ يَقَوْمِ کو يَبْتَغِ وغیرہ پر قیاس نہ کیا جائے ان میں صرف ادغام ہوگا، اسلئے کہ يَقَوْمِ میں جو یاء حذف ہے وہ متکلم کی ہے جو ایک الگ کلمہ ہے، ان کلمات میں جو حروف علت حذف ہوتے ہیں وہ اصلی حروف تھے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض کے نزدیک يَقَوْمِ کے آخر میں یا تھی ہی نہیں کہ اس کو معلل کہا جائے، اور سب سے اہم یہ ہے کہ روایۃً اس میں ادغام ثابت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

أُرْسِلَا خبر ہے، الف تثنیہ کا ہے بلا خلاف۔ مُتَلَبِّسَيْنِ کے متعلق ہوکر حال ہے ، لَا شَكَّ اَيْ فِيْهِ جملہ معترضہ ہے۔

(۱۲۶) وَاِظْهَارُ قَوْمٍ اٰلَ لُوْطٍ لِكَوْنِهِ ۱۱ قَلِيْلَ حُرُوْفٍ رَدَّهُ مَنْ تَنَبَّلَا

ترجمہ: اور ایک جماعت کا اٰلَ لُوْطٍ کے لام کے کم حروف والا ہونے کی وجہ سے اظہار سے پڑھنا جو ہے، اس اظہار کا لَكَ كَيْدًا کے ادغام کے ذریعہ اس (عالم) نے رد کیا ہے جو علم میں کامل ہوگیا ہے۔

(۱۲۷) بِاِدْغَامِ لَكَ كَيْدًا وَلَوْ حَجَّ مُظْهِرٌ ۱۲ بِاِعْلَالِ ثَانِيْهِ اِذَا صَحَّ لَاعْتَلَا

ترجمہ: اور اگر اظہار کرنے والا اس اٰلَ کے دوسرے حرف کی تعلیل کو اظہار کی دلیل بناتا، بشرطیکہ یہ اظہار نقلاً بھی صحیح ہوتا، تو وہ (اظہار کرنے والا) بلند ہوجاتا۔

(۱۲۸) فَاِبْدَالُهٗ مِنْ هَمْزَةٍ هَاءُ اَصْلُهَا ۱۳ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ وَّاوٍ اُبْدِلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه : پس اس آلَ کے الف کا ابدال اس ہمزہ سے ہے، جس کی اصل هاء تھی اور بعض لوگوں (ابوالحسن بن شنبوذؒ) نے کہا ہے کہ یہ الف واؤ سے بدلا گیا ہے۔

توضیح: یعنی ابوبکر بن مجاھد اور بغداد کے بعض دوسرے علماء نے اٰلَ لُوطٍ میں اٰلَ کے حروف کم ہونے کی وجہ سے اظہار نقل کیا ہے، تو ناظمؒ نے اس کو رد کیا ہے، کہ لَكَ كَيْـــدًا میں تو اٰلَ سے بھی کم حروف ہیں مگر ان کے نزدیک بھی ادغام ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ دانیؒ نے فرمایا کہ مجھے یزیدیؒ کے طریق سے اس کا اظہار کہیں معلوم نہیں ہوا، لھذا اظہار نقلاً بھی غلط ہے۔ دوسری بات ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اظہار کے قائلین کو قلیل حروف کو دلیل بنانے کے بجائے تَوَالِیْ تَعْلِیْلَات کو دلیل بنانا بہتر تھا، بشرطیکہ نقلاً بھی اظہار درست ہوتا، اور نقلاً اظہار درست نہیں۔

شعر نمبر ۱۳: میں (۱) اٰلَ کی تعلیل کو بیان کر دیا، کہ اس کی اصل میں سیبویہؒ اور اکثر متقدمین کا مذھب یہ ہے، اٰلَ کی اصل اَهْلٌ ہے اس کی تصغیر اُھَيْلٌ ہے ھاء کو ہمزہ سے بدل کر اس کو الف سے بدل دیا، یعنی اَهْلٌ سے اَءْلٌ، اور پھر وجوبی قاعدہ کے تحت اٰلَ ہو گیا۔

(۲) اٰلٌ اصل میں اَوَلٌ تھا، کہ اس کی تصغیر اُوَيْلٌ آتی ہے پھر واؤ الف سے بدل کر اٰلٌ ہو گیا، یہ کسائیؒ اور ان کے متبعین کا مذھب ہے۔ یہ دوسری تعلیل قصیدہ کے زیادات میں سے ہے، اور اسی کو قوی بتایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۱۱: كَوْن یا تو ناقصہ ہے، یا تامہ، پس قلیل حروف یا خبر ہے یا حال۔ مَنْ موصولہ یا موصوفہ۔ حَجَّ اِحْتَجْ بمعنٰی دلیل پکڑنا، اِسْتَدَلَّ بِاِعْلَالِ ثَانِيْهِ۔

ملّا علی قاریؒ نے اس شعر میں تغیر کیا ہے، بِاِدْغَامِ لَكَ كَيْدًا لَوِ احْتَجَّ مُظْهِرٌ بتكرار اِعْلَالِ الخ

اِبْدَالُ، مبتداء، ھاء ضمیر راجع اِلٰی ثانیه۔ من همزة خبر۔ اَھَلُھَا ہمزہ کی صفت ہے۔ مِنْ واوٍ متعلق بابدال۔

(۱۲۹) وَوَاوُهُـوَ الْـمَـضْـمُـوْمِ هَـاءً كَهُـوَ وَّ مَـنْ ۱۴ فَـاَدْغِـمْ وَمَـنْ يُّـظْـهِـرْ فَـبِـالْـمَـدِّ عَـلَّلَا

ترجمه: اور اس هُوَ کی واؤ جو هَا کے اعتبار سے ضمہ دیا گیا ہو، مثل هُـوَ وَ مَنْ کے، پس تو (واؤ کا بعد کے واؤ میں) ادغام کر، اور جو اظہار کرتا ہے، اس نے (اس کے واؤ کے) مدہ ہو جانے کے ساتھ علت بیان کی ہے۔

(۱۳۰) وَيَـاْتِـيَ يَـوْمٌ اَدْغَـمُـوْهُ وَنَـحْـوَهُ ۱۵ وَلَا فَـرْقَ يُـنْـجِـيْ مَنْ عَـلَـى الْـمَـدِّ عَـوَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حالانکہ تمام ناقلین نے يَـأْتِيَ يَوْمٌ اوراس جیسے (کلمات نُـودِيَ يٰمُوسٰى) کاادغام کیاہے اور کوئی ایسافرق نہیں جواس شخص کو،جس نے مدہ پراعتماد کیاہے،اعتراض سے بچادے ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۱۴: وَوَاوٌ، مبتداء۔ اَلْمَضْمُوْمِ ،هَاءٌ کی صفت ہے،اس کانصب تمیز کی وجہ سے ہے۔ فَاَدْغِمْ خبر ،مبتداء متضمن بمعنی شرط ہے،اس لئے خبر پرفاءداخل ہوئی۔ وَمَنْ يُظْهِرْ شرط۔ فَبِالْمَدِّ جزاء۔

شعرنمبر ۱۵: يَـأْتِيَ مرفوع المحل على الابتداء اس کی خبر۔ اَدْغَمُوْهُ ، نَحْوُهٗ کا رفع کی صورت میں عطف يَأْتِيَ پراورنصب کی صورت میں اَدْغَمُوْهُ کی ضمیرومتعلق پر ہے۔

توضیح : یعنی هُوَ کاواوجب اس سے پہلے ہاءمضموم پڑھی جائے اوراس کے بعددوسری واؤآجائے توناظمؒ اور جمہور کے ہاں ادغام کیاجاتاہے،جیسے هُوَ وَّ الَّذِيْنَ ۔مگرابن مجاھدؒ اوران کے متبعین اظہار کے قائل ہیں،اوردلیل یہ بیان کرتے ہیں،کہ جب واؤادغام کیلئے ساکن کردیاجائے گا،تومدہ ہوجائے گااورمدہ کاادغام جائز نہیں۔ناظمؒ فرماتے ہیں کہ يَـأْتِيَ يَوْمٌ جیسے کلمات میں ادغام پراجماع ہے،تو یہی صورت اس میں بھی ہے اوردونوں میں کوئی فرق نہیں لھذا ادغام ہی صحیح ہےاورنقلاً ثابت ہے۔

نوٹ: هُوَ یا هِيَ سے قبل لام،فاء،واؤ،ہو،توابوعمربصریؒ ہاءکوساکن پڑھتے ہیں۔ اگراس کے بعددوسری واؤیایاءہو،توبلاخلاف ادغام ہے،اوریہ تین جگہوں میں ہے، وَهُـوَ وَلِيُّهُـمْ (انعام۱۵ع) فَهُـوَ وَلِيُّهُـمُ (نحل ۸ع) وَهُوَوَاقِعٌ (شوریٰ۳ع) اورمحققؒ فرماتے ہیں اَلْـعَـفْوُوَأْمُرْ ، فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَهُوَوَلِيُّهُمْ میں ابوعمرو بصریؒ سے ادغام کے خلاف کوئی نص صحیح طور پرنہیں آئی۔

(۱۳۱) وَقَبْـلَ يَـئِـسْـنَ الْيَـاءُ فِـي الـلاءِ عَـارِضٌ ۱۶ سُـكُـوْنًـا اَوَاصْلًا فَهُـوَ يُظْهِـرُ مُسْهِلَا

ترجمہ: اور يَئِسْنَ سے پہلے اَلّٰٓئِيْ میں یاعارضی ہے،سکون کے اعتبار سے بھی اوراصل کے اعتبار سے بھی، پس وہ (بصریؒ)اظہار کرتے ہیں،اس حالت میں کہ وہ آسانی کاطریق اختیار کرنے والے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْيَاءُ مبتداء۔ عَارِضٌ خبر۔ فِيْ اللّاءِ ظرف الخبر ۔ اور قَبْلَ ظرف اللاء۔ سكونًا اَوْ اَصْلًا دونوں تمیز۔

هُوَ راجع اِلٰى ابوعمر وبصريّ ۔ مُسْهِلًا حال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: سورۃ الطلاق کے وَ الّٰیٓءِیْ یَئِسْنَ کو بزیؒ اور ابوعمرو بصریؒ دو طرح پڑھتے ہیں۔
(اول) یاء کے بغیر ہمزہ کی تسہیل سے وَالّٰٓـاِ ۔ (دوم) ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کر کے مد لازم کلمی مخفف وَالّٰیْ ۔ پہلی صورت میں ادغام کا قاعدہ نہیں پایا جاتا، البتہ دوسری صورت میں ادغام کا قاعدہ موجود ہے، اس لئے کہ ہمزہ کا یاء سے ابدال کرنے سے دو یاءات جمع ہو جاتی ہیں، اس صورت میں ناظمؒ کا مذھب دانی" کی پیروی کرتے ہوئے اظہار ہے، اور دوسرے اہل اداء کی ایک جماعت نے ادغام کیا ہے، اور نشر میں صرف سوسیؒ کے لئے نہیں بلکہ پورے ابوعمرو بصریؒ اور بزیؒ کیلئے ادغام واظہار دونوں وجوہ کو صحیح بتایا ہے اور آج کل عمل بھی اسی پر ہے۔

فائدہ: شعر نمبر ۱۱۰ تا ۱۳۱ ، ۱۶ کل سولہ اشعار میں۔ ناظمؒ نے مثلین کے ادغام کو بیان فرمایا ہے، یہ ادغام باء ، تاء ، ثاء ، حاء ، راء ، صاد ، عین ، غین ، فاء ، قاف ، کاف ، لام ، میم ، نون واؤ ھاء ، یاء ، کل سترہ حروف کا ہوا ہے۔

تفصیل: (۱) باء کا باء میں ۵۷ ستاون جگہ ، لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ ۔ (۲) تاء کا تاء میں تیرہ جگہ اَلشَّوْكَةِ تَكُوْنُ ۔ (۳) ثاء کا ثاء میں تین جگہ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۔ (۴) حاء کا حاء میں دو جگہ اَلنِّكَاحَ حَتّٰى ۔ (۵) راء کا راء میں ۳۵ پینتیس جگہ شَهْرُ رَمَضَانَ ۔ (۶) سین کا سین میں تین جگہ اَلنَّاسَ سُكٰرٰى ۔ (۷) عین کا عین میں ۱۸ اٹھارہ جگہ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ ۔ (۸) غین کا غین میں ایک جگہ يَبْتَغِ غَيْرَ ۔ (۹) فاء کا فاء میں ۲۳ تیئیس جگہ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ ۔ (۱۰) قاف کا قاف میں ۵ پانچ جگہ الرِّزْقَ قُلْ هِيَ ۔ (۱۱) کاف کا کاف میں ۳۷ سینتیس جگہ اِنَّكَ كُنْتَ ۔ (۱۲) لام کا لام میں ۲ دو جگہ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ ۔ (۱۳) میم کا میم میں ۱۴۱ ایک سو اکتالیس جگہ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ ۔ (۱۴) نون کا نون میں ۷۹ اُنتہر جگہ نَحْنُ نُسَبِّحُ ۔ (۱۵) واؤ کا واؤ میں اٹھارہ جگہ۔ هُوَ وَالَّذِيْنَ ۔ (۱۶) ھاء کا ھاء میں ۹۵ پچانوے جگہ فِيْهِ هُدًى ۔ (۱۷) یاء کا یاء میں ۸ جگہ يَاْتِيَ يَوْمٌ ۔ یہ کل ۵۴۷ پانچ سو سینتالیس بنتے ہیں۔ اور باقی ۱۲ بارہ حروف میں سے الف تو اکیلا آتا نہیں، اور ہمزہ کی تخفیف، تسہیل، ابدال، حذف سے ہوتی ہے اور باقی ۹ نو حروف میں اجتماع مثلین کی صورت نہیں پائی گئیں۔

فائدہ: متقاربین متجانسین کا ادغام ان ۱۶ سولہ حروف کا ہوا ہے۔ باء ، تاء ، ثاء ، جیم ، حاء ، دال ذال ، سین ، شین ، ضاد ، قاف ، کاف ، لام ، میم ، نون ، ان کی تفصیل آئندہ باب متقاربین میں آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِدْغَامِ الْحَرْفَيْنِ الْمُتَقَارِبَيْنِ فِي كِلْمَةٍ وَفِي كِلْمَتَيْنِ

ناظمؒ نے متقاربین کا عنوان قائم کر کے متجانسین کو شامل کر لیا ہے، لھذا اس باب میں متقاربین ومتجانسین دونوں قسم کے ادغام کا بیان ہے، متقاربین میں اول حرف کو ساکن کر کے دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کیا جاتا ہے

(۱۳۲) وَإِنْ كِلْمَةٌ حَرْفَانِ فِيهَا تَقَارَبَا ۱ فَإِدْغَامُهُ لِلْقَافِ فِي الْكَافِ مُجْتَلَا

ترجمہ: اور اگر کسی کلمہ میں دو حرف متقاربین جمع ہوں، تو ابوعمروؒ کا قاف کا کاف میں ادغام کرنا دیکھا جاتا ہے۔

النحو والعربية

مُجْتَلَى، مَكْشُوف، مَنْ جَلَاهُ إِذَا كَشَفَهُ مِنَ الْجَلْوَةِ. إِنْ حرف شرط۔ كَلِمَةٌ فاعل فعل محذوف حَرْفَانِ بدل الاشتمال. تَقَارَبَا، فعل محذوف وُجِدَ کا مفسر ہے، اس کی تقدیر وَإِنْ كَلِمَةٌ وُجِدَ فِيهَا حَرْفَانِ. فَإِدْغَامُهُ فِي الْكَافِ لِلْقَافِ مُجْتَلَا، مُجْتَلَا مبتداء کیلئے خبر یا حال ہے۔

(۱۳۳) وَهٰذَا إِذَا مَاقَبْلَهُ مُتَحَرِّكٌ ۲ مُبِينٌ وَبَعْدَ الْكَافِ مِيمٌ تَخَلَّلَا

ترجمہ: اور یہ ادغام (قاف کا کاف میں اس وقت ہوتا ہے) جبکہ قاف کا ماقبل متحرک ہو، واضح طور پر، اور کاف کے بعد میم جمع خاص طور پر آئی ہو۔

(۱۳۴) كَيَرْزُقْكُمْ وَاثَقَكُمْ وَخَلَقَكُمْ ۳ وَمِيثَاقَكُمْ أَظْهِرْ وَنَرْزُقُكَ انْجَلَا

ترجمہ: (جس مدغم میں یہ دونوں شرطیں جمع ہوں اس کی مثالیں) يَرْزُقُكُمْ، وَاثَقَكُمْ، خَلَقَكُمْ، کی طرح ہیں۔ اور مِيثَاقَكُمْ کو اظہار سے پڑھ، اور نَرْزُقُكَ میں اظہار ظاہر ہوا ہے۔ ادغام متقاربین ایک کلمہ میں صرف قاف کا ادغام کاف میں ہوا ہے۔ مگر اس کی بھی شرط یہ ہے، کہ قاف سے پہلے حرف متحرک ہو، اور کاف کے بعد میم جمع ہو، ورنہ ادغام نہیں ہوگا، جیسے مِيثَاقَكُمْ اور نَرْزُقُكَ میں اظہار ہے۔

النحو والعربية

(۱) إِذَا كَائِنٌ مقدر کا ظرف جو هٰذَا کی خبر ہے۔ مَا زائدہ۔ قَبْلَهُ کی ضمیر قاف کیلئے۔ اور یہ ثَبَتَ مقدر کا ظرف ہے۔ (۲) مُبِينٌ آبَانَ سے ظَهَرَ کے معنی میں مؤکد مِيمٌ وَقَعَ مقدر کا فاعل ہے۔ تَخَلَّلَا مِيمٌ کی صفت ضمیر میم کیلئے اور بصورت مستانفہ ضمیر بصری کیلئے۔ (۳) كَيَرْزُقُكُمْ اور اس کے معطوفات محلاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوبات علی الظرف ہیں۔اور مِيْثَاقَكُمْ ، اَظْهِرْ کا مفعول۔اور نَرْزُقُكَ اس پر معطوف ہے۔ اِنْجَلَا مستانفہ ہے۔

(۱۳۵) وَاِدْغَامُ ذِي التَّحْرِيْمِ طَلَّقَكُنَّ قُلْ ۴ اَحَقُّ وَبِالتَّانِيْثِ وَالْجَمْعِ اُثْقِلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ تحریم والے طَلَّقَكُنَّ کا ادغام سے پڑھنا بہتر ہے،اور یہ لفظ تانیث اور جمع کی وجہ سے ثقیل پایا گیا ہے(اس لئے کاف کے بعد میم نہ ہونے کے باوجود بھی تخفیف کی غرض سے ادغام کیا گیا ہے)

﴿النحو والعربية﴾

اَحَقُّ ،اَوْلٰی ، واَجْدَر ،کلام کی تقدیر یوں ہوئی، قُلْ اِدْغَامُ ذِي التَّحْرِيْمِ طَلَّقَكُنَّ اَحَقُّ ۔ اِدْغَامُ مبتداء، ذِي التَّحْرِيْمِ مضاف الیہ۔ طَلَّقَكُنَّ عطف بیان۔ اَحَقُّ خبر۔ اور جملہ منصوب المحل ہے، جو قُلْ کا مفعول ہے، وَبِالتَّانِيْثِ ،اُثْقِلَا سے متعلق ہے۔

توضیح: یعنی لفظ طَلَّقَكُنَّ میں اگر چہ ادغام کی دوسری شرط میم جمع مفقود ہے اور اسی وجہ سے بعض نے اس میں اظہار اختیار کیا ہے،مگر ادغام اولی ہے، کیونکہ تانیث اور جمع کی وجہ سے اس میں ثقل پایا جاتا ہے،اور ادغام سے تخفیف حاصل ہوجائے گی۔

دوکلموں کے متقاربین کا بیان

(۱۳۶) وَمَهْمَا يَكُوْنَا كِلْمَتَيْنِ فَمُدْغِمٌ ۵ اَوَائِلَ كِلْمِ الْبَيْتِ بَعْدُ عَلَى الْوِلَا

ترجمہ: اور جب وہ حرفین متقاربین دوکلموں میں ہوں تو ابوعمرو ادغام کرتے ہیں،ان حرفوں کا جو اس شعر کے بعد متصل اگلے شعر کے کلمات کے اول اول حروف ہیں، جو پے در پے آرہے ہیں(جو کل سولہ ۱۶ حروف ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْوِلَاء ، اَلتَّتَابُع ، ضمیر يَكُوْنَا متقاربین کلمتین کی طرف راجع ہے، جو كَانَ کی خبر کی وجہ سے منصوب ہیں، فَمُدْغِمٌ مبتداء محذوف یعنی ابوعمرو کی خبر ہے۔

(۱۳۷) شَفَا لَمْ تَضِقْ نَفْسًا بِهَا رُمْ دَوَاضِنٍ ۶ ثَوٰى كَانَ ذَا حُسْنٍ سَاٰى مِنْهُ قَدْ جَلَا

ترجمہ: شفا (عورت کا نام) جو اخلاق و مروت میں تنگدل نہیں، اس سے ایک ایسے بیمار کیلئے دوا طلب کر جس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری نے جڑیں پکڑ لی ہیں، یہ بیمار پہلے خوبصورت تھا لیکن بیماری کی وجہ سے اس کا بُرا حال ہوگیا ہے اور پراگندہ حالی نمایاں طور پر ظاہر ہوگئی۔

﴿النحو والعربية﴾

تَضِقْ ، مِنَ الضِّیقِ ، تنگ ۔ رُمْ ، اُطْلُبْ ، طلب کر۔ الضَّنِي ، اَلْهَزَالُ ، لاغر عاشق۔ ثَوَا ، اَقَامَ ٹھہر گئی۔ سَـاىِ ، سَاءَ سے مقلوب ہے، بدنما۔ شـفا مبتداء۔ لَمْ تَضِقْ خبر۔ نـفسًا تمیز، ثَوٰی کی ضمیر ضِنٰی کیلئے ہے۔

توضیح: دوسرے شعر میں متقاربین کے مدغم حروف کو شمار کیا ہے، جو شِـفَا کا شین لَم کا لام تَـضِقْ کا تاء جَلَا کے جیم تک کل سولہ حروف ہیں، ان کے مدغم فیہ حروف کو آگے تفصیل کے ساتھ شعر نمبر ۸ تا ۲۲ میں بیان کیا گیا ہے، جبکہ شعر نمبر ۷ میں متقاربین کے موانع ادغام کو بیان فرمائیں گے۔

(۱۳۸) اِذَا لَـمْ یُـنَـوَّنْ اَوْ یَـکُـنْ تَـا مُـخَـاطِـبٍ ۷ وَمَـا لَیْـسَ مَـجْـزُوْمًـا وَلَا مُتَثَـقِّلَا

ترجمہ: (ادغام متقاربین کی شرط یہ ہے) کہ جب پہلا حرف نہ منون ہو، نہ تائے خطاب اور نہ مجزوم اور نہ مشدد (جیسے نَـذِیْرٌ لَّکُمْ ، فَلَبِسْتَ سِنِیْنَ ، لَمْ یُؤْتَ سَعَةً ، اَشَدَّ ذِکْرًا ، ان کلمات میں موانع کی وجہ سے ادغام نہیں ہوگا)

نوٹ: متقاربین میں تاء متکلم قرآن مجید میں نہیں پائی گئی، اس لئے یہاں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

﴿النحو والعربية﴾

یُنَوَّنْ کی ضمیر حرف المدغم کیلئے ہے اور اسی طرح یَکُنْ کی ضمیر بھی مَا مصدریہ ہے۔

متقاربین کے سوله حروف کے مدغم فیه حروف کی تفصیل

ناظمؒ نے اس تفصیل میں حروف کی ترتیب کو تیسیر کے مطابق اختیار کیا ہے، اور اکثر مخارج کی ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے، چنانچہ ترتیب یہ ہے، حَقْ ، کَجٍ ، شَضْ ، سَدَ ، تَثْ ، ذَلَ ، رَنْ ، مَبَ ۔

(۱۳۹) فَزُحْـزِحَ عَـنِ الـنَّـارِ الَّـذِیْ حَـاهُ مُـدْغَـمٌ ۸ وَفِـیْ الْـکَـافِ قَـافٌ وَهُوَ فِی الْقَافِ اُدْخِلَا

ترجمہ: پس زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ ، ایسی مثال ہے، جس کی حاء کا عین میں ادغام کیا گیا ہے، اور کاف میں قاف کا ادغام کیا گیا ہے، اور وہ کاف قاف میں داخل کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۰) خَـلَـقَ كُـلَّ شَـيْءٍ لَکَ قُصُوْرًا وَاُظْهِـرَا ۹ اِذَا سَكَـنَ الْـحَـرْفُ الَّـذِیْ قَبْلُ اَقْبَلا

ترجمہ: جیسے خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور لَكَ قُصُوْرًا دونوں میں ادغام کیا گیا ہے، جبکہ وہ حرف جو ان سے پہلے آرہا ہو، ساکن ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

اُدْخِل ای اُدْغِمَ۔ اَقْبَلَ ای جَعَلَ قبلتها۔ فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ۔ مبتداء۔ اَلَّذِیْ جَاهُ مُدْغَمٌ خبر قاف فاعل، فعل محذوف اُدْخِلَ ہے۔

هُوَ کی ضمیر کاف کو راجع ہے، اور اُظْهِرَا کی ضمیر کاف وقاف دونوں کیلئے ہے، قَبْلُ مبنی بر ضم اَیْ قَبْلَهُمَا

توضیح: متقاربین کے ۱۶ سولہ حروف میں سے۔(۱) پہلے حرف حاء کا ادغام عین میں صرف ایک جگہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (آل عمران ۱۹ع) میں ہوتا ہے۔ باقی ہر جگہ اظہار ہوتا ہے، جیسے ذُبِحَ عَلَى وغیرہ۔

(۲) دوسرے حرف قاف کا کاف میں گیارہ جگہ ادغام ہوا ہے۔

(۳) تیسرے حرف کاف کا قاف میں ۳۲ بتیس جگہ ادغام ہوا ہے۔ ان دونوں کے ادغام کی شرط یہ ہے، کہ دونوں دو کلموں میں ہوں، اور دونوں سے قبل حرف متحرک ہو، جیسے جَنّٰتِكَ قُلْتَ، لَكَ قُصُوْرًا، خَلَقَ كُلَّ وغیرہ، اگر کلمہ ایک ہو، تو اظہار ہوگا، جیسے خَلَقَكَ۔ اور اگر ماقبل ساکن ہوگا، تو بھی اظہار ہوگا۔ جیسے فَوْقَ كُلِّ، اِلَيْكَ قَالَ۔

(۱۴۱) وَفِـیْ ذِی الْـمَـعَـارِجِ تَّـعْرُجُ الْـجِيْـمُ مُـدْغَـمٌ ۱۰ وَمِـنْ قَبْـلُ اَخْرَجَ شَّطْاَهٗ قَدْ تَثَـقَّلا

ترجمہ: اور ذِی الْـمَـعَـارِجِ تَّعْرُجُ (سورۃ المعارج) کی جیم تاء میں مدغم ہوئی ہے، اور اس سے قبل (یعنی سورۃ الفتح ۲ع) اَخْرَجَ شَّطْأَهٗ (کا شین بھی ادغام کی وجہ سے) مشدد ہو گیا ہے، یعنی جیم کا شین میں ادغام ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَقَّلَا اَیْ اَدْغَمَ۔ اَلْجِيْمُ مبتداء، مُدْغَمٌ خبر۔ اور فِـیْ ذِی الْـمَـعَارِجِ تَّعْرُجُ اس کا ظرف ہے، اسی طرح اَخْرَجَ مبتداء، ثَقَّلَا خبر۔ مِنْ قَبْلُ اس کا ظرف مضاف الیہ محذوف مبنی بر ضمہ ہے۔

توضیح: (۴) چوتھا حرف جیم کا صرف دو حرفوں تاء اور شین میں ایک ایک جگہ ادغام کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ ۔ (۲) اَخْرَجَ شَطْأَهٗ (سورۃ فتح ۴ع) جیم کے بعد تاء اور شین اور کہیں قرآن میں نہیں آیا۔

(۱۴۲) وَعِنْدَ سَبِيْلًا شِيْنُ ذِى الْعَرْشِ مُدْغَمٌ　۱۱　وَضَادَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ مُدْغَمًا تَلَا

ترجمہ: اور سَبِيْلًا کے سین میں ذِى الْعَرْشِ کا شین مدغم ہوا ہے (صرف ایک جگہ قرآن میں) اور ابو عمروؒ نے لِبَعْضِ کے ضاد کو شَأْنِهِمْ کے شین میں مدغم پڑھا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

تَلَا يَتْلُوْا، تِلْوًا سے پیروی اور تِلَاوَۃً سے پڑھنے کے معنی میں ہے، شِيْنُ مبتداء ، مُدْغَمٌ خبر عِنْدَ سَبِيْلًا اس کے لئے ظرف ہے۔

توضیح: (۵) پانچویں حرف شین ، کا سین میں صرف ایک جگہ پورے قرآن میں (اسراء ۵ع) کے ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا میں ادغام ہوا ہے۔

(۶) چھٹے حرف ضاد کا حرف شین میں صرف ایک جگہ (سورۃ نور ۹ع) کے لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ میں ادغام ہے۔

(۱۴۳) وَفِى زُوِّجَتْ سِيْنُ النُّفُوْسِ وَمُدْغَمٌ　۱۲　لَهُ الرَّأْسُ شَيْبًا بِاِخْتِلَافٍ تَوَصَّلَا

ترجمہ: اور زُوِّجَتْ کی زاء میں اَلنُّفُوْسُ کی سین کا ادغام کیا گیا ہے۔ اور اَلرَّأْسُ کا سین شَيْبًا کے شین میں اس ابو عمروؒ کے لئے ادغام کیا گیا ہے، اس حالت میں کہ اختلاف کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سِيْنُ کا رفع نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ہے، فعل اُدْغِمَ محذوف۔ وَفِى زُوِّجَتْ اس کا ظرف ہے۔ اَلرَّأْسُ مبتداء۔ مُدْغَمٌ لَهٗ اس کی خبر، بِاخْتِلَافٍ ای حَاصِلًا بِاِخْتِلَافٍ ۔

توضیح: (۷) ساتواں حرف سین کا زاء میں صرف ایک جگہ اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر میں) ادغام کیا گیا ہے۔ اور شین میں صرف ایک جگہ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا (سورۃ مریم ۱ع) میں ادغام کیا گیا ہے مگر اس میں اظہار اور ادغام دونوں ہیں، یعنی باقی جگہوں میں ادغام پڑھتے ہوئے اس میں اظہار بھی پڑھ سکتے ہیں، اظہار مطوع کے طریق سے اور ادغام باقی طرق سے۔ اظہار کی وجہ ہمزہ کے ابدال سے تخفیف کا حاصل ہو جانا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ناظمؒ نے جہاں کوئی کلمہ خاص طور سے ذکر کیا ہے، ادغام صرف اسی میں ہوگا، اگر کہیں دوسری جگہ متقاربین جمع بھی ہوں تو ادغام نہیں ہوگا، جیسے اَلرَّأْ سُ شَيْبًا سین کا شین میں صرف اسی ایک کلمہ میں ادغام ہوگا، اور لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا میں اظہار ہوگا، ادغام نہیں ہوگا۔ اس کے بعد کے اشعار میں ناظمؒ نے ۱۶ سولہ حروف مدغم میں سے بقیہ ۹ حروف کے مدغم فیہ کو قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا ہے۔

(۱۴۴) وَلِلدَّالِ كِلْمٌ تُرْبُ سَهْلٍ ذَكَا شَذًا ۱۳ ضَفَا ثَمَّ زُهْدٌ صِدْقُهُ ظَاهِرٌ جَلَا

ترجمہ: اور دال کے مدغم فیہ حروف چند کلموں میں ہیں، جو تــرب، سهــل، ذكــا، شــذا، ضــفــا، ثم، زهد صــدق، ظاهــر، جــلا، ان دس کلمات کے شروع والے ۱۰ دس حروف ہیں۔ ان کلمات کے معنی یہ ہیں (سہل ابومحمد بن عبداللہ تستری) (یا ہر مؤمن) کی قبر کی مٹی، تیز خوشبو کے اعتبار سے مہک گئی ہے، اور مشتعل ودراز ہوگئی، وہاں قبر میں ایسا زھد (دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا دھیان مالک کی رضاء مدفوں ہے) جسکی سچائی ظہور کے اعتبار سے ظاہر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كِلْمٌ مبتداء۔ لِلدَّالِ خبر۔ تُرْبُ سَهْلٍ اِلَى آخِرِهٖ، كِلْمٌ سے بدل ہے، ذَكَا اِشْتِعَالُ النَّارِ شَذَاء، حِدَّةُ الرَّائِحَةُ، جَلَا اصل میں جَلَاءَ ظاہر کے فاعل سے تمیز، جَلَا مقصور ماضی کی صورت میں مستانفہ ہے۔

(۱۴۵) وَلَمْ تُدَّغَمْ مَفْتُوحَةً بَعْدَ سَاكِنٍ ۱۴ بِحَرْفٍ بِغَيْرِ التَّاءِ فَاعْلَمْهُ وَاعْمَلَا

ترجمہ: اور نہیں مدغم ہوتی یہ دال مفتوح ہونے کی حالت میں ساکن کے بعد کسی حرف میں بھی، سوائے تاء کے۔ پس تو اس شرط کو جان لے، اور عمل بھی کر۔

﴿النحو والعربية﴾

تُدَّغَمْ رَاجِعٌ اِلَى الدَّالِ۔ مفتوحة اس سے حال ہے۔ وَاعْمَلَا، بانون خفیفہ وَاعْمَلَنْ، الف سے ابدال۔

توضیح: (۸) آٹھواں حرف دال یعنی ۱۶ سولہ حرفوں میں سے آٹھویں حرف دال کا ادغام دس حروف میں جو تُرْبُ سے جَلَا کے ۱۰ دس کلمات کے شروع کے حروف ہیں کیا جاتا ہے، مگر اس کیلئے شرط یہ ہے کہ دال مفتوح بعد حرف ساکن کے نہ ہو، یہ شرط تاء کیلئے نہیں باقی ۹ حرفوں کیلئے ہے، اس لئے کہ دال اور تاء متجانسین ہیں، جس کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثقل ان میں زیادہ ہے، تاء سے قبل دال مفتوح ساکن کے بعد دو جگہ آئی ہے، جس میں ادغام کیا گیا ہے (۱) کَادَ تَّزِيْغُ (توبہ۱۴ع) (۲) بَعْدَ تَّوْكِيْدِهَا (نحل۱۳ع) حروف تہجی کی ترتیب سے دال کے مدغم فیہ یہ دس، ت ث جَذَرَ سَشَ صضظ حروف ہیں، ان دس حروف میں ۴۳ تینتالیس جگہ ادغام ہوتا ہے، جسکی تفصیل یہ ہے، کہ دال کی تین حالتیں ہیں۔

اول: دال متحرک ماقبل متحرک جیسے عَدَدَ سِّنِيْنَ ، اَلْمَسْجِدَ تِّلْكَ ، نَفْقِدُ صُّوَاعَ شَهِدَ شَّاهِدٌ۔

دوم: دال کا ماقبل ساکن اور دال مکسور یا مضموم جیسے بَعْدِ ظُّلْمِهٖ ، مِنْ بَعْدِ ذّٰلِكَ، يُرِيْدُ ظُّلْمًا يُرِيْدُ ثَّوَابَ، تُرِيْدُ زِّيْنَةَ، مِنْ بَعْدِ ضَّرَّآءَ۔ ان دونوں صورتوں میں دال کا دس حرفوں میں ادغام ہوتا ہے۔

سوم: دال ساکن کے بعد ہو اور دال پر فتحہ ہو اس صورت میں صرف تاء میں ادغام دو جگہوں میں ہوا ہے جو اوپر ذکر کردی ہیں، باقی حروف میں نہیں ہوتا، جیسے لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ، بَعْدَ ذٰلِكَ ، بَعْدَ تُبُوْتِهَا، دَاوٗدَ شُكْرًا، دَاوٗدَ زَبُوْرًا وغیرہ میں ادغام نہیں ہوگا۔

(۱۴۶) وَفِيْ عَشْرِهَا وَالطَّاءِ تُدْغَمُ تَاءُ هَا ۱۵ وَفِيْ اَحْرُفٍ وَجْهَانِ عَنْهُ تَهَلَّلَا

ترجمہ: اور اس دال کے دس حرفوں اور طاء میں (ان سولہ حرفوں کی) تاء کا ادغام کیا جاتا ہے، اور چند کلمات میں ان ابوعمرؒو سے ایسی دو وجوہ ہیں جو روشن ہوگئی ہیں۔

(۱۴۷) فَمَعْ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ الزَّكٰوةَ قُلْ ۱۶ وَقُلْ اٰتِ ذَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ عَلَا

ترجمہ: پس تو کہہ دے (کہ اظہار وادغام دونوں وجوہ والا کلمہ) الزَّكٰوةَ ثُمَّ ہے، اس حالت میں کہ یہ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ سمیت ہے، اور تو کہہ دے کہ (تیسرا دو وجوہ والا) اٰتِ ذَاالْقُرْبٰى اور (چوتھا) وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ بھی ہے، یہ خلاف بلند ہوگیا ہے۔

(۱۴۸) وَفِيْ جِئْتِ شَيْئًا اَظْهَرُوْا لِخِطَابِهٖ ۱۷ وَنُقْصَانِهٖ وَالْكَسْرُ الْاِدْغَامَ سَهَّلَا

ترجمہ: اور ان ناقلین نے اظہار کیا ہے، جِئْتِ شَيْئًا میں اس کے مخاطب ہونے اور (تعلیل کے سبب لفظ کے) حروف کم ہوجانے کی بناء پر، اور کسرہ نے ادغام کو آسان کردیا ہے، اصل وجہ خطاب کی تاء ہے، نقصان کا ذکر تاکیداً ہے، دونوں وجوہ جائز ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

وَفِیْ عَشْرِهَا کی ضمیر دال کیلئے ہے۔ وَجْهَانِ مبتداء۔ تَهَلَّلَا اس کی صفت۔ فِیْ اَحْرُفٍ خبر۔ اس کی ضمیر وَجْهَانِ کیلئے ہے۔

توضیح: (۹) نویں حرف تاء کا گیارہ حرفوں میں ادغام ہوتا ہے، جو تاء کا تاء میں تو مثلین کے قبیل سے ہے، اور تاء کا طاء میں متجانسین کے قبیل ہے، اور باقی ۹ نو حروف میں ادغام متقاربین ہے، اور یہ حروف دس تو وہی ہیں جو دال کے مدغم فیہ گذشتہ شعر میں بیان ہو چکے ہیں، اور ایک طاء ہے، ترتیب یہ ہے، تـثـ ،جـذ زس ،سصض ، ظط ۔ مثالیں، الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ یہ مثلین کی مثال ہے، گذشتہ باب میں اس کا بیان ہو چکا ہے (۱) وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۔ (۲) بِالسَّاعَةِ السَّعِيْرًا۔ (۳) الْجَنَّةِ الزُّمَرًا۔ (۴) وَالْمَلٰٓئِكَةِ صَفًّا (۵) الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ۔ (۶) بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ (۷) الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ (۱۰) بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ۔

مگر مندرجہ ذیل چھ کلمات میں دونوں وجوہ (اظہار وادغام) جائز ہیں (۱) حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ (سورۃ جمعہ ع۱) (۲) الزَّكٰوةَ ثُمَّ ۔ (۳) وَاٰتِ ذَالْقُرْبٰى (اسراء ۳ع)۔ (۴) فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى (روم ۴ع)۔ (۵) وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ (۶) جِئْتِ شَيْئًا (مریم ۲ع)

نوٹ: وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً میں جازم کی وجہ سے صرف اظہار ہے۔

---

(۱۴۹) وَفِیْ خَمْسَةٍ وَّهِیَ الْاَوَائِلُ ثَاؤُهَا　۱۸　وَفِی الصَّادِ ثُمَّ السِّيْنِ ذَالٌ تَدَخَّلَا

ترجمہ: اور ان (مدغم سولہ حرفوں میں کی) ثاء پانچ حروف میں مدغم ہوتی ہے اور وہ (دال کے دس حرفوں میں سے) پہلے ہیں، اور ذال، ضاد، اور پھر سین میں داخل ہوتی ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

ثَاؤُهَا مبتداء، ضمیر سِتَّةَ عَشَرَ حَرْفًا کیلئے ہے۔ فِیْ خَمْسَةٍ متعلق ہے تُدْغَمُ کے۔ وَذَالٌ مبتداء، تَدَخَّلَا ای دَخَلَ قَلِيْلًا قَلِيْلًا کے معنی میں ذَالٌ کی خبر ہے۔

توضیح: (۱۰) دسویں حرف ثاء کا ادغام دال کے مدغم فیہ ابتداء والے یعنی تـذ سشـض پانچ حرفوں میں ہوتا ہے، تاء کا ذال میں تو متجانسین کے قبیل سے جیسے وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ اور باقی چار متقاربین کے قبیل سے جیسے (۱) حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۔ (۲) وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ (۳) حَيْثُ شِئْتُمَا (۴) حَدِيْثُ ضَيْفِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) گیارھویں حرف ذال کا ادغام دو حرفوں (۱) سین (۲) صاد میں ہوتا ہے، مثالیں فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ، دو جگہ (کہف ۸ع) اور صاد میں ایک جگہ مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً (لقمن ا ع)۔

(۱۵۰) وَفِي اللَّامِ رَاءٌ وَهِيَ فِي الرَّا وَأُظْهِرَا　۱۹　إِذَا انْفَتَحَا بَعْدَ الْمُسَكَّنِ مُنْزَلَا

ترجمہ: اور راء، لام میں اور وہ لام، راء میں مدغم ہوتا ہے، اور یہ دونوں اظہار سے پڑھے جاتے ہیں، جب یہ دونوں ساکن حرف کے بعد محل کے اعتبار سے مفتوح ہوں۔

(۱۵۱) سِوَى قَالَ ثُمَّ النُّونُ تُدْغَمُ فِيهِمَا　۲۰　عَلَى إِثْرِ تَحْرِيكٍ سِوَى نَحْنُ مُسْجَلَا

ترجمہ: (ساکن کے بعد ہر لام مفتوح کا اظہار کیا جاتا ہے) سوائے قَالَ کے لام کے، پھر نون حرکت کے بعد ان ہی دونوں لام اور راء میں مدغم ہوتا ہے، اس حالت میں کہ وہ نون بلا قید کیا ہوا ہے، سوائے نَحْنُ کے نون کے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

رَاءٌ مبتداء، فِي اللَّامِ اسکی خبر جو تُدْغَمُ محذوف سے متعلق ہے۔ وَهِيَ مبتداء رَاجِعٌ إِلَى اللَّامِ فِي الرأس کی خبر۔ أُظْهِرَا کی ضمیر راجع ہے لام اور راء کی طرف۔ هِيَ مؤنث کی ضمیر اور أُظْهِرا تذکیر کی اس لئے کہ حروف مذکر و مؤنث دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ مُسْجَلًا تُدْغَمُ کی ضمیر سے حال ہے، یا ادغاماً مقدر کی صفت ہے، یا نَحْنُ سے حال ہے، اول بہتر ہے اسی لئے ترجمہ میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔

توضیح: (۱۲) بارھویں حرف راء کا ادغام لام میں ۸۵ پچاسی جگہ ہوتا ہے۔

(۱۳) تیرھویں حرف لام کا راء میں ۸۴ چوراسی جگہ ادغام ہوتا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے، کہ راء اور لام کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) دونوں حرکت کے بعد ہوں، جیسے سَخَّرَ لَنَا، يَغْفِرُ لِمَنْ، جَعَلَ رَبُّكَ، كَمَثَلِ رِيحٍ رُسُلُ رَبِّكَ۔

(۲) لام و راء ساکن کے بعد ہوں، اور دونوں پر کسرہ یا ضمہ ہو، جیسے بِالذِّكْرِ لَمَّا، اَلْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ سَبِيلُ رَبِّكَ۔

(۳) راء اور لام ساکن کے بعد ہوں اور دونوں پر فتحہ ہو، جیسے اَلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ، فَيَقُولَ رَبِّي، اس تیسری صورت میں ہر جگہ لام و راء کا اظہار ہوتا ہے، مگر قَالَ کے لام کا ہر جگہ راء میں ادغام ہوتا ہے، جیسے قَالَ رَبِّ قَالَ رَجُلٌ۔

(۱۴) چودھویں حرف نون کا ادغام راء اور لام دو حرفوں میں ہوتا ہے، راء میں ۵ پانچ جگہ اور لام میں ۷۳ تہتر جگہ، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل یہ ہے کہ نون کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) نون حرکت کے بعد ہو، اس صورت میں ہر جگہ ادغام ہوتا ہے جیسے تَأَذَّنَ رَبُّكَ ، خَزَائِنَ رَحْمَةِ ، اٰمَنَ لِمُوْسٰى ، اٰذِنَ لَكُمْ ۔

(۲) نون ساکن کے بعد ہو، اور نون پر چاہے جو بھی حرکت ہو، اس صورت میں دونوں حرفوں سے پہلے اظہار ہوتا ہے، جیسے يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ، مُسْلِمَيْنِ لَكَ مگر نَحْنُ کے نون کا ہر جگہ ادغام ہوتا ہے۔

جیسے نَحْنُ لَهٗ ۔ لام اور راء کا ادغام سیبویہ وخلیل کی رائے پر متقاربین ہے، اور فراء کے نزدیک متجانسین ۔ قَالَ کثرت استعمال کی وجہ سے اور نَحْنُ کا ضمہ لازمی ہونے کی وجہ سے ثقیل ہے، اس لئے یہ مستثنیٰ ہیں، کہ ادغام سے تخفیف حاصل ہو جائے۔

نوٹ: نَحْنُ کے نون کے بعد لام قرآن مجید میں دس جگہ آیا ہے، جبکہ راء کہیں نہیں آیا۔

(۱۵۲) وَتُسْكَنُ عَنْهُ الْمِيْمُ مِنْ قَبْلِ بَائِهَا ۲۱ عَلٰى اِثْرِ تَحْرِيْكٍ فَتَخْفٰى تَنَزُّلَا

ترجمہ: اور ان ابو عمروؒ سے میم اپنی باء سے قبل حرکت کے بعد ساکن کی جاتی ہے، پھر وہ میم اخفاء والی ہو جاتی ہے (تلفظ میں) کمی ہونے کیلئے، تَنَزُّلَا تمیز یا مفعول لہ، تَخْفٰى کا عطف تُسْكَنُ پر ہے۔

توضیح: (۱۵) پندرھویں حرف میم کا اخفاء یعنی اگر میم سے پہلے حرف پر حرکت ہو، اور اس کے بعد باء آجائے، جیسے اٰدَمُ بِالْحَقِّ ، اَعْلَمُ بِمَا ، تو ابو عمروؒ میم کو ساکن کر کے اخفاء سے پڑھتے ہیں، تُسْكَنُ اور تَخْفٰى میں اشارہ ہے، کہ اس میں ادغام کی طرح تشدید نہیں ہوئی، چونکہ میم ساکن کئے جانے میں مدغم کے ساتھ شریک ہے، اس لئے اسے اس باب میں لائے ہیں۔

(۱۵۳) وَفِيْ مَنْ يَّشَاءُ بَا يُعَذِّبُ حَيْثُ مَا ۲۲ اَتٰى مُدْغَمٌ فَادْرِ الْاُصُوْلَ لِتَاْصُلَا

ترجمہ: اور يُعَذِّبُ کی باء مَنْ يَّشَاءُ کے میم میں مدغم ہوتی ہے، اس حالت میں کہ یہ جس جگہ بھی آئے پس تو ادغام کے قواعد کو جان لے تاکہ تو اصل اور مرجع بن جائے۔

﴿النحو والعربية﴾

باء مبتداء ہے، يُعَذِّبُ مضاف الیہ، مُدْغَمٌ خبر ہے۔ حَيْثُ مَا اَتٰى حال مَا زائدہ اى حَيْثُ اَتٰى فِي الْقُرْاٰنِ لِتَاْصُلَا اى لِتَشَرُّفَ ، وَتفسير اَصْلًا وَمَرْجَعًا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶) سولھویں حرف باء کا ادغام میم میں یہ متجانسین کے قبیل سے ہے۔ باء کا میم میں صرف يُعَذِّبُ مَّنْ يَّشَاءُ میں ہر جگہ ادغام ہوگا، اور یہ پانچ جگہ آیا ہے (آل عمران، مائدہ، عنکبوت، فتحا، البتہ بقرہ والا ابوعمرو کیلئے باء ساکن ہے اس لئے یہ ادغام صغیر کے باب سے ہے۔ ادغام کی بحث کے اختتام پر ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ تو ان قواعد کو ضبط کر لے تاکہ لوگ ان کے معلوم کرنے میں تیری طرف رجوع کریں۔

تنبیہات

(۱۵۴) وَلَا يَمْنَعُ الْإِدْغَامُ إِذْ هُوَ عَارِضٌ ۲۳ إِمَالَةَ كَالْأَبْرَارِ وَالنَّارِ اَثْقَلَا

ترجمہ: اور ادغام چونکہ وہ عارضی ہے اس لئے وہ مشدد ہونے کی حالت میں بھی، اَلْاَبْرَار اور اَلنَّار جیسے کلمات کے امالہ کو منع نہیں کرتا، جیسے وَالنَّهَارَ لَآيَاتٍ ، النَّارُ رَّبَّنَا ، یعنی امالہ ادغام کی صورت میں بھی ہوتا ہے، کَالْاَبْرَار ، کاف مثل کے معنی میں ہے، اَثْقَلَا ، الف اطلاقی، الادغام کا حال مؤکد ہے۔

(۱۵۵) وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِي غَيْرِ بَاءٍ وَّمِيْمِهَا ۲۴ مَعَ الْبَاءِ اَوْ مِيْمٍ وَّكُنْ مُتَاَمِّلَا

ترجمہ: اور تو اشمام کر، اور روم کر، باء اور اس کی میم کے سوا اس حالت میں کہ یہ دونوں باء کے ساتھ ہوں یا میم کے ساتھ، اور تو غور کرنے والا رہ۔

﴿النحو والعربية﴾

غَيْرَ بَاءٍ اَيْ فِيْ كُلِّ مُدْغَمٍ غَيْرِ بَاءٍ وَّمِيْمٍ فِيْ بَاءٍ اَوْ مِيْمٍ وَفِيْ غَيْرِ مِيْمٍ مُّدْغَمَةٍ فِيْ مِيْمٍ اَوْ مُخْفَاةٍ عِنْدَ بَاءٍ .

توضیح: یعنی مثلین، متجانسین، متقاربین میں سے جن حروف کا ادغام ہوتا ہے، ان میں حرکت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے روم و اشمام بھی جائز ہیں، مگر باء اور میم مستثنیٰ ہیں، چونکہ مدغم کا سکون وقفی سکون کے مشابہ ہے اس لئے وقف کے احکام اس میں بھی جاری ہونگے، اشمام کی صورت میں تو ادغام کامل باقی رہتا ہے، مگر روم میں حرکت کسرہ وضمہ کا کچھ حصہ اداء ہوتا ہے، اس لئے ادغام باقی نہیں رہتا، نیز وقف میں تو تلفظ کے بعد روم و اشمام اداء ہوتے ہیں، جبکہ ادغام میں تلفظ کے ساتھ ہی ساتھ اداء کرنا ضروری ہوتا۔ اس لئے وقفی سکون میں باء، اور میم میں تو روم و اشمام ہوتا ہے، مگر ادغامی سکون میں نہیں ہوتا، چونکہ باء اور میم ہونٹوں کے کامل ملانے سے اداء ہوتے ہیں، اور روم و اشمام بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونٹوں کے ناقص ملانے اور ہونٹوں ہی کے اشارہ سے اداء ہوتے ہیں، اس لئے دونوں بیک وقت جمع نہیں ہو سکتے۔
اور بعض نے فاء کے بعد فاء کو بھی مستثنیٰ کیا ہے اور بعض نے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔

نوٹ: اگر مدغم سے پہلے حروف مدہ یا لین ہوں، جیسے قَالَ لَّهٗ ، اَلرَّحِيْمُ مَّلِكِ ، كَيْفَ فَّعَلْنَا ، تو مدوقفی کی طرح اس میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں، اور روم واشمام بھی، مگر روم کے ساتھ صرف قصر جائز ہے، لَاتَأْ مَنَّا (یوسف) میں سب قراء کے لئے روم واشمام دو وجوہ ہیں۔

(۱۵۶) وَاِدْغَامُ حَرْفٍ قَبْلَهٗ صَحَّ سَاكِنٌ ۲۵ عَسِيْرٌ وَبِالْاِخْفَاءِ طَبَّقَ مَفْصِلَا

ترجمہ: اور اس حرف کا ادغام کرنا دشوار ہے، جس سے پہلے صحیح ساکن ہو، اور وہ قاری ایسے (حرف میں) اخفاء یعنی اختلاس کرنے کے ذریعہ درستی کو پہنچا ہے۔
یعنی جب اختلاس کرلے گا، تو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ لازم آنے کے اعتراض سے بچ جائے گا، عَسِيْرٌ سے مراد دشوار ہے ناجائز نہیں۔

(۱۵۷) خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ ۲۶ وَفِي الْمَهْدِ ثُمَّ الْخُلْدِ وَالْعِلْمِ فَاشْمُلَا

ترجمہ: اس کی مثالیں خُذِ الْعَفْوَ وَّاْمُرْ ، پھر مِنْ بَعْدِ ظُّلْمِهٖ ، اور فِي الْمَهْدِ صَّبِيًّا، اَلْخُلْدُ جَّزَاءً اور اَلْعِلْمُ مَّالَمْ يَاْتِكَ ہیں۔ اور (تو مزید مثالوں) کو ضرور شامل کریں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

وَاِدْغَامُ مبتداء، عَسِيْرٌ خبر یا ادغام کی اضافت مفعول کی طرف ہے، فاعل قاری مقدر ہے۔ صَحَّ حَرْفٍ کی صفت۔ اور قَبْلَهٗ صَحَّ کا ظرف ۔ طَبَّقَ الْمَفْصَلُ ای اَصَابَ الصَّوَابُ ۔طَبَّقَ کی ضمیر قاری یا قائل کیلئے ہے ، طَبَّقَ الْمَفْصَلُ ، تلوار جوڑ پر لگی، طَبَّقَ فُلَانُ الْمَفْصَلُ ،فلاں شخص قول وفعل واعتقاد میں درستی کو پہنچ گیا۔ فَاشْمُلَا بفتح الميم اوبضمه ای عَمِّمْ اَوْ اَسْرِعْ ،عام کر، جلدی کر۔ شَمُلَ الْاَمر اِذَا عَمَّ وَاَحَاطَ بِهٖ۔

توضیح: یعنی جس جگہ مدغم سے پہلے واو، الف، یاء کے سوا کوئی اور حرف ساکن ہو، جسے ساکن صحیح کہتے ہیں وہاں ادغام کرنا دشوار ہے، مثلاً نَحْنُ لَّهٗ ، شَهْرُ رَّمَضَانَ ، اس میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہا ہوجاتا ہے جس کو اہل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربیت جائز نہیں رکھتے۔ اور جو لوگ ایسے کلمات میں اخفاء یعنی اختلاس کرتے ہیں، وہ درستی کو پہنچ گئے ہیں، کہ اجتماع ساکنین علی غیر حدھا لازم نہ آنے کی وجہ سے اعتراض سے بچ گئے ہیں، ناظم "خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ الخ پانچ مثالیں لائے ہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ حرکت اور حرف علت چاہے مدہ ہو یا لین کے بعد، تو ادغام و تشدید کا ادا کرنا آسان ہے، اور ساکن صحیح کے بعد دشوار، مگر نا جائز نہیں، بلکہ فعلاً صحیح اور ثابت ہے ۔

توجیہ: اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ وقف اور ادغام دونوں سہولت کیلئے کیے جاتے ہیں، دونوں کے کوائف بھی ایک ہیں، اور وقف میں اجتماع ساکنین علی غیر حدھا جائز ہے، تو ادغام میں بھی جائز ہے، جب دونوں کی غرض ایک ہے، تو دونوں کا حکم بھی ایک ہی ہونا چاہئے، اور جن لوگوں نے ادغام کی متواتر قرأت پر اعتراض کیا ہے اس سے خود وہی بے دینوں میں شامل ہوگئے (ملاعلی قاری) حاصل یہ کہ متقدمین ادغام اور اختلاس دونوں کو صحیح و جائز بتاتے ہیں، اور نشر میں بھی دونوں کو صحیح کہا ہے اور عمل بھی اسی پر ہے۔

فائدہ: علامہ دانی" فرماتے ہیں کہ ابوعمروؒ کی قرأت میں ادغام کبیر کو ہم نے شمار کیا ہے، ابن مجاہدؒ اور ان کے اصحاب کے مذہب پر تو ۲۷۳ دو سو تہتر ہیں، اور ہماری قرأت پر ۳۰۵ تین سو پانچ ۔ بتیس میں اہل اداء کا اختلاف ہے۔

دوری وسوسی کی ادغام، مد منفصل اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال و تحقیق کی وجوہ

(۱) حَيْثُ شِئْتُمَا چار وجوہ (۱) اظہار و تحقیق (۲) اظہار و ابدال (۳) ادغام و ابدال
(۴) ادغام و تحقیق، چوتھی ناجائز ہے۔

(۲) وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ چار وجوہ (۱) قصر منفصل و ادغام (۲) قصر و اظہار (۳) مد و اظہار
(۴) مد و ادغام اس میں بھی چوتھی ناجائز ہے۔

(۳) يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ کی چار وجوہ (۱) تحقیق و قصر (۲) تحقیق و مد (۳) ابدال و قصر۔
(۴) ابدال و مد، دوریؒ کے لئے چاروں جائز۔ سوسیؒ کیلئے مد والی دو وجوہ ناجائز۔

(۴) مثلین، ہمزہ ساکنہ، منفصل تینوں کی صورت میں قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا، کل آٹھ وجوہ نکلتی ہیں (۱) اظہار، تحقیق، قصر (۲) اظہار، تحقیق، مد (۳) اظہار، ابدال، قصر (۴) اظہار، ابدال، مد (۵) ادغام، ابدال، قصر (۶) ادغام، ابدال، مد۔

32788

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) ادغام ، تحقیق ، قصر　　(۸) ادغام ، تحقیق ، مد ۔

ان میں سے دوری کیلئے اول پانچ صحیح ،اور باقی تین غیر صحیح ہیں ۔اور سوسیؒ کے صرف تین ۱، ۳، ۵ صحیح ہیں ۔

یعنی (۱) اظہار ، تحقیق ، قصر　(۲) اظہار ، ابدال ، قصر　(۳) ادغام ، ابدال ، قصر یہ

پہلے واضح ہو چکا ہے، کہ ناظمؒ سوسی کیلئے ادغام وابدال اور دوری کیلئے اظہار و تحقیق پڑھتے تھے ۔

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

اس باب میں ھائے ضمیر کے صلہ وعدم صلہ اور سکون کی بحث ہے، ادغام کبیر کے بعد اس باب کو لانے کی وجہ سورۃ بقرہ میں سب سے پہلے اختلافی کلمہ فِيْهِ هُدًى آیا ہے، جس میں صلہ وعدم صلہ کا اختلاف ہے، اس ھاء کو ھائے کنایہ بھی کہتے ہیں ۔اس سے واحد مذکر غائب مراد ہوتا ہے اور ھائے ضمیر اس لئے کہتے ہیں، اس سے واحد مذکر غائب کی متصل ضمیر مراد ہوتی ہے ۔

(۱۵۸) وَلَمْ يَصِلُوْا هَا مُضْمَرٍ قَبْلَ سَاكِنٍ ۱ وَمَاقَبْلَهُ التَّحْرِيْكُ لِلْكُلِّ وُصِّلَا

ترجمہ: اور ضمیر کی ھاء ساکن سے پہلے ان قرائمیں کسی نے بھی صلہ نہیں کیا، اور وہ ھاء جس سے پہلے حرکت ہو، وہ سب کے لئے پڑھی گئی ہے ۔

(۱۵۹) وَمَا قَبْلَهُ التَّسْكِيْنُ لِابْنِ كَثِيْرِهِمْ ۲ وَفِيْهِ مُهَانًا مَعْهُ حَفْصٌ اَخُوْ وِلَا

ترجمہ: اور وہ ھائے ضمیر، کہ جس کا ماقبل ساکن ہو، (مابعد متحرک ہو) ابن کثیرؒ کیلئے صلہ کیا جائے، اور فِيْهِ مُهَانًا (فرقان) میں ابن کثیرؒ کے ساتھ حفصؒ بھی متابعت والے ہیں ۔

﴿ النحو والعربية ﴾

باب هاء الكنايه ای باب احكام هاء الكنايه . هاء لَمْ يَصِلُوْا کا مفعول ہے ای لَمْ يُشْبِعُوْا هاء مُضْمَرٍ ،مُضْمَرٍ مضاف الیہ۔ قَبْلَ ،لم یصلوا کا ظرف۔ وَمَا موصولہ مبتداء ، قَبْلَهُ التحريك اس کا صلہ ، وُصِّلَ خبر، لِلْكُلِّ وُصِّلَا سے متعلق ہے۔ حفص مبتداء، اَخُوْ وِلَا اس کی خبر۔ وِلا ، وَالی تابع مصدر ، وَلَا بفتح واؤ ، وَلِی يَلِی ، بمعنی نصرت ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: ھائے ضمیر کی ماقبل و مابعد کے لحاظ سے عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں۔(۱) ھائے ضمیر ماقبل ساکن اور مابعد بھی ساکن، جیسے مِنْهُ الْمَاءَ ، فِيهِ الْقُرْاٰنُ۔ (۲) ھاء ضمیر ماقبل متحرک مابعد ساکن، جیسے لَهُ الْمُلْكُ عَبْدِهِ الْكِتَابَ۔ (۳) ھائے ضمیر ماقبل متحرک مابعد متحرک، جیسے فَلَهٗ اَجْرُهٗ۔ (۴) ھائے ضمیر ماقبل ساکن مابعد متحرک، جیسے فِيْهِ هُدًى۔ اول دوصورتوں میں کسی کے لئے بھی صلہ نہیں، اسے اول شعر میں قَبْلَ سَاكِنٍ فرما کر سب کے لئے صلہ کی نفی کر دی، تیسری صورت میں سب قرأ کے لئے صلہ ہے، اسے وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيْكُ لِلْكُلِّ کہہ کر بیان کر دیا۔ چوتھی صورت میں صرف ابن کثیر مکیؒ صاحب صلہ کرتے ہیں، اسے دوسرے شعر میں بیان فرمایا ہے، صرف ایک جگہ فِيْهٖ مُهَانًا (فرقان میں) حفصؒ نے صلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ صلہ، اشباع، مد کا مطلب ہے، کہ ضمہ او رکسرہ کو دراز کر کے واؤ مدہ اور یاء مدہ پڑھنا، اور جب اس کے بعد ہمزہ ہو، تو مد منفصل ہوگا، اسے مد صلہ بھی کہتے ہیں ۔طول، توسط والے حضرات مد کرتے ہیں، وقفاً صلہ حذف ہو جاتا ہے اس لئے کہ ھاء ساکن ہو جاتی ہے، اس کے بعد اشعار میں چند قرأ نے اپنے اصول کے خلاف کچھ ضمائر کو پڑھا ہے، ان جزئیات کو بیان فرماتے ہیں۔

(۱۶۰) وَسَكِّنْ يُؤَدِّهٖ مَعْ نُوَلِّهٖ وَنُصْلِهٖ ۳ وَنُؤْتِهٖ مِنْهَا فَـاعْتَبِرْ صَـافِيًا حَـلَا

ترجمہ: اور تو ساکن پڑھ يُؤَدِّهٖ کی ضمیر کو ساتھ ہی نُوَلِّهٖ اور نُصْلِهٖ اور نُؤْتِهٖ مِنْهَا کی ضمیروں کو، فَاعْتَبِرْ صَافِيًا حَلَا کے مرموزین، حمزہؒ، شعبہؒ اور بصریؒ کیلئے (پس تو اعتبار کر اس حال میں کہ یہ صاف اور شیرین ہے)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

يُؤَدِّهٖ يُمْكِنْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب، نُوَلِّهٖ مجرور مضاف الیہ۔ باقی کا عطف يُؤَدِّهٖ پر یا نُوَلِّهٖ پر ہے۔ فَاعْتَبِرْ اى اعتبر القول صافيًا ۔حَلَا صفت۔

(۱۶۱) وَعَنْهُمْ وَعَنْ حَفْصٍ فَأَلْقِهْ وَيَتَّقِهْ ۴ حَـمًى صَفْوُهٗ قَـوْمٌ بِخُلْفٍ وَّ اَنْهَلَا

ترجمہ: اور فَأَلْقِهْ کی ھاء کا سکون ان تینوں (حمزہؒ، شعبہؒ، بصریؒ) اور حفصؒ سے منقول ہے، اور يَتَّقِهْ کی ھاء کو حا، صاد، قاف کے مرموزین (بصری، شعبہ، خلاد) نے خلاف کے ساتھ ساکن پڑھا ہے، اور خوب سیرابی حاصل کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶۲) وَقُلْ بِسُکُوْنِ الْقَافِ وَالْقَصْرِ حَفْصُهُمْ ٭ وَیَأْتِهٖ لَدَی طٰهٰ بِالْاِسْکَانِ یُجْتَلٰی

ترجمہ: اورتو کہہ دے کہ یَتَّقِهْ کوقاف کے سکون اورھاءضمیر کے قصر (عدم صلہ) سے حفصؒ نے پڑھا ہے،اور یَأْتِهٖ جو طٰهٰ میں ہے،وہ ھاءضمیر کے اسکان کے ساتھ،یاء کے مرموزسوسیؒ کیلئے دیکھا جاتا ہے۔

(۱۶۳) وَفِی الْکُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَـانَ لِسَانُهٗ ٭ بِخُلْفٍ وَّفِیْ طٰهٰ بِوَجْهَیْنِ بُجِّلَا

ترجمہ: اوران مذکورہ بالاتمام کلمات کی ھاءضمیر میں قصر ہے،بَانَ کے مرموز قالون کیلئے بلاخلاف،اور لِسَانُهٗ کے مرموز ہشام کیلئے خلاف کے ساتھ،اورسورۂ طٰہٰ کے "یَأْتِهٖ مُؤْ مِنًا ۳ ع" بُجِّلَا کے مرموز قالون کیلئے دووجہیں ہیں۔

﴿ النحووالعربیة ﴾

فَـالْقِهْ،یُؤَدِّهٖ پرمعطوف ہو،تو سَکِّنْ کامفعول ہے،یااس کا مضاف محذوف ہے،اَیْ سُکُوْنُ فَأَلْقِهْ مَنْقُوْلٌ عَنْهُمْ ،حَفْصُهُمْ اَیْ یَقْرَأُ حَفْصُهُمْ ۔ لَدَی "طٰہٰ" کی قیدوضاحت کیلئے ہے،اس لئے کہ یَأْتِهٖ صرف طٰہٰ میں ہے۔ لِسَانُهٗ اَیْ لُغَتُهٗ ۔بُجِّلَا بوجہین کی صفت ہے،الف تثنیہ کا ہے یاالف اطلاق کا ہے جب باءجارہ بُجِّلَا سے متعلق ہے، اَیْ وَالْحَرْفُ الَّذِیْ فِیْ طٰهٰ ۔ بُجِّلَا بِوَجْهَیْنِ اَنْهَلَا ۔ اَیْ سَبَقَ النَّهْلُ وَهُوَ الشُّرْبُ الْاَوَّلُ ۔ یُجْتَلَا اَیْ یُظْهَرُبُجِّلَا ۔ اَلتَّبْجِیْلُ بمعنی اَلتَّوْقِیْرُ ، وَالتَّعْظِیْمُ ۔

توضیح: ناظمؒ ان چاراشعارمیں سات کلمات کوجودس جگہ آئے ہیں،بیان کیا ہے،چونکہ یہ تیسری صورت ھاءضمیر ماقبل متحرک ومابعدمتحرک سے تعلق رکھتے ہیں یعنی ان ساتوں کلمات کی ھاء کے ماقبل بھی حرکت ہے اور مابعدبھی۔ قاعدہ کلیہ کےاعتبارسےتمام قراءؒ کیلئے ان میں صلہ (اشباع) ہونا چاہیئے،مگربعض نے صلہ وعدم صلہ دونوں اوربعض نے عدم صلہ اوربعض نے سکون پڑھا ہے،تفصیل یہ ہے۔

(۱) پہلے تین اشعار میں ناظمؒ نے ان کلمات کی ھاء کے سکون کو بیان کیا ہے اور یَتَّقْهِ میں حفصؒ کے قاف کے سکون وقصرعدم صلہ کو،اور چوتھے شعرمیں (وَفِی الْکُلِّ) قصرالھاءسے ھاءضمیر کے صلہ وعدم صلہ کو۔اشعار میں غورکرنے سے قراءٓت کا نکالنااوریادرکھنا آسان ہوگا،چنانچہ پہلے شعرمیں اوردوسرے کے پہلے مصرعہ میں حمزہؒ شعبہؒ،بصریؒ کیلئے کل پانچ کلمات، یُؤَدِّهٖ ، نُوَلِّهٖ ، نُصْلِهٖ ، نُؤْتِهٖ ، فَأَلْقِهْ ، میں ھاء کا سکون بیان فرمایا،اورفالقہ میں حفص کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی سکون باقی تمام غیر مرموزین کیلئے حرکت کسرہ متعین ہوگا۔

(۲) وَفِی الْکُلّ قَصرُ الْھَاء میں غور فرمائیں تو ان پانچوں کلمات میں ہاء کا عدم صلہ قالونؒ کیلئے ہے اور ہشامؒ کے لئے صلہ وعدم صلہ دونوں ہیں۔باقی تمام قرأ یعنی ورش،مکی،ابن ذکوان،کسائی صلہ پڑھتے ہیں اور حفصؒ فَـاَلْـقِـهْ کا سکون اور باقی چار کا صلہ پڑھتے ہیں۔ وَیَتَّـقِـهْ حفص بسکون القاف وعدم صلہ،بصری شعبہ بسـکـون الھاء ،خـلاد بسکون الهاء وصله ، قالون عدم صلہ، هشام صلہ وعدم صلہ، ورش مکی،ابن ذکوان،کسائی صلہ۔

وَمَنْ یَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا سوسیؒ بسکون الھاء۔قالونؒ صلہ وعدم صلہ۔باقی تمام قرأ صلہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: ابوشامہ اور اتحاف کی تحقیق پر ہشام کیلئے وَمَنْ یَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا (طٰه) میں عدم صلہ نظم، تیسیر ونشر تینوں میں سے کسی کے طریق میں نہیں۔اور وفی طٰه بوجهین بجّلا سے شعر کے پہلے مصرعہ میں تخصیص ہوگئی ہے۔

فائدہ: یُؤَدِّهٖ اِلَیْکَ " آل عمران ۸ع" دوجگہ نُـوَلِّـهٖ مَـاتَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ "نساء ۱۷ع" نُؤْتِهٖ مِنْهَا (آل عمران ۱۵ع دوجگہ)(شوریٰ ۳ع ایک جگہ) فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ "نمل ۲ع" یَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ "نور ۷ع" وَمَنْ یَّأْتِهٖ مُؤْ مِنًا "طٰہٰ ۳ع" کل دس ۱۰ کلمات ہیں۔

جدول هاء ضمير كے اختلافي كلمات

نمبر شمار	کلمات	قرأت	قرأ
۱	یُؤَدِّهْ	بسکون الهاء	حمزہ،شعبہ،بصری
۲	نُوَلِّهْ	"	" " "
۳	نُصْلِهِ	بقصر الهاء ،عدم صله	قالون،ہشام
۴	نُؤْتِهِ	"	"
۵	نُصْلِهٖ	بصلة الهاء	ورش،مکی،ابن ذکوان وجہ ثانی،ہشام،کسائی
۶	نُؤْتِهٖ	"	" " "
۷	فَاَلْقِهْ	بسکون الهاء	حمزہ،عاصم،بصری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸	فَالْقِهْ	بقصر الهاء	قالون، ہشام
۹	فَالْقِهٖ	بصلة الهاء	ورش، مکی، کسائی، ابن ذکوان، ہشام وجہ ثانی
۱۰	وَيَتَّقْهِ	بسكون القاف وبقصر الهاء	حفص
۱۱	وَيَتَّقِهْ	بسكون الهاء	بصری، شعبہ، خلاد
۱۲	وَيَتَّقِهِ	بقصر الهاء	قالون، ہشام
۱۳	وَيَتَّقِهٖ	بصلة الهاء	ورش، مکی، کسائی، ابن ذکوان وجہ ثانی، خلاد و ہشام
۱۴	وَمَنْ يَّأْتِهْ	بسكون الهاء	سوسی
۱۵	وَمَنْ يَّأْتِهِ	بقصر الهاء	قالون
۱۶	وَمَنْ يَّأْتِهٖ	صلہ	ورش، مکی، دوری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی وجہ ثانی، قالون

(۱٦۴) وَاِسْكَانُ يَرْضَهُ يُمْنُهُ لُبْسُ طَيِّبٍ ۷ بِخُلْفِهِمَا وَالْقَصْرُ فَاذْكُرْهُ نَوْفَلَا

ترجمه: اور يَرْضَهُ لَكُمْ (زمر ع) کا اسکان سوسیؒ کیلئے بلا اختلاف دوری وھشام کیلئے خلاف کے ساتھ اس کی برکت عمدہ لباس کا پہننا ہے، اور تو حمزہ، عاصم، ھشام، نافع کیلئے ھاء کی قصر عدم صلہ کو یاد کر لے حالانکہ تو بہت انعام دینے والا ہے۔

(۱٦۵) لَــهُ الرُّحْبُ وَالزِّلْزَالُ خَيْرًا يَّرَهٗ بِهَا ۸ وَشَرًّا يَّرَهٗ حَرْفَيْهِ سَكِّنْ لِيَسْهُلَا

ترجمه: اس قصر کے لئے کشادگی ہے اور سورۃ زلزال جو ہے اس میں خَيْرًا يَّرَهٗ اور شَرًّا يَّرَهٗ کے دونوں حرفوں کو ساکن کر دے، ھشام کیلئے، تاکہ دونوں آسان ہو جائیں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

الرُّحْبُ کشادگی، مصدر ہے ، حَرْفَيْهِ پہلے دو کلموں کی صفت، اور ضمیر لفظ زلزال کیلئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: يَـرْضَـهُ (زمرابع) هاء کا سکون سوسیؒ کے لئے۔ يَـرْضَـهُ لَكُمْ دوریؒ وهشامؒ کیلئے دو وجہیں بخلفهما سے، مگر دوری کیلئے هاء کا سکون اور صلہ دونوں اور هشام کیلئے هاء کا سکون اور عدم صلہ۔ اس لئے کہ هشامؒ کا ذکر قصر والوں میں موجود ہے، اور وہ حمزہ، عاصم، هشام، نافع ہیں۔ باقی قرأ غیر مرموزین مکی، کسائی ابن ذکوان کے لئے يَرْضَهُ عدم صلہ۔

نوٹ: نشر کی تحقیق پر هشامؒ کیلئے سکون طریق کے خلاف ہے لہٰذا صرف قصر ہی پڑھا جائے اور سورۃ زلزال میں هشامؒ دونوں لفظ يَـرَهُ کو وصلاً ساکن پڑھتے ہیں جبکہ باقی تمام قرأ اصل قاعدہ کے مطابق وصلاً صلہ سے پڑھتے ہیں، وقفاً صلہ حذف ہوجاتا ہے۔

(۱٦٦) وَعَى نَفَرٌ اَرْجِئْـهُ بِالْهَمْزِ سَاكِنًا ۹ وَفِي الْهَاءِ ضَمٌّ لَّفَّ دَعْوَاهُ حَرْمَلَا

ترجمہ: نفر والوں (مکی بصری شامی) نے اَرْجِئْهُ کو ہمزہ ساکنہ کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور اس کی هاء میں ضمہ ہے (هشام، مکی، بصری، کیلئے) جس کے دعوی نے دوا کو جمع کیا ہے۔

(۱٦٧) وَاَسْكِنْ نَصِيْرًا فَازَ وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ ۱۰ وَصِلْهَا جَوَادًا دُوْنَ رَيْبٍ لِّتُوْصَلَا

ترجمہ: اور (نون وفاء کے مرموزین عاصم وحمزہ کیلئے) اس کی هاء کو ساکن کردے اس حال میں کہ تو مددگار ہے جو کامیاب ہوگیا ہے۔ اور ان کے سوا باقی کیلئے هاء کو کسرہ دے (اور جیم، دال، راء، لام والوں کیلئے ورش، مکی، کسائی، هشام) اس هاء کو صلہ سے پڑھ، اس حال میں کہ تو سخی ہے شک سے خالی ہے تاکہ پہنچادیا جائے (مقبول ہوجائے)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

وَعَى اى حَفِظَ، نَفَرٌ جَمَاعَتٌ، لَفَّ اِلْتِفَات. حَرْمَلُ بوٹی دوا۔ نَفَرٌ وَعَى کا فاعل ہے۔ اَرْجِئْهُ اس کا مفعول ہے۔ سَاكِنًا همزہ سے حال ہے، فِی الْهَاءِ ضَمٌّ مبتداء وخبر۔ لَفَّ دَعْوَاهُ حَرْمَلَا فعل فاعل ومفعول جملہ مستانفہ۔ نَصِيْرًا اَسْكِنْ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: اَرْجِئْهُ کی قرآءت شعر سے یوں سمجھی جائیں، کہ مہموز یعنی ہمزہ ساکنہ پڑھنے والوں کو (نفر) کلمی رمز میں بیان کردیا، جو مکی، بصری، شامی، ہیں، ان کے ماسوا معتل پڑھتے ہیں، یعنی ہمزہ نہیں پڑھتے۔ پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ اور دوسرے شعر میں هاء کی حرکات سکون وصلہ کو بیان کیا، لہٰذا تین قرآءت ہمزہ ساکنہ کے ساتھ اور تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ کے بغیر کل چھ قرآ آت اس کلمہ کی بنتی ہے۔اشعار سے قرآ آت نکالنے میں طلباء غور فرمائیں نفر والوں میں (۱) مکی اور ھشام کا ذکر ضمہ اور صلہ والوں دونوں میں ہے، لہٰذا ان کی قرآ آت اَرْجِئْهُ مہموز، ضمہ صلہ ہے ۔

(۲) بصری کا ذکر صلہ والوں میں نہیں ضمہ والوں میں ہے، لہٰذا ان کی قرآ آت اَرْجِئْهُ ہمزہ ساکنہ، ھمزہ ساکنہ ھاء کا ضمہ عدم صلہ ۔

(۳) ابن ذکوان کا ذکر نہ ضمہ والوں میں ہے اور نہ صلہ والوں میں لہٰذا وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے اَرْجِئْهِ ھمزہ ساکنہ ھاء مکسورہ وعدم صلہ ۔اب نفر کے مرموزین سارے مکمل ہوگئے لہٰذا باقی قرأ ہمزہ کے بغیر پڑھنے والے ہیں غور فرمائیں ۔

(۴) وَاَسْكِنْ نَصِيْرًا فَازَ سے، عاصم، حمزہ کے لئے اَرْجِهْ بسکون الهاء ۔

(۵) ان کے ماسوا کسائی، ورش واكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے کسرہ، اور وَصِلْهَا جَوَادٌ دُوْنَ رَيْبٍ سے صلہ نکلا۔ اَرْجِهٖ کسرہ وصلہ ۔

(۶) قالون کے لئے لِغَيْرِهِمْ سے کسرہ اور صلہ والوں میں ان کا ذکر نہیں، لہٰذا اَرْجِهِ بکسر الهاء والقصر۔

نوٹ : اَرْجِهْ دوجگہ قرآن مجید میں آیا ہے (۱) اعراف ع ۱۴۔ شعراء ع ۳۔ دونوں جگہ چھ چھ قرأت ہیں ، تین مہموز اللام کے ساتھ اور تین معتل اللام کے ساتھ ۔

جدول اَرْجِئْهُ

۱	اَرْجِئْهُ	مہموز ، ضمہ ، صلہ	مکی، ھشام	رموز
۲	اَرْجِئْهُ	.. .. عدم صلہ	بصری	نفر
۳	اَرْجِئْهِ	.. کسرہ عدم صلہ	ابن ذکوان	-
۴	اَرْجِهْ	معتل ، بسکون الهاء	عاصم، حمزہ	نصيرًا فَاز
۵	اَرْجِهٖ	.. کسرہ ، صلہ	کسائی، ورش	وصلها لغيرهم
۶	اَرْجِهِ	.. کسرہ ، عدم صلہ	قالون	واكسر لغيرهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ

(١٦٨) إِذَا أَلِفٌ أَوْ يَاءُهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ ۱ أَوِ الْوَاوُ عَنْ ضَمٍّ لَقِي الْهَمْزَ طُوِّلَا

ترجمہ: جب الف یا اس کی یاء کسرہ کے بعد ہو، یا وہ واؤ جو ضمہ کے بعد ہو، ہمزہ سے ملیں، تو حرف مدہ کو لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

﴿النحو والعربية﴾

إِذَا ظرف اس میں شرط کا معنٰی پایا جاتا ہے، الف اور اس کے معطوفات فعل محذوف کے فاعل ہیں، لَقِيَ اس کا مفسر ہے، عَنْ بمعنٰی بعد طُوِّلَ جزاء۔

(١٦٩) فَإِنْ يَنْفَصِلْ فَالْقَصْرُ بَادِرْهُ طَالِبًا ۲ بِخُلْفِهِمَا يُرْوِيكَ دِرًّا وَّمُخْضِلَا

ترجمہ: پس اگر ہمزہ حرف مد سے جدا ہو، تو بَادِرْهُ طَالِبًا کے مرموزین (قالون ودوری) کے لئے خلاف کے ساتھ۔ اور يُرْوِيكَ دِرًّا کے مرموزین (سوسی و مکی) کے لئے بلا خلاف قصر ہے۔

رموز کے معنٰی: بَادِرْهُ طَالِبًا جلدی سے لے لے، اس حال میں کہ تو اس کا طالب ہو۔ يُرْوِيكَ دِرًّا وَّمُخْضَلَا (تجھ کو سیراب کر دے گا، اس حال میں کہ دودھ سے پُر ہونے والا ہے، یا تر کیا ہوا ہے۔

(١٧٠) كَجِيءَ وَعَنْ سُوءٍ وَّشَاءَ اتِّصَالُهُ ۳ وَمَفْصُولُهُ فِيٓ أُمِّهَا أَمْرُهُٓ إِلَى

ترجمہ: جیسے جِيٓءَ، عَنْ سُوٓءٍ اور شَآءَ یہ مثالیں متصل کی ہیں۔ اور منفصل کی مثالیں، فِيٓ أُمِّهَا اور أَمْرُهُٓ إِلَى اللّٰهِ کی طرح ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

پہلی فاء عاطفہ اور دوسری جزائیہ ہے، فَالْقَصْرُ منصوب روایۃ، بادر، أسرع، يُرْوِيكَ حال یا مستانفہ یا جواب امر ہے۔ مُخْضَل (پُر، رونق دار) دَرٌّوَّجْهُهٗ أَيْ حَسَنٌ۔ ان تین اشعار میں مد متصل اور منفصل کے قواعد کو بیان فرمایا ہے، حروف مدہ کے بعد ہمزہ متصل ایک کلمہ میں ہو، تو اس میں مد واجب ہے، تمام قراء نے مد کیا ہے، قصر کسی کے لئے بھی نہیں۔ ناظمؒ نے متصل میں تعیین نہیں فرمائی، کہ کتنے الف مد ہوگا، البتہ آپ کے شاگرد علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ شاگردوں کو مد متصل میں ورش و حمزہ کے لئے بقدر تین الف چھ حرکات اور باقی کے لئے توسط دو الف بقدر چار حرکات پڑھاتے تھے۔ منفصل میں قالون ودوری، قصر و مد دونوں اور مکی وسوسی کے لئے صرف قصر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی قراء کے لئے مد ہے۔ محققین کی رائے پر ان قراء کے لئے مقدار مد کا مندرجہ ذیل فرق ہے۔ (۱) متصل : قالون ، دوری ، مکی ، سوسی دوالفی مد۔ شامی، کسائی ، تین الفی۔ عاصم، چار الفی ۔ ورش، حمزہ، پانچ الفی ۔ (۲) منفصل : قالون و دوری، قصر و دوالفی۔ مکی ، سوسی صرف قصر ۔

(۱۷۱) وَمَا بَعْدَ هَمْزٍ ثَابِتٍ اَوْ مُغَيَّرٍ ۴ فَقَصْرٌ وَّقَدْ يُرْوٰى لِوَرْشٍ مُطَوَّلًا

ترجمہ: اور وہ حرف مد جو سالم یا متغیر ہمزہ کے بعد ہو، پس اس کا (سب کے لئے) قصر ہے، اور وہ ورش کے لئے مد طویل کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔

(۱۷۲) وَوَسَّطَهٗ قَوْمٌ كَاٰمَنَ هٰؤُلَآ ۵ ءٍ اٰلِهَةً اٰتٰى لِلْاِيْمَانِ مُثِّلَا

ترجمہ: اور ایک جماعت نے اس میں توسط کیا ہے (اس کی مثالیں) اٰمَنَ ، هٰؤُلَآءِ اٰلِهَةً ، اٰتٰى لِلْاِيْمَانِ مثال کے ذریعہ بیان کر دیا گیا ہے۔

(۱۷۳) سِوٰى يَآءِ اِسْرَآئِيْلَ اَوْبَعْدَ سَاكِنٍ ۶ صَحِيْحٍ كَقُرْاٰنٍ وَّمَسْئُوْلًا اِسْئَلَا

ترجمہ: سوائے لفظ اِسْرَآئِيْلَ کی یاء، اور سوائے اس حرف کے جو ساکن صحیح کے بعد واقع ہو، جیسے قُرْاٰنَ اور مَسْئُوْلًا (تو ضرور معلوم کر لے)۔

النحو والعربية

مَا ، مبتداء۔ متضمن بمعنی شرط ۔ ثَابِتٍ اور مُغَيَّرٍ دونوں همز کی صفات ہیں۔ قَصْرٌ خبر، ای فَحُكْمُهٗ قَصْرٌ یا فَهُوَ ذُوْقَصْرٍ ۔ قَوْمٌ ، جماعت، قاف خلاد کی رمز نہیں، وہم سے بچنے کیلئے ، جمعٌ لانا بہتر ہوتا۔

كَاٰمَنَ ، مثالہٗ مقدر کی خبر۔ اَوْ بَعْدَ ، اَوْ بمعنی واؤ مَسْئُوْلًا کا نصب بوجہ حکایت ہے۔

توضیح: نمبر ۴ ، ۵ ، ۶ ، میں مد بدل کا قاعدہ بیان کیا ہے، اگر حرف مدہ سے قبل ہمزہ ہو، ثابت ہو یا نقل وابدال وغیرہ کے ذریعہ مغیر ہو، تو باقی تمام قراء اس میں قصر کرتے ہیں۔ البتہ ورش کے لئے اس میں قصر توسط طول تین وجہیں جائز ہیں۔ شعر میں ناظمؒ نے اٰمَنَ ، اٰتٰى میں ہمزہ ثابتہ کی اور هٰؤُلَآءِ اٰلِهَةً ، لِلْاِيْمَانِ میں ہمزہ مغیرہ کی مثالیں دی ہیں، کہ اٰلِهَةً کے ہمزہ کا ورش یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اور دوسری مثال میں نقل کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔

شعر نمبر ۶ تا ۸ میں اس قاعدہ کے مستثنیات کو بیان کیا ہے، انشاء اللہ شعر نمبر ۸ کے بعد اس پر کلام کیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷۴) وَمَـا بَـعْـدَ هَـمْـزِ الْـوَصْـلِ اِيْتِ وَبَـعْـضُـهُـمْ ۷ يُـؤَاخِـذُكُـمْ ا۬لْـٰٔنَ مُـسْـتَـفْـهِـمًـا تَلَا

ترجمہ: اورسوائے اس حرف مد کے جو ہمزہ وصل کے بعد ہو ، جیسے اِیۡــــتِ اور بعض حضرات نے یُؤَاخِذُکُمْ کو اور اٰلْـٰٔنَ کو اس حال میں کہ وہ اٰلْـٰٔنَ ہمزہ استفہام والا ہو، مستثنیات میں پڑھا ہے۔

(۱۷۵) وَعَـادًا نِ الْاُوْلـٰی وَابْنُ غَـلْـبُـوْنَ طَـاهِـرٌ ۸ بِـقَـصْـرِ جَـمِـيْـعِ الْـبَـابِ قَـالَ وَقَـوَّلَا

ترجمہ: اورسوائے عَــادَانِ الْاُوْلٰی کے اور شیخ ابن غلبونؒ طاہر اس پورے مد بدل کے باب کے قصر کے قائل ہوئے ہیں، اور قصر کو ورش کی طرف منسوب کیا ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

تَلَا ، تِلَاوَةً بمعنٰی پڑھا، وَمَـا بـعـد مـجـرور المحل اس کا عطف یاءِ اسرائیل پر ہے، ای سوٰی یاء اسرائیل وسوٰی المد الّذی بعد همز الوصل . بعضهم مبتداء، تلا خبر۔

توضیح: ناظمؒ نے شعر نمبر ۶ تا ۸ میں مد بدل میں طول وتوسط سے چار کلمات اور دو قاعدہ کلیہ کو مستثنٰی قرار دیا ہے ،اور دو اصلیں شہرت کی وجہ سے بیان نہیں کیں کل آٹھ مستثنیات کی وضاحت یہ ہے۔

(۱) اِسْـرَآئِـیْـلَ ہر جگہ قرآن میں اس کے استثنٰی کی وجہ کلمہ کا طویل ہونا اکثر جگہ بنی اسرائیل کے ساتھ آنا جس سے تین مدات جمع ہو جاتی ہیں، اس لئے اس میں صرف قصر ہے۔

(۲) لَا یُؤَاخِذُکُمْ ، لَا تُؤَاخِذْنَا جس طرح بھی قرآن میں آئے ، یہ واوی ہے، یا لازم البدل، اس لئے مد کا سبب نہیں پایا جاتا۔ نظم کے بـعـضـهـم سے شبہ ہوتا ہے، کہ بعض نے مستثنٰی نہیں کیا، حالانکہ یہ دونوں سب کے ہاں مستثنٰی ہیں، اور ان میں صرف قصر ہوگا۔

(۳) اٰلْـٰٔنَ سورۃ یونس دو جگہ لام کے بعد والا الف مستثنٰی ہے، اس میں ایک ہی قسم کے دو مدوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے استثنٰی ہے، جس کی نظیر قرآن میں نہیں، لام سے پہلے والے الف میں جو ہمزہ ثانیہ وصلیہ سے بدلا ہے، مد لازم ہے، لہٰذا اس میں طول یا قصر ہوگا۔ قصر لام کی نقل کے سبب متحرک ہو جانے کی وجہ سے۔

(۴) عَـــادَ لُّــوْلـٰی (نجم) میں چونکہ ادغام ہو رہا ہے، لہٰذا متحرک ہی کے حکم میں ہو گیا ہے، اور سبب مد ہمزہ مفقود ہو گیا ہے، یہ دو کلمے بعض کے نزدیک مستثنٰی ہیں، چنانچہ اٰلْـٰٔنَ کا دوسرا الف اور عَـــادَ لُّوْلٰی کا واو دانیؒ نے جامع البیان میں تو مستثنٰی کیا ہے، اور تیسیر میں نہیں کیا۔ پہلی صورت میں اس الف اور واو میں صرف قصر اور دوسری صورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تینوں وجوہ طول،توسط،قصر ہوں گی،لہٰذا اگر آلْـئٰـنَ کو اکیلے پڑھیں اور ءَامَنتُمْ سے نہ ملائیں، تو وقفاً نو ۹ وجہیں اور وصلاً سات ۷ بنتی ہیں۔ابدال و مد لازم کی صورت میں ا کے قصر کے ساتھ لَا میں وصلاً صرف قصر اور وقفاً تینوں۔اور ا کے طول کے ساتھ لَا کی حالین میں تینوں۔ اور اگر آلْـئٰـنَ میں دوسرے ہمزہ میں تسہیل کریں گے تو بدل میں حالین میں تینوں وجوہ ہوں گی۔ اور چار قاعدہ کلیہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱ ـ ۵) ہمزہ ساکن صحیح متصل کے بعد ہو جیسے قُرْاٰنَ ، مَسْـئُوْلًا ، مَذْءُوْمًا ، ظَمْاٰنَ اس کے مستثنیٰ کی وجہ یہ ہے،ساکن صحیح کے بعد ہمزہ مرسوم نہیں ہوتا،لہٰذا اس طرح کے کلمات میں بھی صرف قصر ہوگا۔

ساکن صحیح کی قید احترازی ہے،یعنی اگر ہمزہ حروف مدہ یا لین کے بعد ہو جیسے اَلنَّبِيّٖئِيْنَ ، اَلْمَوْءُ وْدَةُ یا متحرک کے بعد ہو، جیسے سَاۗءَ ، یا ساکن منفصل کے بعد ہو،تو ابدال کی تینوں طول توسط قصر ہوں گی۔

(۲ ـ ۶) : وہ حرف مدہ جو ہمزہ وصل کے بعد ہو، جیسے ائْتِ ، اُوْتُمِنَ ، ائْتُوْنِيْ اس صورت میں بھی صرف قصر ہوگا۔اس کا استثنیٰ اس وجہ سے ہے،کہ ہمزہ وصلی بھی عارضی ہے اور حرف مدہ بھی عارضی جو ہمزہ سے بدلا گیا ہے۔

(۳ ـ ۷) : وہ حرف مد جو ورش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلا ہو،ایک کلمہ میں ہو یا دو کلموں میں جیسے الَّذِ اؤْتُمِنَ ، اَوْلِيَاۗءُ اُولٰۗىِٕكَ ۔

(۴ ـ ۸) : وہ الف جو وقفاً تنوین سے بدلا ہو، جُفَاۗءً ، نِدَاۗءً ان دونوں میں بھی مدہ عارضی ہے،لہٰذا صرف قصر ہے،ان دو کو ناظمؒ نے عام ہونے کی وجہ سے بیان نہیں کیا۔

اور ابوالحسن ابن غلبون طاہر جو علامہ کے شیوخ میں سے ہے،کتاب التذکرہ ان کی مشہور کتاب ہے،بدل کے تمام باب میں قصر ہی پڑھا پڑھایا ہے۔

نوٹ: شَيْءٍ ، سَوْءٍ ، کے توسط کو ناظمؒ نے سورۃ بقرۃ میں بیان فرمایا ہے۔

نوٹ: آلْـئٰـنَ کی تمام وجوہ کو طلباء الشیخ محمد شمس متولی شیخ القراء مصر کی نظم احکام قولہ تعالی آلْـئٰـنَ سے ضبط کرلیں ۔

مد لازم و عارض

(۱۷۶) وَعَنْ كُلِّهِمْ بِالْمَدِّ مَاقَبْلَ سَاكِنٍ ۝ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ وَجْهَانِ اُصِّلَا

ترجمہ: اور وہ حرف مد جو ساکن سے قبل ہو،تمام قراء سے مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔اور وقفی سکون (وادغام کبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سکون) میں ایسی دو وجہیں طول و توسط ہیں، جو اصل قرار دی گئی ہیں (اصل سے قصر کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے یعنی بہتر تو طول و توسط ہے، البتہ قصر بھی جائز ہے۔

(۱۷۷) وَمُدَّلَهُ عِنْدَ الْفَوَاتِحِ مُشْبِعًا ۱۰ وَفِيْ عَيْنِ الْوَجْهَانِ وَالطُّوْلُ فُضِّلَا

توجمه: اور اسی سکون لازم کی وجہ سے سورتوں کے شروع والے حروف مقطعات میں مد کر اس حالت میں تو مدہ کو دراز کرنے والا ہو۔ اور عین میں دو وجہیں (طول ، توسط) ہیں ، اور طول افضل قرار دیا گیا ہے۔

(۱۷۸) وَفِيْ نَحْوِ طٰهَ الْقَصْرُ اِذْ لَيْسَ سَاكِنٌ ۱۱ وَمَا فِيْ اَلِفٍ مِنْ حَرْفِ مَدٍّ فَيُمْطَلَا

توجمه: اور طٰهٰ جیسے (دو حرفی مقطعات) میں قصر ہے، کیونکہ اس کے بعد کوئی ساکن نہیں، اور ان میں سے الف میں سرے سے حرف مد ہی نہیں کہ درازی سے پڑھا جائے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

مَاقَبْلُ مرفوع علی المبتداء ہے، اس کی خبر بِالْمَدِّ یا عَنْ كُلِّهِمْ ہے، ای مَقْرُوْءٌ بِالْمَدِّ یا مَرْوِيٌّ عَنْ كُلِّهِمْ۔ وَجْهَانِ مبتداء، اُصِّلَا خبر۔ اَلْفَوَاتِحِ، اَلْاَوَائِلِ ای مُقَطَّعَاتٌ۔ مُدَّ امر۔ عِنْدَ ظرف۔ مُشْبِعًا بِفَتْحِ الْبَاءِ مصدر ای مَدًّا مُشْبَعًا۔ اور بِكَسْرِ الْبَاءِ مُدَّ کے فاعل سے حال ہے، ای وَمُدَّ لِاَجْلِ السَّاكِنِ فِي الْحُرُوْفِ الْمُقَطَّعَاتِ فِيْ اَوَائِلِ السُّوَرِ مَدًّا مُشْبَعًا عَنْ كُلِّهِمْ۔ مَافِيْ اَلِفٍ مانافیہ۔ اَلْمَطَلُ (درازی مد) يُمْطَلَا منصوب نفی کا جواب۔

توضیح: حروف مدہ کے بعد دوسرا سبب مد کے لئے سکون ہے، سکون کی دو قسمیں ہیں، ایک لازمی جو وقف و وصل میں سکون رہے۔ دوسرا وقفی جو وصلاً حرکت پڑھی جائے، اور وقف میں ساکن ہو جائے۔ لازمی سکون حروف مدہ کے بعد ہو تو تمام قراء کے لئے اس میں مَدّ یعنی طول کیا جاتا ہے۔

ناظمؒ نے شعر نمبر ۹ کے اول مصرعہ میں اسی کو بیان کیا ہے، یہ سکون ادغام کی وجہ سے تشدید کے سبب بھی ہوتا ہے۔ جیسے ضَآلِّيْنَ ، وَلَا تَيَمَّمُوْا ، وَلَا تَّعَاوَنُوْا ۔ بزیؒ کی قرأت پر اور سوسیؒ کی قرأت پر۔ اور وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ، فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا حمزہ کی قرأت پر۔ اور تشدید وادغام کے بغیر محض سکون کی وجہ سے بھی ہوتا ہے، جیسے آلْـٰٔنَ ، مَحْيَايْ وَمَمَاتِيْ۔ دوسرے مصرعہ میں سکون عارض وقفی کو بیان کیا ہے، اور سب قراء کے عارض وقفی میں طول و توسط کو اصل قرار دیا ہے، جس سے قصر کا جائز ہونا ثابت ہوا۔ اسی طرح ابو عمرو بصریؒ کے لئے ادغام کبیر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی چونکہ سکون عارض ہوتا ہے،اس لئے طول ، توسط ، قصر تینوں جائز وجوہ ہوتی ہیں۔

شعر نمبر ۱۰: میں حروف مقطعات میں مدلازم حرفی مثقل مخفف میں سب قرأ کا طول بقدر چھ حرکات بیان فرمارہے ہیں،اور عین مریم اور عین شوریٰ میں طول و توسط۔ البتہ نشر وطیبہ میں سب کے لئے طول و توسط قصر تینوں وجوہ بتائی ہیں۔لیکن ازرق کے طریق سے ورش کے لئے قصر صحیح نہیں۔اور هَتَيْنِ (قصص ۳ع ۳) اَرِنَا الَّذَيْنِ (فصلت ۴ع ۴)ابن کثیر کی قرأت پر لین لازم ہے،اس میں ناظمؒ ودانیؒ کے قول پر طول و توسط اور نشر کے قول پر تینوں ہیں۔

شعر نمبر ۱۱ میں دوحرفی مقطعات طٰهٰ طٰا و هَا،اور يٰسٓ کی یاء میں صرف قصر سب کے لئے جو واضح ہے کہ حرف مدہ کے بعد سکون نہیں،اور الف میں حرف مدہ نہیں،اس لئے اس میں مد نہیں ہوتا۔

فائدہ: اگر کسی عارض سے ساکن لازم پر حرکت آجائے،تو اس میں مدہ میں طول اصل کے اعتبار سے،اور قصر موجودہ حالت کے اعتبار سے دو وجہیں ہوں گی۔

مثالیں: الٓمّٓ اللّٰهُ (آل عمران ۱ع ۱) میں سب کی قرأت پر یا نقل کی وجہ سے اس پر عارضی حرکت آجائے۔ آلْئٰنَ نافعؒ کی قرأت پر۔ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ ورش کی قرأت پر۔ عَلَى الْبِغَآءِ يْنَ اَرَدْنَ (نور) لِلنَّبِيِّ ءِ يْـنَ رَادَ (احزاب) دونوں ورش کی ابدال والی وجہ پر۔ ان میں اصل میں مدہ کا ساکن ہونا اور اس کا اعتبار کرتے ہوئے طول کرنا بہتر ہے۔موجودہ حالت کہ عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر کر سکتے ہیں۔

مدلین

(۱۷۹) وَاِنْ تَسْكُنِ الْيَآ بَيْنَ فَتْحٍ وَّهَمْزَةٍ ۱۲ بِكِلْمَةٍ اَوْ وَاوٍ فَوَجْهَانِ جُمِّلَا

ترجمہ: اگر یاء یا واؤ ایک کلمہ میں فتحہ اور ہمزہ کے درمیان ساکن ہوں،تو ایسی دو وجوہ ہیں جو (جیم کے مرموز) ورش کے لئے خوبصورت بنادی گئی ہیں۔

(۱۸۰) بِطُوْلٍ وَّقَصْرٍ وَّصْلُ وَرْشٍ وَّوَقْفُهٗ ۱۳ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ لِلْكُلِّ اُعْمِلَا

ترجمہ: طول اور قصر ورش کے وصل اور ان کے وقف دونوں صورتوں میں، اور وقف کے سکون میں یہی دونوں تمام قرأ کیلئے استعمال کی گئی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸۱) وَعَنْهُمْ سُقُوطُ الْمَدِّ فِيهِ وَوَرْشُهُمْ　۱۴　يُوَافِقُهُمْ فِي حَيْثُ لَاهَمْزَ مُدْخَلَا

ترجمہ: اوران قرا سے اس (وقفی سکون) میں (لین میں) مد کا ساقط ہونا بھی منقول ہے، اوران کے ورشؒ نے ان کی موافقت کی ہے، جہاں ایسا ہمزہ نہ ہو، جوکلمہ کے (اصلی حروف میں) داخل کیا گیا ہو، یعنی خَيْرٌ لَا ضَيْرَ ، خَوْفَ میں توسب کا طول ، توسط ، قصر ہے، مگر شَيْءٌ ، سَوْءٌ میں ورش کے لئے صرف طول و توسط ہے، دوسرے قرا کی طرح قصر نہیں۔ یاد رہے مد کا قصر تو ایک الف کی مقدار ہوتا ہے مگر لین کا قصر عام ساکن کی طرح جیسے اَلْقَدْرُ کو پڑھیں گے، ایسے ہی اَلْخَيْرُ میں قصر کرتے ہوئے فرق نہیں ہوگا، یعنی لین میں قصر ترک مد کا نام ہے

(۱۸۲) وَفِي وَاوِ سَوْاٰتٍ خِلَافٌ لِوَرْشِهِمْ　۱۵　وَعَنْ كُلِّ نِ الْمَوْءُدَةُ اقْصُرْ وَمَوْئِلَا

ترجمہ: اور سَوْاٰتٌ "اعراف ۲،۳ طٰہٰ ۷" کے واولین میں ان کے ورش کے لئے خلاف ہے (یعنی اس میں توسط و قصر ہے، طول کسی سے بھی نہیں) اور اَلْمَوْءُدَةُ "تکویر" اور مَوْئِلًا "کہف ۸" کے واولین کو (ورش کے سب ناقلین سے) قصر کے ساتھ پڑھ (یعنی طول ، توسط نہ کر)۔

www.kitabosunnat.com

﴿ النحو والعربية ﴾

شعرنمبر ۱۳ اُعْمِلَا ای اُسْتُعْمِلَا ۔ شعرنمبر ۱۴ مُدْخَلَا ھمز کی صفت ہے جولائے نفی جنس کا اسم ہے ،الف نکرہ مفرد ہونے کی وجہ سے معرب ہو، تو مُدْخَلَا تنوین سے بدلا ہے، اور اگر مبنی ہو، تو مُدْخَلَا میں الف اطلاق کا ہے۔ وَعَنْ كُلٍّ کا تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، ای وَعَنْ كُلِّ الْقُرَّاءِ ۔

توضیح: شعر نمبر ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ میں مدلین میں تمام قرا کے لئے وقفاً طول ، توسط ، قصر کو بیان فرمایا ہے، جیسے خَوْفٌ ، صَيْفٌ ، شَيْءٌ ، سَوْءٌ مگر جہاں حرف لین کے بعد ہمزہ ہو، تو وہاں ورش وقفاً و وصلاً صرف طول و توسط کرتے ہیں۔ایک کلمہ کی شرط اس لئے لگائی ہے کہ دوکلموں میں یہ مد نہیں ہوتا، بلکہ ورش کے لئے نقل ہوتی ہے۔ اگر ہمزہ حرف لین کے بعد وسط کلمہ میں ہو، تو ورش پھر بھی دونوں وجہیں پڑھتے ہیں۔باقی قرا کے لئے لین کے بعد سکون وقفی ہو یا لازمی، طول ، توسط ، قصر ہوگا، حرف لین وسط کلمہ کی مثالیں۔ شَيْـًٔا ، كَهَيْئَةِ ، وَلَا تَيْـَٔسُوْا ، سَوْءَةَ۔

شعرنمبر ۱۳: میں بِطُوْلٍ وَّقَصْرٍ ، قصر سے مراد توسط ہے، طول کے ساتھ جب قصر بولیں، تو قصر اصطلاحی مراد نہیں ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۱۴۲: میں سَوْاٰتِ کے واؤ کو مستثنیٰ کیا ہے، ورش اس میں توسط وقصر پڑھتے ہیں۔ بدل کے ساتھ چار وجہیں اس میں جائز ہیں۔ واؤ کے قصر کے ساتھ اٰتِ بدل کی تینوں۔ واؤ کے توسط کے ساتھ بدل میں صرف توسط۔ اور اَلْمَوْءُوْدَةُ اور مَوْئِلًا میں سب ناقلین نے صرف قصر نقل کیا ہے، طول وتوسط کسی نے نقل نہیں کیا، ان کی اصل وَاْدٌ وَاْلٌ ہے، واؤ کا سکون عارضی ہے۔

نوٹ: هَاتَيْنِّ ، الَّذِيْنِّ ، تشدید والی قراءت پر دو وجہیں طول وتوسط ہوں گی، اور طول افضل ہے۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ

دو ہمزوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کا بیان

(۱۸۳) وَتَسْهِيلُ اُخْرٰى هَمْزَتَيْنِ بِكَلْمَةٍ ۱ سَمَا وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ لِّتَجْمُلَا

ترجمہ: اور ایک کلمہ میں جمع ہونے والے دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ میں تسہیل سَمَا کے مرموزین (نافع، مکی، بصری) کے لئے بلند ہوئی ہے، اور فتحہ والے (دوسرے) ہمزہ میں لِتَجْمُلَا لام کے مرموز ہشام کے لئے بھی تسہیل بالخلف ہے (یعنی تسہیل وتحقیق دونوں ہیں) تاکہ کلمہ حسین ہو جائے۔

(۱۸۴) وَقُلْ اَلِفًا عَنْ اَهْلِ مِصْرَ تَبَدَّلَتْ ۲ لِوَرْشٍ وَّفِيْ بَغْدَادَ يُرْوٰى مُسَهَّلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ یہ دوسرا (ہمزہ فتحہ والا) ورش کے لئے اہل مصر سے تو الف سے بدل گیا ہے، اور بغداد میں انہی ورش کے لئے یہ ہمزہ اس حالت میں روایت کیا جاتا ہے، کہ تسہیل کیا ہو (یعنی آ ءَ نْتُمْ تسہیل پڑھتے ہیں، ورش کے لئے)۔

﴿ النحو والعربية ﴾

هَمْزٌ (چوکا مارنے، دھکا مارنے کے معنی میں ہے۔ مِنْ كَلِمَةٍ ، اَلْمَعْدُوْدَتَيْنِ مقدر کے متعلق ہے، مِنْ اگر فِيْ کے معنی میں ہو تو اَلْمُجْتَمِعَتَيْنِ کے متعلق ہوگا، اور معنی واضح ہیں۔ تسہیل نکرہ مخصصہ مضاف اِلٰی اُخْرٰی بمعنی اٰخِيْرَةٌ یا مُتَاَخِّرَةٌ. ذَاتُ الْفَتْحِ ، مقدر کی صفت ہے، ای بِهَمْزَةٍ اٰخِيْرَةٍ ذَاتِ الْفَتْحِ. لِتَجْمُلَا کا لام تسہیل کے متعلق ہے۔ اَلِفًا تَبَدَّلَتْ کا مفعول ہے، عَنْ تَبَدَّلَتْ کے متعلق ہے، مِصْرَ میں منع صرف اور صرف دونوں کی گنجائش ہے، قرآن میں دونوں طرح آیا ہے، يُرْوٰى کی ضمیر همزة کے لئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: ناظمؒ نے دو ہمزے جب ایک کلمہ میں ہوں تو دوسرے کی تخفیف کا قاعدہ بیان فرمارہے ہیں۔

ہمزہ کی تخفیف: تسہیل، ابدال، یا حذف سے ہوتی ہے۔

تسہیل: ہمزہ کو ہمزہ محققہ اور حروف مدہ کے مابین پڑھا جاتا ہے، اس لئے اسے تسہیل بین بین کہتے ہیں۔

ابدال: ہمزہ کو حروف مدہ سے بدل کر پڑھنے کو کہتے ہیں، جیسے اٰمَنَ ، اِیْمَانًا ، اُوْتُمِنَ ۔ تسہیل کا لفظ کہیں لغوی معنی تخفیف کے لئے بھی آتا ہے، جیسے باب وقف حمزۃ وہشام میں، وَحَمْزَةُ عِنْدَ الْوَقْفِ سَهَّلَ هَمْزَةً میں ۔ تسہیل سے لغوی معنی تخفیف مراد ہے، یہاں تسہیل سے بین بین ہی مراد ہے۔

ناظمؒ نے اول مصرعہ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل بین بین سما کے مرموزین نافع مکی بصری کے لئے بیان فرمائی ہے اور دوسرا ہمزہ مفتوح ہو، تو ہشام کے لئے تسہیل وتحقیق دو وجہیں بیان کی ہیں۔ دو ہمزے جب ایک کلمہ میں ہوں تو پہلا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جبکہ دوسرا مفتوح ءَاَلِدُ ، ءَاَنْتُمْ ، دوسرا مضموم ءَاُنْزِلَ ۔ دوسرا مکسور اَءِنَّكَ تینوں حرکتوں سے قرآن مجید میں آیا ہے۔ دوسرے شعر میں ناظمؒ نے ورش کے لئے ابدال کو اہل مصر کے ناقلین سے بیان فرمایا ہے، اور تسہیل اہل بغداد سے۔ ورش کا یہ دوسری وجہ یعنی ابدال صرف مفتوحتین ہی میں ہے۔ دوسرا ہمزہ مکسور یا مضموم ہوگا۔ تو سما والوں کے لئے صرف تسہیل ہے، اور ورش سما میں شامل ہیں، ان کے ماسوا باقی قراء غیر مرموزین، شامی عاصم، کسائی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ البتہ ہشام کے لئے ذات الفتح میں خلف ہے یعنی تحقیق وتسہیل دونوں ہیں۔

نوٹ: ورش کے لئے ءَاَنْذَرْتَهُمْ جیسی مثالوں میں تو ابدال الف میں سکون کی وجہ سے مدلازم میں طول ہوگا مگر جہاں دوسرے ہمزہ کے بعد حرف متحرک ہو تو وہاں ابدال کے الف میں صرف قصر ہوگا، اس میں مدبدل کی طرح طول وتوسط نہیں ہوگا، جیسے ءَاَلِدُ ، ءَاَمِنْتُم ، یعنی اٰلِدُ ، اٰمِنْتُمْ ، الف مبدلہ میں صرف قصر پڑھیں گے۔

(۱۸۵) وَحَقَّقَهَا فِيْ فُصِّلَتْ صُحْبَةٌ ءَاَعْـ ۔ ـجَمِيٌّ وَّالْاُوْلٰى اَسْقِطَنَّ لِّتَسْهُلَا

ترجمہ: اور ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو سورہ فصلت میں تحقیق سے پڑھا ہے۔ صحبہ کے مرموزین (حمزہ ، کسائی شعبہ) نے کلمہ ءَاَعْجَمِيٌّ میں۔ اور اول ہمزہ کو ضرور ساقط کر، ہشام کے لئے، تا کہ آسانی ہو جائے۔

یعنی ءَاَعْجَمِيٌّ میں سماء والوں کی تسہیل کے ساتھ حفص وابن ذکوان بھی شامل ہو گئے، اور اپنی اصل کے خلاف دوسرے ہمزہ میں تسہیل کی ہے، جب کہ ہشام ایک ہی ہمزہ تحقیق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ ورش کی وجہ ثانی ابدال بھی اپنے اصول کے مطابق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸٦) وَهَمْزَةُ اَذْهَبْتُمْ فِي الْاَحْقَافِ شُفِّعَتْ ۴ بِاُخْرٰى كَمَا ۮ اَمَتْ وِصَالًا مُوَصَّلَا

ترجمه: اورسورة احقاف میں ءَ اَذْهَبْتُمْ کے ہمزہ کودوسرے ہمزہ سے جفت بنادیا گیا ہے، جو (كَمَا دَامَتْ) کے مرموزین (شامی ، مکی کے لئے) یہ قرأت پہنچی اور پہنچائی گئی ہے، یعنی باقی قرأ تو ایک ہمز اَذْهَبْتُمْ سے پڑھتے ہیں، اوراس میں صرف تحقیق ہے، البتہ مکی وشامی دوھمزہ پڑھتے ہیں، اوراپنے اپنے اصول پر مکی کی تسہیل اور ابن ذکوان کی تحقیق اور ہشام کی تحقیق وتسہیل دونوں ہیں، اورادخال الف بھی کرتے ہیں، جواس باب کے شعرنمبر۱۴ میں آرہا ہے۔

(۱۸۷) وَفِي نُوْنَ فِي اَنْ كَانَ شَفَّعَ حَمْزَةٌ ۵ وَشُعْبَةُ اَيْضًا وَالدِّمَشْقِي مُسَهِّلَا

ترجمه: اورسورۃ نون میں لفظ اَنْ كَانَ میں حمزہ شعبہ اوردمشقی نے ھمزہ کو(دوسرے ہمزہ سے) جفت بنایا ہے ،اس حال میں کہ دمشقی دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

یعنی حمزہ ، شعبہ ، شامی نے اَنْ كَانَ ذَامَالٍ کو ءَ اَنْ كَانَ دوھمزوں سے پڑھا ہے۔حمزہ و شعبہ تو اصل کے مطابق تحقیق کرتے ہیں، اورشامی کے ابن ذکوان کی تسہیل بلاادخال اور ہشام کی تحقیق وتسہیل مع ادخال ہے۔ باقی سب قرأ ایک ہمزہ تحقیق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

(۱۸۸) وَفِي آلِ عِمْرَانِ عَنِ ابْنِ كَثِيْرِهِمْ ٦ يُشَفِّعُ اَنْ يُؤْتٰي اِلَى مَا تَسَهَّلَا

ترجمه: اورسورۃ آل عمران میں اَنْ يُؤْتٰي کے ہمزہ کوان قرأمیں کے ابن کثیرمکی نے جفت بنادیا ہے اس حالت میں دوسراھمزہ تسہیل والا ہوگیا ہے۔

یعنی مکی صاحب اٰ يُؤْتٰي اَحَدٌ مِّثْلَ دوہمزے پڑھتے ہیں۔ اوردوسرے ہمزہ کی تسہیل اپنی اصل کے مطابق کرتے ہیں۔باقی قرأ اَنْ يُؤْتٰي ایک ہمزہ تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

(۱۸۹) وَطٰهٰ وَفِي الْاَعْرَافِ وَالشُّعَرَا بِهَا ۸ ءَ اٰمَنْتُمْ لِلْكُلِّ ثَالِثًا اُبْدِلَا

ترجمه: اور '' طٰهٰ '' اور '' اعراف '' اور '' شعراء '' میں ءَ اٰمَنْتُمْ کے تیسرے ہمزہ کوتمام قرأ کے لئے الف سے بدل دے، یعنی ان تینوں سورتوں میں یہ لفظ ءَ اٰءَ مَنْتُمْ ہے، تیسراہمزہ ساکنہ سب قرأ کے لئے ماقبل کی حرکت فتحہ کے مطابق الف مدہ سے بدلا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹۰) وَحَقَّقَ ثَانٍ (صُحْبَةٌ) وَّلِقُنْبُلٍ　　۸　　بِاِسْقَاطِهِ الْاُوْلٰى بِطٰهٰ تُقُبِّلَا

ترجمہ: اورصحبہ والوں (حمزہ ، کسائی ، شعبہ) نے ءَ اٰمَنْتُمْ کے ہمزہ ثانیہ کو تحقیق سے پڑھا ہے (تینوں سورتوں میں) اور قنبل کے لئے "طٰہٰ" میں اول ہمزہ کے اسقاط کے ساتھ قرأت مقبول ہوئی ہے

(۱۹۱) وَفِيْ كُلِّهَا حَفْصٌ وَّاَبْدَلَ قُنْبُلٌ　　۹　　فِي الْاَعْرَافِ مِنْهَا الْوَاوَ وَالْمُلْكِ مُوْصِلَا

ترجمہ: اور تینوں جگہ حفصؒ نے اول ہمزہ کو ساقط کیا ہے، اور قنبلؒ نے سورۃ اعراف میں اور سورۃ ملک میں وصلاً پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدلا ہے، یعنی قَالَ فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ اور سورۃ ملک میں وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ وَاٰمَنْتُمْ دوسرے کی تسہیل اور اول کا واؤ سے ابدال کر کے پڑھا ہے۔ وصل کی شرط سے نکل آیا، کہ اگر فِرْعَوْنُ اور نُشُوْرُ پر وقف کریں، تو پھر اول ہمزہ تحقیق سے اور ثانی اصل کے مطابق تسہیل سے پڑھیں گے، البتہ ورش کے لئے ابدال والی وجہ یہاں نہیں، اور ادخال الف والوں کے لئے ادخال الف بھی نہیں، آگے شعر نمبر ۱۲ میں اسے بیان فرما رہے ہیں ۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر نمبر ۳: ءَاَعْجَمِيٌّ هِيَ مقدر کی خبر۔ لِتُسْهِلَا افعال سے اَيْ لِتَرْكَبَ الطَّرِيْقُ السَّهْلَ۔ شعر نمبر ۴: كَمَا دَائِمَةٍ مقدر کے متعلق ہے۔ وِصَالًا شُفِّعَتْ کے مفعول مطلق کی صفت ہے۔ اَيْ تَشْفِيْعًا ذَاوِصَالٍ۔ مُوَصَّلًا مَوْصُوْلًا سے مبالغہ ہے، اور وِصَالًا کی صفت ہے، اَيْ مَنْقُوْلًا بِوَصْلِ بَعْضَ الْقُرَّاءِ اِلٰى بَعْضٍ۔

شعر نمبر ۵: دِمَشْقِيْ یائے نسبت کی تخفیف کے ساتھ ہے۔

شعر نمبر ۷ طٰہٰ پہلی اور اٰمَنْتُمْ دوسری مبتداء ہے۔ بِهَا خبر ضمیر راجع اِلٰى طٰهٰ معطوف على فى الاعراف والشعراء بها ، الف اطلاقیہ۔ ءَاٰمَنْتُمْ مبتداء وَ طٰهٰ کی تقدیر، وَفِى طٰهٰ اور بِهَا کی ھاء تینوں سورتوں کیلئے ہے، اور ءَاٰمَنْتُمْ سے قبل تمام الفاظ خبر ہیں۔ وَحَقَّقَ ثَانٍ منصوب منقوص وزن کے سبب مجرور ہے، اَيْ تَحْقِيْقُ ثَانٍ قِرَاءَةُ صُحْبَةٍ۔

شعر نمبر ۹: ایصال پہنچانے اور وصل ملانے کے معنی میں آتا ہے۔

توضیح: گذشتہ ساتھ شعروں میں چھ کلمات کی قرأت بیان کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ءَاَعْجَمِيٌّ (فصلت۵ع) میں پانچ قرأتیں بنتی ہیں۔ (۱)صحبہ،حمزہ،کسائی،شعبہ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔ (۲) ہشام ایک ہمزہ کے حذف سے۔(۳) باقی قرأ دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل مندرجہ ذیل تفصیل سے قالون وبصری تسہیل مع ادخال۔ ورش کے لئے دووجوہ تسہیل بلاادخال وابدال مدلازم کے ساتھ مکی ابن ذکوان۔ حفص کے لئے دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔

(۲) اَذْهَبْتُمْ (احقاف۲ع) اس میں پانچ قرأتیں ہیں۔ (۱) مکی دو ہمزوں سے اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔ (۲) ہشام دوسرے کی تحقیق مع ادخال۔ (۳) ہشام وجہ ثانی دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔ (۴) ابن ذکوان دوسرے کی تحقیق بلاادخال۔ (۵) باقی قرأ کیلئے ایک ہمزہ تحقیق کے ساتھ۔

(۳) اَنْ كَانَ ذَامَالٍ ، نٓ وَالْقَلَمِ اع'' اس میں چار قرأتیں ہیں۔ حمزہ،شامی،شعبہ،استفہام یعنی دو ہمزہ سے۔ (۱) حمزہ،شعبہ کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔ (۲) ہشام کیلئے دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔ (۳) ابن ذکوان کیلئے تسہیل بلاادخال۔ (۴) باقی قرأ کیلئے ایک ہمزہ اخبار سے اور اس کی تحقیق۔

(۴) اَنْ يُّؤْتٰى اس میں دو قرأتیں ہیں۔ (۱) مکی کے لئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔ (۲) باقی چھ قرأ کیلئے ایک ہمزہ محققہ۔

(۵) ءَامَنْتُمْ '' اعراف۱۴ طٰهٰ و شعراء۳ '' یہ کلمہ اصل میں ءَءَاُمَنْتُمْ تھا۔ تین ہمزوں سے تیسرا ساکن سب قرأ کیلئے الف سے بدلا گیا۔ اب دو ہمزے مفتوح رہ گئے،ان میں چار قرأتیں ہیں۔

(۱) حمزہ،کسائی،شعبہ کیلئے دونوں کی تحقیق بلاادخال۔ (۲) نافع،بزی،بصری،شامی کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلاادخال۔ (۳) حفص کیلئے تینوں سورتوں میں ایک ہمزہ تحقیق کے ساتھ، اٰمَنْتُمْ ۔ (۴) قنبل کیلئے طٰہٰ میں ایک ہمزہ حفص کی طرح۔ شعراء میں بزی وغیرہ کی طرح دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال اور اعراف میں فرعون کے ساتھ ملاکر پڑھنے کی صورت میں اول ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ اور فِرْعَوْنَ سے فصل کی صورت میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔

(۶) ءَاَمِنْتُمْ "ملک ۲ع'' میں چھ قرأتیں ہیں۔ (۱) قالون،بصری،ہشام کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال، (۲) ہشام کی وجہ ثانی دوسرے ہمزہ کی تحقیق مع ادخال۔ (۳) ورش وبزی کے لئے ہمزہ ثانی کی تسہیل بلاادخال۔ (۴) ورش کے لئے وجہ ثانی دوسرے ہمزہ کا ابدال الف سے صرف قصر کے ساتھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) قنبل کے لئے اَلنُّشُوْرُ سے وصل کرتے ہوئے پہلے ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال اَلنُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ، اور ءَ اٰمِنْتُمْ سے ابتداء کی صورت میں اَلنُّشُوْرُ پر وقف کرتے ہوئے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال۔ (۶) باقی قرا کوفیین اور ابن ذکوان کیلئے دونوں کی تحقیق بلا ادخال۔

همزه استفهام وهمزه وصل ولام تعریف

(۱۹۲) وَاِنْ هَـمْـزُ وَصْـلٍ بَـيْـنَ لَامٍ مُّـسَـكَّـنٍ ۱۰ وَهَـمْـزَةِ الْاِسْـتِـفْـهَـامِ فَـامْـدُدْهُ مُـبْـدِلَا

ترجمہ: اور اگر وصلی ہمزہ ساکن کئے ہوئے لام تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان ہو، تو تو اس ہمزہ وصلی کو مد سے پڑھ اس حالت میں کہ تو (اس کا الف سے) ابدال کرنے والا ہے۔

(۱۹۳) فَـلِـلْـكُـلِّ ذَا اَوْلَـى وَيَـقْـصُـرُهُ الَّـذِى ۱۱ يُـسَـهِّـلُ عَـنْ كُـلٍّ كَـآلآنَ مُثِّلَا

ترجمہ: پس سب قرا کے لئے یہ (ابدال مع مدلازم تسہیل) سے اولیٰ ہے، اور جو (فریق ناقلین میں سے ہے) ہمزہ وصلی کی تسہیل کرتا ہے، وہ اس ہمزہ کو تمام قرا سے قصر سے پڑھتا ہے، اس کی مثال اٰلْـٰٔـنَ کی طرح ہے، جو مثال کے ذریعہ بیان کردی گئی ہے۔

(۱۹۴) وَلَامَـدَّ بَـيْـنَ الْـهَـمْـزَتَـيْـنِ هُـنَـا وَلَا ۱۲ بِـحَـيْـثُ ثَلَاثٌ يَّـتَّـفِـقْـنَ تَـنَـزُّلَا

ترجمہ: اور دو ہمزوں کے درمیان مد (ادخال الف) نہ تو یہاں ہے (ہمزہ وصلی والی قسم میں) اور نہ اس جگہ جہاں تین ہمزہ واقع ہو رہے ہیں، جو نزول کے اعتبار سے متفق ہوں۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر نمبر ۱۰: اِنْ شرطیہ فعل حذف۔ بَيْنَ ظرف جو مفسر پر دلالت کرتا ہے، اس لئے کہ ظرف عامل کو چاہتا ہے، اَیْ اِنْ وَقَعَ اس لئے فعل کا مفسر لانے کی ضرورت نہیں رہی۔ فَامْدُدْهُ اور وَيَقْصُرُهُ کی ضمیر ہمزہ وصل کیلئے ہے، عَنْ كُلٍّ يَقْصُرُهُ اور يُسَهِّلُ دونوں کے متعلق ہے۔ كَالْئٰنَ کی تقدیر وَذٰلِكَ كَالْئٰنَ. مُثِّلَا مستانفہ ہے، اى حَصَلَ تَمْثِيْلُ ذَالِكَ بِمَا ذَكَرْنَاهُ. ثَلَاثٌ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ يَتَّفِقْنَ ثَلَاثٌ کی صفت ہے، ثَلَاثٌ کی خبر محذوف ہے، اى وَاقِعَاتٌ. تَنَزُّلَا تمیز ہے فاعل سے محول ہے، اى اِتَّفَقَ نُزُوْلُهُنَّ۔

توضیح: (۱) جب دو ہمزے اس طرح جمع ہوں کہ اول استفہامی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو، جو کل چار کلمات قرآن مجید میں آئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ءَ آلذَّكَرَيْنِ دوجگہ ''سورۃ انعام ۱۴۷میں''۔ (۲) ءَ آلْئٰنَ دوجگہ ''سورۃ یونس ۵۱،۹۱''۔

(۳) ءَ آللّٰهُ دوجگہ ''سورۃ یونس ۵۹، نمل ۵۹'' یہ تینوں تمام قرا کیلئے۔ (۴) ءَ آلسِّحْرُ ابوعمر بصری کی قرأت میں۔ ان چاروں کلمات میں وصلی ہمزہ کے بعد لام تعریف آتا ہے، قاعدہ کے مطابق ہمزہ وصلی کو درج کلام میں حذف ہونا چاہئے، مگر یہاں ان کلمات میں پہلا ہمزہ استفہام کا ہے، جو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، اور خبر واستفہام میں التباس سے بچنے کیلئے ہمزہ وصلی کا ابدال مع مد لازم کیا جاتا ہے، اور دوسری صورت جو جائز ہے وہ ہمزہ وصلی کی تسہیل ہے قصر کے ساتھ، مگر ابدال اولیٰ ہے۔ نیز ان چار کلمات میں جہاں اور تین ہمزے جمع ہوئے ہیں، ءَ اٰمَنْتُمْ اور ءَ اٰلِهَتُنَا میں ادخال الف نہیں ہے، جو قالون، بصری اور ہشام کرتے ہیں۔

(۲) جب اول ہمزہ استفہامی قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو، جیسے اَسْتَكْبَرْتَ ، اَسْتَغْفَرْتَ تو دوسرے وصلی کو عام قاعدہ کے تحت حذف کیا جاتا ہے، اس لئے کہ اس میں وصلی ہمزہ کے کسرہ کی وجہ سے کوئی التباس پیدا نہیں ہوتا۔

نوٹ: پہلا استفہامی قطعی اور دوسرا وصلی مضموم قرآن میں نہیں آیا۔

فائدہ: ءَ آلْئٰنَ میں نافع کیلئے نقل کی وجہ سے 'ا' میں قصر بھی جائز ہے، مگر توسط نہیں، اسے باب المد میں بیان کیا جاچکا ہے۔

دوھمزوں کے مابین ادخال الف کا بیان

(۱۹۵) وَاَضْرُبُ جَمْعِ الْهَمْزَتَيْنِ ثَلٰثَةٌ ۱۳ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ اَئِنَّا ءَ اُنْزِلَا

ترجمہ: اور دو ہمزوں (قطعی متحرک) کے جمع ہونے کی صورتیں تین ہیں، جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ، اَئِنَّا ، ءَ اُنْزِلَ (یعنی دونوں مفتوح، اول مفتوح ثانی مکسور، اول مفتوح ثانی مضموم)۔

(۱۹۶) وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حُجَّةٌ ۱۴ بِهَا لُذْ وَقَبْلَ الْكَسْرِ خُلْفٌ لَّهُ وَلَا

ترجمہ: اور تیرا ادخال الف کرنا فتحہ اور کسرہ سے پہلے حُجَّةٌ بِهَا لُذْ کے مرموزین بصری، قالون، ہشام کیلئے دلیل والا ہے، تو اس دلیل کی طرف پناہ لے، اور کسرہ سے قبل ہشام کیلئے خلف ہے (یعنی ادخال الف وعدم ادخال) جس کیلئے مدد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹۷) وَفِيْ سَبْعَةٍ لَّا خُلْفَ عَنْهُ بِمَرْيَمِ ۱۵ وَفِيْ حَرْفِيِ الْاَعْرَافِ وَالشُّعَرَاالْعُلَا

ترجمه: مگر سات جگہ ہشام کیلئے کوئی خلف نہیں ہے، سورۃ مریم میں، اعراف کے دونوں کلموں میں اور عالیشان سورۃ شعراء میں۔

(۱۹۸) اَئِنَّکَ اَئِفْکًا مَّعًا فَوْقَ صَادِهَا ۱۶ وَفِيْ فُصِّلَتْ حَرْفٌ وَّبِالْخُلْفِ سُهِّلَا

ترجمه: اَئِنَّكَ اَئِفْكًا میں کہ دونوں سورۃ صاد سے اوپر والی سورۃ صافات میں واقع ہیں، اور ایک کلمہ سورۃ فصلت میں ہے، جس میں خلف کے ساتھ تسہیل کی گئی ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

جمع اجتماع کے معنی میں ہے۔ حُجَّةٌ ای ذُو حُجَّةٍ وَفِیْ سَبْعَةٍ کی تقدیر وَمُدَّكَ فِیْ سَبْعَةٍ بِمَرْيَمِ ، سبعة سے بدل فَوْقَ صَادِهَا ای فِیْ سُوْرَةٍ فَوْقَ صَادِهَا۔

توضیح: مطلب یہ ہے، کہ سات کلمات میں ہشام کیلئے خلف نہیں بلکہ صرف ادخال الف ہے۔

(۱) سورۃ مریم کے ءَاِذَا مَامِتُّ۔ (۲) ءَاِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ ، ءَاِنَّ لَنَا لَاَجْرًا دونوں سورۃ اعراف میں ، ءَ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا سورۃ شعراء میں ، اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ اور اَئِفْكًا اٰلِهَةً دونوں صافات میں، اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ سورۃ فصلت۔ وبالخلف سُهِّلَا سے یہ نکلا کہ ہشام کیلئے تحقیق و تسہیل میں فصلت میں اختلاف ہے، ہشام دوسرا ہمزہ مکسور ہو تو سوائے اس ایک کلمہ کے کہیں بھی تسہیل نہیں کرتے۔

(۱۹۹) وَاٰئِمَّةً م بِالْخُلْفِ قَدْمَدَّ وَحْدَهٗ ۱۷ وَسَهِّلْ سَمَا وَصْفًا وَفِی النَّحْوِ اُبْدِلَا

ترجمه: اور لفظ اَئِمَّةَ میں ہشام نے خلف کے ساتھ ادخال الف کیا ہے، اس حال میں کہ وہ ہشام اکیلے ہیں۔ اور تو سَـمَـا والے نافع، مکی، بصری کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کر یہ تسہیل صفت کے اعتبار سے بلند ہوگئی ہے، اور نحو (کے قیاس) میں یہ دوسرا ھمزہ یاء سے بدلا گیا ہے (باقی قرأ کیلئے دوسرے ہمزہ کی تحقیق بلا ادخال ہے، اس میں چار قرأتیں ہوئیں۔

(۱) ہشام کیلئے دوسرے ہمزہ کی تحقیق مع ادخال۔ (۲) ہشام کی دوسری وجہ تحقیق بلا ادخال۔ (۳) سَمَا کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال۔ (۴) ابن ذکوان و کوفیین کیلئے تحقیق بلا ادخال ۔نحاۃ کے ہاں یاء سے ابدال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے طریق پر نہیں، لہٰذا اس پر عمل نہیں۔

(۲۰۰) وَمَدُّكَ قَبْلَ الضَّمِّ لَبَّى حَبِيبُهُ ۱۸ بِخُلْفِهِمَا بَرًّا وَّجَاءَ لِيَفْصِلَا

ترجمه: اور تیرا ضمہ والے ہمزہ سے قبل ادخال الف ہشام و بصری کیلئے خلاف کے ساتھ اور قالون کیلئے بلا خلاف اطاعت کرنے والے کو لبیک کہا ہے، اور یہ مد اس لئے آیا ہے، کہ دو ہمزوں میں جدائی کر دے۔

(۲۰۱) وَفِي آلِ عِمْرَانٍ رَّوَوْا لِهِشَامِهِمْ ۱۹ كَحَفْصٍ وَّفِي الْبَاقِي كَقَالُونَ وَاعْتَلَى

ترجمه: اوران ناقلین نے ان کے ہشام کیلئے ''آل عمران ۲'' کے ءَ اُنَبِّئُكُمْ میں حفص کی طرح تحقیق بلا ادخال اور باقی دو کلموں ءَ اُنْزِلَ "صٓ ۱" ءَ اُلْقِيَ "قمر ۲" میں قالون کی طرح (تسہیل مع ادخال) نقل کیا ہے۔ اور یہ وجہ بلند ہوگئی ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر ۱۷: بِالْخُلْفِ، مَدًّا مقدر کی صفت۔ وَحْدَهُ منفرداً کے معنی میں حال ہے۔ بَرًّا بَارًّا ای مُوَافِقًا وَمُطِيْعًا لَبَّى کے فاعل سے مفعول ہے۔

توضيح: جب دوسرا ہمزہ مضموم ہو تو اس طرح کے کل تین کلمات قرآن میں پائے جاتے ہیں۔

اَؤُنَبِّئُكُمْ "آل عمران ۲" ءَ اُنْزِلَ "صٓ" ءَ اُلْقِيَ "قمر ۲" چوتھا ءَ اُشْهِدُوْا صرف نافع کی قرأت پر دو ہمزے ہیں۔

ان میں (۱) ہشام کی تین قرأتیں ہیں۔ (۱) تینوں میں تحقیق بلا ادخال جوزیادات میں سے ہے۔

(۲) تینوں میں تحقیق مع ادخال اؤُنَبِّئُكُمْ میں دانی نے ابوالفتح سے پڑھا ہے۔ (۳) اَؤُنَبِّئُكُمْ میں تحقیق بلا ادخال اور باقی دو میں تسہیل مع ادخال، یہ وجہ دانی نے ابوالحسن سے پڑھی ہے۔

(۲) بصری کیلئے تینوں میں دو وجوہ۔ (۱) تسہیل بلا ادخال۔ (۲) تسہیل مع ادخال ثانی زیادات قصیدہ سے ہے۔

(۳) قالون تینوں میں تسہیل مع ادخال اور ءَ اُشْهِدُوْا "زخرف ۲" میں تسہیل مع ادخال و تسہیل بلا ادخال اس کو زخرف میں بیان کیا ہے۔

(۴) ورش کے لئے چاروں میں اور مکی کیلئے تینوں میں تسہیل بلا ادخال۔ (۵) ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے تینوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق بلاادخال۔

همزتین فی کلمة میں تسهیل وادخال وقرأت کا خلاصه

(۱) قالون تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال، اور ءَ اُشْهِدُوْا میں تسہیل بلاادخال بھی ہے مگر تین کلمات اَ ئِمَّةً ، ءَ اٰمَنْتُمْ ، ءَ اٰلِهَتُنَا میں ادخال الف نہیں۔

(۲) ابوعمرو بصری پہلی اور دوسری قسم میں ہر جگہ تسہیل مع ادخال اور تیسری قسم میں تسہیل مع ادخال اور بلاادخال دونوں، ان کے لئے بھی یہ تین کلمات مستثنیٰ ہیں۔

(۳) ابن ذکوان، عاصم، حمزہ، کسائی تینوں کیلئے تینوں قسموں میں سب جگہ تحقیق بلاادخال، البتہ ءَ اَعْجَمِيٌّ میں حفص کیلئے تسہیل بلاادخال اور ءَ اٰمَنْتُمْ ، ءَ اٰلِهَتُنَا ، ءَ اَعْجَمِيٌّ ، ءَ اَنْ كَانَ میں ابن ذکوان کیلئے تسہیل بلاادخال۔

(۴) ابن کثیر کیلئے تینوں قسموں میں تسہیل بلاادخال، البتہ قنبل کیلئے فِرْعَوْنُ وَ اٰمَنْتُمْ اور النُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ وصلاً واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل۔

(۵) ورش کیلئے پہلی قسم میں دو وجوہ۔ (۱) دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔ (۲) اور دوسرے کا ابدال اور الَّذِ ، اٰمِنْتُمْ میں صرف قصر، اور باقی کلمات میں بعد کے سکون کی وجہ سے طول جیسے اَنْذَرْتَهُمْ اور ءَ اٰمَنْتُمْ ءَ اٰلِهَتُنَا ، اور دوسری و تیسری قسم کے تمام کلمات میں صرف تسہیل بلاادخال۔

(۶) هشام کیلئے پہلی قسم میں ہر جگہ دو وجوہ۔ (۱) تحقیق مع ادخال۔ (۲) تسہیل مع ادخال، البتہ ءَ اَنْ كَانَ (ن) میں صرف تسہیل مع ادخال اور ءَ اٰلِهَتُنَا اور ءَ اٰمَنْتُمْ میں تسہیل بلاادخال۔
اور دوسری قسم میں سے پانچ کلمات میں جو سات جگہ آئے ہیں، صرف تحقیق مع ادخال اور اَئِنَّكُمْ (سورۃ فصلت) والے میں تحقیق و تسہیل مع ادخال۔ یہ سات کلمات شعر نمبر ۱۵، ۱۶ میں بیان ہو چکے ہیں، دیکھ لیں اور اس قسم کے باقی کلمات جو سات ہیں، اور سولہ جگہ آئے ہیں، ان میں دو وجوہ۔ (۱) تحقیق مع ادخال۔ (۲) تحقیق بلاادخال ہے۔ اَئِنَّكُمْ (انعام و نمل) ءَ اِلٰهٌ ، اَئِمَّةً ، ءَ اِنَّكَ ، ءَ اِنْ ذُكِّرْتُمْ ، ءَ اِنَّا لَتَارِكُوْا ، ءَ اِذَا مِتْنَا۔ اور استفہام مکرر میں سے جن کلمات میں ان کے لئے دو ہمزہ ہیں، ان سب میں نظم و تیسیر کی رُو سے تو دونوں ہمزوں میں تحقیق مع ادخال ہے، اور یہی جمہور کا مذہب ہے، اور اہل مشرق و مغرب بھی اسی پر ہیں۔ البتہ نشر میں دونوں وجوہ بیان کی گئی ہیں، تحقیق مع ادخال و تحقیق بلاادخال۔ علی ضباع ارشاد المرید میں فرماتے ہیں، کہ ہمارا عمل بھی دونوں وجوہ پر ہیں، اور تیسری قسم کے تینوں کلمات میں ہشام کی وجوہ شعر ۱۸، ۱۹، کی توضیح میں بیان ہو چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ باب دو قطعی ہمزوں کے دوکلموں میں جمع ہونے کے بیان میں ہے

(۲۰۲) وَاَسْقَطَ الْاُوْلٰی فِی اتِّفَاقِهِمَا مَعًا ۱ اِذَا كَانَتَا مِنْ كِلْمَتَيْنِ فَتَی الْعَلَا

ترجمہ: اور ابوعمرو بصری نے جب دو ہمزہ دو کلموں میں جمع ہوں، اس حالت میں کہ وہ دونوں متفقتین (یکسانیت والے) ہوں تو پہلے ہمزہ کو ساقط (حذف) کیا ہے۔

(۲۰۳) كَجَا اَمْرُنَا مِنَ السَّمَا اِنَّ اَوْلِيَا ۲ اُولٰئِكَ اَنْوَاعُ اتِّفَاقٍ تَجَمَّلَا

ترجمہ: جیسے جَآءَ اَمْرُنَا اور مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ اور (تیسری قسم کی مثال) اَوْلِيَآءُ اُلٰئِكَ (یہ پورے قرآن میں ایک ہی کلمہ ہے) یہ اتفاق حرکت کی قسمیں خوبصورت بنادی گئی ہیں۔

(۲۰۴) وَقَالُوْنُ وَالْبَزِّيُّ فِی الْفَتْحِ وَافَقَا ۳ وَفِیْ غَيْرِهٖ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سَهَّلَا

ترجمہ: اور قالون وبزی نے فتحہ والے ہمزہ کے حذف میں (بصری) کی موافقت کی ہے، اور اس کے سوا باقی دوصورتوں میں دونوں نے یاء اور واو کی مانند تسہیل کی ہے۔

(۲۰۵) وَبِالسُّوْءِ اِلَّا اَبْدَلَا ثُمَّ اَدْغَمَا ۴ وَفِيْهِ خِلَافٌ عَنْهُمَا لَيْسَ مُقْفَلَا

ترجمہ: اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا دونوں (قالون وبزی) نے ابدال وادغام کیا ہے، اور اس میں خلف ہے جو دونوں سے مروی ہے، اور قفل لگایا ہوا (مسدود وممنوع) نہیں ہے۔

النحو والعربية

فِیْ اِتِّفَاقِهِمَا اور كَانَتَا کی ضمیر اَلْهَمْزَتَيْنِ کیلئے ہے۔ مَعًا فِیْ اِتِّفَاقِهِمَا حال کی تاکید ہے۔

تَجَمَّلَا جمال سے تَزَيَّنَ۔ بِالسُّوْءِ مفعول بہ ہے۔ عَنْهُمَا خلاف سے متعلق ہے۔

توضیح: دو ہمزے دو کلمہ میں ہوں اور دونوں کی حرکت یکساں ہوں۔ یعنی (۱) دونوں مفتوحتین جیسے جَآءَ اَمْرُنَا یہ اٹھارہ جگہ ہیں۔ (۲) دونوں مکسورتین جیسے مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ یہ انیس ۱۹ جگہ آئے ہیں۔ (۳) مضمومتین جیسے اَوْلِيَآءُ اُلٰئِكَ یہ صرف ایک جگہ آیا ہے۔ ان کو متفقتین کہتے ہیں، ان میں (۱) ابوعمرو بصری پہلے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (۲) قالون وبزی نے مفتوحتین میں پہلے کو بصری کے موافق حذف کیا ہے اور دوسری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوقسموں میں پہلے ہمزہ کی مکسورتین میں یاء کی مانند اور مضمومتین میں واؤ کی مانند تسہیل کی ہے اور ایک کلمہ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں پہلے کا ابدال وادغام بِـالسُّـوِّ اِلَّا اور دوسری وجہ اول ہمزہ کی یاء کی مانند تسہیل مدوقصر کے ساتھ۔ (۳) ورش وقنبل دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ابدال کرتے ہیں، اسے شعر نمبر ۵ میں بیان فرمارہے ہیں۔ (۴) باقی قراءشامی کوفیین تحقیق سے پڑھتے ہیں، البتہ حمزہ اور ہشام کی وقفاً تخفیف کو ان کے باب میں بیان فرمائیں گے۔

متفقتین کے دوسرے ہمزہ کی تخفیف

(۲۰۶) وَالْاُخْرٰى كَـمَـدٍّ عِـنْـدَ وَرْشٍ وَّقُـنْـبُلٍ ۵ وَقَدْقِيْلَ مَحْضُ الْمَدِّ عَنْهَا تَبَدَّلَا

ترجمہ: اور (تینوں قسموں میں) ورش وقنبل کے نزدیک دوسرا ہمزہ (الف، یاء، واؤ) مدہ کی مانند ہے (یعنی فتحہ والے کو الف، کسرہ والے کو یاء، ضمہ والے کو واؤ کی مانند تسہیل سے پڑھتے ہیں) اور بے شک یہ بھی کہا گیا ہے، کہ خالص حرف مد اس ہمزہ کے بدلہ میں آ گیا ہے (یعنی تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کا الف، واؤ، یاء مدہ سے ابدال بھی یہ دونوں حضرات کرتے ہیں)۔

(۲۰۷) وَفِـيْ هٰـؤُلَآءِ اِنْ وَّالْبِـغَـآءِ اِنْ لِّـوَرْشِهِـمْ ۶ بِيَـآءٍ خَـفِـيْـفِ الْـكَسْـرِ بَعْضُهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور بعض ناقلین نے ورش کے لئے هٰؤُلَآءِ اِنْ "بقرہ۴" اور عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ "نور۴" میں (دوسرے ہمزہ کو) ایسی یاء (متحرک) سے پڑھا ہے جو خفیف کسرہ والی ہے (یعنی کسرہ کاملہ سے نہ کہ اختلاس سے، اس لئے کہ یاء کا کسرہ ہمزہ کے کسرہ کے مقابلہ میں خفیف ہے، یعنی هٰؤُلَاءِ يِـنْ ، عَلَى الْبِغَاءِ يِنْ پڑھتے ہیں)۔

(۲۰۸) وَاِنْ حَـرْفُ مَـدٍّ قَبْلَ هَـمْـزٍ مُّـغَيَّـرٍ ۷ يَـجُـزْ قَـصْـرُهٗ وَالْـمَـدُّ مَـازَالَ اَعْـدَلَا

ترجمہ: اور کسی کلمہ میں حرف مد ہمزہ مغیرہ سے پہلے واقع ہو رہا ہو، تو اس حرف مد کا قصر سے پڑھنا بھی جائز ہے، اور مد کرنا ہمیشہ درست تر ہے، یعنی ہمزہ میں تسہیل یا حذف یا ابدال سے تغیر ہو تو ناظمؒ ودانیؒ کی رائے پر پہلے مد پھر قصر ہوگا۔ اور محققؒ کی رائے پر حذف کی صورت میں اول قصر پھر مد اور تسہیل کی صورت میں اول مد پھر قصر اور عمل بھی اسی پر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ النحووالعربیه ﴾

شعر ۵: وَ الاخرٰی کَمَدّ مبتداءوخبر عِنْدَ خبر کیلئے ظرف ہے ۔ اور مَحضُ المدّ مبتداء۔ تَبَدَّلَا اس کی خبر ہے۔ عنها تبدّلا سے متعلق ہے،اور ضمیر دوسرے ہمزہ کیلئے ہے۔

شعر ۶: اَعْدَلَا مِنَ الْعَدَالَةِ اسم تفضیل ۔ وهی الاستقامه قوی مضبوط کے معنی میں۔

توضیح: ورش وقنبل دوسرے ہمزہ کی تخفیف تسہیل وابدال سے کرتے ہیں۔ابدال کی صورت میں اگر دوسرے ہمزہ کا مابعد متحرک ہوتو مد میں صرف قصر ہوگا،جیسے جَآءَ اَحَدٌ اوراگر مابعد ساکن ہوتو مد طویل ہوگا جیسے جَآءَ آ مُرُنَا ، مِنَ السَّمَآءِ یْنْ کُنْتُمْ اورورش کیلئے اگر نقل کی وجہ سے ساکن متحرک ہوجائے تو اصل پر اعتبار کرتے ہوئے قصر کیا جائے گا۔اوراس طرح کے تین ہی کلمات قرآن میں آئے ہیں۔

(۱) عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ (اَلْبِغَاءِ یْنَ رَدْنَ)۔ (۲) لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ (لِلنَّبِيءِ یْنَ رَادَ) (۳) مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ (اَلنِّسَاءِ یْنِ اتَّقَيْتُنَّ۔نیز ورش هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ اور عَلَى الْبِغَآءِ نْ اَرَدْنَ میں تیسری وجہ یاء کے کسرہ سے بھی پڑھتے ہیں، هٰٓؤُلَآءِ یْنْ، اَلْبِغَآءِ یْنَ رَدْنَ۔

نوٹ: اول ہمزہ میں تخفیف کرنے والے ثانی کو تحقیق سے اور ثانی میں تخفیف کرنے والے اول کو تحقیق سے پڑھتے ہیں،اور قالون، بزی، بصری، ورش وقنبل کے ماسوا سب قرا تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

دوہمزہ مختلف الحرکات دوکلموں میں ہوں جو پانچ ہی صورتیں قرآن مجید میں پائی گئی ہیں،ان میں دوسرے کی تخفیف صرف سماوالے کرتے ہیں۔

(۲۰۹) وَتَسْهِيلُ الْاُخْرٰى فِي اخْتِلَافِهِمَا سَمَا ۸ تَفِيْءَ اِلٰى مَعْ جَاءَ اُمَّةً اُنْزِلَا

ترجمہ: اور دونوں ہمزوں کے مختلف الحرکت ہونے کی صورت میں سماوالے نافع، مکی، بصری کیلئے دوسرے ہمزہ کی تخفیف بلند ہوگئی ہے،جیسے تَفِيْٓءَ اِلٰى مَعْ جَآءَ اُمَّةٍ ان کی مثال قرآن میں نازل کی گئی ہے

(۲۱۰) نَشَاءُ اَصَبْنَا وَالسَّمَاءِ اَوِائْتِنَا ۹ فَنَوْعَانِ قُلْ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سُهِّلَا

ترجمہ: جیسے نَشَآءُ اَصَبْنَا وَالسَّمَآءِ اَوِئْتِنَا پس تو کہہ دے کہ پہلی دوقسموں (مکسور بعدالمفتوح مضموم بعدالمفتوح) کالیاء اور کالواؤ تسہیل کی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۱) وَنَوْعَانِ مِنْهَا اُبْدِلَا مِنْهُمَا وَقُلْ ۱۰ يَشَآءُ اِلٰى كَالْيَاءِ اَقْيَسُ مَعْدِلَا

ترجمہ : اوردوسری دوقسموں (مفتوح بعدالمضموم مفتوح بعدالمکسور) میں واؤ اور یاء سے ابدال کیا گیا ہے۔اور تو کہہ دے کہ، يَشَآءُ اِلٰى (اول مضموم ثانی مکسور) میں تسہیل کالیاء زیادہ قرین قیاس ہے ازروئے انصاف کے۔

(۲۱۲) وَعَنْ اَكْثَرِ الْقُرَّاءِ تُبْدَلُ وَاوُهَا ۱۱ وَكُلٌّ بِهَمْزِ الْكُلِّ يَبْدَا مُفَصِّلَا

ترجمہ: اوراکثرقرا سے يَشَآءُ اِلٰى کادوسراہمزہ اپنے واؤ سے بدلا جاتا ہے،اورتمام قرأتمام صورتوں میں ابتداء کے وقت واضح طور پرہمزہ ہی سے ابتداءکرتے ہیں،یعنی يَشَآءُ اِلٰى میں کل تین وجوہ ہوتی ہیں۔

(۱) قیاس کے زیادہ موافق یاءکی مانند تسہیل،یہ اہل بغداد سے ہے۔

(۲) دوسرے ہمزہ کاواؤمکسورہ سے ابدال،یہ سماعی ہےاوراکثرقرأ کامذھب ہے۔

(۳) دوسرے ہمزہ کی واؤکی مانند تسہیل جو اَقْيَسُ سے سمجھی گئی ہے،یہ اخفش کامذھب ہےمگرنشرکی تحقیق پرصحیح نہیں۔

نوٹ: جب دوسرے کلمہ سے ابتداءکی جائے گی توان آٹھوں قسموں میں تمام قرأتخفیف کرنے والے بھی اور تحقیق کرنے والے بھی ہمزہ محققہ سے ابتداءکریں گے۔

﴿ النحووالعربية ﴾

شعر۸: فِيْ تسہیل سے متعلق ہے۔ تَفِيْءَ اِلٰى هِيَ مقدرکی خبرہے۔ اَیْ هِيَ كَتَفِيْءَ وَمَا بَعْدَهٗ اُنْزِلَا معترضہ۔ كالياء وكالواوٖ فاعل سے حال ہے۔ اُبْدِلَا کی ضمیریاءاورواؤکے لئے ہے۔ منها نوعان کیلئے، ای من همزةٍ نوعين ۔ يُبْدَا بنسبت وقف ہمزہ الف سے تبدیل ہوا۔

توضیح: دوہمزہ مختلف الحرکات کی پانچ صورتیں ہیں،سادالے دوسرے میں تخفیف کرتے ہیں۔

(۱) اول مفتوح ثانی مکسورجیسے تَفِيْءَ اِلٰى ثانی کی تسہیل کالیاء۔ (۲) اول مفتوح ثانی مضموم جیسے جَآءَ اُمَّةً ثانی کی تسہیل کالواؤ۔ (۳) اول مضموم ثانی مفتوح جیسے نَشَآءُ اَصَبْنَا ثانی ہمزہ کواول کی حرکت کے مطابق واؤ مفتوحہ سے بدل کرپڑھتے ہیں، نَشَآءُ وَصَبْنَا ۔ (۴) اول مکسورثانی مفتوح جیسے اَلسَّمَآءِ اَوِ ئْتِنَا دوسرے کویا ءمفتوحہ سے بدلتے ہیں، اَلسَّمَاءِ يَوْتِنَا ۔ (۵) اول مضموم ثانی مکسور يَشَآءُ اِلٰى اس میں دووجوہ ہیں۔ (۱) دوسرے ہمزہ کی یاءکی مانند تسہیل۔ (۲) دوسرے ہمزہ کاواؤمکسورہ سے ابدال يَشَـآءُ وِلٰـى ۔تیسری وجہ جو اَقْيَسُ سے سمجھی گئی ہے،دوسرے کی تسہیل کالواو،یہ اخفش کامذھب ہے،اورصاحب نشرفرماتے ہیں،کہ یہ نقلاً بھی صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اور عملاً بھی ناممکن ہے۔

ابدال وتسہیل کی تعریف

(۲۱۳) وَالْإِبْدَالُ مَحْضٌ وَّالْمُسَهَّلُ بَيْنَ مَا　۱۲　هُوَا لْهَمْزُ وَالْحَرْفِ الَّذِيْ مِنْهُ اُشْكِلَا

ترجمہ: اور ابدال ہمزہ کا خالص حرف علت بنادینا ہے، اور تسہیل اس حرف کے درمیان ہے کہ وہ ہمزہ ہے اور اس حرفِ (علت) کے (درمیان ہے) جس (کی جنس) سے وہ ہمزہ حرکت دیا گیا ہے۔

النحو والعربية

مَحْضٌ اَیْ ذوحرفٍ خالصٍ مبتداء کی خبر ہے، خالص حرف علت بنادینا۔ اَلْمسهَّل مبتداء مصدر میمی۔ اُشْكِلَا، اَشكلته بالهمزة ازلت عند الاشكال التباس کی اشکال کو زائل کردیا، اُشْكِلَا کی ضمیر ہمزہ کیلئے ہے۔

توضیح: چونکہ ناظمؒ نے ابدال وتسہیل کے الفاظ کو اس باب میں جگہ جگہ استعمال کیا ہے اس لئے آخر میں ان کی تعریف کردی کہ ابدال، حروف علت، الف، واؤ، یاء سے بدلنے کو کہتے ہیں، واؤ۔ یاء مدہ سے، یا واؤ یاء متحرک سے، جیسے یَشَآءُ وِلی، اَلسَّمَآءِ یَوِ تُیْنَا اور جَآءَ احَدٌ، یالمُوْنَ اور تسہیل ہمزہ کو ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حروف مدہ کے مابین نرمی سے پڑھنے کو کہتے ہیں، ہمزہ والف کے مابین تسہیل کالالف ہمزہ وواؤ کے مابین تسہیل کالواو اور ہمزہ ویاء کے مابین تسہیل کالیاء اس طرح کہ ہمزہ حروف مدہ سے بدلنے بھی نہ پائے اور کامل تحقیق سے بھی ادا نہ ہو، اس کی صحیح ادائیگی استاذ سے سیکھی جائے۔

بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ

(۲۱۴) اِذَا سَكَنَتْ فَآءً مِّنَ الْفِعْلِ هَمْزَةٌ　۱　فَوَرْشٌ يُّرِيْهَا حَرْفَ مَدٍّ مُّبَدِّلَا

ترجمہ: جب فعل کے فاء کلمہ میں ہمزہ ساکن ہو تو ورش اس کو حرف مد میں دکھاتے ہیں، اس حال میں کہ وہ (فاء فعل کے ہمزہ ساکنہ کو سب کلمات میں) بدلنے والے ہیں۔

(۲۱۵) سِوٰی جُمْلَةِ الْإِيْوَاءِ وَالْوَاوُ عَنْهُ اِنْ　۲　تَفَتَّحَ اِثْرَ الضَّمِّ نَحْوُ مُؤَجَّلَا

ترجمہ: سوائے الایواء کے مادہ کے (تمام کلمات کے جیسے تُؤْوِیْ، مَاْوٰی، فَأْوٗا) اور اگر یہ (فاء کلمہ کا ہمزہ) ضمہ کے بعد فتحہ والا ہو، تو ان ورش سے واؤ منقول ہے، اور اس کی مثال مُؤَجَّلَا کی طرح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ النحو والعربية ﴾

اَلْمُفْرَدُ ، اَلَّذِیْ لَمْ یَجْتَمِعْ مَعَ هَمْزٍ اٰخَرَ بِخِلَافِ الْبَابَیْنِ الْمُتَقَدِّمَیْنِ ۔ همز اسم جنس ہے، تاء کا حذف اس وجہ سے اولی ہے۔ فـاءَ همزةٌ سے حال ہے۔ مِن الفعل فاء کی صفت ہے۔ یُرِیُهَا قلبی رویت بمعنی یُعلِمُ اوراس کے تین مفعول آتے ہیں، تقدیریوں ہوگی یُعْلِمُكَ وَرْشٌ اَنَّ هٰذِهِ الْهَمْزَةَ حَرْفُ مَدٍّ ۔ بَدَّلَ ،یُبَدِّلُ ، اور اَبْدَلَ ، یُبْدِلُ ہم معنی ہیں۔ مُوَّجَّلَا کا لقب حکائی ہے۔

توضیح: ہمزہ کی تخفیف چار طرح سے ہوتی ہے (۱) تسہیل بین بین (۲) حذف واسقاط (۳) ابدال (۴) نقل۔ اس سے پہلے کے ابواب میں تسہیل، حذف، ابدال کا بیان تھا، اس باب میں نقل حرکت کا بیان ہے نیز سابقہ ابواب میں دو ہمزوں کی تخفیف کا بیان تھا اور اس باب میں اور بعد کے دو ابواب میں زیادہ تر ایک ہمزہ کی تخفیف کا بیان ہے، چنانچہ ناظم فرماتے ہیں کہ (۱) اگر فعل کے فاء کلمہ کا ہمزہ ساکن ہو تو ورش حروف مدہ سے اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق ابدال کرتے ہیں، جیسے یَاْلَمُوْنَ ، یُؤْمِنُوْنَ ، اَلَّذِی اؤْتُمِنَ فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ ، اور بِئْرٍ ، بِئْسَ ، الذِّئْبُ میں اگرچہ ہمزہ عین کلمہ کا ہے، پھر بھی ورش ابدال کرتے ہیں، البتہ اِیْوَا کے مادہ کے الفاظ کا ابدال نہیں کرتے، جو تُـؤْوِیْ ، مَـاْوٰی ، فَـاْوٗ ، مَـاْوَاكُمْ مَـاْوَاهُمْ ، مَاْوَاهُ ، تُؤْوِیْهِ ، وغیرہ جس طرح بھی آئیں۔

(۲) وہ ہمزہ متحرکہ مفتوحہ جو فاء فعل میں ضمہ کے بعد ہو، اس کو واؤ مفتوحہ سے بدلتے ہیں جیسے مُـوَجَّلًا یُـوَدِّہٖ ، مُوَذِّنٌ ، یُوَخِّرُهُمْ ۔ فاکلمہ کی شرط سے نکل آیا کہ فُوَّادَكَ ، بِسُوَّالِ ، هُزُوًّا ، كُفُوًّا میں ابدال نہیں ہوگا ، کہ عین کلمہ اور لام کلمہ میں ابدال نہیں کرتے ، اور ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ کی شرط سے مَـآرِبُ ، فَـاَذَّنَ وغیرہ نکل گئے، کہ یہ ضمہ کے بعد نہیں۔

نوٹ: فَـآءَ مِّنَ الْـفِـعْـلِ سے فاء ،عین ، لام وزن والا فعل مراد ہے نہ کہ وہ فعل جو کلمہ کی قسم اسم فعل حرف ہے، ورنہ اسموں میں ابدال ناجائز ہو جائے گا۔ یعنی اسم ہو کہ فعل، فاء کلمہ کا ہمزہ ساکن ہو جو حروف اٰتَیْـــنَ مَـــوْفٌ کے سات حروف کے بعد ہو، اتین میں ہمزہ سے مراد وصلی ہمزہ کے بعد ہونا ہے اور میم سے اسم فاعل واسم مفعول کا میم مراد ہے۔

(۲۱۶) وَیُبْدَلُ لِلسُّوْسِیِّ کُلُّ مُسَکَّنٍ ۔ مِنَ الْهَمْزِ مَدًّا غَیْرَ مَجْزُوْمٍ نُ اهْمِلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اورسوسی کیلئے ہرایک ہمزہ ساکنہ حرف مد سے بدلا جاتا ہے،سوائے اس مجزوم کے جوجدا کردیا گیا ہے ۔

(۲۱۷) تَسُؤْ وَنَشَأْ سِتٌّ وَّعَشْرُ يَّشَأْ وَمَعْ ۴ يُهَيِّءْ وَنَنْسَأْهَا يُنَبَّأْ تَكَمَّلا

ترجمہ: (یعنی سوائے ایسے) تَسُؤْ اور نَشَأْ کے جو چھ ہیں (دونوں تین تین جگہ آئے ہیں) اورسوائے يَشَأْ کے (دس کلمات کے) اورسوائے اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ کے جو يُهَيِّءْ اور نَنْسَأْهَا کے ساتھ ہے، اور يُنَبَّأْ پر یہ مجزوم کی قسم مکمل ہوگئی ہے۔

نوٹ: اس کے بعد پانچ فعلوں میں ہمزہ کا سکون کوفیین کی رائے پر امر کا سکون بھی جزمی کہلاتا، اور بصریین اسے بنائی کہتے ہیں۔

(۲۱۸) وَهَيِّئْ وَاَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْ بِاَرْبَعٍ ۵ وَاَرْجِئْ مَعًا وَّاقْرَأْ ثَلٰثًا فَحَصِّلا

ترجمہ: اورسوائے هَيِّءْ اور اَنْبِئْهُمْ کے اور نَبِّءْ جو چار جگہ واقع ہوا ہے، اورسوائے اَرْجِءْ کے اس حالت میں کہ یہ دوبل کر آئے ہیں، اورسوائے اِقْرَاْ کے اس حالت میں کہ تین جگہ ہے، پس تو (اس بنائی سکون والے گیارہ کلمات کو قرآن مجید کی آیات میں) ضرور حاصل کرلے۔

(۲۱۹) وَتُؤْوِيْ وَتُؤْوِيْهِ اَخَفُّ بِهَمْزِهٖ ۶ وَرِئْيًا بِتَرْكِ الْهَمْزِ يُشْبِهُ الِامْتِلا

ترجمہ: اورسوائے تُؤْوِيْ اور تُؤْوِيْهِ کے یہ اپنے ہمزہ کی تحقیق کے ساتھ بنسبت ابدال کے آسان ہے اور سوائے اس رِئْيًا کے یہ ابدال وادغام سے رِيًّا (سیراب کردینے والے) کے معنی کے مشابہ ہوجاتا ہے۔

(۲۲۰) وَمُؤْصَدَةٌ اَوْصَدْتُّ يُشْبِهُ كُلُّهٗ ۷ تَخَيُّرَهٗ اَهْلُ الْاَدَاءِ مُعَلَّلا

ترجمہ: اورسوائے مُؤْصَدَةٌ کے یہ اَوْصَدْتُّ واوی کے مشابہ ہوجاتا ہے (یعنی مہموز الفاء کے بجائے مثال واوی کا شبہ ہوجاتا ہے) اس مستثنیٰ کے تمام باب کو اہل اداء نے پسند کیا ہے حالانکہ یہ علت بیان کیا ہوا ہے یعنی ابن مجاہد ، مکی ، مہدوی ، نقاش ، ابن غلبون وغیرہ نے ان پانچ قسموں کے استثنیٰ کو پسند کرلیا ہے یہ حضرات اور استثنیٰ کی علتوں کی وجہ سے تحقیق کو پسند کرتے ہیں۔

(۲۲۱) وَبَارِئْكُمْ بِالْهَمْزِ حَالَ سُكُوْنِهٖ ۸ وَقَالَ ابْنُ غَلْبُوْنٍ بِيَاءٍ تَبَدَّلا

ترجمہ: اور بَارِئْكُمْ (کو بھی سوسی نے مستثنیٰ کیا ہے) حالانکہ یہ ہمزہ کی تحقیق کے ساتھ ہے، نیز ہمزہ کے سکون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حالت میں ہے (یعنی ہمزہ تو ساکن پڑھا ہے مگر ابدال نہیں کیا) اور ابن غلبون نے کہا ہے، کہ یہ ہمزہ یاء سے بدلا گیا ہے۔

﴿ النحو والعربية ﴾

شعر ۳: مِنَ الْهَمْزِ مُسَكَّنٍ کا بیان ہے، اور مَدَّ يُبْدَلُ کا مفعول ہے۔ غَيْرَ استثنیٰ۔ مِنْ كُلِّ مُسَكَّنٍ مَدَّ کی صفت۔ أُهْمِلَا مستانفہ۔

شعر ۴: تَسُؤْ وَنَشَأْ مجزوم سے بدل ہے۔ سِتٌّ کلتاهما مقدر کی صفت۔ عَشْرٌ کا معدود اس کے بعد يَشَأْ ہے۔ اسی وجہ سے يَشَأْ کی طرف مضاف ہے۔ مَعْ يُهَيِّءْ يُنَبَّأْ کی صفت ہے۔

شعر ۵: وَهَيِّءْ غیر پر معطوف ہے، اَیْ غیر مجزوم وَهُوَ كَذَا وكذا وغير هَيِّءْ يا هَيِّءْ اور اس کے بعد کے دونوں شعروں کے تمام کلمات مبتداء ہیں، اور اسکی خبر كُلُّهُ تَخَيَّرَهُ اَهْلُ الْاَدَاءِ حَالَ كَوْنِهٖ مستثنیٰ ہے۔ بِاَرْبَعٍ نَبِّيءْ سے حال ہے۔ مَعًا اَیْ مَوْضِعَيْنِ مَعًا کو دو کیلئے اور جَمِيْعًا کو زیادہ کیلئے ناظمؒ استعمال کرتے ہیں۔ فَحَصِّلَا سے بنائی سکون کے کلمات کا اقرار ختم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

شعر ۶: تُؤْوِیْ بھی هَيِّءْ کی طرح ہے۔ كُلُّهٗ اَیْ كُلُّ ذَالِكَ الْمُسْتَثْنٰى۔ مُؤْصَدَةٌ کا عطف ماقبل پر ہے۔ اٰوْصَدْتُ مفعول۔ يُشْبِهُ، اسکا فاعل ضمیر ہے، راجع ہے مُؤْصَدَةٌ کو۔ كُلُّهٗ مبتداء۔ تَخَيَّرَهٗ خبر۔ اَهْلُ الْاَدَاءِ اس کا فاعل اور ضمیر مفعول۔ مُعَلَّلًا حال ہے ضمیر سے۔

توضیح: شعر ۳ تا ۸ سوسی کیلئے ہر ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے ابدال کیا گیا ہے چاہے ورش کی طرح فاءِ کلمہ کا ہو جیسے يَاْخُذُ، يُؤْذُوْنَ، فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ، عین کلمہ جیسے اَلْبَاْس، اَلرَّاْس، بِئْرٍ، بِئْسَ، لُؤْلُؤًا۔ لام کلمہ جیسے فَادّٰرَاْتُمْ، جِئْتَ، شِئْتَ، شِئْتُمْ مگر سوسی ان پانچ قسموں کے ہمزہ ساکنہ میں ابدال نہیں کرتے۔

اول: وہ مجزوم کلمات کہ جن کے ہمزہ کا سکون جزم کی وجہ سے ہو، اور یہ مندرجہ ذیل چھ کلمات ہیں۔ (۱) تَسُؤْ تین جگہ تَسُؤْهُمْ "آل عمران ۱۲۰ و توبہ ۵۰" تَسُؤْكُمْ "مائدہ ۱۰۱"۔ (۲) اِنْ نَّشَاْ تین جگہ "شعراء، سباء، یٰس ۳"۔ (۳) يَشَاْ دس جگہ، اِنْ يَّشَاْ سات جگہ "نساء ۱، انعام ۱۶، ابراهیم ۳، اسراء کے دو ۲، فاطر ۳، شوریٰ ۷"۔ وَمَنْ يَّشَاْ "انعام ۱۴"۔ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ "انعام ۹"۔ فَاِنْ يَّشَاِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ آخری دو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مکسور پڑھے جاتے ہیں۔ وقفاً ابدال کا قاعدہ پایا جاتا ہے مگر ابدال نہیں ہوتا۔

(۴) اَوْنَنْسَاْھَا " بقرہ ۱۳ " مکی ، بصری کی قرأت ہمزہ سے ہے، دوسری قرأت نُنْسِھَا ہے۔ (۵) وَیُھَیِّءْ لَکُمْ " کہف ۲ " ۔ (۶) اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ " نجم ۳ " ۔

دوم: یہ وہ کلمات ہیں، کہ جن میں ہمزہ کا سکون بنائی ہے اور یہ سب امر کا صیغہ ہیں، جو پانچ کلمات کل گیارہ جگہ آئے ہیں، (۱) وَ ھَیِّءْ لَنَا "حجر ۴" ۔ (۲) اَنْبِئْھُمْ " بقرہ ۴ " ۔ (۳) نَبِّیءْ چار جگہ " یوسف ۹ ، حجر میں ۲ ، قمر ۲ " ۔ (۴) اَرْجِئْہُ دو جگہ" اعراف ۴ ، شعراء ۱۳ "۔ (۵) اِقْرَاْ تین جگہ "اسراء ۲ "۔ " علق میں ۲ " ۔

سوم: وہ جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے، یہ دو کلمہ ہیں۔ تُؤْوِیْ ، اور تُؤْوِیْہِ " احزاب ۲ ، معارج ۱ " ۔

چہارم: وہ قسم جس میں ایک معنٰی کا لغت دوسرے معنٰی کے لغت کے ساتھ ملتبس ہو جائے، وہ رِئْیًا " مریم ۵ " ہے کہ اس چیز کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں خوشنما ہو، اس میں ابدال کے بعد ادغام ہوگا۔ اور رِیًّا رَوِیٌ سے سیراب کے معنٰی میں ہے، اس لئے ابدال نہیں کرتے (قالون وابن ذکوان کی قرأت رِیًّا ہے)۔

پنجم: وہ قسم جس میں ایک لغت دوسرے سے مشابہ ہو جائے اور یہ ایک ہی کلمہ ہے، جو دو جگہ آیا ہے مُؤْصَدَۃٌ (بلد ، ھُمزہ) میں، یہ بصری کے ہاں اٰصَدَ مہموز الفاء ہے، اور دوسرے حضرات کے ہاں اَوْصَدَ مثال واوی ہے، ابدال سے یہ شبہ ہوتا کہ بصری کے ہاں بھی اَوْصَدَ ہی سے ہوگا، اس لئے ابدال نہیں کیا یہ استثنٰی ماہرین اور معتبر حضرات کا طریق ہے۔

شعر نمبر ۸: بَارِئْکُمْ (بقرہ ۶) دو جگہ ہے، اس کے ہمزہ میں دوری کیلئے اختلاس و سکون اور سوسی کے لئے صرف سکون ہے، ابدال کا قاعدہ پایا جاتا ہے، مگر ابدال نہیں کرتے بلکہ سکون و تحقیق سے پڑھتے ہیں، ابوالحسن طاھر بن غلبونؒ سے دانیؒ نے تیسیر میں سکون کو بیان کیا ہے، مگر محقق نے سکون عارضی کی وجہ سے فرمایا کہ ابدال پسندیدہ نہیں، لہٰذا محققین کے ہاں سوسی کیلئے ہمزہ کی تحقیق ہی ہے۔

(۲۲۲) وَوَالَاہُ فِیْ بِئْرٍ وَّفِیْ بِئْسَ وَرْشُھُمْ ۹ وَفِی الذِّئْبِ وَرْشٌ وَّالْکِسَائِیْ فَاَبْدَلَا

ترجمہ: اور ابدال میں سوسی کے ساتھ موافقت کی ہے ان کے ورش نے بِئْرٍ اور بِئْسَ میں، اور الذِّئْبِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ورش اور کسائی نے بھی، پس دونوں نے ابدال کیا ہے، یعنی ورش نے اپنے اصول کے برعکس بِئْرٍ اور بِئْسَ، الذِّئْبُ میں عین کلمہ میں سوسی کی موافقت میں ابدال کیا ہے، اور الذِّئْبُ میں سوسی کی موافقت میں کسائی نے بھی ابدال کیا ہے، حالانکہ انکا مذھب ابدال نہیں۔

(۲۲۳) وَفِي لُؤْلُؤٍ فِي الْعُرْفِ وَالنُّكْرِ شُعْبَةٌ ۱۰ وَيَأْلِتْكُمُ الدُّورِي وَالْإِبْدَالُ يُجْتَلَا

ترجمه: اور لُؤْلُؤٍ معرفہ ہو یا نکرہ (ہمزہ اول کا واؤ سے ابدال کرنے) میں شعبہ نے موافقت کی ہے (یعنی مِنْهُمَااللُّو لُؤُ اور كَاَمْثَالِ الُّولُؤ اور لُولُؤً اول ہمزہ کا ابدال پڑھتے ہیں) اور يَالِتْكُمُ ہمزہ ساکنہ کی زیادتی اور تحقیق دوری کی قرأت ہے، اور سوسی کیلئے اس ہمزہ کا ابدال دیکھا جاتا ہے، یعنی لا يَلِتْكُمْ کو دوری يَأْلِتْكُمْ اور سوسی يَالِتْكُمْ پڑھتے ہیں۔ اور باقی چھ قرأ لَايَلِتْكُمْ ہمزہ ساکنہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۹: اَلَتَ يَأْلِتُ اور لَاتَ يَلِيْتُ دونوں نَقَصَ کے معنٰی میں ہیں۔ فَأَبْدَلَا میں اشارہ ہے کہ اَلذِّئْبُ اصل میں مہموز ہے۔ اَلْمَوَالَاتُ اَلْمُخَالَةُ یہاں موافقت کے معنٰی میں ہے، ضمیر مفعول کیلئے ہے، فاعل وَرْشُهُمْ ہے اور وَرْشٌ وَالْكِسَائِيُّ کا اس پر عطف ہے۔ اَبْدَلَا کی ضمیر دونوں کیلئے ہے۔

شعر۱۰: وَشُعْبَةٌ کا عطف وَرْشُهُمْ پر ہے، اور يَأْلِتْكُمُ الدُّورِي مبتداء وخبر۔ وَالْإِبْدَالُ يُجْتَلَا بھی اسی طرح ہے۔

(۲۲۴) وَوَرْشٌ لِئَلَّا وَالنَّسِيءُ بِيَائِهِ ۱۱ وَأَدْغَمَ فِي يَاءِ النَّسِيِّ فَثَقَّلَا

ترجمه: اور ورش نے لِئَلَّا اور اَلنَّسِيءُ کو ابدال سے پڑھا ہے، اس حالت میں کہ یہ اپنی یاء کے ساتھ ہیں، اور ادغام کیا ہے۔ اَلنَّسِيءُ کی پہلی یاء کا دوسری یاء میں، پس انہوں نے یاء کو مشدد کر دیا ہے، یعنی ورش لِيَلَّا اور اَلنَّسِيُّ پڑھتے ہیں۔

(۲۲۵) وَإِبْدَالُ أُخْرَى الْهَمْزَتَيْنِ لِكُلِّهِمْ ۱۲ إِذَا سَكَنَتْ عَزْمٌ كَآدَمَ أُوهِلَا

ترجمه: اور همزتین کے دوسرے ہمزہ کا جبکہ ساکن ہو، ابدال کرنا تمام قرأ کے لئے واجب وضروری ہے جیسے اٰدَمَ اور اُوْهِلَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربية﴾

بِيَانِهٖ کی ضمیر کُلُّ وَاحِدٍ کی تقدیر پر لِئَلَّا اور اَلنَّسِیْءُ دونوں کیلئے ہے۔ عَزْمٌ ای ذُوْعَزْمٍ کَادَمَ مِثَالُهٗ کی خبر ہے۔ اُوْهِلَا بحذف عاطف اٰدَمَ پر معطوف ہے یا مستانفہ ہے، اور معنی یہ ہوں گے، اور یہ لفظ مثال بنانے کے لائق بنادیا ہے، اَیْ جُعِلَ اَهْلًا لَّهٗ ۔

توضیح: شعر ۱۱، لِئَلَّا اور اِنَّمَا النَّسِیْءُ میں ورش نے قیاسی تخفیف کے موافق ہمزہ کو یاء سے بدلا ہے، اور پھر اَلنَّسِیْٓءُ میں یاء کا یاء میں ادغام کیا ہے۔

شعر نمبر ۱۲: جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول متحرک ثانی ساکن ہو تو تمام قرأ ہمزہ ساکنہ کا ابدال ماقبل کی حرکت کے موافق حروف مدہ سے کرتے ہیں۔ اور اگر اول ہمزہ قطعی نہ ہو، بلکہ وصلی ہو تو ابتداء میں تو سب کے لئے ابدال ہے مگر ماقبل سے وصل کرتے ہوئے ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے، اور ہمزہ ساکنہ کا ابدال صرف ورش اور سوسی کرتے ہیں، باقی قرأ نہیں کرتے۔

ہمزہ قطعی کی مثالیں: اٰمَنَ ، اِیْمَانًا ، اُوْتِیَ کہ ان کی اصل اَءْمَنَ ، اِءْمَانًا ، اُءْتِیَ ہے، ہمزہ وصلی کی مثالیں: قَالَ اِیْتِ ، قَالَ ائْتُوْنِیْ ، یَقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ ، اَلَّذِی اؤْتُمِنَ ۔

بَابُ نَقْلِ حَرَكَتِ الْهَمْزَةِ اِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا

یہ باب ہمزہ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرنے کے بیان میں ہے اس باب میں امام حمزہ کے سکتہ کو بھی شامل کیا ہے۔

(۲۲۶) وَحَرِّكْ لِوَرْشٍ كُلَّ سَاكِنٍ اٰخِرٍ　　صَحِيْحٍ بِشَكْلِ الْهَمْزِ وَاحْذِفْهُ مُسْهِلَا

ترجمہ: اور تو ورش کیلئے ہر ایسے ساکن کو ہمزہ کی حرکت کے ذریعہ متحرک کردے جو کلمہ کے آخر والا ساکن صحیح ہو، اور اس ہمزہ کو حذف کردے، حالانکہ تو آسانی کا طریقہ اختیار کرنے والا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

حَرِّكْ ، امر۔ كُلَّ سَاكِنٍ مفعول ہے۔ اٰخِرٍ صَحِيْحٍ دونوں صفات ساکن کی ہیں بِشَكْلِ متعلق ہے حَرِّكْ کا وَاحْذِفْهُ کی ضمیر مُیَز کیلئے ہے۔ مُسْهِلًا وَاحْذِفْهُ کے فاعل سے حال ہے، اور دونوں جملے امریہ ہیں۔

توضیح: (۱) ناظمؒ نے ہمزہ کی حرکت ماقبل ساکن کو نقل کرنے اور ہمزہ کو حذف کردینے کیلئے ورش کی قرأت میں کلمہ کے آخری حرف کے صحیح ساکن کی شرط لگائی ہے، جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کلمہ کے درمیان ساکن صحیح کی حرکت کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل نہیں کیا جائے گا، جیسے یَنْئَوْنَ ۔

(۲) ساکن صحیح ہو، حرف علت مدہ نہ ہو، کہ وہاں ورش مد کرتے ہیں جو باب مد وقصر میں گذر چکا ہے۔ البتہ حرف لین ساکن ہو ، تو نقل حرکت ہوگی، جیسے خَلَوِ الٰی شَیٰطِیْنِھِمْ ۔

(۳) تیسرے یہ کہ میم جمع بھی نہ ہو کہ اس کا صلہ ورش کیلئے ہمزہ قطعی سے قبل بیان ہو چکا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ورش ہمزہ قطعی سے قبل ساکن منفصل جو اول کلمہ کے آخر اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ساکن کو متحرک پڑھتے ہیں، اور ہمزہ حذف ہو جاتا ہے، یہ ساکن اَلْ تعریف ہو جیسے فِی الْاٰخِرَۃِ ۔ عام حرف ساکن ہو مَنْ اٰمَنَ ، قَدْ اَفْلَحَ ، تنوین ہو عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ تانیث کی تاء ہو، قَالَتِ اُخْرٰھُمَا ۔ یا حروف مقطعات ہو ، الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ ۔ لین ہو، جیسے ذَوَاتَیْ اُکُلٍ ۔

(۲۲۷) وَعَنْ حَمْزَۃٍ فِی الْوَقْفِ خُلْفٌ وَّعِنْدَہٗ ۲ رَوٰی خَلَفٌ فِی الْوَصْلِ سَکْتًا مُّقَلَّلَا

ترجمہ: اور (اسی ساکن) پر وقف کرنے کی صورت میں حمزہ سے بھی خُلف ہے (یعنی نقل وعدم نقل دونوں ہیں) اور اسی کلمہ کے آخر والے صحیح ساکن میں خَلَفْ نے وصل میں سکتہ قلیلہ یعنی لطیفہ روایت کیا ہے (یعنی جس جگہ ورش نقل کرتے ہیں، اس جگہ خلف سکتہ کرتے ہیں)۔

(۲۲۸) وَیَسْکُتُ فِیْ شَیْءٍ وَّ شَیْئًا وَّ بَعْضُھُمْ ۳ لَدَی اللَّامِ لِلتَّعْرِیفِ عَنْ حَمْزَۃٍ تَلَا

(۲۲۹) وَشَیْءٍ وَّشَیْئًا لَّمْ یَزِدْ وَلِنَافِعٍ ۴ لَدٰی یُوْنُسٍ اٰلْئٰنَ بِالنَّقْلِ نُقِّلَا

ترجمہ: اور یہی خلف شَیْءٌ اور شَیْئًا میں بھی وصلاً سکتہ کرتے ہیں، اور ناقلین کے بعض نے لام تعریف میں پورے حمزہ سے سکتہ پڑھا ہے، اس حالت میں کہ انہوں نے شَیْءٍ اور اَلْ پر اور کسی قسم کو زیادہ نہیں کیا۔ اور امام نافع کیلئے اٰلْئٰنَ سورۃ یونس میں اس حالت میں روایت کیا گیا ہے، کہ یہ نقل کے ساتھ ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

عِنْدَہٗ ضمیر سَاکِنٍ مذکور کیلئے ہے۔ خُلْفٌ مبتداء ہے۔ فِی الْوَقْفِ خبر۔ عَنْ حَمْزَۃٍ حال۔ عِنْدَہٗ ظرف ۔ مُقَلَّلًا سَکْتًا مفعول کی صفت ہے۔ یَسْکُتُ کی ضمیر فاعل خَلَفْ کیلئے۔ عَنْ حَمْزَۃٍ تَلَا کے متعلق ہے۔ لَمْ یَزِدْ کی ضمیر بَعْضُ کو راجع ہے۔ نُقِّلَا کی تشدید مبالغہ یا تکثیر کیلئے ہے۔ اٰلْئٰنَ مبتداء۔ نُقِّلَا خبر۔ لَدٰی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْنُسِ ظَرف۔

توضیح: مطلب یہ ہے، کہ جن کلمات میں ورش کیلئے حالین میں نقل ہے ان سب میں حمزہ کیلئے نقل وعدم نقل دونوں ہیں جو خُلف سے ثابت ہوتی ہے، اور عمل بھی دونوں پر ہے، اور درست بھی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ساکن منفصل جسکو مفصول بھی کہتے ہیں، جیسے قَدْ اَفْلَحَ ، قُلْ اِنْ كُنْتُمْ وغیرہ میں نقل زیادات میں سے ہے، نظم وتیسیر کے طریق کے خلاف ہے (کذا فی النشر) رہی وصل کی حالت تو اس میں صرف خلف نے سکتہ روایت کیا ہے، اور اس مفصول کے ساتھ ذواللام ، اَلْاٰخِرَةُ ، اَلْاَرْضَ اور موصول یعنی شَیْءٌ ، شَيْئًا میں خَلَفْ کا سکتہ ہے، اور خلاد نے حمزہ سے ساکن منفصل اَلْ ، شَیْءٌ میں عدم سکتہ روایت کیا ہے، اور یہ ابوالفتح کا مذھب ہے۔ اور ابوالحسن کی روایت پر دونوں کیلئے شَیْءٍ اور اَلْ پر صرف سکتہ اور قَدْ اَفْلَحَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ منفصل پر سکتہ وعدم سکتہ دونوں ، سکتہ ابوالفتح سے اور عدم سکتہ ابوالحسن سے، اور خلاد کیلئے شَیْءٍ اور اَلْ میں دونوں، سکتہ ابوالحسن سے عدم سکتہ ابوالفتح سے۔ اور ساکن منفصل پر دونوں طریق سے خلاد کا صرف عدم سکتہ۔ ناظمؒ نے انہی دو طریق کو اپنے اشعار میں یوں بیان فرمایا ہے۔ وَعِنْدَهُ رَوٰی خلف سے ساکن منفصل اور ذوالالام (اَلْ) میں وصلاً سکتہ اور ویسکت فی شیء میں موصول کا سکتہ بیان کیا ہے۔ اور وبعضهم سے دوسری روایت میں شیءٌ موصول اور اَلْ کا سکتہ بیان کیا ہے پورے حمزہ سے خلف وخلاد دونوں کیلئے اور ساکن منفصل کو لَمْ يَزِدْ کہہ کر نکال دیا ہے، نتیجہ یہ نکلا کہ خلف کیلئے تو دونوں روایتوں سے ذوالالام (اَلْ) موصول (شیء شیئًا) میں صرف سکتہ اور مفصول (قدافلح) میں اول روایت سے سکتہ اور دوسری سے عدم سکتہ اور خلاد کیلئے ساکن منفصل میں دونوں روایتوں سے عدم سکتہ اور لام تعریف (اَلْ) اور شیء میں سکتہ وعدم سکتہ کہ پہلی روایت میں خلاد کا ذکر نہیں اور دوسری میں عن حمزة کے تحت خلاد کا ذکر ہے۔

نوٹ: (ا) اگر اَلْ اور شیء میں وصلاً سکتہ خلف وخلاد کیلئے پڑھا جائے، تو اَلْ میں وقفاً نقل وسکتہ دو وجوہ ہیں۔

(ب) اور اگر ان میں عدم سکتہ خلاد کی قرأت پر پڑھیں تو اَلْاَرْضَ وغیرہ میں صرف نقل ہوگی۔

(ج) ساکن منفصل مَنْ اٰمَنَ پر وصلاً خلف کا اگر سکتہ پڑھیں تو وقفاً نقل وسکتہ دو وجوہ ہیں۔ اور اگر وصلاً عدم سکتہ خلف وخلاد کیلئے پڑھیں تو وقفاً نقل وتحقیق ہوگی۔ الحاصل خلف کیلئے وقفاً مفصول میں تین وجوہ نقل سکتہ، عدم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتہ۔ اور خلاد کیلئے نقل وعدم سکتہ دو وجوہ ہیں۔ ساکن منفصل میں نقل طریق کے خلاف ہونے کی وجہ سے ترک اولی ہے۔

نوٹ : (۱) میم جمع کے بعد اگر ہمزہ قطعی ہو تو ورش کی طرح حمزہ کیلئے بھی نقل نہیں، البتہ خلف وصلاً سکتہ وعدم سکتہ کرتے ہیں۔

(۲) موصول میں صرف شَیْءٍ اور شَیْئًا رفعی اور نصبی وجری حالت کو سامنے رکھتے ہوئے دو لفظ لائے ہیں ان دو کے ماسوا اور کہیں بھی حمزہ نے موصول میں سکتہ نہیں کیا، یعنی یَنْئَوْنَ ، یَسْئَلُ وغیرہ میں سکتہ نہیں کرتے، گو کہ طیبہ کی وجوہ سے بعض قرأ سکتہ کرتے ہیں، خلف وخلاد کے دونوں مذاہب کو کسی بزرگ نے بڑی خوبی سے مندرجہ ذیل شعر میں بیان کیا ہے۔ طلباء یاد کرلیں۔

وَشَیْءٍ وَّ اَلْ بِالسَّکْتِ عَنْ خَلَفٍ بِلَا	خِلَافٍ وَّ فِی الْمَفْصُوْلِ خُلْفٌ تُقُبِّلَا
وَخَلَّادُهُمْ بِالْخُلْفِ فِی اَلْ وَشَیْئِهٖ	وَلَا سَکْتَ فِی الْمَفْصُوْلِ عَنْهُ فَحَصِّلَا

اَلْئٰنَ میں ورش تو اپنے اصول کے مطابق ہمزہ کی حرکت لام ساکن کو نقل کرتے ہیں اور ان کی وجوہ پر مد وقصر کے باب میں بحث ہوئی ہے، البتہ قالون نے اپنے اصول کے خلاف جمعاً بین اللغتین کے طور پر نقل کی ہے ۔

(۲۳۰) وَقُلْ عَادَنِ الْاُوْلٰی بِاِسْکَانِ لَامِهٖ ۵ وَتَنْوِیْنُهٗ بِالْکَسْرِ کَٓاسِیْهِ ظُٓلِّلَا

ترجمہ : اور کہہ کہ عَادَنِ الْاُوْلٰی ''نجم '' لام کے سکون کے ساتھ ہے، اور عَادًا میں تنوین کاف وظاء والے شامی ، مکی ، کوفیین کے لئے کسرہ کے ساتھ ہے، اس تنوین کے لباس پہنانے والے نے سایہ ڈالا ہے (یعنی اعتراضات سے بچایا ہے)۔

(۲۳۱) وَاَدْغَمَ بَاقِیْهِمْ وَبِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ ۶ وَبَدْءُ هُمْ وَالْبَدْءُ بِالْاَصْلِ فُضِّلَا

ترجمہ: اور باقی قرأ نافع ، بصری نے عَادًا کے نون تنوین کا لام تعریف میں ادغام کیا ہے، اور اُوْلٰی کے ہمزہ کا ضمہ نقل کر کے لام تعریف کو دیا ہے، اور ان کا وصل اور ابتداء نقل کے ساتھ ہے، اور اصل کے موافق ابتداء قالون اور بصری کے لئے (اَلْاُوْلٰی) افضل قرار دی گئی ہے، گویا نقل حرکت کا عمل پہلے ہے، اور اس کی وجہ سے لام تعریف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متحرک ہوگیا ہے، اسی لئے تنوین کا یرملون کے قاعدہ سے لام میں ادغام ہوا ہے۔

(۲۳۲) لِقَـالُـوْنَ وَالْبَـصْـرِیُ وَتُهْـمَزُ وَاوُهُ ۔ لِقَـالُوْنَ حَـالَ النَّـقْـلِ بَدْءً وَّمَوْصِلَا

ترجمہ: (لِقَـالُـوْنَ وَالْبَصْرِیُ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور قالون کیلئے اُوْلٰی کی واؤ کو ہمزہ پڑھا گیا ہے، نقل حرکت کی حالت میں ابتداء میں بھی اور وصل میں بھی (یعنی قالون وصلًا عَـادَ الْاُؤْ لٰی اور ابتداء اور اعادہ میں اَلُؤْلٰی اور لُؤْ لٰی پڑھتے ہیں، اور جب نقل نہیں کرتے تو اصل کے مطابق واؤ پڑھتے ہیں ہمزہ سے نہیں بدلتے)۔

﴿النحو والعربية﴾

(۵) کَاسِیْهِ اسم فاعل کَسْی سے پہننا۔ ظَلَّلَ اَیْ سَتَرَ۔ عَادَنِ الْاُوْلٰی مرفوع المحل ہے، مبتداء کی بناء پر۔ بِاِسْکَانِ لَامِهٖ اس کی خبر ہے۔ وَتَنْوِیْنُهٗ مبتداء۔ اور کَاسِیْهِ ظَلَّلَا خبر۔

بِالْکَسْرِ حال۔ بَـاقِیْهِمْ اَیْ مَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ ۔ وَاَدْغَمَ اَیْ نَقَلَ وَاَدْغَمَ وَصْلُهُمْ وَبَدْءُ هُمْ ۔ ضمیر جمع بعض کے نزدیک دو پر بھی جمع کا اطلاق ہونے یا ان دو قراء کے راویوں کو شامل کر لینے کی بناء پر ہے۔ بِـالْاَصْلِ حال ہے یا بَدْءُ مبتداء سے متعلق ہے۔ اور فُضِّلَا خبر ہے۔ لِقَالُوْنَ متعلق ہے فُضِّلَا سے۔ وَاوُ هٗ کی ضمیر اَلْاُوْلٰی کو راجع ہے۔ لِقَالُوْنَ تُهْمَزُ سے متعلق ہے، اَیْ تـابعًا لقالون ۔ حَالَ نصب ظرف کی بناء پر ہے۔ بَدْءًا اور مَوْصِلًا دونوں مصدر فِیْ مَوْضِعِ الْحَالِ ،اَیْ بَادِئًا وَّوَاصِلًا۔

توضیح : شعر نمبر ۵ میں پانچ قراء مکی ، شامی ، کوفیین کیلئے جس طرح شعر میں تلفظ کیا گیا ہے۔ اَلْاُوْلٰی کے لام کے سکون اور التقاء ساکنین کی وجہ سے عَادًا کی تنوین کے کسرہ کے ساتھ عَـادَنِ الْاُوْلٰی ہے، مگر عَادًا پر وقف کی صورت کو ان حضرات کیلئے اس لئے بیان نہیں فرمایا، کہ اَلْاُوْلٰـی سے ابتداء ان کے لئے وصل کے مطابق واضح ہے۔

شعر نمبر ٦: میں باقی دو حضرات نافع اور بصری کا عَادًا کے تنوین کا اَلْاُوْلٰی کے لام میں ادغام ہے، اور اُوْلٰی کے ہمزہ کی حرکت لام کو نقل کرتے ہیں، چاہے عَـادًا کو ملا کر پڑھیں یا عَـادًا پر وقف کر کے اَلْاُوْلٰـی سے ابتداء یا اعادہ کریں، جیسا کہ فرمایا وَبِـالنَّـقْـلِ وَصْـلُهُمْ وَبَدْءُ هُمْ یعنی نافع ، بصری کیلئے ادغام اور نقل وصل وابتداء دونوں حالتوں میں ہے، مگر آگے فرماتے ہیں وَالْبَدْءُ بِـالْاَصْلِ فُـضِّلَا لِقَـالُوْنَ وَالْبَصْـرِیُ یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلْاُوْلٰــى سے ابتداء کرتے ہوئے اگرچہ نقل بھی درست ہے مگر اصل کے مطابق عدم نقل پڑھنا افضل ہے قالون اور بصری کیلئے۔ اور ورش کا مذہب چونکہ نقل مذھب ہے، اس لئے وہ نقل ہی کریں گے۔

شعر نمبر ۷: میں فرمایا کہ قالون وصل وابتداء دونوں حالتوں میں نقل کرتے ہوئے اَلْاُوْلٰی کی واؤ کو ہمزہ ساکنہ سے بدل کر پڑھتے ہیں، چونکہ اس واؤ کی اصل ہمزہ ہی تھی، جیسے اٰمَنَ کی طرح ہمزہ کا ابدال کیا گیا یعنی اَلْاُءْلٰی کو آلْاُوْلٰــى کیا گیا تو جب اُءْلٰــى کا اول ہمزہ نقل کے سبب حذف ہوگیا ہے، تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنے کی حاجت باقی نہیں رہی جیسے قَـالَ ائْتِ میں اِیْتِ کی بجائے ہمزہ ساکنہ پڑھا جاتا ہے، کہ قَالَ پر وقف کی صورت میں ہمزہ ساکنہ کو اول ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف مدسے بدلتے ہیں، اور وصلاً وصلی ہمزہ ساقط ہوجاتا ہے، اور ہمزہ ساکنہ بغیر ابدال کے ساکن پڑھا جاتا ہے۔

عَادًا ن الْاُوْلٰی کی وصلًا کل وجوہ کا جدول

نمبر شمار	اسماء قرأ	قراءات کا تلفظ	تفصیل
۱	شامی، مکی، کوفیین	عَــــادَانِ الْاُوْلٰــــى	اسکان لام اور تنوین کا کسرہ
۲	ورش و بصری	عَــــادَا لُّاوْلٰــــى	نقل وادغام، واؤ مدہ
۳	قالون	عَــــادَا لُّؤْ لٰــــى	نقل، ادغام، ہمزہ ساکنہ

اَلْاُوْلٰی کی ابتداء واعادہ میں کل وجوہ

نمبر شمار	اسماء قرأ	تلفظ قرأت	تفصیل
۱	شامی، مکی، کوفیین	اَلْاُوْلٰی	اصل کے مطابق ایک ہی وجہ
۲	ورش	اَلْاُوْلٰی، اَلُاوْلٰی	ہمزہ وصل سے ابتداء و نقل دو وجہ ہمزوں کے بغیر نقل
۳	بصری	اَلْاُوْلٰی اَلُاوْلٰی، آلْاُوْلٰی	تین وجوہ، دو ورش والی اور تیسری اصل کے مطابق مرموزین قرأ والی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴	قالون	اَلْاُوْ لٰی ، اَلْاُوْ لٰی اَلْاُوْلٰی	دو تو ورش وبصری والی مگر واؤ کی جگہ ہمزہ ساکنہ سے اور تیسری اصل کے مطابق کی بصری، شامی، کوفیین کی طرح

نوٹ: ورش وبصری کی طرح تقلیل اور ورش کیلئے مدبدل کی وجوہ بھی پڑھی جائیں گی، نیز حمزہ، کسائی کا امالہ اور حمزہ کی وقفی تخفیف سب کو ملا کر بہت سی وجوہ جمع ہوں گی، طلباء کو چاہئے کہ اس طرح کے کلمات کا بار بار اجراء کریں تا کہ پختگی پیدا ہو۔

(۲۳۳) وَتَبْدَاُ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِيْ النَّقْلِ كُلِّهٖ ۸ وَاِنْ كُنْتَ مُعْتَدَّام بِعَارِضِهٖ فَلَا

ترجمہ: اور تو ہمزہ وصل کے ساتھ ابتداء کر نقل کی تمام صورتوں میں اگر تو اس ہمزہ کے عارضی ہونے کا اعتبار کرنے والا ہو تو پھر اس ہمزہ وصل کے ساتھ ابتداء نہ کر۔

توضیح: مطلب واضح ہے کہ اَلْاَرْضَ ، اَلْاٰ خِرَةَ جیسے کلمات میں ہمزہ وصلی سے بھی ابتداء جائز ہے کہ نقل کی حرکت لام پر عارضی ہے، اصل میں لام ساکن ہے اور اگر اس عارضی حرکت کا اعتبار کر لیا جائے تو ہمزہ وصلی کے بغیر بھی ابتداء جائز ہے، جیسے اَلْاَرْضَ ، اَلْاٰخِرَة ، بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ میں لِسْمُ اور اَلِسْمُ دونوں طرح درست ہے۔ جب اَلْاِسْمُ سے ابتداء کریں جیسا عَادَانِ الْاُوْلٰی میں ورش، قالون بصری کی وجوہ ذکر کی گئی ہیں۔

(۲۳۴) وَنَقْلُ رِدًا عَنْ نَافِعٍ وَّ كِتَابِيَهْ ۹ بِالْاِسْكَانِ عَنْ وَّرْشٍ اَصَحُّ تَقَبُّلَا

ترجمہ: اور نافع سے رِدًا میں نقل حرکت ثابت ہے، اور كِتَابِيَهْ کی ھاء کو اسکان کے ساتھ پڑھنا مقبولیت کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔

مطلب یہ ہے کہ سورۃ قصص کے فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا کو نافع ہمزہ کی حرکت دال کو نقل کرتے ہیں، اور وقفاً تنوین الف سے بدل جائے گا، یعنی رِدَا پڑھیں گے، اور كِتَابِيَهْ میں چونکہ ھاء سکتہ ہے اس لئے ورش كِتَابِيَهْ اِنِّيْ ظَنَنْتُ میں عدم نقل کرتے ہیں، زیادہ صحیح سے نکلا کہ نقل بھی درست ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

تَبْدَأْ ہمزہ کا سکون بنسبت وقف ہے، سکون کے بعد ابدال کیا گیا۔ بِعَارِضِهٖ میں صفت کی اضافت موصوف کیلئے ہے جو ضمیر ہے، اَیْ بالنقل العارض ۔ فَلَا جزاء ہے شرط کی، لائے ناہیہ کا فعل محذوف ہے اَیْ فَلَا تَبْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ ۔ نَقْلُ رِدًا مبتداء ہے۔ عَنْ نَّافِعٍ خبر۔ اور کِتَابِيَهْ مبتداء۔ اَصَحُّ اس کی خبر۔ بِالْإِسْكَانِ حال۔ عَنْ وَرْشٍ اَصَحُّ کے متعلق ہے۔ تَقَبُّلَا تمیز۔ بِالْإِسْكَانِ خبر کے فاعل سے حال ہے۔ اَیْ كِتَابِيَهْ اَصَحُّ قُبُوْلًا مِنْهُ حَالَ كَوْنِهٖ مُتَحَرِّكٌ بِالنَّقْلِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ

یہ باب حمزہ اور ھشام کے ہمزہ پر وقف کرنے کے بیان میں ہے

ہمزہ ثقیل ترین حرف ہے اس لئے عرب طرح طرح کی تخفیف کرتے ہیں اور یہ باب ان تمام قسموں کو جامع ہے اہل حجاز کے لغت میں عموماً اور قریش کے لغت میں خصوصاً کثرت سے تخفیف پائی جاتی ہے۔ محقق فرماتے ہیں اہل عربیت کے مذاھب عثمانی رسم خط اور روایات کے علم ہی سے اس باب کی معرفت حاصل ہوسکتی ہے۔

امام حمزہؒ کے ہاں ہمزہ کی تخفیف میں دو مذھب ہیں۔

(۱) تخفیف تصریفی وقیاسی: یہ تمام آئمہ سے منقول ہے، اور صرفی قواعد کے مطابق ہے، ناظمؒ نے اسے پہلے بیان کیا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متفق علیہ، قرآن میں اس کی سات صورتیں ہیں (۲) مختلف فیہ، جو بعض آئمہ سے منقول ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۲) تخفیف رسمی: یہ عربی قواعد کی مطابقت کے ساتھ رسم الخط یعنی ہمزہ کی شکل کے اعتبار سے ہوتی ہے، لیکن لفظ کے تغیر میں عربیت اور معنی کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

امام حمزہ ایسی صورت میں ہمزہ ہی کے ساتھ وقف کرنے کا حکم فرماتے ہیں، جہاں رسمی تخفیف عربیت کے خلاف ہو، یا معنوی تبدیلی لازم آتی ہو۔

(۲۳۵) وَحَمْزَةُ عِنْدَ الْوَقْفِ سَهَّلَ هَمْزَهُ ۱ إِذَا كَانَ وَسْطًا أَوْتَطَرَّفَ مَنْزِلَا

ترجمہ: اور حمزہ وقف میں اس (وقف) کے ہمزہ کو تخفیف سے (نقل وحذف، تسہیل، ابدال وغیرہ سے تغیر کرکے) پڑھتے ہیں، جبکہ وہ کلمہ کے درمیان میں پایا جائے، یا جگہ کے اعتبار سے کلمہ کے آخر میں ہو۔

(۲۳۶) فَأَبْدِلْهُ عَنْهُ حَرْفَ مَدٍّ مُّسَكِّنًا ۲ وَمِنْ قَبْلِهِ تَحْرِيكُهُ قَدْ تَنَزَّلَا

ترجمہ: پس تو اس ہمزہ کو ان امام حمزہ کیلئے حرف مد سے بدل دے اس حال میں کہ تو اس ہمزہ کو ساکن کرنے والا ہو (یا پہلے ہی سے ساکن ہو، جیسے اِقْرَاْ) اور اس حالت میں کہ اس ھمزہ سے قبل اس کی تحریک واقع ہوئی ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

(۱) حَمْزَةُ مبتداء۔ سَهَّلَ خبر۔ هَمْزَهُ کی ھاء کا مرجع وقف ہے، إِذَا شرطیہ۔ كَانَ تامہ۔ وَسْطًا اس کا ظرف۔ اَيْ فِيْ وَسَطِ الْكَلِمَةِ۔ اگر كَانَ ناقصہ ہے تو وَسْطًا خبر ہے۔ اَيْ ذَاتَوَسُّطٍ تَطَرَّفَ جملہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معنی پر معطوف۔ اَیْ توسط اَوْ تطرّف ۔ مَنزلا تمیز۔

(۲) وَمِنْ قَبْلِهٖ ،اَبْدِلُ کے پہلے مفعول سے حال ہے، اَیْ اَبْدِلِ الْهَمْزَ حَالَ کَوْنِكَ مُسَكِّنًا اِیَّاهُ وَحَالَ کَوْنِ مَاقَبْلَ الْهَمْزِ مُتَحَرِّكًا ۔ تَحْرِيكُهٗ کی ھاءحرف کیلئے۔

توضیح : شعر نمبر ا: سَهِّلَ سے لغوی معنی تغیر وتخفیف مراد ہیں، جسکی تین قسمیں ہیں (ا)ابدال اس کا بیان شعرنمبر۲ اور ۵ تا ۷ میں ہے۔ (۲)نقل وحذف، اس کو شعر نمبر۳ میں بیان فرمار ہے ہیں۔

(۳)تسہیل بین بین، اس کا بیان ۴ تا ۸ میں آرہا ہے۔ امام حمزہ وقفا جس ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں اس کی چار قسمیں ہیں ۔ (ا) ہمزہ متوسطہ یعنی کلمہ کے درمیان والا، مثال یَسْئَلُوْنَ ، مَاْكُوْلٌ ، يَاْخُذُ شِئْتَ ، رَءُوْفٌ ، فِئَةٌ ، ۔(۲) ہمزہ متطرفہ : یعنی کلمہ کے آخر والا، بَرِیْءٌ ، دِفْءٌ ، اِقْرَاْ نَبِیْءٌ ، اَلْمَرْءُ ، اَلْخَبْءُ ۔(۳) ھمزہ مُبْتَدِءَ کلمہ کے شروع والا جس پر کوئی زائد حرف داخل ہوا ہو اور وہ متوسطہ کے حکم میں ہوجائے، مثالیں لِئَلَّا ، لِاَوْلِيٰهُمْ ، فَاْتُوْهُنَّ ، اس کی تخفیف شعر نمبر۱۴ ۱۵ میں بیان ہوگی۔(۴) اَلْ تعریف کے بعد والا ہمزہ یا ساکن منفصل کے بعد والا ہمزہ جسے ناظمؒ نے گذشتہ باب کے شعر نمبر۲ وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ میں بیان فرما چکے ہیں۔

اصولی طور پر ہمزہ کی تین قسمیں ہیں:(ا)ہمزہ ساکنہ جیسے یُؤْمِنُوْنَ اِقْرَاْ ، نَبِّئْ ، فَاْوٗا ، وَاْتَمِرُوْا (۲) ہمزہ متحرک ماقبل ساکن جیسے یَجْئَرُوْنَ ، دِفْءٌ ، اَلْمَرْءُ ۔ (۳) ہمزہ متحرک ماقبل متحرک جیسے فِئَةٌ ، خَاطِئِيْنَ ، لِئَلَّا ، مَلَاٌ ۔ ان میں سے اول قسم کی چھ۶ ، دوسری کی بارہ۱۲ ، اور تیسری کی نو۹ انواع ہیں۔ اشعار میں اسی ترتیب کے مطابق ان کل ستائیس صورتوں کو ناظمؒ نے بیان فرمایا ہے۔

شعر نمبر ۲: ناظمؒ نے ہمزہ ساکن ماقبل متحرک میں ابدال کا قاعدہ بیان فرمایا ہے، یہ ہمزہ متوسطہ بھی ہوتا ہے اور متطرفہ بھی، اور اس کا سکون اصلی بھی ہوتا ہے، اور عارضی بھی، فتحہ کے بعد الف سے کسرہ کے بعد یاء مدہ سے، اور ضمہ کے بعد واؤ مدہ سے ابدال کرتے ہیں، اس کی تفصیلی چھ قسمیں ہیں، جو جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدول ہمزہ ساکنہ متوسطہ ومتطرفہ کی تفصیلی شش اقسام

نمبر شمار	اقسام	امثلہ	حکم
۱	متوسط بنفسہ جو خود کلمہ کے درمیان ہو	يَاْلَمُوْنَ ،بِئْرٍ ،تُؤْفَكُوْنَ	ابدال، يَالَمُوْنَ ،بِيْرٍ تُوْفَكُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲	متوسط بالحرف جو کسی حرف زائد کی وجہ سے درمیان میں ہو	فتحہ کے بعد آتا ہے، جیسے فَاْوٗ وَاْتَمِرُوْا	ابدال فَاوٗا ، وَاتَمِرُوْا
۳	متوسط بالکلمہ ماقبل کسی کلمہ کی وجہ سے درمیان میں ہو	قَالَ ا ئْتُوْنِی ،اَلَّذِی ا ؤْتُمِنَ قَالُو ائْتِنَا	ابدال قَالَا تُوْنِی اَلَّذِی ایْتُمِنَ ، قَالُوْ اتِنَا
۴	متوسط بنفسہ جس کے بعد واؤ یا یاء ہو	رِءْ یَا ، تُؤْوِی ، رُءْ یَا یَ ، رُءْ یَاكَ	قیاسی تخفیف، ابدال واظہار ، رِیْیَا ،تُوْوِی رُوْیَاكَ ابدال وادغام رِیَّا ، تُوِّیَ
۵	متطرفہ، بسکون لازم	اِقْرَاْ ،نَبِّیءْ	ابدال ، اِقْرَا، نَبِّیْ
۶	متطرفہ، بسکون عارض وقف کی وجہ سے ساکن ہو	بَدَءَ ،قُرِیءَ ، لِلْمَلَإِ قَالَ الْمَلَاُ	قیاسی تخفیف ماقبل کی حرکت کے مطابق مدہ سے ابدال، بَدَا، قُرِیْ لِلْمَلَا ، قَالَ الْمَلَا

اس چھٹی قسم میں مزید تفصیل یہ ہے۔

(۱) ہمزہ مضموم بشکل الف ہو تو دو وجوہ۔ 〈۱〉 ابدال، اکثر کے مذہب پر۔ 〈۲〉 بعض کے نزدیک تسہیل مع الروم لِلْمَلَا ، قَالَ الْمَلَاُ ۔ اور ہمزہ مفتوحہ میں صرف ابدال ہے، جیسے بَدَا ، قُرِیْ ۔

(۲) فتحہ کے بعد کسرہ والا یاء کی صورت میں صرف مِنْ نَبَایِٔ " انعام ع " میں ہے، اس میں چار وجوہ 〈۱〉 ابدال نَبَا۔ 〈۲〉 تسہیل مع الروم۔ 〈۳〉 یاء ساکنہ سے ابدال نَبَایْ۔ 〈۴〉 اس یاء کے زیر میں روم

(۳) فتحہ کے بعد ضمہ والا بشکل واؤ جیسے اَتَـوَ کَـؤُا اس میں پانچ وجوہ ہیں۔ 〈۱〉 الف سے ابدال اَتَـوَ کَـوْا ۔

〈۲〉 ہمزہ کی تسہیل مع الروم۔ 〈۳〉 رسمی تخفیف ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور اس پر سکون کے ساتھ وقف اَتَـوَ کَّـوْ ا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿۳﴾ ، ﴿۵﴾ واؤ میں روم واشمام۔

نوٹ : فتحہ کے بعد ہمزہ مضموم بشکل واؤ قرآن مجید میں گیارہ کلمات ہیں۔ ﴿۱﴾ اَتَوَكَّؤُ "طٰہٰ ۱"۔ ﴿۲﴾ يَبْدَؤُ ہر جگہ۔ ﴿۳﴾ تَفْتَؤُ "یوسف ۱۰"۔ ﴿۴﴾ يَتَفَيَّؤُ "نحل ۶"۔ ﴿۵﴾ لَا تَظْمَؤُ "طٰہٰ ۷"۔ ﴿۶﴾ اَلْمَلَؤُ چار جگہ "مومنون ۲، نمل ۲، ۳، دو جگہ۔ مومنون ۳" والا بصورت الف ہے۔

﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُ "نور ۱"۔ ﴿۸﴾ يَعْبَؤُا "فرقان ۶"۔ ﴿۹﴾ يُنَشَّؤُا "زخرف ۲"۔ ﴿۱۰﴾ يُنَبَّؤُا "قیامہ ۱"۔ ﴿۱۱﴾ نَبَؤُا چار جگہ "ابراھیم ۲۔ ص ۲، ۵۔ تغابن ۱" پہلے نو کلمات میں وہی پانچ وجوہ ہیں، جو اَتَوَكَّؤُا میں ذکر ہوئی ہیں۔ البتہ آخری دو بعض مصاحف میں ہمزہ بصورت الف ہے، تو ان میں دو وجوہ ہوں گی، ابدال اور تسہیل مع الروم اور بصورت واؤ میں وہی پانچ ہوں گی۔

﴿۴﴾ کسرہ کے بعد کسرہ والا بشکل یاء مِنْ شَاطِئِ میں ﴿۱﴾ تسہیل مع الروم۔ ﴿۲﴾ ابدال۔ ﴿۳﴾ اخفش کے مذھب پر یاء مکسورہ سے ابدال مع الروم۔

﴿۵﴾ کسرہ کے بعد مضموم بشکل یاء وَمَا اُبَرِّئُ "یوسف ۷"۔ ﴿۱﴾ ابدال۔ ﴿۲﴾ تسہیل مع الروم۔ ﴿۳﴾ ، ﴿۴﴾ اخفش کے مذھب پر ہمزہ کا یاء مضمومہ سے ابدال۔ اور پھر روم واشمام۔

﴿۶﴾ ضمہ کے بعد مکسور ہمزہ بشکل واؤ، وَلُؤْلُؤٍ۔ ﴿۱﴾ ابدال، واؤ ساکنہ سے۔ ﴿۲﴾ تسہیل مع الروم۔ ﴿۳﴾ اخفش کے مذھب پر ابدال مع الروم بالواو المکسورۃ۔

﴿۷﴾ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ "رحمٰن ۱" ضمہ کے بعد ضمہ والا بشکل واؤ۔ ﴿۱﴾ ابدال، ﴿۲﴾ تسہیل مع الروم۔ ﴿۳﴾ ، ﴿۴﴾ اخفش کے مذھب پر واؤ مبدلہ میں روم واشمام۔

ہمزہ متحرک ماقبل ساکن

(۲۳۷) وَحَرِّكْ بِهِ مَا قَبْلَهُ مُتَسَكِّنًا　۳　وَاَسْقِطْهُ حَتّٰى يَرْجِعَ اللَّفْظُ اَسْهَلَا

ترجمہ: اور تو متحرک کردے اس ہمزہ کی حرکت سے اس حرف کو، جو اس کے ماقبل ہو، اس حالت میں کہ وہ ساکن ہو، اور اس ہمزہ کو ساقط کردے، تاکہ نقل کے سبب تلفظ نہایت آسان ہو جائے۔

(۲۳۸) سِوٰى اَنَّهُ مِنْ مِ بَعْدِ مَا اَلِفٍ جَرٰى　۴　يُسَهِّلُهُ مَهْمَا تَوَسَّطَ مَدْخَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: سوائے اس صورت کے، کہ وہ ہمزہ الف کے بعد آ رہا ہو، تو اس کی تسہیل کرتے ہیں، جبکہ وہ جگہ کے اعتبار سے متوسط ہو (یعنی متطرفہ نہ ہو جیسے اَوْلِیَآؤُہٗ ، فَآتَتْ میں نقل کی بجائے تسہیل ہوگی)۔

(۲۳۹) وَيُبْدِلُهُ مَهْمَا تَطَرَّفَ مِثْلَهُ ٥ وَيَقْصُرُ اَوْ يَمْضِيْ عَلَى الْمَدِّ اَطْوَلَا

ترجمہ: اور جب وہ (ہمزہ) متطرفہ (کلمہ کے آخر میں) ہو، تو وہ امام حمزہ اس کو اس کے ماقبل جیسے الف سے بدلتے ہیں، اور (ابدال کے بعد) اس الف میں قصر کرتے ہیں، یا مد پر جاری ہوتے ہیں، اس حالت میں کہ وہ مد نہایت طویل ہو۔

(۲۴۰) وَيُدْغِمُ فِيْهِ الْوَاوَ وَالْيَاءَ مُبْدِلًا ٦ اِذَا زِيْدَتَا مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يُفَصَّلَا

ترجمہ: اور امام حمزہ اس ہمزہ کو واؤ و یاء سے بدلنے والے بن کر اس سے پہلے واؤ اور یاء کا ادغام کرتے ہیں، جبکہ وہ دونوں (یعنی واؤ اور یاء) اس سے پہلے زیادہ کئے گئے ہوں (یعنی اصلی نہیں ہیں) تا کہ امام حمزہ (واؤ اور یاء اصلی اور زائدہ میں) جدائی کر دیں۔ (واؤ اور یاء اصلیہ کے بعد ہمزہ میں نقل کی جاتی ہے، اور زائدہ کا صرف ادغام ہوتا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۳ : ضمیر ہمزہ کیلئے ہے اَیْ بِحَرَكَتِهٖ مَا قَبْلَهٗ ، حَرِّكْ کا مفعول ہے، اور ضمیر ہمزہ کیلئے ہے مُسَكِّنًا حال مفعول سے۔ وَاَسْقِطْهُ ضمیر للهمز۔ يَرْجِعُ بمعنی يَصِيْرُ فعل ناقص کی خبر ہے۔ اَسْهَلَا تفضیل حال واقع ہوا ہے۔

شعر نمبر ۴ : سِوٰى کا مستثنیٰ منہ مقدر جو پچھلے شعر کا حکم ہے۔ اَنَّ کا اسم ضمیر حمزہ کیلئے ہے، اس کی خبر يُسَهِّلُهٗ ہے۔ مِنْ تَوَسُّطٍ سے متعلق ہے۔ جَرٰى زائدہ ہے، یا جَرٰى يُسَهِّلُهٗ کے فاعل سے حال ہے اَیْ يُسَهِّلُهٗ جَارِيًا مِنْ بَعْدِ اَلِفٍ۔ مَا زائدہ ہے۔ مَهْمَا شرطیہ ہے، جواب سے بے نیاز ہے۔

شعر نمبر ۵ : يُبْدِلُهٗ کی بارز اور تَطَرَّفَ کی ضمیر همز کیلئے ہے۔ اور مِثْلَهٗ کی ضمیر ما قبل کیلئے ہے ، اَیْ اَلِفًا اِذَا مَا قَبْلَهٗ اَلِفٌ۔ وَيُبْدِلُهٗ کو عطف کے ذریعہ مستثنیٰ کے سیاق میں داخل کر دیا ہے، اَیْ سِوٰى تَوَسُّطِهٖ وَتَطَرُّفِهٖ اور يبدله کا دوسرا مفعول مِثْلَهٗ ہے۔ اَطْوَلَا مد سے حال ہے۔

شعر نمبر ۶ : يُدْغِمُ کی ضمیر حمزہ کیلئے ہے، اور فِيْهِ کی همز کیلئے مُبْدِلًا حمزہ کیلئے حال ہے۔ زِيْدَتَا کی ضمیر واؤ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یاء کیلئے ہے۔ قبل ظرف ای مِنْ قَبلِ الْهَمز۔ یُفَصِّلَا صاد کے کسرہ کی صورت میں الف اطلاق کیلئے ضمیر حمزہ یا ادغام کیلئے ہے، فتحہ کی صورت میں الف تثنیہ کا ہے، اور ضمیر واؤ اور یاء زائدہ کیلئے۔

توضیح: شعر نمبر ۳ تا ۶ میں ہمزہ متحرک ماقبل ساکن میں نقل اور تخفیف کی تفصیل یہ ہے۔ شعر نمبر ۳ میں ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن میں ہر جگہ نقل ہوتی ہے، مثالیں یَسْئَلُوْنَ ، مَسْئُولًا ، مَذْءُومًا ، اَلْقُرْاٰنَ اَظْمْاٰنُ ، یَجْئَرُوْنَ ، جُزْءٌ ، دِفْءٌ ، اَلْمَرْءُ ، اَلْخَبْءُ وغیرہ۔

شعر نمبر ۴: میں نقل کیلئے یہ شرط لگائی کہ الف ساکن کے بعد ہمزہ نہ ہو، اگر الف ساکن کے بعد ہوگا، تو پھر درمیان میں یعنی ہمزہ متوسطہ میں مد وقصر کے ساتھ تسہیل ہوگی، جیسے جَآءَتْ ، اسے سِوٰی اَنَّہٗ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور ہمزہ متطرفہ کلمہ کے آخر والے میں ہمزہ کا الف ہی سے ابدال ہوگا، اور ہمزہ سے پہلے الف ساکن کو فاصل نہیں سمجھا جائے گا، گواس سے پہلے متصل زبر ہے تو زبر کے بعد ہمزہ کا الف ہی سے ابدال ہوا کرتا ہے، پھر اس الف میں سبب مد میں تغیر ہو جانے کی وجہ سے مد اور قصر دونوں ہوں گے، مثالیں دُعَآءًا ، نِدَآءًا ، اَلْمَآءُ ، اَلسُّفَهَآءُ ، جَآءَنَا ، خَآئِفِیْنَ وغیرہ۔ ہمزہ مغیرہ سے پہلے مد، قصر۔

شعر نمبر ۵، ۲: وَاِنْ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ مُغَيَّرٍ میں بیان ہو چکی ہے۔ (باب الهمزتین من کلمتین) اور اگر یہ مان لیں، کہ متطرفہ میں رسمی تخفیف کی وجہ سے ابدال ہوا ہے تو پھر صرف قصر ہوگا، نیچے جدول کے ذیل میں ہمزہ متطرفہ بے صورت اور بصورت یاء اور بصورت واؤ کی وضاحت آرہی ہے۔

شعر نمبر ۶: میں فرمایا کہ اگر ہمزہ متحرک سے پہلے واؤ اور یاء زائدہ متطرفہ ساکن ہوں تو پھر ہمزہ متحرکہ کو واؤ یاء سے ابدال کر کے واؤ ، یاء زائدہ کا ان میں ادغام کیا جائے گا، اور یہ قاعدہ واؤ ، یاء اصلیہ عند الجمہور جاری نہیں ہوگا، اس لئے کہ اصلیہ میں اصل قاعدہ کے مطابق نقل بھی ہوتی ہے کہ اصلی حروف میں حرکت وسکون دونوں اصل ہیں، یاء زائدہ اور واؤ زائدہ کے بعد ہمزہ متحرکہ کی مثالیں هَنِيْٓئًا ، مَرِيْٓئًا ، بَرِيْٓءٌ ، قُرُوْٓءٍ کہ ابدال وادغام کی صورت وقفا هَنِيًّا ، مَرِيًّا ، قُرُوٌّ ، بَرِيٌّ ، اور پھر اگر کلمہ کے آخر میں ضمہ ہے تو روم واشمام سکون تین وجہ، اور اگر کسرہ ہو، تو سکون وروم دو وجہ ہوں گی، اور اگر واؤ ، یاء اصلیہ ہوں تو جیسے اوپر بیان ہوا ہے، تو نقل وحذف ہوگا۔

مد کی مثالیں: سِيْٓئَ ، اَلسُّوْٓاٰ ، اَلْمُسِيْٓئُ ، لَتَنُوْٓاُ۔

لین کی مثالیں: كَهَيْئَةِ ، اِسْتَيْئَسَ ، شَيْئًا ، سَوْءَةَ ، سَوْاٰتِكُمْ ، سَوْاٰتِهِمَا ، شَيْءٌ سَوْءٌ متطرفہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہمزہ مفتوح تھا تو صرف نقل وحذف سکون کے ساتھ، جیسے اَلْخَبْ ، سِیْ ، ہمزہ مکسورہ ہو تو روم وسکون دووجہ جیسے اَلْمَرْءِ ، سُوْءِ ، اگر ہمزہ مضموم ہو تو روم، اشمام، اسکان، جیسے دِفْءٌ ، سُوْءٌ شَیْءٌ ۔

نــوٹ : واوٗ ، یاء اصلیہ میں بعض کے نزدیک ابدال کے ساتھ ادغام بھی ہے، جو شعر نمبر ۷ امیں آرہا ہے جیسے شَیًّا ، شَیٌّ۔

نوٹ : ہمزہ ساکن ماقبل متحرک کی تفصیلی شاخیں بارہ ہیں جو جدول میں ملاحظہ ہو۔

جدول همزه متحرکه متوسطه متطرفه ماقبل ساکن کی باره صورتیں

نمبر شمار	کیفیت ہمزہ وماقبلہٗ	امثلہ (کلمات قرآنیہ)	تخفیف قیاسی ورسمی	تخفیفی تلفظ	حوالہ اشعار شاطبیہ
۱	ہمزہ متحرک متوسط صحیح ساکن متصل کے بعد ہمزہ بے صورت	یَجْئَرُوْنَ ، مَسْئُوْلًا ، اَلْاَفْئِدَۃَ	نقل حرکت وحذف ہمزہ	یَجَرُوْنَ ، مَسُوْلًا ، اَلْفِدَۃَ	وَحَرِّكْ بِهٖ مَاقَبْلَهٗ مُسَكِّنًا ، وَاَسْقِطْهُ حَتّٰی یَرْجِعَ اللَّفْظُ اَسْهَلَا
۲	ہمزہ بصورت الف	اَلنَّشْاَۃَ ، شَطْأَہٗ	نقل، حذف، رسمی الف کا باقی رکھنا،	یَسَالُوْنَ ، نَشَاۃَ ، شَطَاہٗ	وَرَوَوْ اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلَا (حوالہ رسمی تخفیف)
۳	ہمزہ بصورت واو	هُزُؤًا ، كُفُؤًا	نقل، حذف، واو سے ابدال	هُزْوًا ، كُفْوًا ، هُزُوًا ، كُفُوًا	" "

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴	ہمزہ متحرکہ متوسط، ساکن صحیح منفصل، یاء لین نہ کہ مدہ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ، مِنْ اٰيٰتِنَا، خَلَوْاِلٰى	خلف،نقل،سکتہ ، عدم سکتہ ،دونوں تحقیق کے ساتھ۔ خلاد،نقل،عدم سکتہ تحقیق کے ساتھ۔ساکن منفصل پر خلف کے وصلاً سکتہ کے ساتھ نقل،سکتہ۔ عدم سکتہ نقل عدم سکتہ۔	مِنَ اٰيٰتِنَا، عَذَابٌ اَلِيْمٌ، خَلَوْاِلٰى	وَعَنْ حَمْزَةٍ فِى الْوَقْفِ خَلْفٌ (باب نقل حركت الهمز)
۵	ہمزہ متحرکہ متوسط اَلْ کے بعد	الْاَرْضِ، الْاٰخِرَةِ	خلف،سکتہ،نقل دووجوہ خلاد وصلاً اَلْ،شیء پر سکتہ۔ وقفاً، نقل وسکتہ عدم سکتہ۔ وقفاً نقل،عدم سکتہ۔	الْاَرْضِ، الْاٰخِرَةِ	وَبَعْضُهُمْ لَدَى الْلَّامِ لِلتَّعْرِيفِ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶	ہمزہ متحرکہ متوسط ماقبل ساکن متصل واؤ ، یاء اصلیہ مدہ یالین	سِيئَتْ ، اَلسُّوآی ، شَيْئًا ، كَهَيْئَةِ ، سَوْءَةَ ، مَوْئِلًا	نقل وحذف عندالجمہور، ابدال وادغام عندالبعض	سِيَتْ ، اَلسُّوَا ، شَيَا ، كَهَيَةِ ، سَوَةَ ، مَوَلًا ، سِيَّتْ ، اَلسُّوَّا ، شَيًّا ، كَهَيَّةِ ، سَوَّةَ ، مَوَّلًا	وَمَا وَاوٌ اَصْلِيٌّ تَسْكُنُ قَبْلَهُ اَوِالْيَاءُ فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ حُمِّلَا
۷	ہمزہ متحرکہ متوسط بنفسہ بعدالالف	جَآءَنَا ، اَبْنَآءَكُمْ	مد، تسہیل ، مد وقصر	- - -	سِوٰى اَنَّهٗ مِنْ بَعْدِ مَا اَلِفٍ جَرٰى يُسَهِّلُهٗ مَهْمَا تَوَسَّطَ مَدْخَلَا
۸	ہمزہ متحرکہ متوسط حرف زائد کے بعد	يَآاٰدَمُ ، هَآاَنْتُمْ ، هٰؤُلَآءِ	تسہیل ، مدوقصر، تحقیق مع المد	- - -	سِوٰى اَنَّهٗ . ۳شعر ۱٤
۹	ہمزہ متحرکہ متوسط حرف یاء زائدہ کے بعد	خَطِيْئَتُهٗ ، هَنِيْئًا ، مَرِيْئًا	ابدال ، وادغام فقط	خَطِيَّتُهٗ ، هَنِيًّا ، مَرِيًّا	وَيُدْغَمُ فِيْهِ الْوَاوُ وَالْيَاءُ مُبْدَلًا ، اِذَا زِيْدَتَا مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يُفَصَّلَا

نوٹ : اگر ساکن مدہ ہو، تو ناظمؒ کے طریق پر صرف مدو تحقیق جَآءَنَا وغیرہ۔

نوٹ : اَلْمَوْءُ وُدَةُ میں نقل قوی اور ادغام ضعیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدول ہمزہ متحرکہ متطرفہ ماقبل ساکن صحیح متصل واؤ، یاء اصلیہ مدہ ولین، واؤ یاء زائدہ والف کی تفصیلی شاخیں

نمبرشمار	کیفیت ہمزہ وماقبلہٗ	امثلہ (قرآنی کلمات)	تخفیف قیاسی، رسمی	تخفیفی تلفظ	حوالہ شاطبیہ
۱	ہمزہ متحرکہ متطرفہ بعد صحیح ساکن متصل	اَلْـخَـبْءَ، دِفْءٌ، اَلْمَرْءِ، اَلْمَرْءُ، مِلْءُ، جُزْءٌ،	صرف نقل، وحذف، ہمزہ مکسور میں سکون، وروم مضموم میں سکون، روم، اشمام تینوں اَلْخَبْءُ میں صرف سکون۔	اَلْخَبْ، دِفْ، اَلْمَرْ، مِلْ، جُزْ	وَحَرِّكْ بِهِ الخ۔
۲	ہمزہ متحرکہ متطرفہ واوٗ، یاء اصلیہ مدہ، یاء لین کے بعد	سِيْٓءَ، سُوْٓءٌ، شَيْءٌ، اَلسَّوْءِ	نقل وحذف عند الجمہور، ابدال وادغام عند البعض	سِیْ، سُوْ، شَیْ، سَوْ، سِیّ، سُوّ، شَیّ، سَوّ	وَحَرِّكْ بِهِ الخ، وَمَا وَاوٌ اَصْلِیٌّ الخ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳	ہمزہ متحرکہ متطرفہ واؤ یا ء زائدہ کے بعد	بَرِیٓءٌ ، اَلنَّسِیٓءُ ، دُرِّیٓءٌ ، قُرُوٓءٍ فقط یہی چار کلمے ہیں۔	صرف ابدال وادغام تین ہیں ، سکون ، اشمام، روم، قُرُوٓءٍ سکون وروم	بَرِیّ ، النَّسِیُّ ، دُرِّیّ ، قُرُوّ	وَیُبْدَلُ فِیهِ الْوَاوُ وَالْیَاءُ مُبْدَلًا، إِذَا زِیدَتَا مِنْ قَبْلُ حَتّٰی یُفَصَّلَا ۔
۴	ہمزہ متحرکہ متطرفہ بعد الالف بے صورت وبصورت یاء وبصورت واو	شَآءَ ، مِنَ السَّمَآءِ ، وَرَآئِ ، السُّفَهَآءُ ، شُرَكٰٓؤُا ، وَمِنْ اٰنَآئِ ، بِلِقَآئِ ، وَلِقَآئِ ، وَمَادُعٰٓؤُا، اَلْبَلٰٓؤُا	ہمزہ مفتوحہ بے صورت میں الف سے ابدال بطول بتوسط ، قصر مع الاسکان بے صورت، مکسور ومضموم ہوتو پانچ وجوہ ، تین وہی ، اور تسہیل مد وقصر کے ساتھ۔ باصورت میں عند الجمہور ،الف سے ابدال، تسہیل مع الروم۔ رسمی بشکل یاء کا یاء ساکنہ سے ،اور بشکل واؤ کا واؤ ساکنہ سے ابدال	شَا ، جَا ، وَالسَّمَا ، شُرَكٰوْ ، اتِلْقَایْ ، اٰنَایْ ، عُلَمٰوْا، دُعٰوْا ، اَلْبَلٰوْا ، وَرَآیْ عند البعض۔	وَیُبْدِلُ مَهْمَا تَطَرَّفَ مِثْلَهُ وَیَقْصُرُ اَوْ یَمْضِیْ عَلَی الْمَدِّ اَطْوَلَا ۔ وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِیكُ اَوْ اَلِفٌ مُحَرَّكًا طَرَفًا فَالْبَعْضُ بِالرَّوْمِ سَهَّلَا

(۱) (۲) شُرَكٰٓؤُا دوجگہ ''انعام ۹۴، شوریٰ ۲۱ ۔ (۳) مَانَشٰٓؤُا ''ھود ۸۷'' ۔ (۴) اَلضُّعَفٰٓؤُا ''ابراھیم''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳، غافر۵ "۔ (۵) شُفَعٰٓؤُا "روم ۱۳"۔ (۶) اَلْبَلٰٓؤُا "صٰفّٰت ۳"۔ بَلٰٓؤٌا "دخان ۲"۔ (۷) وَمَا دُعٰٓؤُا "غافر ۵"۔ (۸) بُرَءٰٓؤُا "ممتحنہ ۱"۔ (۹) اَنْبٰٓؤُا "انعام وشعراء ۱"۔ (۱۰) جَزٰٓؤُا "کہف ۱۱"۔ "طٰہٰ ۳"۔ (۱۱) عُلَمٰٓؤُا "شعراء ۱۱"۔ اَلْعُلَمٰٓؤُا "فاطر ۳"۔ اول آٹھ میں ہمزہ بصورت واؤ، اوراس کے بعد الف زائدہ ہے، اور آخری تین میں بعض مصاحف میں واؤ، اور بعض میں بےصورت ہے۔ بُرَءٰٓؤُا میں اول ہمزہ بےصورت ہے۔ ہمزہ متطرفہ مکسورہ بشکل یاء الف کے بعد مندرجہ ذیل کلمات میں ہے، ان میں کل نو وجوہ ہیں۔

نوٹ: وَرَآءِیْ "شوریٰ ۵"۔ مِنْ تِلْقَآءِیْ "یونس ۲"۔ اِیْتَآءِیْ "نحل ۱۳"۔ وَمِنْ اٰنَآءِیْ "طٰہٰ ۸"۔ (۱ تا ۳) الف سے ابدال، طول، توسط، قصر مع الاسکان عند الجمہور۔ (۴ تا ۵) تسہیل مع الروم وقصر عند البعض۔ (۶ تا ۸) رسمی تخفیف ہمزہ کا یاء سے ابدال، طول، توسط، قصر مع الاسکان۔ (۹) یاء میں قصر مع الروم۔ بِلِقَآءِیْ "روم ۱"۔ وَلِقَآءِیْ "روم ۲"۔ بعض مصاحف میں محذوف، اور بعض میں مرسوم بالیاء ہے۔

ہمزہ متطرفہ مضمومہ بشکل واؤ گیارہ کلمات میں قرآن مجید میں آیا ہے، ان میں بھی پانچ قیاسی اور سات رسمی کل بارہ وجوہ ہیں، نو وہی، اور تین اشمام کے ساتھ۔ وہ گیارہ کلمات یہ ہیں۔ (۱) جَزٰٓءُ چارجگہ "مائدہ ۵ دوجگہ، اول والے شوریٰ ۴"۔ "حشر ۲، ۱"۔

ہمزہ متحرک ماقبل متحرک کی تخفیف

(۲۴۱) وَيُسْمِعُ بَعْدَ الْكَسْرِ وَالضَّمِّ هَمْزَهُ ۷ لَدٰى فَتْحِهِ يَاءً وَّوَاوً مُحَوَّلًا

ترجمہ: اور امام حمزہ کسرہ وضمہ کے بعد اپنے ہمزہ کو مفتوح ہونے کے وقت یاء اور واؤ سے تبدیل کرنے والے بن کر سناتے ہیں، مثالیں: خَاطِيَةٌ ، نَاشِيَةَ ، مِايَةَ ، فِيَةٍ ، لِيَلَّا ، يُوَدِّهِ ، مُوَجَّلًا ، مُوَذِّنٌ ، فُوَادَ ، لُوْلُوًا۔

(۲۴۲) وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَمِثْلُهُ ۸ يَقُوْلُ هِشَامٌ مَا تَطَرَّفَ مُسْهِلًا

ترجمہ: اوراس کے سوا (باقی سات قسموں) میں تسہیل بین بین پڑھتے ہیں، اور امام حمزہ کی طرح ہشام بھی اس ہمزہ میں کہ جو متطرفہ ہو، تخفیف کے قائل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۷ : يُسْمِعُ کا فاعل حمزہ ہیں۔ بَعْدَ اس کا ظرف ہے۔ هَمْزَةً مفعول ثانی۔ اول مفعول محذوف ہے، اَیْ یُسْمِعُ النَّاسَ ۔ فتحہ کی ضمیر ھمزہ کیلئے۔ یَاءً وَّ وَاوً مفعول ثالث مُحَوَّلًا همزة سے حال، ای مُحَوَّلًا اِلَی الْیَاءِ وَالْوَاوِ ۔

شعر نمبر ۸ : وَفِیْ غَیْرِ ھٰذَا ، اَیْ یُسَهِّلُ الْھَمْزَ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا بَیْنَ بَیْنَ تَسْهِيْلًا مقدر کی صفت اور بَعْدَ الْکَسْرِ وَالضَّمّ پر معطوف ہے، اور واؤ عاطفہ محذوف ہے، اور بَیْنَ فتحہ پر مبنی ہے، اَیْ بَیْنَ الْھَمْزِ وَبَیْنَ الْحَرْفِ الْمَدّ الْمُجَانِسِ لِحَرَکَۃِ الْھَمْزَۃِ ۔ تَسْهِيْلًا يَسْمَعُ مقدر کا مفعول بہ ہے۔ یقول بمعنی یَقْرَأُ۔ مَا موصولہ جو یَقْرَأُ کا مفعول ہے، اَیْ یَقْرَءُ هِشَامٌ مثل قِرَاءَۃِ حَمْزَۃٍ فِیْ تَخْفِیْفِ الْمُتَطَرّفِ۔

توضیح: ناظمؒ نے تیسری قسم ہمزہ متحرک ماقبل متحرک میں کسرہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ میں یاء سے ابدال اور ہمزہ مفتوحہ ماقبل مضموم میں واؤ سے ابدال اور باقی سات صورتوں میں ہمزہ کی تسہیل بین بین کو ان دو شعروں میں بیان فرمایا ہے، اور ساتھ ہی ھشام کی تخفیف کا یوں ذکر فرمایا، کہ جہاں امام حمزہ متطرفہ میں تخفیف کرتے ہیں، ھشام بھی انہی کی مثل تخفیف کرتے ہیں، یعنی ھشام کیلئے ہمزہ متوسطہ یا مبتدء میں تخفیف نہیں صرف متطرفہ میں ہے۔ ہمزہ متحرکہ ماقبل متحرک کی حرکات ثلاثہ کے اعتبار سے نو ہی قسمیں بنتی ہیں، اور یہ صرف متوسطہ ہی ہوتا ہے ﴿۱ تا ۳﴾ ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح، مضموم، مکسور۔ ﴿۴ تا ۶﴾ ہمزہ مکسور ماقبل مفتوح مضموم مکسور۔

﴿۷ تا ۹﴾ ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح، مضموم، مکسور ۔ ہمزہ مفتوح ماقبل مضموم و مکسور میں ابدال، مثالیں ضمہ کے بعد واؤ سے جیسے مُوَجَّلًا ، مُوَذِّنٌ ، لُوْلُوًا ، فُوَادَكَ. اور بعد الکسر یاء سے جیسے نَاشِیَةَ ، فِیَهٖ لِیَلًّا ۔ باقی سات صورتوں میں ہمزہ کی تسہیل بین بین ہے، البتہ متوسطہ بزوائد، یعنی جو کسی حرف زائد کی وجہ سے متوسطہ ہوا ہو ، اس پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں، مگر اس سے پہلے حرف پر صرف فتحہ اور کسرہ ہی آتا ہے، ضمہ نہیں آتا، اس لئے اس کی چھ ہی صورتیں بنتی ہیں، متوسطہ بزوائد میں تحقیق اور عام قاعدہ کے مطابق تخفیف کی دو وجوہ ہیں، ان سب قسموں کی تفصیل یہ ہے۔

متوسط بنفسہ کی نو قسمیں: (الف) (۱ تا ۳) فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا ہمزہ جیسے سَاَلْتُھُمْ رَءُوْفٌ ، یَئِیْسُ ۔ (۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا نُنْشِئَکُمْ ، بَارِئِکُمْ ، یَسْتَھْزِءُوْنَ (۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا ۹) ضمہ کے بعد تینوں حرکتوں والا سُئِلُوا ، بِرُءُ وسِكُمْ ، مُؤَذِّنٌ ، ان قسموں میں سے صرف دو میں ابدال ہے، ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور و مضموم باقی ساتوں میں دوسرے کی تسہیل ہے۔

(ب) متوسطہ بزوائد کی چھ اقسام: (ا تا ۳) فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا (۱) كَأَنَّهُنَّ (۲) أَفَأَمِنَ أَوَأَمِنَ ، وَإِنَّهُ ، فَأَمَّا ، وَأُوتِينَا ، فَأُوارِيَ ان تینوں قسموں میں تسہیل بین بین، اور تحقیق دونوں ہیں۔

(۴) کسرہ کے بعد فتحہ والا جیسے بِيَا سُمَائِهِمْ ، بِيَامْرِهِمْ ، اس میں ابدال اور تحقیق دونوں۔

(۵) کسرہ کے بعد کسرہ والا جیسے بِإِحْسَانٍ ، لَبِإِمَامٍ ، لِإِيلَفِ ، اس میں تسہیل و تحقیق دونوں ہیں۔ (۶ تا ۹) کسرہ کے بعد ضمہ والا جیسے لِأُولَهُمْ ، لِأُخْرَهُمْ ، اس میں تین وجوہ، تحقیق، تسہیل، یاء سے ابدال۔ لیکن "دانیؒ" کی تحقیق پر یاء سے ابدال صرف اس کلمہ میں جائز ہے جہاں ہمزہ بشکل یاء ہوگا۔

نوٹ : (۱) ان تین کلمات میں تسہیل کے ساتھ دوسری وجہ حذف بھی ہے، جیسے وَلَا يَطَوُنَ " توبہ۱۵" تَطَوُهَا "احزاب۳" تَطَوُهُمْ " فتح۳"۔

(۲) کسرہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ میں، جب ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ ہو، تو (۱) تسہیل بین بین اور (۲) حذف دو وجہ ہیں، جیسے خَاطِئِينَ ، خَاسِئِينَ حذف خَاطِينَ ، خَاسِينَ۔

(۳) کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ اس میں جمہور کے ہاں تسہیل بین بین اور اخفش کے مذھب پر یاء سے ابدال دو وجہ ہیں، جیسے سَنُقْرِئُكَ ، أَؤُنَبِّئُكُمْ ، لیکن اگر بنفسہ بےصورت ہو تو تسہیل، ابدال، اور ہمزہ کا حذف تین وجوہ ہوں گی جیسے ابدال، مُسْتَهْزِيُونَ ، لِيُطْفِيُوا ، حذف ، مُسْتَهْزُونَ ، لِيُطْفُوا۔

(۴) ضمہ کے بعد ہمزہ مکسور واؤ مکسورہ سے ابدال جیسے سُوِلُوا۔

(۵) ہمزہ مضموم ماقبل ضمہ اگر ہمزہ بےصورت ہو تو تسہیل اور حذف دو وجہ ہیں جیسے بِرُ ؤُسِكُمْ ، بِرُوسِهِمْ

یہاں تک قیاسی تخفیف متفق علیہ کی سات صورتوں کا بیان مکمل ہوا۔

اب ناظمؒ اس سے متعلق دو تنبیہات اور رسمی تخفیف اور قیاسی تخفیف کی مختلف فیہ کی ایک صورت کو ذیل کے اشعار میں بیان فرما رہے ہیں۔

(۲۴۳) وَرِئْيًا عَلَى إِظْهَارِهِ وَادِّغَامِهِ ۹ وَبَعْضٌ بِكَسْرِ الْهَا لِيَاءٍ تَحَوَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور رِئْیًا کا کلمہ (یاء سے ابدال کے بعد) اپنے اظہار پر بھی ہے، اور اپنے ادغام پر بھی، اور بعض نے (ھُمْ کی ضمیر کو) ھاء کے کسرہ سے پڑھا ہے، اس یاء کی وجہ سے جو ہمزہ کے بدلہ میں منتقل ہوئی ہے (یعنی ابدال کے سبب ہمزہ یاء بن گیا ہے)۔

(۲۴۴) کَقَوْلِكَ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ وَقَدْ ۱۰ رَوَوْا اَنَّهُ بِالْخَطِّ کَانَ مُسَهِّلَا

ترجمہ: (اس کی مثال) تیرے قول اَنْبِئْهُمْ اور نَبِّئْهُمْ کی طرح ہے، اور حمزہؒ کے ناقلین نے یہ روایت کیا ہے، کہ وہ حمزہ رسم الخط کے موافق بھی ہمزہ کی تخفیف کرنے والے تھے (یعنی رسمی تخفیف بھی کرتے تھے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

(۹) وَرِئْیًا مبتداء عَلٰی ای قَرَاَ عَلٰی اِظْهَارِهٖ خبر ہے۔ اور بِکَسْرِ الْهَاءِ کی ھاء دونوں قرأ کے متعلق ہیں۔ تَحَوَّلَا ضمیر یاء کیلئے یا ھمزہ کے لئے ہے، اَیْ تَحَوَّلَ الْیَاءُ اِلَی الْهَمْزِ ، اَوْ تَحَوَّلَ الهمز اِلَی الْیَاءِ ۔ بَعْضٌ مبتداء۔ بکسر الهاء خبر۔ تَحَوَّلا صفت یَاءٍ ۔ کَقَوْلِكَ کا نصب ظرف کی بناء پر رَوَوْا کی ضمیر بَعْضٌ کیلئے ہے۔ اَنَّهُ کی ضمیر حمزہ کو راجع ہے۔ بِالْخَطِّ با استعانت کیلئے ہے۔

توضیح: وَرِئْیًا "مریم ۵" کا وقفاً یاء ساکنہ سے ابدال شعر نمبر ۲ میں مذکور ہے، پھر ابدال کے بعد مثلین جمع ہونے کی صورت میں ادغام رِیًّا ، اور اول یاء کے عارضی ہونے کہ ہمزہ سے بدل کر آئی ہے، کیوجہ سے اظہار رِیْیًا دونوں وجہ جائز ہیں، اور رسم کی موافقت کی بناء پر کہ ہمزہ بے صورت ہے، ادغام اولی ہے، اسی طرح تُؤْوِیْ ، تُؤْوِیْهِ ، رُءْیَا میں دونوں وجوہ ہیں، اظہار و ادغام۔

(۲) اَنْبِئْهُمْ "بقرۃ" نَبِّئْهُمْ "حجر و قمر" میں ہمزہ کا یاء سے وقفاً یاء ساکنہ سے ابدال ہے۔ اور هُمْ کی ھاء کا ضمہ اور کسرہ دونوں وجہ صحیح ہیں، کسرہ دانیؒ اور بعض اھل اداء شیخ ابوالحسن طاہر وغیرہ کا مذھب ہے، اور ضمہ حمزہؒ سے ابوالفتحؒ اور جمہور اھل اداء کا مذھب ہے۔

نشر نے اسی کو صحیح تر اور قیاس کے زیادہ موافق بتایا ہے، اس لئے کہ حمزہؒ عَلَیْهُمْ ، اِلَیْهُمْ ، لَدَیْهُمْ کو بھی وقفاً و وصلاً ضمہ ھاء سے پڑھتے ہیں۔

رسمی تخفیف کا بیان اور قیاسی مختلف فیہ کی اول قسم

(۲۴۵) فَفِی الْیَا یَلِیْ وَالْوَاوِ وَالْحَذْفِ رَسْمَهٗ ۱۱ وَالْاَخْفَشُ بَعْدَ الْکَسْرِ ذَا الضَّمِّ اَبْدَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴۶) بِيَاءٍ وَّعَنْهُ الْوَاوُ فِيْ عَكْسِهٖ وَمَنْ ۱۲ حَكٰى فِيْهِمَا كَالْيَا وَكَالْوَاوِ اَعْضَلَا

ترجمہ: پس ہمزہ کا یاء اور واؤ (اورالف) سے ابدال کرنے میں اور ہمزہ کے حذف میں امام حمزہؒ رسم کی پیروی کرتے تھے، اور اخفش نے بھی کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ کا یاء سے ابدال کیا ہے اور اسی اخفشؒ سے اس کے عکس (یعنی ضمہ کے بعد کسرہ والے) میں واؤ سے ابدال کیا ہے، اور جس نے ان صورتوں میں (ہمزہ کو) اس حالت میں روایت کیا ہے، کہ وہ یاء اور واؤ کے مانند (تسہیل) ہو، اس نے مشکل بات کو اختیار کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يَلِيْ بمعنی يَتَّبِعُ ۔ اَعْضَلَ ، یعنی مشکل ۔ اَمْرٌ مُّعْضَلٌ دشوار و پیچیدہ معاملہ جس سے نکلنا مشکل ہو۔ فِي الْيَاءِ ، يَلِيْ کا ظرف ہے۔ وَالْوَاوُ ،وَالْحَذْفُ دونوں کا یاء پر عطف ہے۔ رَسْمَهٗ يَلِيْ کا مفعول ہے۔ وَالاخفش مبتداء۔ اَبْدَلَا خبر۔ ذَالضَّمِّ مفعول بہ بَعْدَ الْكَسْرِ ، اَبْدَلَا کا ظرف ہے۔ عَنْهُ کی ضمیر اخفش کیلئے ہے، اور نقل محذوف سے متعلق ہے۔ فِي عكسه ، نَقَلَ کا ظرف ہے۔ مَنْ شرطيه ۔ اَعْضَلَا جزاء۔ فيهما کی ضمیر همز المضموم بعدالكسر، والمكسور بعد الضم کو راجع ہے۔

توضیح: امام حمزہؒ کے بعض ناقلین کی روایت کو شعر نمبر ۱۱ قَدْ رَوَوْا میں بیان فرمایا، کہ وقفاً ہمزہ کی تخفیف میں رسم عثمانی کا لحاظ بھی فرماتے تھے، اور علامہ دانیؒ اور ناظمؒ اور بعض متاخرین نے رسمی تخفیف کو جہاں عربیت کی رو سے درست ہو، اور معنوی خلل و تبدیلی پیدا نہ ہوتی ہو، وہاں صحیح قرار دیا ہے، اور اس بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ ہمزہ الف واؤ یاء کی صورت میں ہوتا ہے بعض جگہوں میں بے صورت اکثر رأس عین سے اس کو ظاہر کیا جاتا ہے، چنانچہ اکثر جگہوں میں تو تخفیف رسمی قیاسی کے موافق ہوتی ہے، اور بعض جگہوں میں خلاف۔ جہاں رسمی قیاسی سے مخالف ہو، تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) وہ جہاں رسمی تخفیف پر عمل ہو ہی نہیں سکتا، یا وہ نقل ولغت کے منافی ہے، جیسے السُّوْاٰی "روم" کہ یہاں الف سے ابدال لغت و نقل دونوں کے منافی ہے، نیز ساکن کے بعد الف اداء ہو بھی نہیں سکتا لہٰذا ایسی جگہوں میں رسمی ساقط ہو کر صرف قیاسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

(۲) یہ کہ دونوں پر عمل ہو سکتا ہو، تو دونوں وجہ پڑھی جائیں گی، جیسے سَنُقْرِئُكَ ہمزہ بشکل یاء ہے۔ قیاسی تخفیف تسہیل ہے، اور رسمی یاء سے ابدال، تو دونوں پر عمل کیا جائے گا۔ پس جہاں ہمزہ بشکل الف ہو، تو اس کا الف سے جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْـأَلُوْنَ میں الف سے ابدال، اور جہاں یاء کی شکل میں ہو، یاء سے ابدال جیسے اَنْـبِّئْ ۔ اور جہاں واؤ کی صورت میں ہو، واؤ سے ابدال کرتے ہیں، جیسے شُـرَكٰـؤُ ۔ اور جہاں محذوف الصورت ہو، وہاں ہمزہ حذف کر دیتے ہیں، جیسے تَـطَـوْهَا ۔ ناظمؒ نے الف کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا، کہ واؤ اور یاء کا حکم بیان کر دینے سے خود واضح ہو جاتا ہے، نیز مدیت میں اور علت میں تینوں شریک ہیں، اور ایک وجہ ذکر نہ کرنے کی یہ بھی ہے، کہ جب ہمزہ بصورت الف ہو، تو وہاں پر تخفیف، قیاسی تخفیف بھی رسمی کے مطابق ہی ہوتی ہے، مخالف نہیں ہوتی۔ والاخـفـش سے فِـيْ عَكْسِهِ تک قیاسی تخفیف کی تین صورتوں میں سے ایک صورت کو بیان فرمایا ہے، کہ اخفش کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ اور ضمہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ کا یاء اور واؤ سے ابدال کرتے ہیں، جیسے مُسْتَهْـزِءُوْنَ ، سُـئِلُوْا ، پس ان دونوں قسموں میں دو دو وجوہ ہو گئیں ۔

(۱) سیبویہؒ اور جمہور کے مذہب پر اول میں یاء کے اور ثانی میں واؤ کی مانند تسہیل۔

(۲) اخفش کے مذہب پر اول کا یاء اور ثانی کا واؤ سے ابدال۔ اور وَمَنْ حَكٰى میں اخفش سے تیسری وجہ اول یعنی مُسْتَهْـزِءُوْنَ میں یاء کی اور سُـؤِلُـوْا میں واؤ کی مانند تسہیل کو نقلاً اور اداءً دونوں لحاظ سے غلط کہا ہے، اس لئے کہ تسہیل ہمزہ کی اپنی حرکت کے مطابق ہوتی ہے، نہ کہ ماقبل کی حرکت کے مطابق۔

(۲۴۷) وَمُسْتَهْـزِءُوْنَ الْـحَـذْفُ فِيْـهِ وَنَـحْـوُهُ ۱۳ وَضَـمٌّ وَّكَـسْـرٌ قَبْـلُ قِيْـلَ وَاُخْـمِلَا

ترجمہ: اور مُسْتَهْـزِءُوْنَ اور اس جیسے تمام کلمات میں حذف ہے (اور حذف کے بعد ہمزہ سے پہلے) ضمہ ہے، اور اس سے پہلے کسرہ بھی کہا گیا ہے، اور یہ (کسرہ والی وجہ) پوشیدہ وضعیف پائی گئی ہے، (یعنی مُسْتَهْـزُوْنَ نقلاً و عملاً درست نہیں، اور کلام عرب میں واؤ ساکن سے پہلے کسرہ نہیں آتا ہے۔

متوسطہ بزوائد کا حکم

(۲۴۸) وَمَـا فِيْـهِ يُـلْـفٰـى وَاسِـطًـا بِـزَوَائِـدٍ ۱۴ دَخَـلْـنَ عَلَيْـهِ فِيْـهِ وَجْـهَـانِ اُعْـمِلَا

ترجمہ: اور وہ لفظ جس میں ہمزہ اس حالت میں پایا جائے، کہ وہ ان زائد حروف کے سبب جو اس پر داخل ہو گئے ہوں، متوسطہ بن جانے والا ہو، اس میں ایسی دو وجوہ ہیں، جو استعمال کی گئی ہیں۔

(۲۴۹) كَـمَـا هَـا وَيَـا وَاللَّامِ وَالْـفَا وَنَـحْـوِهَـا ۱۵ وَلَامَـاتِ تَـعْـرِيْفٍ لِّـمَـنْ قَـدْ تَـأَمَّلَا

ترجمہ: ان کی مثالیں، هَـا (تنبیہ کی) اور یاء (ندائیہ) اور لام (جارہ وابتدائیہ) اور فاء (استنافیہ وجزائیہ) اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی مانند دوسرے حروف (واؤ عاطفہ، باء جارہ ہمزہ استفہامیہ سین استقبالیہ اور کاف تشبیہ) میں اور تعریف کے ان لامات کی طرح ہیں، جن کو اس شخص کیلئے جو سوچے اور غور کرے (باب النقل کے بعد یہاں میں مکرر لایا ہوں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر نمبر ۱۳ : أُخْمِلَا اَیْ وُجِدَ خَامِلًا ، خُمُولٌ پوشیدہ غیر مشہور۔ مُسْتَهْزِئُوْنَ مبتداء۔ اَلْجَذْفُ مبتداء ثانی۔ فِيْهِ خبر۔ نَحْوِهٖ واؤ پر جر ضمیر مجرور پر عطف کی وجہ سے ہے، اور رفع بھی درست ہے، اَیْ نَحْوُهٗ كَذَالِكَ ، قِيْلَ کی ضمیر كَسْرٌ قَبْلَ الْهَمْزِ اور أُخْمِلَا کی قول کیلئے ہے۔

شعر نمبر ۱۴ : مَا موصولہ يُلْفِي صلہ واسطاً مفعول ثانی دَخَلْنَ عَلَيْهِ زوائد کی صفت ہے، عَلَيْهِ کی ضمیر مَا کیلئے ہے۔ موصول مع الصلۃ مبتداء۔ فِيْهِ وَجْهَانِ جملہ خبر واقع ہو رہا ہے۔ أُعْمِلَا جملہ مستانفہ۔ الف تثنیہ وَجْهَيْنِ کیلئے ہے۔ كَمَا مَا زائدہ۔ نحوِ هَا کی ضمیر حروف مذکورہ کو راجع ہے۔ لِمَنْ کا متعلق محذوف ہے، اَیْ ذَكَرْتُ اَوْكَرَّرْتُ لِمَنْ قَدْ تَاَمَّلَا۔

توضیح : شعر ۱۳ : مُسْتَهْزِءُوْنَ اور اس جیسے دوسرے کلمات کہ جن میں ہمزہ مضموم ماقبل مکسور ہو لِيُطْفِئُوْا ، لِيُوَاطِئُوْا وغیرہ میں ہمزہ کا حذف رسم کی بناء پر اور ماقبل ضمہ اس تیسری وجہ کو ناظمؒ نے قیاس واداء دونوں اعتبار سے صحیح کہا ہے، البتہ بعض کے اس قول کا رد فرمایا ہے، جو چوتھی وجہ ہمزہ کا حذف اور ماقبل کسرہ کہتے ہیں، اسے أُخْمِلَا فرما کر یہ بتایا کہ یہ متروک ہے، کلام عرب میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی، نقلاً اور اداء دونوں اعتبار سے صحیح نہیں، لہٰذا اس میں صرف تین وجہ جائز ہیں۔

شعر نمبر ۱۴ : متوسط بزوائد وہ ہمزہ ہے، کہ جس سے قبل کوئی ایسا حرف زائد آ رہا ہو، کہ اس کے جدا کر دینے کے بعد بھی کلمہ صحیح رہتا ہو، اگرچہ وہ حرف رسماً اس کلمہ سے ملا ہوا ہو، یا اس سے جدا ہو جیسے يَآ يُّهَا هَآ نْتُمْ ، وَلَآ اَنْتُمْ وغیرہ۔ ایسے ہمزہ میں ہر جگہ دو وجوہ ہیں۔

(۱) قیاسی یا رسمی جو قاعدہ اس میں پایا جائے، اس کی رُو سے تخفیف، جو تسہیل سے بھی ہوتی ہے، اور ابدال سے بھی، اور یہ عارض کا اعتبار کر لینے کی وجہ سے کہ اب ہمزہ متوسط بن گیا ہے، یہ ابوالفتح سے اہل بغداد اہل مصر اور جمہور کا مذہب ہے، دانیؒ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(۲) تحقیق، کہ حقیقتاً ہمزہ کلمہ کی ابتداء میں ہے، اور ان حروف کی زیادتی عارضی ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں، یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسن طاہر بن غلبون کا اوران کی پیروی میں بہت سے قرا کا مذھب ہے،اور امام حمزہ سے اس کے بارے میں نص بھی ہے۔

قرآن مجید میں ھمزہ سے قبل زائد حروف کی تفصیل

(۱) تنبیہ کی ھاء، جیسے ھَـاَنْتُمْ ، ھٰؤُلَآءِ ۔ (۲) یاءندائیہ، جیسے یٰـاٰدَمُ ، یٰاَیُّھَا۔ (۳) لام ابتدائیہ، جس پر زبر ہوتا ہے، جیسے لَاَنْتُمْ ، لَاِلَی اللّٰہِ ۔ لام جارہ، لِاُوْلٰھُمْ ، وَلِاَبَوَیْہِ ۔ (۴) باءجارہ، جیسے بِاَنَّھُمْ بِاِمَامٍ ، فَبِاَیِّ۔ (۵) ہمزہ استفہام، ءَاُلْقِیَ ، ءَاَنْذَرْتَھُمْ ، ءَاٰلِدُ ، ءَاِنَّکَ۔ (۶) سین جیسے سَاَصْرِفُ ، سَاُرِیْکُمْ ۔ (۷) کاف تشبیہ، کَاَنَّھُمْ ، فَکَاَنَّھَا۔ (۸) فاء، فَاْتُوْھُنَّ ، فَاِمَّا فَاٰوٰرِیَ۔ (۹) واؤ، جیسے وَاَنْتُمْ ، وَاِمَّا ، وَاُولٰئِکُمْ۔ (۱۰) اَلْ تعریف، اَلْاٰخِرَۃَ ، اَلْاَرْضَ۔

نمبر ا ، ۲ میں تحقیق مع المداور تسہیل مع المد والقصر دووجہ صحیح ہیں، باقی سات صورتوں میں یہ تفصیل ہے کہ اگر ہمزہ لام جارہ یا باء کے بعد مفتوح ہو، تو اس میں دووجوہ ہیں۔ (۱) تحقیق (۲) ہمزہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال۔ لِئَلَّا ، بِیَـنَّھُمْ ، بِیَـاخِرِیْنَ۔ اور اگر ہمزہ لام جارہ کے بعد ہو، اور ہمزہ مضموم ہو، تو اس میں تین وجوہ ہیں۔ (۱) تحقیق (۲) واؤ کی مانند تسہیل (۳) پیش والی یاء سے ابدال، لِیُـوْلٰھُمْ ، لِیُخْرِجُھُمْ۔ باقی آٹھ حروف میں چونکہ زبر ہے، لہٰذا ان کے بعد والے ہمزہ میں دووجوہ ہیں۔ (۱) تحقیق (۲) ہمزہ کی حرکت کے مطابق تسہیل بین بین۔ اور نمبر ۱۰، تعریف کے لام کی وجوہ کی تفصیل یہ ہے، کہ خلفؒ کیلئے (۱) نقل۔ (۲) تحقیق وسکتہ دووجوہ ہیں، اور خلادؒ کیلئے اگر وصلاً اَلْ اور شَـیْءٍ میں سکتہ پڑھ رہے ہوں، تو وقفاً یہی دونوں ہیں جو خلفؒ کیلئے ہیں، اور اگر عدم سکتہ پڑھ رہے ہوں تو پھر وقفاً اَلْ میں نقل اور عدم سکتہ ہے۔

(۲۵۰) وَاَشْـمِـمْ وَرُمْ فِـیْـمَـا سِوٰی مُتَبَدِّلٍ　۱۶　بِـھَا حَـرْفَ مَدٍّ وَّاعْـرِفِ الْبَـابَ مَـحْفِلَا

ترجمہ: اور تو اشمام بھی کر اور روم بھی کر، اس ہمزہ کے سوا جو ان (کلمات کے آخر) میں حرف مد سے بدل جانے والا ہو، اور تو (ہمزہ کے قواعد کے) پورے باب کو سمجھ لے، اس حالت میں کہ یہ باب قواعد کے مجتمع ہونے کی جگہ ہے۔

یعنی جو ہمزہ خالص حرف مدہ سے بدل جائے، اس میں تو روم واشمام ناجائز ہیں، اور باقی ہر طرح کی ہمزہ کی تخفیف روم واشمام کو مانع نہیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخفیف قیاسی مختلف فیه کی دوسری قسم

(۲۵۱) وَمَا وَاوٌ اَوْ اَصْلِیٌّ تَسَکَّنَ قَبْلَهُ ۱۷ اَوِ الْیَا فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ حُمِّلَا

ترجمه: اور وہ ہمزہ جس سے پہلے اصلی واؤ ساکن یا اصلی یاء ساکن ہو (جو عین کلمہ کے بجائے ہو) وہ بھی بعض اہل اداء سے ابدال وادغام کے ساتھ روایت کیا گیا ہے، (یعنی واؤ ، یاء ، زائدہ کے بعد والے ہمزہ میں سب کیلئے اور واؤ یاء اصلیہ کے بعد والے ہمزہ میں بعض کے قول پر ابدال وادغام ہے، جیسے اَلسُّوّای سِیّئَتْ ، اِسْتَیّسَ ، سَوّہٗ۔

اور جیسے شَیْ ، اَلْمُسِیّ ، تَسُوّ ، سُوّ اس قسم میں نقل اور ابدال وادغام دو وجوہ ہیں، شَیَا ، شَیْ شَیًّا ، شَیّ۔ اور واؤ یاء زائدہ میں کے بعد والے میں صرف ابدال وادغام ہے، جیسے هَنِیًّا ، بَرِیّ قُرُوّ۔

تخفیف قیاسی مختلف فیه کی تیسری قسم

(۲۵۲) وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِیْکُ اَوْ اَلِفٌ مُحَرْ ۱۸ رَکًا طَرَفًا فَالْبَعْضُ بِالرَّوْمِ سَهَّلَا

ترجمه: اور وہ ہمزہ جس سے پہلے حرف پر حرکت ہو، یا الف ہو، اس حالت میں کہ وہ ہمزہ حرکت دیا گیا ہو نیز اس حالت میں کہ وہ کلمہ کے آخر میں ہو، بعض نے اس کو روم کے ساتھ پڑھتے ہوئے تسہیل کی ہے۔

(۲۵۳) وَمَنْ لَّمْ یَرُمْ وَاعْتَدَّ مَحْضًا سُکُوْنَهُ ۱۹ وَاَلْحَقَ مَفْتُوْحًا فَقَدْ شَذَّ مُوْغِلَا

ترجمه: اور جس نے (تینوں حرکتوں میں تسہیل کے ساتھ) روم نہیں کیا، اور اس آخری حرف کے سکون کو خالص سکون سمجھا، اور جس نے فتحہ والے کو بھی (ضمہ والے اور کسرہ والے) سے ملا دیا، پس حقیقت میں ان میں سے ہر ایک نے شاذ بات کہنے میں حد سے تجاوز کیا ہے۔

(۲۵۴) وَفِی الْهَمْزِ اَنْحَاءٌ وَّعِنْدَ نُحَاتِهِ ۲۰ یُضِیْءُ سَنَاهُ کُلَّمَا اسْوَدَّ اَلْیَلَا

ترجمه: اور ہمزہ (کی تخفیف) میں اور بھی وجوہ ہیں، اور اس ہمزہ کے نحویوں کے ہاں اس کی روشنی ہر اس چیز کو روشن کر دیتی ہے، جو سیاہ ہو، اس حال میں کہ وہ چیز سخت اندھیری رات کے مشابہ ہو۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۱۶: وَاَشْمِمْ واؤ عاطفہ۔ فِیْ ظرف دونوں فعلوں کا۔ مَا بمعنی اَلَّذِیْ بغیر صلہ کے ہے، اَیْ فِیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الھَمْزِ الَّذِیْ غَیْرَ مُتَبَدِّلٍ ۔ بِھَا کی ضمیر کلمات کے آخری کلمات کیلئے ہے۔ اَلْبَابَ اَلْ عہد کیلئے ہے،اور اس سے باب وقف حمزۃ وھشام علی الھمز مراد ہے۔ مَحْفِلًا مصدر فاعل سے حال ہے اَیْ مُحْتَفِلًا یا مفعول سے حال ہے،اور اسم ظرف ہے، جو مُجْتَمِعًا کے معنٰی میں ہے۔

شعر نمبر ۱۷ : مَا شرطیہ۔ وَاوٌ فاعل،فعل محذوف اَیْ وَقَعَ ۔ اَصْلِیٌ صفت۔ فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ شرط کی جزاء ہے۔ حُمِّلَا کی ضمیر مَا کو راجع ہے۔

شعر نمبر ۱۸ : مَا موصولہ متضمن شرط کے معنٰی کو قَبْلَہُ التَّحْرِیْكُ اس کا صلہ ہے۔ اَوْ اَلِفٌ تحریک پر عطف ہے۔ مُحَرَّکًا طَرَفًا دونوں حال ہیں،ہمزہ کی ضمیر سے فَالبعضُ مبتداء۔ سَھَّلَا اس کی خبر۔ بِالرَّوْمِ اس کے متعلق ہے، یہ پورا جملہ شرط کی جزاء ہے۔

شعر نمبر ۱۹ : لَمْ یَرُمْ کا مفعول مقدر ہے، اَیِ الْھَمْزَ فِی الْاَحْوَالِ الثَّلٰثِ ۔ وَاعْتَدَّ ، ای حَسِبَ اِعْتَبَرَ ۔ مَحْضًا دوسرا اور سُکُوْنَہٗ پہلا مفعول ضمیر ہمزہ کیلئے ہے۔ وَاَلْحَقَ ،مَنْ پر معطوف ہے۔ مفتوحًا ،اَلْحَقَ کا مفعول اول اور ثانی مقدر، اَیْ بِالْمَضْمُوْمِ وَالْمَکْسُوْرِ فِیْ جَوَازِ الرَّوْمِ۔ فَقَدْ شَذَّ جزاء ہے،شرط کی۔ مُوْغِلًا حال،اَیْ مُبْعَدًا فی شذوذہٖ۔ اِیْغَالٌ (تیز رفتار)۔

شعر نمبر ۲۰ : اَلْاَنْحَاء جمع نَحْوٌ بمعنی الطریق ارادہ اور یہ ظرف ہے۔ نُحَاۃُ نَاحٍ کی جمع ہے، بمعنی نحوی۔ یُضِیْ ءُ متعدی۔ کُلَّمَا اَسْوَدَّ اس کا مفعول۔ اور مَا موصوفہ۔ اور یُضِیْ ءُ لازمی ہونے کی صورت میں کُلَّمَا اس کا ظرف ہے، اَیْ کُلَّمَا اسْوَدَّ الْھَمْزُ عند النحاۃ اَضَاءَ عِنْدَھُمْ ۔ سَنَا بمعنٰی روشنی،ظہور، اور سواد سیاہی چھپنا مراد ہے۔ اَللَّیْلُ ، لَیْلُ سے مبالغہ، بہت اندھیری رات۔

توضیح : شعر نمبر ۱۶ : اس شعر میں ناظمؒ نے اس باب میں ہمزہ کے تغیرات کے تقریبًا تمام احوال میں روم واشمام کرنے کو بھی جائز قرار دیا ہے، مگر اس وقت جائز نہیں جب ہمزہ متطرفہ کو حرف مد سے بدلا گیا ہو، مثلًا ہمزہ الف کے بعد ہو یا حرف متحرک کے بعد ہو، تو اس وقت روم واشمام صحیح نہیں ہوگا، جیسے اِقْرَا ، نَبِیْ مِنْ شَاطِیْ ، یَشَا ، السَّمَا ، مندرجہ ذیل چار صورتوں میں روم واشمام حرکت کے مطابق صحیح ہیں۔

(۱) ہمزہ کا واؤ ، یاء زائدہ کے بعد ابدال وادغام کیا گیا ہو، جیسے قُرُوّ ، اَلنَّسِیّ ۔ اور بعض کے قول پر واؤ یاء اصلیہ سے ابدال کیا گیا، جیسے سُوّ ، سَوّ ، شَیّ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) جب ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے، اور ہمزہ حذف ہوجائے، تو روم واشمام صحیح ہوں گے ،جیسے دِفْ ءٌ ، شَيْ ءٌ ، اَلسُّوْ ءِ ، اَلْمَرْءُ وغیرہ۔

(۳) وہ ہمزہ جس کا رسمی تخفیف کے تحت واؤ ، یاء سے ابدال کیا گیا ہو، اور یہ الف کے بعد بھی ہوتا ہے، جیسے اَنْآ ئِ ، شُرَكٰوٗا ، اور حرکت کے بعد بھی، مِنْ نَّبَاِیْ ، لُوٗ لُوٗءٍ۔

ناظمؒ نے پہلے شعر میں تو صحیح مذہب بتایا ہے، کہ روم کے ساتھ تسہیل جائز ہے، اور پھر وَمَنْ لَّمْ يَرُمْ میں تیسرے اور چوتھے دونوں مذہبوں کا رد فرمایا ہے، جو لوگ تینوں حرکتوں میں روم کے ساتھ تسہیل کو ناجائز کہتے ہیں، اور وہ لوگ جو فتحہ کو ضمہ و کسرہ سے ملاتے ہوئے تینوں میں جائز کہتے ہیں، ان دونوں کا مذہب شاذ اور ضعیف ہے۔

شعر نمبر ۲۰ : یعنی قیاسی تخفیف کی ان دس قسموں اور رسمی تخفیف کے علاوہ جو ہم نے بیان کی ہیں، ہمزہ کی تخفیف کے اور بھی بہت سے قواعد ہیں، جو عربیت کے ماہر علماء کو خوب معلوم ہیں، اور جو دوسروں سے پوشیدہ ہیں وہ بھی ان علماء کے روبرو ظاہر روشن ہیں، شعر میں اندھیری سے جہالت اور روشنی سے علم کی طرف اشارہ ہے

جدول ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کی نوشاخیں

نمبر شمار	کیفیت ہمزہ اور اس کا ماقبل	امثلہ کلمات قرآنیہ	کیفیت تخفیف قیاسی تلفظ ، رسمی	حوالہ شاطبیہ
۱	فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا، متوسط بنفسہٖ	سَاَلْتُهُمْ ، لِیَئِسَ ، رَءُوْفٌ	تینوں قسموں میں صرف تسہیل	وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢	متوسط بزوائد،فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا	اَفَاِمِنَ ، اَوَاَمِنَ، وَاِنَّهُ، فَاِمَّا ،وَاُوْتِيْنَا، فَاُوَارِيَ	متوسط بزوائد،تسہیل بین بین تحقیق	- - - وَمَافِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ۔ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا
٣	- - -	وَلَا يَطَؤُنَ "توبه ١٥" تَطَئُوْهَا الاحزاب ٣، تَطَئُوْهُمْ "فتحنا ٣"	ان تین کلمات میں دووجہ تسہیل حذف، وَلَايَطَوْنَ، تَطَوْهَا تَطَوْهُمْ	وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَقَدْ رَوَوْ اَنَّهُ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا ۔وَالْحَذْفَ رَسْمُهُ
٤	کسرہ کے بعدفتحہ والامتوسط بنفسہٖ	سَيِّئَاتِكُمْ،مِاْئَةٌ، فِئَةٌ	یاءمفتوحہ سے ابدال، سَيِّيَاتِكُمْ مِيَةٌ ،فِيَةٌ	وَيُسْمِعُ بَعْدَ الْكَسْرِوَالضَّمِّ هَمْزَةٌ لَدٰى فَتْحِهِ يَاءً وَوَاوًا مُحَوَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵	کسرہ کے بعد فتحہ والامتوسط بزوائد	بِاَسْمَآئِهِمْ، بِاَمْرِهِمْ	ابدال وتحقیق دووجہ، بِيَاسْمَآئِهِمْ بِيَامْرِهِمْ	وَمَافِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا ۔ وَقَدْ رَوَوْ اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا
٦	کسرہ کے بعد کسرہ والامتوسط بنفسہٖ	بَارِئِكُمْ، مُتَّكِئِيْنَ، خَاطِئِيْنَ، خَاسِئِيْنَ	تسہیل بین بین، اگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ ہو، تو دووجوہ، تسہیل وحذف، خَاطِيْنَ، خَاسِيْنَ، مُتَّكِيْنَ	وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَقَدْ رَوَوْ اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهَّلًا وَالْحَذْفُ رَسْمُهٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷	کسرہ کے بعد کسرہ والامتوسط بزوائد	بِإِحْسَانٍ ، لَبِإِمَامٍ ، لِإِيْلٰفِ	تسہیل، تحقیق	وَمَافِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بَزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ أُعْمِلَا ۔ الخ
۸	کسرہ کے بعد ضمہ والامتوسط بنفسہ	سَنُقْرِئُكَ، آءَ نَبِّئُكُمْ، بےصورت بعدہٗ واؤ، مُسْتَهْزِءُوْنَ، لِيُطْفِئُوْا	تسہیل عند الجمہور ، یاء مضمومہ سے ابدال عند الاخفش، سَنُقْرِيُكَ ، آءَ نَبِّيُكُمْ، حذف ہمزہ ماقبل ضمہ مُسْتَهْزُوْنَ ، لِيُطْفُوْا، بےصورت، تسہیل، یاء سے ابدال	وَفِىْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَالْاَخْفَشُ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَا الضَّمَّ اَبْدَلَا ۔ بِيَاءٍ الخ وَمُسْتَهْزِءُوْنَ الْحَذْفُ فِيْهِ وَنَحْوِهٖ وَضَمٌّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۹	کسرہ کے بعد ضمہ والامتوسط بزوائد	لِاُوْلِيهُمْ، لِاُ خْرَاهُمْ	تحقیق، تسہیل ، یاء سے ابدال لِيُوْلِيهُمْ، لِيُخْرَاهُمْ	وَمَافِيهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا ۔وَالْاَخْفَش بَعْدَ الْكَسْرِ ذَالضَّمِّ اَبْدَلَا ۔بِيَاءٍ وَعَنْهُ الْوَاوُ فِي ۔عَكْسِهِ

نوٹ: دانیؒ کی تحقیق پر کسرہ کے بعد ضمہ والے میں یاء سے ابدال اس وقت ہے، جب ہمزہ بشکل یاء مرسوم ہو۔

فائدہ: امام حمزہ، متوسط اور متطرفہ دونوں دونوں ہمزوں میں تخفیف کرتے ہیں، اس لئے جس کلمہ میں دو یا تین ہمزہ جمع ہوں ہر ایک کی اصول کے مطابق تخفیف ضروری ہے، ذیل میں چند کلمات کی وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) لُــؤْلُــؤ (حج ۳ وفاطر ۴) اول ہمزہ کا صرف واؤ سے ابدال ہے، اور دوسرے میں تین وجوہ۔ ﴿۱﴾ واؤ سے ابدال وسکون لُوْ لُوْا ۔ ﴿۲﴾ دوسرے واؤ میں روم۔ ﴿۳﴾ روم کے ساتھ تسہیل ۔

(۲) لُؤْ لُؤًا " دهرا " اول کا واؤ ساکنہ سے ابدال اور دوسرے کا واؤ مفتوحہ سے ابدال لُوْ لُوًا۔

(۳) اللُّؤْ لُؤْ " رحمٰن ۴" اول متوسط بنفسہ میں واؤ ساکنہ سے ابدال اور دوسرے متطرفہ میں چار وجوہ۔

﴿۱﴾ واؤ ساکنہ سے ابدال اَلــلُّــوْ لُــوْا ۔ ﴿۲﴾ واؤ میں اشمام۔ ﴿۳﴾ واؤ کا روم۔ ﴿۴﴾ روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل۔

(۴) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ (آل عمران ۲) اس میں تین ہمزہ جمع ہیں، اول میں تین وجوہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) نقل۔　　(۲) سکتہ وتحقیق۔　　(۳) عدم سکتہ وتحقیق۔

دوسرے میں دو وجوہ ہیں۔ (۱) تحقیق وتسہیل کالواؤ۔ تیسرے میں دو وجہ۔ (۱) ابدال یاء مضمومہ سے (۲) تسہیل کالواؤ۔ ان تینوں ہمزوں کی وجوہ ملا کر صحیح وجوہ کل دس نکلتی ہیں۔

بَابُ الْاَظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ

باب اظہار اور ادغام صغیر کے بیان میں

ادغام کبیر تو ابو عمر بصری صاحب کیلئے خاص تھا، مگر ادغام صغیر جس میں مدغم پہلے سے ساکن ہوتا ہے، اور یہ بھی مثلین متجانسین ومتقاربین میں ہوتا ہے، اور یہ اتفاقی بھی ہے، اور اختلافی بھی، اتفاقی کو بَابُ اِتِّفَاقِهِمْ میں بیان کیا ہے، نیز بعض قواعد کلی ہیں، جیسے اِذْ کی ذال قَدْ کی دال، تانیث کی تاء هَلْ وَبَلْ کا لام، اور جزئی جو ایک یا دو ہی کلمات میں ہوا ہے۔

جزئی کا ذکر بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا میں آئے گا، جو آٹھ حروف کا ادغام ہے، نون ساکن وتنوین کا ادغام علیحدہ باب میں اخفاء واقلاب کی وجہ سے جدا بیان کیا ہے۔

(۲۵۵) سَاَذْكُرُ اَلْفَاظًا تَلِيْهَا حُرُوْفُهَا　۱　بِالْاِظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ تُرْوٰى وَتُجْتَلَا

ترجمہ: میں ابھی ایسے کلمات (اِذْ قَدْ وغیرہ) کو بیان کروں گا، جن کے بعد ان کلمات کے وہ حروف آئیں گے (جن میں ان کلمات کے آخری حروف کا ادغام ہوگا) نیز وہ کلمات ایسے ہیں، جو اظہار اور ادغام سے روایت کئے جاتے ہیں، اور (کتب میں بھی دونوں طرح دیکھے جاتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

تَلِيْهَا کا نصب الفاظًا کی صفت کی وجہ سے ہے۔ حُرُوْفُهَا اس کا فاعل ہے۔ بِالْاِظْهَارِ تُرْوٰى سے متعلق ہے۔ حُرُوْفُهَا ای حروف کلماتها۔ تُرْوٰى الفاظًا کی دوسری صفت ہے۔

(۲۵۶) فَدُوْنَكَ اِذْ فِيْ بَيْتِهَا وَحُرُوْفَهَا　۲　وَمَا بَعْدُ بِالتَّقْيِيْدِ قُدْهُ مُذَلَّلًا

ترجمہ: پس تو اِذْ کو اور اس کے (مدغم فیہ) حروف کو اس اِذْ کے شعر میں لے لے، اور جو حکم (اظہار یا ادغام) اس کے بعد ہو، اس قید واصطلاح کے ذریعہ کھینچ لے، حالانکہ وہ آسان کیا ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربية﴾

دُوْنَكَ اسم فعل بمعنیٰ اَلْزِمْ يَـاْخُـذُ ۔ وَمَا بَعْد موصول مع الصلة مبتداء۔ بِـالتَّـقْيِيْدِ قُدْهُ پورا جملہ خبر۔ بالتقييد قُدْهُ سے متعلق ہے۔ مُذَلّلًا حال۔

(۲۵۷) سَـاُسْـمِـيْ وَبَـعْـدَ الْـوَاوِ تَـسْـمُـوْا حُـرُوْفُ مَـنْ ۳ تَـسَـمّٰى عَلٰى سِيْمَا تَرُوْقُ مُقَبَّلَا

ترجمه : میں (قاری یا راوی کا رمز کے ذریعہ) نام لوں گا، اور اس کے بعد واؤ فاصل لاؤں گا، اور اس واؤ فاصل کے بعد اس قاری یا راوی کے حروف مدغمہ یا مظہرہ ایک خاص علامت پر ظاہر ہو رہے ہوں گے، جو چوم لینے اور بوسہ دینے کی جگہ کے اعتبار سے عمدہ وخوشگوار ہوگی۔

﴿النحووالعربية﴾

سَاُسْمِيْ اَيْ سَاَذْكُرُ مفعول مقدر ہے، اَيْ قُرَّاءَ هٗ ۔ تَسْمُوْ ، سَمُوٌّ سے بلند ہونا ظہور مراد ہے، اس کا فاعل حروف ہے۔ مَنْ موصولہ کنایۃ عن القرأ ، عَلٰى ، عَلٰى قاریؒ کی رائے پر تَسَمّٰى سے متعلق ہے، ابوشامہ کی رائے پر اُذْكُرُ کے متعلق ہے۔ سِيْمَا علامت۔ تَرُوْقُ اَيْ تَـصْفُوْا بارونق وتعجب۔ مُـقَبَّلَا ، تَرُوْقُ کے فاعل سے حال، اسم ظرف کے معنی میں ہے، چوم لینے کی جگہ۔

(۲۵۸) وَفِـيْ دَالِ قَـدْ اَيْـضًـا وَّتَـاءِ مُـؤَنَّـثٍ ۴ وَفِـيْ هَـلْ وَبَـلْ فَـاحْـتَـلْ بِـذِهْـنِـكَ اَحْـيَلَا

ترجمه : اور دال قَدْ اور تانیث کی تاء ساکنہ اور هَلْ وَبَلْ کے لاموں میں بھی یہی طریقہ اختیار کروں گا (جو اِذْ کے ذال کیلئے ہے) پس اپنے ذھن میں تدبیر سے کام لے، اس حال میں کہ تو بڑا صاحب تدبیر ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

وَفِيْ دَالِ قَدْ ظرف فعل مقدر کی تقدیر۔ وَاَفْعَلُ مِثْلَ ذَالِكَ فِيْ دَالِ قَدْ ہے۔ وَتَـاءِ مُؤَنَّثٍ وَهَلْ وَبَلْ معطوفات ہیں، جعبریؒ کی رائے پر ان میں جار محذوف ہے دَالِ قَدْ پر۔ فَـاحْـتَـلْ، مِنَ الْحِيْلَة تدبیر کر یا من الحواله حوالہ قبول کر۔ ذِهْن اَيْ فهم ۔ اَحْيَلَا حال، الف اطلاقی، صفت مشبہ اى صَـادِقُ الْحِيْلَة، یا اسم تفضیل بڑا تدبیر کرنے والا۔

توضيح : ان اشعار میں ان اصطلاحات کو بیان فرمایا ہے، جو ناظمؒ نے اِذْ کی ذال قَدْ کے دال، تانیث کی تاء اور هَلْ وَ بَلْ کے لام کے اظہار وادغام کیلئے استعمال کی ہیں۔ جن کی ترتیب یہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) سب سے پہلے وہ لفظ جس کا ادغام ہوتا ہے، مثلاً اِذْ اوراس کے سارے حروف مدغم فیہ کولائیں گے جوان کلمات کے شروع کے حروف ہوں گے، ان مدغم فیہ کے ختم پر واؤ فاصل لائیں گے، اس کے بعد قید وحکم اظہار وادغام کو بیان کریں گے، اس کے بعد ان قرأ کی رموز لائیں گے، جو سب میں اظہار یا سب میں ادغام کرتے ہیں، جیسے فَـاظْهَارُ هَـا اَجْـرٰى دَوَامَ نَسِيمُهَا ،وَاَظْهَرَ رَيَّا۔ وَاَظْهَرَ رَيَّا کا واؤ رموز کے بعد فاصل لائے ہیں۔ اگر بصراحت قاری کا نام استعمال کریں گے، تو قاری کے نام کے ساتھ رمز استعمال نہیں کی جاتی لہٰذا واؤ فاصل کی حاجت نہیں ہوگی، جیسے وَاَدْغَـمَ وَرْشٌ ضَـرَّ ظَـمْـآن ، یعنی ورش نے قَـدْ کی دال کا ضاد اور ظاء میں ادغام کیا ہے، اور جہاں رمز استعمال کریں گے وہاں اس شبہ کو دور کرنے کی غرض سے کہ کونسا حرف قاری کی رمز ہے، اور کونسا مدغم فیہ واؤ فاصل لائیں گے، تاکہ واؤ فاصل سے پہلے والے حروف قاری کی رمز متعین ہو جائیں، اور بعد کے حروف اظہار یا ادغام کے سمجھ لئے جائیں، جیسے وَاَظْهَـرَرَيَّـا قَـوْلُـهٗ وَاصِفُ جَلَا میں وَاصِفٌ واؤ فاصل سے پہلے کسائی اور خلاد کی رموز اور واؤ فاصل کے بعد جَلَا کا جیم اظہار کا حرف ہے یعنی اِذْ کے ذال کا کسائی اور خلاد صرف جیم میں اظہار کرتے ہیں، اور باقی پانچ حروف میں ادغام۔

(۲) جن قرأ کیلئے بعض حروف میں ادغام اور بعض میں اظہار ہوتا ہے، جب ان کا نام نہیں لیں گے رمز لائیں گے، تو وہاں دو واؤ فاصل لائی جائیں گی، پہلی واؤ قاری کی رمز اور حروف مدغمہ ومظہرہ میں جدائی کے لئے اور دوسری مسئلہ کے اختتام کیلئے۔

(۳) اگر سب حروف میں اظہار کو بیان کیا تھا، تو باقی قرأ کیلئے سب حروف میں ضد سے ادغام ثابت ہوگا، جیسے اِذْ ، قَـدْ ، تاء تانیث کے بیان میں ہے، اور اگر پہلے ادغام کو سب کیلئے بیان کیا تھا، تو باقی قرأ کیلئے اظہار ہوگا، جیسے هَـلْ وَ بَلْ میں ہے۔

ذِکرِ ذَالِ اِذْ

اِذْ کی ذال کا بیان

(۲۵۹) نَعَمْ اِذْ تَـــمَشَّتْ زَيْنَبٌ صَـالَ دَلُّهَا ۱ سَـمِيَّ جَـمَالٍ وَاصِلًا مَّنْ تَوَصَّلَا

تـرجمه : گویا سوال کا جواب ہے، ہاں میں وہ وعدہ پورا کروں گا، مدغم فیہ حروف کے بیان کا جو تَمَشَّتْ سے جمال کے شروع کے چھ حروف ہیں، اور واؤ فاصل ہے، ان کلمات کے معنٰی یہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) جب زینب چلی تو اس کے ناز نے حملہ کیا، جو بلند حسن والا ہے، اس حال میں کہ وہ عاشق کو جو محبوب سے ملنے کا ارادہ کرے، اسے ملا دینے والا ہے۔

(۲۶۰) فَأَظْهَارُهَا أَجْرَى دَوَامَ نَسِيمِهَا ۲ وَأَظْهَرَ رَيَّا قَوْلِهِ وَاصِفٌ جَلَا

ترجمہ : پس اس إِذْ کی ذال کا اظہار ان چھ حرفوں میں، نافع، ابن کثیر، عاصم کیلئے ہے، اور کسائی اور خلاد کیلئے صرف جیم سے پہلے اظہار ہے، (باقی پانچ حروف میں ادغام ہے) وَاصِف کا واؤ فاصل اشارۃً یہ معنی نکلتے ہیں۔ پس اس کے اظہار نے اس کی ہمیشہ رہنے والی نرم وعمدہ ہوا کو جاری کر دیا، اور اس تعریف کرنے والے نے اپنے کلام کی عمدہ خوشبو کو ظاہر کر دیا، جس نے ان اوصاف کو واضح کر دیا۔

(۲۶۱) وَأَدْغَمَ ضَنْكًا وَاصِلٌ تُومَ دُرِّهِ ۳ وَأَدْغَمَ مَوْلًى وُجْدُهُ دَائِمٌ وَلَا

ترجمہ : اور خلف کیلئے تاء اور دال میں ادغام باقی میں اظہار ہے، وَاصِلٌ کا واؤ فاصل، اور ابن ذکوان کیلئے صرف دال میں ادغام ہے، باقی غیر مرموز قراءً ابو عمر بصریؒ وہشامؒ کیلئے چھؤں حرفوں میں ادغام ثابت ہوا، اور یہ ادغام متقاربین کے قبیل سے ہے، الفاظ کے معانی یہ ہیں، اور اپنے موتی جیسے چاندی کے دانوں کو ملانے والی یعنی ہمیشہ حقیقی محبوب کی تعریف کرنے والے نے تنگی وعشق کی تکلیف کو چھپالیا ہے، اور اس غلام کامل عاشق نے بھی اپنی کامیابی کو چھپالیا، جس کی دولت مندی اور تجلیات لگاتار ہونے کے اعتبار سے ہمیشہ رہنے والی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

نَعَمْ سوال مقدر کا جواب، إِذْ صَالَ کا مفعول ہے، مِنَ الصَّوْلِ أَيْ وَثَبَ بمعنی غلبہ۔ دَلٌّ، دَلَالٌ ناز زینب اسم امرءة مِنْ نِسَاءِ الْجَنَّةِ سَمِيٌّ مِنَ السُّمُوِّ، سَمِيٌّ جمال۔ اضافت صفت إِلَى الموصوف، أَيْ ذُو حسنٍ رفيعٍ۔ سَمِيٌّ اور واصلًا دونوں دَلٌّ کے فاعل سے حال ہیں۔ مَنْ مَعَ الصِّلَةِ مفعول واصِلًا۔ دَوَامَ نَسِيمُهَا أَيْ نَسِيمُهَا الدَّائِمْ۔ رَيَّا عمدہ خوشبو، مفعول۔ وَاصِفٌ أَظْهَرَ کا فاعل۔ قَوْلِهِ کی ہاء وَاصِفٌ کو راجع ہے، وَاصِفٌ تعریف کرنے والا، جَلَا بمعنی كَشَفَ وَاصِفٌ کی صفت۔ ضَنْكًا تنگی۔ تُومَ دُرِّهِ، تُومَةٌ کی جمع چاندی کا دانہ۔ دُرِّهِ کی طرف اضافت تشبیہ کی بناء پر موتی، دوسرے أَدْغَمَ کا مفعول مقدر ہے، أَيْ حُبَّهُ وِلَا۔ جعبریؒ کی رائے پر وُجْدُهُ کی دوسری خبر، أَيْ هُوَ ذُو وِلَا۔ ابوشامہ کہتے ہیں، کہ وَلَا بفتح واؤ بمعنی محبت أَدْغَمَ کا مفعول ہے۔ وُجْد سرمایہ۔ مولیٰ عاشق محب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: اِذْ کی ذال کا ادغام، تاء ، دال ، جیم ، صاد ، زاء ، شین ، چھ حروف میں ہوتا ہے، جو ادغام صغیر متقاربین ہے۔ نافع ، ابن کثیر ، عاصم : ان چھ حرفوں میں اظہار کرتے ہیں۔
کسائی و خلاد صرف جیم میں اظہار، باقی پانچ حروف میں ادغام کرتے ہیں۔ خلف تاء اور دال میں ادغام باقی چار حروف میں اظہار۔ ابن ذکوان دال میں ادغام، باقی پانچ میں اظہار، ان کے ماسوا باقی قرأ ابو عمرو بصری وھشام سب میں ادغام کرتے ہیں، جو اظہار کی ضد سے ثابت ہوا۔
ادغام کی مثالیں : اِذْتَّبَرَّاَ ، وَاِذْ زَّيَّنَ ، وَاِذ صَّرَفْنَا ، وَ اِذدَّخَلُوْا ، وَاِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ اِذجَّاَتْهُمْ ۔

ذِکْرُ دَالِ قَدْ

قَدْ کی دال کا بیان

(۲۶۲) وَقَدْ سَحَبَتْ ذَيْلًا ضَفَا ظَلَّ زَرْنَبٌ ۱ جَلَتْهُ صَبَاهُ شَائِقًا وَّمُعَلِّلَا

ترجمہ : قَدْ کے دال کا اظہار وادغام ان آٹھ حروف میں ہوتا ہے، جو سَحَبَتْ سے شَائِقًا کے کلمات کے شروع والے ہیں، وَمُعَلِّلًا کا واؤ فاصل ہے، شعر کا ترجمہ، زینب نے اپنا دامن کھینچا، اس سے وہ خوشبو پھیلی، کہ اس کی مہک نے اسے ظاہر کیا، اس حال میں کہ وہ خوشبو شوق میں ڈالنے والی اور دل بہلانے والی ہے۔

(۲۶۳) فَاَظْهَرَهَا نَجْمٌ بَدَا دَلَّ وَاضِحًا ۲ وَاَدْغَمَ وَرْشٌ ضُرَّ ظَمْاٰنَ وَامْتَلَا

یعنی نون ، باء ، دال کے مرموزین عاصم ، قالون ، ابن کثیر مکی کیلئے ان آٹھ حرفوں سے قبل قَدْ کے دال کا اظہار ہے، (وَاضِحًا کی واؤ فاصل ہے) اور ورش نے ضاد اور ظاء میں ادغام کیا ہے، اور باقی چھ حروف میں اظہار۔ (وَامْتَلَا کا واؤ فاصل ہے) اور اس زینب کے حسن کو ستارہ نے ظاہر کر دیا، جو ظاہر و طلوع ہوا، اس نے اس (زینب) کے آنے کی خبر دی، حالانکہ وہ واضح ہے، (اور محبوبہ کے دیدار کے) حصول نے پیاسے عاشق کی تکلیف کو چھپالیا، اور وہ سیراب ہو گیا۔

(۲۶۴) وَاَدْغَمَ مُرْوٍ وَاكِفٌ ضَيْرَ ذَابِلٍ ۳ زَوَى ظِلَّهُ وَغْرٌ تَسَدَّاهُ كَلْكَلَا

ترجمہ : شعر کا مقصد، اور ابن ذکوان نے ضاد ، ذال ، زاء ، ظاء چار حروف میں قَدْ کی دال کا ادغام کیا ہے، اور باقی چار میں اظہار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاكِفٌ اور وَغْــرٌ کا واؤ فاصل ہے، (اور اس سیراب کرنے اور نعمتوں سے بہنے والے نے اس کمزور عاشق کے نقصان کو چھپالیا، جس کے سایہ کو ان سخت سوزشوں نے جمع کرلیا ہے، جواس کے سینہ پر بلند ہوگئی ہیں۔

(۲۶۵) وَفِــيْ حَـرْفِ زَيَّـنَّـا خِلَافٌ وَّمُـظْهِــرٌ ۝ هِشَــامٌ بِـصَـادٍ حَـرْفَـهٗ مُتَحَـمِّلَا

ترجمہ:۔ اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا کے لفظ میں ابن ذکوان کیلئے خلف ہے، اور ھشام سورۃ صاد میں اپنے لفظ وَلَقَدْ ظَّلَمَكَ کا اظہار کرنے والے ہیں، حالانکہ وہ روایت کرنے والے ہیں، یعنی ابن ذکوان یوں تو قَــدْ کی دال کا زاء میں ادغام کرتے ہیں، مگر سورۃ ملک کے وَلَقَدْ زَيَّنَّا میں اس کے لئے اظہار وادغام دونوں ہیں، اور ہشام نے سورۃ صاد کے لَقَدْ ظَلَمَكَ میں ادغام کی بجائے اظہار کیا ہے۔

ماحصل یہ کہ عاصم ، قالون ، مکی آٹھ حرفوں سے قبل قَدْ کی دال کا اظہار کرتے ہیں، اور بصری ، شامی حمزہ ، کسائی ان آٹھ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں، البتہ ھشام نے لَقَدْ ظَلَمَكَ میں اظہار کیا ہے۔

ابن ذکوان چار حروف ذال ، ظاء ، ضاد ، زاء میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار، اور ایک کلمہ میں ادغام، باقی چھ میں اظہار کرتے ہیں۔

ادغام کی مثالیں: قَـدسَّـمِـعَ ، وَلَـقَـدذَّرَأْ نَ ، قَـدضَّـلُّـوْا ، فَـقَـدظَّـلَـمْتُمْ ، وَلَقَدزَّيَّنَّا ، لَقَدجَّآءَكُمْ وَلَقَدصَّرَفْنَاهُ ، قَد شَّغَفَهَا۔

﴿النحو والعربية﴾

مُعَلَّلًا سیراب۔ سَحَبَتْ اس نے کھینچا۔ ضَـفَـا لمباہوا۔ زَرْنَبٌ خوشبو۔ صَبَـا مہک ہوا۔ مُرْوٍ، مِنْ أَرْوٰى بمعنی سیراب، اسم فاعل۔ وَاكِفٌ ، وکف سے، اسم فاعل برسنے والا۔ ضَيْر تکلیف۔ ذَابِلٌ ذَبَلَ ، اسم فاعل مرجھایا ہوا۔ زَوَای ، جمع کیا۔ وَغْـرٌ ، وَغْرَةٌ کا اسم جنس، شدت پیاس۔ تَسَدَّا چڑھ گیا۔ كَلْكَلٌ سینہ۔ ظَلَّ فعل ناقص، بمعنی دَامَ ۔ زَرْنَب مرکب توصیفی۔ ظَلَّ کا اسم شَـائِـقًـا وَّ مُعَلَّلًا ، اس کی خبر۔ ظَلَّ کا جملہ مستانفہ ہے۔ جَـلَـت کا فاعل صَبَـا ہے، مشرق سے کعبہ کی طرف چلنے والی ہوا۔ شَـائِـقًـا بمعنی مُشَوِّقًا ۔ بَدَا ، نصر سے بُدُوٌّ ناقص واوی، بمعنی ظاہر ہونا، اور بَدْءٌ شروع کرنا۔

ذِكْرُ تَاءِ التَّانِيْث

تانیث کی تاء کا بیان

تاء تانیث سے مراد وہ تاء جو فعل کے آخر میں ہو، اور ساکن ہو، اس لئے کہ ادغام صغیر میں مدغم ساکن ہوتا ہے، یہی وجہ ہے، کہ ناظم سکون کی قید نہیں لائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۶۶) وَابْـدَتْ سَـنَـا ثَـغْـرٍ صَـفَـتْ زُرْقُ ظَـلْمِهِ ۱ جَـمَعْنَ وُرُوْدًا بَارِدًا عِطَرَ الطِّلَا

تـرجـمه : یعنی مقصد یہ ہے، کہ سَنَا سے جَمَعْنَ تک کے چھ حروف میں تاء تانیث کا اظہار وادغام ہوتا ہے۔
وُرُوْدًا کا واؤ فاصل ہے۔

شـعر کا معنی : اور اس زینب نے مسکرا کر چلتے وقت دانتوں کی چمک ظاہر کی، دانتوں کی آب کی چمک صاف تھی، ان دانتوں نے گلاب کے پھولوں کو جمع کیا ہے جو ٹھنڈے عمدہ خوشبودار شیرہ انگور والے ہیں۔

(۲۶۷) فَـاِظْهَـارُهَـا دُرٌّ نَـمَـتْـهُ بُـدُوْرُهُ ۲ وَادْغَمَ وَرْشٌ ظَـافِرًا وَمُخَوَّلَا

تـرجـمـه : پس اس تانیث کی تاء کا اظہار، دال ، نون ، باء کے مرموزین کیلئے ہے، اور ورش نے ظاء میں ادغام کیا ہے، اور اس زینب کا مسکراتے ہوئے دانتوں کا اظہار ایک موتی ہے، جس کو اس کے بدور نے بلند کر دیا ہے، اور ورش ”یعنی کامل عاشق نے ان لطائف کو غیروں سے چھپا لیا ہے، حالانکہ وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

(۲۶۸) وَاَظْهَرَ كَـهْفٌ وَافِرٌ سَـيْـبُ جُـوْدِهِ ۳ زَكِـيٌّ وَّفِـيٌّ عُصْرَةً وَّمُحَلَّلَا

تـرجـمه : یعنی مقصد یہ ہے، کہ شامیؒ نے سین ، جیم ، اور زاء میں اظہار کیا ہے، اور باقی تین میں ادغام۔ وَافِرٌ اور وَفِـيٌّ کے واؤ فاصل ہیں، (اور ایسے قوی مرد یعنی کامل شخص نے اسرار محبت کو ظاہر کر دیا، جس کے کرم کی عطا بہت زیادہ ہے، جو خوب ظاہر و مشہور ہے، وعدہ کا خوب پورا کرنے والا ہے، حالانکہ وہ طالبان معرفت الٰہیہ کے ورود کی جگہ ہے۔

(۲۶۹) وَاَظْهَـرَ رَاوِيْـهِ هِشَـامٌ لَّهُدِّمَتْ ۴ وَفِـيْ وَجَبَـتْ خُلْفُ ابْنِ ذَاكْوَانَ يُفْتَلَا

ترجمه: اور اس شامی کے راوی ہشام نے صاد سے پہلے لَهُدِّمَتْ کی تاء کا اظہار کیا ہے، اور وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا میں ابن ذکوانؒ کا خُلف اظہار وادغام غور سے دیکھا جاتا ہے (یعنی اظہار صحیح نہیں، صرف ادغام ہی ہے، اگر چہ بعض نے بیان کیا ہے) اظہار کی ضد سے باقی قراءؒ کا ان چھ حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، اور وہ ابوعمرو بصریؒ، حمزہؒ، اور کسائیؒ ہیں۔

مثالیں : اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ، وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا ، حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ ، كَانَتْ ظَالِمَةٌ ، لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ ، كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ: ﴿۱﴾ قالون ، ابن کثیر ، عاصم کا چھ کے چھ میں اظہار۔ ﴿۲﴾ ورش کا ظاء میں ادغام باقی پانچ میں اظہار۔ ﴿۳﴾ شامی جیم ، زای ، سین سے قبل اظہار، اور ثاء ، ظاء میں ادغام، اور صاد میں حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ " نساء۴ " میں ھشام اور ابن ذکوان دونوں کیلئے ادغام۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ " حج۴" ھشام کیلئے اظہار اور ابن ذکوان کیلئے ادغام۔ اس سے نقل آیا کہ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا "حج۵" میں ابن ذکوان کیلئے صرف اظہار ہے، نظم وتیسیر کے طرق سے ان کے لئے ادغام صحیح نہیں ہے، اور نہ ہی نشر کے طرق سے، للہذا فقط اظہار ہی پڑھنا چاہئے، باقی قراءٔ بصری ، حمزہ ، کسائی چھیوں حرفوں میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَبْدَتْ ، اِبْدَاءٌ بمعنی ظاہر کرنا۔ سَنَا چمک۔ ثَغْرٌ دانت۔ زُرْقٌ جمع اَزْرَق ، صفائی۔ ظَلْم دانتوں کی چمک، آب رونق۔ وُرُوْدٌ جمع وَرْد گلاب یا واؤ کی فتحہ سے وُرُوْدٌ گھاٹ، جائے نزول۔ اَلطِّلَا سیراب انگور کا شیرہ۔ کَهْفٌ لغةً غار، مجازاً قوی، مراد گوشۂ علم۔ سَيْب عطاء۔ عُصْرَة پناہ گاہ۔ مُحَلَّلًا منزل، جائے ورود۔ يُفْتَلَا ای يتدبّر غور وخوض، یا متنافر، یا خلف سے حال۔ يُفْتَلِي سے مقصد یہ ہے، کہ خلف میں بحث کی جاتی ہے، کہ آیا اس سے جو ادغام نکلتا ہے، وہ صحیح ہے کہ نہیں۔

ذِكْرُ لَامِ هَلْ وَبَلْ

هَلْ اور بَلْ کے لام کا بیان

(۲۷۰) اَلَا هَلْ وَبَلْ تَرْوِىْ ثَنَا ظَعْنُ زَيْنَبٍ ا سَمِيْرَ نَوَاهَا طِلْحَ ضُرٍّ وَّمُبْتَلَا

ترجمہ: یعنی ان آٹھ حروف میں هَلْ وَبَلْ کے لام کے اظہار وادغام میں اختلاف ہے، جو تَرْوِىْ سے ضُرٌّ تک کے کلمات کے شروع کے ہیں، یعنی تاء ، ثاء ، زای ، نون ، صاد ، ضاد ، طاء ، ظاء۔ خبردار، بلکہ (سچ کہہ) اور کیا تو میرے اس قول کو بیان کرے گا، کہ زینب کے سفر نے اس کی جدائی کے قصہ سنانے والے کی (پیٹھ) کو موڑ دیا، اور ٹیڑھا کر دیا، اس حالت میں کہ وہ تکلیف کا تھکا ہوا (عشق وشوق) کی جلن میں پھنسا ہوا ہے۔

(۲۷۱) فَاَدْغَمَهَا رَاوٍ وَّاَدْغَمَ فَاضِلٌ ۲ وَقُوْرٌ ثَنَاهُ سَرَّ تَيْمًا وَّقَدْ حَلَا

ترجمہ: پس کسائی کیلئے دونوں لاموں کا ان آٹھ حروف میں ادغام ہے، اور حمزہ کیلئے ثاء سین ، اور تاء میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادغام ہے۔ پس اس زینب کے محاسن ولطائف کو روایت کرنے والے نے چھپالیا، اور ایسے بزرگی والے اور پختہ عقل والے عالم نے بھی چھپالیا، جس کی تعریف نے قبیلہ تیم کو (امام حمزہ کا قبیلہ) خوش کردیا، اور وہ تعریف شیرین ہوئی۔

(۲۷۲) وَبَلْ فِي النِّسَا خَلَّادُهُمْ بِخِلاَفِهِ ۳ وَفِي هَلْ تَرَى الإِدْغَامُ حُبَّ وَحُمِّلاَ

ترجمہ: اور ان قراء کے خلاد نے (بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ) سورۃ نساء میں اپنے خلاف کے ساتھ ادغام کیا ہے، (یعنی اظہار وادغام دونوں ہیں) اور خلف کے لئے بھی دونوں ہیں، اگرچہ نظم سے صرف اظہار نکلتا ہے) اور صرف هَلْ تَرٰی حاقہ اور ملک میں ابوعمرو بصری کے لئے ادغام پسند کیا گیا ہے، اور روایت کیا گیا ہے۔

(۲۷۳) وَأَظْهِرْ لَدَى وَاعٍ نَبِيلٍ ضَمَانُهُ ۴ وَفِي الرَّعْدِ هَلْ وَاسْتَوْفِ لاَ زَاجِرًا هَلاَ

ترجمہ: اور ایک حافظ ہشام جس کی ضمانت جلیل القدر ہے، کے نزدیک نون اور ضاد سے قبل اظہار (نون سے پہلے دونوں لاموں کا اور ضاد سے پہلے صرف بَلْ کا) اور (رعد ۲) میں هَلْ تَسْتَوِی میں بھی اظہار کر۔ (اور باقی چھ حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، وَفِي الرَّعْدِ کا واؤ اور وَاسْتَوْفِ کا واؤ فاصل ہے، اول حروف مدغم فیہ کے اختتام اور ثانی مسئلہ کے اختتام کیلئے وَاسْتَوْفِ لاَ زَاجِرًا هَلاَ اور ان ابواب کی تمام قسموں کا احاطہ کر مگر محبت سے نہ کہ هَلاَ کہہ کر ڈانٹے ہوئے۔

خلاصہ (۱) کسائی کیلئے آٹھوں حروف میں هَلْ وَبَلْ کا ادغام۔ (۲) نافع، مکی، ابن ذکوان عاصم، سب میں اظہار۔ (۳) بصری، صرف هَلْ تَرٰی میں ادغام باقی میں اظہار۔ (۴) ثاء، سین تاء میں ادغام باقی حروف میں اظہار۔ البتہ خلاد سے بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ میں اظہار وادغام دونوں ہیں۔

ہشام نون، ضاد میں ہر جگہ اور تاء میں صرف سورۃ رعد هَلْ تَسْتَوِی میں اظہار باقی میں ادغام اور اس کلمہ میں ادغام کسی کے لئے نہیں، اس لئے کہ کسائی اور حمزہ اس کو هَلْ يَسْتَوِی یاء سے پڑھتے ہیں۔

هَلْ وَبَلْ کے مدغم فیہ ان آٹھ حروف تَثْزَسْ ضَطْ ظَنّ کی مثالیں جو دونوں لاموں کے بعد چونتیس جگہ آئے ہیں، تاء اور نون دونوں کے بعد، ثاء صرف هَلْ کے بعد، اور باقی صرف بَلْ کے بعد، هَلْ تَرٰی بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ، بَلْ ظَنَنْتُمْ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

آلا تنبیہ کیلئے۔ بَلْ انتقال۔ اور هَلْ استفہام کیلئے آتا ہے۔ ثَنَا پھیردیا۔ تَرَوِّیْ کامفعول ہے۔ علی قاری، جعبری کی رائے پر قَوْلِیْ مقدر جو تَرَوِّی کا مفعول ہے کامقولہ ہے۔ ظَعْن کوچ، جدائی کا سفر۔ سمیر داستان۔ طِلْح خبط الحواسی تھکاہوا۔ طِلْح ضرّ، ثَنا کا دوسرامفعول ہے۔ مُبْتَلًا بمعنی مُكَلَّفًا۔ ثَنَا اضافت مصدر اِلَی الْمَنْقُوْلُ۔ سَرَّ متعدی بمعنی فَرَّحَ۔ قَدْ حَلَا جملہ مستانفہ۔ بِخِلَافِهٖ، خَلَّا دُهُمْ سے حال ہے۔ حُمَلًا روایت نقل۔ شعلہ میں جُمَلًا جیم سے بمعنی زِيْنَ ہے۔ وَاَظْهَرَ واو استینافیہ۔ نَبِیْل جَلِیْل صفت مشبہ۔ ضمانۂ اس کا فاعل۔ زَاجِرًا حال۔ هَلَا بتقدیر بِهَلَا۔

باب اتفاقهم في إدغام إذ وقد وتاء التأنيث وهل وبل

باب، اذ ، قد ، تاء تانیث ، هل وبل کے ادغام جس میں سب قرا متفق ہیں کے بیان میں یہ باب زیادات میں سے ہے، یہ تیسیر میں نہیں، ناظم محض وضاحت کیلئے اتفاقی قواعد کو بیان فرمار ہے ہیں، کسی اختلافی قاعدہ کا بیان مقصود نہیں۔

(۲۷۴) وَلَا خُلْفَ فِي الْإِدْغَامِ إِذْ ذَلَّ ظَالِمٌ ۱ وَقَدْ تَيَمَّتْ دَعْدٌ وَّسِيْمًا تَبَتَّلَا

ترجمہ: مقصودی معنی اِذْ کے ذال کا ظاء میں اور قَدْ کے دال کا تاء و دال میں سب کیلئے بلا خلاف ادغام ہے۔ وَسِيْمًا کا واو فاصل ہے۔

لغوی معنی: اس وقت محبت کے چھپانے میں ذرا بھی اختلاف نہیں، جب ظالم ذلیل ہوجائے، (قتل کا خوف ہو) اور دعد محبوبہ نے اس خوبصورت کو بیمار کردیا، جو منقطع ہو کر اسی کا ہوگیا۔

(۲۷۵) وَقَامَتْ تُرِيْهِ دُمْيَةٌ طِيْبَ وَصْفِهَا ۲ وَقُلْ بَلْ وَهَلْ رَّاهَا لَبِيْبٌ وَّيَعْقِلَا

ترجمہ: اور تانیث کی تاء کا تاء ، دال ، طاء میں بلا خلاف ادغام ہے، وَصْفِهَا کا واو فاصل ہے۔ اور هَلْ اور بَلْ کے لام کا بھی راء اور لام میں بلا خلاف ادغام ہے، وَيَعْقِلَا کا واو فاصل ہے۔

معنی لغوی: اور ایک تصویر جیسی محبوبہ کھڑی ہوتی، حالانکہ وہ اس کو اپنی صفت کی خوشبو بھی دکھاتی ہے، اور وہ کہہ دے کہ آیا اس کو کسی عاقل نے اس حالت میں دیکھا ہے، کہ وہ اپنی عقل پر قائم بھی رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷۶) وَمَا اَوَّلُ الْمِثْلَيْنِ فِيهِ مُسَكَّنٌ ۳ فَلَا بُدَّ مِنْ اِدْغَامِهِ مُتَمَثِّلَا

ترجمہ: اور وہ جس میں مثلین کا پہلا حرف ساکن کیا ہوا ہو، اس کا (دوسرے میں) ادغام ضروری ہے، اس حال میں کہ وہ معین ہونے والا ہے۔ مُتَمَثِّلَا کا مفہوم ناظمؒ نے خود حاشیہ میں بیان فرمایا۔ مُتَمَثِّلَا لَاهوائیا یعنی مدہ کا ادغام نہیں ہوتا۔ ابوشامہ فرماتے ہیں، کہ یہ معنی اس لفظ سے ظاہر نہیں ہوتا۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَسِيْمًا خوبصورت۔ تَبَتَّلَ، اِنْقَطَعَ ہر چیز سے منقطع ہو گیا۔ تَيَمَّمَتْ ای قَصَدَتْ۔ اِذْ، اَلْاِدْغَام کا مفعول فیہ ذَلَّ کی طرف مضاف ہے۔ ذَلَّ محل جر میں مضاف الیہ کی وجہ سے۔ وَقَدْ تیممت جملہ فعلیہ ماقبل کے جملہ اسمیہ پر معطوف ہے۔ دُمْيَةٌ ہاتھی دانت سے عورت کی مورتی دُمْيَةٌ قَامَتْ اور تُرِیْ کا فاعل ہے، گڑیا۔ تُرِي، اِرَاءَة سے دکھانا۔ رَاهَا کی اصل رَاٰهَا ہے۔ لَبِيْبٌ عقلمند۔ وَيَعْقِلَا ای وَاَنْ يَّعْقِلَا۔ الف اطلاقی اور اَنْ مقدر ہے، واؤ کے ساتھ استفہام کا جواب ہونے کے سبب منصوب ہے۔ مُتَمَثِّلَا مِنْ ادغامِهِ کی ھاء سے حال ہے، ای مُتَشَخِّصًا۔ مَا موصولہ، فِيْهِ شرط کے معنی میں پس اس کی جزاء ضروری نہیں۔ ادغامِهِ کی ضمیر لِاَوَّلِ الْمِثْلَيْنِ۔

توضیح: یعنی جب مثلین کا پہلا حرف ساکن ہو، اور دوسرا متحرک، تو ساکن کا متحرک میں سب قراءٔ کیلئے ادغام واجب ہے، چاہے ایک کلمہ ہو، یا دو کلمے، البتہ مثلین میں مدہ کا غیر مدہ میں مانع ہے، لہٰذا سب قراءٔ اظہار کرتے ہیں، جیسے قَالُوْ وَهُمْ، فِيْ يَوْمٍ۔ اور مَالِيَهْ هَلَكَ میں ھاء سکتہ ہے۔ اور یہاں امام حمزہ وصلاً ھاء سکتہ نہیں پڑھتے، اور باقی تمام قراءٔ وقفاً و وصلاً ھاء سکتہ پڑھتے ہیں، اور ان کیلئے اظہار و ادغام دونوں ہیں، اظہار اصل کے لحاظ سے، کہ یہ ھاء سکتہ زائد ہے، اور ادغام ظاہر حالت کے لحاظ سے۔ ابوشامہ فرماتے ہیں کہ اظہار کی صورت میں ھاء پر سکتہ لطیفہ و معمولی وقفہ کرنا ہوگا، ورنہ ادغام ہی ہوگا۔ یاد رہے، کہ مثلین میں یہ ادغام ہر جگہ سب قراءٔ کیلئے واجب ہے، اور متجانسین میں حلقی کا غیر حلقی میں مانع ہے۔

مثالیں: ﴿۱﴾ اِذْ کی ذال کا ظاء میں اِذْ ظَّلَمُوْا ﴿۲﴾ قَدْ کی دال کا تاء میں قَدْ تَّبَيَّنَ ﴿۳﴾ تانیث کی تاء کا دال اور طاء میں قَالَتْ طَّآئِفَةٌ، اَثْقَلَتْ دَّعَوَ اللّٰهَ ﴿۴﴾ هَلْ وَبَلْ و لام فعل قُلْ کا راء میں بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ، قُلْ رَّبِّ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ متجانسین کے قبیل سے ہیں، اور اِذْ کی ذال کا ذال میں اِذذَّهَبَ ، قَدْ کی دال کا دال میں قَد دَّخَلُوْا ۔ تانیث کی تاء کا تاء میں رَبِحَت تِّجَا رَتُهُمْ ۔ هَلْ ، بَلْ ، قُلْ کے لام کا لام میں هَل لَّكُمْ ، بَل لَّا تُكْرِمُوْنَ ۔ قُل لَّئِنْ مثلین ہیں۔ باقی میں ادغام کے متفقہ قواعد کتب تجوید میں بیان ہو چکے ہیں۔

نوٹ: اِذْ کے بعد ثاء، اور قَدْ کے بعد طاء قرآن مجید میں نہیں آتی، ورنہ ادغام ہوتا، نیز یہ نہ سمجھا جائے کہ ذال کے ادغام کیلئے اِذْ کا ہونا ضروری ہے، اور دال کے ادغام کیلئے قَدْ کا ہونا لازمی ہے، بلکہ جہاں بھی مثلین یا متجانسین کے ادغام کی صورت پائی جائے گی، اور مانع ادغام نہیں ہوگا، تو ان میں ادغام ہوگا، جیسے يُدْرِككُّمْ ، يُوَجِّهْهُّ ، وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُمْ ، عَصَو وَّ كَانُوْا ، حَصَدتُّمْ ، فَرَّطتُّ وغیرہ۔

نوٹ: ان دو ابواب میں ان پانچ کلمات میں ادغام کی اختلافی اور اجماعی صورتوں کو بیان کر دینے سے یہ متعین ہو گیا، کہ ماسوا حروف میں ان پانچوں کلمات کا بالاتفاق اظہار ہے۔

بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا

ان حروف کے ادغام کا بیان جن کے مخارج قریب قریب ہیں

اس باب کے لئے جداعنوان اس لئے مقرر فرمایا کہ پہلے دو بابوں میں کلی ادغام کا بیان تھا، اور اس باب میں جزئی کا بیان ہے، نیز اس باب میں صرف متقاربین و متجانسین کا بیان ہے، اول کے چار اشعار میں ادغام اور بعد کے پانچ اشعار میں اس کی ضد اظہار کو بیان فرمائیں گے۔

(۲۷۷) وَاِدْغَامُ بَاءِ الْجَزْمِ فِي الْفَاءِ قَدْ رَسَا ۱ حَمِيْدًا وَّ خَيِّرْ فِي يَتُبْ قَاصِدًا وَّلَا

ترجمہ: اور قاف ، راء ، حاء کے مرموزین (خلاد ، کسائی ، بصری) کیلئے جزم (سکون والی) باء کا فاء میں ادغام کرنا ثابت ہو گیا ہے، حالانکہ یہ ادغام پسندیدہ ہے۔ اور تو خلاد کیلئے يَتُبْ فَاُلٰئِكَ میں اظہار اور ادغام میں اختیار دیدے، مدد کا ارادہ کرتے ہوئے۔

باء ساکن کے بعد فاء پانچ جگہوں میں آیا ہے، (۱) يَغْلِبْ فَسَوْفَ " نساء ۷۴" (۲) تَعْجَبْ فَعَجَبٌ "رعد ۵" (۳) قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ " اسراء ۶۳" (۴) فَاذْهَبْ فَاِنَّ " طٰهٰ ۹۷" (۵) يَتُبْ فَاُلٰئِكَ " حجرات ۱۱"۔ ابوعمرو وکسائی، پانچوں میں صرف ادغام اور خلاد کے لئے اول کے چار میں صرف ادغام اور پانچویں میں ادغام واظہار دونوں۔ اور باقی غیر مرموزین قراً کیلئے صرف اظہار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : کوفیین کے مذھب پر امر بھی معرب ہے، اس لئے ان پانچوں فعلوں کے سکون کو جزم کہا ہے۔

(۲۷۸) وَمَعْ جَزْمِهِ يَفْعَلْ بِذَالِكَ سَلَّمُوا ۲ وَيَخْسِفْ بِهِمْ رَاعَوْا وَشَذَّ تَثَقُّلَا

ترجمہ: اورلفظ يَفْعَلْ کے مجزوم ہونے کے ساتھ ذَالِكَ کے ذال میں (سین کے مرموز ابوالحارث کیلئے) انہوں نے ادغام تسلیم کیا ہے، اور نَخْسِف بِّهِمُ میں مشائخ نے (راء کے مرموز کسائی کیلئے) ادغام کی رعایت کی ہے، اور یہ ادغام قلیل الوقوع ہے۔ یعنی يَفْعَلْ ذَالِكَ جو قرآن میں چھ جگہ ہے، ابوالحارث کے لئے لام کا فاء میں ادغام اور باقی قرأ کا اظہار ہے، اور نَخْسِف بِّهِمُ (سبا ۱) میں فاء کا باء میں صرف کسائی ادغام کرتے ہیں۔ باقی قرأ کا اظہار ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ادغام مبتداء۔ قَدْ رَسَا خبر۔ حميدًا حال۔ قَاصدًا، خَيِّرٌ کے فاعل سے حال۔ وَلَا مفعول۔ رَسَا رَسُوٌّ رسوخ۔ ثبوت کے معنی میں، جميدًا اى محمودًا۔ يَفْعَلْ بذالك کی تقدیر۔
وَإِدْغَامُ لَامِ يَفْعَلْ في ذالِ ذالِكَ ہے۔ مَعْ جزمه۔ يَفْعَلْ کے لام سے حال ہے، اور يَفْعَلْ و يَخْسِف دونوں شَذًّا کی ضمیر کے لئے ہے، جو مبتداء کی وجہ سے اس پر رتبۃً مقدم ہے۔ تَثَقُّلَا، شَذًّا کے فاعل سے تمیز ہے۔

(۲۷۹) وَعُذْتُ عَلَى إِدْغَامِهِ وَنَبَذْتُهَا ۳ شَوَاهِدُ حَمَّادٍ وَّ أُورِثْتُمُوا حَلَا

(۲۸۰) لَهُ شَرْعُهُ، وَالرَّاءُ جَزْمًا بِلَامِهَا ۴ كَوَاصْبِرْ لِحُكْمٍ طَالَ بِالْخُلْفِ يَذْبُلَا

ترجمہ: اور عُذْتُ بِرَبِّیْ "غافر۳۔دخان ۱" اور فَنَبَذْتُهَا "طٰہٰ ۹" کے ادغام پر (اللہ تعالیٰ کی) کثرت سے تعریف کرنے والے کی دلیلیں ہیں (حمزہ، کسائی، اور ابوعمر کیلئے) اور أُورِثْتُمُوهَا "اعراف ۵ - زخرف ۷" کی ثاء کا تاء میں جو ادغام ہے، (بصری، ہشام، حمزہ، کسائی کیلئے) اس تعریف کرنے والے کیلئے اس کا طریق شیریں ہو گیا ہے۔ اور راء جزم والی ہونے کی حالت میں اپنے لام میں مدغم ہے، جو دوری کے لئے خلاف کے ساتھ اور سوسی کیلئے بلا خلاف ادغام ہے، اس کی مثال وَاصْبِرْ لِحُكْمِ کی طرح ہے، یہ ادغام دراز ہو گیا ہے، حالانکہ یہ يذبل پہاڑ سے تشبیہ دیا گیا ہے۔ یعنی عُذْتُ بِرَبِّیْ " غافر۔ دخان" میں، اور فَنَبَذْتُهَا "طٰہٰ" میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمزہ ، کسائی ، بصری ذال کا تاء میں ادغام پڑھتے ہیں اور باقی چار قراءً اظہار۔ اور ثاء کا تاء میں صرف اُورِثْتُمُوْهَا "اعراف وزخرف" بصری ، حمزہ ، کسائی اور ھشام ادغام اور باقی قراءً اظہار کرتے ہیں۔ اور راء ساکن کا لام میں دوری کیلئے اظہار وادغام میں خلف ہے اور سوسی کیلئے صرف اغام اس طرح کے کلمات قرآن میں ترپن جگہ آئے ہیں، جیسے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ ، نَغْفِرْ لَكُمْ ، اَنِ اشْكُرْ لِّیْ ، دوری کیلئے اظہار اگر چہ صحیح ہے، مگر طریق کے خلاف ہے ، لہٰذا جب ادغام کبیر کے موقعوں میں دوری کیلئے ادغام پڑھ رہے ہوں تو ادغام ہی ہوگا ، اور اگر کبیر میں دوری کیلئے اظہار پڑھ رہے ہوں تو پھر راء کی لام میں ادغام واظہار دونوں وجہ ہوں گی ، اور باقی چھ قراءً اظہار پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

عُذْتُ مبتداء۔ اور شَوَاهِدٌ دوسری مبتداء۔ عَلٰی ادغامه خبر۔ اور پورا جملہ پہلی مبتداء کی خبر ہے۔ نَبَذْتُ عَلٰی ادغامه کی ضمیر پر معطوف ہے، ای ادغام نبذتها اُورِثْتُمُوْهَا مبتداء اور حَلَالَهٗ شَرْعُهٗ اسکی خبر۔ لَهٗ کی هَا حماد کیلئے اور شرعُهٗ کی هاء ادغام کیلئے ، وَالرَّاءُ مبتداء ای ادغام الرَّاء جَزْمًا حال مَجْزُوْمَة اور مُشَبَّهًا کا مفعول ہے، جو طَالَ کے فاعل سے حال مترادف ہے۔

(۲۸۱) وَيَاسِيْنَ اَظْهِرْ عَــنْ فَــتًى حَــقُّهُ بَـدَا ۵ وَنُوْنَ وَفِيْهِ الْخُلْفُ عَنْ وَّرْشِهِمْ خَلَا

ترجمه: اور تو (حفص ، حمزہ ، ابن کثیر ، بصری اور قالون کے لئے) یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ (حرف نون کا) اس جوان سے اظہار کر جس کا حق ظاہر ہو گیا ہے۔ اور اس نٓ وَالْقَلَمِ میں ورش سے خلاف گذر چکا ہے، (یعنی متقدمین نے اس کو بیان کیا ہے) یعنی ہجا کے نون کا جو سین اور نون کے آخر میں ہے، واؤ میں اظہار کرنے والے قراءً قالون ، مکی ، بصری ، حفص ، حمزہ میں کہ ان کو عَنْ فَتًى حَقُّهُ بَدَا کی رموز میں بیان کیا ہے، ورش یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں تو صرف اظہار اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار وادغام دونوں پڑھتے ہیں، باقی قراءً ابن عامر ، ابوبکر شعبہ ، کسائی کا دونوں میں صرف ادغام غنہ کے ساتھ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

خَلَا اَیْ مَضٰی گذر گیا۔ یٰسٓ ، اَظْهِرْ کا مفعول ہے، نون کا فتحہ اسی طرح آگے طٰسٓ میں نون کا فتحہ ضرورت کے تحت ہے، اور نٓ کا عطف یٰسٓ پر ہے۔

(۲۸۲) وَحِـرْمِـیٌّ نَـــصْــرٍ صَــادَ مَـرْيَمَ مَنْ يُّـرِدْ ۶ ثَوَابَ لَبِثْتُ الْفَرْدَ وَالْجَمْعَ وَصَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: اور حرمی و نصر کے مرموزین نافع ، مکی ، عاصم کیلئے مریم کے صاد،اور مَنْ یُرِدْ ثَوَابَ اور لَبِثْتَ کے ہرصیغہ مفرد وجمع میں اظہار پہنچایا گیا ہے،یعنی کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ صاد کا ذال میں نافع مکی ، عاصم اظہار کرتے ہیں،اور وَمَنْ یُرِدْ ثَوَابَ " ال عمران" دوجگہ دال کا ثاء میں،اور لَبِثْتَ اور لَبِثْتُمْ مفرد ہو،کہ جمع، ثاء کا تاء میں اظہار کرتے ہیں،اور باقی قراان سب جگہوں میں ادغام کرتے ہیں۔

(۲۸۳) وَطَاسِینَ عِنْدَ الْمِیمِ فَــازَ اتَّخَذْتُمْ ۷ اَخَذْتُمْ وَفِي الْاِفْرَادِ عَــاشَرَ دَغْفَلَا

ترجمه: اورحمزہ کیلئے ''شعراء و قصص کی ابتداء میں'' میم کے پاس طٰسٓ (کے نون کا اظہار) کامیاب ہوگیا ہے،(فَازَ میں فاءحمزہ کی رمز ہے)اورحفص و مکی کیلئے اِتَّخَذْتُمْ اور اَخَذْتُمْ کا اظہار جو ہے،اس نے (جمع حاضراورواحد حاضرومتکلم دونوں) میں وسعت والے کے ساتھ گذاران میں شرکت کی ہے۔
یعنی طٰسٓمٓ میں دونوں جگہ''شعراء و قصص''میں امام حمزہ سین کے نون کا میم میں اظہار کرتے ہیں۔اور باقی چھ قراءً ادغام مع الغنہ سے پڑھتے ہیں،اور اَخَذْتُمْ ، اِتَّخَذْتُمْ جمع حاضراور اَخَذْتَ ، اِتَّخَذْتَ واحدحاضرومتکلم جس کے کل اٹھارہ الفاظ آئے ہیں،ہرجگہ حفص اور مکی کا اظہار ہے،اور باقی وقراءً کیلئے ادغام ہے۔

(۲۸۴) وَفِي ارْکَبْ هُدٰى بَرٍّ قَرِیبٍ بِخُلْفِهِمْ ۸ کَمَا ضَاعَ جَا یَلْهَثْ لَهُ دَارِ جُهَّلَا

ترجمه: اور بزی ، قالون ، خلاد کیلئے خلاف کے ساتھ اورشامی خلف ورش کیلئے بلاخلاف اِرْکَبْ مَعَنَا کی باء کے اظہار میں (نیکی والے کی) ھدایت ہے،جولوگوں سے قریب ہے،حالانکہ یہ اظہار (ھاء باء قاف) والوں کے خلاف کے ساتھ ہے،اور یہ اظہار اسی طرح آیا ہے،جس طرح یہ پھیل گیا ہے،اور یَلْهَثْ ذَالِكَ کا اظہار جو ہے، تو اس کے لئے جاہلوں کے اعتراض کو دفع کردے (یعنی یہ اعتراض کہ متجانسین میں پہلا ساکن ہے،ادغام واجب ہے تو پھر اظہار کیوں کیا اس اعتراض کو دور کردے کہ ادغام صحیح نقل وسند سے ثابت ہے)۔

(۲۸۵) وَقَالُونُ ذُو خُلْفٍ وَفِي الْبَقَرَةِ فَقُلْ ۹ یُعَذِّبْ دَنَا بِالْخُلْفِ جَــوْدًا وَمُوْبِلَا

ترجمه: اور (اسی یَلْهَثْ کے اظہار میں) قالون خلاف والے ہیں،اورتو کہہ دے کہ ابن کثیر کے لئے خلاف کے ساتھ اور ورش کیلئے بلاخلاف ''بقرہ ۴۰'' میں وَیُعَذِّبْ مَنْ یَّشَآءُ (کی باء) کا اظہار دَنَا کے مرموز کے خلاف کے ساتھ قریب ہوگیا ہے، حالانکہ یہ اظہار بہت بارش (سے تشبیہ دیا گیا ہے) بارش لانے والا ہے،یعنی اِرْکَبْ مَّعَنَا " ھود۴۲" میں باء کا میم میں قالون ، بزی ، خلاد کا اظہار اور ادغام دونوں وجوہ ہیں،جبکہ شامی ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف ، ورش کیلئے صرف اظہار، جبکہ باقی قرأ قبل ، بصری ، عاصم ، کسائی صرف ادغام کرتے ہیں۔قالون کیلئے ابوالفتح سے اظہار ہے،اور طریق بھی انہی سے ہے،اور ابوالحسن سے ادغام ہے اور خلاد کیلئے اس کا عکس ہے، بزی کیلئے ادغام نقاش کے طریق سے ہے، گو کہ ادغام قالون کیلئے اور اظہار بزی وخلاد کیلئے صحیح ہے، مگر طریق کے موافق نہیں۔

يَلْهَثْ ذَالِكَ (اعراف۲۲) میں ورش ، مکی ، ھشام کیلئے ثاء کا صرف اظہار ہے، اور قالون کے لئے دونوں، لیکن اظہار ابوالحسن سے ہے، اور باقی قرأ بصری، ابن ذکوان عاصم ، حمزہ، کسائی کا صرف ادغام ہے، يُعَذِّبْ مَنْ يَّشَآءُ میں جو حضرات باء کا جزم پڑھتے ہیں، ان میں سے ورش کیلئے صرف اظہار مکی کیلئے اظہار وادغام دونوں (نشر کی رو سے ادغام طریق کے خلاف ہے) اور قالون ، بصری ، حمزہ ، کسائی کیلئے صرف ادغام اور شامی و عاصم باء کا جزم نہیں پڑھتے ، اس لئے ان کیلئے ادغام کا قاعدہ ہی نہیں پایا جاتا ، اور یہ ظاہر ہے کہ اس باب میں ساکن حروف کا ادغام بیان کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِرْمِيٌّ نَصِرٍ ، اَظْهِرْ مقدر کا فاعل اور صَادَ مَرْيَمَ اپنے معطوفوں سمیت اس کا فاعل اور وَصِّلَا جملہ مستانفہ ہے، الفرد وَالجمع لبثت کی صفت ہیں۔

شعر نمبر ۷: وطَسّ بتقدیر وَاظْهَارُ نُونِ طَسِينَ ، عندالميم اسی مصدر مقدر کا ظرف ہے،اور طَسّ مبتداء ہے،اس کی خبر فَازَ ہے۔ اِتَّخَذْتُمْ مبتداء عَاشَرَ خبر۔ دَغْفَلَا حال۔ بمعنی کشادہ، ارزانی عَاشَرَ دَغْفَلَا ۔ اس نے باہمی زندگی بڑی خوشحالی میں گذاری۔

شعر نمبر۸: بَرٌّ صفت مشبہ،اس کی جمع ابرار آتی ہے،اور یہ بَارٌّ کے معنی میں ہے،جس کی جمع بَرَرَةٌ آتی ہے، قَرِيبٍ ای مُتَوَاضِعٍ ، كَمَا مصدر مقدر مجيئًا کی صفت۔ ضَاعَ ، الطِّيبُ بمعنی فَاحَ ۔ وَانْتَشَرَ ، كَمَا ضَاعَ جَا یعنی جس طرح یہ قرأت مشہور تھی، اسی طرح ہم تک پہنچی۔ دَارِ، دَارَةً سے امر بمعنی دَافِعَةً مدارت۔ جُهَّلَ جاہل کی جمع قَالُوْنُ مبتداء۔ ذُوْخُلْفٍ خبر۔ فِي الْبَقَرَةِ ظرف۔

شعر نمبر ۹: جملہ يُعَذِّبُ بصری کی رائے پر قُلْ کا مقولہ ہے،جو نية ظرف پر مقدم ہے ای وَفَقُلْ فِي الْبَقَرَةِ يُعَذِّبُ الخ جودًا ای المطر الغريز۔ ذَاجُوْدٍ کے معنی میں دَنَا کے فاعل سے حال ہے۔ مُوَبل،وَبْلٌ یہ بھی بہت بارش کے معنی میں ہے۔ ای ضَارَ ذَا وَبْلٍ یہ جودًا پر معطوف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

یہ باب نون ساکن اور تنوین کے احکام کے بیان میں

(۲۸۶) وَكُلُّهُمُ التَّنْوِيْنَ وَالنُّوْنَ اَدْغَمُوْا ۱ بِلَا غُنَّةٍ فِي اللَّامِ وَالرَّا لِيَجْمُلَا

ترجمہ: اوران قرأمیں کے سب نے نون ساکن وتنوین کا لام وراء میں ایسا ادغام کیا ہے، جو غنہ کے بغیر ہے، تاکہ ادغام خوبصورت معلوم ہو، جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ، مِنْ رَّبِّهِمْ ، ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۔

(۲۸۷) وَكُلٌّ بِيَنْمُوْا اَدْغَمُوْا مَعْ غُنَّةٍ ۲ وَفِي الْوَاوِ وَالْيَا دُوْنَهَا خَلَفٌ تَلَا

ترجمہ: اورسب قرأنے يَنْمُوْا کے چار(حروف میں)غنہ کے ساتھ ادغام کیا ہے،اور واؤ اور یاء میں خلف نے بغیر غنہ کے پڑھا ہے،یعنی خلف یرملون کے چار حروف (لام ، راء ، واؤ ، یاء)میں بلاغنہ اورنون ، میم میں مع الغنہ ادغام کرتے ہیں۔

(۲۸۸) وَعِنْدَهُمَا لِلْكُلِّ اَظْهِرْ بِكِلْمَةٍ ۳ مَخَافَةَ اِشْبَاهِ الْمُضَاعَفِ اَثْقَلَا

ترجمہ: اورنون ساکن ان دونوں واؤ اور یاء کے ساتھ ایک کلمہ میں واقع ہو،تو تمام قرأ کے لئے اظہار کر کیونکہ خوف ہے(ادغام میں)مضاعف مشدد کے الفاظ کے مشابہ ہوجانے کا،جیسے قِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ صِنْوَانٌ ، دُنْيَا ، ادغام سے یہ کلمات قِوَّانٌ ، بُيَّانٌ ، صِوَّانٌ ، دُيَّا ہوکر مضاعف سے مشابہ ہوجائیں گے،اورمعنی مقصودی فوت ہوجائیں گے،مضاعف صرفیوں کے ہاں ہفت اقسام کی ایک قسم ہے،جس میں حروف اصلیہ میں ایک حرف مکرر ہوتا ہے،جیسے رَيَّانٌ ، دَيَّانٌ وغیرہ۔

(۲۸۹) وَعِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ لِلْكُلِّ اُظْهِرَا ۴ اَلَا هَاجَ حُكْمٌ عَمَّ خَالِيْهِ غُفَّلَا

ترجمہ: اورنون ساکن وتنوین حروف حلقی کے ہاں تمام قرأ کیلئے اظہار سے پڑھے گئے ہیں(اور حروف حلقی اَلَا هَاجَ .. الخ چھ حروف ہیں)۔

www.kitabosunnat.com

ترجمہ لفظی: خبردار سنو موت ایک ایسا حکم عام ہے، کہ گھبراہٹ اور ہیجان میں ڈال دیا ہے،اس نے اپنی زد میں آنے والوں کو حالانکہ وہ غافل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۹۰) وَقَلْبُهُمَا مِيمًا لَدَى الْبَا وَأُخْفِيَا ٥ عَلَى غُنَّةٍ عِنْدَ الْبَوَاقِيْ لِيَكْمُلَا

ترجمہ: اورنون ساکن وتنوین کا باء سے پہلے میم سے بدل لینا ثابت ہے، اور باقی پندرہ حروف کے پاس دونوں ایسے اخفاء سے پڑھے گئے ہیں، جوغنہ پر شامل ہے، تاکہ دونوں نون کامل ہوجائیں، جیسے اَنْبِئْهُمْ اَنْبُوْرِكَ ، سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۔

اخفاء کی مثالیں: خَالِدًا فِيْهَا ، فَمَنْ ثَقُلَتْ ، مِنْكُمْ ، اَنْتُمْ ، وَكُلًّا ضَرَبْنَا ، مَنْضُوْدٌ مِنْ قَرَارٍ وغیرہ۔

اخفاء کی حالت میں نون گویا اپنی اصلی ذاتی آواز سے ہٹ کرخیشوم میں چھپ جاتا ہے اورصرف صفت غنہ باقی رہ جاتی ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

التنوين، أدغموا کامفعول ہے۔ اور وَالنُّوْن اس پرمعطوف ہے۔ بِلَا غُنَّةٍ حال ہے۔ لِيَجْمُلَا کالام، لام کَیْ ہے، جس کے بعد اَنْ مقدرہوتا ہے۔

شعرنمبر۲: كُلٌّ کی تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اَیْ وَكُلُّ الْقُرَّاءِ ، مع غنةٍ ادغامًا مقدرکی صفت دُوْنَهَا بھی اسی طرح مقدرکی صفت ہے، اَیْ تِلَاوَةً خَالِيَةً عَنِ الْغُنَّةِ ، بكلمة ، عند هما کی ضمیر سے حال، اَلَا هَاجَ حُرُوْفُ الْحَلْقِ سے بدل کی وجہ سے محل جرمیں ہے۔ خَالِيَه، خَلَا اَیْ مَضٰى غُفَّلًا ، هَاجَ کا مفعول ہے۔ وَاُخْفِيَا قَلْبُهُمَا اَیْ قُلِبَا وَاُخْفِيَا . لِيَكْمُلَا کی ضمیر تنوین ونون کیلئے ہے، اَیْ فتكمل احكامهماَ الاربعة۔

بَابُ الْفَتْحِ وَالْاِمَالَةِ وَبَيْنَ اللَّفْظَيْنِ

"باب فتح اورامالہ محضہ اورامالہ بین بین کے بیان میں"

(۱) قرأ کے ہاں امالہ فتحہ کوکسرہ اورالف کویاء کے مانند کردینا،اس کی دوقسمیں ہیں۔(۱) اماله بين بين ۔

(۲) اماله مَحْضَه اگرفتحہ کا کسرہ کی اورالف کا یاء کی طرف جھکاؤ زیادہ نہ ہو،تواسے امالہ بین بین بین اللفظین صغرٰی، تقلیل، تلطیف کہتے ہیں۔

اوراگرفتحہ کا کسرہ کی طرف اورالف کا یاء کی طرف میلان زیادہ ہو،تواسے اماله كُبرٰى ، محضه ، اضجاع بطح کہتے ہیں، جس طرح فتحہ والف میں منہ زیادہ کھول دینا غلط ہے، جوبعض لوگوں کی عادت ہے،اسی طرح فتحہ کوخالص کسرہ اورالف کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص یاء سے بدل دینا بھی غلط ہے۔

(۲) فتح امالہ کی ضد ہے، حرف کا تلفظ کرتے ہوئے منہ کا کھولنا مراد ہے، اور یہ اہل حجاز کا لغت ہے، جبکہ امالہ تمیم قیس، اسد عام قبائل کا لغت ہے، دونوں فصیح و بلیغ ہیں۔ قرآن مجید میں امالہ والے کلمات کو اکثر اس باب میں بیان کیا ہے، اور قاعدہ کلیہ اور متفرق الفاظ بھی لائے ہیں، البتہ چند کلمات کو تیسیر کی پیروی میں ان کے موقعوں پر فرش میں بیان کیا ہے۔

(۳) چونکہ امالہ کے بارے میں امالہ محضہ اصل ہے، لہٰذا جہاں بلاقید لائیں گے، تو اس سے مراد محضہ ہوگا، قراء میں سے ورش، ابوعمرو، حمزہ، کسائی امالہ وتقلیل کرنے والے ہیں، اور قالون، شامی، عاصم نے چند کلمات میں امالہ کیا ہے، جبکہ ابن کثیر مکی نے کہیں بھی نہیں کیا، ورش نے طٰهٰ کی ھاء میں محضہ باقی ہر جگہ تقلیل کی ہے، بصری نے دونوں کو جمع کیا ہے۔

نوٹ: امالہ کا سبب کسرہ اور یاء ہے، جو کسرہ متقدمہ، کسرہ متاخرہ، کسرہ مقدرہ، کسرہ عارضہ۔ اور یاء متقدمہ یاء متاخرہ، یاء مقدرہ، یاء عارضہ، اور کبھی ایک الف کا امالہ دوسرے الف کے امالہ کا سبب ہوتا ہے، اور کبھی رؤس آیات میں پہلے یا بعد کے امالہ کے سبب امالہ ہوتا ہے، اسے امالہ للا مالہ کہتے ہیں، امالہ کی صحیح اداء مشائخ سے سننے اور سیکھنے پر موقوف ہے، مثال کے طور پر اردو زبان میں لفظ، بار، بوجہ فتح ہے، بیر پھل کا نام امالہ کبریٰ، اور بیر بمعنٰی دشمنی امالہ صغریٰ کی آواز کے مشابہ ہے۔

(۲۹۱) وَحَمْزَةُ مِنْهُمْ وَالْكِسَائِيُّ بَعْدَهُ ۱ اَمَالَا ذَوَاتِ الْيَاءِ حَيْثُ تَأَصَّلَا

ترجمہ: اوران قراء میں سے امام حمزہ اور کسائی ان کے بعد ہیں، دونوں نے یاوالے الفات میں امالہ کیا ہے اس لئے کہ (وہ یاء امالہ کے اسباب میں) اصل ہوگئی ہے، (یعنی ذوات الیاء میں جو الف یاء سے بدلا ہوا ہے امالہ کے اسباب میں وہ اصل ہے، دوسرے اسباب کے مقابلہ میں یہی اکثر جگہ مستعمل ہے، کسائی امام حمزہ کے شاگرد ہیں، اوران کے بعد امام قراۃ ہوئے ہیں، اس لئے فرمایا، والكسائي بعده۔

(۲۹۲) وَتَثْنِيَةُ الْاَسْمَآءِ تَكْشِفُهَا وَاِنْ ۲ رَدَدْتَّ اِلَيْكَ الْفِعْلَ صَادَفْتَ مَنْهَلَا

ترجمہ: اور تیرا اسموں کو تثنیہ بنالینا، ان (امالہ کے الفات کے یائی ہونے کو) ظاہر کردے گا، اور اگر تو فعل کو اپنی طرف لوٹائے گا (یعنی متکلم کا صیغہ بنالے گا) تو تو پانی پینے کے گھاٹ کو پالے گا، یعنی چونکہ تثنیہ میں یائی کلمات میں الف کی جگہ یاء اور واوی کلمات میں الف کی جگہ واؤ آجاتا ہے، اس لئے واحد کے الف کا پتہ چل جاتا ہے، کہ یہ یاء سے بدلا ہوا ہے، یا واؤ سے، اوراسی طرح فعل سے متکلم کا صیغہ بنالینے سے معلوم ہوجائے گا، کہ الف یاء سے بدلا ہوا ہے، یا واؤ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۹۳) هُدًى وَاشْتَرٰهُ وَالْهَوٰى وَهُدَاهُمُ ۳ وَفِيْ اَلِفِ التَّانِيْثِ فِي الْكُلِّ مَيَّلَا

ترجمہ: ان ذوات الیاء کی مثالیں، هُدًى اور اِشْتَرٰهُ اور اَلْهَوٰى اور هُدٰى هُمْ ہیں، اور تانیث کے الف میں یعنی اس کے تمام کلمات میں بھی ان دونوں حمزہ کسائی کا امالہ محضہ ہے۔

(۲۹۴) وَكَيْفَ جَرَتْ فَعْلٰى فَفِيْهَا وُجُوْدُهَا ۴ وَاِنْ ضُمَّ اَوْيُفْتَحْ فَعَالٰى فَحَصِّلَا

ترجمہ: اور فَعْلٰى جس حالت پر بھی جاری ہو (یعنی فَعْلٰى ، فِعْلٰى ، فُعْلٰى فاء کا زبر زیر پیش ہو،) اس فَعْلٰى میں تانیث کے الف کا وجود ہے، اور اگر فَعَالٰى کا کلمہ فاء کے ضمہ یا فتحہ سے پڑھا جائے، تو اس میں تانیث کے الف کو ضرور حاصل کر لے، یعنی تانیث کا الف فِعْلٰى اور فُعَالٰى ان پانچ اوزان میں آخر میں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَمْزَةُ مبتداء۔ مِنْهُمْ حال ضمیر قراء کیلئے ہے۔ وَالْكِسَائِيُّ مبتداء پر عطف ہے۔ اَمَا لا خبر، ذَوَاتِ الْيَاء اس کا مفعول ہے۔ تَاَ صَّلَا ضمیر، لِلْيَا۔

تَثْنِيَةُ مبتداء۔ تَكْشِفُهَا اس کی خبر ضمیر بارز ذوات الیاء کیلئے ہے۔ اِنْ رَدَدْتَ شرط۔ صَادَفْتَ جزاء۔ مَنْهَلًا مَفْعُوْلُ الْجَزَاء۔ اَلْاَمْثِلَه ظرف کی بناء پر منصوب المحل ہیں۔ اَیْ نحووَفِيْ اَلِفِ متعلق مَيَّلَا سے، الف تثنیہ حمزہ وکسائی کیلئے۔ وَفِي الْكُلِّ اس سے بدل۔ فَفِيْهَا کی ضمیر فَعْلٰى کیلئے۔ اور وُجُوْدُهَا کی ضمیر الالف التانيث کیلئے۔ وُجُوْدُهَا مبتداء۔ فيها خبر۔ كَيْفَ جَرَتْ اس کا ظرف اِنْ ضُمَّ شرط۔ فحصّلَا جزاء۔

توضیح: امام حمزہ اور کسائی دونوں حضرات وقف و وصل میں یائی کلمات کے آخری الفات کا جو لام کلمہ میں ہوں امالہ محضہ کرتے ہیں، اس کی پانچ صورتیں ہیں، دو کو تو شعر نمبر ا میں بیان کیا ہے، اور باقی تین کو پانچ تا سات میں بیان فرمائیں گے، وہ دو صورتیں یہ ہیں۔

(۱) الف کلمہ کے آخر میں یعنی لام کلمہ میں ہو، اور تحقیقی طور پر یاء سے بدلا ہوا ہو، اسم میں جیسے اَلْهُدٰى اَلْهَوٰى ، الزِّنَا ، وَمَاْوٰهُ ، وَمَثْوٰيكُمْ ، اَدْنٰى ، اَزْكٰى ، اَلْاَعْلٰى ، اَلْاَتْقٰى۔ فعل میں، جیسے اَتٰى ، رَمٰى ، تَخْشٰى ، وَيَرْضٰى ، فَسَوّٰى ، اِبْتَلٰى ، اِسْتَعْلٰى ۔

اور اگر الف کلمہ کے آخر میں نہ ہو، یا یاء سے بدلا ہوا نہ ہو، تو امالہ نہیں ہوگا، جیسے وَسَارِبٌ ، نَآئِمٌ ، قَآئِمٌ۔

اور اگر تحقیقاً یاء سے بدلا ہوا نہ ہو، تو امالہ نہیں ہوگا، جیسے اَلْحَيٰوةَ ، وَمَنٰوةَ کہ یہ بعض کے قول پر یاء سے بدلا ہوا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کے واؤ سے، یعنی تحقیقاً یاء سے بدلا ہوا نہیں۔ اور اگر الف واؤ سے بدلا ہوا ہو، تو پھر بھی امالہ نہیں ہوگا، جیسے دَعَاهُ، عَصَاهُ الف کا یاء سے یا واؤ سے بدلا ہوا ہونا معلوم کرنا مشکل ہے، اس لئے دوسرے شعر میں وتثنیة الاسماء سے اس کا طریقہ بتا دیا، کہ اسم کا جب تثنیہ اور فعل کا واحد متکلم ماضی معروف بنایا جائے، تو اس میں یائی یاء اور واوی واؤ، الف کی جگہ آتا ہے، اگر یاء آجائے تو وہ یائی ہے، اور اس میں امالہ ہوگا، جیسے فَتٰی سے فَتَیَانُ، اَلْعَمٰی سے اَلْعَمَیَانُ، لہٰذا ان میں امالہ ہے، اور اَلصَّفَا شَفَا، سَنَا، عَصَا، اَبَا کا تثنیہ اَلصَّفَوَان، شَفَوَان، سَنَوَان، عَصَوَان، اَبَوَان آتا ہے، لہٰذا یہ واوی ہیں، ان میں امالہ نہیں ہوگا، اور افعال کی مثالیں، سَعٰی سے سَعَیْتُ، رَمٰی سے رَمَیْتُ، هَدٰی، هَدَیْتُ، اِشْتَرٰی سے اِشْتَرَیْتُ یہ یائی ہیں، ان میں امالہ ہوگا۔ اور عَفَا سے عَفَوْتُ، دَعَا سے دَعَوْتُ، دَنَا سے دَنَوْتُ، نَجَا سے نَجَوْتُ، زَکَا سے زَکَوْتُ یہ واوی ہیں، ان میں نہیں ہوگا۔

(۲) تانیث کے الف میں امالہ ہوگا، یہ وہ ہے، جو اصلی حروف میں سے نہیں ہوگا، بلکہ کلمہ کے چوتھے یا اس سے زائد حرف کی جگہ آتا ہو، اور جو حقیقی یا مجازی مؤنث پر دلالت کرتا ہو، ناظمؒ نے عام طلباء کی سہولت کے لئے اس کے پانچ اوزان بتا دیئے ہیں، ان میں سے جس کے بھی وزن پر کلمہ کے آخر والا الف تانیث کا ہے، (۱) فَعْلٰی (۲) فِعْلٰی (۳) فُعْلٰی (۴) فَعَالٰی (۵) فُعَالٰی جیسے (۱) دَعْوٰی، تَقْوٰی، قَتْلٰی (۲) اِحْدٰی سِیمَا، ضِیزٰی، ذِکْرٰی (۳) قُصْوٰی، اَلْقُرْبٰی اَلدُّنْیَا، اَلْعُلْیَا اَلْاُنْثٰی (۴) یَتْمٰی اَلْحَوَایَا، اَلنَّصٰرٰی (۵) کُسَالٰی، فُرٰدٰی، سُکٰرٰی، اُسٰرٰی، اور یَحْیٰ، عِیْسٰی مُوْسٰی کو بھی عجمی کلمات ہونے کے باوجود عربی استعمال میں انہیں اوزان پر سمجھا گیا، اس لئے اس میں بھی امالہ کرتے ہیں۔

نوٹ: افعال میں مصدر سے بھی اور فعل مضارع سے بھی یائی اور واوی کا پتہ چلتا ہے، رَمٰی یَرْمِیْ بَدَا یَبْدُوْ، اَلسَّقْیُ، اَلْعَفْوُ وغیرہ۔

(۲۹۵) وَفِي اسْمٍ فِي الْاِسْتِفْهَامِ اَنّٰى وَفِي مَتٰى ۵ مَعًا وَّ عَسٰى اَيْضًا اَمَالَا وَقُلْ بَلٰى

ترجمہ: اور استفہامی اسم اَنّٰی اور مَتٰی دونوں میں حمزہ وکسائی نے امالہ کیا ہے، اور دونوں نے فعل مقارب عَسٰی میں بھی امالہ کیا ہے، اور تو کہہ کہ انہوں نے حرف ایجاب بَلٰی میں بھی امالہ کیا ہے، یعنی چونکہ یہ کلمات مشتق نہیں ہیں، اَنّٰی اور مَتٰی اسماء استفہام ہیں، عَسٰی فعل مقارب، اور بَلٰی حرف ہے ان میں حمزہ، کسائی دونوں امالہ کرتے ہیں، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بطور خاص ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲۹۶) وَمَا رَسَمُوْا بِالْيَاءِ غَيْرَ لَدٰى وَمَا ۲ زَكٰى وَإِلٰى مِنْ بَعْدُ حَتّٰى وَقُلْ عَلٰى

ترجمہ: اور وہ الفاف جو بشکل یاء مرسوم ہوں، ان میں بھی دونوں کا امالہ ہے، سوائے لَدٰى اور مَا زَكٰى اور إِلٰى اور اس کے بعد حَتّٰى اور کہہ دے عَلٰى کو بھی (یعنی حمزہ و کسائی ان تمام کلمات کے الف میں امالہ کرتے ہیں، جو یاء کی شکل میں لکھے گئے ہوں، مگر اس ضابطہ سے صرف پانچ کلمے مستثنیٰ ہیں، ان میں إِلٰى حَتّٰى ، عَلٰى تو حروف ہیں، لَدٰى "سورۃ غافر" میں اکثر کے نزدیک یاء سے مرسوم ہے، البتہ لَدَا الْباب مرسوم بالالف ہے، اور مَا زَكٰى اگرچہ مرسوم بالیاء ہے، مگر یہ واوی ہے، اس لئے ان پانچ کلمات میں امالہ نہیں ہے)۔

(۲۹۷) وَكُلُّ ثُلاثِيٍّ يَزِيْدُ فَإِنَّهُ ۷ مُمَالٌ كَزَكّٰهَا وَأَنْجٰى مَعَ ابْتَلٰى

ترجمہ: اور وہ تمام ثلاثی (تین حرفی لفظ) جو مزید ہو جائے، وہ بھی امالہ سے پڑھا گیا ہے، اس کی مثال زَكّٰهَا ہے، اور أَنْجٰى کی طرح ہے، حالانکہ وہ ابْتَلٰى کے ساتھ ہے، (یعنی کوئی بھی سہ حرفی کلمہ علامت مضارع وغیرہ یا کسی زائد حرف کے مل جانے کی بناء پر حروف کے لحاظ سے مزید ہو جائے، اگرچہ باب کے اعتبار سے مجرد ہی رہے، تو اس کے الف میں بھی حمزہ ، کسائی دونوں امالہ کرتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيْ اِسْمٍ ظرف۔ فعل محذوف، یعنی اَمَا لَا ۔ فِي الْاِسْتِفْهَامِ ، مُسْتَعْمَلَ سے متعلق ہوکر اِسْمٍ کی اور اَنّٰى ، اسمٍ سے بدل۔ البعض صفت۔ معًا حال۔ عَسٰى ، اَمَالَا مقدر کا مفعول ہے۔ بَلٰى بتقدیر بَلٰى كَذٰلِكَ ہے، اور جملہ قُلْ کا مقولہ ہے۔ بِالْيَاءِ ، رَسَمُوْا سے متعلق ہے، اور رَسَمُوْا کا عطف بَلٰى پر ہے۔ غَيْرَ کا نصب مفعول سے مستثنیٰ کی بناء پر ہے۔ مِنْ بَعْدُ ای وَإِلٰى کائنًا من بعد لَدٰى وَمَا زَكٰى فَاِنَّهٗ کی فاء سببیہ كُلٌّ کے لئے ہے۔ مع ابتلٰى حال۔ وَكُلٌّ مبتدا۔ فانهٗ ممال خبر۔

توضیح: شعر نمبر ۱ و ۲ میں ذوات الیاء کے الفات اور تانیث کے الف میں حمزہ و کسائی کا امالہ بیان کیا اب شعر نمبر ۵ میں استفہام کے اَنّٰى اور مَتٰى اور عَسٰى وَبَلٰى ان چار کلمات میں حمزہ و کسائی کا امالہ بیان کیا ہے، اَنّٰى استفہامیہ کے بعد شَلَيْتُهٗ کے پانچ حروف میں سے کوئی آتا ہے، جیسے اَنّٰى شِئْتُمْ ، اَنّٰى لَكَ وغیرہ، استفہام کی قید سے اَنَّا نَاتِي الْاَرْضَ نکل گیا، کہ یہ مشبہ بالفعل اپنے اسم کے ساتھ ہے، جبکہ شعر نمبر ۶ میں ان تمام کلمات کے الفات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے امالہ کو بیان کیا، جو قرآنوں میں بصورت یاء مرسوم ہیں، اسم میں ہوں یا فعل میں، یا زائدہ ہوں، مثالیں یٰوَیْلَتٰی ، یٰحَسْرَتٰی ، یٰاَسَفٰی ، اور وَقٰی ، جَزٰی ، لَقّٰی ، نَجّٰنَا مگر اس قاعدہ سے یہ پانچ کلمات مستثنیٰ ہیں۔ (۱) مَا زَکٰی "نور ۳" (۲) اِلٰی جارہ ہر جگہ (۳) لَدٰی "یوسف ۳۔ غافر ۲" (۴) حَتّٰی (۵) عَلٰی باوجود بصورت یاء مرسوم ہونے کے کسی کے نزدیک امالہ نہیں۔

شعر نمبر ۷ میں ان تمام کلمات کے آخری الفات میں امالہ کو بیان فرمایا جو تین حرفی سے کسی زائد حرف یا علامت مضارع کی وجہ سے مزید یعنی تین سے زیادہ حروف والے ہو جائیں، اور اصلاً واوی ہوں، عام ہے، کہ ثلاثی مجرد ہی رہیں، یا ثلاثی مزید کے کسی باب میں شامل ہو جائیں تو حمزہ و کسائی ان الفات میں بھی امالہ محضہ کرتے ہیں، جیسے تَلَا سے یُتْلٰی ، دَعَا سے یُدْعٰی ، زَکٰی سے زَکّٰهَا ، اور نَجَا سے اَنْجَانَا ، اور بَلَا سے اِبْتَلٰی ، اور جیسے تَجَلّٰی ، اِعْتَدٰی ، اِسْتَعْلٰی ، اور اَفْعَلُ کے وزن والے اسم بھی، جیسے اَرْبٰی ، اَزْکٰی ، اَعْلٰی اس لئے کہ حروف کی زیادتی کی وجہ سے یہ واوی کلمات بھی یائی بن جاتے ہیں، اس لئے ان میں ماضی متکلم اور اسموں کے تثنیہ میں یاء آجاتی ہے، جیسے اِعْتَدٰی سے اِعْتَدَیْتُ ، اَرْبٰی سے اَرْبَیَانِ ، کہ عَدٰی اور رَبٰی میں یاء نہیں تھی، مگر یائی کی طرح مزید کی وجہ سے ہو گئے ہیں۔

نوٹ: یاء سے بدلے ہوئے الف، لام کلمہ بھی ہوتے ہیں، اور عین کلمہ بھی، جیسے وَسَارَ ، بَاعَ ، مگر عین کلمہ میں سوائے دس کلمات کے جو شعر ۲۸ ، ۳۰ میں آئیں گے، باقی جگہوں میں امالہ نہیں ہوتا، البتہ لام کلمہ کے الفات میں ہر جگہ امالہ ہے، نظم سے اس فرق کا پتہ نہیں چلتا پس یہ یاد رہے، کہ ذوات الیاء کے الفات سے لام کلمہ کے آخری الفات مراد ہیں۔

کسائی کے امالہ کے مخصوص سولہ کلمات

(۲۹۸) وَلٰکِنَّ اَحْیَا عَنْهُمَا بَعْدَ وَاوِهٖ ۸ وَفِیْ مَا سِوَاهُ لِلْکِسَائِیِّ مُیِّلَا

ترجمہ: اور اَحْیَا میں ان دونوں حمزہ و کسائی سے امالہ مروی ہے، بشرطیکہ بعد واؤ (وَاَحْیَا) کے ہو (اَمَاتَ وَ اَحْیٰ) اور اس کے ماسوا میں صرف کسائی کیلئے امالہ کیا گیا ہے (جیسے فَاَحْیٰکُمْ ، اَلَّذِیْٓ اَحْیَانَا اسکے بعد صرف ان کلمات کا بیان ہے، جس میں کسائی منفرد ہیں، امام حمزہ کیلئے ان میں امالہ نہیں)۔

(۲۹۹) وَرُؤْیَایَ وَالرُّؤْیَا وَمَرْضَاتِ کَیْفَ مَا ۹ اَتٰی وَخَطَایَا مِثْلُهٗ مُتَقَبَّلَا

ترجمہ: اور (۱) رُؤْیَایَ (۲) اَلرُّؤْیَا (۳) اور مَرْضَات جس طرح بھی آئے، اور (۴) خَطَایَا بھی اسی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل یعنی جس طرح بھی آئے قبول کیا ہوا ہے، یعنی مَرضَاتَ کی تاء پرزبر ہو، جیسے مَرضَاتَ اَزوَاجِكَ ، یا زیر ہو، مَرضَاتِ اللّٰهِ ، یا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو، یا ضمیر کی طرف جیسے مَرضَاتِيْ اور خَطَايَا بھی اسی طرح جیسے خَطَايَانَا ، خَطَايَاكُمْ ، خَطَايَاهُمْ پس ان میں بھی صرف کسائی ہی کا امالہ ہے۔

(۳۰۰) وَمَحْيَاهُمْ اَيْضًا وَّ حَقَّ تُقَاتِهِ　۱۰　وَفِيْ قَدْ هَدَانِيْ لَيْسَ اَمْرُكَ مُشْكِلَا

ترجمہ: اور (۵) مَحْيَاهُمْ (جاثیہ۲) اور (۶) حَقَّ تُقَاتِهِ (آل عمران۱۱) امالہ بھی انہی کیلئے ہے۔ اور قَدْهَدَانِيْ (انعام۹) میں (بھی امالہ انہیں کیلئے ہے) تیرا معاملہ تجھے دشواری میں ڈالنے والا نہیں (بصریؒ فرماتے ہیں، یعنی جو کلمات رموز بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان کو رموز نہ بنا، اور ان کلمات کا امالہ خالص کسائی ہی کیلئے قرار دینا، تجھے کسی مشکل میں ڈالنے والا نہیں، کہ تجھ پر کوئی اعتراض کرے، قَدْ هَدَانِيْ کی قید سے انني هداني (انعام۲۰) هَدَانِيْ لَكُنْتُ (زمر۶) نکل گئے، ان میں حمزہ کسائی دونوں کا امالہ ہے)۔

(۳۰۱) وَفِي الْكَهْفِ اَنْسَانِيْ وَمِنْ قَبْلُ جَآءَ مَنْ　۱۱　عَصَانِيْ وَاَوْصَانِيْ بِمَرْيَمَ يُجْتَلٰى

ترجمہ: اور سورۃ کہف۹ میں وَمَا اَنْسَنِيْهِ (کا امالہ بھی کسائی کیلئے ہے) اور اس سے پہلے وَمَنْ عَصَانِيْ (ابراھیم۶) کا (امالہ بھی انہیں کیلئے) آیا ہے، اور (مریم۲) میں (۱۱) وَاَوْصَانِيْ (کا امالہ بھی انہیں کیلئے) کتابوں میں دیکھا جاتا ہے۔

(۳۰۲) وَفِيْهَا وَفِيْ طٰسِيْنَ اٰتَانِيَ الَّذِيْ　۱۲　اَذَعْتُ بِهٖ حَتّٰى تَضَوَّعَ مَنْدَلَا

ترجمہ: اور اسی (سورۃ مریم۲) میں (۱۲) اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ اور طسٓ (نمل۳) میں اٰتٰنِيَ اللّٰهُ (میں انہیں کسائی کا امالہ ہے) میں نے اس کو اتنا مشہور کر دیا ہے کہ وہ عود ہندی (خوشبو) کے اعتبار سے مہک گیا ہے۔

نوٹ: اٰتٰنِيْ رَحْمَةً اور اٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً (هود) میں حمزہ و کسائی دونوں کا امالہ ہے۔

(۳۰۳) وَحَرْفُ تَلَاهَا مَعْ طَحٰهَا وَفِيْ سَجٰى　۱۳　وَحَرْفُ دَحٰهَا وَهْيَ بِالْوَاوِ تُبْتَلَا

ترجمہ: اور (۱۴) لفظ تَلَاهَا اور (۱۵) طَحٰهَا (والشمس) اور (۱۶) سَجٰى میں جو سورۃ والضحی میں ہے، اور لفظ دَحٰهَا (نازعات) میں صرف کسائی نے امالہ کیا ہے، حالانکہ یہ مذکور چار لفظ واؤ کے ساتھ آزمائے گئے ہیں، یعنی ان کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہے، نتیجہ یہ کہ ان سولہ لفظوں میں صرف کسائی کا امالہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربیۃ﴾

شعر نمبر ۸ اَحْیَا اسم۔ لکن عنهما حال۔ ضمیر تثنیہ حمزہ و کسائی کیلئے۔ بعد واوہٖ خبر، ای مَمَال بعدہٖ ۔ اور فِیْمَا مَیَّلَا سے متعلق ہے۔

شعر نمبر ۹: وَرُؤْیَایَ معطوف، فی کے مجرور پر۔ کیف ظرف ہے، مَیَّلَا کا۔ مثلہٗ کی ضمیر مرضات کو راجع ہے۔ متقبّلا حال۔

شعر نمبر ۱۰: مَحْیَا اوراس کے بعد کا عطف رُؤْیَایَ پر ہے۔

شعر نمبر ۱۱: اَنْسَانِیْ عطف علی المذکورات۔ وَمَنْ قَبْلَ اَیْ قَبْلَ الْکَهْفِ ۔ بِمَرْیَمَ کی باء بمعنیٰ فی ہے۔ یجتلا حال۔ اَلْاِذَاعۃ، الانشاء ۔

شعر نمبر ۱۲: فیها کی ضمیر مریم کیلئے، جو فعل محذوف کا مفعول ہے، جو خُذْ ہے۔ تَضَوَّعَ مضارع کی ایک تاء حذف، ای حَتّٰی تَضَوَّعَ طَیِّبَۃٌ حَالَ کَوْنِہٖ مَنْدَلاً۔

شعر نمبر ۱۳: تُبْتَلَا ای تُخْتَبَرُ ،وَهِیَ ،رَاجِعٌ اِلَی الْکَلِمَاتِ الْاَرْبَعِ۔

پانچ واوی کلمات میں حمزہ وکسائی کا امالہ

(۳۰۴) وَاَمَّا ضُحٰهَا وَالضُّحٰی وَالرِّبٰوا مَعَ الـ ـعُلٰی فَاَمَالَا هَا وَبِالْوَاوِ تُخْتَلَا

ترجمہ: اور رہا (واوی کلمات میں سے) ضُحٰهَا (شمس، نازعات) اور وَالضُّحٰی اور اَلرِّبٰو جہاں بھی آئے (اور اَلْعُلٰی) حالانکہ یہ اَلْقُوٰی (نجم) کے ساتھ ہیں، ان کے الفات کا حمزہ و کسائی دونوں نے امالہ کیا ہے، حالانکہ یہ واو کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں (یعنی ان میں بھی واو الف سے بدلا ہوا ہے، اَلرِّبٰا میں مِن رِّبًا (روم) بھی شامل ہے، مگر امالہ وقفاً ہوگا۔ اَلْعُلٰی ، عُلُوٌّ سے عُلْیَا کی جمع ہے، واو ، یاء سے بدل کر گویا یائی ہوگیا ہے، اس لئے ناظمؒ نے اس کو بیان نہیں کیا)۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

تُخْتَلَا ای تُجْتَنٰی چنے گئے۔ وَبِالواو تُخْتَلَا جملہ مستانفہ، یا اَمَا لَا هَا کی هاء سے حال ہے۔

نوٹ: ثلاثی کے واوی کلمات میں سے چار کلمات شعر نمبر ۱۳ اور چار شعر نمبر ۱۴ والے (۱) تَلٰهَا (۲) طَحٰهَا (۳) سَجٰی (۴) دَحٰهَا (۵) ضُحٰهَا (۶) اَلرِّبٰا (۷) والضُّحٰی (۸) اَلْقُوٰی اور دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضُحٰی اور اَلْعُلٰی کل دس کلمات کے علاوہ باقی ہر جگہ ثلاثی واوی الفات میں بالاتفاق فتح ہے، اور علامہ متولیؒ نے مندرجہ ذیل اشعار میں ان کو جمع کیا ہے، جو کل چودہ ہیں، اور ان میں کوئی بھی امالہ نہیں کرتا۔

عَصَــاهُ شَـفَــا اِنَّ الـصَّـفَـا وَاَبَـا اَحَدٍ	سَنَـا مَـا زَكٰـى مِـنْـكُـمُ خَلَا وَعَلٰـى وَرَدُ
عَـفَـا وَ نَـجَـا قُـلْ مع بَدَا وَ دَنَـا دَعَـا	جَـمِـيـعًـا بِـواوٍ لَا مُـمَـالُ لَـدٰى اَحَـد

صرف دوریؒ علی کے امالہ والے پانچ کلمات

(۳۰۵) وَرُؤْيَـاكَ مَـعْ مَثْـوَاىَ عَـنْـهُ لِحَـفْـصِـهِـمْ ۱۵ وَمَحْيَـاىَ مِشْكٰوةٍ هُدَاىَ قَـدِ انْـجَلَا

ترجمہ: اور رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (یوسف۵) میں ساتھ ہی اَحْسَنَ مَثْوَاىَ (یوسف۲۳) میں امالہ کسائی سے روایت کرتے ہوئے ان کے حفص دوری کسائی کیلئے، اور مَحْيَاىَ (انعام۱۶۲) اور كَمِشْكٰوةٍ (نور۳۵) اور فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ (بقرہ۳۸) اور فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ (طٰہٰ) میں (صرف دوری کسائی) کیلئے امالہ مشہور ہوا ہے (یعنی ان مخصوص پانچ کلمات میں صرف دوری کسائی کا امالہ ہے۔ اَلرُّؤْيَا ، رُؤْيَاىَ ، میں پورے کسائی۔ مَثْوَايَهُ ، مَثْوَايكُمْ ، مَثْوَايهُمْ میں حمزہ وکسائی اور فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ، هُدٰهَا اور اَلْهُدٰى میں دونوں کا امالہ ہے، لہٰذا کلمات کے فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَدِ انْجَلٰى متانفہ ہے، بمعنی الوضوح خوب واضح ظاہر ہونا۔ حَفْصِهِمْ کی ضمیر قراٗ کیلئے۔ اور عَنْهُ کی کسائی کیلئے ہے، اَیْ اَمَالَ حفص الدوری عن الکسائی ۔

گیارہ سورتوں کی آیات کے آخری الفاف میں حمزہ وکسائی کا امالہ

(۳۰۶) وَمِـمَّـا اَمَـالَاهُ اَوَاخِـرُ اٰيِ مَـا ۱۶ بِـطٰـهٰ وَاٰيِ الـنَّـجْـمِ كَـيْ تَـتَـعْـدَّلَا

ترجمہ: اور ان جگہوں میں سے کہ جن میں حمزہ وکسائی نے امالہ کیا ہے، ان آیات کے اواخر میں جو طٰـهٰ اور نجم کی آیات میں ہیں، تاکہ تمام سورتوں کی آیات کے اواخر یکساں ہو جائیں (یعنی ان سورتوں کی آیات کے آخری الفات میں امالہ کی غرض فواصل کی یکسانی ہے، اس لئے ان میں یائی یا واوی کا فرق نہیں کیا جاتا تا دونوں کے الفات میں امالہ ہوتا ہے)۔

(۳۰۷) وَفِي الشَّـمْـسِ وَالْاَعْـلٰى وَفِي الـلَّـيْـلِ وَالـضُّـحٰى ۱۷ وَفِي اقْرَاْ وَفِيْ وَالنّٰزِعَاتِ تَمَيَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: اور اَلشَّمسِ ، اَلْاَ عْلٰی ، اَللَّیلِ ، اَلضُّحٰی ، اور اِقْرَأْ اور نـازِعَات کی اواخر آیات میں بھی امالہ ہوا ہے۔

(۳۰۸) وَمِـنْ تَـحْتِهَـا ثُـمَّ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ فِي الْـ　　۱۸　　مَـعَـارِجِ يَـا مِنْهَـالُ اَفْـلَحْـتَ مُـنْهِلَا

ترجمه: اوراس نازعات کے نیچےوالی عبس میں اور قِيٰـمَـةِ میں اور معارج میں بھی اواخر آیات کے الفات میں امالہ ہوا ہے، اے کریم تو فلاح کو پہنچا، مِـنْهَالُ اونٹ کو بار بار پانی کے گھاٹ پر لانے والا یعنی طلباء کو بہت مستفید کرنے والا۔ مَنْهَلٌ پانی کا گھاٹ، دریا کا کنارہ جہاں سے پانی بھرتے ہیں۔

﴿النحو والعربيه﴾

اَلْآيِ ، اٰيَةٌ ، کی جمع ہے۔ اَلتَّـعَـدُّلُ ، اَلْاِسْتِقَامَه برابری۔ اَلْـمَـنْهَلُ ، اَلْمَوْرَدُ. اَمَالَاهُ تثنیہ، حمزہ وکسائی کیلئے ہے۔ مَا کا عائد ضمیر منصوب ہے۔ اَواخر آخر کی جمع ہے، جو اَلِفَاتٌ مقدر کی صفت ہے مرکب توصیفی مبتداء مقدم ہے۔ بِطٰهٰ ، مَا کا صلہ ہے۔ باء بمعنی فی اٰيِ النجم ، اَيِ مَا پر معطوف ہے عبارت کی تقدیریوں ہے، وَمِنَ الْاَلِفَاتِ الْمُمَالَةِ لِحَمْزَةَ وَالْكِسَائِيِّ اَلِفَاتٌ اَوَاخِرُ فَوَاصِلِ اٰيِ الْقُرْاٰنِ المذكور فی طٰهٰ وَاَوَاخِرُ اٰيِ النَّجْمِ۔

شعرنمبر ۱۷ ۔ ۱۸ وَفِی الشمس معطوف ہے، بِطٰهٰ پر۔ اَیْ اَمَـا لَا فی طٰـهٰ وَفی الشمس وَمَا بعْدهَا۔ تَمَيَّلَا مستانفہ ہے۔ مِنْ تَحْتِهَا ، كَائِنَة سے متعلق ہے، اور فی سورة عبس مقدر کی صفت ہے۔ ثُمَّ القيامه فی مقدر اَیْ ثُمَّ فی القيامه۔

يَامِنْهَالُ ، كثير العطاء ، كريم ، بمعنی اَيُّهَاالْعَالِمُ الْكَرِيْمُ ، اَلْكَثِيْرَ النَّفْعَ قَدْحَمِلْتَ وَاَفْلَحْتَ حَالَ كَوْنِكَ جَوَّادًا بِعِلْمِكَ فَيَّاضًا لَهُ ۔ (شعلہ)

توضیح: ان گیارہ سورتوں کی رؤس آیات کے الفات میں حمزہ وکسائی دونوں کا امالہ ہے، اور آیتوں کے درمیان والے الفات کو ان کے اصول کے مطابق دیکھا جائے گا، اگر امالہ کا قاعدہ ہوگا، تو امالہ کیا جائے گا، ورنہ نہیں، رؤس آیات کے الفات میں امالہ کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱) وہ الفات جو تحقیقاً یا تقدیراً ان سورتوں کے آخر میں ہوں، واوی ہوں یا یائی، اصلی ہوں خواہ زائد، اسم میں ہوں، یا فعل میں (۲) وہ الفات جو تنوین سے بدلے ہوئے نہ ہوں۔ (۳) حمزہ کے لئے امالہ سے مستثنی بھی نہ ہوں۔ اگر تانیث کی ھاء ہو، تو صرف کسائی امالہ کرتے ہیں، جیسے نَـاظِـرَةٌ ، لَـعِبْرَةً۔ تحقیقاً یعنی الف کلمہ کے بالکل آخر میں ہو، اس کے بعد ھاء نہ

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

ہو،جیسے هُـدٰی ، اَحْـوٰی ۔ تقدیراً سے مراد ہے،کہ الف رَوِیٌ کے مقابلہ میں ہو،اوراس کے بعدھاء بھی ہو،جیسے بَـنٰـیهَـا ، فَسَوّٰهَا ۔ مستثنیٰ نہ ہو،کی شرط سے شعرنمبر۱۳کے چاروں کلمات نکل گئے ،الف تنوین سے بدلا ہوگا،تو امالہ نہ ہوگا،جیسے صَـفًـا ، اَمْنًـا ۔ البتہ اسم مقصور پراگرتنوین ہو،تو وقفاً امالہ ہوگا،اسے شعر۲۷ ۔ ۲۸ میں بیان فرمائیں گے، جیسے هُدًی ، مُصَفًّی ۔

فائدہ: سورة الاعلٰی ، وَالشمس اور وَالـلّيل ، ان تین سورتوں کے تمام فواصل میں امالہ ہے سوائے فَـعَـقَرُوْهَا کہ اس میں الف نہیں،اس لئے امالہ نہیں،اور باقی سورتوں کے صرف انہی الفات میں ہے جو امالہ کی قواعد کی رو سے صلاحیت رکھتے ہیں۔

نوٹ: ان سورتوں کی رؤس آیات کے الفات میں جو امالہ ہوتا ہے،حمزہ وکسائی کی جملہ شرائط امالہ ان میں پائی جاتی ہیں ،ان کے لئے ان سورتوں کے بیان کی کوئی حاجت نہیں تھی،البتہ ورش اورابوعمروبصری ان سورتوں کی رؤس الفات اور باقی یائی کلمات میں فرق کرتے ہیں۔

حمزہ وکسائي کے ساتھ دوسرے قرأ کے امالہ والے کلمات

(۳۰۹) رَمٰـی (صُـحْبَةٌ) اَعْـمٰـی فِي الْاِسْـرَآءِ ثَـانِيًـا ۱۹ سِوًی وَسُـدًی فِـی الْـوَقْفِ عَـنْهُـمْ تَسَبَّلَا

ترجمہ: اورصحبہ(حمزہ ، کسائی ، شعبہ)نے امالہ کیا ہے، رَمٰی (انفال۲)اور اَعْمٰی (اسراء۸) (کے الف کا حالانکہ یہ(اس سورت کا)دوسرا اَعْـمٰـی ہے،اورصرف وقف میں سُوًی(طٰہٰ۳)اور سُدًی (قیمۃ۲)کا امالہ بھی انہیں حضرات سے مقید ہوا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

رَمٰی مفعول۔ صُحْبَةٌ فاعل۔ اَی اَمَالَ ،صُحْبَةٌ رَمٰی ۔ اَعْمٰی ۔ اورمعطوف علیہ محل ابتداء میں ہے۔ تَسَبَّلَا اس کی خبر ہے۔ ثانیًا ، اسراء سے حال ہے۔

(۳۱۰) وَرَاءُ تَـرَآءٰ فِــــازَ فِـیْ شُـعَـرَائِـهٖ ۲۰ وَاَعْـمٰـی فِـی الْاِسْـرَا حُـــکْـمُ صُحْبَةٍ اَوَّلَا

ترجمہ: اور(حمزہ کیلئے) تَرَآءٰ کی راء اپنی سورۃ شعراء میں(امالہ کے ساتھ) کامیاب ہوگئی ہے،اور (بصری ، شعبہ ، حمزہ ، کسائی) کیلئے(اسراء)میں اَعْـمٰـی کا امالہ،حالانکہ وہ اس سورت کا پہلا ہے،ایک جماعت کا حکم کیا ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربيه﴾

رَاءُ مبتداء۔ فَازَ اس کی خبر۔ اَیْ فَازَ بِالْاِمَالَةِ ۔ اور اَعْمٰی مبتداء۔ حُكْمُ خبر۔ اَوَّلًا حال۔ ہمزہ رمز نہیں، اس لئے کہ یہ اَعْمٰی کا مقام بتانے کیلئے ہے، یعنی قرأۃ کے بیان کا تتمہ ہے، اور رموز قرأۃ کے بعد آتی ہیں۔

توضیح: شعر ۱۹ کے چاروں کلمات یائی ہیں، نیز یہ یاء سے مرسوم بھی ہیں۔ ان میں امام حمزہ ، کسائی کے ساتھ ابوبکر شعبہ بھی امالہ کرتے ہیں، البتہ سُوًی اور سُدًی میں صرف وقفاً ہی امالہ ہوگا۔

شعر ۲۰: یعنی تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ (شعراء۴) کی راء اور اس کے بعد والے الف میں وقف و وصل میں، اور ہمزہ اور اس کے بعد والے الف میں صرف وقفاً، امام حمزہ امالہ کرتے ہیں، اور کسائی صرف وقفاً ہمزہ اور اس کے بعد والے الف کا امالہ کرتے ہیں، وصلاً نہیں کرتے نیز راء کے بعد والے الف کا امالہ بھی نہیں کرتے ، اور وصلاً راء اور ہمزہ دونوں کا فتح پڑھتے ہیں، اور ورش کیلئے وقفاً ہمزہ کے بعد والے الف میں فتح اور بین بین دونوں ہیں، اور (بنی اسرآئیل ۸) کے پہلے اَعْمٰی میں بصری ، شعبہ ، حمزہ ، کسائی امالہ محضہ کرتے ہیں، حمزہ، کسائی ، شعبہ کا تو دونوں اَعْمٰی میں امالہ اور بصری کا صرف پہلے میں امالہ دوسرے میں فتح، اور ورش کی دونوں میں فتح اور تقلیل ہے۔

نوٹ: تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ کی قید سے فَلَمَّا تَرَآءَتْ (انفال ۶) والا نکل گیا، اس میں امالہ نہیں۔

(۳۱۱) وَمَا بَعْدَ رَاءٍ شَـــاعَ حُـــكْمًـا وَّ حَفْصُهُمْ ۲۱ يُوَالِيْ بِمَجْرٖهَا وَفِيْ هُوْدَ اُنْزِلَا

ترجمه: اور (ذوات الیاء کا) جو الف راء کے بعد ہو، وہ (یعنی اس کا امالہ حمزہ ،کسائی، بصری کیلئے) حکم کے اعتبار سے مشہور ہوگیا ہے، اور مَجْرٖهَا کے امالہ میں قرائیں کے حفص موافقت کرتے ہیں، اور یہ مَجْرٖهَا (ھود۴) میں نازل کیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

يُوَالِيْ اَيْ يتابِعُ ، مَابَعْدَ مبتداء۔ شَاعَ خبر۔ حُكْمًا تمیز۔ وَحَفْصُهُمْ يُوَالِيْ مبتداء۔ بمجريها باء بمعنی فی ہے۔ اور اُنْزِلَ کی ضمیر جو مجراہا کیلئے ہے، خبر۔

توضیح: یائی کلمات کا الف جب راء کے بعد ہو، تو حمزہ ، کسائی کے ساتھ ابوعمرو بصری بھی امالہ محضہ کرتے ہیں، اس کی مثالیں افعال میں جیسے فَارَهُ ، اِشْتَرٰی ، اَرٰی ، يَرٰی ، يُفْتَرٰی ، يَتَمَارٰی اور اسماء میں یا تانیث میں جیسے بُشْرٰی ، ذِكْرٰی ، اُسْرٰی ، اَلنَّصٰرٰی ، سُكٰرٰی ، لام کلمہ میں جیسے اَلْقُرٰی ، الثَّرٰی ، اور مَجْرٖيهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ھود) میں حفص نے بھی جمعاً بین اللغتین کے قبیل سے امالہ کیا ہے، اور شعر میں حفص سے مراد عاصم کے راوی ہی ہیں، اس لئے کہ انکو بلا قید لائے ہیں، نیز حفص دوری، ابوعمر، اور کسائی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

نوٹ: تَوْرٰاۃ کے امالہ کی تفصیل (آل عمران ۱) میں آرہی ہے، یٰبُشْرٰیَ (یوسف ۲) میں فتح، محضہ اور تقلیل تینوں ہیں، تَتْرٰی (مومنون ۳) حمزہ، کسائی تنوین نہیں پڑھتے، لہٰذا وقفاً وصلاً ان کے لئے صرف امالہ ہے، ان کی قرأۃ پر الف تانیث کا ہے، جیسے دَعْوٰی، مُوْسٰی وغیرہ، ورش بھی تقلیل ہی کرتے ہیں، اور بصری چونکہ تَتْرًا تنوین سے پڑھتے ہیں، اس لئے ذِكْرًا سِتْرًا، عِوَجًا وغیرہ کی طرح ان کے لئے وصلاً ووقفاً صرف فتح ہے، اور سیبویہ وغیرہ ایک جماعت اس میں الف الحاق کی وجہ سے امالہ کی قائل ہے، علامہ دانی ؒ نے کتاب الامالہ کے علاوہ دوسری کتب میں بھی اس کو بیان کیا ہے، لیکن ان کی عبارت اس میں مضطرب ہے، محقق ؒ کا میلان بھی فتح کی طرف ہے، فرماتے ہیں، اکثر آئمہ کی عبارتوں سے فتح ہی نکلتا ہے، گوکہ الف الحاق کا ہو، مگر یہ بشکل الف مرسوم ہے، اور بصری جن الفات میں امالہ کرتے ہیں، ان میں یہ شرط ہے کہ بشکل یاء مرسوم ہوں۔ حاصل یہ کہ تَتْرًا میں وقفاً بصری کیلئے دو وجہیں فتح اور محضہ ہیں، اور فتح قوی تر ہے، وَالْحَاصِلُ اَنَّ لِلْبَصْرِيِّ فِيْ تَتْرًا اِذَا وَقَفَ وَجْهَيْنِ الْفَتْحُ وَالْاِمَالَهُ وَالْفَتْحُ اَقْوٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(۳۱۲) نَاٰى شَرْعُ يُمْنٍ بِاخْتِلَافٍ وَّ شُعْبَةٌ ۲۲ فِي الْاِسْرَا وَهُمْ وَالنُّوْنُ ضَوْءُ سَنًا تَلَا

ترجمه: نَـا ہمزہ کا امالہ (فصلت ۶ میں حمزہ، کسائی کیلئے بلا خلاف اور سوسی کیلئے) خلاف کے ساتھ مبارک طریق ہے، اور (اسراء ۹) میں شعبہ اور وہ تینوں (حمزہ، کسائی بلا خلاف اور سوسی خلاف کے ساتھ امالہ کرتے ہیں) اور خلف اور کسائی کے دونوں راویوں کیلئے (اسراء) اور (فصلت) کے نَـاى کے نون کا امالہ بھی چمکدار روشنی ہے، اس نون کے امالہ نے ہمزہ کے امالہ کی پیروی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

نَـا بتقدیر اِضجاعُ هَمْزَةِ نَا۔ باختلاف باء اسی مصدر مقدر کیلئے۔ اَلشَّرْعُ، اَلْمَوْرَدُ۔ اَلْيُمْنُ، اَلْبَرَكَةُ، شَرْعُ يُمْنٍ۔ اصل میں شَرْعٌ مَيْمُوْنٌ تھا۔ وَشعبةٌ وَّ هُمْ مبتداء۔ اور اس کی خبر مقدر، اَیْ اِمَالَةُ نَا لَهُمْ شَرْعُ يُمْنٍ۔ ضَوْءُ سَنًا مرفوع۔ وَالنُّوْنُ کی خبر ہے، اور تَلَا مستانفہ ہے۔

توضيح: یعنی وَنَا بِجَانِبِه (اسراء ۹) اور (فصلت ۶) میں دو طرح کے اختلافات ہیں، ایک ہمزہ کے بعد الف کا امالہ اور دوسرا اس امالہ کی وجہ سے نون کا امالہ چنانچہ خلف اور کسائی تو دونوں کا امالہ دونوں جگہ بلا خلاف کرتے ہیں، اور شعبہ صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ کا (اسراء) میں بلا خلاف امالہ اور (فصلت) میں نون وہمزہ دونوں کا فتح، اور سوسی کیلئے دونوں جگہ صرف ہمزہ کا فتح اور امالہ خلاد کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا امالہ نون کا فتح اور باقی قراء صرف فتح دونوں جگہ نون وہمزہ دونوں ہیں۔

نوٹ: گو کہ ناظمؒ نے سوسی کیلئے امالہ بیان فرمایا ہے، مگر عملاً صرف فتح ہی پڑھا جاتا ہے، اور ورش کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا فتح اور تقلیل، اور ابن ذکوان دونوں جگہ وَنَآءَ پڑھتے ہیں، جو (اسراء ۱۰) میں آئے گا۔

(۳۱۳) اِنَـاهُ لَــهُ شَــافٍ وَقُلْ اَوْكِلَاهُمَـا ۲۳ شَــفَى وَلِكَسْـرٍ اَوْ لِيَـاءٍ تَمَيَّلَا

ترجمہ: اِنَاهُ میں لَهٗ شاف کے مرموزین (ھشام، حمزہ، کسائی) کا امالہ ہے، اور تو کہہ، کہ اَوْكِلَاهُمَا میں شفا (کے مرموزین حمزہ، کسائی) کا امالہ ہے، اور ان میں کسرہ یا یاء کی وجہ سے امالہ ہوا ہے، یعنی اِنَـاهُ کے امالہ میں حمزہ، کسائی کے ساتھ ہشام بھی شریک ہیں، اور یہ یائی ہے۔ اور كِلَاهُمَا کے امالہ کی وجہ کاف کا کسرہ یا اس کا بھی یائی ہونا ہے، الگ بیان کرنے کی وجہ بعض کے نزدیک اس کا واوی ہونا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اِنَاهُ مبتداء۔ لَهٗ شَافٍ خبر۔ اَیْ لِاِمَالَتِهٖ دَلِیْلٌ شَافٍ۔ اور اَوْكِلَاهُمَا مبتداء۔ شفَا اس کی خبر۔ تَمَيَّلَا کی ضمیر مفرد راجع اِلٰی کلا۔

ورش کیلئے امالہ بین بین

(۳۱۴) وَذُو الرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ وَفِي اَرٰى ۲۴ كَهُمْ وَذَوَاتِ الْيَـا لَـهُ الْخُلْفُ جُمِّلَا

ترجمہ: اور (یائی کلمات کا) راء والا الف جو ہے، ورش نے اس کو امالہ بین بین سے پڑھا ہے، اور اَرٰاكَهُمْ (انفال ۵) میں اور غیر رائی ذوات الیاء میں ورش کیلئے خلف خوبصورت بنادیا گیا ہے، یعنی ورش رائی کلمات کے الفات میں تو تقلیل کرتے ہیں، مگر ایک کلمہ اَرٰاكَهُمْ (انفال ۵) میں اور یائی کلمات میں جو رؤس آیات گیارہ سورتوں کی نہ ہوں، فتح اور تقلیل دو وجہ پڑھتے ہیں۔

(۳۱۵) وَلٰكِنْ رُءُوسُ الْاٰيِ قَدْ قَلَّ فَتْحُهَا ۲۵ لَهُ غَيْرَ مَا هَا فِيْهِ فَاحْضُرْ مُكَمَّلَا

ترجمہ: لیکن رؤس آیات کے الفات جو ہیں، (عام ہے کہ واوی ہوں جیسے والضحٰی اور سَجٰی یا یائی ہوں جیسے لِتَشْقٰی، يَخْشٰی، ان کا فتح ان کیلئے (تقلیل کے سبب پورے فتح سے) کم ہو گیا ہے سوائے اس آیت کے جس کے آخر میں ھاء ہو، (جیسے تَلٰهَا، طَحٰهَا، واوی جَلّٰهَا یائی کہ ان میں دونوں وجوہ ہیں) پس تو مکمل ہونے کی حالت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(علمی مجلس میں) حاضر رہ۔

﴿النحو والعربية﴾

وَذُوالرَّاءِ مبتداء۔ وَرُشٌ ای مُمَالُ وَرُشٍ خبر۔ بَيْنَ بَيْنَ ظرف۔ اَلْخُلْفُ مبتداء۔ لَهٗ خبر۔ فِيْ اَرَاكَهُمْ ظرف۔ وَذَوَاتِ عطف۔ جُمَّلاً مبتداء سے حال۔

رُؤسُ مبتداء۔ قَدْقَلَّ اسکی خبر۔ لَهٗ حَصَلَ محذوف سے متعلق ہے، اور ضمیر ورش کیلئے ہے۔ غَيْرُ استثناء۔ فيه کی ضمیر مَا بمعنی اَلَّذی کی طرف راجع ہے، اَیْ غَيْرَرُءُ سِ الْاٰيَاتِ الَّذِیْ فِيْهِ لَفْظُ هَاء۔

توضیح: وَذوالــرَّاءِ ورشٌ سے ورش کی تقلیل کو بیان فرمایا ہے، یعنی (۱) ورش ان تمام رائی کلمات کے الفوں میں جن میں راء کے بعد الف ہو، اور بصری ان میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں، ورش کیلئے صرف تقلیل ہے۔

(۲) ان تمام ذوات الیاء کے الفات میں جن میں حمزہ ، کسائی یا صرف کسائی یا دوری کسائی یا ان کے ساتھ کسی اور کا امالہ بیان ہوا ہے، ورش، تقلیل اور فتح دو وجوہ پڑھتے ہیں۔

(۳) وہ گیارہ سورتیں جو اوپر مذکور ہوئی ہیں، ان کے رؤس آیات کے وہ الفات جن کے بعد ھاء نہیں، جیسے صَلّٰی ، اِذَا هَوٰی ، تَجَلّٰی ، ورش کیلئے صرف تقلیل ہے۔

(۴) وہ رؤس آیات مذکورہ گیارہ سورتوں کی جن کے الفات کے آخر میں ھاء ہے، جیسے وَضُحٰـهَا ، ان میں ورش کیلئے فتح تقلیل ہے، البتہ اگر وہ رائی بھی ہو، تو صرف تقلیل ہوگی، جیسے ذِكْرٰهَا۔

نوٹ: رائی کلمات میں اَرَاكَهُمْ میں تقلیل اور فتح دونوں ہیں، نیز یائی میں مَـرْضَـاةَ ، الـرِّبٰـا كِـلْـتَـهُـمَـا مشكٰوة میں ورش کا صرف فتح ہے۔ ابوشامہ نے آسانی کی خاطر ان دونوں شعروں کو یوں بدلا ہے۔

وَذُوالـرَّاءِ وَرْشٌ بَيْـنَ بَيْـنَ وَفِـيْ رُءُ وْ	سِ الْاٰيِ سِـوَالَّتِـيْ بِهَــاهَـــا تَـحَــصَّـلاَ
بِهَـــا وَاَرٰكَـهُـــمْ وَذِى الْيَـــاءِ خِلَافُـهُـــمْ	كِلَا وَالـرِّبٰـوا مَـرْضَـاتَ مِشْـكٰـوةٍ نْ اهْـمِلَا

ان دو اشعار میں اول وہ دو قسمیں ہیں، جن میں صرف تقلیل ہے، پھر وہ تین قسمیں ہیں، جس میں خُلف ہے پھر وہ چار کلمات ہیں، جن میں صرف فتح ہے۔

نوٹ: ورش کیلئے بدل و یائی اور بدل ولین، اور بدل، یائی ولین تینوں کی جمع ہونے کی صورت میں بہت سی وجوہ پیدا ہوجاتی ہیں، بعض صحیح اور بعض غیر صحیح ہیں، جو کل بارہ ہیں، چھ دو دو کے جمع ہونے کی اور چھ تین تین کے جمع ہونے کی ان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل تصنیف تنشیط الطبع میں جمع فرمادیا ہے، طلباء اس کتاب سے انہیں ضبط کرلیں۔ وَاِنْ نَّحْوُ مُوْسٰی جَآءَ مَعْ بَابِ اٰمَنُوْا ، فَوَجْهَا كَمُوْسٰی مَعْ طَوِیْلٍ بِهٖ تَجْرِیْ وَیَاْتِیْ عَلَی التَّقْلِیْلِ فِیْهِ تَوَسُّطٌ ، وَفَتْحِهٖ قَصْرٌ كَذَا قَالَ مَنْ یَدْرِیْ ۔ یعنی اگر موسٰی اور اٰمَنُوْا کی طرح یائی بدل جمع ہوجائیں، توبدل کے طول کے ساتھ یائی کی دونوں وجوہ ہیں، اور بدل کا توسط یائی کی تقلیل کے ساتھ ہی ہوگا، اور بدل کا قصر یائی کے صرف فتح کے ساتھ ہوگا۔

ابوعمروبصری کی تقلیل کا بیان

(٣١٦) وَكَيْفَ اَتَتْ فَعْلٰى وَاٰخِرُ اٰیِ مَا　٢٦　تَقَدَّمَ لِلْبَصْرِیْ سِوٰی رَاهُمَا اعْتَلَا

ترجمہ: اور فَعْلٰی کے وزن میں چاہے، وہ جس طرح بھی آئے، (یعنی فُعْلٰی) اوران گیارہ سورتوں کی روس آیات کا الف جواوپر بیان ہوچکی ہیں، جوبصری کے لئے امالہ بین بین سے پڑھی جاتی ہیں ، سوائے ان دونوں قسموں کی راء کے یہ بصری بلند ہوگئے ہیں (یعنی فُعْلٰی وزن والے وہ کلمات جورائی ہیں، اوران گیارہ سورتوں کے بھی آیات کے آخری الفات جورائی ہیں، یعنی جوراء کے بعد آتے ہیں، ان میں توبصری امالہ محضہ کرتے ہیں، جیسے تَتْرًا ، بُشْرٰی ، اُخْرٰی ، اَلثَّرٰی ، اَفْتَرٰی ، انہیں وَمَا بَعْدَ رَاءٍ شَاعَ حكمًا میں بیان کیا ہے، ان کے علاوہ میں تقلیل کرتے ہیں۔

نوٹ: فُعْلٰی کے وزن پر قرآن مجید میں بیس کلمات ہیں۔

مُوْسٰی ، اُنْثٰی ، دُنْیَا ، قُرْبٰی ، وُسْطٰی ، قُصْوٰی ، عُزّٰی ، وُثْقٰی ، حُسْنٰی ، اَوْلٰی عُقْبٰی ، سُفْلٰی ، عُلْیَا ، رُؤْیٰ ، طُوْبٰی ، مُثْلٰی ، سُوْءٰی ، زُلْفٰی ، سُقْیٰی ، رُجْعٰی

فَعْلٰی فاء کے زبر سے گیارہ کلمات سَلْوٰی ، مَوْلٰی ، تَقْوٰی ، قَتْلٰی ، مَرْضٰی ، نَجْوٰی دَعْوٰی ، شَتّٰی، صَرْعٰی ، طَغْوٰی ، یَحْیٰ۔

فِعْلٰی بکسرفاء کے وزن پر چار کلمے ہیں، سِیْمَا ، اِحْدٰی ، ضِیْزٰی ، عِیْسٰی ۔

تنبیہ : (١) تانیث کے ان تین اوزان کے کلمات کو طلباء یاد کرلیں، اس سے ہمیشہ سہولت رہے گی۔

(٢) آیات کے سلسلہ میں امالہ والے حضرات اپنے اپنے شہروں کے مصاحف کا اعتبار کرتے ہیں، حمزہ کسائی ، کوفی شمار کو، بصری ایک قول پر، بصری شمار کو، اوردوسرے قول پر مدنی اول وبصری دونوں کو، اورورش مدنی آخر کو۔

(١) وَاَلْهُ مُوْسٰی (طٰہٰ) ورش کیلئے دانیؒ کے قول پر صرف تقلیل ہے، مگرنشر کی رو سے فتح وتقلیل دونوں اس لئے کہ مدنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول میں یہ رؤس آیات ہے۔اور مدنی آخر میں نہیں،اور عمل نشر ہی کی رائے پر ہے۔

(۲) مَنْ طَغٰی (نٰزعٰت ا) بصری کیلئے صرف تقلیل،اور ورش کیلئے دونوں وجوہ،اسلئے کہ بصری شمار میں یہ راس آیت ہے،اور مدنی آخر میں نہیں۔

صرف دوری بصری کی تقلیل والے چار کلمات

(۳۱۷) وَیَا وَیْلَتٰی اَنّٰی وَیَا حَسْرَتٰی طَوَوْا ۲۷ وَعَنْ غَیْرِہٖ قِسْھَا وَیَا اَسَفٰی الْعُلَا

ترجمہ: اور اہل اداء نے (ابوعمرو کے دوری کیلئے ایسے) یٰوَیْلَتٰی اور اَنّٰی استفہامیہ،اور یٰحَسْرَتٰی اور یَا اَسَفٰی کی تقلیل کو محفوظ کیا ہے،جو بلند ہیں،اوران دوری کے سوا (باقی قراُ کیلئے) ان چار کلمات کے فتح وامالہ کو قیاس کر لے (یعنی باقی قراُ کیلئے خود سوچ کر نکالو،چنانچہ ان چار کلمات میں (۱) دوری بصری کی تقلیل (۲) حمزہ وکسائی کا امالہ (۳) ورش کا فتح وتقلیل۔اور باقی قراُ کا صرف فتح ہے،لیکن یٰاَسَفٰی میں دوری کیلئے تقلیل وفتح دونوں ہیں،اور فتحہ صحیح تر ہے،جو جمہور کا مذھب ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

فَعْلٰی ، یُمَالُ بَیْنَ بَیْنَ مقدر کا فاعل ہے،اور کَیفَ اَتَتْ ،فَعْلٰی سے حال ہے، اور ضمیر اَتَتْ ، فَعْلٰی کیلئے ہے۔ لِلْبَصْرِیْ ، یُمَال ہی سے متعلق ہے۔ سِوَارَاھُمَا پہلی دونوں قسموں سے مستثنٰی۔ وَیٰوَیْلَتٰی کی تقدیر۔ وَتَقْلِیْلَ یٰوَیْلَتٰی ہے۔ اَلْعُلَا چاروں کلمات کی صفت۔ اَلْعُلَا کا ہمزہ رمز نہیں اسلئے کہ قرأت کا تتمہ ہے۔

ثلاثی مجرد کے دس افعال کا امالہ

(۳۱۸) وَکَیْفَ الثُّلَاثِیْ غَیْرَ زَاغَتْ بِمَاضِیٍ ۲۸ اَمِلْ خَابَ خَافُوْا طَابَ ضَاقَتْ فَتُجْمِلَا

ترجمہ: اور ثلاثی مجرد ماضی (معروف) جس طرح بھی آئے،سوائے لفظ زَاغَتْ "احزاب۲۔ص۴" خَابَ اور خَافُوْا ، طَابَ اور ضَاقَتْ کے الف کا امالہ کر (حمزہ کیلئے) تاکہ تو عمدہ کام کرنے والا بن جائے۔

(۳۱۹) وَحَاقَ وَزَاغُوْ جَآءَ شَآءَ وَزَادَ فُزْ ۲۹ وَجَآءَ ابْنُ ذَکْوَانٍ وَّفِیْ شَآءَ مَیَّلَا

ترجمہ: اور حَاقَ اور زَاغُوْا ، جَآءَ اور شَآءَ اور زَادَ کے الف کا بھی (حمزہ کیلئے امالہ کر) خدا کرے تو کامیاب ہوجائے۔اور جَآءَ اور شَآءَ میں ابن ذکوان نے بھی امالہ کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲۰) فَـزَادَهُـمُ الْاُوْلٰـى وَفِـى الْـغَـيْـرِ خُـلْـفُـهٗ ۔ وَقُـلْ صُـحْـبَـةٌ بَـلْ رَّانَ وَاصْـحَـبْ مُـعَـدَّلَا

ترجمه: اور پہلے فَزَادَهُم "بقرہ۲" میں (حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان کا امالہ ہے) اور اس پہلے فَزَادَهُمْ کے سوا باقی زَادَ میں ابن ذکوان کا خلف ہے، اور تو کہہ دے کہ بَلْ رَانَ کا امالہ (صحبہ کے مرموزین حمزہ ، کسائی ، شعبہ نے) کیا ہے، اور تو معتبر عالم کی صحبت اختیار کر۔

توضیح: یعنی امام حمزہ مندرجہ ذیل دس افعال ثلاثی مجرد ماضی معروف کے اول چار صیغوں میں جس صیغہ سے بھی آ ہیں، عین کلمہ کے الف کا امالہ کرتے ہیں، جبکہ یہ تین شرطیں پائی جائیں۔ (۱) فعل ہو، اسم نہ ہوں (۲) ثلاثی مجرد ہوں، اور فاء کلمہ سے پہلے کوئی زائد حرف ہمزہ وغیرہ نہ آئے۔ (۳) ماضی معروف کے پہلے چار صیغوں میں سے کسی ایک میں آ رہے ہوں، وہ دس فعل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) خَابَ چار جگہ (ابراہیم۳ ۔ طٰہٰ۶،۳،۱۱ ۔ وَالشمس ۲)۔ (۲) خَافَ ، خَافُوْا ، خَافَتْ ہر جگہ (خَافُوْنَ آل عمران میں صیغہ امر ہونے کی وجہ سے امالہ نہیں)۔ (۳) طَابَ (نساء۱)۔ (۴) وَضَاقَ (ھود۷ ، عنکبوت۴) اور ضَاقَتْ توبہ۴ ، ۱۴)۔ (۵) حَاقَ ہر جگہ۔ (۶) زَاغَ نجم۱)

زَاغُوْا (صف۱) آمیں زَاغَتْ (احزاب۲ ۔ صٓ۴) مستثنی ہے، اس میں امالہ نہیں۔ (۷) جَآءَ ، جَآءَهٗ ، جَآءَتْ ہر جگہ۔ (۸) شَآءَ ہر جگہ۔ (۹) زَادَ ، زَادُوْهُمْ ، زَادَتْهُ ، زَادَتْهُمْ ہر جگہ۔ (۱۰) بَلْ رَّانَ (تطفیف)

ان میں جَآءَ ، شَآءَ میں حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان شریک ہیں، اور زَادَ میں ابن ذکوان کے لئے فتح وامالہ دونوں ہیں، البتہ فَزَادَهُمُ (بقرۃ۲) اول میں صرف امالہ ہے، اور بَلْ رَّانَ کے امالہ میں حمزہ کے ساتھ شعبہ اور کسائی بھی شریک ہیں۔ ضَآئِقٌ ، خَآئِفًا اسم ہیں، فَاَجَآءَهَا اَزَاغَ اللّٰهُ میں زائد حرف ہیں، اور يَخَافُوْا ، يَشَآءُ مضارع اور خَافُوْنَ امر ہے، اسلئے ان میں امالہ نہیں ہوتا۔

﴿النحو والعربية﴾

الثُّلَاثِيُّ بتقدیر اَلْفِعْلُ الثُّلَاثِيُّ مبتداء۔ كَيْفَ ، جَآءَ مقدر کا ظرف، مبتداء سے حال ہے، غَيْرَ منصوب بوجہ استثناء ، بِمَاضِيٍ منقوص پر ضرورت شعری کی وجہ سے اعراب جاری ہوا ہے۔ فَتَجْمِلَا اَجْمِلْ سے جواب امر ہے۔ اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے، جملہ قرآنی کلمات اَمِلْ کا مفعول ہیں فُزْ مستانفہ ہے۔ وَجَآءَ ابن ذکوان اسمیہ ہے۔ مَيْلًا بمعنی اَوْقَعَ الْاَمَالَةَ ، فَزَادَهُمْ واؤ مقدر معطوف اور صحبةٌ ، بَلْ رَّانَ کی تقدیر، اَمَالَ صُحْبَةٌ اَلِفَ بَلْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَّانَ ہے۔ مُعَدَّلًا ، اِصْحَبْ کے فاعل سے حال ہے، یا اس کا مفعول ہے، اَیْ قَوْلًا مُعَدَّلًا مُزَکًّی ۔

اماله کا دوسرا سبب کسره

(۳۲۱) وَفِيْ اَلِفَاتٍ قَبْلَ رَا طَرَفٍ اَتَتْ ۳۱ بِكَسْرٍ اَمِلْ تُدْعٰى حَمِيْدًا وَّتُقْبَلَا

ترجمه: اور تو ان الفات میں جو اس راء متطرفہ سے پہلے ہوں جو کسرہ کے ساتھ آ رہی ہو، کسائی کے دوری اور ابو عمرو کیلئے امالہ کر، تو (حمید خوبیوں والا) ہونے کی حالت میں پکارا جائے گا، اور تو مقبول ہو جائے گا۔

(۳۲۲) كَاَبْصَارِهِمْ وَالدَّارِ ثُمَّ الْحِمَارِ مَعْ ۳۲ حِمَارِكَ وَالْكُفَّارِ وَاقْتَسْ لِتَنْضُلَا

ترجمه: ان الفات کی مثالیں، اَبْصَارِهِمْ اور اَلدَّارِ پھر اَلْحِمَارِ ، مَعْ حِمَارِكَ اور اَلْكُفَّارِ کی طرح ہیں، اور تو قیاس کر، تا کہ تو غالب و ماہر ہو جائے۔

توضیح: یعنی جن الفات کے بعد کسرہ والی راء کلمہ کے آخر میں ہو، عام ہے، کہ وہ الفات زائد ہوں یا عین کلمہ ہو، دوری علی اور بصری ان میں امالہ محضہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں، جو آگے آئے گا، مثالیں اَلْقَهَّارِ بِدِيْنَارٍ ، قِنْطَارٍ ، اَلنَّهَارِ ، بِمِقْدَارٍ ، اَلْاَبْكَارِ ، اَلْاَشْرَارِ۔

یہ کلمات قرآن مجید میں ان دس وزنوں پر آتے ہیں، ﴿۱﴾ فَعَلٍ ﴿۲﴾ فَعَالٍ ﴿۳﴾ فِعَالٍ ﴿۴﴾ فَعَّالٍ ﴿۵﴾ فِعَّالٍ ﴿۶﴾ فُعَّالٍ ﴿۷﴾ اِفْعَالٍ ﴿۸﴾ اَفْعَالٍ ﴿۹﴾ مِفْعَالٍ ﴿۱۰﴾ فِعْلَالٍ۔ ﴿۱﴾ اَلنَّارِ ، اَلدَّارِ ﴿۲﴾ اَلنَّهَارِ ﴿۳﴾ اَلْحِمَارِ ، حِمَارِ ﴿۴﴾ اَلْغَفَّارِ ، اَلْقَهَّارِ ، كَفَّارٍ ﴿۵﴾ بِدِيْنَارٍ اصل میں دِنَّارٍ تھا ﴿۶﴾ اَلْكُفَّارِ ، اَلْفُجَّارِ ﴿۷﴾ اَلْاَبْصَارِ ﴿۸﴾ وَالْاِبْكَارِ ﴿۹﴾ بِمِقْدَارٍ ﴿۱۰﴾ بِقِنْطَارٍ۔

نوٹ: فَلَا تُمَارِ (کہف) میں اس کے آخر میں یاء بھی تھی، اس لئے یہ کلمہ کے آخر میں نہیں، لہٰذا اس میں امالہ نظم کے کسی طرق سے نہیں، لِلْحَوَارِيِّيْنَ میں طیبہ کے طریق سے ابن ذکوان کیلئے تو امالہ ہے، مگر نظم کے طریق سے کسی کے لئے بھی نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳: فِيْ اَمِلْ کے متعلق ہے۔ قَبْلَ كَائِنَةٍ کا مفعول فیہ ہے، جو اَلِفَاتٍ کی صفت ہے۔ طَرَفٍ راء کی پہلی اور اَتَتْ بِكَسْرٍ دوسری صفت ہے۔ تُدْعٰى جواب امر ہے۔ حَمِيْدًا ، تُدْعٰى کی ضمیر سے حال ہے۔ وَتُقْبَلَا ابو شامہ کی رائے پر منصوب ہے، جواب امر کی وجہ سے کہ اس پر واؤ داخل ہے، یعنی یہ زُرْنِيْ وَاُكْرِمَكَ کے قبیل سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكُفَّار ، اَلْحِمَار پر معطوف ہے۔ اِقْتَبِسْ قِیاس سے قِسْ اور اِقْتَصِ ہم معنٰی ہیں۔ لِتَنْضُلَا غَلَبَ ۔

(۳۲۳) وَمَعْ كَافِرِيْنَ الْكَافِرِيْنَ بِيَائِهٖ ۳۳ وَهَارٍ رَوٰى مُرْوٍ بِخُلْفٍ صَدٍ حَلَا

(۳۲۴) بِدَارِ جَبَّارِيْنَ وَالْجَارِ تَمَّمُوْا ۳۴ وَوَرْشٌ جَمِيْعَ الْبَابِ كَانَ مُقَلِّلَا

ترجمہ: اور وہ اَلْكَافِرِيْنَ جو كَافِرِيْنَ کے ساتھ ہے، حالانکہ یہ اپنی یاء کے ساتھ ہوں۔ ان میں بھی دوری علی اور بصری کیلئے امالہ ہے، اور هَارٍ کے امالہ محضہ کو کسائی ، شعبہ ، بصری ، قالون نے بلا خلاف اور ابن ذکوان نے خلاف کے ساتھ سیراب کرنے والے پیاسے نے روایت کیا ہے، اور نقل شیرین ہوگئی ہے۔

شعر ۳۴: تو (ان مسائل کی طرف) تیزی سے بڑھ، اور ان ناقلین نے جبارین (مائدہ۲۲۔ شعراء۷) اور اَلْجَبَّارِيْنَ (نساء۶) کے دونوں کلمات کے الف کے امالہ کو (کسائی کے دوری کیلئے) کامل کر دیا ہے، اور ورش اس تمام باب کو (جو شعر ۳۱ تا ۳۴ میں بیان ہوا ہے) امالہ بین بین سے پڑھنے والے ہیں۔

(۳۲۵) وَهٰذَانِ عَنْهُ بِاخْتِلَافٍ وَّ مَعْهُ فِي الْـ ۳۵ ـبَوَارِ وَفِي الْقَهَّارِ حَمْزَةُ قَلَّلَا

ترجمہ: اور یہ دونوں جَبَّارِيْنَ اور اَلْجَبَّارِ ان ورش سے خلاف کے ساتھ ہیں (یعنی فتح اور تقلیل دونوں ہیں) اور حمزہ نے ان ورش کے ساتھ بَوَارِ اور اَلْقَهَّارِ میں تقلیل کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْكٰفِرِيْنَ مبتداء۔ اَمَالَتُهٗ اَيْضًا لَّهُمَا اس کی خبر ہے، مَعْ كَائِنٌ کے متعلق ہوکر اَلْكٰفِرِيْنَ کی صفت ہے۔ بِيَائِهٖ اَلْكٰفِرِيْنَ سے حال اور هَا ضمیر معنٰی دونوں کیلئے ہے۔ وَهَارٍ اَیْ اِمَالَةُ هَارٍ مبتداء۔ بِخُلْفٍ فاعل مُرْوٍ سے حال ہے۔ صَدٍ ، صَدِیَ سے مُرْوٍ کی صفت ہے۔ حَلَا مستانفہ۔

۳۴: بمعنٰی بِدَار اسم فعل ہے جبارین اور الجار تَمَّمُوْا کے مفعول ہیں۔ مَعَهٗ ، قَلَّلَ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: یعنی اَلْكٰفِرِيْنَ جب یاء کے ساتھ ہو، واؤ سے كٰفِرُوْنَ نہ ہو، تو دوری علی اور بصری ہر جگہ اس میں امالہ محضہ کرتے ہیں، جو قرآن مجید میں مجموعی طور پر ترانوے ۹۳ جگہ آئے ہیں، اور هَارٍ (توبہ۱۳) میں قالون ، بصری ، شعبہ ، کسائی کا محضہ اور ابن ذکوان کے لئے فتح و امالہ محضہ فتح دانی ؒ کے شیخ عبد العزیز فارسی سے ہے، اور طریق بھی انہیں سے ہے، ورش کی صرف تقلیل اور باقی قراء کی ، ہشام ، حفص ، حمزہ کے لئے صرف فتح۔ اور وَالْجَارِ (نساء۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوجگہ جَبَّارِیْنَ مائدہ۲۲ ۔ شعراء۷) صرف دوری ، کسائی کیلئے محضہ اور ورش کیلئے ان تمام کلمات میں تقلیل ہے، جن کے آخر میں کسرہ والی راء ہو، اور اَلْکٰفِرِیْنَ ، کٰفِرِیْنَ ، هَارٍ کا بھی یہی حکم ہے، البتہ وَالْجَارِ اور جَبَّارِیْنَ میں ورش کا فتح اور تقلیل دونوں ہیں، اور اَلْبَوَارِ (ابراھیم۵) اور اَلْقَهَّارِ راء کے کسرہ والے دونوں میں ورش کے ساتھ حمزہ بھی تقلیل کرتے ہیں۔

(۳۲۶) وَاِضْجَاعُ ذِیْ رَائَیْنِ حَجَّ رُوَاتُهٗ ۳۶ کَالْاَبْرَارِ وَالتَّقْلِیْلُ جَادَلَ فَیْصَلَا

ترجمہ: اور (بصری و کسائی کیلئے) دو راؤں کے درمیان والے الف کا امالہ سے پڑھنا جو ہے، اس کے ناقلین غالب آگئے ہیں، اس کی مثال اَلاَبْرَارِ کی طرح ہے، (اور ورش و حمزہ کیلئے) اس الف میں تقلیل نے مناظرہ کیا ہے، حالانکہ وہ (منکرین کی مخالفت کو) جدا اور قطع کر دینے والی ہے، یعنی اَلْاَبْرَارِ (آل عمران وتطفیف) اَلْقَرَارِ اور قَرَارٍ ہر جگہ اور مِنَ الْاَشْرَارِ (ص۴) بصری اور پورے کسائی کا محضہ ہے، اور اس قسم میں ورش اور حمزہ کی تقلیل ہے، باقی قرا کا فتح اور اِنَّ الْاَبْرَارَ ، فَبِئْسَ الْقَرَارُ میں چونکہ دوسری راء مکسور نہیں، اسلئے سب کا فتح ہے، امالہ کسی کے لئے نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاِضْجَاعُ ذی رائین مبتداء۔ حَجَّ رُوَاتُهٗ خبر۔ ذی رائین الفٍ مقدر کی صفت ہے۔ حَجَّ اَیْ غَلَبَ بِالْحُجَّةِ الْمُجَادَلَةِ الْمُخَاصَمَةِ. فَیْصَلَا فَصْلٌ بمعنی قَطْعٌ کے سے مبالغہ ہے، یعنی خوب قطع کر دینے والی۔ وَالتَّقْلِیْلُ مبتداء جَادَلَ خبر، ضمیر تقلیل کیلئے فَیْصَلَا حال۔

دوری کسائی کے لئے امالہ محضہ والے بارہ کلمات

(۳۲۷) وَاِضْجَاعُ اَنْصَارِیْ تَمِیْمٌ وَّسَارِعُوْا ۳۷ نُسَارِعُ وَالْبَارِیْ وَبَارِئِکُمْ تَلَا

ترجمہ: اور دوری کسائی کا اَنْصَارِیْ (آل عمران ۵ ۔ صف۲) کا امالہ محضہ سے پڑھنا نہایت کامل ہے، اور وَسَارِعُوْا (آل عمران۱۴) نُسَارِعُ (مؤمنون۴) اَلْبَارِءِ (حشر۳) وَبَارِئِکُمْ (بقرۃ۶ دوجگہ) کے امالہ نے بھی پیروی کی ہے، (تَلَا ، تِلَاوَةً سے دوری ہی نے پڑھا ہے) تاء دوری کسائی ہی کی رمز ہے۔

(۳۲۸) وَاٰذَانِهِمْ طُغْیَانِهِمْ وَیُسَارِعُوْا ۳۸ نَ اٰذَانِنَا عَنْهُ الْجَوَارِ تَمَثَّلَا

ترجمہ: اور اٰذَانِهِمْ ، طُغْیَانِهِمْ اور یُسَارِعُوْنَ اور اٰذَانِنَا انہی دوری سے ہے، اور اَلْجَوَارِ بھی مُشکّل و معیّن ہوگیا ہے۔ یعنی ۱۔ اٰذَانِهِمْ (سات جگہ بقرہ۲ ۔ انعام۳ ۔ اسراء۵ ۔ کہف۸ ۔ فصلت۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ نوح ۲۱) ۷ طُغْيَانِهِمْ (پانچ جگہ بقرہ ویونس ۲ ۔ انعام ۱۳ ۔ اعراف ۲۳ ۔ مومنون ۴) ۸ يُسَارِعُونَ (سات جگہ آل عمران ۲ ، ۱۸ ۔ مائدہ ۶ ، ۸ ، ۹ ۔ انبیاء ۶ ۔ مؤمنون ۴)

۹ اٰذَانِنَا (فصلت ۱ ، دوسرے الف میں ۱۰) اَلْجَوَار (شوریٰ ۴ ۔ رحمٰن ۱ ۔ تکویر)۔

(۳۲۹) يُـوَارِيْ اُوَارِيْ فِـي الْـعُـقُـوْدِ بِـخُـلْـفِـهٖ ۳۹ ضِـعَـافًـا وَّحَـرْفَـا الـنَّـمْـلِ اٰتِيْـكَ قُـــوِّلَا

ترجمه: يُـوَارِيْ اور فَـاُوَارِيَ سورة مائدہ ۵ میں دوری علی نے امالہ کیا ہے، حالانکہ وہ اپنے خلاف کے ساتھ ہیں (یعنی فتح و محضہ دونوں ہیں، اور امالہ جعفر بن محمد سے نہیں، بلکہ ابوعثمان سے ہے، لہٰذا طریق کے خلاف ہے) اور ضِـعَـفًـا (نساء ۱ اور نمل ۳) کے دونوں لفظ اٰتِيْكَ جو ہیں (خلف کیلئے بلا خلاف اور خلاد کیلئے)

(۳۳۰) بِـخُـلْـفٍ ضِـــــــمَـمْـنَـاهُ مَشَـارِبُ لَامِـعٌ ۴۰ وَاٰنِيَةٍ فِـيْ هَـلْ اَتَـاكَ لِاَعْـدَلَا

ترجمه: ایسے خلاف کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں، جس کو ہم نے ملا دیا ہے، اور مَشَـارِبُ (یٰس ۵ ھشام کیلئے) چمکدار ہوگیا ہے، اور هَلْ اَتٰيكَ یعنی (غاشیہ) میں وَاٰنِيَةٍ بہت انصاف کرنے والے (ہشام) کیلئے ہے۔

(۳۳۱) وَفِـي الْـكٰـفِـرُوْنَ عَـابِـدُوْنَ وَعَـابِـدٌ ۴۱ وَخُـلْـفُـهُـمْ فِـي الـنَّـاسِ فِي الْجَـرِّ حُـــصِّلَا

ترجمه: اور سورۃ کافرون میں عٰبِدُوْنَ (دونوں کلمے) اور عَـــابِـدٌ (کا امالہ بھی ہشام ہی نے کیا ہے) اور ان ناقلین کا خلاف اَلـنَّـــاسِ میں (سین کے) جر والے (ابوعمرو بصری کیلئے) حاصل کیا گیا ہے، دوری کیلئے صرف محضہ اور سوسی کیلئے صرف فتح ہے۔ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ناظمؒ دوری کیلئے محضہ اور سوسی کیلئے فتح ہی پڑھاتے تھے، ابوشامہ اور علی قاری نے بھی اسی کو مختار کہا ہے، اور عمل بھی اسی پر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۷: اِضْجَاعُ مبتداء تَمِيْمُ خبر۔ وَسَارِعُوْا اور بعد کے کلمات مبتدأوات اور تَلَا خبر، تَلَا يَتْلُوْ سے تَبِعَ تِلَاوَةً سے قرأ تمیم، تمام کا مبالغہ، یا لُغَةُ تميم ہے، قبیلہ کا نام۔

شعر ۳۸: وَاٰذَانِهِمْ ماقبل پر معطوف۔ عَنْهُ ضمیر لِلدُّوری۔

شعر ۳۹: يُوَارِيْ ، اُوَارِيَ ، اَمَالَ مقدر کا مفعول بِـخُلْفِهٖ حال۔ اٰتِيْكَ حَـرْفَا النمل سے بدل الکل ہے۔ قُوِّلَا الف تثنیہ۔ اَیْ رُوِیَ ضِـعٰـفًا وَّ اٰتِيْكَ بِالاِمَالَه ۔ وَمشاربُ لَامِعٌ مبتداء وخبر۔ وَاٰنِيَةٍ، لِاَ عْدَلَ مبتداء وخبر۔ اَعْدَلَ اَفْعَلُ التفضيل من العدل ۔ الف اطلاقی بتقدیر لِعَالِمٍ اَعْدَلَا شعر ۴۱: الكٰفرون کارفع حکائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ عَبِدُوْنَ اَیْ آمَالَ اَلِفَ عٰبِدُوْنَ۔ فِی الْجَرِّ، فِی النَّاسِ سے بدل البعض۔

ابن ذکوان کیلئے امالہ والے کلمات ستہ

(۳۳۲) حِمَارِکَ وَالْمِحْرَابِ اِکْرَاهِهِنَّ وَالْـ ۴۲ حِمَارِ وَفِی الْاِکْرَامِ عِمْرَانَ مُـثِّلَا

ترجمہ: اور (میم کے مرموزین ابن ذکوان کیلئے) حِمَارِكَ (بقرۃ ۳۵) اور اَلْمِحْرَابَ (آل عمران ۴ ص ۔ ۲) اور اِكْرَاهِهِنَّ (نور ۴) اور اَلْحِمَارِ (جمعہ ۱، الف کا اضجاع) صورت بنایا گیا ہے۔ اور اَلْاِكْرَامِ (رحمٰن ۲ ۔ ۳) اور عِـمْـرَانَ (آل عمران ۴ میں دو جگہ۔ تحریم ۲) میں بھی (ابن ذکوان ہی کا امالہ ہے) یعنی ان چھ کلمات میں فتح اور اضجاع دونوں ہیں، خلاف کو اگلے شعر میں بیان فرما رہے ہیں۔

(۳۳۳) وَكُلٌّ بِخُلْفٍ لِاَبْنِ ذَكْوَانَ غَيْرَ مَا ۴۳ يُجَرُّ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا

ترجمہ: اور ہر ایک لفظ (ان چھیوں میں سے) ابن ذکوان کیلئے خلاف کے ساتھ ہے، سوائے اس لفظ کے جو جر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اَلْمِحْرَابِ ہے (یعنی جس اَلْمِحْرَابِ کی باء پر کسرہ ہو، اس میں ابن ذکوان کا صرف امالہ ہے، پس تو اس باب کے تمام مسائل کو جان لے، تاکہ تو عمل کرے (ان سب میں امالہ دانی'' کے شیخ عبدالعزیز فارسی نے اور فتح ابوالحسن سے ہے، اور طریق فارسی ہی سے ہے، باء کے جر سے اَلْمِحْرَابِ (آل عمران ۴) اور مِنَ الْمِحْرَابِ (مریم ۱) میں ہے، ان میں ابن ذکوان کا صرف امالہ محضہ ہے، حِمَارِكَ ، اَلْحِمَارِ میں بصری و دوری کسائی کا محضہ شعر ۳۱ میں گذر چکا ہے، ورش کے لئے ان کے قاعدے کے مطابق ان دونوں میں تقلیل ہے، اور باقی چار کلمات میں یہ تینوں فتح پڑھتے ہیں، جبکہ باقی قراان چھیوں میں صرف فتح پڑھتے ہیں، اِكْرَاهِهِنَّ ، وَالْاِكْرَامِ اور اَلْمِحْرَابِ میں ورش کی ترقیق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۴۲: حِمَارِكَ اور اس کے معطوفات کا اعراب حکائی ہے، اس لئے کہ یہ مبتداء ہے، وَفِی الْاِكْرَامِ عِمْرَانَ دوسرا جملہ ہے، فِیْ ، اُمِیْلَ لَهٗ مقدر کے متعلق ہے، كُلٌّ تنوین بعوض مضاف الیہ اَیْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَلْفَاظِ السِّتَّةِ الْمُقَدَّمَةِ اس کی خبر مُمَالٌ مقدر ہے، لِابْنِ ذکوان ، خُلْفٍ کی صفت ہے۔ غیرَ کا نصب استثناء کی بناء پر ہے، مِنَ الْمِحْرَابِ ، يُجَرُّ کے فاعل سے حال فَاعْلَمْ مستانفہ۔

تنبیہات

(۳۳۴) وَلَا يَمْنَعُ الْاِسْكَانُ فِی الْوَقْفِ عَارِضًا ۴۴ اِمَالَةَ مَا لِلْكَسْرِ فِی الْوَصْلِ مُيِّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور اسکان وقف (یا ادغام میں) عارضی ہونے کی حالت میں ان الفات کے امالہ کو منع نہیں کرتا جن میں حالت وصل میں کسرہ کی وجہ سے امالہ کیا جاتا ہے (یعنی اگر چہ وقفی یا ادغامی سکون میں الف کے بعد وہ کسرہ باقی نہیں رہتا، جس کی بناء پر امالہ یا تقلیل ہوتی ہے، لیکن یہ سکون چونکہ عارضی ہے، اس لئے اس کا اعتبار نہ کرتے ہوئے کسرہ کو حکماً اب بھی موجود سمجھا جاتا ہے، اور امالہ و تقلیل ہوتا ہے، جیسے اَلنَّارُ ، اَلْمِحْرَابُ اَلْحِمَارُ ، فِی النَّارِ لَخَزَنَةِ ، اور اَلنَّارُرَّبَّنَا ، ناظمؒ نے اس شعر میں فقط وقف کا ذکر کیا ہے، اس لئے کہ ادغام کو شعر نمبر ۱۵۴ میں بیان کرآئے ہیں۔

(۳۳۵) وَقَبْلَ سُكُوْنٍ قِفْ بِمَا فِیْ اُصُوْلِهِمْ ۴۵ وَذُوالرَّاءِ فِيْهِ الْخُلْفُ فِی الْوَصْلِ يُجْتَلَا

ترجمہ: اور سکون سے پہلے (امالہ ، فتح ، تقلیل) میں اس وجہ کے موافق وقف کر، جو ان قراء کے قواعد میں بیان ہوئی ہے، اور رائی کلمات کے الف میں وصلاً سوسی سے خلف ہے، اس حالت میں کہ وہ خلاف دیکھا جاتا ہے، یعنی فتح اور محضہ دونوں ہیں۔

(۳۳۶) كَمُوْسَى الْهُدٰی عِيْسَی ابْنَ مَرْيَمَ وَالْقُرَی الْـ ۴۶ ـلَّتِیْ مَعَ ذِكْرَی الدَّارِ فَافْهَمْ مُحَصِّلَا

ترجمہ: (سکون سے پہلے بغیر راء والے اور ذو لراء کی مثالیں) مُوْسَی الْهُدٰی ، عِيْسَی ابْنُ مَرْيَمَ اور اَلْقُرَی الَّتِیْ کی طرح ہیں، حالانکہ یہ کلمہ ذِكْرَی الدَّارِ کے ساتھ ہے، پس تو امالہ کے مسائل کو سمجھ لے حالانکہ تو حاصل کرنے والا ہے۔

النحو والعربية

شعر ۴۴: فِی الْوَقْفِ ، عَارِضًا کے متعلق ہے، دوسرا فِیْ اور لام مُيِّلَا کے متعلق ہیں، جو مَا کا صلہ ہے، عبارت کی تقدیر یوں ہے ، لَا يَمْنَعُ الْاِسْكَانُ الْعَارِضُ فِی الْوَقْفِ اِمَالَةَ الْاَلِفِ الْمُمَالِ فِی الْوَصْلِ لِلْكَسْرِ ۔

شعر ۴۵: بِمَا ، عَامِلًا کے متعلق ہے، جو قِفْ سے حال ہے، وَذُوالرَّاءِ اَیْ اضجاعُ ذِی الرَّاء مبتداء۔ يُجْتَلَا خبر۔ فِی الوصل اس کے متعلق ہے۔

شعر ۴۶: قبل ظرف۔ قِفْ ، بِمَا بمعنی اَلَّذِیْ تقرّر فِیْ اُصُوْلِهِمْ ۔ ذُوالرَّا مبتداء۔ فیہ الخلف خبر۔ فِی الوصلِ حال۔ كَموسی نصب علی الظرف۔ فافهم مُحَصِّلًا اَیْ فَافهم اَيُّهَا الْمُتَعَلِّمُ المسئالَةَ مُحصّلًا للعلم۔

توضیح: شعر ۴۵ یعنی امالہ کا محل الف ہے، اور جب اس کے بعد دوسرے کلمہ میں ساکن حرف ہو، تو اجتماع ساکنین علی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر حدہ کی وجہ سے الف حذف ہو جاتا ہے، لہٰذا وصلاً امالہ نہیں ہوتا، بلکہ سب قراءً کا فتح ہے، الف کے نہ رہنے کی وجہ سے، اور اگر پہلے کلمہ کے آخر پر وقف کر دیا جائے، جیسے مُوسَى الْهُدٰى میں موسٰی پر عِيسَى ابن مريم میں عِيسٰى پر تو الف پڑھا جاتا ہے، لہٰذا امالہ والے امالہ، تقلیل والے تقلیل، اور فتح والے فتح پڑھتے ہیں۔ البتہ سوسیؒ کیلئے ذوالراء میں وصل کی حالت میں بھی ساکن سے پہلے الف کے فتحہ میں بالخلف امالہ ہوگا، یعنی فتح اور محضہ دونوں، جیسے اَلْـقُرَى الَّتِیْ ، ذِكْرَى الدَّارِ میں ذوالراء میں، وقفاً تو وہی اصول ہے، کہ بصری ، حمزہ ، کسائی کے لئے بالا مالہ ورش کیلئے بالتقلیل، اور باقین کیلئے بالفتح، اور وصلاً امالہ و تقلیل نہیں، البتہ سوسی وصلاً الف کے ماقبل فتحہ میں امالہ اور خالص فتح دونوں پڑھتے ہیں۔

نوٹ : اَوَلَمْ يَـرَ الْاِنْسَانُ اور اَوَلَمْ يَـرَ الَّذِيْنَ میں الف کا حذف حالت جزمی کی وجہ سے ہے، لہٰذا اس میں وقفاً و وصلاً سب کا صرف فتح ہے۔

(۳۳۷ وَقَدْ فَخَّمُوا التَّنْوِيْنَ وَقْفًا وَّرَقَّقُوْا ۴۷ وَتَفْخِيْمُهُمْ فِى النَّصْبِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

ترجمہ: اور کچھ مشائخ نے تفخیم (فتح) سے تنوین کو وقف میں پڑھا ہے، اور کچھ نے امالہ کیا ہے، اور ان کا حالت نصبی میں فتح سے پڑھنا مختلف شکلوں کو جمع کرتا ہے (یا جماعتوں کے اعتبار سے زیادہ جامع ہے) یعنی نحاۃ کے ساتھ قراءً بھی شریک ہیں۔

(۳۳۸ مُسَمًّى وَّمَوْلًى رَّفْعُهُ مَعْ جَرِّهٖ ۴۸ وَمَنْصُوْبُهٗ غُزًّى وَّتَتْرًا تَزَيَّلَا

ترجمہ: اس (تنوین والے اسم مقصور) کے مرفوع کی مثال حالانکہ وہ اسم کے مجرور کی مثال کے ہمراہ ہے مُسَمًّى اور مَوْلًى ہے، اور اس اسم کے منصوب کی مثال غُزًّى اور تَتْرًا ہے، یہ (مثال دوسری مثالوں سے) جدا ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلتَّفْخِيْمُ هُنَا اَلْفَتْحُ ، وَالتَّرْقِيْقُ اَلْاِمَالَةُ ، اَلتَّنْوِيْنَ اَیْ ذَالتَّنْوِيْنِ فَخَّمُوْا کا مفعول ہے، وقفًا حال۔ تَفْخِيْمُهُمْ مبتداء۔ اَجْمَعُ خبر۔ اَشْمُلَا جمع شمل ، منصوب تمیز کی وجہ سے۔ مُسَمًّى مبتداء۔ رَفْعُهٗ اس کی خبر، بمعنٰی مَرْفُوْعَةٌ۔ هاء راجع الى ذِی التَّنْوِيْنُ ۔ وَمَنْصُوْبَةٌ مبتداء۔ غُزًّى وَتَتْرًا خبر۔ تزيلا کی ضمیر مذکور کیلئے۔ اَیْ ظهر التنوين اَیْ انواعهٗ ۔ (ابوشامہ وشعلہ)

توضیح: یعنی تنوین والے اسم مقصور میں وقفاً تین مذاہب ہیں۔

(۱) رفعی ، نصبی ، جری تینوں حالتوں میں امالہ والوں کیلئے امالہ، اور تقلیل والوں کیلئے تقلیل، ابوشامہ اسی کو صحیح تر اور قوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر فرمائے ہیں، تیسیر میں بھی یہی درج ہے، مکی نے اسی کو مختار کہا ہے، ابن غلبون نے تصریح کی ہے، کہ غُزًّی اور مُصَلًّی میں وقفاً حمزہ و کسائی دونوں کا امالہ ہے، حالانکہ دونوں کلمے نصبی حالت میں ہیں، اور جمہور کے ہاں بھی یہی ہے، کہ مقصور اسموں میں جو الف وقفاً ہوتا ہے، وہ ان کا اصلی الف ہے، جو وصلاً تنوین کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا، اور وقفاً تنوین کے باقی نہ رہنے پر الف لوٹ آتا ہے، لہٰذا امالہ و تقلیل بھی قاعدہ کے مطابق ہونی چاہئے۔

(۲) تینوں حالتوں میں فتح، الف تنوین سے بدلا ہوا ہونے کی وجہ سے اور تنوین میں امالہ و تقلیل نہیں ہوتی۔

(۳) نصبی حالت میں الف تنوین سے بدلا ہوا ہے، اور رفعی و جری میں تنوین حذف ہو جاتی ہے، اور الف اصلی ہے، (ابراز نشر کی تحقیق پر یہ دونوں نحاۃ کے مذہب ہیں، قراء کے نہیں، صرف فائدہ کے کامل کرنے کی غرض سے بیان کر دیئے ہیں۔ وَتَفْخِيْمُهُمْ اَجْمَعَ اَشْمُلَا کا مقصد ہے، کہ حالت نصبی میں امالہ صرف قراء کا مذہب ہے، اور فتح پر نحاۃ کے دو مذہب متفق ہو گئے ہیں، لہٰذا فتح کو زیادہ جماعتوں کا مذہب فرمایا، یہ مقصد نہیں کہ ناظمؒ کے ہاں یہ مختار ہے، مختار و اولیٰ، رسم و نقل اور عقلی دلائل سے امالہ ہی ہے۔

امالہ کے الف کے بعد تنوین کے پندرہ کلمات، مُفْتَرًی ، قُرًی ، هُدًی ، مُسَمًّی ، سِوًی ، سُوًی فَتًی ، ضُحًی ، غُزًّی ، اَذًی ، مُصَفًّی ، مَثْوًی ، مُصَلًّی ، مَوْلًی ، حمزہ و کسائی کی قراءت پر طُوًی (طٰہٰ ۔ نازعات) رِبًا (روم) ابوعمرو کی قراءت پر تَتْرًا عندالبعض اس کی اصل وَتْرًا تھی، واؤ تاء سے تبدیل ہوا، تنوین کی صورت میں الف تنوین سے بدلا ہے، اور بغیر تنوین کے فَعْلَی ، دَعْوٰی کے وزن پر الف تانیث کا ہے، اول صورت میں اس میں بصری کا صرف فتح اور دوسری صورت میں اس میں امالہ جائز ہے، ناظمؒ کی عبارت سے بھی الف الحاق ہی کا نکلتا ہے، اصفہانی کہتے ہیں، کہ اکثر آئمہ کی نصوص کا تقاضا یہ ہے، کہ الف الحاق کا بھی ہو، تو ابوعمرو کیلئے فتح ہی پڑھیں، اس لئے کہ رسماً الف سے لکھا ہوا ہے، اور ہم نے اپنے شیخ محقق ابن الجزریؒ سے فتح اور امالہ دونوں وجوہ پڑھی ہیں۔ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس باب کو سمجھنے کیلئے علم صرف اور رسم کا جاننا ضروری ہے، ورنہ غلطی سے بچنا مشکل ہے۔

نوٹ: ورش کیلئے بدل ، یائی ، لین کے جمع ہونے پر بہت سی وجوہ بنتی ہیں، ان میں بعض جائز اور بعض ناجائز ہیں، اس لئے ذیل میں ان میں سے جائز و صحیح وجوہ کو جدول کی شکل میں جمع کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے بدل ،یائی اور لین تینوں کے جمع ہونے کی چھ صورتوں کی جائز وجوہ

وجوہ صحیحہ جدول(۱)

(۱)مثال: فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

نمبرشمار	بدل	لین	یائی
۱	قصر	توسط	فتح
۲	توسط	"	تقلیل
۳،۴	طول	"	فتح وتقلیل
۵،۶	"	طول	" "

جدول(۲)

(۲)مثال: وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا

نمبرشمار	بدل	یائی	لین
۱	قصر	فتح	توسط
۲	توسط	تقلیل	"
۳،۴	طول	فتح و	توسط طول
۵،۶	"	تقلیل	توسط طول

جدول(۳)

(۳)مثال: مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى (اِلٰى) اٰمَنْتُمْ(انفال۵)

نمبرشمار	لین	یائی	بدل
۱	توسط	فتح	قصر
۲	"	"	طول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴،۳	″	تقلیل	توسط،طول
۶،۵	طول	فتح،تقلیل	طول

جدول(۴)

(۴)مثال: اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا (تا) اَفَمَنْ یُّلْقٰی (فصّلت ۵)

نمبر شمار	لین	بدل	یائی
۱	توسط	قصر	فتح
۲	″	توسط	تقلیل
۴،۳	″	طول	فتح،تقلیل
۶،۵	طول	″	″

جدول(۵)

(۵)مثال: اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ (یٰسٓ ۱)

نمبر شمار	یائی	بدل	لین
۱	فتح	قصر	توسط
۳،۲	″	طول	طول،توسط
۴	تقلیل	توسط	توسط
۶-۵	″	طول	توسط ـطول

جدول(۶)

(۶)مثال: فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

نمبر شمار	یائی	لین	بدل
۱	فتح	توسط	قصر
۳،۲	″	توسط،طول	طول

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۴	تقلیل	توسط	توسط،طول
۵،۶	"	توسط طول	طول

جدول (۷)

تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے بدل،یائی اور بدل ولین اور یائی ولین کے جمع ہونے کی چھ صورتوں کی صحیح وجائز وجوہ

مثال (۱) وَاٰتِیکُمْ　　　مثال (۲) فَتَلَقّٰی اٰدَمُ

نمبر شمار	بدل مقدم	یائی مؤخر	نمبر شمار	یائی مقدم	بدل مؤخر
۱	قصر	فتح	۱،۲	فتح	قصر،طول
۲	توسط	تقلیل	۳،۴	تقلیل	توسط،طول
۳،۴	طول	فتح،تقلیل			

جدول (۸)

مثال (۳) اٰبَآءُ هُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا　　　مثال (۴) اَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نمبر شمار	بدل مقدم	لین مؤخر	نمبر شمار	لین مقدم	بدل مؤخر
۱	قصر	توسط	۱تا۳	توسط	قصر،توسط،طول
۲	توسط	"	۴	طول	طول
۳،۴	طول	توسط،طول			

جدول (۹)

مثال (۵) عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا　مثال (۶) شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى

نمبر شمار	بدل مقدم	لین مؤخر	نمبر شمار	لین مقدم	بدل مؤخر
۱،۲	فتح	توسط،طول	۱،۲	توسط	فتح،تقلیل
۳،۴	تقلیل	" "	۳،۴	طول	" "

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: بدل ویائی کی وجوہ کو کسی بزرگ عالم نے مندرجہ ذیل دو شعروں میں جمع فرمایا ہے، طلباء یاد کرلیں۔

وَاِنْ نَحْوُ مُوْسٰی جَآءَ مَعْ بَابِ اٰمَنُوْا	فَوَجْھَانِ کَمُوْسٰی مَعْ طَوِیْلٍ بِہٖ تَجْرِیْ
وَیَاْتِیْ عَلَی التَّقْلِیْلِ فِیْہِ تَوَسَّطٌ	وَمَعْ فَتْحِہٖ قَصْرٌ کَذَا قَالَ مَنْ یَدْرِیْ

اور مُوْسٰی اور اٰمَنُوْا کی طرح اگر یائی وبدل جمع ہوجائیں تو بدل کے طول پر یائی کی دونوں فتح وتقلیل ہیں، اور بدل کا توسط یائی کی تقلیل ہی کے ساتھ ہے، اور بدل کا قصر یائی کے صرف فتح ہی کے ساتھ ہے، صاحب علم نے اسی طرح کہا ہے۔

بَابُ مَذْھَبِ الْکِسَائی فِیْ اِمَالَۃِ ھَآءِ التَّانِیْثِ فِی الْوَقْفِ

تانیث کی ھاء میں وقفاً کسائی کے امالہ کا بیان

تانیث کی ھاء سے مؤنث کی تاء مراد ہے، جو اسم کے آخر میں ہوتی ہے، اور وقفاً تاء مدوّرہ ھاء سے بدل جاتی ہے، اور کسائی سوائے ایک لفظ یَا اٰیَتِ کے واحد کے صیغہ کی ہر ایک تاء تانیث کو، کہ مدوّرہ ہو، یامطوّلہ، اتفاقی موقعوں میں بھی اور اختلافی موقعوں میں بھی ھاء سے بدلتے ہیں، اس میں کسائی کا وقفاً امالہ ہے، اور یہ امالہ ھاء سے پہلے فتحہ میں ہوتا ہے، اگرچہ بعض نے فتحہ وھاء دونوں میں کہا ہے، ناظمؒ نے باب کے عنوان میں تو ھاء کا امالہ کہا ہے، اور شعر میں قبلھا فرمایا ہے، دانیؒ، ناظمؒ اور اکثر محققین کی رائے پر دونوں میں امالہ ہوگا، جبکہ جعبریؒ اھوازیؒ، ابوالعلاءؒ، ھاء کے امالہ کے قائل نہیں، حقیقتاً یہ اختلاف لفظی ہے، اس لئے کہ پہلے حرف کے امالہ سے ھاء میں ضعف آجاتا ہے، اسے جمہور تسلیم کرتے ہیں، اور ھاء میں پوری طرح امالہ نہ پایا جانا، اسے دانیؒ وغیرہ بھی تسلیم کرتے ہیں، اور یہ امالہ کوفیین کا لغت ہے، اور یہ تانیث کی ھاء کے ساتھ مختص ہے، اصلی ھاء ھاء سکتہ اور ھاء ضمیر میں نہیں ہوتا۔

(۳۳۹) وَفِیْ ھَاءِ تَانِیْثِ الْوُقُوْفِ وَقَبْلَھَا ۱ مُمَالُ الْکِسَائِیْ غَیْرَ عَشْرٍ لِیَعْدِلَا

ترجمہ: اور وقف کی ھاء تانیث میں اور اس سے پہلے (تمام حروف میں) کسائی کا امالہ ہے، سوائے دس حرفوں کے (سات مستعلیہ اور عین، حاء، الف) تاکہ وہ کسائی معتدل اور برابر کردیں۔

(۳۴۰) وَیَجْمَعُھَا حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا ۲ وَاَکْھَرُ بَعْدَ الْیَاءِ یَسْکُنُ مُیِّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۴۱) أَوِ الْكَسْرِ وَالْإِسْكَانُ لَيْسَ بِحَاجِزٍ ۳ وَيَضْعُفُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ أَرْجُلَا

ترجمه: اوران کو (دس حروف جن میں امالہ منع ہے) حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا (کا مجموعہ) جمع کررہا ہے (ان الفاظ کے معنی ہیں، آخرت اور قبر میں موٹے گنہگار کی تنگیاں اور تکلیف حق ہے، یعنی یہاں بے فکر ہونا، آخرت کا نقصان ہے) اللهم احفظنا منه. اور اَكْهَرُ کے مجموعہ کے حروف یاء کے بعد حالانکہ وہ ساکن ہو، یا کسرہ کے بعد ہو، امالہ سے پڑھا گیا ہے (جیسے كَهَيْئَةِ ، اَلْاَيْكَة ، لَكَبِيْرَة ، فِئَة ، وَالْمُؤْتَفِكَة ، الِهَة ، وَالْاٰخِرَة میں وقفاً بلاخلاف امالہ ہے)

شعر ۳: اور وہ اسکان (جو کسرہ اوران حروف کے درمیان ہو، امالہ کیلئے) مانع نہیں ہے، (اس لئے وِجْهَة اور لَعِبْرَة میں بھی بلاخلاف امالہ ہے) اور فتحہ اور ضمہ کے بعد (ان چاروں حروف اَكْهَرُ کا امالہ) پیروں کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ (مطلب یہ ہے، کہ اَكْهَرُ کے حروف اگر فتحہ یا ضمہ کے بعد ہوں تو امالہ صحیح تو ہے لیکن کسرہ کے بعد یا یائے ساکنہ کے بعد والوں کی طرح مضبوط وقوی نہیں، مثالیں اِمْرَأَةٌ ، بَكَّةَ اَلتَّهْلُكَة سَفَاهَةٍ ، سَفَرَةٍ ، وَالْعُمْرَة ۔

(۳۴۲) لَعِبْرَهْ مِائَهْ وِجْهَهْ وَالَايْكَهْ وَبَعْضُهُمْ ۴ سِوَى الْفِ عِنْدَ الْكِسَائِيِّ مَيَّلَا

ترجمه: (اَكْهَرُ کے حروف میں امالہ کی مثالیں) لَعِبْرَة اور مِأَئَة اور وِجْهَة اور لَيْكَة اوران اہل اداء کے بعض نے کسائی کیلئے الف کے سوا تمام حروف کو امالہ سے پڑھا ہے (یعنی بعض نے اَلصَّلٰوة وغیرہ کی طرح الفاظ کے الف میں امالہ نہیں کیا، باقی ھاء تانیث سے قبل ہر حرف کا امالہ کیا ہے، کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْوُقُوْفُ مصدر بمعنی وقف ہے، اور الممال مصدر میمی یعنی الاماله ھاء کی اضافت تانیث کیلئے بوجہ تخصیص ہے، اس لئے کہ الوقوف کی طرف اکیلا لفظ تانیث مضاف نہیں، بلکہ ھاء التانیث مرکب اضافی مضاف ہے، قبلها اَیْ مَا قبلها ھاء تانیث پر معطوف ہے، جعبریؒ کی رائے پر فِيْ ، عَلٰى کے معنی میں ہے، اور قِفْ مقدر کے متعلق ہے، اور وَقَبْلَهَا مُمَالُ الْكِسَائِيْ جملہ اسمیہ قِفْ کے فاعل سے حال ہے، غيرَ ، قَبْلَهَا سے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، عَشْرٍ کی تذکیر کی وجہ علی قاریؒ کی رائے پر حروف میں تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں، ضِغَاطٌ ضُغْطٌ کی جمع بمعنی تنگی۔ عَصٍ ، قَاضٍ کی طرح معلل صفت مشبہ بمعنی عَاصٍ ۔ خَظًا سَمِيْنٌ ، موٹا، مصدر خُظُوًّا ۔ اَكْهَرُ ، كَهْرٌ سے بمعنی قَهْرٌ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

وَالِاِ سُکَانُ لَیْسَ بِحَاجِزٍ یہ جملہ فعلیہ صغریٰ اور اسمیہ کبریٰ ہے، جن جگہوں میں مبتداء کی خبر جملہ ہوتا ہے، وہاں یہی صورت ہوتی ہے۔ لَیْسَ کی خبر میں باء تاکید کیلئے ہے۔ عِنْدَ، مَیَّلَا کا ظرف ہے، بتقدیر عند الاداء لِلْکسائی، الف اطلاق کا ہے، سِوٰی اَلِفٍ مَیَّلَا کے مفعول مقدر جمیع الحروف سے مستثنیٰ ہے۔

توضیح: هاء تانیث کے وقفاً کسائی کیلئے امالہ میں ناظمؒ نے دو قول بیان فرمائے ہیں، پہلا قول تو یہ ہے، کہ (۱) فَجِئْتُ زَیْنَبَ لِذَوْدِ شَمْسٍ کے پندرہ حروف اگر تانیث کی هاء سے پہلے ہوں۔

(۲) یا اَکْهَرْ کے چاروں حروف میں سے کوئی حرف ہو، اور اس سے پہلے یاء ساکنہ ہو، یا ان سے پہلے کسرہ متصل ہو، یا کسرہ اور ان کے درمیان کوئی حرف ساکن ہو، ان دو صورتوں میں تو بلا خلاف امالہ ہے، کہ یہ پہلے قول سے بھی اور دوسرے قول سے بھی نکلتا ہے۔

(۳) اور اگر هاء تانیث سے قبل خص ضغط قظ خَاعٍ سے دس حروف میں سے کوئی ہو۔

(۴) هائے تانیث سے قبل اَکْهَرْ میں سے کوئی حرف ہو، اور اس سے پہلے نہ کسرہ نہ یاء ساکنہ ہو، تو ان صورتوں میں صرف فتح، دوسرا قول اگر هاء سے پہلے الف ہو، جیسے اَلصَّلٰوة، اَلزَّکٰوة تو اس میں فتح اور باقی سب حرفوں میں امالہ، ناظمؒ اور دانیؒ کے نزدیک پہلا قول تفصیل والا مختار ہے، اور دانیؒ نے ابوالحسن سے اسی کو پڑھا ہے، اور دوسرے قول کے مطابق دانیؒ نے ابوالفتح سے پڑھا ہے۔

تفریع: دونوں اقوال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے (۱) تانیث کی هاء سے پہلے فجثت زینب لذود شمس کے پندرہ حروف ہوں تو بلا خلاف امالہ کہ اسکو کسی نے بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔

(۲) هاء سے پہلے الف ہو، تو بلا خلاف فتح کہ یہ سب کے قول پر مستثنیٰ ہے۔ (۳) قظ خص ضغط صع میں سے کوئی حرف ہو، تو فتح و امالہ دونوں، فتح اول قول پر امالہ دوسرے قول پر، اَکْهَرْ کے حروف میں سے کوئی حرف ہو، اور ان سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو، تو بلا خلاف امالہ اور اگر ما قبل فتح یا ضمہ ہو، تو امالہ و فتح دونوں۔

نوٹ: هاء تانیث وصلاً تاء ہوتی ہے، اور وقفاً کسائی کی قراءۃ میں هاء سے بدل جاتی ہے، عام ہے کہ وہ تانیث کیلئے ہو، جیسے نِعْمَة، جَنَّةٌ؛ رَحْمَة یا تلفظ میں تانیث کی تاء کی مانند ہو، اگرچہ تانیث پر دلالت نہ کرتی ہو، جیسے هُمَزَةٍ، لُمَزَةٍ، بَصِیْرَةٌ، کَاشِفَةٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي الرَّاءَاتِ

باب راء ات کی تفخیم وترقیق کے قرأ کے قواعد کے بیان میں

(۳۴۳) وَرَقَّقَ وَرْشٌ كُلَّ رَاءٍ وَّقَبْلَهَا ۱ مُسَكَّنَةً يَّاءٌ اَوِالْكَسْرُ مُوْصَلَا

ترجمه: اور ورش نے (فتحہ وضمہ والی) ہرایک راء کو باریک پڑھا ہے، جس کی حالت یہ ہو، کہ اس سے پہلے ساکن کی ہوئی یاء ہو، یا کسرہ ہو، حالانکہ وہ راء یا ساکنہ اور کسرہ سے متصل ہو (جیسے خَيْرُ ، غَيْرُ میں راء باریک اور فِيْ رَيْبٍ میں پُر کہ یاء ساکنہ متصل نہیں، نَاضِرَةٌ ، اَلْاٰخِرَةُ باریک، اور قَالَتِ امْرَأَةُ میں پُر کہ کسرہ منفصلہ ہے، نیز کسرہ لازمہ ہو، لام جارہ اور باء جارہ وغیرہ نہ ہو، جیسے لِرَسُوْلٍ ، بِرَبِّهِمْ کی راء پُر ہے۔

(۳۴۴) وَلَمْ يَرَ فَصْلًا سَاكِنًا مْ بَعْدَ كَسْرَةٍ ۲ سِوٰى حَرْفِ الْاِسْتِعْلَا سِوٰى الْخَافَكَمَّلَا

ترجمه: اوران ورش نے اس ساکن کو جو کسرہ کے بعد ہو، فاصل نہیں سمجھا (اس لئے لَعِبْرَةً وغیرہ میں راء کو باریک پڑھا ہے) سوائے استعلاء کے ساکن حروف کے سوائے مستعلیہ میں کی خاء کے پس اس نے کامل کر دیا ہے، (یعنی لَعِبْرَةً ، ذِكْرًا ، اِجْرَامِيْ میں ترقیق ہی ہے، سکون راء اور کسرہ کے مابین فاصل نہیں البتہ اگر خاء کے سوا باقی مستعلیہ حروف کسرہ وراء کے مابین ساکن ہوں، تو پھر ترقیق نہیں ہوگی، راء مفتوحہ ومضمومہ پُر ہی پڑھی جائے گی، جیسے وِقْرًا ، فِطْرَتَ اور اِخْرَاجًا میں رَاء کو باریک پڑھیں گے۔

(۳۴۵) وَفَخَّمَهَا فِي الْاَعْجَمِيِّ وَفِيْ اِرَمْ ۳ وَتَكْرِيْرِهَا حَتّٰى يُرٰى مُتَعَدِّلَا

ترجمه: اور ان ورش نے اس راء کو (کسرہ کے بعد) عجمی (اسموں ابراهيم ، اسرائیل وغیرہ) اور اِرَمَ (وَالْفَجْرِ) میں پُر پڑھا ہے، اور اس راء کے کلمہ میں مکرر آنے میں بھی پُر پڑھا ہے، تاکہ وہ (پہلی راء دوسری راء تلفظ میں) برابر بن جائے (جیسے مِدْرَارًا ، اِسْرَارًا ، فِرَارًا ، اَلْفِرَارُ ، ضِرَارًا ، دوسری راء پُر ہے، ورشؒ دونوں میں یکسانیت کیلئے پہلی کو بھی پُر ہی پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَقَبْلَهَا کی واؤ حالیہ ہے، هاء ضمیر راء کیلئے ہے۔ يَاءٌ مبتداء۔ قَبْلَهَا خبر۔ مُسَكَّنَةً حال ہے، یاء سے ذوالحال کے نکرہ ہونے کی وجہ سے اسے مقدم کیا ہے۔ اَوِ الْكَسْرِ ، یاء پر معطوف۔ مُوْصِلًا کسرہ سے حال ہے، (ابوشامہ) اور جعبریؒ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے پر یاء سے حال ہے، اور علی قاریؒ کی رائے پر کُلٌّ راء سے حال ہے، ترجمہ میں اسی کو لیا ہے۔ لَمْ یَرَ رویت قلبی۔ فَصْلًا اَیْ فَاصِلًا ۔ فَکَمَّلَا ، لَمْ پر معطوف ہے۔ یَرَ کی ضمیر ورش کیلئے۔ سَاکِنًا اول مفعول، فَاصِلًا ثانی مفعول ۔ سِوٰی حَرْفَ الْاِسْتِعْلَا کی نصب استثناء کی وجہ سے ہے، جو سَاکِنًا کے عموم سے مستثنیٰ ہے۔ سِوَ ای الخَاء ، حَرف الاستعلا سے مستثنیٰ ہے۔ فِی اِرَم عامل کے اعادہ سے فِی الْاَعْجَمِیِّ پر معطوف ہے، اس کو معطوف اس لئے لائے ہیں، کہ اس کے عجمی ہونے میں اختلاف ہے۔ وَفِی تکریرھا کی تقدیر علی قاریؒ کی رائے پر اَیْ وَفِی الْکَلِمَةِ الْمُکَرَّرَةِ فیھا الرَّاء ، یُرٰی مجازًا یُسْمَعُ کے معنی میں ہے، ضمیر راء کیلئے مُتَعَدِّلَا ، یُرٰی کے فاعل سے حال۔

فِعْلًا کے وزن والی راء کی تفخیم و ترقیق

(۳۴۶) وَتَفْخِیْمُهُ ذِکْرًا وَّسِتْرًا وَّبَابُهُ ۴ لَدٰی جِلَّةِ الْاَصْحَابِ اَعْمَرُ اَرْحُلَا

ترجمہ: اوران ورش کا ذِکْرًا اور سِتْرًا اوراس کے باب (فِعْلًا منصوب غیر مشدد اِمْرًا ، وِزْرًا حِجْرًا ، صِهْرًا ان چھیوں کلمات) کی راءات کو پُر پڑھنا (باریک کے مقابلہ میں) بڑی قدر والے اصحاب کے نزدیک منزلوں کی رو سے زیادہ آباد ہے، تفخیم کے قوی اور راجح ہونے کی طرف اشارہ ہے (ترقیق زیادات میں سے ہے) اس باب کے کل چھ الفاظ ہیں، ذِکْرًا ، سِتْرًا ، وِزْرًا ، حِجْرًا ، صِهْرًا ، اِمْرًا قیاس کے مطابق راء مرقق ہونا چاہئے، مگر ناظمؒ نے بطور استثنیٰ اسکو بیان فرمایا ہے۔

(۳۴۷) وَفِی شَرَرٍ عَنْهُ یُرَقِّقُ کُلُّهُمْ ۵ وَحَیْرَانَ بِالتَّفْخِیْمِ بَعْضٌ تَقَبَّلَا

ترجمہ: اور بِشَرَرٍ میں ان ورش سے سب ناقلین (رائے مفتوحہ کو) باریک پڑھتے ہیں، اور بعض نے حَیْرَانَ راء کی تفخیم کے ساتھ قبول کیا ہے (یعنی تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ ہیں، تفخیم زیادات میں سے ہے) یعنی بِشَرَرٍ کی پہلی راء وقف ووصل میں ورش کیلئے مرقق ہے، دوسری راء مکسورہ کی ترقیق سے یکسانیت کی وجہ سے اول بھی باریک ہوگی، حَیْرَانَ (انعام) میں تفخیم وترقیق دونوں ہیں۔

(۳۴۸) وَفِی الرَّاءِ عَنْ وَّرْشٍ سِوٰی مَا ذَکَرْتُهُ ۶ مَذَاهِبُ شَذَّتْ فِی الْاَدَاءِ تَوَقَّلَا

ترجمہ: اور راء کے بارے میں ورش سے جو میں نے بیان کیا، اس کے سوا اور بھی طرق ہیں، جو منقول ہونے میں بلند ہونے کے اعتبار سے شاذ ہیں (یعنی اہل قیروان وغیرہ نے کچھ اور الفاظ کا استثناء بھی بیان کیا ہے مگر وہ شاذ وضعیف ہیں، اس لئے ہم نے ان کو بیان نہیں کیا)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

اَلْجِلَّةُ جمع جلیل ۔ عظِیم بڑی عظمت والا۔ اَعْمَر ، اَفْعَلُ التفضیل مِنَ الْعَمَارة .رونق دار۔ عَمَرُ الْمَکَانُ مکان آباد ہوگیا،زیادہ آباد ضِدُّ الْخَرَاب ۔ اَلْاَرْحُلُ جمع رَحْلُ بمعنی مَـنْـزِلًا ای ان التفخیم آعمر منزلًا من غیرہ (سراج القاری)۔

شعر ۴: تَفْخِیمُهٗ مبتداء ضمیر ورش کیلئے۔ ذِکْرًا مفعول۔ وَبَابُهٗ معطوف علی المفعول۔ لَدٰی تفخیم کا ظرف ہے۔ جِلَّةِ الاصحاب میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے۔ اَیِ الْاَصْحَابِ الْاَجِلَّاءِ۔

شعر ۵: کُلُّهُمْ ، اَصْحَابُهٗ مقدر کی تاکید اور فاعل ہے۔ فِیْ شَرَرٍ یُرَقِّقُ کا ظرف۔ حَیْرَانَ، تَقَبَّلَا کا مفعول ہے۔

شعر ۶: مَـذَاهِبُ اَیْ معتقداتٌ مبتداء۔ دونوں جار ثَابِتَةٌ سے متعلق ہے۔ تَـوَ قَّلَا ، تَوَ قَّلَ فِی الجبل اَیْ صَعِدَ شَذَّ تَوَقُّلَا اَیْ شَذَّ اِرْتِفَاعُهَا فِیْ طُرُقِ الْاَدَاءِ ۔

توضیح: اشعار کے ترجمہ کے تحت ضروری وضاحت کر دی گئی ہے، تاہم ورش کی راء میں تفخیم و ترقیق کے قواعد کو ذیل میں ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے، تاکہ طلباء کو یاد کرنے میں آسانی ہو۔

ورش ہر راء مفتوحہ و مضمومہ کو جو کلمہ کے درمیان یا آخر میں ہو، منون ہو، یا غیر منون، مندرجہ ذیل شرائط پر باریک پڑھتے ہیں۔

(۱) راء سے قبل یاء ساکنہ اسی کلمہ میں متصل ہو، جیسے خَیْرًا ، خَبِیْرٌ ، کَبِیْرَةٌ ۔

(۲) راء سے قبل کسرہ متصلہ لازمہ ہو، اور درمیان میں صاد ، قاف ، طاء ، مستعلیہ ساکن نہ ہوں۔ اِجْـرَامِیْ اَلـذِّکْرُ ، اِخْرَاجُهُمْ ، کِبْرٌ ، اَلسِّحْرُ پس اگر (۱) راء سے قبل یاء ساکنہ متصل نہ ہو، جیسے فِیْ رَیْبٍ مُقْنِعِیْ رُؤُوْسِهِمْ ، توراء پُر ہوگی۔ (۲) کسرہ متصل نہ ہو، توراء پُر ہوگی جیسے اَبُوْكِ امْرَءَ ، قَالَتِ امْرَءَةُ. (۳) کسرہ عارضی ہو، جو ہمزہ وصلی کا ہو، جیسے اِمْرُءٌ ، اِمْرَءَةٌ.

(۴) لام جارہ یا باء جارہ کا ہو، جیسے بِرَسُوْلٍ ، لِرُقِیِّكَ ، بِرُءُوْسِکُمْ ، کسرہ عارضی کا حکم شعر نمبر ۱۰ میں آرہا ہے

مندرجہ ذیل پانچ صورتوں میں ورش بھی راء کو پُر ہی پڑھتے ہیں

اول: کسرہ اور راء کے درمیان مستعلیہ میں سے صـاد ، قـاف ، طـاء میں سے کوئی حرف ہو، جو پانچ کلمات میں پایا جاتا ہے (۱) مِصْرًا (بقرۃ۷)۔ مِصْرَ جارجگہ۔ (۲) اِصْرًا (بقرۃ۴۰)۔ اِصْرَهُمْ (اعراف۱۹)۔ (۳) قِطْرَ (کہف۱۱)۔ (۴) فِطْرَتُ (روم۴)۔ (۵) وِقْرًا (ذاریات)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

دوم: جس راء سے قبل کسرہ ہو، اور بعد میں مستعلیہ میں سے صاد ، طاء و قاف آجائے، ایسے چار کلمات ہیں (۱) اِعْرَاضًا (نساء۱۹) اور اِعْرَاضُهُمْ (انعام۳۵)۔ (۲) صِرَاطَ ، اَلصِّرَاطَ ہر جگہ۔ (۳) فِرَاقُ (کہف۷۸) اَلْفِرَاقُ (قیامۃ۲۸)۔ (۴) وَالْاِشْرَاقِ (صٓ۱۸) وَالْاِشْرَاقِ میں تفخیم اور ترقیق دونوں ہیں۔

تفخیم قیاس اور طرق کے موافق ہے، اور دانیؒ نے ابوالفتح اور ابن خاقان سے تفخیم ہی پڑھی ہے اور بعض کسرہ کی وجہ سے ترقیق کے قائل ہیں، اس لئے کہ فِـرْقٍ کی طرح اس میں بھی کسرہ کی وجہ سے قاف کی تفخیم کم ہوگئی ہے جو راء کی تفخیم کا سبب نہیں بن سکتی۔ اور دانیؒ نے ابوالحسن بن غلبون سے ترقیق ہی پڑھی ہے (غیث)۔

سوم: ساکن کے فاصلہ والے کسرہ کے بعد راء عجمی کلمات میں ہو، جو بالاتفاق تین ہیں۔

(۱) ابراهيم ۔ (۲) اسرائيل ۔ (۳) عمران۔ اور چوتھا اِرَمَ (والفجر) ہے، جو بعض کے نزدیک عجمی اور بعض کے نزدیک عربی ہے، مگر نظم تیسیر کے طرق سے اس میں بھی بلا خلاف تفخیم ہے۔

چہارم: کسرہ کے بعد راء مکرر آرہی ہو، اس طرح کے چار ہی کلمات ہیں۔ (۱) ضِـرَارًا (بقرۃ۱۹) توبہ۱۰۷)۔ (۲) مِدْرَارًا ہر جگہ۔ (۳) فِرَارًا ہر جگہ۔ اَلْفِرَارُ (احزاب۱۶)۔ (۴) اِسْرَارًا (نوح۹) ان دونوں صورتوں کو شعر نمبر۳ میں بیان کیا ہے۔

پنجم: ان کلمات کی راء جو فِـعْلًا کے وزن پر ہوں یعنی دو زبر ہوں مگر تشدید نہ ہو، اور درمیان کا ساکن مستعلیہ بھی نہ ہو، اور اس طرح کے چھ کلمات ہیں۔ (۱) ذِكْرًا ہر جگہ۔ (۲) سِتْرًا ۔ (۳) اِمْرًا (کہف)۔ (۴) وِزْرًا (طٰہٰ)۔ (۵) حِجْـرًا (فرقان)۔ (۶) وَصِهْـرًا (فرقان) ان سب میں حالین میں تفخیم و ترقیق دونوں ہیں، اور تفخیم اولی ہے، جو دانیؒ نے ابوالفتح اور ابن خاقان سے پڑھی ہے، اور جمہور کا مذھب ہے، اور ترقیق ابوالحسن سے پڑھی ہے، سِرًّا میں تشدید کی وجہ سے راء مرقق اور قِطْرًا میں استعلاء کے طاء ساکن کی وجہ سے پُر پڑھی جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راء کی تفخیم وترقیق کے اجماعی قواعد

(۳۴۹) وَلَا بُدَّ مِنْ تَرْقِيقِهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ ۷ إِذَا سَكَنَتْ يَا صَاحِ لِلسَّبْعَةِ الْمَلَا

ترجمہ: اے میرے دوست اس راء کا کسرہ کے بعد جبکہ وہ ساکن ہو، ساتوں اشراف قراء کیلئے مرقق پڑھنا ضروری ہے (جیسے مِرْيَةٍ ، فِرْعَوْنَ ، فَاصْبِرْ ، لَشِرْذِمَةٌ اور قَدْ قُدِرَ ، اَلْمَقَابِرُ ، مُسْتَمِرٌّ وقف بالاسکان وبالاشمام کی صورت میں)۔

(۳۵۰) وَمَا حَرْفُ الْاِسْتِعْلَاءِ بَعْدُ فَرَاؤُهُ ۸ لِكُلِّهِمُ التَّفْخِيمُ فِيهَا تَذَلَّلَا

ترجمہ: اور وہ کلمہ کہ اس میں راء کے بعد حرفِ استعلاء ہو، تو اس کلمہ کی راء میں تمام قراء کیلئے تفخیم آسان ہوگئی ہے، (یعنی ترقیق کے مقابلہ میں تفخیم استعلاء کے حروف سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے، اس لئے کہ باریک حروف کے بعد مستعلیہ کی ادائیگی کے لئے زبان کو پستی سے بلندی کی طرف لوٹنا پڑتا ہے، جس میں دُشواری ہے، نیز استعلاء کے وہی حروف راء کی تفخیم کا سبب بنتے ہیں، جو راء کے بعد اسی کلمہ میں متصل ہوں، جیسے اِرْصَادًا مِرْصَادَ ، قِرْطَاسٍ ، فِرْقَةٍ اور اگر دوسرے کلمہ میں ہوں تو راء پُر نہیں ہوگی، جیسے وَأَنْذِرْ قَوْمَكَ فَاصْبِرْ صَبْرًا وغیرہ)۔

(۳۵۱) وَيَجْمَعُهَا قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ وَّخُلْفُهُمْ ۹ بِفِرْقٍ جَرىٰ بَيْنَ الْمَشَائِخِ سَلْسَلَا

ترجمہ: اور ان مستعلیہ حروف کو قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ کا مجموع جمع کر رہا ہے، اور كُلُّ فِرْقٍ (شعراء۶۳) میں ان قراء کا خلاف مشائخ کے درمیان جاری ہوگیا ہے، ترقیق قاف کے کسرہ کی وجہ سے کہ اس کی تفخیم میں کمی آگئی ہے، جو راء کی تفخیم کا سبب نہیں بن سکتی۔

(۳۵۲) وَمَا بَعْدَ كَسْرٍ عَارِضٍ اَوْ مُفَصَّلٍ ۱۰ فَفَخِّمْ فَهٰذَا حُكْمُهُ مُتَبَذِّلَا

ترجمہ: اور وہ راء جو عارضی متصل کسرہ کے بعد ہو، یا منفصل کسرہ کے بعد (عارضی ہو، خواہ لازمی) ہو، تو ان دونوں کسروں والی راء کو پُر پڑھ، پس یہ اس راء کا حکم ہے، حالانکہ یہ مشہور اور استعمال ہونے والا ہے، (عارضی متصل کی مثال، اِرْجِعُوْا ، اِرْكَبْ ، کسرہ منفصل لازم کے بعد رَبِّ ارْجِعُوْنِي ۔ منفصل عارضی کے بعد، اَمِ ارْتَابُوْا) ۔

﴿النحو والعربية﴾

يَا صَاحِ اصلًا ، يَا صَاحِبُ ہے، ترخیم کی بناء پر با حذف ہوگئی، اور یہ يَا صَاحِبِي کے معنی میں ہے اور یہ نداء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، باقی تمام شعر اس کا جواب ہے، اور یہ نیبۃ مقدم ہے۔ بُدَّ کبھی اثبات میں اور اکثر نفی میں استعمال ہوتا ہے۔ تَرْقِیقُهَا ھاء، راء کیلئے ہے۔ اور بَعْدَ کَسْرَةٍ حال ہے۔ اِذْ ظرف۔ سَكَّنَتْ کی ضمیر راء کیلئے۔ لِلسبعة المَلَا۔ موصوف صفت محذوف اَیْ القراُ السبعة۔ اَلْمَلَا، اَیْ اَلْاِشْرَاف اَلتَّذَلُّلُ، الانقیاد۔ مَا موصولہ بمعنی شرط کو متضمن ہے، موصول مع الصلہ، مبتداء۔ فَرَاءُهٗ دوسری مبتداء التفخیم مبتداء الثالث۔ تَذَلُّلًا، تیسرے کی اور یہ دونوں دوسرے کی اور جملہ اسمیہ پہلے کی خبر ہے۔ قَظْ قیظ سے، امر سخت گرمی قیام کرنے کے معنی میں۔ خُصَّ گھاس سے بنا ہوا گھر۔ ضَغْطٍ اَیْ ضَیِّقٍ۔ سَلْسَلًا، جَرٰی کے فاعل سے حال۔

اِوْ اَوْ تنویع کیلئے۔ مُفَصَّلٌ کا عطف۔ مُتَّصِلٍ مقدر پر ہے، اَیْ بعدَ کسرٍ عارضٍ۔ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْفَصِلٍ۔ فَفَخِّمْ خبر، اور فاء عموم کیلئے۔ حُكْمُهٗ ھاء، مَا کیلئے ہے، جس سے راء مراد ہے۔ مُتَبَذِّلًا حُكْمُ سے حال، خرچ ہونے والا، استعمال ہونے والا۔

توضیح: ان چار اشعار میں تین قواعد کا بیان ہے، جو ترجمہ اور امثلہ میں غور کرنے سے آسانی سے سمجھے جا سکتے ہیں ان کی قدرِ توضیح یہ ہے۔

(۱) راء ساکن ماقبل کسرہ لازمی متصل ہو، اور راء کے بعد اسی کلمہ میں مستعلیہ حرف نہ ہو، عام ہے، کہ راء کا سکون لازمی ہو، یا عارضی ہو، راء کلمہ کے درمیان ہو، یا آخر میں، تو قراُ سبعہ اس کی ترقیق پر متفق ہیں، مثالیں فِرْعَوْنُ، مِرْيَةٍ، فَانْتَصِرْ، اَلْمَقَابِرَ وقفا۔ مُسْتَمِرٌّ، وقف بالاسکان یا بالاشمام میں۔

(۲) جس راء میں ورش کیلئے یا تمام قراُ کیلئے ترقیق کا قاعدہ پایا جاتا ہو، اور اس کے بعد مستعلیہ حرف آ جائے اگر چہ ورش کے قاعدہ میں الف کے فاصلہ سے ہوں یا بغیر فاصلہ کے جیسے اجماعی صورت میں ہے، وہ راء سب قراُ کیلئے پُر پڑھی جاتی ہے۔ یاد رہے، کہ ورش کے قاعدہ پر ضاد، طاء اور قاف، اور تمام قراُ کے قاعدہ پر صاد، طاء، قاف، راء ساکن کے بعد واقع ہوتے ہیں، باقی مستعلیہ کہیں راء ساکن کے بعد نہیں آتے ورش کے قاعدہ کی وضاحت شعر نمبر ۲ کے ضمن میں ہو چکی ہے، البتہ تمام قراُ کے اس قاعدہ کے پانچ کلمات قرآن میں آئے ہیں۔

(۱) قِرْطَاسٍ (انعام ۷) (۲) وَاِرْصَادًا (توبہ ۱۰۷) (۳) فِرْقَةٍ (توبہ ۱۲۲، ۱۵) (۴) مِرْصَادًا (نبا ۲۱) لَبِالْمِرْصَادِ (والفجر) (۵) كُلُّ فِرْقٍ۔ فِرْقٍ میں قاف کے کسرہ کی وجہ سے خلف فی الحالین ہے نشر نے دونوں وجوہ کو صحیح قرار دیا ہے، البتہ ترقیق کو ترجیح دی ہے، اور اگر استعلاء کا حرف دوسرے کلمہ میں ہو، تو سب اپنے قاعدہ پر ہیں۔ اَلْمُدَّثِّر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

قُمْ ، لِتُنْذِرَ قَوْمَكَ ورش کیلئے باریک، اور باقین کے لئے پُر، اور فَاصْبِرْ صَبْرًا ، اَنْذِرْ قَوْمَكَ سب کے لئے باریک ہے۔

(۳) راء کسرہ عارضی یا کسرہ منفصلہ کے بعد ہو، عام ہے، کہ وہ راء مفتوحہ یا مضمومہ ہو، جس میں صرف ورش کی ترقیق ہوتی ہے، جیسے عارضی کسرہ کے بعد، اِمْرُءٌ ، اِمْرَأَةٌ اور سب قرأ کیلئے کسرہ عارضی متصل کے بعد اِرْكَبْ ، اِرْجِعُوْا ۔ ہمزہ وصل چونکہ بنفسہا عارضی ہوتا ہے، اسلئے اس کی حرکت کسرہ بھی عارضی ہے، کسرہ لازم منفصل کے بعد، جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ ، اِنِ ارْتَبْتُمْ ، اَمِ ارْتَابُوْا ۔ یا عارض منفصل کے بعد، جیسے اَمِ ارْتَابُوْا ۔ اور ورش کیلئے کسرہ عارض منفصل، جیسے اِنِ امْرُءٌ ، قَالَتِ امْرَءَةُ ، ورش کیلئے کسرہ لازم منفصل، جیسے بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ، بِاَمْرِ رَبِّكَ ، فِي المدينةِ امْرَءَةُ۔ اور ورش کیلئے لام و باء جارہ کے بعد جیسے بِرَسُوْلٍ ، لِرَبِّكَ ۔ اس لئے کہ حرف جر کلمہ سے تقدیرًا منفصل ہوتی ہے، جار مجرور دو مستقل کلمے ہیں، ایک اسم دوسرا حرف، اگرچہ لفظًا وخطًا متصل ہوتے ہیں، حکمًا وتقدیرًا منفصل کے حکم میں ہیں۔

(۳۵۳) وَمَا بَعْدَهُ كَسْرٌ اَوِ الْيَا فَمَا لَهُمْ ۱۱ بِتَرْقِيقِهِ نَصٌّ وَّثِيقٌ فَيَمْثُلَا

ترجمہ: اور وہ راء جس کے بعد کسرہ یا یاء ہو، تو اس کی ترقیق کے بارے میں ان (قرأ کے ہاں) کوئی قوی نص نہیں، تاکہ وہ مثال بن سکے، (جیسے مَرْيَمَ ، قَرْيَةٍ ، اَلْمَرْءِ کو بعض حضرات قیاس کی بنیاد پر باریک پڑھتے ہیں، لیکن ناظمؒ اس کا رد فرما رہے ہیں، کوئی صریح نص نہ ہونے کی بناء پر، اور اس اگلے شعر میں قرأت میں اس طرح کے قیاس کی نفی فرماتے ہیں۔

(۳۵۴) وَمَا لِقِيَاسٍ فِي الْقِرَاءَةِ مَدْخَلٌ ۱۲ فَدُوْنَكَ مَا فِيْهِ الرِّضَا مُتَكَفِّلَا

ترجمہ: اور قیاس کیلئے قرأت (یعنی قرآن) میں کوئی دخل نہیں (یعنی ایک منقول قاعدہ کلیہ کو دیکھ کر اپنے سے کوئی دوسرا قاعدہ بنالے، اس کا کسی کو حق نہیں) پس تو اس نقل متواتر کو لازم پکڑ لے، جس میں (آئمہ) کی پسندیدگی ہے، اس حال میں کہ تو اسی کی (حفاظت) کا ذمہ دار بننے والا ہو۔

توضیح: یعنی یہ جائز نہیں، کہ ورش کیلئے اس راء کو جس کے بعد یاء یا کسرہ ہو، ماقبل کے کسرہ و یاء پر قیاس کرتے ہوئے باریک پڑھا جائے، یا دوسرے قرأ کیلئے قیاس کے قواعد گھڑ لئے جائیں، قرأت کے لئے تواتر اور صحیح سند اور تَلَقِّی مشائخ ضروری ہے، لہٰذا جو کچھ مشائخ و آئمہ سے منقول ہے، اسی کو لازم سمجھا جائے۔

نوٹ: باب الامالہ میں وَقِسْ لِتَنْضُلَا سے لفظ کی چند مثالوں پر اسی طرح کے دوسرے الفاظ قرآن مجید میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، اور یہ قیاس جائز ہے، اور یہاں جس قیاس کی نفی ہے، وہ اپنی رائے سے قیاس کے ذریعہ ایک قاعدہ کلیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنالینا ہے، جس کی ممانعت ہے، کہ چونکہ اَلْمَرْءُ ، قَرْيَةٍ ، مَرْيَمَ میں راء کے بعد کسرہ اور یاء ساکنہ ہے، اور یہ راء سے پہلے جس طرح راء کی ترقیق کا سبب ہوتا ہے، اسی طرح بعد میں بھی ہونا چاہئے، اور بغیر کسی نقل متواتر کے تین کلموں کی تخصیص کر لینا، اس کا کوئی جواز نہیں، لہٰذا ان میں تفخیم ہی پڑھی جائے گی۔

﴿النحو والعربية﴾

وَمَا مبتداء۔ فَمَالَهُمْ نَصٌّ خبر۔ فَيَمْثُلَا منصوب اَنْ مقدر، جوابِ نفی کی بناء پر۔ وَثِيْقٌ ، اَیْ قَوِیٌّ مُعْتَمَدٌ ۔ مُثُوْلٌ، ظُهُوْرٌ سے ہے، اَیْ فَيَظْهَرُ. ۱۲ مَا نافیہ۔ فِیْ مَدْخَلٍ (دخول) کے متعلق ہے۔ فَدُوْنَكَ اسم فعل، اَیْ اَلْزَمْ، فاءِ تعقیبیہ۔ مُتَكَفَّلَا بفتح فاء و بکسرہ، اَیْ مُتَحَمَّلَا فتحہ کی صورت میں مفعول سے اور کسرہ فاء کی صورت میں فاعل سے حال۔

راء موقوفه كي تفخيم وترقيق

(۳۵۵) وَتَرْقِيْقُهَا مَكْسُوْرَةً عِنْدَ وَصْلِهِمْ ۱۳ وَتَفْخِيْمُهَا فِي الْوَقْفِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

ترجمه: اس راء کی ترقیق اس حال میں کہ وہ مکسور ہو، ان (قراً) کے وصل میں ثابت ہے، اور اسکی تفخیم وقف میں مختلف شامل ہونے والی صورتوں کو جامع ہے۔

کسرہ والی راء ہر حال میں سب قراً باریک پڑھتے ہیں، کلمہ کی ابتداء، درمیان اور آخر میں ہو، خواہ کسرہ اصلی یا عارضی ہو، مثالیں رِجَالٌ ، فَرِحِيْنَ ، دُسُرٍ ، اَنْذِرِ النَّاسَ ، وَانْحَرِ اِنَّ ورش کی قراءت پر وقف میں راء ساکن ہو جاتی ہے، اسلئے اس کے ماقبل اگر زبر ، پیش ہو، تو پُر، اور زیر ہو، تو باریک ہوتی ہے، جیسے بِالْبَصَرُ ، وَنَهَرٌ ، اَلْعُمُرُ ، فِی الزُّبُرِ ماقبل مفتوح و مضموم ہونے کی وجہ سے مفخم ہے، یا ماقبل الف ہو مُضَآرَّه یا واؤ ہو، فُطُوْرٍ. یا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، اس سے پہلے زبر یا پیش ہو، اَلْعُسْرَ ، اَلْقَدْرُ تو تفخیم واجب ہے۔

(۳۵۶) وَلٰكِنَّهَا فِي وَقْفِهِمْ مَعْ غَيْرِهَا ۱۴ تُرَقَّقُ بَعْدَ الْكَسْرِ اَوْمَا تَمَيَّلَا

ترجمه: لیکن وہ راء مکسورہ (جو کلمہ کے آخر میں ہو) ان قراً کے وقف کی صورت میں اس حال میں کہ وہ اپنے ماسوا (فتحہ ، ضمہ ، سکون والی راء) کے سمیت ہو، کسرہ اور امالہ والے الف کے بعد باریک پڑھی جاتی ہے۔

(۳۵۷) اَوِ الْيَاءِ تَأْتِيْ بِالسُّكُوْنِ وَرَوْمُهُمْ ۱۵ كَمَا وَصْلِهِمْ فَابْلُ الذَّكَاءَ مُصَقَّلَا

ترجمه: اور یاء کے بعد بھی باریک پڑھی جاتی ہے، جو ساکن ہونے کی حالت میں آرہی ہو، اور ان قراً کا روم کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف ان کے وصل کی طرح ہے، پس تو سمجھ کی تیزی کو آزما، اس حال میں کہ وہ خوب صاف کی ہوئی ہے۔

(۳۵۸) وَفِيمَا عَدَا هٰذَا الَّذِىْ قَدْ وَصَفْتُهٗ ۱۶ عَلَى الْاَصْلِ بِالتَّفْخِيمِ كُنْ مُتَعَمِّلَا

ترجمہ: اور اس مذکورہ بیان کے ماسوا صورتوں میں کہ جس کو میں نے ذکر کیا ہے، اصل کی بناء پر تفخیم راء پر عمل کرنے والا ہو، یعنی راء میں تفخیم اصل اور اکثر ہے، لہٰذا ورش کیلئے اور جمہور کیلئے میں نے جن قواعد میں ترقیق کو بیان کیا ہے، وہاں ترقیق ہوگی، اور جہاں میرا بیان خاموش ہے، وہاں پر آپ تفخیم کو پڑھیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَتَرْقِيقُهَا مبتداء۔ عِنْدَ وَصْلِهِمْ خبر۔ اور وَتَفْخِيمُهَا مبتداء۔ اَجْمَعُ خبر۔ اَشْمَلَا تمیز۔ لٰكِنْ استدراک ہے تَفْخِيمُهَا سے۔ لٰكِنَّهَا اور غَيْرَهَا کی ھاء، راء کیلئے ہے۔ مَعْ بمعنی واؤ۔ تُرَقَّقُ، لٰكِنْ کی خبر۔ ضمیر راء کیلئے۔ اَوْ مَا تَمَيَّلَا کا عطف کسرہ پر ہے۔ مَا بمعنی اَلَّذِىْ، اَىْ بَعْدَالَّذِىْ يُمَالُ اَوِالْيَاءِ۔ تَأْتِىْ جملہ حال واقع ہو رہا ہے۔ وَرَوْمُهُمْ كَمَا وَصْلِهِمْ مبتداء، وخبر۔ یا زائدہ۔ مُصَقَّلَا صفت، مصدر محذوف، اَىْ بَلَاءً مُصَقَّلَا۔ اِبْلُ اَمْرٌ مِنَ الْبَلَاءِ، بَلَا يَبْلُوْا بمعنی امتحان۔ الزكاء، جِدَّةُ الذِّهْنُ، وَسُرْعَةُ الْفَهْمِ۔ اَلتَّصْقِيْلُ بمعنی اَلصِّقَلُ، وَهُوَ اَزَالَةُ الصَّدَاءِ، مُصَقَّلَا مبالغه مَصْقولاً۔ عَدَا فعل بمعنی جَاوَزَ۔ اور اگر حرف ہو، تو بمعنی غَيْرَ ہے۔ هٰذَا، عَدَا کا منصوب یا مجرور۔ اَلَّذِىْ صلہ سمیت، هذا کی صفت۔ تَعَمَّلَ آہستہ آہستہ کام کرنا۔

توضیح: یعنی راء موقوفہ متطرفہ مکسورہ ہو، مفتوحہ ہو، مضمومہ ہو، وقف بالاسکان اور بالاشمام میں خود ساکن ہو جاتی ہے، اب ماقبل کی تین حالتوں میں باریک ہوتی ہے۔

(۱) کسرہ کے بعد، متصلہ ہو، یا منفصلہ۔ راء مکسورہ موقوفہ کی مثالیں: مُدَّكِرٍ، مُقْتَدِرٍ، ذِى الذِّكْرِ مِنَ السِّحْرِ۔ راء مفتوحہ و مضمومہ موقوفہ ماقبل کسرہ کی مثالیں: مِنْ اَسَاوِرَ، وَازْدُجِرَ، اَنْتَ مُنْذِرٌ۔

(۲) راء مکسورہ متطرفہ موقوفہ بالاسکان و بالاشمام بعد الف ممال کے باریک ہوگی، جیسے اَنْصَارُ، كِتَابَ الْاَبْرَارِ۔ راء مفتوحہ و مضمومہ سے قبل کہیں امالہ نہیں ہوا۔

(۳) راء مکسورہ مفتوحہ مضمومہ موقوفہ سے بالاسکان و بالاشمام قبل یاء ساکنہ ہو، جیسے بَشِيْرٍ، مِنْ خَيْرٍ لَاضَيْرَ، فَهُوَ خَيْرٌ، وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ۔

نوٹ: راء موقوفہ کے ماقبل کسرہ منفصلہ ہو، اور کسرہ وراء کے درمیان حرف ساکن مفخم ہو، جیسے عَيْنَ الْقِطْرِ، مِصْرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تفخیم وترقیق دونوں ہیں، اول میں ترقیق، اوردوئم میں تفخیم اولیٰ ہے۔ قولہٗ، وَرَوْمُهُمْ كَمَا وَصْلِهِمْ یعنی وقف بالروم میں راء کی تفخیم وترقیق کا حکم وہی ہے، جو وصل کی صورت میں ہے، یعنی اگر وصل میں مکسور ہونے کی صورت میں باریک ہے، تو روم سے وقف میں بھی باریک ہوگی، اور اگر مضموم ہونے کی حالت میں وصلاً پُر ہوگی، تو وقف بالروم میں بھی پُر ہوگی۔ اور اگر ورش کیلئے بعد الکسر اور بعد یاء ساکنہ وصلاً ورش کیلئے باریک ہوگی، تو وقف بالروم میں بھی باریک ہوگی، یعنی روم میں راء کی اپنی حرکت کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ اللَّامَاتِ

باب لام کی تفخیم وترقیق کے بیان میں

(۳۵۹) وَغَلَّظَ وَرْشٌ فَتْحَ لَامٍ لِّصَادِهَا ۱ اَوِالطَّاءِ اَوْلِلظَّاءِ قَبْلُ تَنَزُّلَا

ترجمہ: اور ورش نے فتحہ والے لام کو پُر پڑھا ہے، صاد ، طاء اور ظاء کی وجہ سے کہ جب یہ لام سے پہلے آرہے ہوں۔

(۳۶۰) اِذَافُتِحَتْ اَوْسُكِّنَتْ كَصَلَاتِهِمْ ۲ وَمَطْلَعِ اَيْضًا ثُمَّ ظَلَّ وَيُوْصَلَا

ترجمہ: جس وقت کہ یہ حروف (صاد ، طاء ، ظاء) مفتوح ہوں یا ساکن کئے گئے ہوں، جیسے صَلَاتِهِمْ اور مَطْلَعِ الْفَجْرِ ، ظَلَّ اور يُوْ صَلَ (تغلیظ وتفخیم ہم معنی ہیں، لیکن تغلیظ لام میں اور تفخیم اکثر راء کے لئے استعمال ہوتی ہے، باقی قراءً باریک پڑھتے ہیں، صرف ورش کیلئے مندرجہ ذیل شرط پر لام پُر ہوتا ہے)۔

لام مفتوح ہو، مشدد ہو، یا مخفف، اور اس سے پہلے صاد ، طاء ، ظاء مفتوح ہوں، یا ساکن ہوں، اور اگر لام پر وقف کردیا جائے، تو علامہ جزری وشاطبی کی ترجیح تغلیظ لام ہی کی ہے، جیسے اَنْ يُّوْ صَلَ)۔

(۳۶۱) وَفِيْ طَالَ خُلْفٌ مَعْ فِصَالًا وَعِنْدَ مَا ۳ يُسَكَّنُ وَقْفًا وَالْمُفَخَّمُ فُضِّلَا

ترجمہ: اور لفظ طَالَ اور فِصَالًا میں خُلف ہے، اور اس وقت بھی خُلف ہے، کہ وقفاً لام ساکن کیا گیا ہو، اور تفخیم کو فضیلت دی گئی ہے، یعنی ان دونوں مثالوں میں لام مفتوحہ اور طاء ، صاد کے مابین الف فاصل آگیا ہے، لہٰذا لام کی تفخیم وترقیق دونوں جائز ہیں، اور اسی طرح لام پر وقف کی صورت میں جیسے اَنْ يُّوْ صَلُ تو تفخیم اولیٰ ہے، اور ترقیق بھی جائز ہے، علامہ جزری وشاطبی کے ہاں تفخیم کی فضیلت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح : یعنی جن صورتوں میں لام مفخّم ہوتا ہے، وہاں ذوات الیاء الف بھی آرہا ہو، تو اس لام کی تفخیم وترقیق کا حکم بھی خلف ہے، یعنی تفخیم وترقیق دونوں مگر یہ خلف امالہ پر مرتب ہے، جو باب الامالہ میں بیان ہوا ہے، کہ ورش ذوات الیاء الفات میں فتح اور تقلیل دونوں پڑھتے ہیں، البتہ گیارہ مشہور سورتوں کی رؤس آیات میں صرف تقلیل پڑھتے ہیں، تو ورش کیلئے ان لامات کی فتح کے ساتھ تغلیظ اور تقلیل کے ساتھ ترقیق ہوگی، اور رؤس آیات میں تقلیل کے ساتھ صرف ترقیق پڑھیں گے۔

(۳۶۲) وَحُكْمُ ذَوَاتِ الْيَاءِ مِنْهَا كَهٰذِهٖ ۞ وَعِنْدَ رُءُوْسِ الْاٰيِ تَرْقِيْقُهَا اعْتَلَا

ترجمہ: اوران لامات کا حکم جوالفات ذوات الیاء کے ساتھ ہیں، اسی طرح ہے، (یعنی تفخیم وترقیق، جیسے مُصَلًّى ، يَصْلٰى کہ طَالَ اور بَطَلَ کی طرح ان میں بھی دونوں وجوہ ہیں) اور رؤس الآیات میں لام کی ترقیق ہی عالیشان ہوگئی ہے (چونکہ گیارہ مشہور سورتوں کی رؤس آیات میں ورش کی صرف تقلیل ہے لہٰذا تقلیل کے ساتھ ان میں لام کی ترقیق ہی ہوگی، تغلیظ لام اور تقلیل جمع نہیں ہوسکتے)۔

(۳۶۳) وَكُلٌّ لَدٰى اسْمِ اللّٰهِ مِنْ م بَعْدِ كَسْرَةٍ ۞ يُرَقِّقُهَا حَتّٰى يَرُوْقَ مُرَتَّلَا

ترجمہ: اور سب قرأ اسم جلالہ میں کسرہ کے بعد ترقیق اختیار کرتے ہیں، تاکہ وہ (اللہ کا نام سننے والے کو) خوشنما معلوم ہو۔ حالانکہ وہ (نام ترقیق لام سے) ہموار بنادیا گیا ہے (یعنی چونکہ کسرہ بھی باریک ہے، اور اس کے بعد لام بھی باریک پڑھنے میں اسم اعظم کا تلفظ ہموار ومناسب ہوکر عمدہ ہوگیا ہے۔

(۳۶۴) كَمَا فَخَّمُوْهُ بَعْدَ فَتْحٍ وَّضَمَّةٍ ۞ فَتَمَّ نِظَامُ الشَّمْلِ وَصْلًا وَّفَيْصَلَا

ترجمہ: جس طرح ان سب قرأ نے اس (لفظ اللہ کے لام) کو فتحہ اور ضمہ کے بعد پُر پڑھا ہے، پس (لام کی) جماعت (کے مسائل) کا اکھٹا ہونا کامل ہوگیا ہے، وصل کی حالت میں بھی اور وقف کی حالت میں بھی، (یعنی وقفی حالت اور وصلی حالت میں لام کے احکامات مکمل ہوگئے ہیں، یا یہ مطلب ہے، کہ لام سے قبل تینوں حرکات کے متصل یا منفصل ہونے میں تفخیم وترقیق کے احکام مکمل ہوگئے ہیں، کہ لام جلالہ سے پہلے کسرہ متصل ہو، یا منفصل تو لام باریک ہوگا، جیسے لِلّٰهِ ، بِاللّٰهِ ، قُلِ اللّٰهُ ، قُلِ اللّٰهُمَّ ، اور اگر فتحہ وضمہ ماقبل متصل یا منفصل ہو، تو لام پُر ہوگا، جیسے تَاللّٰهِ ، قَالَ اللّٰهُ ، رُسُلُ اللّٰهِ ، مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ ۔

نوٹ : سوسی کی روایت میں نَرَى اللّٰهَ ، وَسَيَرَى اللّٰهُ میں اسم اللہ کے لام سے قبل امالہ ہے، تو اس لام میں تفخیم وترقیق دونوں وجوہ جائز ہیں، اور نشر کی تحقیق پر ناظم کی رائے میں تفخیم اولیٰ ہے، اور أَغَيْرَ اللّٰهِ ، ذِكْرُ اللّٰهِ میں ورشؒ کی قرأت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راء کی ترقیق کے بعد لام کی تفخیم ہی پڑھی جائے گی، ترقیق نہیں ہوگی، اور بعض کا یہ قیاس کہ امالہ کے بعد والے لام کی طرح ترقیق کے بعد والے میں بھی دونوں وجوہ درست ہیں، یہ صحیح نہیں۔

فائدہ : اسم اللہ میں لام کی تفخیم عظمت کی وجہ سے ہے، گو کہ لام میں ترقیق اصل ہے، اور راء میں تفخیم اصل ہے، اس لئے لام سے پہلے کسرہ منفصل و عارضی ہونے کی صورت میں بھی لام باریک ہوتا ہے، جب کہ راء پُر پڑھی جاتی ہے، علماء عربیت بھی اسم اعظم کی تفخیم و ترقیق میں قراء کے ساتھ متفق ہیں، اور یہ غیر قرآن میں بھی جاری ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

فَتَحَ لَامٍ کی بجائے لَامَ فَتْحٍ اولیٰ تھا (علی قاری) صَادِ هَا کی ضمیر لام کیلئے ہے۔ قَبْلَ، تَنَزَّلَا کا ظرف ہے، اس کی ضمیر حروف ثلاثہ کیلئے ہے۔ اِذَا، غَلِّظَ کا ظرف ہے، یا مفعول فیہ ہے۔ کَصَلَاتِهِمْ اَلْمُغَلَّظُ مقدر کی خبر۔ اَیْضًا مصدر، رَاجِعًا کے معنی میں صَلَاتِهِمْ سے حال ہے۔ اَیْ رَاجِعًا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ اَمْثِلَةِ الثَّلَاثَةِ مُنْضَمًّا اِلٰی صَلَاتِهِمْ۔ ثُمَّ واؤ کے معنی میں۔ یُوْصَلَا الف اطلاق کا ہے۔

شعر ۵ : فِیْ اور عِنْدَ ثَابِتٌ سے متعلق ہے، اور مفعول فیہ ہوکر خُلْفٌ کی خبر ہے۔ وَقْفًا، یُسَكَّنُ کا مفعول فیہ، اَیْ ذَاوَقْفٍ۔ وَالْمُفَخَّمُ مصدر میمی۔ مِنْهَا، کَائِنَةٍ سے متعلق ہے، اور ذوات الیاء سے حال ہے۔ عِنْدَ ترقیق کا مفعول فیہ۔ کُلٌّ کی تنوین بعوض مضاف الیہ ہے، اَیْ وَکُلٌّ قَارِئٍ۔ لَدٰی یُرَقِّقُ کا مفعول فیہ۔ مِنْ، یُرَقِّقُ سے متعلق ہے، یَرُوْقُ اَیْ یُعْجِبُ۔ مُرَتَّلًا، رَتَّلٌ سے، ہموار۔ کَمَا، مَا مصدریہ کاف کَائِنًا سے متعلق تَرْقِیْقًا مقدر کی صفت ہے، جو شعر نمبر ۵ میں یُرَقِّقُهَا کا مفعول مطلق ہے، اَیْ تَرْقِیْقًا کَتَفْخِیْمِ کُلِّهِمُ اللَّامَ۔ فَخِّمُوْهُ کی ھاء لفظ اللہ کیلئے ہے، مضاف الیہ مقدر ہے، اَیْ فَخِّمُوْا لَامَهٗ۔ نِظَامُ الشَّمْلِ، اَیْ اِجْتِمَاعُ جَمَاعَةِ اللَّامِ، اَیْ کَمَلَ جَمِیْعُ مَسَائِلِ الْمُتَفَرِّقَةِ فِی التَّفْخِیْمِ وَالتَّرْقِیْقِ کَمَا یُتِمُّ نِظَامُ الشَّمْلِ وَصْلًا وَفَیْصَلًا دونوں مصدر نظام یا شمل سے حال، بمعنی مفعول۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی اَوَاخِرِ الْكَلِمِ

باب کلمات کے آخر پر وقف بالسکون روم واشمام کے بیان میں

(۳۶۵) وَالْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ وَهُوَ اشْتِقَاقُهُ ۱ مِنَ الْوَقْفِ عَنْ تَحْرِيكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا

ترجمہ: اوراسکان وقف کی اصل ہے، اور یہ مشتق ہے، اَلْوَقْفُ عَنْ تَحْرِيكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا سے جس کا مطلب ہے، اس حرف کے حرکت دینے سے رُک جانا، جو (وقف میں حرکت) سے جدا ہو گیا ہے (یعنی اصطلاحی وقف لغوی وقف سے لیا گیا ہے، جس کی اصل اَلْوَقْفُ عَنِ الشَّيْءِ کسی چیز سے رُک جانا اور اصطلاحی وقف بھی حرکات کا ترک ہے، اور چونکہ وقف راحت اور آرام کیلئے ہوتا ہے، اور اسکان میں روم واشمام وغیرہ کے مقابلہ میں نہ حرکت کا کوئی حصہ ہوتا ہے، اور نہ ہی اشارہ، اور پھر یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے نیز وقف ابتداء کی ضد ہے، اور ابتداء میں حرکت ہوتی ہے، لہٰذا وقف میں سکون ہونا چاہئے، اس لئے اسے اصل الوقف ٹھہرایا ہے۔

(۳۶۶) وَعِنْدَ اَبِي عَمْرٍو وَّكُوفِيِّهِمْ بِهٖ ۲ مِنَ الرَّوْمِ وَالْاِشْمَامِ سَمْتٌ تَجَمَّلَا

ترجمہ: اور ابوعمرو اور کوفیین کے یہاں وقف میں روم واشمام کا بھی ایک ایسا طریقہ ثابت ہوا ہے، جو خوبصورت ہے۔

(۳۶۷) وَاَكْثَرُ اَعْلَامِ الْقُرْاٰنِ يَرَاهُمَا ۳ لِسَائِرِهِمْ اَوْلَى الْعَلَائِقِ مِطْوَلَا

ترجمہ: اور قرآن کے اکثر مشہور مشائخ ان دونوں (روم واشمام) کو تمام قراً کیلئے بھی بہتر خیال کرتے ہیں، دلی تعلقات میں اسی کی طرح (یعنی باقی قراً سے اگرچہ کوئی تصریح روم واشمام کے بارے میں نہیں، مگر قراً ومشائخ نے سب ہی کیلئے اسے پسند کیا ہے)۔ عَلَائِق، افکار، نظریات۔ مِطْوَلْ رسی، یعنی افکار ونظریات میں بہترین لڑی سمجھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۱: اَلْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ، مبتداء اور خبر۔ هُوَ مبتداء۔ اِشْتِقَاقُهٗ مبتداء ثانی۔ مِنَ الْوَقْفِ خبر۔ عَنْ تَحْرِيكِ الْوَقْفِ کا صلہ۔ تَعَزَّلَا حرف کی صفت، یا تحریک کی، اور ضمیر موصوف کیلئے ہے تَعَزَّلَهٗ، اِعْتَزَلَهٗ، اَعْزَلَهٗ ہم معنی ہیں، اَيْ تَجَرَّدَ۔

شعر ۲: عِنْدَ ثَابِتٌ کا ظرف اور سَمْتٌ کی خبر مقدم ہے۔ بِهٖ بھی اسی سے متعلق ہے۔ مِنَ الرَّوْمِ كَائِنًا سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق ہوکر تَجَمُّلَا کے فاعل سے حال ہے۔ وَالْإِشْمَامُ وَاؤ بمعنی اَوْ تنویع۔ اَکْثَرُ معنًی جمع لفظاً واحد اس کی خبر۔ یَرٰی بمعنی یختارُ واحد ہے۔ لِسَائِرِ کالام یَرٰی کے متعلق ہے۔ عَلَا یُقِ جمع عَلَاقَۃٌ بمعنی مَا یَتَعَلَّقُ بہ مِطْوَلًا، اَوْلٰی کے فاعل سے تمیز ہے۔ اَعْلَامُ، عَلَمَ کی جمع، راستہ کا نشان، یا پہاڑ۔ وھاھُنَا استعارۃ لمشائخ القرأ۔

توضیح: ان اشعار میں وقف کی تین اقسام بیان کی ہیں ﴿۱﴾ اسکان ﴿۲﴾ روم ﴿۳﴾ اشمام، اور ان میں اسکان اصل ہے، ترجمہ کے ذیل میں اس کی وجوہ بیان کردی ہیں، وقف کی تعریف آخر کلمہ غیر موصول پر سانس لیکر ٹھہرنا، جبکہ تلاوت جاری رکھنے کا ارادہ ہو، ورنہ قطع کہلاتا ہے، وقف بالاسکان تو تمام قرأ سے ثابت ہے البتہ روم واشمام نص کے طور پر بصری اور کوفیین ہی سے ثابت ہے، لیکن اہل اداء نے تمام قرأ کیلئے پسند کیا ہے، لہٰذا تینوں سے وقف کرنا تمام قرأ کیلئے جائز ہے۔

﴿۳۶۸﴾ وَرَوْمُکَ اِسْمَاعُ الْمُحَرَّکِ وَاقِفًا ۴ بِصَوْتٍ خَفِيٍّ کُلَّ دَانٍ تَنَوَّلَا

ترجمہ: اور تیرا روم کرنا وقف کرتے ہوئے متحرک کا خفی آواز سے ہر اس نزدیکی والے کو سنا دینا ہے، کہ وہ اس کو پالے (یعنی روم میں حرکت ضمہ وکسرہ کا ایسی ہلکی خفی آواز سے اداء کرنا ہوتا ہے، کہ قریب والا جو بہرہ نہ ہو، اور غیر متوجہ بھی نہ ہو، وہ سن لے)۔

﴿۳۶۹﴾ وَالْاِشْمَامُ اِطْبَاقُ الشِّفَاہِ بُعَیْدَ مَا ۵ یُسَکَّنُ لَا صَوْتٌ ھُنَاکَ فَیَصْحَلَا

ترجمہ: اور اشمام اس حرف کے ساکن کئے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد یعنی فوراً ہونٹوں کا بند کرلینا (کلی کی طرح گول کرلینا) ہے، یہاں آواز بالکل نہیں ہوتی کہ گلا گھٹ جائے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلرَّوْمُ، لُغَۃً اَلطَّلَبُ۔ اِصْطِلَاحًا ذِکْرُ خَفِيٍّ، جو ظاہر کی ضد ہے۔ اَلدَّانُ قریب۔ تَنَوَّلَا، یُقَالُ نَوَّلْتُہٗ فَتَنَوَّلَ، اَیْ اَعْطَیْتُہٗ فَاَخَذَ۔ بُعَیْدَ تصغیر بعدُ کی جو اطباق کا ظرف ہے۔ مَا مصدریہ اَیْ بَعْدَ التَّسْکِیْنِ لَا مُشَبَّہٌ بِلَیْسَ۔ صَوْتٌ اسکا اسم ہے۔ ھناک خبر ہے۔ فَیَصْحَلَا منصوب اَنْ مقدر، نفی کا جواب بالفاء۔ صَحِلَ صَوْتُہٗ جب کسی کا گلا گھٹ جائے، تو بولا جاتا ہے۔

توضیح: ناظمؒ فرماتے ہیں، کہ اشمام میں صرف حرکت کی طرف اشارہ ہوتا ہے، روم کی طرح ہلکی سی آواز بھی بالکل نہیں ہوتی، گلا گھٹنے سے چونکہ آواز ضعیف ہوجاتی ہے، اور روم میں بھی آواز ضعیف ہی ہوتی ہے، اشمام میں اس کی نفی فرمادی یہی وجہ ہے، کہ اشمام کو نابینا معلوم نہیں کرسکتا البتہ روم کو قریب والا سن سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۰) وَفِعْلُهُمَا فِي الضَّمِّ وَالرَّفْعِ وَارِدٌ ٦ وَرَوْمُکَ عِنْدَ الْكَسْرِ وَالْجَرِّ وُصِّلَا

ترجمة: اورضمہ اور رفع میں ان دونوں (روم واشام) کا اداء کرنا آیا ہے اور کسرہ اور جر میں تیرا روم ہی کرنا پہنچایا گیا ہے۔

(۳۷۱) وَلَمْ يَرَهُ فِي الْفَتْحِ وَالنَّصْبِ قَارِئٌ ٧ وَعِنْدَ إِمَامِ النَّحْوِ فِي الْكُلِّ أُعْمِلَا

ترجمة: اور اس روم کو فتحہ اور نصب میں تو کسی قاری نے بھی نہیں دیکھا ہے، اور نحو کے امام (سیبویہ) کے نزدیک یہ روم تمام حرکات میں استعمال کیا گیا ہے، یعنی نحاۃ فتحہ میں بھی روم کو جائز بتاتے ہیں، مگر قرأ کے ہاں فتحہ خفیف حرکت ہونے کی وجہ سے روم جائز نہیں ہے۔

(۳۷۲) وَمَا نُوِّعَ التَّحْرِيكُ إِلَّا لِلَازِمٍ ٨ بِنَاءً وَّإِعْرَابًا غَدَا مُتَنَقِّلَا

ترجمة: اور حرکت کی دو دو قسمیں کسی اور وجہ سے نہیں کی گئیں مگر بناء کی رو سے لازم ہو جانے والی اور اس اعراب والی حرکت کی وجہ سے جو عامل سے بدل جانے والی ہوگئی ہیں، (یعنی شعر نمبر ۳۷۰ میں جو حرکت کے دو دو نام لئے گئے ہیں، وہ مبنی کی لازمی حرکت جو بدلتی نہیں، اور معرب کی اعرابی حرکت جو عامل سے بدلتی رہتی ہے، کیوجہ سے کی گئی ہیں، نحاۃ کی اصطلاح میں بنائی حرکات کو فتحہ، کسرہ، ضمہ اور اعرابی کو نصب، رفع، جر اور خفض کہتے ہیں، جیسے مبنی کی عَادَ ، هٰؤُلَآءِ ، مِنْ قَبْلُ اور معرب کی اِنَّ الْمَلَأَ ، اِلَى الْمَلَأِ ، قَالَ الْمَلَأُ)۔

روم: موقوف علیہ کی حرکت ضمہ و کسرہ کو خفی اور کمزور آواز سے اداء کرنا جس سے ان کا اکثر حصہ ختم ہو کر کمتر رہ جائے، یا کسرہ و ضمہ کے تین حصوں میں سے تیسرے کو ادا کرنا، دونوں تعریفوں کا حاصل ایک ہی ہے۔

اشام: موقوف علیہ کے ضمہ والے حرف کو ساکن کرنے کے فوراً بعد ہونٹوں کو بند کر کے گول کر دینا، جسے بہرہ آنکھوں سے دیکھ کر سمجھ سکتا ہے، اور نابینا نہیں معلوم کر سکتا، اس لئے کہ اس میں حرکت کی آواز بالکل نہیں ہوتی۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ٦: فِعْلُهُمَا وارِدٌ مبتداء وخبر۔ فِيْ مبتداء وخبر دونوں سے متعلق ہو سکتا ہے، اور عِنْدَ دوسرے جملہ وَرَوْمُكَ وُصِّلَا دونوں کا ظرف بن سکتا ہے۔

شعر نمبر ٧: إِمَامَ النَّحْوِ سیبویہ یا اسم جنس ہے، جس سے مراد آئمۃ النحو ہے۔ يَرَهُ کی ھا پہلا مفعول جو روم کو راجع ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ وہ مرجع قریب ہے، اور فِی الْفَتْحِ مفعول ثانی ہے۔ عِنْدَ ، أُعْمِلَا کا ظرف ہے، اور ضمیر روم کیلئے، الف اطلاق کا ہے، اور فِی الْكُلِّ حال ہے۔

شعر نمبر ۸: إِلَّا کا مستثنیٰ منہ مقدر ہے، أَیْ وَمَا نَوْعُ التَّحْرِيْكُ لِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ ۔ بِنَاءً تمیز کی وجہ سے منصوب۔ إِعْرَابٍ مجرور ہے لَازِمٍ پرعطف کی وجہ سے۔ غَدَا متنقلا پورا جملہ اعراب کی صفت ہے۔ غَدَا أَیْ صَارَ مُتَنَقِّلًا ، أَیْ مُتَحَوِّلًا ۔

روم واشمام ناجائز ہونے کی صورتیں

(۳۷۳) وَفِیْ هَاءِ تَانِيْثٍ وَّمِيْمِ الْجَمِيْعِ قُلْ ۹ وَعَارِضِ شَكْلٍ لَّمْ يَكُوْنَا لِيَدْخُلَا

ترجمہ: اور ھاء تانیث میں اور میم جمع میں اور حرکت عارضی میں تو کہہ دے کہ ان روم واشمام کا کوئی دخل نہیں (یعنی روم واشمام سے تین چیزیں مستثنیٰ ہیں)۔

توضیح نمبر (۱): ھائے تانیث چونکہ وصلاً تاء ہوتی ہے، جو وقفا ھاء ساکنہ سے بدلتی ہے، جیسے رَحْمَةٌ نِعْمَةٌ ۔ لیکن تاء مطولہ جو بصورت تاء مرسوم ہوتی ہے، اس پر وقف تاء کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں روم واشمام جائز ہے، البتہ جو قراء اس کو بھی وقفا ھاء ساکنہ سے بدلتے ہیں، ان کے ہاں روم واشمام نہیں ہوگا۔

(۲) میم جمع جو حضرات اسے ساکن پڑھتے ہیں، ان کے لئے تو واضح ہے، کہ روم واشمام نہیں، البتہ جو اسمیں صلہ کرتے ہیں، ان کے لئے بھی نہیں ہوگا۔

(۳) عارضی حرکت کلمہ کے آخر میں نقل کی وجہ سے یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، اس میں بھی روم واشمام جائز نہیں، جیسے لَقَدْاُوحِیَ ، وَانْحَرِ اِنَّ ، قُمِ الَّيْلَ ، اَنْتُمُ الاَعْلَوْنَ ، اِشْتَرَوُ االضَّلٰلَةَ ایسے ہی يَوْمَئِذٍ ، حِيْنَئِذٍ میں بھی روم جائز نہیں، کہ ان میں بھی ذال اصل میں ساکن تھی، اور كُلٌّ غَوَاشٍ ، جَوَارٍ میں روم جائز ہے، اس لئے کہ ان میں تنوین حرکت میں داخل ہوتی ہے، بخلاف يَوْمَئِذٍ کے، کہ ان میں سکون میں داخل ہوتی ہے، اور وقف میں تنوین حذف ہو کر ذال اپنی اصل سکون پر لوٹ آیا ہے لہٰذا اس میں روم نہیں ہوگا۔

﴿النحو والعربية﴾

فِیْ ، لَمْ يكونا یا لِيَدْخُلَا کے معنی کے متعلق ہے، أَیْ لَمْ يَقَعَا فِی الْمَذْكُوْرَاتِ ،أَوْ لَمْ يَدْخُلَا عَلَيْهَا ۔ قُلْ نِيَّةً مقدم ہے، اور باقی سب حصہ اس کا مقولہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٧٤) وَفِي الْهَاءِ لِلْاِضْمَارِ قَوْمٌ اَبَوْهُمَا ١٠ وَمِنْ قَبْلِهِ ضَمٌّ اَوِ الْكَسْرُ مُثِّلَا

ترجمہ: اور مشائخ کی ایک جماعت نے ھائے ضمیر میں روم واشمام کا انکار کیا ہے، اس حال میں کہ اس سے پہلے ضمہ اور کسرہ معین کیا گیا ہو۔

(٣٧٥) اَوُامَّا هُمَا وَاوٌ وَّيَاءٌ وَّبَعْضُهُمْ ١١ يَرٰى لَهُمَا فِي كُلِّ حَالٍ مُحَلِّلَا

ترجمہ: یا (ھاء ضمیر کے ماقبل) ان دونوں (ضمہ وکسرہ) کی مائیں یعنی اصل واؤ اور یاء ہوں، اور ان میں کے بعض روم واشمام کو ہر حال میں جائز بتانے والے دیکھے جاتے ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

قَومٌ مبتداء۔ اَبـوهُمَا خبر۔ تثنیہ کی ضمیر روم واشمام کیلئے۔ فِي الْهَاءِ، اَبَوْهُمَا کا ظرف ہے۔ ضمٌّ مبتداء۔ اَوِ الْكَسرِ عطف على الضم۔ مُثّلا حال۔ اَوُمَّا هما عطف، اَیْ اَوْ قبلهما اُمَّاهُمَا وَاوٌ وَ يَاءٌ بدل۔ وَمِنْ قَبْلِهِ مبتداء کا ظرف، ضمیر ھاء کیلئے ہے۔ يَرٰى معروف کا، مُحَلَّلٌ مفعول اول ہے، اور فِيْ كُلِّ حالٍ مفعول ثانی ہے۔ (شعلہ)۔ يُرٰى مجہول اس کی ضمیر مفعول اول، اور مُحَلَّلٌ مفعول ثانی، لام اور فی دونوں اسم فاعل سے متعلق ہیں۔

توضیح: ھاء ضمیر سے پہلے ضمہ ہو یا کسرہ ہو، یا یاء ساکنہ مدہ یا لین ہو، یا واؤ ساکنہ مدہ یا لین ہو، تو ان صورتوں میں اکثر کے قول پر روم واشمام منع ہیں، اس لئے کہ ان صورتوں میں واؤ کے بعد ضمہ کا اداء کرنا یا اشارہ کرنا، اور یاء کے بعد کسرہ کا اداء کرنا دشوار ہے، اور باقی صورتوں میں کہ ھاء ضمیر الف کے بعد ہو، یا فتحہ کے بعد ہو، یا ساکن کے بعد ہو، تو اکثر کے نزدیک روم واشمام جائز ہیں، اور وَبَعْضُهُمْ سے ناظمؒ ھائے ضمیر کی ساتوں صورتوں میں روم واشمام کو جائز بیان فرمارہے ہیں، یعنی ان بعض مشائخ کے ہاں سکون کی طرح روم واشمام بھی ساتوں قسموں میں جائز ہے، اور بعضهم کا دوسرا مفہوم علی ضباع اور بعض دوسرے حضرات نے یہ بیان فرمایا ہے، کہ بعض حضرات نہ صرف ضمیر کی ھاء میں بلکہ فتح ونصب کے سوا تمام قسموں حتی کہ ھاء تانیث میم جمع اور حرکت عارضی میں بھی روم واشمام کو جائز بتاتے ہیں، اس مفہوم کی محققین میں سے کسی نے تائید نہیں کی۔

واحد مذکر غائب کی ھاء ضمیر کی سات صورتیں مع امثلہ

(۱) ضمہ کے بعد اَمْرُهٗ، رَبُّهٗ (۲) کسرہ کے بعد بِهٖ، بِاَمْرِهٖ (۳) واؤ مدہ ولین کے بعد رَاوَدُوْهُ رَءَوْهُ (۴) یاء ساکنہ مدہ ولین کی يَتَّقْهِ حفص کی قراءۃ پر۔ ان میں روم واشمام کے بارے میں تین مذھب ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اول کی چار صورتیں ناجائز و منع ہے، اور باقی تین میں جائز۔ محقق نشر میں فرماتے ہیں، کہ میرے نزدیک یہ درست ترین مذھب ہے۔ (۲) ساتوں صورتوں میں روم و اشمام جائز یہ اکثر کا مذھب ہے، اور تیسیر سے بھی یہی نکلتا ہے، کہ اس میں ھاء ضمیر کی کسی صورت کو مستثنیٰ نہیں کیا، اور نظم میں بعضھم سے اسی طرف اشارہ ہے۔

(۳) ساتوں صورتوں میں ناجائز ہے، اسے دانیؒ نے دوسری کتب میں تحریر کیا ہے۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی مَرْسُوْمِ الْخَطِّ

باب رسم الخط کے موافق وقف کے بیان میں

رسم الخط سے مراد رسم عثمانی ہے، جو مصاحف عثمانیہ میں صحابہ کرام ﷺ کے اجماع سے اختیار کی گئی۔ یہ رسم تلفظ کے مطابق ہو، تو قیاسی اور اگر زیادات، حذف، بدل، فصل، وصل کے ذریعہ تلفظ کے خلاف ہو، تو اصطلاحی کہلاتی ہے، اور مخالفت مختلف حکمتوں کی وجہ سے ہوتی ہے، اور ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے، کہ یہ رسم اہل کتاب کے لئے حجاب بن گئی ہے، کہ وہ کسی سے سیکھے بغیر قرآن صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ رسم و وصل کی موافقت و مخالف کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں۔ (۱) رسم و وصل دونوں کے موافق، اور یہی عام و اکثر ہے۔ (۲) رسم و وصل دونوں کے خلاف جیسے تاء مدوّرہ پر ہاء ساکنہ سے وقف۔ (۳) رسم کے مخالف وصل کے موافق، جیسے ثَمُوْدَا ، اَنْ تَبُوْٓءَا کہ الف مرسوم ہے، مگر وقف الف کے بغیر ہوتا ہے۔ (۴) رسم کے موافق وصل کے خلاف لٰكِنَّا اَنَا ، وقفًا الف پڑھا جاتا ہے، وصلًا حذف ہوتا ہے، اور ضرورت کے تحت وقف کی چار قسمیں ہیں۔ اختیاری، اضطراری، اختباری، انتظاری۔ علم اوقاف پر بہت سی کتب علماء کرام نے لکھی ہیں (جامع الوقف معرفة الوقوف ، منار الهدیٰ فی الوقف والابتداء) نیز علم رسم الخط میں بہت سی کتب موجود ہیں دانیؒ کی مقنع، ناظمؒ کی رائیہ، ابو العلا کی لطائف۔ قاری رحیم بخشؒ کے رسائل، اور ایک ضخیم کتاب اس علم کی نثر المرجان، ان کتب کا طلباء ضرور مطالعہ فرمائیں، تاکہ وقف کی معرفت حاصل ہو جائے۔

(۳۷۶) وَكُوْفِيُّــهُمْ وَالْمَــازِنِيُّ وَنَــافِعٌ ۔ عُنُوْا بِـاتِّبَـاعِ الْخَطِّ فِيْ وَقْفِ الِابْتِلَا

ترجمہ: اور ان میں سے کوفیین اور مازنی (ابو عمرو بصری) اور نافع نے وقف اختیاری و (اضطراری) میں رسم الخط کی پیروی کرنے کا اہتمام کیا ہے (اور اس کو لازمی سمجھا ہے، ان دو قسموں میں قاری قدرے مجبور بھی ہوتا ہے، اس لئے اختیاری اور انتظاری وقف میں رسم کی پابندی اور بھی لازمی اور ضروری ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۷) وَلِابْنِ كَثِيرٍ يُرْتَضٰى وَابْنِ عَامِرٍ ۲ وَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ حَرٍ اَنْ يُفَصَّلَا

ترجمہ: اورابن کثیراورابن عامر کیلئے بھی یہ رسم کی پیروی پسند کی جاتی (یعنی ان سے نص تو نہیں مگر شیوخ نے ان کے لئے بھی اسی کو بہتر سمجھا ہے،اوراسی پر عمل کیا ہے) اوررسم کی وہ پیروی جس میں (قرأ سبعہ) نے اختلاف کیا ہے،اسی لائق ہے،کہ تفصیل سے بیان کردی جائے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر۱: عُنُوْا ،اَیْ اِلْتَزِمُوْا باتّباعِ الخطّ ،وَصَارُوْا۔ وَكُوْفِيُّهُمْ مبتداء۔ عُنُوْا خبر۔ مُعْتَنِين الاِبتلاء، اَلْاِخْتِيَار ، اَوْ اَلْاِضْطِرَارْ ۔ ابتلاء ،آزمائش،مصیبت وراحت دونوں سے ہوتی ہے،لہٰذااس لئے دونوں معنی مراد ہیں۔

شعر ۲: وَلِابن كثير ، يُرْتَضٰى سے متعلق۔ وَلِابْنِ عَامِرٍ معطوف ہے وَلِابْنِ كثير پر۔ وَمَااخْتَلَفُوْا مبتداء۔ اَنْ يُفَصَّلَا مرفوع المحل ۔ اَنْ سے مصدر ہوکر حَرٍ کافاعل۔ حَرٍمنقوص اللام ، بمعنی جدير ، لائق۔

توضیح: یعنی وقف میں کلمات کی رسم کی پیروی تمام قرأ کے ہاں مسلم ہے،کوفیین ، بصری ،اورنافع سے تو بروایت صحیح ثابت ہے،جبکہ باقی دواماموں،مکی وشامی سے گوکہ روایت منقول نہیں،مگر شیوخ نے ان کے لئے بھی رسم کے مطابق وقف کو بہتر سمجھتے ہوئے اختیار کیا ہے،اوروقف اختیاری میں تو قاری اپنے ارادہ سے اس جگہ وقف کرتا ہے، جہاں کلام مکمل ہو،اور معنی تمام ہوجائیں،لیکن قاری کو ہرکلمہ پروقف کا قاعدہ معلوم ہونا چاہئے ،بطورتعلیم وتعلم جن کلمات پروقف کیا جائے ،اگرچہ باعتبار معنی وہ وقف کا محل نہ بھی ہو،اس کووقف اختیاری کہتے ہیں،اوراتباع رسم سے مراد یہ ہے،کہ جوکلمہ تاء مجرورہ مطولہ سے مرسوم ہو،اس پر تاء کے ساتھ،اور جو مرسوم بالھاء ہو،اس پرھاء کے ساتھ وقف کیا جائے ،اور جوکلمہ دوسرے کلمہ سے موصول ہو،تووقف دوسرے پر کیا جائے،جیسے اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ میں اِنَّ ، مَا سے موصول ہے،لہٰذاوقف اِنَّ پرنہ ہوگا، بلکہ مَا پر ہوگا۔ اور اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ میں اِنَّ ،مَا سے مقطوع ہے،لہٰذاوقف اِنَّ پربھی درست ہے،نیز قَالُوْا الْئٰنَ میں وقفا قَالُوْا کاواوپڑھاجائے گا،اور يَدْعُ الدَّاعِ میں يَدْعُ پرواوکےبغیروقف ہوگااس لئے کہ یہاں واؤ مرسوم نہیں،بلکہ محذوف ہے،تاہم رسم کی پیروی چندموقعوں میں نہیں ہوتی،اسی کے بارے میں وَمَا اخْتَلَفُوْا الخ میں ناظمؒ فرماتے ہیں،کہ جن جگہوں میں کسی حکمت کی وجہ سے رسم کے خلاف وقف ہوتا ہے،مناسب ہے،کہ ان کی تفصیل بیان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تاکہ مطابق رسم وقف سے نقل روایت کی مخالفت سے بچا جائے۔ یہ مخالفت مندرجہ ذیل پانچ وجوہ سے ہوتی ہے۔
(۱) ابدال (۲) حذف (۳) فصل وقطع (۴) زیادات (۵) وصل۔ آگے شعر نمبر ۳ تا نمبر ۱۱ کو ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے۔

(۳۷۸) اِذَا كُتِبَتْ بِالتَّاءِ هَاءُ مُؤَنَّثٍ ۳ فَبِالْهَاءِ قِفْ حَقًّا رِضًى وَّمُعَوَّلَا

ترجمہ: اور جب ہاءِ مؤنث تاء کی صورت میں لکھی جائے تو ھاء کے ساتھ وقف کر (حق رضا کے مرموزین مکی، بصری اور کسائی کیلئے) حالانکہ یہ وقف بھی درست، پسندیدہ اور اعتماد والا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

اِذَا ظرف، متضمن بمعنی شرط۔ فَبِالْهَاءِ قف جواب شرط۔ حَقًّا، رِضًى وَمُعَوَّلَا تینوں قِف کی ضمیر فاعل سے حال بمعنی ذَا حق وذا رضًی وَذا تعویل۔

توضیح: یعنی تاء تانیث مدورہ (بشکل ھاء) ہو تو بالاجماع اس پر وقف بالھاء ہوتا ہے، اس میں رسم کا اتباع بھی ہے، اور یہ اصل کے مطابق بھی ہے، اس لئے کہ یہ قریش کا لغت ہے، جو فصیح تر لغت ہے، چونکہ اس لغت کی بناء پر تانیث کی تاء وقفاً ھاء اور وصلاً تاء ہے، اس لئے ھاء پر وقف کرنے سے اس کی دونوں اصلوں پر عمل ہو جاتا ہے، اور تاء مطولہ و مجرورہ پر تاء کے ساتھ وقف کرنا رسم کی موافقت اور قبیلہ بنی طے کا لغت ہے، اور اِذا کتبت بالتاء اختلاف کے محل میں تعیین ہوتی ہے، یعنی اختلاف اس صورت میں ہے، کہ جب یہ تاء دراز تاء مجرورہ کی صورت میں ہو، تو وقف میں مکی، بصری، اور شامی ھاء سے بدلتے ہیں، اور باقی قراء رسم کے مطابق تاء ہی پر وقف کرتے ہیں، اس سے واضح ہو گیا، کہ جب ھاء کی شکل میں مرسوم ہو، تو پھر اختلاف نہیں، سب ھاء سے وقف کرتے ہیں، تاء مربوطہ و مجرورہ والے کلمات کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) وہ کلمات جو تمام قراء واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اور یہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہیں۔ جیسے رحمت اللّٰہِ یہ کلمات تیرہ ہیں، جو اکتالیس جگہ آئے ہیں۔ (۱) رَحْمَتُ سات جگہ۔ (۲) نِعْمَتُ گیارہ جگہ۔ (۳) اِمْرَأَتُ سات جگہ۔ (۴) لَعْنَتُ دو جگہ۔ (۵) كَلِمَتُ ایک جگہ۔ (۶) سُنَّتُ پانچ جگہ۔
(۷) بَقِيَّتُ (ہود ۸)۔ (۸) قُرَّتُ (قصص ۹)۔ (۹) فِطْرَتُ (روم ۴)۔ (۱۰) شَجَرَتُ (دخان ۳)۔
(۱۱) وَجَنَّتُ (واقعہ ۳)۔ (۱۲) مَعْصِيَتُ (مجادلہ ۲) دو جگہ۔ (۱۳) اِبْنَتُ (تحریم ۲)۔
ان سب میں مکی، بصری، کسائی ھاء سے، اور باقی چار قراء تاء سے وقف کرتے ہیں، رسم کی کتب میں طلباء تفصیل دیکھ کر یاد کر لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) وہ کلمات جن کو بعض واحد اور بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اور یہ کلمات سات کلمات ہیں، جو بارہ جگہ آئے ہیں۔

(۱) كَلِمَتُ چار جگہ (انعام ۱۴، یونس ۴، ۱۰، غافر ۲)۔ (۲) اٰيٰتٌ دو جگہ (یوسف ۲، عنکبوت ۵)۔

(۳) غَيٰبٰتِ (یوسف ۲) میں دو جگہ۔ (۴) اَلْغُرُفٰتِ (سباء ۵)۔ (۵) بَيِّنٰتٍ (فاطر ۵)۔ (۶) ثَمَرٰتٍ (فصلت ۲) (۷) جِمٰلٰتٌ (مرسلت ۱)۔ ان میں جمع کی قرأت پر تاء سے پہلے الف ہے، اور سب وقف تاء ہی سے کرتے ہیں، اور واحد کی قرأت میں تاء سے پہلے الف نہیں ہے، اور یہ حضرات اگر مکی، بصری کسائی میں سے ہوں، تو ھاء سے، اور باقین میں سے ہوں تو تاء سے وقف کرتے ہیں۔

(۳) وہ کلمات جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں، اور واحد ہوں جیسے نِعْمَتَهٗ، نِعْمَتِيَ۔ یا جمع ہوں جیسے وَكَلِمٰتِهٖ، اٰيٰتِيَ ان میں چونکہ ضمیر کلمہ سے موصول ہوتی ہے، اور تاء کلمہ کے درمیان ہونے کی وجہ سے وقف تاء کے بعد ضمیر پر ہوتا ہے۔

(۳۷۹) وَفِي اللّٰتَ مَعْ مَرْضَاتَ مَعْ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۴ وَلَاتَ رِضًا هَيْهَاتَ هَادِيهِ رُفِّلَا

ترجمہ: اور اس اَللّٰتَ (نجم) میں جو مَرْضَاتَ کے ساتھ ہے، نیز جو ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل ۵) کے ساتھ ہے، اور لَاتَ (صاد) میں (رِضًى کے مرموز کسائی کیلئے (ھاء سے وقف) پسند کیا ہوا ہے، اور هَيْهَاتَ (مؤمنون ۳) بزی اور کسائی کیلئے ھاء پر وقف کی ھدایت کرنے والا کامیاب ہو گیا ہے۔

(۳۸۰) وَقِفْ يَا اَبَهْ كُفْؤًا دَنَا وَكَاَيِّنِ الْـ ۵ وُقُوفُ بِنُونٍ وَهُوَ بِالْيَاءِ حُصِّلَا

ترجمہ: اور يَا اَبَتِ میں شامی اور مکی کیلئے يَا اَبَهْ کہنے والا بن کر وقف کر (یعنی ھاء سے وقف کر) حالانکہ تو (علماء) کا ہمسر ہے، جو (خالق) کے قریب ہو گیا ہے، اور كَاَيِّنْ جو ہے، اس میں وقف نون پر ہے، اور ابو عمرو بصری کیلئے یاء پر، حالانکہ (اہل اداء سے یہ اسی طرح) حاصل کیا گیا ہے۔

www.kitabosunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۴: رُفِّلَا، مِنَ الترفيل بمعنی التعظيم۔ فی اللّٰتَ سے رِضًى تک مقدر پر معطوفات ہیں، اَیْ قِفْ فيما كتبت بالتاء وَفِى اللّٰتَ۔ هَيْهَاتَ مبتداء۔ هَادِيْهِ مبتداء ثانی۔ رُفِّلَا خبر۔ اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر ہے۔

شعر ۵: يَا اَبَهْ قِفْ کا مفعول ہے۔ كُفُؤًا، قِفْ کے فاعل سے حال ہے۔ دَنَا، كُفُؤًا کی صفت ہے۔ وَكَاَيِّنْ مبتداء۔ اَلْوُقُوْفُ مبتداء ثانی۔ بِنُوْنٍ خبر۔ وَهُوَ بِالْيَاءِ مبتداء و خبر، ضمیر الوقوف کو راجع ہے، دونوں جملے خبر ہیں كَاَيِّنْ کی۔ حُصِّلَا حال ہے، الف اطلاق کا (شعلہ)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابوشامہ اور اصفہانی نے الف تثنیہ قرار دیا ہے، یعنی یہ دونوں وقف جو دونوں کلمات پر ہیں، حاصل کئے گئے ہیں۔

توضیح: شعر نمبر۴: میں پانچ میں سے (۱) اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ (۲) مَرْضَاتَ جہاں بھی آئے، اور ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل) وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاص میں کسائی اور هَيْهَاتَ میں کسائی اور بزی کے ھاء کے ساتھ وقف کو بیان فرمایا ہے۔

ذَاتَ کے ساتھ بَهْجَةٍ کی قید سے ذَاتَ بَيْنِكُمْ ، ذَاتَ الْيَمِيْنِ ، وَذَاتَ الشِّمَالِ وغیرہ میں ذَاتَ پر بالاجماع تاء ہی کے ساتھ وقف ہے، ان پانچوں کلمات میں باقی قراءرسم کے مطابق تاء کے ساتھ وقف کریں گے۔

شعر۵: يَآاَبَتِ مطلق لانے سے ہر جگہ والا شامل ہوگیا، مکی وشامی يَآ اَبَهْ ھاء پر وقف کرتے ہیں، اور باقی تاء پر، اور كَاَيِّنْ میں تمام قراءرسم کی اتباع میں نون پر وقف کرتے ہیں، اور صرف بصری اصل کی مطابقت میں یاء پر وقف کرتے ہیں۔

(۳۸۱) وَمَالِ لَدَى الْفُرْقَانِ وَالْكَهْفِ وَالنِّسَا ٦ وَسَالَ عَلَى مَا حَجَّ وَالْخُلْفُ رُتِّلَا

ترجمہ: اور مَالِ جو (سورۃ فرقان، کہف، نساء)۔ اور سَالَ (معارج) میں ہے، (ابوعمرو بصری کیلئے) مَا پر وقف بلاخلاف قوی ہو گیا ہے، اور کسائی کیلئے خلاف کے ساتھ روشن وخوبصورت کر دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

مَالِ مبتداء اول۔ لَدَى الْفُرْقَانِ اپنے معطوفات سے مل کر مبتداء سے حال۔ عَلَى ، اَلْوُقُوْفُ مقدر کے متعلق ہے، جو دوسری مبتداء ہے، اس کے بعد فيها مقدر ہے، جو پہلی مبتداء کو راجع ہے۔ حَجَّ دوسری مبتداء کی خبر ہے، اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر ہے۔ رُتِّلَا ، اَیْ حُسِّنَ۔

توضیح: یعنی مَالِ میں مَا موصولہ اور لام جارہ ہے، برسمایہ مَا لام سے موصول ہے، جو فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ (نساء۷۸) مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ (کہف۴۹) مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلُ (فرقان۷) اور فَمَالِ الَّذِيْنَ (معارج۳۶) ان چار جگہوں میں ہے، ابوعمرو مَا پر، اور کسائی مَا اور لام دونوں پر، اور باقی قراءصرف لام پر وقف کرتے ہیں، اور ان سب میں وقف اختیاری یا اضطراری ہی ہوسکتا ہے، اختیاری جائز نہیں، اور وقف کے بعد اعادہ مَا اور فَمَا سے ضروری ہے، اور نشر کی رُو سے قوی یہ ہے، کہ مَا پر توسب کیلئے درست ہے، اس لئے کہ مَا موصولہ مستقل کلمہ ہے، اور لام میں دونوں احتمال ہیں، وقف کے جائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ رسماً اپنے مابعد سے جدا ہے، اور ناجائز ہونے کا بھی اسلئے کہ لام اپنے مجرور سے معنوی اعتبار سے متصل ہے۔

ناظمؒ کی عبارت سے تو یہی مفہوم نکلتا ہے، کہ باقی قراءرسم کی پیروی میں لام پر وقف کرتے ہیں، لیکن علی قاریؒ نے اس شعر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تغیر فرمایا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے، کہ ابوعمرو تو مَا پر، اور باقی قراءٗ مَا اور لام دونوں پر، اور کسائی کالام پر خلاف ہے۔ تغیر یہ ہے وَسَالَ عَلٰی مَا حَجَّ لَا اللَّامُ حُصِّلَا اور مزید ایک شعر کا اضافہ پورا فرمایا ہے وَقَدْ جَوَّزَ الْبَاقُوْنَ وَقْفًا عَلَيْهِمَاوَبِالْخُلْفِ فِي اللَّامِ الْكِسَائِيِّ رُتِّلَا۔

(۳۸۲) وَيَـاأَيُّهَـا فَوْقَ الدُّخَـانِ وَأَيُّـهَـا ۷ لَدَى النُّـوْرِ وَالرَّحْمٰنِ رَافَقْـنَ حُـمَّلَا

ترجمہ: (اور رَافَقْنَ حُمَّلَا کے مرموزین کسائی اور بصری کیلئے) يَا اَيُّهَا "سورۃ دخان" سے اوپر والی سورت (زخرف) میں اور سورۂ نور و رحمٰن نے وقفًا هَا کے بعد الف والا ہو کر ناقلین کی صحبت اختیار کی ہے۔

(۳۸۳) وَفِي الْهَـا عَلَـى الْإِتْبَـاعِ ضَمُّ ابْنُ عَـامِرٍ ۸ لَدَى الْوَصْلِ وَالْمَرْسُوْمُ فِيْهِنَّ اَخْيَلَا

ترجمہ: اور ابن عامر نے وصل میں ھاء میں ایسا ضمہ واقع کیا ہے، جو یاء کے ضمہ کی پیروی پر ہے، اور رسم نے ان (تینوں کلمات) میں (ضمہ کے لغت کو) ظاہر کر دیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۷: يَـااَيُّهَـا کا کلمہ مبتداء ہے، اور دوسرا اَيُّهَا پہلے پر معطوف ہے۔ فَوْقَ اور لَدَى دونوں کے ظرف ہیں۔ رَافَقْنَ، اَیْ صَحِبْنَ خبر۔ حُمَّلَا جمع حال، بمعنی ناقل مفعول ہے۔ رَافَقْنَ کو جمع لائے ہیں، اس لئے کہ اَيُّهَا تین ہیں۔

شعر ۸: فِي الهاء خبر۔ ضَمٌّ مبتداء۔ لَدٰى ضَمٌّ کا ظرف۔ وَالْمرسوم فِيهِنَّ مبتداء وخبر۔ اَخْيَلَا، اَیْ بَيَّنَ حال اَیْ مشبهًا اَخْيَلَا یعنی چادر، یا اَخَالُ السحاب، وَاخِيل سے ہے، اور یہ اس وقت بولتے ہیں، جب کوئی بدلی بارش کے لائق ہو، ناظمؒ نے اسے مجاز کے طور پر استعمال کیا ہے، کہ رسم نے دوسری قرأت کو ظاہر کر دیا ہے۔

توضیح: ناظمؒ نے ان دو اشعار میں تین کلمات کا اختلاف بیان فرمایا ہے۔

(۱) يَا اَيُّهَا السَّاحِرُ (زخرف۵)۔ (۲) اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ (نور۴)۔ (۳) اَيُّهَ الثَّقَلَانِ (رحمٰن۲)۔ ان تینوں میں بصری وقفًا ھاء کے بعد الف پڑھتے ہیں، اور یہ اصل کے مطابقت ہے، گو کہ رسم کے خلاف ہے، ان تینوں کلمات میں الف رسمًا محذوف ہے، باقی قراءٗ رسم کی مطابقت میں الف کے بغیر اَيُّـهْ ھاء کے سکون سے وقف کرتے ہیں، اور ابن عامر شامی تینوں میں وصلًا یاء کے ضمہ کے اتباع میں ھاء کو بھی ضمہ سے پڑھتے ہیں اَيُّـهُ السَّاحِرُ اور وقفًا ھاء کا سکون اسکان، روم، اشمام بھی ان کیلئے درست ہے، باقی قراءٗ نافع، مکی، بصری، کوفیین وصلًا ھاء کا فتحہ پڑھتے ہیں، ان تینوں کلمات کے علاوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی ہر جگہ أَيُّهَا هاء کے بعد الف ہے، اور سب الف کے ساتھ وقف کرتے ہیں، هاء کا ضمہ بنی اسد کا لغت ہے، اور شامی کی قرأت میں رسم کی طرف بھی اس سے اشارہ ہو جاتا ہے۔

(۳۸۴) وَقِفْ وَيْكَأَنَّهُ وَيْكَأَنَّ بِرَسْمِهِ ۹ وَبِالْيَاءِ قِفْ رِفْقًا وَبِالْكَافِ حُلِّلَا

ترجمہ: اور وقف کر سب کیلئے وَيْكَأَنَّهُ (قصص ۸ میں هاء پر) اور وَيْكَأَنَّ (میں نون مشدد) پر اس کی رسم کے مطابق، اور یاء پر وقف کر (کسائی کیلئے) حالانکہ تو نرمی والا ہے، اور کاف پر بصری کیلئے جائز کر دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۹: وَقِفْ وَيْكَأَنَّهُ کی تقدیر وَقِفْ عَلَى وَيْكَأَنَّهُ ہے، پہلی اور دوسری باء قِفْ کے، اور وَبِالْكَافِ کی باء وقف مقدر کے متعلق ہے۔ رِفْقًا مصدر حال ہے، اَیْ رَافِقًا فِیْ تَوْجِیهِ القرأة بالكاف حُلِّلَا کے متعلق ہے۔

توضیح: وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ (قصص ۸) اور وَيْكَأَنَّهُ دونوں میں تمام قرأ پورے کلمہ پر وقف کرتے ہیں، یعنی وَيْكَأَنَّ اور وَيْكَأَنَّهُ نون اور هاء پر اسلئے کہ رسم کی رو سے یہ پورا مجموعہ ایک کلمہ ہے، یعنی وَیْ کاف سے، اور کاف أَنَّ سے موصول ہے، اس لئے نثر کی رُو سے سب کیلئے کلمہ کے آخر پر وقف درست ہے، لیکن کسائی وَیْ پر یعنی یاء پر اور بصری وَيْكَ کاف پر وقف اختیاری و اضطراری کو جائز سمجھتے ہیں، اتحاف میں ہے، کہ وَیْ پر وقف کر کے كَأَنَّ سے اور وَيْكَ پر وقف کر کے أَنَّ سے ابتداء درست نہیں، وَیْ سے اعادہ ضروری ہے، تاہم یہ وقف اختیاری کا محل نہیں، تینوں وجوہ میں صرف اختیاری یا اضطراری وقف میں اعادہ ہی ضروری ہے، ابوعمرو اور کسائی کے سوا باقی پانچ قرأ کیلئے وَیْ یا کاف پر وقف صحیح نہیں۔

(۳۸۵) وَأَيًّا بِأَيًّا مَا شَفَا وَسِوَاهُمَا ۱۰ بِمَا وَبِوَادِ النَّمْلِ بِالْيَا سَنًا تَلَا

ترجمہ: اور أَيًّا مَا (اسراء ۱۲) میں أَيًّا پر وقف جو ہے (حمزہ، کسائی کیلئے) اس نے شفا دی ہے، اور ان دونوں کے سوا باقی پانچ نے مَا پر وقف کیا ہے، اور وَادِ النَّمْلِ (نمل ۲) یاء پر وقف کرنا (ابوالحارث و دوری) یعنی کسائی کیلئے ایسی روشنی ہے، جس نے نقل کی پیروی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۰: وَأَيًّا بتقدیر وَالْوَقْفُ عَلَى أَيًّا مبتداء ہے، باء اسی سے متعلق ہے، اور شِفَاء خبر ہے۔ سِوَاهُمَا اپنے مستثنیٰ مقدر سے مل کر وَقَفَ مقدر کا فاعل ہے، اور بِمَا اسی سے متعلق ہے۔ بَا بمعنی عَلَى الْوَقْفِ مقدر سے متعلق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَنَا اس مبتداء مقدر کی خبر ہے۔

توضیح: یعنی اَیًا مَّا تَدْعُوْا (اسراء ۱۱۲) میں اَیًّا پرتنوین ہے، اوراس کے بعد مَا ہے، اس میں موصول اور مقطوع دونوں کے ہونے کا احتمال ہے، یعنی یہ عَنْ مَا کی طرح نہیں، کہ موصول اور مقطوع لکھنے میں فرق واضح ہے، اس لئے حمزہ وکسائی نے اسے مقطوع تصور کرتے ہوئے اَیًا پروقف کو ضرورۃً جائز کیا ہے، اور تنوین وقفاً الف سے بدل گیا ہے، اور باقی قراء نے مَا پروقف کیا ہے، اس لئے کہ مَـا اَیًّـا کا تتمہ ہے، گویا کلمہ حکمًا اسی پرختم ہوتا ہے، یہ تو نظم وتیسیر وعام کتب کے مطابق ہے، مگر محقق نشر وطیبہ میں تمام قراء کیلئے اولی اور بہتر اَیًّـا اور مَـا دونوں پروقف کے صحیح ہونے کو فرماتے ہیں، اس لئے کہ دونوں رسمًا ایک دوسرے سے جدا ہیں، اور وَادِ النَّـمْـلِ میں کسائی دال کے بعد یاء زیادہ کرکے وقف کرتے ہیں وَادِیْ ۔ اور باقی قراء وَادْ دال پروقف کے قائل ہیں، اس کو سورۃ نمل میں ہی بیان کرنا مناسب تھا، جس طرح یَـوْمَ یُنَادِ کو (قٓ) میں اور هَادٍ ، بَاقٍ ، والٍ ، وَاقٍ (رعد) میں بیان کیا ہے، اس لئے کہ ان میں وصلاً کسی کا بھی اثبات نہیں، یعنی دوسری یاءات زوائد سے یہ مختلف ہیں۔

(۳۸۶) وَفِيْـمَـهْ وَمِمَّـهْ قِـفْ وَعَـمَّـهْ لِمَـهْ ١١ بِخُلْفٍ عَنِ الْبَـزِّيِّ وَادْفَعْ مُجَـهِّـلَا

ترجمہ: اورتو فِيْمَ ، مِمَّ ، عَمَّ ، لِمَ ، بِمَ ، میں فِيْمَهْ ، مِمَّهْ ، عَمَّهْ ، لِمَهْ ، بِمَهْ (کہنے والا بن کر) وقف کر، بزی کیلئے خلاف کے ساتھ، اورتو جہالت کی طرف منسوب کرنے والے کے (اعتراض) کو دفع کردے، (یعنی بزی ان پانچ کلمات میں ھاء سکتہ زیادہ کرکے وقف کرتے ہیں، اور دوسری وجہ بزی کی باقین کی قراءۃ کی طرح ھاء کے اضافہ کے بغیر ہے۔

توضیح: چونکہ یہ ھاء سکتہ کی ہے، اور مَـا استفھامیہ کے آخر میں اس لئے اس کا اضافہ ہوتا ہے، کہ یہ ھاء اس الف کا عوض بن جائے جو حرف جر کے داخل ہونے کے سبب مَـا استفہامیہ کے آخر سے حذف ہوا ہے دوسرے یہ کہ میم اپنے فتحہ پر باقی رہے، جو الف پر دلالت کرتا ہے، اور اگر وقفاً فتحہ کو بھی ساکن سے بدل دیا جاتا تو مَـا جو دوحرفی کلمہ ہے، تو اس میں ایک الف کا حذف اور دوسرا میم کا سکون دو تغیر جمع ہوجاتے، جس سے بچنے کے لئے ھاء سکتہ کا اضافہ کیا گیا ہے، اور یہ ھاء سکتہ یعقوب کی قراءۃ میں ان کلمات میں ہے، اوران کے علاوہ اور کئی قسموں میں پائی جاتی ہے، اوران کلمات میں ھاء کا نہ لکھنا وصل کے اور یَتَسَنَّهْ وغیرہ میں لکھنا وقف کے تلفظ کے اعتبار سے ہے، اور حذف رسم کی موافقت اور اثبات مَـا استفہامیہ اور خبریہ میں فرق کیلئے ہے، اس لئے کہ خبریہ میں مَـا کے بعد الف موجود ہوتا ہے، جیسے فِيْمَـا هُمْ ، مِمَّـا تَـجْمَعُوْنَ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّاكَانُوْا ، لِمَا مَنَعْتَ ، بِمَا كَانُوْا اور جارہ کی قید سے مَالِيَ لَا وغیرہ نکل گئے ہیں۔

نوٹ: ھاء کے حذف سے دانیؒ نے عبدالعزیز فارسی سے اسی کو نقل کیا ہے، اور یہی طریق کے موافق ہے، اور ھاء کا اثبات تیسیر کانی، تبصرہ سے ثابت ہے، ناظمؒ نے اثبات میں تیسیر کی اور حذف میں طریق کی موافقت کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۱: پانچوں کلمات ایک دوسرے پر معطوف ہیں، اور قَاتِلًا کے مفعول ہیں، جو قِفْ کے فاعل سے حال ہے۔ بِخُلْفٍ ،قِفْ کے فاعل سے حال ہے۔ مُجَهِّلًا ، وَادْفَعْ کے فاعل سے حال ہے۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي يَاءَاتِ الْاِضَافَةِ

باب اضافت کی یاء (کے فتحہ وسکون) میں قراء کے مذاھب کے بیان میں

یاء اضافت سے متکلم کی یاء مراد ہے، جو اکثر جگہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے یاء اضافت کہلاتی ہے، یہ یاء اسم فعل ،حرف تینوں کے ساتھ متصل ہوتی ہے، جو موزون کلمات کا نہ تو لام کلمہ ہوتی ہے، اور نہ ہی کلمہ کے اصلی حروف سے، بلکہ زائد ہوتی ہے، اسم کے ساتھ مضاف الیہ مجرور المحل جیسے بِرِسَالَتِیْ فعل کے ساتھ منصوب المحل جیسے لَيَحْزُنُنِیْ اور حرف کے ساتھ منصوب المحل ،اور کبھی مجرور المحل جیسے اِنِّیْ ، لِیْ پس اسم کے ساتھ والی کو حقیقتاً اور فعل وحرف والی کو مجازاً یاء اضافت کہتے ہیں، نیز یہ مرسوم ہوتی ہے، اور اس میں قراء کے فتحہ وسکون کا اختلاف ہے، اور وہ یاءات جو غیر مرسوم یعنی محذوف ہوتی ہیں، ان کو یاءات زوائد کہتے ہیں، جنہیں ناظمؒ آئندہ باب میں لا رہے ہیں، یاءات زوائد میں اثبات وحذف کا اختلاف ہے، نیز وہ اسم وفعل کے ساتھ تو آتی ہیں، مگر حرف کے ساتھ نہیں آتیں، مزید یہ کہ یاءات زوائد اصلیہ بھی ہوتی ہیں، اور زائدہ بھی، جیسے يَوْمَ يَأْتِ ، اَلدَّاعِ زائدہ ہے، وَعِيْدِ ، نُذُرِ بخلاف یاءات اضافت کے کہ وہ ہمیشہ زائدہ ہی ہوتی ہیں۔

فتحہ وسکون کے اعتبار سے یاء ات اضافت کی تین صورتیں

(الف) (۱) وہ یاءات اضافت جو تمام قراء ساکن پڑھتے ہیں، یہی قرآن مجید میں اکثر ہیں، جیسے فَمَنْ تَبِعَنِیْ ، مِنِّیْ ، اِنِّیْ۔ (۲) وہ یاءات اضافت جن میں سب قراء کا فتحہ ہے۔ وہ یاءات جو الف کے بعد آتی ہے، اور ان میں سب قراء کا فتحہ ہے، جیسے هُدَایَ ، عَصَایَ ، البتہ مَحْيَایَ میں اختلاف ہے۔

(ب) وہ یاءات جن کے بعد الف لام (اَلْ) ہو، جیسے بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ ، نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اس قسم سے مستثنیات شعر ۲۱، ۲۴ میں آرہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) وہ یاءات جو یاء ساکنہ کے بعد ہو، اور اس میں پہلی یاء کا ادغام ہو جائے وہ بھی مفتوح ہوتی ہے، جیسے اِلَـيَّ ، لَـدَيَّ اس قسم میں سے بِمُصْرِخِيَّ میں فتح وکسرہ میں بعض قرأ کا اختلاف ہے، اور يٰبُنَيَّ میں فتح کسرہ اور سکون کا اختلاف بابُ الفرش میں آئے گا۔

(۳) وہ یاءات اضافت جن میں بعض کا فتح اور بعض کا سکون ہے، جیسے اِنِّیْ اَعْلَمُ اس باب میں ذیل کے اشعار میں ان ہی یاءات کو بیان فرمارہے ہیں۔

(۳۸۷) وَلَيْسَتْ بِلَامِ الْفِعْلِ يَاءُ إِضَافَةٍ ۱ وَمَا هِيَ مِنْ نَفْسِ الْأُصُولِ فَتُشْكِلَا

ترجمه: اور اضافت کی یاء فعل کا لام کلمہ نہیں ہے، اور نہ ہی وہ نفس اصول (کلمات کے اصلی حروف) میں سے ہے، تاکہ وہ تمہیں مشکل میں ڈال دے (یعنی اگر یہ یاء اصلی حروف میں سے بھی ہوتی، اور زائد سے بھی، تو پھر معلوم کرنا مشکل ہوجاتا، کہ اصلی یاء کون سی ہے، اور اضافت کی کون سی، چونکہ یہ اصلی حروف سے زائدہ ہوتی ہے، اس لئے اس کی پہچان آسان ہوگئی ہے۔

(۳۸۸) وَلٰكِنَّهَا كَالْهَاءِ وَالْكَافِ كُلُّ مَا ۲ تَلِيهِ يُرَى لِلْهَاءِ وَالْكَافِ مَدْخَلَا

ترجمه: مگر وہ (ضمیر کی یاء) ھاء اور کاف کی طرح ہے، کہ ہر وہ لفظ کہ جس سے یہ یاء متصل ہو کر آتی ہے وہ ھاء اور کاف کیلئے داخل ہونے کی جگہ خیال کیا جاتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱: بِلَامِ الْفِعْلِ، لَيْسَتْ کی خبر، اَیْ لَيْسَتْ بِلَامِ مَوْزُوْنِ الفعل۔ باء زائد، برائے تاکید نفی۔ بنفس الاصول کی اصل۔ اَلْاُصُوْلِ بِنَفْسِهَا۔ نفس، الاصول کی تاکید تھا، پھر قلب کردیا گیا، جیسے عین الشیْءِ، فَتُشْكِلَا بمعنی فَتُصْعِبَ جوابِ نفی ہے، اور اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔

شعر ۲: كَالْهَاءِ والكاف، اَیْ كَهَاءِ الضَّمِيْرِ وَكَافِهِ۔ اَلْ مضاف الیہ کے عوض میں ہے۔ كُلُّ مَا مبتداء۔ تَلِيْهِ، اَیْ تَدْخُلُ عليه۔ وَلِیَ يَلِیْ سے تَبِعَ کے معنی میں اَیْ اَتٰی بَعْدَهٗ۔

توضیح: یعنی اضافت کی یاء نہ تو لام کلمہ ہے، اور نہ ہی کلمہ کے اصلی حروف میں سے ہے، بلکہ یہ زائدہ ہے، اس لئے اس کی پہچان مشکل نہیں، جو یاء وزن میں لام کلمہ ہوگی وہ اضافت کی یاء میں نہیں، جیسے يَاْتِیَ اَلْقِیَ ، اَلزَّانِی ایسی یاء پر ماضی میں ہمیشہ فتحہ مضارع میں نصبی حالت میں فتحہ اور رفعی میں سکون، اور جزمی میں حذف ہوجاتی ہے، اگر اسم میں ہو، تو اختلاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

حذف واثبات میں ہوتا ہے، بعض میں تو سب کیلئے اثبات ہے، جیسے اَلزَّانِیُ اور بعض میں اختلاف ہے، جیسے اَلْمُتَعَالِ ان کو زوائد کے باب میں بیان کریں گے، نیز یاء اضافت کی علامت یہ ہے، کہ جس لفظ کے ساتھ یہ آتی ہے، اس کے ساتھ یاء کی جگہ ضمیر کی ھاء یا کاف آسکے جیسے نَفْسِیْ ، نَفْسَهٗ ، نَفْسَكَ ، لِيَبْلُوَنِیْ ، لِيَبْلُوَهٗ ، لِيَبْلُوَكَ ، اِنِّیْ ، اِنَّهٗ، اِنَّكَ اور فَاذْكُرُوْنِیْ ، اَتَعِدَانِنِیْ ، حَشَرْتَنِیْ میں صرف ھاء ہی لا سکتے ہیں، کاف سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں پس ان قیود سے اَلدَّاعِی ، اَتَهْتَدِیْ ، اَدْرِیْ ، اُلْقِیَ ، اُوْحِیَ ، اَلَّتِیْ کی یاءات نکل گئیں، اسی طرح مؤنث کی ضمیر کی یاء اور جمع مذکر سالم کی یاءات بھی نکل گئیں، جو هُزِّیْ ، وَاشْرَبِیْ ، عَابِرِیْ وغیرہ ہیں، اس لئے کہ یہ کاف، یا ھاء کا مدخول نہیں بن سکتیں، کہ معنی بھی بدل جاتے ہیں، اور لفظ کی عمدگی بھی ختم ہو جاتی ہے، اور غیر موزون کلمات موصول و ضمیر وغیرہ میں جو یاء ہے، وہ اصلی حروف میں سے ہے، جیسے هِیَ کی یاء ، اَلَّذِیْ ، اَلَّتِیْ وغیرہ، یہ یاء اضافت نہیں۔

(۳۸۹) وَفِیْ مِائَتَیْ یَاءٍ وَّعَشْرٍ مُّنِیْفَةٍ ۳ وَّثِنْتَیْنِ خُلْفُ الْقَوْمِ اَحْكِیْهِ مُجْمَلًا

ترجمہ: اور دو سو یاءات میں اور دس جوان پر زیادہ ہونے والی ہیں، اور دو میں (یعنی دو سو بارہ میں) قرأ کی جماعت کا اختلاف ہے، میں اس کو بیان کروں گا، حالانکہ وہ مختصر کیا ہوگا، (یعنی جن یاءات اضافت میں قرأ کا اختلاف ہے، وہ کل دو سو بارہ ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۳: خُلْفُ الْقَوْمِ مبتداء۔ فِیْ مِائَتَیْ خبر۔ یَاءٍ تمیز، مضاف الیہ۔ وَعَشْرٌ، مِائَتَیْ پر معطوف۔ مُنِیْفَةٍ اس کی صفت، اَیْ زَائِدَةٍ ۔ وَثِنْتَیْنِ معطوف۔ اَحْكِیْهِ ، اَیْ اَذْكُرَهٗ متانفہ هَاءٍ پر خُلْف کے لئے ہے۔ مُجْمَلًا مصدر بفتح میم و بکسرہ، مفعول یا فاعل سے حال۔ اِجْمَال تفصیل کے بغیر یا اِجْمَالُ الْعَدَدِ جمیل کے معنی میں اَیْ اَذْكُرُهٗ ذِكْرًا جَمِيْلًا ۔

(۳۹۰) فَتِسْعُوْنَ مَعْ هَمْزٍ بِفَتْحٍ وَّتِسْعُهَا ۴ سَمَا فَتْحُهَا اِلَّا مَوَاضِعَ هُمَّلَا

ترجمہ: پس نوے اور نو آیات ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ ہیں (یعنی ننانوے) ان کا فتحہ سَمَا (نافع مکی ، بصری) کیلئے بلند ہو گیا ہے۔ سوائے ان چند مواضع (موقعوں) کے کہ وہ بلا خلاف چھوڑ دی گئی ہیں (یعنی ان دو سو بارہ یاءات اضافت میں سے ننانوے یاءات میں یاء کے بعد ہمزہ قطعی آیا ہے، جن میں نافع مکی ، بصری نے تو فتحہ پڑھا ہے، اور باقین کا سکون ہے، یہ قاعدہ ہر جگہ ہے، مگر چند جگہیں اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان میں سَمَا والوں میں سے بعض کا فتحہ اور بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا باقین کی طرح سکون ہے، اور بعض یاءات میں سَمَا کے علاوہ بعض دوسرے قرأ کا بھی فتحہ ہے، اور ایسی یاءات کی تعداد پینتیس ۳۵ ہے، جنہیں آئندہ اشعار میں بیان فرمارہے ہیں، اور ننانوے میں سے باقی چونسٹھ یاءات میں بالاتفاق سَمَا (نافع ، مکی ، بصری کا فتحہ اور باقین کا سکون ہے۔

النحو والعربية

شعر ۴: تَسْعُوْنَ مبتداء۔ مَعْ هَمْزٍ خبر۔ بِفَتْحٍ ، هَمْزٍ کی صفت۔ وَتِسْعُهَا معطوف عَلٰی تِسْعُوْنَ خبر محذوف، اَیْ مَعْ هَمْزٍ بِفَتْحٍ ۔ هَاءٍ یاءاضافت کے لئے ہے۔ سَمَا فَتْحُهَا دوسری خبر۔ هُمَّلًا جمع هَامِلٌ، مَوَاضِعِ کی صفت، اَیْ مَتْرُوْكَةً مِّنْ قَوْلِهِمْ بِغَيْرِ هَامِلٍ اِذَا تَرَكَ بغير رَاعٍ ۔ هَامَلٌ وہ اونٹ جو بغیر چرواہے کے چھوڑ دیا گیا ہو۔

نوٹ: شامی کی قرأۃ پر اس قسم کی یاءات سو ۱۰۰ ہیں، وہ اَخِیْ اَشْدُدْ (طٰہٰ ۲) ہمزہ قطعی مفتوح پڑھتے ہیں، کل ننانوے میں سے چوبیس ۲۴ شعر ۶ تا ۱۱ میں مذکور ہیں، کہ ان میں سماوالوں میں سے بعض نے فتحہ کی بجائے سکون پڑھا ہے، اور شعر ۱۲ کے چار کلمات میں دس آیات وہ مذکور ہیں، جن میں سے سما کے ساتھ بعض دوسروں نے سکون کی بجائے فتحہ پڑھا ہے، اور ایک عِنْدِیْ اَوَلَمْ (قصص ۸) میں مکی کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں، باقی چونسٹھ قاعدہ کے مطابق ہیں، البتہ شعر ۵ میں چار یاءات جن میں سب کا سکون ہے، اور یہ ننانوے میں شامل نہیں ہیں کو بیان کیا ہے، بہتر یہ تھا، کہ ان کو اختلافی یاءات کے اختتام پر بیان کرتے۔

---

(۳۹۱) فَاَرِنِیْ وَتَفْتِنِّیْ اتَّبِعْنِیْ سُكُوْنُهَا ٥ لِكُلٍّ وَّتَرْحَمْنِیْ اَكُنْ وَّلَقَدْ جَلَا

ترجمہ: پس اَرِنِیْ ، اَنْظُرْ (اعراف ۱۷)اور تَفْتِنِّیْ اَلَا (توبہ ۷)اور فَاتَّبِعْنِیْ اَهْدِكَ (مریم ۳)اور تَرْحَمْنِیْ اَكُنْ (ہود ۴) ان کا سکون تمام قرأ کیلئے ہے (اور اس مذکور یا سکون یا ناظمؒ نے) اختلافی یاءات کو واضح کردیا ہے، (یعنی یہ واضح ہوگیا ہے، کہ یاءات اضافت میں فتحہ کی ضد سکون ہے، نیز یہ کہ اختلافی یاءات ان چار کے علاوہ باقی سب ہیں، اور یہ چار ان ننانوے میں بھی شامل نہیں، اور کل اختلافی دوسو بارہ میں بھی شامل نہیں ہیں)۔

النحو والعربية

شعر ۵: فَاَرِنِیْ مبتداء۔ سُكُوْنُهَا مبتداء ثانی۔ لِكُلٍّ خبر۔ پورہ جملہ اسمیہ خبریہ خبر مبتداء اول کی۔ وَتَرْحَمْنِیْ مبتداء پر معطوف۔ خبر محذوف۔ اَیْ سُكُوْنُهَا لِكُلٍّ. جَلَا کی ضمیر۔ لِلْمَذْكُوْرِ اَوْلِلنَّاظِمِ اَوْلِلسُّكُوْنِ۔ وہ چوبیس یاءات جن میں ہمزہ قطعی مفتوح سے قبل سَمَا کے بعض اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۹۲) ذَرُوْنِی اَدْعُوْنِی اذْکُرُوْنِی فَـتْـحُهَا ٦ دَوَاءٌ وَّ اَوْزِعْنِیْ مَعًا جَـادَ هُـطَّلَا

ترجمہ: (۱) ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ (غافر۳) (۲) اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ (غافر۶) (۳) فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ (بقرة۱۸) جو ہیں، ان کا فتحہ (مکی کیلئے) دوا ہے۔ (۴) اور اَوْزِعْنِیْ اَنْ (نمل واحقاف۲) میں دوجگہ (ورش اور بزی کیلئے) فتحہ عمدہ ہوگیا ہے، حالانکہ وہ مسلسل برسنے والی بارش سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

(یعنی اول تین میں مکی کا فتحہ اور باقین کا سکون ہے، چوتھی میں دوجگہ ہے، ورش اور بزی کا فتحہ ہے، اور باقین کا سکون)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ٦: اَلْجُوْدُ غَزَارَةُ الْمَطَرِ. اَلْهُطَّلُ جمع هَاطِلٌ مِنْ هَطَلِ الْمَطَر یعنی لگا تار بارش، کَثُرَ الْمَطَرُ وَغَزَرَ اور اَیْ تَتَابَعَ، جَارَ حَسُنَ ۔ اور سَمَحَ بِمَالِهٖ اس نے سخاوت کی تین معنوں میں آتا ہے، جَادَ هَطَلَهٗ. اَوْزِعْنِیْ کی خبر ہے۔ اور هُطَّلًا یا حال ہے، یا تمیز۔

(۳۹۳) لِیَبْـلُـوْنِـیْ مَعْهُ سَبِیْلِیْ لِنَافِعٍ ٧ وَعَنْهُ وَلِلْبَصْرِیْ ثَمَانٍ تُنُخِّلَا

ترجمہ: (٦) لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ (نمل۴) اس کے ساتھ ہی (٧) سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْا (یوسف۱۲) میں نافع کا فتحہ ہے، اور ان نافع اور بصری سے آٹھ یاءات میں فتحہ انتخاب کیا گیا ہے۔

(۳۹۴) بِیُوْسُفَ اِنِّیْ الْاَوَّلَانِ وَلِیْ بِهَا ٨ وَضَیْفِیْ وَیَسِّرْلِیْ وَدُوْنِیْ تَمَثَّلَا

ترجمہ: (اَنْ آٹھ آیات میں سے) سورہ یوسف میں پہلی دو (۸، ۹) اِنِّیْٓ (اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ۹) اور اسی سورۂ یوسف میں (۱۰) لِیْٓ (یَاْذَنَ لِیْٓ ۱۰) اور ضَیْفِیْ اَلَیْسَ (هود۷) کی یاء کو اور (۱۱) یَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ (طٰہٰ۲) اور (۱۳) دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ (کہف۱۲) میں فتحہ نافع وبصری کیلئے ظاہر ہوا ہے، سورۂ یوسف کی پہلی دو اِنِّیْٓ کی قید سے اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْ سَبْعَ ٤ـ. اِنِّیْٓ اَنَا ۹ اور اِنِّیْٓ اَعْلَمُ۱۱ تینوں نکل گئی، کہ ان میں سَمَا والوں کا اصول کے مطابق فتحہ اور باقین کا سکون ہے۔

(۳۹۵) وَیَاءَانِ فِی اجْعَلْ لِّیْ وَاَرْبَعٌ اِذْ حَـمَتْ ۹ هُـدَاهَا وَلٰـکِنِّیْ بِهَا اثْنَانِ وُکِّلَا

ترجمہ: اور دو یائیں (۱۴، ۱۵) اِجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً (آل عمران۴، مریم۱) میں ہیں (پس ان آٹھوں میں نافع وبصری کا فتحہ ہے) اور چار یاءات (نافع، بصری اور بزی کیلئے) فتحہ دی گئی ہیں، اس لئے کہ ان (یاءات) نے (فتحہ کی) ہدایت کرنے والوں کی حفاظت کی ہے، اور (۱۶، ۱۷) وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ (هود واحقاف) ایسی دو یائیں ہیں، جو مقرر کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہیں۔

(۳۹۶) وتَحْتِیْ وَقُلْ فِیْ هُوْدَ اِنِّیْ اَرٰىكُمْ ۱۰ وَقُلْ فَطَرَنْ فِیْ هُوْدَ هَادِيْهِ اَوْصَلَا

ترجمہ: اور (۱۸) تَحْتِیْ اَفَلَا (زخرف ۵) کی یاء اور تو کہہ دے، کہ (۱۹) ہود ۸ میں اِنِّیْ اَرَاىكُمْ کی یاء ہے، اور تو کہہ دے، کہ (۲۰) ہود ۵ میں فَطَرَنِیْ اَفَلَا کی یاء بزی اور نافع ہی کیلئے فتح دی گئی ہے، اس کے ھدایت کرنے والے نے پہنچایا ہے۔

(۳۹۷) وَيَحْزُنُنِیْ حِرْمِيُّهُمْ تَعِدَانِنِیْ ۱۱ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی تَاْمُرُوْنِیْ وَصَّلَا

ترجمہ: اور حرمی کے مرموزین (نافع و مکی) نے (چار آیات) فتح کے ساتھ پہنچائی ہیں (۲۱) لَيَحْزُنُنِیْ اَنْ تَذْهَبُوْا (یوسف ۲) (۲۲) اَتَعِدَانِنِیْ (احقاف ۲) (۲۳) حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی (طٰہٰ ۷) اور (۲۴) تَاْمُرُوْنِیْ اَعْبُدُ (زمر ۷)۔

نوٹ: یہاں تک جن چوبیس ۲۴ یاءات کو بیان کیا گیا ہے، ان کا تعلق نوع الاخراج سے ہے، یعنی وہ یاءات جن میں سماوالوں میں سے بعض کا فتحہ اور بعض کا سکون ہے، اور شعر ۱۲ میں جو یاءات آرہی ہیں، ان کا تعلق نوع الادخال سے ہے، یعنی ان میں سماوالوں کے ساتھ بعض دوسرے حضرات قراء نے فتحہ پڑھا ہے، اور یہ کل گیارہ یاءات ہیں، جو کل پینتیس ۳۵ جگہ آئی ہیں۔

(۳۹۸) اَرَهْطِیْ سَمَا مَوْلًی وَّمَالِیْ سَمَا لِوٰی ۱۲ لَعَلِّیْ سَمَا كُفْوًا مَعِیْ نَفَرُ الْعُلَا

ترجمہ: (۱) اَرَهْطِیْ اَعَزُّ (ہود ۸) میں سما و ابن ذکوان کا فتحہ بلند ہو گیا ہے، حالانکہ یہ فتحہ سردار ہے۔ (۲) اور مَالِیْ اَدْعُوْكُمْ (غافر ۵) کی یاء کا فتحہ (سما اور ہشام کیلئے) بلند ہو گیا ہے، حالانکہ یہ جھنڈے والا ہے۔

(۳ تا ۸) لَعَلِّیْ کی یاء کا فتحہ بلند ہو گیا ہے، حالانکہ یہ فتحہ ہمسر ہے، (یعنی لَعَلِّیْ میں ہر جگہ سما اور شامی کا فتحہ ہے، اور یہ چھ جگہ ہے (یوسف ۶۔ طٰہٰ ۱۔ مؤمنون ۶۔ غافر ۴۔ اور قصص ۴) میں دو جگہ، کوفیوں کا چھیوں کا سکون ہے۔

(۹، ۱۰) مَعِیَ اَبَدًا (توبہ ۱۱)۔ مَعِیَ اَوْرَحِمَنَا (ملک ۲) کی یاء کا فتحہ نفر۔ اَلْعَلَا عِمَادٌ والے کی، بصری، شامی، نافع حفص کیلئے بلند دلیلوں والی قرأۃ ہے۔

(۳۹۹) عِمَادٌ وَّتَحْتَ النَّمْلِ عِنْدِیْ حُسْنُهُ ۱۳ اِلٰی دُرِّهٖ بِالْخُلْفِ وَافَقَ مُوْهَلَا

ترجمہ: یہ قراءٔ اعتماد کے لائق (معتبر) ہیں، اور سورۃ نمل سے نیچے (۱۱) قصص ۸ میں عِنْدِیْ اَوَلَمْ کی یاء کا فتحہ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر، نافع کیلئے بلاخلاف اور ابن کثیر کے لئے خلاف کے ساتھ، اس فتحہ کی خوبی اس کی چمک کی طرف ملادی ہے، حالانکہ اس فتحہ نے مکی کیلئے خلاف کے ساتھ مدد کی ہے، حالانکہ یہ لائق بنایا گیا ہے۔

توضیح: (۱) اَرَھْطِیٓ اَعَزُّ میں ناظمؒ نے تیسیر کی پیروی میں سما اور ابن ذکوان کیلئے فتحہ بیان کیا ہے، مگر اس میں تحقیق یہ ہے، کہ اس میں ہشام کیلئے بھی فتحہ اور سکون دونوں ہیں، اور دونوں صحیح ہیں، مگر فتحہ مشہور تر اور طریق کے موافق ہے۔

(۲) عِــنْــدِیٓ اَوَلَــمْ (قصص ۸) میں نافع، بصری کا بلاخلاف اور مکی کیلئے فتحہ وسکون دونوں بیان کئے ہیں، مگر طریق کے مطابق بزیؒ کیلئے صرف سکون اور قنبل کیلئے صرف فتحہ ہے، اس لئے کہ سکون ابوربیعہ کے طریق سے ہے، جو قنبل کیلئے خلاف طریق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۷: تُـنَـخِّلَا ، اِخْتَيِـرَ مِنَ النخل وهوالتلخيص ـ حَـمَـتْ مِنَ الْحِمَايَةِ. لِيَبْلُوَنِیٓ مبتداء۔ مَعَهٗ سَبِيْلِیٓ جملہ حال۔ لِـنَـا فِـعٍ خبر۔ ثَـمَـانٍ تُنَخِّلَا فعل مجہول، ثِمَانٍ کی صفت واقع ہو رہا ہے، اور اس کی ضمیر کُلُّ وَاحِدٍ کی تاویل سے ثَمَانٍ کیلئے ہے۔

شعر ۸: پانچوں کلمات قرآن مبتداء ہیں، اور ان کی خبر ثَـابِتَانِ یا ثابتٌ ہے، جبکہ ان سے پہلے مِـنْهَا مقدر ہے، بِيُوْسُف ثَابِتٌ سے متعلق ہے۔ اِنِّیٓ اَیْ اَرْبَعُ يَاءَاتٍ ۔ فُتِحَتْ مقدر کا فاعل۔ وَلٰكِنِّیٓ کا بیان ہے، اَلْاَرْبَعُ کا جو مبتداء ہے۔ اِثْـنَـانِ وُکِلَا بِهَا خبر۔ اَیْ وَمِـنْـهـا يَـاءُ وَلٰـكِنِّیٓ اسمیہ خبریہ، وُکِلَا اِثْـنَـانِ کی صفت ہے۔ اِنِّیٓ اَرَايْکُمْ وَقُلْ مفعول ہے۔ فِیْ هُوْدَ ظرف ہے۔ فَطَرَنِ مبتداء۔ هَـادِيَهِ مبتداء ثانی۔ اَوْصَلَا خبر۔ اور ضمیر فتحہ کیلئے ہے، اَیْ اَوْصَلَ فتحة۔ اور جملہ خبر یہ مبتداء اول۔

شعر ۱۱: وَيَحْزُنُنِیٓ مبتداء۔ حِرْمِيُّهُمْ مبتداء ثانی۔ وَصَّلَا اس کی خبر۔ اَتَعِدَانِنِیٓ اور اس کے بعد کے کلمات وُصِّلَا کے مفعول اور ضمیر حرمی کے لفظ کے لئے ہے، اَیْ وُصِّلَا حِـرْمِيُّهُمْ تَـعِـدَانِـنِـیٓ حشرتنی اَعْمٰی ، تَامرونی ، يحزننی فی فتح الياء ات۔

شعر ۱۲: اَرْهَطِیٓ مبتداء۔ سَمَا فعل ماضی خبر واقع ہو رہا ہے۔ مُوَلّٰی تمیز اور اسی طرح ہے، وَمَالِیٓ سَمَا لِوَیٰ ۔ اور لَعَلِّیٓ سَما كُفُوًّا ، نَفَرُا لْعُلَا ، اَیْ ذُوْنَفَرِ الادلَّةِ الْعُلَا ، مَعِیَ کی خبر ہے۔

شعر ۱۳: عِمَادٌ ، هُمْ مقدر کی خبر۔ تحت النمل ، ثابت مقدر کا ظرف، اور عِنْدِیٓ کی خبر ہے۔ اِلٰی دُرِّهٖ اَیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَلَا لَـوْهُ اَیْ بَالِغًا اِلٰی دُرِّہٖ حال ہے، بالخلف حال ایضا، وَافق حُسْنُهٗ کی خبر۔ مُوْهِلًا اَیْ اَهْلًا عَالِمًا مقدر کی صفت ہوکر مفعول یا وافَقَ کی ضمیر سے حال ہے۔

باون ۵۲۔ یاء ات ھمزہ قطعی مکسورہ سے قبل

(۴۰۰) وَثِنْتَانِ مَعْ خَمْسِیْنَ مَعْ کَسْرِ هَمْزَةٍ ۱۴ بِفَتْحِ أُولِیْ حُکْمٍ سِوٰی مَا تَعَزَّلَا

ترجمہ: اوردو جو پچاس کے ساتھ ہیں (یعنی باون) یاءات ہمزہ قطعی کے کسرہ کے ساتھ ہیں، یہ اُولِیْ حُکْمَ کے مرموزین (نافع اور بصری کیلئے) انصاف والوں کے فتحہ کے ساتھ ہیں، سوائے ان کے جو اس (قاعدہ سے) جداء ہوگئی ہیں۔

توضیح: یعنی دوسوبارہ یاءات میں سے باون وہ ہیں، جن کے بعد ہمزہ قطعی مکسورآتا ہے، ان میں صرف نافع وبصری کا فتحہ ہے، جبکہ چند آیات اس سے مستثنٰی ہیں، ان کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جو یہاں مذکور نہیں اور نہ ہی ناظم نے ان کیلئے کوئی دوسرا حکم فرمایا ہے، ان میں نافع، بصری کا صرف فتحہ ہے، جوکل چھبیس۲۶ ہیں، جیسے مِنِّیْ اِنَّكَ، رَبِّیْ اَعْلَمُ وغیرہ۔

(۲) وہ جوشعر۱۵ تا ۱۸ توفیقی تک ہیں، جوپچیس۲۵ ہیں، اور ایک فصلت کے آخر میں آئے گی

(رَبِّیْ اِنَّ لِیْ) ان چھبیس۲۶ میں سے نو۹ یاءات جوشعر۱۵ میں ہیں، نافع وبصری میں سے بعض نے فتحہ کے بجائے سکون پڑھا ہے، اور پندرہ یاءات وہ ہیں، جن میں نافع، بصری کیساتھ بعض دوسرے حضرات نے بھی فتحہ پڑھا ہے، ایک شعر ۱۶ کی دوسری یاء، اور بارہ یاءات شعر۱۷ کی اور دوشعر۱۸ کی پہلی ہیں۔

اور دو یاءات وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ (مجادلہ۳) نافع، شامی کا فتحہ ہے، اور بصری نے اپنی اصل کے خلاف کیا ہے، اور باقین کی طرح سکون پڑھا ہے، اور رَبِّیْ اِنَّ لِیْ (فصلت۶) میں نافع، بصری کا تو فتحہ ہے اور قالون کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں، اس کو فصلت میں بیان کیا ہے۔

(۳) وہ یاءات جن میں سب کیلئے سکون ہے، اور یہ نو۹ ہیں، جوشعر۱۸ یُصَدِّقُنِیْ سے شعر۱۹ کے خِطَابُهٗ تک بیان ہوئی ہیں، اوران کے ساتھ یہ کل اکسٹھ بن جاتی ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

۱۴ تَعَزَّلَ، تَفَرَّدَ، تَمَیَّزَ، ثنتان مبتداء۔ بفتحِ أُولِیْ خبر، اَیْ استقرَّتْ، بفتحِ جَماعة اصحاب حُکْمٍ وعَدْلٍ، سِوٰی کا مستثنٰی منہ مقدر ہے، اَیْ فِیْ جَمِیْعِ یَاءَاتِ هٰذَا الْقِسْمِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۰۱) بَنَاتِیْ وَاَنْصَارِیْ عِبَادِیْ وَلَعْنَتِیْ ۱۵ وَمَا بَعْدَهٗ اِنْ شَآءَ بِالْفَتْحِ اُهْمِلَا

ترجمہ: (۱) بَنَاتِیْ اِنْ کُنْتُمْ (حجر۵)۔ (۲، ۳) اور اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ (آل عمران۵۔صف۲) (۴) اور یٰعِبَادِیَ اِنَّکُمْ (شعراء۴)۔ (۵) لَعْنَتِیْ اِلٰی (صٓ ۵)۔ اور وہ سَتَجِدُنِیْ جس کے بعد انشاءاللہ ہے (جو کہف ۹)۔ (۷) قصص۔ (۸) والصّٰفّٰت ۳ میں ہے۔ یہ آٹھوں نافع کیلئے فتحہ کے ساتھ ہیں (یہ قاعدہ) علیحدہ چھوڑ دیا گیا ہے، یعنی ابوعمرو کیلئے فتحہ کے بجائے سکون ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بَنَاتِیْ مبتداء۔ اوراس کے بعد کے کلمات اس پر معطوف۔ بالْفَتْحِ خبر۔ اُهْمِلَا مستانفہ۔

(۴۰۲) وَفِیْ اِخْوَتِیْ وَرْشٌ یَدِیْ عَنْ اُولِیْ حِمًی ۱۶ وَفِیْ رُسُلِیْ اَصْلٌ کَسَا وَافِیَ الْمَلَا

ترجمہ: اور (۹) اِخْوَتِیْ اِنَّ (یوسف ۱۱ کی یاء) میں ورش کا فتحہ ہے، اور (۱۰) یَدِیَ اِلَیْكَ (مائدہ۵) کا فتحہ حفص ونافع، بصری ہی کیلئے قرأت کی حفاظت والوں سے محفوظ ہے، اور (۱۱) رُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ (مجادلہ ۳ کی یاء کا فتحہ) نافع ،شامی کیلئے ایسی اصل ہے، جس نے کامل سفید چادریں پہنادی ہیں۔

(۴۰۳) وَاُمِّیْ وَاَجْرِیْ سُکِّنَا دِیْنُ صُحْبَةٍ ۱۷ دُعَائِیْ وَاٰبَائِیْ لِکُوْفٍ تَجَمَّلَا

ترجمہ: اور (۱۲) اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ (مائدہ۱۶)۔ اور (۱۳ تا ۲۱) اَجْرِیَ اِلَّا سب جگہ دونوں (دِیْنُ صُحْبَةٍ کے مرموزین مکی، شعبہ، حمزہ، کسائی کیلئے یاء کے) سکون سے پڑھے گئے ہیں، ایک جماعت کی عادت بنالینے کی طرح۔ (۲۲) دُعَائِیْ اِلَّا نوح ۱۔ اور (۲۳) اٰبَاءِیْ اِبْرَاهِیْمَ یوسف ۵۔ یاء کا سکون کوفیین کے لئے خوبصورت ہوگیا ہے۔ (اَجْرِیَ اِلَّا نو جگہ۔ ''یونس ۸۔ ہود ۳۔ ۵، شعراء ۶، ۱۰۔ سبا ۶ میں''۔ اور ایک یاء وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ یہ کل دس یاءات ہیں، جن میں مکی اور صحبه کا سکون ہے، اورضد سے باقی نافع، بصری، شامی، حفص کیلئے فتحہ نکل آیا)۔

﴿النحو والعربية﴾

فِیْ اِخْوَاتِیْ وَرْشٌ مبتداء وخبر۔ یدی مبتداء۔ عَنْ اُلِیْ حِمًی خبر۔ اَصْلٌ مبتداء۔ کَسَا اس کی صفت۔ وَافِیَ الْمَلَا، کَسَا کا مفعول ثانی، پہلا مفعول محذوف اَیْ کَسَا الْفَتْحُ، وَافِیَ الْمَلَا فِیْ رُسُلِیْ مبتداء کی خبر۔

شعر ۱۷: اُمِّیْ مبتداء۔ وَاَجْرِیْ عطف۔ سُکِّنَا اس کی خبر۔ دِیْنُ مصدر موکد۔ دِیْنُ صُحْبَةٍ، سُکِّنَا کے معنیٰ سے حال ہے، اَیْ اُوْقِعَ الْاِسْکَانُ فِیْهِمَا حَالَ کَوْنِهٖ دِیْنُ صُحْبَةٍ۔ لِکُوْفٍ کالام فعل سے متعلق ہے، جو خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دُعَآءِیْ وَاٰبَآءِیْ مجموعہ معطوفین مبتداء۔ تَجَمُّلَا خبر۔ الف تثنیہ۔

(۴۰۴) وَحُـــزْنِـــیْ وَتَـوْفِـیْـقِـیْ ظِـلَالٌ وَكُلُّهُمْ ۱۸ یُصَـدِّقُـنِیْ انْظِرْنِیْ وَاَخَّرْتَـنِیْ اِلٰی

ترجمہ: اور (۲۴) حُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ (یوسف۱۰)۔ (۲۵) وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ (ہود۸)۔ ظاء کے مرموزین کوفیین وکی) کے لئے اسکان یاء سے ہے، اورتمام قراء نے یُصَدِّقُنِیْ اِنِّیْ (قصص۴) اور اَنْظِرْنِیْ اِلٰی (اعراف۲۔ حجر۳۔ ص۵) اور اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی (منافقین۲) کو ساکن الیاء پڑھا ہے۔

نوٹ: یہ آخری تین اور اس کے بعد والے شعر ۱۹ والی یاءات متفق علیہ بالاسکان ہیں، جو وضاحت کیلئے بیان کی گئی ہیں، اور یہ اُن باون یاءات میں شامل ہیں۔

همزہ مضمومہ قطعیہ سے قبل دس یاءات

(۴۰۵) وَذُرِّیَّـــتِـیْ یَـــدْعُـوْنَــنِـیْ وَخِطَابُـهُ ۱۹ وَعَشْرٌ یَلِیْـهَا الْهَـمْـــزُ بِالضَّمِّ مُشْكَلَا

ترجمہ: اور ذُرِّیَّتِیْ (احقاف۲)۔ یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ (یوسف۴)۔ اور خطاب کے صیغہ والی تَدْعُوْنَنِیْ اِلٰی۔ تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ (مؤمن۵) ان تمام کو سب قراء نے ساکن پڑھا ہے، اور دس یاءات اضافت ہیں، جن کے ساتھ متصل ہو کر وہ ہمزہ آتا ہے، جو ضمہ کی حرکت دیا ہوا ہے، ایسی یاءات جن کے بعد ہمزہ قطعی مضموم ہو، جیسے اِنِّیْ اُرِیْدُ، اِنِّیْ اُمِرْتُ ان میں نافع کا فتحہ اور باقی چھ کا سکون ہے۔

(۴۰۶) فَعَـــنْ نَــافِـعٍ فَـافْتَحْ وَاَسْكِنْ لِكُلِّهِمْ ۲۰ بِعَهْدِیْ وَاٰتُوْنِـــیْ لِتَــفْتَحَ مُقْـفَلَا

ترجمہ: پس تو ان (دس کی دس یاءات) کو نافع ہی کیلئے فتحہ دے، جیسے (اِنِّیْ اُمِرْتُ)، اور بِعَهْدِیْ اُوْفِ (بقرہ۵) اور اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ (کہف۱۱) کی یاء کو تمام قراء کے لئے ساکن کر دے، تاکہ تو بند دروازے کو کھول دے، (یہ دو ان دس کے علاوہ ہیں، ان میں سب کا سکون ہے، ان دو سمیت کل بارہ ہو جاتی ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۸: حُزْنِیْ مبتداء۔ وَتَوْفِیْقِیْ معطوف۔ ظِلَالٌ جمع ظِلٌّ خبر، اَیْ هُمَا ذوظِلَالٍ۔ وَكُلُّهُمْ مبتداء۔ خبر محذوف اَسْكَنُوْا الْاَلْفَاظَ السِّتَّةَ۔

شعر ۱۹: وعشرٌ مبتداء۔ تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اَیْ عَشْرُ یَاءَاتٍ، یَلِیْهَا الْهَمْزُ خبر۔ بِالضم متعلق ہے، مُشْكِلَا کے، اور یہ حال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر ۲۰: المقفّل ، المُغْلَق ، فافتح کامفعول، محذوف، اَیْ الیاءات العشرہ ، بِعَهْدِیَ اَسْکِنْ کامفعول ہے۔ لِکُلِّهِمْ حال۔ مُقفَلْ ، تُفْتَحْ کامفعول ہے۔

توضیح: تیسری قسم کی دس اختلافی یاءات جن کے بعد ہمزہ قطعی مضموم ہے، اورنافع کا فتحہ اور باقی کا ان میں سکون ہے، وہ یہ ہیں۔

(۱) وَاِنِّیْ اُعِیذُهَا (آل عمران ۴)۔ (۲، ۳) اِنِّیْ اُرِیدُ (مائدہ ۵۔ قصص ۳)۔ (۴) فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهُ (مائدہ ۱۵)۔ (۵، ۶) اِنِّیْ اُمِرْتُ (انعام وزمر ۲)۔ (۷) عَذَابِیْ اُصِیبُ (اعراف ۱۹)۔ (۸) اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ (ھود ۵)۔ (۹) اِنِّیْ اُوْفِ الْکَیْلَ (یوسف ۸)۔ (۱۰) اِنِّیْ اُلْقِیَ (نمل ۲)۔

همزہ وصلی سے قبل چودہ یاء ات

(۴۰۷) وَفِی اللَّامِ لِلتَّعْرِیفِ اَرْبَعَ عَشْرَةً ۲۱ فَاِسْکَانُهَا فَاشٍ وَّعَهْدِیَ فِی عُلَا

ترجمہ: اور اس لام میں جو تعریف کیلئے ہے (یعنی اَلْ سے پہلے اختلافی یاءات) چودہ ہیں، پس ان کا سکون وحذف حمزہ کیلئے مشہور ہے، اور عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (بقرۃ ۱۵) کی یاء کا سکون حمزہ وحفص کیلئے بلند دلیلوں میں ہے۔

توضیح: یعنی ان چودہ یاءات میں حمزہ نے سکون پڑھا ہے، اور عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ میں حمزہ کے ساتھ حفص نے بھی سکون پڑھا ہے، اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء وصلاً حذف ہوگئی ہے، اور باقی قراء عَهْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ مفتوح پڑھتے ہیں۔

﴿النحووالعربیة﴾

شعر ۲۱: اَرْبَعَ عَشْرَةً مبتداء۔ تنوین ضرورت کی وجہ سے ہے۔ وَفِی اللَّامِ خبر ، ای فی قبل اللام ، اِسْکَانُهَا ، فَاشٍ مبتداء وخبر۔ هَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ کیلئے ہے۔ عَهْدِیْ فِیْ عُلَا مبتداء وخبر۔

(۴۰۸) وَقُلْ لِّعِبَادِیْ کَانَ شَرْعًا وَّفِی النِّدَا ۲۲ حِمًی شَاعَ اٰیَاتِیْ کَمَا فَاحَ مَنْزِلَا

ترجمہ: اور قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (ابراھیم ۵) کی یاء کا سکون (ان عامر، حمزہ، کسائی) کیلئے (عمدہ) طریق ہے، اور نداء والا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (عنکبوت وزمر ۶) (ابوعمرو، حمزہ، کسائی کیلئے سکون) حفاظت کے اعتبار سے مشہور ہوگیا ہے، اور اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ (اعراف ۱۷) کی یاء کا سکون (کمافاح کے مرموزین شامی، وحمزہ کیلئے اسی طرح صحیح ہے) جیسا کہ یہ منزل کے اعتبار سے مہک گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

قُلْ لِّعِبَادِیْ مبتداء۔ کَانَ شَرْعًا خبر۔ فی النداء مبتداء کا ظرف، اَیْ عِبَادِیْ فِی النِّدَاءِ۔ حِمٰی اس کی خبر۔ شَاعَ اس کی صفت۔ آیَاتِیْ مبتداء۔ کَمَا فَاحَ جملہ خبر۔ مَا موصولہ۔ فَاحَ اس کا صلہ۔ مَنْزِلًا تمیز۔

توضیح: یعنی اَلْ سے پہلے کل یاءاتِ اضافت قرآن مجید میں بتیس ۳۲ ہیں، اوران میں سے صرف چودہ میں اختلاف ہے، اور باقی تمام قرا فتحہ پڑھتے ہیں، اوران دو اشعار ۲۱، ۲۲ میں جن یاءات کو بیان کیا ہے، یٰعِبَادِیْ (دوجگہ) قُلْ لِّعِبَادِیْ، عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ، اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ یہ نوع الادخال سے ہیں، یعنی ان میں حمزہ کے سکون پڑھنے میں بعض دوسرے بھی شریک ہوگئے ہیں، چنانچہ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ میں حمزہ وحفص قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ میں حمزہ، شامی، وکسائی یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ میں حمزہ، بصری وکسائی۔ اٰیَاتِیَ میں حمزہ وشامی سکون پڑھتے ہیں، آئندہ دو شعروں میں ان چودہ یاءات کے شمار کولاتے ہیں، تاکہ اجماعی یاءات جو ان کے ماسوا ہیں، واضح ہوجائیں۔

---

(۴۰۹) فَخَمْسَ عِبَادِیْ اعْدُدْ وَعَهْدِیْ اَرَادَنِیْ ۲۳ وَرَبِّی الَّذِیْ اٰتٰنِ اٰیَاتِیَ الْحُلَا

ترجمہ: پس تو پانچ عِبَادِیْ شمار کر، اور عَهْدِیْ، اَرَادَنِیْ، اور رَبِّیَ الَّذِیْ، اور اٰتَانِیْ اور اٰیَاتِیْ جو خوبصورت ہیں، یعنی ﴿۱﴾ قل الّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (ابراهیم ۵)۔ ﴿۲﴾ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (انبیاء ۷)۔ ﴿۳﴾ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ (سباء ۲)۔ ﴿۴، ۵﴾ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (عنکبوت وزمر ٦)۔ ﴿۶﴾ عَهْدِ الظّٰلِمِیْنَ (بقرة ۱۵)۔ ﴿۷﴾ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ (زمر ۴)۔ ﴿۸﴾ رَبِّیَ الَّذِیْنَ (بقرة ۳۵)۔ ﴿۹﴾ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ (مریم ۱۰)۔ ﴿۱۰﴾ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ (اعراف ۱۷)۔

---

(۴۱۰) وَاَهْلَكَنِیْ مِنْهَا وَفِیْ صَادَ مَسَّنِیْ ۲۴ مَعَ الْاَنْبِیَا رَبِّیْ فِی الْاَعْرَافِ كَمَّلَا

ترجمہ: اورانہیں میں سے اَهْلَكَنِیْ، اور سورۃ ص میں مَسَّنِیْ انبیاء والے مَسَّنِیْ سمیت، اور رَبِّیْ اعراف میں، اس نے (چودہ یاءات کو) مکمل کردیا، (یعنی اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ (ملك ۲، ۱۲)۔ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ (صٓ ٤)۔ ﴿۱۳﴾ مَسَّنِیَ الضُّرُّ (انبیاء ٦)۔ ﴿۱۴﴾ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ (اعراف ۳) نے کامل کردیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۲: خَمْسَ اَعْدِدْ کا مفعول ہے، اوراس کے بعد کے کلمات معطوف ہیں، واؤ اوراس کے حذف کے ساتھ۔ اَلْحُلَا، حُلْیَةٌ کی جمع ہے، اور یہ ان چھیوں کلمات کی صفت ہے، اور اَهْلَكَنِیْ مِنْهَا مبتداء وخبر۔ هَاء اَرْبَعَ عَشَرَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہے۔ مَسَّنِيَ مبتداء۔ فِي صَادَ مَعَ الانبياء دونوں ظرف۔ اورخبر محذوف ہے، اَيْ مِنْهَا رَبِّيَ مبتداء۔ فِي الاعراف ظرف۔ اور كَمَّلَا اس کی خبر۔

توضيح: یعنی شعر۴۳ ، ۴۴ کی کل چودہ یاءات جو اَلْ سے پہلے آئی ہیں، ان میں حمزہ کا صرف سکون ہے، اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصلاً یاء حذف ہے، اور پانچ یاءات میں دوسرے حضرات بھی ان کے ساتھ بعض، بعض میں سکون میں شامل ہوگئے ہیں، جو اوپر مذکور ہیں، اور وقفاً تمام حضرات یاء کو ثابت رکھتے ہیں، اور وصلاً سکون والے یاء کو حذف کرتے ہیں، باقی تمام قراُ سب یاءات میں فتحہ پڑھتے ہیں، ان چودہ کے علاوہ باقی اٹھارہ یاءات میں ساتوں قراُ فتحہ پڑھتے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱ ، ۲ ، ۳) نِعْمَتِيَ الَّتِيْ (بقرۃ۵،۶،۱۵)۔ (۴،۵) حَسْبِيَ اللّٰهُ (توبہ۱۶ ۔ زمر۴)۔(۶ تا ۹) شُرَكَاءِيَ الَّذِيْنَ (نحل۴ ۔ کہف۶ ۔ قصص۷) میں دو ۔ (۱۰) بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ (آل عمران۴)۔ (۱۱) بِيَ الْاَعْدَآءَ (اعراف۴)۔ (۱۲) مَسَّنِيَ السُّوْءُ (اعراف۲۳)۔ (۱۳) وَلِيِّ ـيَ اللّٰهُ (اعراف۲۴)۔ (۱۴) مَسَّنِيَ الْكِبَرُ (حجر۴)۔(۱۵) اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ (سبا۴)۔ (۱۶) رَبِّيَ اللّٰه (غافر۴)۔ (۱۷) جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ (غافر۷)۔ (۱۸) نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ (تحریم۱)۔

نوٹ: (۱) يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ سے زمر۶ والامراد ہے، زمر۲ والا اگرچہ نداء کے بعد ہے، مگر اس میں یاء مرسوم نہیں۔ (۲) مَسَّنِيَ کے ساتھ ص وانبیاء کی قید مَسَّنِيَ السُّوْءُ (اعراف۲۳)۔ اور مَسَّنِيَ الْكِبَرُ (حجر۴) کونکالنے کیلئے ہے۔ (۳) الَّذِيْ کو صورت کے اعتبار سے اور اللّٰہ کے لام کو اصل کے اعتبار سے مجاز اً تعریفی قرار دیا ہے۔ (۴) نِعْمَتِيَ الَّتِيْ میں عاصم کیلئے مفضّل سے اور دوری کیلئے حلوانی سے سکون ہے۔

(۵) رَبِّيَ کے ساتھ اعراف کی قید رَبِّيَ اللّٰهُ (غافر۴) کونکالنے کی غرض سے ہے۔

همزه وصلي مجردعن اللام سے قبل سات یاءات

(۴۱۱) وَسَبْعٌ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فَرْدًا وَّفَتْحُهُمْ ۲۵ اَخِيْ مَعَ اِنِّيْ حَقُّهُ لَيْتَنِيْ حَلَا

ترجمه: اور سات یاءات اضافت وہ ہیں، جو ہمزہ وصلی مجرد عن اللام کے ساتھ ہیں، اوران ناقلین کا فتحہ (مکی، بصری کیلئے ان میں سے) اَخِي اشْدُدْ (طٰہٰ۲) (کی یاء) میں جو اِنِّيْ اصْطَفَيْتُكَ (اعراف۱۷) سمیت ہے، حق ہے، اور يٰلَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ (فرقان۳) کی یاء کا فتحہ بصری کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۱۲) وَنَفْسِيْ سَمَا ذِكْرِيْ (سَمَا) قَوْمِيَ الرِّضَا ۲۶ حَمِيْدُ هُدًى م بَعْدِيْ سَمَا صَفْوُهُ وَلَا

ترجمہ: اور لِنَفْسِيْ اذْهَبْ (طٰہٰ۲) (کی یاء کافتحہ سَمَا والوں کیلئے) بلند ہوگیا ہے، اور ذِكْرِيْ اذْهَبَا (طٰہٰ۲) کی یاء کافتحہ سَمَا والوں کے لئے بلند ہوگیا ہے، اور قَوْمِيْ اتَّخَذُوْا (فرقان۳) کافتحہ نافع، بصری، بزی ہی کیلئے پسندیدگی والا ہے، یہ فتحہ ھدایت والے کا پسند کیا ہوا ہے، اور بَعْدِيَ اسْمُهٗ (صف۱) کی یاء کافتحہ سما وابوبکر ہی کیلئے موافقت کے اعتبار سے بلند ہوا ہے۔

توضیح: یعنی ان سات یاءات میں جن جن میں قرأ کا فتحہ ہے، ان کے ماسوا کیلئے سکون وحذف ہے، خلاصہ یہ کہ ابوعمرو تو ساتوں یاءات میں فتحہ پڑھتے ہیں، اور کوفیین وابن عامر سب میں سکون وحذف پڑھتے ہیں، لیکن شامی اَخِيْ اُشْدُدْ کو ہمزہ قطعی سے پڑھتے ہیں، لہٰذا ان کی قرأۃ پر اس قسم کی یاءات چھ ہی ہیں، اور بزی يٰلَيْتَنِيْ کے سوا باقی چھ میں اور قنبل يٰلَيْتَنِيْ اور قَوْمِيْ کے سوا باقی پانچ ہیں، اور نافع کیلئے ا تا ۳ کے سوا باقی چار میں فتحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۵: سَبْعٌ مبتداء۔ بِهَمْزِ الْوَصْلِ خبر۔ حَقُّهٗ فعل مقدر کا فاعل ہے، اَیْ اِشْتَهَرَ حَقُّهٗ ۔

شعر ۲۶: اَلرِّضٰی، اَیْ ذُو الرِّضٰی، قَوْمِیْ کی خبر۔ حَمِیْدٌ تنوین سے هُدًى کی تمیز ہے، اور ترک تنوین سے مضاف ہے۔ بَعْدِیْ مبتداء۔ سَمَا صَفْوُهٗ فعل فاعل خبر۔ وِلَا بالکسر والمد المتابعة تمیز، اَیْ سَمَتْ مُتَابِعَةُ صَفْوِهٖ۔

ہمزہ کے ماسوا دوسرے حروف سے قبل تیس یاءات

(۴۱۳) وَمَعْ غَيْرِ هَمْزٍ فِيْ ثَلَاثِيْنَ خُلْفُهُمْ ۲۷ وَمَحْيَايَ جِيْ بِالْخُلْفِ وَالْفَتْحُ خُوِّلَا

ترجمہ: اور ہمزہ کے سوا (دوسرے حروف) کے ساتھ تیس (یاءات کے فتحہ وسکون) میں ان قرأ کا خلاف ہے، اور ا مَحْيَايَ (وَمَمَاتِيْ انعام۲۰ کی یاء) جو ہے، تو اس میں ورش کے خلاف کو لے آ، اور نافع کے سوا چھ قاریوں کیلئے اس کی یا ء کو فتحہ دیا گیا (عطاء کیا گیا ہے، یعنی ورش کے لئے فتحہ وسکون دونوں، اور قالون کیلئے صرف سکون باقی چھ قرأ کیلئے فتحہ، نیز سکون کے ساتھ طول بھی ہوگا، جبکہ وقفاً فتحہ والوں کیلئے طول، توسط، قصر تینوں وجوہ ہیں، ورش کیلئے فتحہ اختیار کی بناء پر اور سکون روایت کی بناء پر ہے، دانیؒ نے سکون ابن خاقان اور ابوالحسن طاہر سے پڑھا ہے، اور فتحہ ابوالفتح سے اور ورش نے نافع سے تو سکون ہی روایت کیا ہے، فتحہ کو خود اختیار کرلیا ہے، دونوں وجوہ صحیح ہیں (نشر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۷: التخویل ، العطاء۔ خُلْفُهُمْ مبتداء۔ مَعْ هَمزٍ خبر۔ فِی ثلاثین حال۔ وَمَحْیَایَ مبتداء۔ جِیُ ءُ بـالـخلف ماضی مجہول،خبر،ہمزہ ضرورۃً محذوف۔ وَالْـفَتْحُ خُـوِّلَا جملہ حالیہ ضمیر فتح کیلئے ہے،اور دوسرا مفعول مَحْیَایَ محذوف۔ خُوِّلَا اَیْ اُعْطِیَ وَمُلِّكَ۔

(۴۱۴) وَ عَــمَّ عُــلًا وَّجْهِیُ وَبَیْتِیُ بِنُــوحٍ عَــنْ ۲۸ لِـوًا وَّسِوَاهُ عُــدَّ اَصْلًا لِّـیُحْفَلَا

ترجمہ: اور وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران۲)۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ (انعام۹) کی یاء کا فتحہ نافع،شامی،حفص کیلئے) بلندی کے اعتبار سے عام ہوگیا ہے،اور بَیْتِيَ (مُؤْمِنًا جو(نوح۲)میں ہے (حفص وہشام کیلئے یاء کا فتحہ) جھنڈے والے سے منقول ہے،اور اس کے سوا(یعنی نوح والے کے سوا بَیْتِيَ لِلطَّآئِفِیْنَ (بقرۃ۱۵۔ حج۴)جو ہے،وہ(یعنی اس کا فتحہ حفص،نافع،ہشام ہی کیلئے) اصل شمار کیا گیا ہے،تاکہ یہ فتحہ ظاہر کیا جائے۔

(یعنی ہشام وحفص بَیْتِيَ میں تینوں جگہ فتحہ نافع کا نوح میں سکون باقی دو میں فتحہ اور باقی قراٗ کا تینوں جگہ سکون)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْـحَفْلُ، اَلْمَبَالَاۃ بالشیء، پرواہ کرنا خیال رکھنا۔ وَجْهِيَ مبتداء۔ خبر مقدم، اَیْ فتح یاءِ وَجْهِيَ، عَمَّ کا فاعل اور فتحہ عُلًا مفعول۔ بَیْتِيَ مبتداء۔ بِنُوحٍ حال، اَیْ کَائِنًا فی نوحٍ ۔ جعبریؒ کی رائے پر اسکو حاء کے کسرہ سے پڑھنا چاہیے،علی قاریؒ کی رائے پر اس کو غیر منصرف قرار دیکر فتحہ بھی درست ہے۔ عَنْ لِوَی خبر۔ وسِوَاهُ، عُدَّ کا مفعول ہے،اور ضمیر بَیْتِيَ کو راجع ہے۔ اَصْلًا مفعول ثانی۔ لام کا نصب عُدَّ امر کے جواب کی وجہ سے ہے۔ عُدَّ فعل مجہول ہے،یا امر بتقدیر عُدَّهُ ہے۔

(۴۱۵) وَمَعْ شُــرَكَـائِــیُ مِنْ وَّرَائِـیُ دَوَّنُــوْا ۲۹ وَلِیُ دِیْنِ عَــنْ هَــادٍ بِخُلْفٍ لَّـهُ الْحُلَا

ترجمہ: اور شُرَكَآئِيَ (قَالُوْا فصلت۶)سمیت مِنْ وَّرَآئِيَ (وَكَانَتِ (مریم۱) کو مشائخ نے مدوّن کیا ہے (یعنی دال کے مرموزین مکی نے یاء کا فتحہ پڑھا ہے) اور وَلِيَ دِيْنِ (کافرون) کی یاء کا فتحہ حفص،ھشام،نافع کیلئے بلاخلاف اور بزی کیلئے) ہدایت کرنے والے قاری سے ایسے خلف کے ساتھ ہے،جس کے لئے زیور ہیں،(یعنی وَلِيَ دِيْنِ میں نافع،حفص،ہشام کیلئے فتحہ اور بزی کیلئے فتحہ وسکون دونوں ہیں،لیکن مشہور اور طریق کے مطابق سکون ہی ہے،جو فارسی سے ہے،اور فتحہ ابوالفتح وابوالحسن سے ہے،اور باقی قراٗ کیلئے صرف سکون ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: لِیَ میں اس قسم کے اختلافی یاءات آٹھ ہیں، وضاحت کیلئے ناظمؒ چھ کے ساتھ قریب کے الفاظ اور دو کے ساتھ سورۃ کی قید لائے ہیں، بعد کے اشعار میں غور کیا جائے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۲۹: اول جملہ فعلیہ بھی اور اسمیہ دونوں ہو سکتے ہیں۔ عن اور باء ثابت سے متعلق ہوکر وَلِیَ دِینِ کی خبر ہے۔ بخلفٍ حال۔ ھاءٍ، قاریٌ مقدر کی صفت۔

(۴۱٦) مَمَاتِيَ اَتـٰى اَرْضِيَ صِرَاطِي ابْنُ عَامِرٍ ۳۰ وَفِي النَّمْلِ مَالِيَ دُمْ لِمَنْ رَّاقَ نَوْفَلا

ترجمه: اور مَمَاتِيَ (لِلّٰهِ انعام۲۰ کی یا کافتحہ نافع ہی کیلئے) آیا ہے، اور اَرْضِيَ (وَاسِعَةٌ عنکبوت۶ اور) صِرَاطِيَ (مُسْتَقِيمًا انعام۱۹ کی یاء فتحہ) ابن عامر کی (قرأۃ ہے) اور (نمل۲) میں مَالِيَ لَا ہے (یاء کا فتحہ مکی، ہشام، عاصم، کسائی ہی کیلئے ہے) اور نافع، حمزہ، ابن ذکوان کیلئے سکون ہے، تو ہمیشہ اس کیلئے سخی رہ جو (ظاہر و باطن سے) صاف ہو گیا ہے۔

(۴۱۷) وَلِيَ نَعْجَةٌ مَّا كَانَ لِيَ اثْنَيْنِ مَعْ مَعِي ۳۱ ثَمَانٍ عُلًا وَّ الظُّلَّةُ الثَّانِ عَنْ جُلا

ترجمه: اور وَلِيَ نَعْجَةٌ (صٓ۲) اور مَا كَانَ لِيَ (عَلَيْكُمْ) حالانکہ یہ دو ہیں (ابراہیم۴ ۔ صٓ۵) حالانکہ یہ دونوں مَعِيَ کے ساتھ ہیں، اور وہ (مَعِيَ) آٹھ ہیں (ان گیارہ یاءات کا فتحہ) حفص کیلئے بلندیوں والا ہے، اور سورۃ ظُلَّة ٦ (شعراء کا) دوسرا مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جو ہے (اس کا فتحہ حفص و ورش کیلئے) ظہور والے سے ہے۔ (یعنی مَعِيَ آٹھ ہیں، جو (اعراف۱۳۔ توبہ۱۱۔ کہف۹۔ انبیاء۲۔ شعراء و قصص۴۔ کہف۱۰ دو جگہ۔ اور تین لِيَ کل گیارہ کلمات کی یاءات میں حفص کیلئے فتحہ اور باقی قرأ کا سکون ہے، البتہ (سورۃ شعراء۶ کے دوسرے مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ میں ورش کا بھی فتحہ ہے۔

(۴۱۸) وَمَعْ تُؤْمِنُوا لِي يُؤْمِنُوا بِي جَا وَيَا ۳۲ عِبَادِيَ صِفْ وَالْحَذْفُ عَنْ شَاكِرٍ دَلَا

ترجمه: اور (ورش ہی کیلئے) یاء کا فتحہ وَلْيُؤْمِنُوا بِي (بقرۃ۲۳) آیا ہے، حالانکہ یہ تُؤْمِنُوا لِي (دخان۱) کے ساتھ ہے، اور تو (شعبہ کیلئے) يٰعِبَادِيَ (زخرف۷) کی یاء کے فتحہ کو بیان کر دے، اور یاء کا حذف (حفص، حمزہ، کسائی، مکی کیلئے) اس شکر گذار قاری سے ہے، جس نے ڈول بھر کر نکالا ہے، (فتحہ کی ضد سے نکل آیا، کہ باقی تین حضرات نافع،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصری، شامی کیلئے یٰعِبَادِیَ یاء کے اثبات وسکون سے ہے، حذف والی قرأت کی بعض مصاحف کی رسم سے تائید ہوتی ہے،

اور ناظمؒ نے دَلَا سے اس قوت کی طرف اشارہ فرمایا ہے)۔

(۴۱۹) وَفَتْحُ وَلِـيَ فِيهَـا لِـوَرْشٍ وَّحَـفْـصِهِـمْ ۳۳ وَمَـالِـيَ فِـيْ يٰسِيْنَ سَـكِّـنْ فَـتُـكْـمِلَا

ترجمه: اور وَلِــيَ فِيهَــا (طٰہٰ) کا فتحہ ورش اور ان میں کے حفص کیلئے ہے، اور سورۃ (یٰسین ۲) کو (حمزہ ہی کے

لئے) ساکن کردے، تاکہ تو تمیں یاء ات کے شمار کو کامل کردے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۰: الـروق ، الـصـفـاء، الـنوفل ، العطاء۔ مَمَاتِيْ أَتَى مبتداء وخبر۔ اسی طرح أَرْضِيَ ابن عامر سے

لِمَنْ لام نَوْفَلَا سے متعلق اور نَوْفَلَا دُمْ بمعنی کُنْ کی خبر۔ یادُم کے فاعل سے حال ہے، یا نـوفلا رَاق کے

فاعل سے حال ہے۔ اور دُمْ معترضہ ہے۔

شعر ۳۱: اَلْـجَلَا ، الكشف ، وَلِيَ نَعْجَةٌ مبتداء۔ مَـا كَانَ لِيَ معطوف۔ اِثْنَيْنِ حال۔ مَـعُ ، كَائنين كا

ظرف ہے، جو پہلے دونوں کلمات سے حال ہے۔ ثَـمَـانٍ ، هو مقدر کی خبر۔ هُـوَ مَعِيَ کی طرف راجع ہے۔ اَلـثَـان ،

الظُّلَّةُ سے بدل البعض ہے۔ عَنْ جِلَا ، اَیْ عَنْ ذِیْ ظُهُوْرٍ ۔

شعر ۳۲: فتح مبتداء، مضاف۔ وَلِيْ مضاف الیہ۔ لورش خبر۔ وحَفْصُهُمْ معطوف۔ مَالِيَ سَكِّنْ کا مفعول

۔ فَتُكْمَلَا منصوب۔ فاء جواب امر کی وجہ سے ہے۔ اِكْمَال یا كَمَال سے فَتُكْمَلَا بفتح التاء وبضم الميم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِی الْیَاءَاتِ الزَّوَائِدِ

باب یاءات زوائد کے اثبات وحذف میں قرأ کے مذاہب کا بیان

وہ یاءات جو غیر مرسوم ہیں، اور ان میں رسم کی اتباع میں بعض قرأ کا حذف ہے، اور بعض قرأ اصل کی موافقت کی وجہ سے انہیں ثابت رکھتے ہیں، اور یہ یاءات صرف اسم وفعل ہی کے ساتھ لام کلمہ بھی اور زائدہ بھی ہوتی ہیں جیسے اسم کی مثال بِالْوَادِ ، اَلتَّنَادِ ، الدَّاعِ ۔ فعل کی مثال جیسے یَوْمَ یَأْتِ ، اِذَا یَسْرِ ، نَبْغِ ۔
زائدہ جیسے وَعِیْدِ ، نُذُرِ ۔ اور اضافت کیلئے بھی جو مجرور یا منصوب ہوتی ہیں، جیسے دُعَاءِ ، اَخَّرْتَنِ ان میں جو یاءات رسماً ثابت ہیں، ان میں تو سب قرأ کا اثبات ہے، اور جو رسماً محذوف ہیں، ان کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) وہ جن میں سب کا حذف ہے، جو رسم کی اتباع اور کسرہ کی دلالت کو کافی سمجھ لینے کی بناء پر ہے، اور قبیلہ ہذیل کا لغت ہے۔

(۲) وہ جن میں حالین میں یا صرف وصل میں اثبات ہے، جو اصل کی موافقت کے سبب ہے، اور حجاز کا لغت ہے، اور یہ تقدیم رسم کے موافق بھی ہے، اس لئے کہ جو لفظ عارض کے سبب حذف ہوا ہو، وہ موجود کے حکم میں ہوتا ہے، جیسے ر حْـمٰـن کا الف، اور وصلاً اثبات اور وقفاً حذف میں اصل اور رسم دونوں کی رعایت ہے، نیز وقف تغیر اور تخفیف کا محل ہے، یاءات زوائد میں اثبات وحذف کے اعتبار سے قرأ کے چار گروہ ہیں۔

(۱) عاصم وابن ذکوان کا تمام یاءات میں حالین میں حذف، البتہ حفص نمل میں اٰتٰـنِ ءَ اللّٰـهُ کو ثابت رکھتے ہیں۔

(۲) ہشام، بزی وقنبل جن یاءات میں اثبات ہے، وہ حالین میں ہے۔ (۳) حمزہ جن یاءات کو ثابت رکھتے ہیں، صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں، سوائے اَتُمِدُّوْنَنِیْ کے، اس میں حالین میں اثبات ہے۔

(۴) نافع، بصری، کسائی، جن یاءات کو ثابت رکھتے ہیں، ان کو صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

نوٹ: جو یاءات اس باب میں بیان ہو رہی ہیں، ان میں حذف واثبات کا اختلاف وصلاً اور حالین دونوں میں ہے، اور جو (رعدوق) میں آئینگی، ان میں وصلاً تو سب کا حذف ہے، البتہ وقفاً بعض کا حذف اور بعض کا اثبات ہے۔

---

(۴۲۰) وَدُوْنَکَ یَـاءَاتٍ تُسَـمّٰـی زَوَائِـدًا ۔ لِاَنْ کُـنَّ عَنْ خَـطِّ الْـمَـصَـاحِفِ مَعْزِلَا

ترجمہ: اور لے لے تو ان یاءات کو جن کو زوائد نام دیا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ مصاحف عثمانیہ کے رسم خط سے باہر ہوتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۲۱) وَتَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ دُرًّا لَّــوَامِعًا ۲ بِخُلْفٍ وَاُوْلَى النَّمْلِ حَمْزَةُ كَمَّلا

ترجمہ: اور یہ یاءات مکی کیلئے بلا خلاف اور ہشام کیلئے خلاف کے ساتھ ہونے کی حالت میں حالین (وقفاً ووصلاً) میں ثابت رہتی ہیں، حالانکہ یہ چمکنے والے موتی سے تشبیہ دی گئی ہیں۔

اور نمل کی پہلی اَتُمِدُّوْنَنِیْ ۳ کو حمزہ نے حالین میں ثابت رکھتے ہوئے (شمار کو) کامل کردیا ہے۔

(۴۲۲) وَفِي الْوَصْلِ حَـــمَّادٌ شَـــكُورٌ اِمَامُهٗ ۳ وجُمْلَتُهَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلا

ترجمہ: اور وصل میں (بصری، حمزہ، کسائی، نافع کیلئے) زیادہ تعریف کرنے والا ثابت رکھتا ہے، جس کا امام (شیخ) بڑا شکر گذار ہے، اور ان یاءات زوائد کا مجموعہ باسٹھ ۶۲ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱: دُوْنَكَ اسم فعل بمعنی اَلْزِمْ، لازم پکڑ، لے لے، کسی کو فعل پر آمادہ کرنا، یاءات مفعول۔ تُسَمّٰی زوائد، بضم التاء روایة وَبِفتحه معنًی ۔ صفت یاءات۔ زوائداً منصرف بوجہ تخییر۔ اور شعلہ کے قول پر بوجہ ضرورة۔ کُنَّ کی ضمیر یاءات کے لئے، اور جو کُنَّ کا اسم ہے، اور مَعْزِلًا خبر، اَیْ کُنَّ ذَوَاتِ عَزْلٍ اَیْ خَارِجَةً۔

شعر ۲: تَثْبُتُ مجہول و معروف دونوں، ضمیر فاعل کے لئے ہے، فِی الْحَالَیْن ظرف۔ دُرًّا حال من الفاعل۔ لَوَامِعًا، دُرًّا کی صفت۔ حمزہ مبتداء۔ کَمَّلَا خبر۔ الف اطلاقی۔ اُوْلَی النمل، کَمَّلَ کا مفعول۔

شعر ۳: حَمَّادٌ مبتداء۔ شَكُوْرٌ صفت۔ اِمَامُهٗ، شکورٌ کا فاعل۔ فِی الوصلِ خبر۔ جُمْلَتُهَا، ستون واثنان مبتداء وخبر پر معطوف۔ فَاعْقِلَا الف بعوض نون خفیفہ مؤکدہ، اَیْ فَاعْقِلَنْ۔

توضیح: ان تین اشعار میں ناظمؒ نے یاءات زوائد کی شناخت اور ان میں اختلاف کی نوعیت اور ان کی تعداد تین چیزیں بیان فرمائی ہیں، یہ یاءات جیسا پہلے معلوم ہو چکا ہے، اسم اور فعل ہی کے ساتھ آئی ہیں، جبکہ حرف کے ساتھ نہیں آئیں، بخلاف یاءات اضافت کے کہ وہ حرف کے ساتھ بھی آتی ہیں، نیز یہ مصاحف میں لکھی ہوئی نہیں ہوتیں، لام کلمہ ہوں یا زائد غیر مرسوم ہوتی ہیں، اس لئے ان کو زوائد کہا جاتا ہے، نیز ابن کثیر مکی صاحب کیلئے جو یاءات بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی، وہ ان کو حالین میں ثابت رکھتے ہیں، اور جو ہشام کیلئے بیان ہوں گی ان میں ہشام کا حالین میں خلف ہے، یعنی وصلاً بھی اثبات وحذف اور وقفاً بھی اثبات وحذف دو دو وجہ ہوں گی اور جن یاءات کو نافع، بصری، حمزہ، کسائی کیلئے بیان کریں گے، تو ان میں صرف وصلاً ہی اثبات ہوگا، وقفاً حذف ہوں گی یہ تو عمومی قاعدہ ہے، مگر اس سے امام حمزہ کیلئے اَتُمِدُّوْنَنِيْ (نمل) مستثنیٰ ہے، کہ اسے وہ حالین میں ثابت رکھتے ہیں، اور اس کی تعیین اُولنّمل کی قید سے ہوتی ہے، لہٰذا نمل کی دوسری فَمَآ اٰتٰنِيَ اللّٰهُ سو اس میں ان کے حذف کی تفصیل آگے آرہی ہے، اور جو یاءات زوائد مرسوم ہیں، ان کو سب ثابت رکھتے ہیں اور جو غیر مرسوم ہیں، ان میں اثبات وحذف کا اختلاف ہے، جن کی تعداد باسٹھ ۶۲ ہے، جبکہ تیسیر میں اکسٹھ ۶۱ ہے، اس ترتیب سے، کہ اٰتٰنِ (نمل) اور فَبَشِّرْ عِبَادِيْ (زمر) کو اس باب میں شامل نہیں کیا، اور يٰعِبَادِيْ (زخرف) کو اس باب میں شامل کیا ہے۔

نوٹ: گوکہ ناظمؒ نے ہشام کیلئے حالین میں خلف بیان فرمایا ہے، لیکن نظم وتیسیر کے طرق سے ان کیلئے حالین میں اثبات ہی ہے، اور نشر کے طرق سے وقفاً حذف بھی ہے، جو وصلاً کسی طریق سے بھی صحیح نہیں، اور ان کیلئے صرف ایک یا ء ثُمَّ كِيْدُوْنِ (اعراف ۲۴) میں اختلاف ہے، اس کو شعر ۱۲ میں بیان فرمائیں گے۔

(۴۲۳) فَيَسْرِىْ اِلَى الدَّاعِ الْجَوَارِ الْمُنَادِيْهِ ۴ دِيَنْ يُؤْتِيَنْ مَعْ اَنْ تُعَلِّمَنِيْ وِلَا

ترجمہ: پس اِذَا يَسْرِيْ (فجر) اور مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِيْ (قمر) ۔ وَمِنْ اٰيَاتِهِ الْجَوَارِيْ (شوریٰ ۴)۔ وَيَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِيْ (قٓ ۳)۔ عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِيْ (کہف ۴)۔ فَعَسٰى اَنْ يُّؤْتِيَنِيْ خَيْرًا (کہف ۳)۔ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ (کہف ۵، ۹)۔ حالانکہ یہ (تینوں کلمات) اتصال والے ہیں۔

(۴۲۴) وَاَخَّرْتَنِيْ الْاِسْرَا وَتَتَّبِعَنْ سَمَا ۵ وَفِي الْكَهْفِ نَبْغِيْ يَاْتِ فِيْ هُوْدَ رُفْلَا

ترجمہ: اور (اسراء ۷) کا لَئِنْ اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى، اور اَلَّا تَتَّبِعَنِيْ (طٰہٰ ۵)۔ (ان نو کلمات کی یاء کا اثبات سَمَا والوں نافع، مکی، بصری کیلئے) بلند ہوا ہے (یعنی مکی کیلئے حالین اور نافع وبصری کیلئے وصلاً یاء کا اثبات ہے) اور (کہف ۹ میں مَاكُنَّا نَبْغِيْ اور يَوْمَ يَاْتِيْ جو (ہود ۹) میں ہے، دونوں کی یاء کا اثبات کسائی اور نافع، مکی، بصری کیلئے) باعزت اور بلند ہوگیا ہے (مکی حالین میں اور نافع، بصری، کسائی وصلاً ثابت رکھتے ہیں)

(۴۲۵) سَمَا وَدُعَاءِيْ فِيْ جَنَا حُلْوِ هَدْيِهِ ۲ وَفِي اتَّبِعُوْنِيْ اَهْدِكُمْ حَقُّهُ بِلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ یْ (ابراھیم ۶) (حمزہ، ورش، بصری کیلئے وصلاً اور بزی کیلئے حالین میں) اپنی شیریں عادت کا میوہ چننے میں مشغول ہے، اور اِتَّبِعُوْنِیْ اَهْدِكُمْ (غافر ۵) میں اس کے حق نے (یاء کے اثبات کو) آزمایا ہے (یعنی مکی، بصری، اور قالون کیلئے اثبات ہے)۔

(۴۲۶) وَاِنْ تَـرَنِیْ عَنْهُـمْ تُـمِدُّوْنَـنِیْ سَـمَا ۔ فَـرِيْقًا وَيَدْعُ الدَّاعِ هَـاكَ جَـنًا حَـلَا

ترجمہ: وَاِنْ تَرَنِیْ (اَنَا کہف ۵) بھی انہی حَقُّهٗ بَلَا والوں (مکی، بصری، اور قالون) سے یاء کا اثبات ہے، اور اَتُمِدُّوْنَنِیْ (نمل ۳) کی یاء کا اثبات (مکی وحمزہ کیلئے حالین میں اور نافع وابوعمرو کیلئے وصلاً) جماعت کے اعتبار سے بلند ہو گیا ہے، اور یَدْعُ الدَّاعِیْ (قمر ۱) کی یاء کا اثبات (بزی کیلئے حالین، ورش وبصری کیلئے وصلاً) جو ہے، تو اس میوہ کو لیلے، جو شیرین ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْـوِلَا، المتابَعَةُ، التَّرْفِيْلُ، التَّعْظِيْمُ، اَلْجِنٰى، الثمرة، الْهُدٰى، حسن السيرة، اَلْبَلَا اَلْاِخْتِبَار، جملہ کلمات قرآنیہ مبتدا آت اور سَمَا خبر۔ فِی جَـنَـا حَـلْـوُ هَـدْيِه، اَیْ حَلَا وَةُ حُسْنِ سِيْرَةِ تِلْكَ الْقِرَاءَةُ حَـاصِلَةٌ كَالثَّمَرَةِ الْمَجْنِيَةِ ۔ حَقُّهٗ مبتداء۔ وَالـضّمير للفظ اتَّبِعُوْنِیْ بَلَا خبر اَیْ اِخْتَبَرَ الْحَقَّ ذَالِكَ فَوَجَدَهٗ صَوَابًا، وَاِنْ تَرَنِیْ مبتداء۔ عَنْهُمْ خبر۔ ضمیر حَقُّهٗ بَلَا کے مذکورین کیلئے۔ تُمِدُّوْنَنِیْ، سَمَا مبتداء وخبر۔ فَرِيْقًا تمیز۔ هَاكَ اسم فعل بمعنی خُذْ۔ جَنَا اس کا مفعول۔ حَلَا اس کی صفت جملہ مبتداء کی خبر۔

توضیح: (۱) ان چار اشعار میں سولہ کلمات کو بیان کیا ہے، کسائی باسٹھ یاءات میں سے صرف دو کو ہی وصلاً ثابت رکھتے ہیں، جو مَا كُنَّا نَبْغِیْ (کہف ۹) اور يَوْمَ يَأْتِیْ (ھود ۹) میں ہے۔

(۲) شعر ۱ میں اِلَى الدَّاعِ (قمر ۱) اِلٰی کی قید سے يَدْعُ الدَّاعِ (قمر ۱) اور دَعْوَةَ الدَّاعِ (بقرۃ ۲۳) نکل گئے، اول کو شعر ۲ اور ثانی کو ۷ میں بیان کیا ہے، اور یہ تین ہی ہیں۔

(۳) عَسٰی اَنْ يَّهْدِيَنِیْ (کہف ۳) والا مراد ہے، اس لئے کہ (قصص ۳) والے میں یاء مرسوم ہے، اور اس میں سب کا اثبات ہے، جو شعر ۲۲ میں آرہا ہے۔

(۴) اَخَّرْتَنِیْ (اسراء) کی قید سے منافقون والا نکل گیا ہے، اسلئے کہ اس میں یاء مرسوم ہے، اور یاءات اضافت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باب میں شعر ۱۸ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۵) فِي الْكَهْفِ نَبْغِيْ کی قید سے (سورۃ یوسف ۸) والا نکل گیا، اس میں سب کا اثبات ہے۔

(۶) فِيْ هُوْدَ کی قید سے يَأْتِيْ (بقرۃ ۳۵۔ انعام ۲۰۔ فصلت ۵) وغیرہ نکل گئے۔

(۷) دُعَـاءِ يْ إِلَّا (نوح ۱) میں یاء مرسوم ہے، اور اس میں سب کا اثبات ہے، نیز گذشتہ باب کے شعر ۱۷ میں اسکا ذکر تصریحاً ہو گیا ہے، لہٰذا یہاں وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (ابراھیم) والا ہی مراد ہے۔

(۸) اَهْـدِكُمْ کی قید سے فَـاتَّبِـعُـوْنِـيْ (آل عمران ۴۔ اور طٰہٰ ۵) نکل گیا، ان میں سب کا اثبات ہے، اور (زخرف ۶) والا شعر ۲۰ میں بیان ہوگا۔

(۴۲۷) وَفِي الْفَـجْـرِ بِـالْـوَادِيْ دَنَـا جَـرَيَـانُـهُ ۸ وَفِي الْوَقْفِ بِالْوَجْهَيْنِ وَافَـقَ قُنْـبُلَا

توجمه: اور سورۃ والفجر میں بِـالْوَادِيْ کی یاء دَنَـا جَرَيَـانُهُ کیلئے ہے (یعنی مکی، ورش کیلئے) اس کا جاری ہونا قریب ہو گیا ہے، اور وقف میں دونوں وجوہ کے ساتھ قنبل نے موافقت کی ہے، یعنی مکی و ورش نے جَابُوْ الصَّخْرَ بِالْوَادِ (فجر) میں یاء زائد پڑھی ہے، مگر قنبل کیلئے اس میں وقفاً دو وجہیں ہیں، یعنی اثبات و حذف اور وصلاً صرف اثبات ہے، جبکہ بزی کیلئے حالین میں اپنی اصل کے مطابق اثبات ہی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بالواو مبتداء۔ في الفجر ظرف۔ دَنَا جَرَيَانُهُ خبر۔ ضمیر اَلْوَادِ کیلئے۔ وَافَقَ کا فاعل اور ضمیر بالواو کیلئے ہے۔ قُنْبُلَا اس کا مفعول۔ لِوَجْهَيْن ، وَافَقَ کے متعلق ہے۔ وَفِي الْوَقْفِ حَال۔

(۴۲۸) وَاَكْـرَمَـنِـيْ مَـعْـهُ اَهَـانَـنِ إِذْ هُـــــدَى ۹ وَحَـذْ فُهُـمَـا لِلْـمَـازِنِـيْ عُـدَّ اَعْـدَلَا

توجمه: اور اَكْـرَمَـنِيْ اس کے ساتھ اَهَـانَـنِيْ (اِذْهَدٰی کے مرموزین نافع، بزی کیلئے یاء کے اثبات) نے ھدایت کی ہے، اور مازنی (ابوعمرو بصری) کیلئے ان دونوں کا حذف عدل کے زیادہ قریب شمار کیا گیا ہے، (یعنی بصری کیلئے زیادہ قوی تو دونوں کی یاء کا حالین میں حذف ہے، مگر اپنے اصول کے مطابق وصلاً یاء کا اثبات بھی صحیح ہے، اور باقی کا حالین میں حذف ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْاَعْدَلُ بمعنی اَلْاَقْوَمُ۔ اَکْرَمَنِیْ مبتداء۔ مَعَهٗ اَهَانَنْ جملہ حالیہ۔ اِذْهَذِی خبر۔ اَیْ قِرَاْءَةُ مَدْلُوْلِهٖ ،حَذْفُهُمَا مبتداء۔ ضمیر اَکْرَمَنْ اور اَهَانَنْ کیلئے ہے۔ عُدَّ فعل مجہول خبر۔ اَعْدَلًا مفعول ثانی۔

(۴۲۹) وَفِی النَّمْلِ اٰتٰنِیْ وَیُفْتَحُ عَنْ اُولِیْ ۱۰ حِمًی وَّخِلَافُ الْوَقْفِ بَیْنَ حُلًا عَلَا

ترجمه: اورسورۂ نمل میں اٰتٰنِیَ جو ہے،اس کی یاءوصلاً فتحہ دی گئی ہے،حالانکہ یہ حفاظت والوں سے ہے (حفص،نافع،بصری کیلئے) اوروقف میں قالون،بصری،حفص کیلئے خلاف ہے،زیوروں کے درمیان بلند ہوگیا ہے، یعنی فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ کی یاءکا وصلاً اثبات وفتحہ،حفص ونافع وبصری کیلئے ہے،جبکہ وقفاً قالون،بصری،حفص کیلئے اثبات بھی ہے،اورحذف فَمَا اٰتٰنِ بھی،جبکہ ورش کیلئے وصل میں اثبات وفتحہ اوروقفاً حذف ہے،باقی قراءحالین میں حذف کرتے ہیں۔

نوٹ: نظم وتیسیر میں تو قالون،بصری،حفص،تینوں کیلئے وقفاً دونوں وجوہ ہیں،لیکن دانیؒ کی کتاب مفردات میں قالون وبصری کیلئے وقفاً صرف اثبات،اورحفص کیلئے دونوں ہیں،اثبات ابوالحسن سے اورطریق بھی انہیں سے ہے،اورحذف ابوالفتح کے۔ (ارشادالمرید)

﴿النحو والعربیة﴾

اٰتَانِیْ فِی النمل مبتداءوخبر۔ وَیُفْتَحُ واؤحالیہ ضمیر اٰتَانِیْ کیلئے عَنْ اُولِیْ یُفْتَحُ کے متعلق۔ خِلَافُ مبتداء۔ عَلَا خبر۔ جملہ اسمیہ کبریٰ بَیْنَ کَائِنًا کا ظرف ہے،جو عَلَا کے فاعل سے حال ہے۔

(۴۳۰) وَمَعْ کَالْجَوَابِ الْبَادِ حَقٌّ جَنَاهُمَا ۱۱ وَفِی الْمُهْتَدِ الْاِسْرَا وَتَحْتُ اَخُوْ حُلَا

ترجمه: اور کَالْجَوَابِ کے ساتھ اَلْبَادِ (حج ۳) میں (مکی،بصری،ورش کیلئے اثبات کا) چنا ہوا میوہ حق ہے (اورنافع وبصری کیلئے) اسراء ۱۱ کے،اوراس کے نیچے (کہف ۲) فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ کی یاءکا اثبات زیوروں والا ہے۔

(۴۳۱) وَفِی اتَّبَعَنْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ عَنْهُمَا ۱۲ وَکِیْدُوْنِ فِی الْاَعْرَافِ حَجَّ لِیُحْمَلَا

ترجمه: اور مَنِ اتَّبَعَنِیْ میں جو (آل عمران ۲) میں ہے (وصلاً یاءکا اثبات انہیں دونوں نافع اورابوعمروہی کیلئے ہے)،اور اَلْمُهْتَدِیْ (اعراف ۲۲)۔ اور مَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف ۱۲) نکل گیا ہے،ان میں یاءمرسوم ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ثُمَّ كِيْدُوْنِيْ (اعراف۲۴) میں اثبات غالب وقوی ہوگیا ہے، تاکہ خلاف کے ساتھ نقل کردیا جائے، (یعنی ابوعمر و کے لئے وصلاً اثبات، اور ہشام کیلئے حالین میں اثبات وحذف دونوں وجوہ، شعر۱۳ کے بِخُلْفٍ سے نکلی ہیں، لیکن یہ پہلے معلوم ہوچکا ہے، کہ ہشام کیلئے حالین میں اثبات ہی صحیح اور طریق کے موافق ہے، اعراف کی قید سے فَكِيْدُوْنِيْ (ھود۵)۔ اور فَكِيْدُوْنِ (مرسلات ۳۹) نکل گیا)۔

(۴۳۲) بِخُلْفٍ وَّتُؤْتُوْنِيْ بِيُوْسُفَ حَقُّهٗ ۱۳ وَفِيْ هُوْدَ تَسْأَلْنِيْ حَوَارِيْهِ جَمَّلَا

ترجمه: (بِخُلْفٍ کاتعلق پہلے شعر سے ہے) اور حَتّٰى تُؤْتُوْنِيْ (یوسف۸) میں ہے (مکی، بصری، کیلئے اثبات) کاحق ثابت ہے، اور (ھود۴۶) میں (ورش وابوعمرو کیلئے وصلاً) فَلَا تَسْئَلْنِيْ (کی یاء کا اثبات) ہے، اس کے دوست رکھنے والے نے خوبصورت بنادیا ہے، ھود کی قید سے کہف والا نکل گیا، اس کا ذکر شعر۱۶ میں آئے گا۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۱۳: البَادِ مبتداء۔ مَعْ كَالجواب ظرف۔ حقّ خبر۔ جَنَاهُمَا اس کا فاعل۔ اَخُوْ حُلًا مبتداء۔ فِي الْمُهْتَدِيْ خبر۔ الاسراء مضاف الیہ۔ وتحتُ معطوف۔ عَلَى المهتدى، اَیْ تحت الاسراء۔

شعر ۱۴: عنهما مبتداء محذوف کی خبر ہے، ای اثبات الياء عنهما ضمیر نافع وبصری کیلئے ہے۔ وَكِيْدُوْنِ مبتداء۔ فی الاعراف ظرف۔ حَجَّ اس کی خبر۔ لِيُحْمَلَا منصوب لام کی وجہ سے بِخُلْفٍ حال۔ تُؤْتُوْنِيْ مبتداء۔ بِيُوْسُفَ، حقّهٗ جملہ اس کی خبر۔ تَسْأَلْنِيْ مبتداء۔ فِيْ هُوْدَ ظرف۔ حَوَارِيْهِ جَمَّلَا اس کی خبر۔ اَیْ نَاصِرَهٗ جَمَّلَ۔

(۴۳۳) وَتُخْزُوْنِ فِيْهَا حَجَّ اَشْرَكْتُمُوْنِ قَدْ ۱۴ هَدَانِ اتَّقُوْنِيْ يَاُولِي اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

ترجمه: اور اسی (ھود۷۸) میں وَلَا تُخْزُوْنِيْ (کا اثبات بصری کیلئے) غالب وقوی ہوگیا ہے (ھود کی قید سے حجر والا نکل گیا، اس میں سب کا حذف ہے) اور بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِيْ (ابراھیم۲۲) اور قَدْهَدَانِيْ (انعام۸۰) اور وَاتَّقُوْنِ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ (بقرۃ۱۹۷) اور اس وَاخْشَوْنِيْ (مائدہ۳ کی یاء کا اثبات ابوعمرو کیلئے ہے) جو وَلَا تَشْتَرُوْا کے ساتھ ہے (وَلَا کی قید سے بقرۃ۱۵۰ اور مائدہ۴۴ والا نکل گیا، اول میں سب کا اثبات ثانی میں سب کا حذف ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۳۴) وَعَنْهُ وَخَافُونِي وَمَنْ يَتَّقِي زَكَا ۱۵ بِيُوسُفَ وَافِي كَالصَّحِيحِ مُعَلَّلَا

ترجمہ: اور وَخَافُونِيْ (آل عمران ۱۸) یاء کا اثبات بصری ہی سے ہے، اور (یوسف ۱۰) میں (قنبل کا حالین میں) مَنْ يَّتَّقِيْ (کی یاء کا اثبات قوت میں) بڑھ گیا ہے، اور (معتل اللام ہوتے ہوئے بھی) صحیح کی طرح آیا ہے، اور قنبل کیلئے شیریں دلیل سے سیراب ہو گیا ہے۔ (مُعَلَّلْ عَلَّلَ سے بمعنی سیراب کرنے کے ہے، یعنی وَمَنْ يَّتَّقِ میں حذف کی وجہ تو ظاہر ہے، کہ اس پر مَنْ شرطیہ داخل ہوا ہے، اور یہ معتل اللام ہے، پس قاعدہ کی رُو سے تو جزم کی وجہ سے یاء حذف ہوگی، اور رسم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، لیکن بعض عرب معتل کو صحیح کی طرح استعمال کرتے ہیں، اس کے آخری حرف کو حذف کرنے کی بجائے جازم کے سبب اس کو فقط ساکن کر دینا ہی کافی سمجھتے ہیں، چنانچہ قنبل کا اس یاء کا اثبات اسی لغت کے موافق ہے، اور یہ بھی فصیح لغت ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر ۲: تُخْزُوْنِ مبتداء۔ حَجَّ خبر۔ فِيْهَا کی ضمیر هُوْد کے لئے ہے، اَشْرَكْتُمُوْنِ اور اس کے بعد کے کلمات بھی اسی طرح ہیں، خبر محذوف ہے، اَیْ كَذَا لِكَ۔

شعر ۱۵: مُعَتَّلْ، علة سے، معتل کے معنی میں اور عَلَّلَ سے سیراب کرنے کے معنی میں ہے۔ عَنْهُ وَخَافُوْنِ خبر و مبتداء۔ واؤ لفظ قرآن ہے۔ اور ضمیر ابو عمرو کیلئے ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِيْ زَكَا مبتداء و خبر۔ بِيُوْسُفَ مبتداء کا ظرف۔ وَافِيْ مُعَلَّلًا كَالصَّحِيْحِ جملہ مستانفہ۔

(۴۳۵) وَفِي الْمُتَعَالِي دُرُّهُ وَالتَّلَاقِ وَالْـ ۱۶ ـتَّنَادِ دَرَى بَاغِيهِ بِالْخُلْفِ جُهَّلَا

ترجمہ: اور اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِيْ (رعد ۲) میں (یاء کا اثبات مکی کیلئے حالین میں) اس کا موتی ہے، اور يَوْمَ التَّلَاقِيْ اور يَوْمَ التَّنَادِيْ (غافر ۲ ـ ۴) جو ہے، اس کے طالب قالون نے خلف کے سبب جاہلوں کے اعتراض کو دفع کر دیا ہے (مکی و ورش کیلئے بلا خلاف اثبات ہے، مکی کیلئے حالین میں اور ورش کیلئے وصلاً، اور قالون کیلئے وقفاً صرف حذف، اور وصلاً اثبات و حذف دونوں ہیں)۔

نوٹ: قالون کیلئے اثبات فارس بن احمد سے عبدالباقی کے ذریعہ ان کے شیوخ نے قالون سے وصلاً پڑھا ہے، اور وصلاً حذف دانی ؒ نے اپنے شیخ فارس ہی کی پیروی کرتے ہوئے بیان کیا ہے، لہٰذا وصلاً بھی حذف ہی صحیح ہے، باقی قراء کا حالین میں حذف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربية﴾

دَرَاء دَرَءَ سے مخفف ہے،بمعنی دَفَعَ الْجَهْلُ جمع جَاهِلُ ، اَلْبَاغِيُ ، اَلطَّالِبُ فِي الْمَتَالِيُ دُرَّهٗ خبرومبتداء۔ اَلْبَاغِيُ مبتداء۔ دَرَاء خبر۔ بَاغِيْهِ فاعل۔ ضمیر لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ اللَّفْظَيْنِ . جُهَّلَا مفعول۔

(۴۳۶) وَمَعْ دَعْوَةَ الدَّاعِيُ دَعَانِ حَلَا جَنَى ١٧ وَلَيْسَا لِقَالُوْنٍ عَنِ الْغُرِّ سُبَّلَا

ترجمہ: اور دَعْوَةَ الدَّاعِيُ کے ساتھ اِذَا دَعَانِيُ (بقرہ ۲۳) میں (بصری اور ورش کیلئے وصلاً یاء کا اثبات) میوہ کے اعتبار سے شیرین ہوگیا ہے، اور یہ دونوں یاءات قالون کیلئے مشہور قراء سے نہیں ہیں، حالانکہ وہ قراء طرق میں مختلف ہوں، (علی قاریؒ فرماتے ہیں، کہ ممکن ہے، ناظم کا مقصد یہ ہو، کہ جو وجوہ نظم کے طرق سے نہیں وہ ضعیف ہی ہیں، تم ان کے لئے صحیح وجہ کو اختیار کرلو، اور ضعیف کو چھوڑ دو، قالون کیلئے نشر اور تیسیر دونوں سے ان میں حذف ہی نکلتا ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

اَلْغُرَّ جمع اَلْاَغَرِّ یعنی اَلْمَشْهُوْرِيْنَ مِنَ النَّقَلَةِ. اَلسُّبَّلَ جمع السَّابِلَة وَهُمُ الْمُخْتَلِفُوْنَ فی الطرق (شعلہ)۔

دَعَانِ مبتداء۔ مَعْ دَعْوَةَ الدَّاعِ ظرف۔ حَلَا خبر۔ جَنَا تمیز۔ لَيْسَ کا اسم ضمیر راجع اِلَى الْيَائَيْنِ۔ لِقَالُوْن اس کی خبر۔ عَنِ الْغُرِّ حال۔ سُبَّلَا كَذَالِكَ۔

ورش کے وصلًا اثبات والی انیس ۱۹ یاءات

(۴۳۷) نَذِيْرِيُ لِوَرْشٍ ثُمَّ تُرْدِيْنِ تَرْجُمُوْ ١٨ نِ فَاعْتَزِلُوْنِ سِتَّةٌ نُذُرِيُ جَـلَا

ترجمہ: كَيْفَ نَذِيْرِيُ (ملک ۲) پھر لَتُرْدِيْنِي (صفّت ۲) اَنْ تَرْجُمُوْنِيُ اور فَاعْتَزِلُوْنِيُ (دخان ۱۲) اور چھ الفاظ یعنی وَنُذُرِيُ (قمر ۲،۱) کی یاء کا اثبات ورش کیلئے ہے، ان ورش نے (وصلًا اثبات کو) ظاہر کردیا ہے۔

(۴۳۸) وَعِيْدِيُ ثَلَاثٌ يُنْقِذُوْنِ يُكَذِّبُوْ ١٩ نِ قَالَ نَكِيْرِيُ اَرْبَعٌ عَنْهُ وُصِّلَا

ترجمہ: اور وَعِيْدِيُ تین ہیں (ابراہیم ۳۔ قٓ ۱۔ ۳ میں ہیں) وَلَا يُنْقِذُوْنِيُ (یٰسٓ ۲) اَنْ يُكَذِّبُوْنِيُ قَالَ سَنَشُدُّ (قصص ۴)۔ (قَالَ کی قید سے شعراء والا اَنْ يُكَذِّبُوْنِ وَيَضِيقُ نکل گیا، اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتوں کا حذف ہے) اور کَانَ نَکِیْرِیْ چار ہیں (حج ٦۔ سباء۔ فاطر ٣۔ ملک ٢۔ میں ورش ہی کیلئے وصلاً اثبات ہے) اثبات انہی ورش سے نقل کیا گیا ہے، مِنْ نَّکِیْرٍ (شعراء ٥) نکرہ ہے، جو اضافت سے خالی ہے، اس لئے اس قسم میں شامل نہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

نَذِیْرِیْ لِوَرْشٍ مبتداء وخبر۔ جَلَا خبر۔ کَلمات ستة خبر، مبتداء محذوف اَیْ هِیَ سِتَّةٌ ۔ اور اسی طرح بعد کے کلمات بھی ہیں۔ وُصّلَا کی ضمیر راجع اِلَی الْمَذْکُوْرِیْنَ عَنْهُ کی ضمیر ورش کیلئے ہے

(٤٣٩) فَبَشِّرْ عِبَادِیْ افْتَحْ وَقِفْ سَاکِنًا یَـــدًا ٢٠ وَوَاتَّبِعُوْنِیْ حَــجَّ فِی الزُّخْرُفِ الْعَلَا

ترجمہ: فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ (زمر ٢) کو ثابت رکھکر وصلاً فتحہ دے، اور وقف اس حالت میں کر کہ یاء ساکن ہو، حالانکہ تو (اس عمل میں) قوی ہے، اور وَاتَّبِعُوْنِیْ هٰذَا کی (یاء کا اثبات) بلندی والی (زخرف ٦) میں (بصری کیلئے) قوی وغالب ہو گیا ہے، یعنی ابوعمرو بصری اس کی یاء کو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

(٤٤٠) وَفِی الْکَهْفِ تَسْـاَلْنِیْ عَنِ الْکُلِّ یَاءُهٗ ٢١ عَلٰی رَسْمِهٖ وَالْحَذْفُ بِالْخُلْفِ مُـــثِّلَا

ترجمہ: اور فَلَا تَسْئَلْنِیْ (کہف ٩) میں جو ہے، اس کا اثبات تمام قرأ سے ہے، حالانکہ یہ یاء اپنی رسم کے موافق ہے، اور ابن ذکوان کیلئے اس یاء میں حذف بھی مشکّل معیّن کیا گیا ہے، حالانکہ یہ ان کے خلاف کے ساتھ ہے، (دانیؒ نے ابوالحسن سے دونوں وجوہ اور فارس بن احمد اور عبدالعزیز سے صرف اثبات پڑھا ہے، لہٰذا اثبات ہی طریق کے موافق ہے)۔

(٤٤١) وَفِیْ نَرْتَعِیْ خُلْفٌ (زَ) کَـا وَجَمِیْعُهُمْ ٢٢ بِـالْاِثْبَاتِ تَحْتَ النَّمْلِ یَهْدِیَنِیْ تَلَا

ترجمہ: اور نَرْتَعِیْ (یوسف ٢) کی یاء کا اثبات قنبل کیلئے حالین میں) ایسا خلاف ہے، جو پاک ہو گیا ہے، اور ان تمام قرأ نے نمل کے نیچے (قصص ٣) میں اَنْ یَّهْدِیَنِیْ (کی یاء کو حالین میں) اثبات سے پڑھا ہے۔

نوٹ: تَسْئَلْنِیْ (کہف) زوائد میں سے نہیں، اس کو صرف ابن ذکوان کا اختلاف بتانے کے لئے لائے ہیں، اور یَهْدِیَنِیْ (قصص) بھی زوائد سے نہیں، اس کو یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ شعرؔ میں جو یَهْدِیَنِیْ بیان ہوا ہے، وہ قصص والا نہیں، بلکہ کہف والا ہے، نیز چونکہ اثبات کی ضد حذف ہے، اس لئے اس باب میں باقین کیلئے حذف خود نکلتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۰: فَبَشِّرْ، اِفْتَحْ کامفعول ہے۔ سَاكِنًا مفعول محذوف سے حال ہے، اَیْ وَقف علیه۔ سَاكِنًا يَدًا فاعل سے حال ہے، اَیْ ذَائِدٍ وَاتَّبِعُوْنِيْ مبتداء۔ حَجَّ خبر۔ العلا اس کا مفعول۔

شعر ۲۱: تَسْئَلْنِيْ مبتداء۔ فِي الكهف ظرف۔ يَاءُ ہٗ مبتداء ثانی۔ عَنِ الْكُلِّ خبر۔ عَلٰى اِسْمِهٖ حال۔ وَالْحَذْفُ مُثِّلَا مبتداء وخبر۔

شعر ۲۲: خُلْفٌ مبتداء۔ زَكَا اس کی صفت۔ فِيْ نرتعِيْ اس کی خبر۔ وَجَمِيْعُهُمْ مبتداء۔ تَلَا اس کی خبر۔ يَهْدِيَنِيْ مفعول۔ بالاثبات، تَلَا کے متعلق، اور تحتُ النمل، تَلَا کا ظرف۔

(۴۴۲) فَهٰذِيْ اُصُوْلُ الْقَوْمِ حَالَ اطِّرَادِهَا　۲۳　اَجَابَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ فَانْتَظَمَتْ حُلَا

ترجمه: پس یہ ان تمام ابواب کے مضامین قرأ کی جماعت کے قواعد ہیں، ان قواعد نے اپنے کلیہ ہونے کی حالت میں اللہ کی مدد کے سبب (میری دعوت کو) قبول کرلیا ہے، اور پھر وہ قصیدہ میں جمع ہوگئے حالانکہ وہ زیوروں والے اور خوبصورت ہیں۔

(۴۴۳) وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْهُ لِنَظْمِ حُرُوْفِهِمْ　۲۴　نَفَائِسَ اَعْلَاقٍ تُنَفِّسُ عُطَّلَا

ترجمه: بے شک میں اس اللہ تعالیٰ ہی سے امید رکھتا ہوں ان قرأ کے فرشی اختلاف کے نظم کردینے میں حالانکہ وہ ایسے نہایت نفیس ہیں، جو زیوروں سے خالی گردنوں کو خوبصورت بنا دیتے ہیں (یعنی جو ان مضامین کو یاد کرلیتا ہے، وہ نہایت باکمال شمار ہونے لگتا ہے)۔

(۴۴۴) سَاَمْضِيْ عَلٰى شَرْطِيْ وَبِاللّٰهِ اَكْتَفِيْ　۲۵　وَمَا خَابَ ذُوْجِدٍ اِذَا هُوَ حَسْبَلَا

ترجمه: میں اپنی اسی اصلاح پر چلوں گا (جو شروع میں بیان کی ہے) اور میں اللہ ہی کی مدد پر اکتفا کرتا ہوں، اور کوئی بھی مفید مقصد والا بے مراد نہیں ہوتا، جبکہ اس نے حَسْبِيَ اللّٰهُ کہا ہو، (یعنی جو شخص بھی اپنے نیک کاموں میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، اور حَسْبِيَ اللّٰهُ کہہ کام شروع کرتا ہے، تو وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور کامیاب کرتے ہیں، میں بھی انشاء اللہ اپنی مراد میں ضرور کامیاب ہوں گا اس لئے کہ میں نے بھی وَبِاللّٰهِ اَكْتَفِيْ کہہ کر حَسْبِيَ اللّٰه کہا ہے، یعنی ناظمؒ نے جو اصول و قیود و رموز شروع کتاب میں بیان کی ہیں، اور اصول میں ان کو اپنایا ہے، فرش میں بھی اسی کو اختیار فرمائینگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْاَعْلَاق جمع عِلْقٌ ہار۔ عُطَّلٌ ،عَاطِلٌ کی جمع،زینت وزیور سے خالی گردن۔ نَفَائِسٌ جمع نفیس بمعنی عظیم وجید،عمدہ۔ اَرْجُوْا کی ضمیر لِعَوْنِ اللّٰهِ یا اَللّٰه کیلئے ہے۔ فِی حُرُوْفِهِمْ کی ضمیر قرا کیلئے ہے۔ نَفَائِسَ اَعْلَاقٍ حروف سے حال ہے،یا نظم کا مفعول ثانی ہے، تُنَفِّسُ اَیْ تَعْظُمُ وَتَحْلَی۔

شعر ۲۴: اَلْاِکْتِفَا بِاللّٰهِ ،اَنْ یَّجْعَلَهٗ کَافِیًا لِمُهِمَّاتِهٖ ۔ اور حَسْبِیَ اللّٰهُ کا یہی معنی ہے۔ الخیبة الحرمان، ناکامی۔ الجد ،ضد الهزل ، حَسْبَلَ فعل ماضی من الحسبلة. یعنی اس نے حَسْبِیَ اللّٰهُ کہا،مثل حمدل اس نے الحمد للّٰه کہا۔ حَوْقَلَ اس نے لاحول ولاقوة الا باللّٰه وغیرہ،دوکلمات سے مرکب ہوتا ہے۔ عَلٰی شرطی متعلق ہے، سَاَمْضِیْ اور وباللّٰهِ اَکْتَفِیْ سے۔ اِذَا شرطیہ خَابَ کا معمول ہے)اوراس کا ماقبل اس کو جواب سے بے نیاز کررہا ہے۔ هُوَ حَسْبَلَا مبتداء وخبر۔

الحمد للّٰه یہاں پہنچ کر قرأ کے اصولی اختلافات جو کلیہ وقاعدہ کے طور پر تمام جزئیات میں جاری ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے تکمیل پذیر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے،کہ عافیت کے ساتھ قصیدہ کے اصول کی شرح مکمل ہوئی ،اللہ ربّ العزت سے دعاء اور امید ہے،کہ فرش کو بھی اپنی خاص عنایت سے پایۂ تکمیل کو پہنچادیں،میری مثال انگلی کٹوا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے مترادف ہے،میں ایک کوتاہ علم شخص ہوں،اور میری استعداد نہایت ناقص ہے،اس شرح میں کوئی بھی کمزوری میری طرف منسوب کی جائے ،اور خوبی میرے اساتذہ کرام خصوصًا سیدی مولانا قاری محمد شریف نوراللّٰه مرقده ؒ اور شارحین شاطبیہ حضرت العلامه مولانا قاری فتح محمد صاحب امام ابوعبداللّٰه محمد بن احمد الموصلی ، علی قاریؒ ، ابوشامه رحمهم اللّٰه ونوراللّٰه مرقدهم ، وجعل الجنة مثواهم کی طرف منسوب کی جائے۔

میں نے جو کچھ بھی اس میں لکھا ہے،سب سے زیادہ عنایات رحمانی اور پھر شرح شعلہ اور پھر دیگر کتب سے استفادہ کی بناء پر ہے۔

حضرت العلامہ مولانا قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کی شرح کو بھی اور قاری تقی الاسلام کی جدید شرح شاطبیہ کو بھی سامنے رکھا ہے،میں خود اس قابل قطعاً نہیں ہوں کہ اپنی جانب سے کوئی علمی بات مرتب کرسکوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اَشْكُرُكَ عَلٰى مَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ شُكْرًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ شَاكِرًا لِنِعْمَائِكَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسْبِيْ وَاَنْتَ لِيْ نِعْمَ الْوَكِيْل ، وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ واصحابِهٖ الطَّيِّبِيْنَ وَالطَّاهِرِيْنَ ، اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ ، اَللّٰهُمَّ افتَحْ لِيْ بخيرواخْتِمْ لِيْ بِخيروَقِنِي السَّيِّئَاتِ اٰمين يارَبَّ الْعٰلمين ۔

احقر فياض الرحمٰن علوى بن ملك محمد دين الهزاروى مرحوم ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب فرش الحروف

باب سورتوں میں متفرق اختلافات کے بیان میں

اَلْفُرُوْش ، جمع فَرْش ۔اور اَلْفُرُش جمع فُرَيْش بمعنٰی مفروش، بچھانے اور پھیلانے کے معنٰی میں ہے، یعنی وہ مختلف فیہ کلمات جو اصول کلیہ کے ذیل میں نہیں آتے بلکہ قرآنی ترتیب کے مطابق سورتوں میں فرش کی طرح پھیلے ہوئے منتشر اور متفرق طور پر پائے جاتے ہیں، اور یہ حکم اکثری ہے ورنہ کہیں کہیں فروش میں اصول مَطَّرِدَہ بھی آتے ہیں، جیسے يُنَزِّلُ کی تشدید وتخفیف، تاءات بزی، التوراة ،اور سورتوں کے مقطعات کا امالہ یا استفہام مکرر وغیرہ، جیسا کہ اصول میں بھی غیر کلی وغیر مَطَّرِد اختلافات چند ایک جگہوں میں بیان ہوئے ہیں، جیسے یاءات اضافت، یاءات زوائد وغیرہ۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْفَرْشُ ،معناه،اَلنَّشْر وَالْبَسْط،اى حروف المنشورة فِى السُّوَرْ على الترتيب القرآن و الحروف جمع حرف ، والحروف ، القراءة يقال حرف نافع اى قِرَاءَة نَافِعٍ۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

جمہور علماء کے نزدیک مکیہ اور اس کی آیات سات ہیں، مگر تفصیل میں ایک جگہ اختلاف ہے، قراء مکہ وکوفہ بسم اللہ کو فاتحہ کی مستقل آیت شمار کرتے ہیں، باقی حضرات بسم اللہ کو آیت نہیں مانتے، البتہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر آیت شمار کرتے ہیں، اس سورت کے فرشی اختلاف اصول میں بیان ہو چکے ہیں، سورۃ فاتحہ سے ابتداء حقیقی میں تعوذ بسم الله اور اَلْعٰلَمِيْنَ تک تمام قراء کیلئے وجوہ صحیحہ ستائیس ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ

یہ سورۃ مدنی ہے، البتہ فَاعْفُوْا ۱۰۹ لَیْسَ عَلَیْكَ ۲۷۲ دونوں آیتیں مکہ میں نازل ہوئی ہیں ۔ وَاتَّقُوْا ۲۸۱ بعض کے قول پر منٰی میں اور ابن عباسؓ کے قول پر مدینہ میں نازل ہوئی ہے ۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ یہ دونوں عرش کے نیچے اس خزانہ سے اتری ہیں، جو آپ ہی پر کھولا گیا ہے، نہ اس سے پہلے کسی پر کھلا ہے اور نہ بعد میں کسی پر کھلے گا ، اس کی کل آیات ، بصری دوسوستاسی ۲۸۷ کوفی دوسو چھیاسی ۲۸۶ اور باقی پانچ شماروں میں دوسو پچاسی ۲۸۵ ہیں ۔

نوٹ: اختلافات قرات میں مدنی ومکی وغیرہ کا وہی مقصد ہے جو اصول میں تھا لیکن شمار آیات میں ان الفاظ سے ان شہروں کے علماء کا شمار مراد ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

(۱) مدنی اول امام ابوجعفرؒ اور امام شیبہ بن نصاحؒ (۲) مدنی اخیر، امام نافعؒ اوران کے تلامذہ ۔ (۳) مکی سیدنا مجاہدؒ اور امام ابن کثیرؒ وغیرہ۔ (۴) بصری امام عاصم جحدریؒ وغیرہ ۔ (۵) دمشقی امام ابن عامرؒ اور سیدنا ابوعمرو یحیٰی بن حارث ذماری۔ (۶) حمصی سیدنا شریحؒ ۔ (۷) کوفی سیدنا ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ ضریر اور امام عاصم کے شمار کا نام ہے ۔ اور اگر مدنی اول وآخر متفق ہوں تو مدنی ۔ اور اگر مدنی ومکی متفق ہوں تو حجازی ۔ اور اگر دمشقی وحمصی متفق ہوں تو شامی اور اگر بصری وکوفی متفق ہوں تو عراقی کہتے ہیں ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ سے فِیْهِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین: اٹھاون ۵۸ ہیں ۔ قالون مع مکی بائیس ۲۲ ۔ قالون مع عاصم وکسائی وورش بسم اللّٰه کے ساتھ بائیس ۔ بصری وشامی اور ورش (عدم بسم اللّٰه پر) دس ۱۰ ۔ حمزہ چار ۴ ۔ اس سورۃ کے فواصل قُمْ لَنْدَبَّرَا کے آٹھ ۸ حروف میں سے کسی ایک پر اختتام پذیر ہوتے ہیں ۔

(۴۴۵) وَمَا یَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاکِنٍ ۱ وَبَعْدُ ذَکَا وَالْغَیْرُ کَالْحَرْفِ اَوَّلَا

ترجمہ: یعنی (ذال کے مرموزین شامی وکوفیین کے لئے) وَمَا یَخْدَعُوْنَ خاء ساکن سے پہلے یا اوراس کے بعد دال کا فتحہ روشن ومشہور ہوگیا ہے ۔ اوران کے ماسوا (سماوالوں نے) مثل پہلے لفظ (یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ) کی طرح پڑھا ہے، یعنی اس میں دو قرأتیں خَدَعَ یَخْدَعُ سے شامی کوفیین کی اور دوسری خَادَعَ یُخَادِعُ مفاعلہ سے نافع کی ،بصری کی، اور ضد سے دوسری قرأت کے نہ نکلنے کی وجہ سے وَالْغَیْرُ سے دوسری قرأت بھی بتادی ہے ۔ اور مَا سے اشارہ مقصود ہے، کہ اختلاف دوسرے لفظ میں ہے، پہلے کو اور سورۃ نساء ۱۴۲ والے کو سب قرأ یُخٰدِعُوْنَ ہی پڑھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

ذَکَا مِنْ ذَکَتِ النَّار إِذَا اِ شْتَغَلَتْ وَاَضَاءَ تْ ۔ وَمَا یَخْدَعُوْنَ مبتداء، اَلْفَتْحُ مبتداء ثانی مِنْ قَبْلِ سَاکِنْ. خبر۔ بَعْدُ ای بَعْدَ سَاکِنٍ مِنْ قبل پر معطوف ہے۔ جملہ مبتداء اول کی خبر ہے اور ذَکَا دوسری خبر ہے، اَوَّلَا ظرف ای کَالحرف الواقع اَوَّلَا ۔

توضیح: اول لفظ مفاعلہ سے طلب کے معنٰی میں ہے جو حقیقی معنٰی مشارکت کی بجائے مجازی معنٰی طلب یعنی وہ حق تعالٰی کو فریب دینا چاہتے ہیں ۔ دوسرے لفظ میں یُخٰدِعُوْنَ مفاعلہ سے دونوں الفاظ کی ایک نیت مقصود ہے، اور یہاں بھی شرکت کے لئے نہیں اس لئے کہ انسان اپنے نفس سے مخادعت نہیں کر سکتا، اور بعض کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ مآل کے اعتبار سے ان کا فریب ان ہی کی جانوں پر پڑھنے والا ہے، پس یہ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہ نساء ۱۴۲ کے قبیل سے ہے ۔

نوٹ: ناظمؒ حرف اور حروف کو الفاظ قرآنی کے لئے استعمال فرمایا کرتے ہیں ۔ جو سیبویہ کا مذھب ہے، کہ وہ کلمہ کی تینوں قسموں پر حرف کا اطلاق درست بتاتے ہیں ۔

---

(۴۴۶) وَخَفَّفَ کُوْفٍ یَکْذِبُوْنَ وَیَاءُهٗ ۲ بِفَتْحٍ وَّلِلْبَاقِیْنَ ضَمٌّ وَّثُقِّلَا

ترجمہ: یعنی کوفیین نے بِمَا کَانُوْ یَکْذِبُوْنَ کو کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف کَذِبَ لازم سے پڑھا ہے، اور باقی قراء نے یاء کا ضمہ اور کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے پڑھا ہے (یعنی دوسری قرأت کَذَّبَ یُکَذِّبُ ، تَکْذِیْب سے یُکَذِّبُوْنَ ہے) اور یہ قرأت بلیغ تر ہے، اس لئے کہ جو بھی رسول کو جھٹلائے گا، وہ خود ضرور کاذب جھوٹا ہوگا، یعنی منافقین ایمان کے دعوہ میں خود بھی جھوٹے ہیں، اور نبی ﷺ کو جھوٹا بھی کہتے ہیں، دوسری قرأت ضد سے نہیں نکلتی تھی، اس لئے بیان کردی، نیز جَمِیْعًا یا حَیْثُ وغیرہ الفاظ نہ لانے کی وجہ سے صرف یہی کلمہ مراد ہے، عموم مراد نہیں، سورۃ انشقاق والے میں تشدید پر اور توبہ میں تخفیف پر سب قراء متفق ہیں ۔

﴿النحو والعربیة﴾

یَکْذِبُوْنَ ، خَفَّفَ کا مفعول اور کُوفٍ (جنس یعنی تینوں کوفی) اس کا فاعل اور یَاءُهٗ جملہ حالیہ ضَمَّ وَثُقِّلَا کی ضمیریں یکذبون کیلئے، اَیْ ضَمَّ الْیَاءُ وَثُقِّلَا الذَّالُ یُکَذِّبُوْنَ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۴۷) وَقِيْلَ وَغِيْضَ ثُمَّ جِيْءَ يُشِمُّهَا ۳ لَدٰى كَسْرِهَا ضَمًّا رِجَالٌ لِتَكْمُلَا

ترجمہ: اور قِيْلَ (ہرجگہ) اور غِيْضَ (ھود۴۴) پھر جِيْءَ (زمر۷ و فجر) جو ہیں، ان کو کسائی وہشام کیلئے) بہت سے لوگ (قرأ) ان کے کسرہ میں ضمہ کی بو دیتے ہیں، تاکہ (اس اشمام کے سبب) یہ کامل ہوجائیں (اصل میں ان فعلوں کا فاء کلمہ مضموم تھا، جسے عین کلمہ کا کسرہ نقل کرکے دیا گیا، اشمام اصل کی طرف اشارہ کیلئے کرتے ہیں)

(۴۴۸) وَحِيْلَ بِاِشْمَامٍ وَّسِيْقَ كَمَا رَسَا ۴ وَسِيْءَ وَسِيْئَتْ كَانَ رَاوِيْهِ اَنْبَلَا

ترجمہ: اور حِيْلَ (سبا۶) اور وَسِيْقَ (زمر۸) دوجگہ (شامی وکسائی کیلئے) اشمام کے ساتھ ہیں، جیسا کہ ثابت ہوتے ہیں، اور سِيْءَ (ھود۷، عنکبوت۴) اور سِيْئَتْ (ملک۲) کا اشمام جو ہے (شامی کسائی، مدنی) کیلئے، اس کا راوی بڑی قدر والا عالم ہے، یعنی ان سات کلمات میں مرموزین قرأ حضرات ایسی حرکت سے پڑھتے ہیں، جس میں ضمہ وکسرہ کا کچھ کچھ حصہ ہوتا ہے، اول ضمہ کا حصہ جس کی مقدار کم اور پھر کسرہ کا جس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اسے اشمام کہتے ہیں، باقی قرأ خالص کسرہ پڑھتے ہیں، اور قِيْلًا (نساء۱۸ واقعہ ومزمل۱) اور وَقِيْلَه' (زخرف۷) فعل نہیں بلکہ مصدر ہیں، اس لئے ساتوں قرأتوں میں خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۳: اَلَا نَبَلُ الرَّائِدُ فی النبل وھو الشُّھْرَۃُ۔ قِيْلَ مبتداء۔ اور اس کے بعد کے کلمات اس پر معطوف۔ اور يُشِمُّ خبر۔ ھاء الفاظ ثلاثہ کیلئے جو اس کے مفعول اول اور ضَمًّا مفعول ثانی۔ رِجَالٌ اس کا فاعل ہے۔ لِتكملا کی ضمیر راجع الی الثلاثۃ۔

شعر نمبر ۴: وَحِيْلَ كَمَا رَسَا مبتداء وخبر۔ اور سِيْءَ كَانَ رَاوِيْهِ اَنْبَلَا بھی اسی طرح ہے۔

توضیح: (۱) اشمام کی چار قسمیں ہیں، یہ ان میں سے ایک ہے، جو خلط الحرکۃ بالحرکۃ کہلاتی ہے، اور یہ وقفی اشمام سے ممتاز ہے، اس لئے کہ یہ اول حرف میں ہے، جب کہ وقفی اشمام آخری حرف میں ہوتا ہے، نیز یہ وصلاً حرکت میں ہوتا ہے، جبکہ وہ وقفاً سکون ہی کے ساتھ خاص ہے، اور یہ سنا جاتا ہے، جبکہ وقفی اشمام سنا نہیں جاتا، اور صاد کا اشمام شیوعاً ہوتا ہے، یعنی صاد و زاء کی آواز مخلوط ہوکر ایک سنی جاتی ہے، جبکہ یہ اشمام افراداً ہے، یعنی دونوں حرکتوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز جداجدا سنی جاتی ہے، جبکہ ایک اشمام حرف مدغم میں ہوتا ہے، اور صاد کے اشمام کو خلط الحرف بالحرف کہتے ہیں۔

(۲) جِیْٓءَ ، سِیْٓءَ ، وَسِیْٓئَتْ میں یاء مدہ کے بعد سبب مد ہمزہ موجود ہے، لہٰذا اشمام کے ساتھ مد بھی کیا جائے گا، ابن شریح نے کافی میں لکھا ہے، وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ مَدِّ جِیْٓءَ ، سِیْٓءَ ، وَسِیْٓئَتْ یعنی اشمام والے بھی اور غیر اشمام والے بھی سب کا مد پر اجماع ہے، ان ساتوں کلمات میں قراءات کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ہشام و کسائی کیلئے ساتوں میں اشمام۔ (۲) ابن ذکوان اول تین میں خالص کسرہ اور باقی چار میں اشمام (۳) نافع کا اول پانچ میں خالص کسرہ اور آخری دو میں اشمام۔ (۴) مکی ، بصری ، عاصم ، حمزہ چاروں کیلئے ساتوں میں خالص کسرہ، اور یہ لفظ کَسْرِ هَا سے نکلا ہے، خالص کسرہ اولیٰ ہے، جس طرح فتح وامالہ میں فتح اولیٰ ہے۔

(۴۴۹) وَهَا هُوَ بَعْدَ الْوَاوِ وَالْفَا وَلَامِهَا ۵ وَهَا هِيَ اَسْكِنْ رَّاضِيًا بَارِدًا حَلَا

ترجمہ: اور تو (کسائی ، قالون ، بصری کیلئے) هُوَ کی هَاء کو، اور هِيَ کی هَاء کو، جو واؤ ، فاء اور ان حروف ہجا کے لام کے بعد ہو، ساکن کر دے اس حال میں کہ تو (اسکان سے) خوش ہونے والا ہے، جو (عربی لغت میں) ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی طرح خوشگوار ہے۔

(۴۵۰) وَثُمَّ هُوَ رِفْقًا بَانَ وَالضَّمُّ غَيْرُهُمْ ۶ وَكَسْرٌ وَّ عَنْ كُلٍّ يُمِلَّ هُوَ انْجَلَا

ترجمہ: اور ثُمَّ هُوَ (یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قصص ۷ کی ھاء کو کسائی اور قالون کیلئے ساکن کر دے) حالانکہ تو ایسی نرمی والا ہے، جو ظاہر ہو گئی ہے، اور ان مذکورین کے سوا باقی قراً کیلئے هُوَ کی ھاء کا ضمہ اور هِیَ کی ھاء کا کسرہ ہے، اور اَنْ یُّمِلَّ هُوَ (بقرہ ۳۹) سب قراً سے ضمہ کے ساتھ ظاہر ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۵: هَا مضاف۔ هُوَ مضاف الیہ، ہمزہ کا حذف ضرورت کی بناء پر ہے، اور هَاهِیَ بھی اسی طرح ہیں، اور یہ اَسْكِنْ کا مفعول ہے۔ رَاضِيًا حال۔ مِنَ الفاعل۔ بَارِدًا حال۔ مِنَ المفعول ۔ حَلَا صفت۔ والفاء ولَامِهَا واؤ پر معطوف ہیں۔ اور ضمیر حروف کیلئے یا هُوَ کیلئے۔

شعر نمبر ۶: ثُمَّ هُوَ اَسْكِنْ کے مفعول پر معطوف ہے، اور رِفْقًا ای ذارِفْقٍ فاعل سے حال ہے۔ بَانَ ، رِفْقًا کی صفت ہے۔ وَالضَّمُّ غَيْرُهُمْ مبتداء وخبر۔ اَیْ قِرَاءَۃ غَيْرِهِمْ عَنْ كُلٍّ متعلق بانجلا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: (۱) یعنی هُوَ اور هِيَ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کی ضمیر، واوٗ ، فاء ، لام کے بعد ہو، تو قالون ، بصری ، کسائی وَهُوَ فَهُوَ لَهُوَ وَهْيَ فَهْيَ لَهْيَ یعنی هاء کو ساکن پڑھتے ہیں، اور ثُمَّ هُوَ (قصص) کو صرف قالون و کسائی بسکون هاء پڑھتے ہیں، اور باقی قرأ هاء کا ضمہ پڑھتے ہیں، اور یہ حجاز کا لغت ہے۔ اور اَنْ یُّمِلَّ هُوَ چو نکہ نفس کلمہ کا لام ہے، لام ابتدائیہ نہیں، اس لئے سب قرأ هاء مضمومہ پڑھتے ہیں، اسی طرح لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ، لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں سب قرأ هاء کو ساکن پڑھتے ہیں، اس لئے کہ یہ هاء هُوَ کی نہیں، بلکہ کلمہ کا جزو ہے، اور جب هُوَ اور هِيَ ان حروف کے بعد نہ ہو، تو بھی سب قرأ مضموم پڑھتے ہیں، سخاویؒ فرماتے ہیں، کہ آخری جملہ میں تنبیہ ہے، کہ حلوانی کے ذریعہ جو قالون سے یُمِلَّ هُوَ میں هاء کا سکون آیا ہے، نظم کے طرق سے اس پر اعتماد نہیں ہے۔

(۲) چونکہ شعر میں اَسْكِنْ سکون کی ضد سے غیر مذکورین کا فتحہ نکلتا ہے، اس لئے وَضَمَّ غَيْرُهُمْ وَكَسْرٌ سے هُوَ کے ضمہ اور هِيَ کے کسرہ کی وضاحت فرمادی، حالانکہ هُوَ وَهِيَ کے تلفظ سے بھی قرأت نکل آتی ہے۔

(۴۵۱) وَفِيْ فَاَزَلَّ اللَّامَ خَفِّفْ لِحَمْزَةٍ ۷ وَزِدْ اَلِفًا مِنْ قَبْلِهِ فَتُكَمِّلَا

ترجمہ: اور تو فَاَزَلَّهُمَا میں حمزہ کیلئے لام کو بلا تشدید پڑھ اور اس سے قبل الف زیادہ کر، تا کہ تو قرأت کو کامل کردے، یعنی حمزہؒ فَاَزَالَهُمَا پڑھتے ہیں، باقی چھ حضرات فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ حفصؒ کی طرح پڑھتے ہیں، جو صراحتاً رسم کے مطابق ہے، اور اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۷: اَللَّامَ ،خَفِّفْ کا مفعول۔ فِيْ فَاَزَلَّ اس کا ظرف ہے۔ قَبْلَهٗ کی ضمیر لام کیلئے ہے۔ فَتُكَمِّلَا کا نصب جواب امر کی وجہ سے ہے اور اس میں معروف و مجہول دونوں درست ہیں۔

توضیح: حمزہؒ کی قرأت پر یہ فعل زِلْتُ سے ہے، جو زَوَال سے بنا ہے، اَيْ اَبْعَدَ هُمَا عَنْ نَعِيْمِ الْجَنَّةِ یعنی شیطان نے ان دونوں آدمؑ و حواؑ کو جنت سے ہٹادیا، اور دور کر دیا، اور دوسری قرأت زَلَّتْ سے پھسلنے کے معنی میں ہے، یعنی شیطان نے ان کو جنت سے پھسلا دیا، پس دونوں قرأتوں کا حاصل ایک ہی ہے اور یہ احتمال بھی ہے، کہ زَلَّ سے ہو، جس کے معنی ہیں اس نے قصور کیا، غلطی کی یعنی شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کے سبب قصوروار بنادیا، اور اسی لئے اسکو عَنْ سے متعدی کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۵۲) وَآدَمَ فَارْفَعْ نَاصِبًا كَلِمَتِهِ ۸ بِكَسْرٍ وَّ لِلْمَكِّيِّ عَكْسٌ تَحَوَّلَا

ترجمہ: اور تو (مکی کے سوا چھ قراء کیلئے) آدَمَ کو رفع دے، حالانکہ تو اس کے کَلِمَاتٍ کو کسرہ کے ساتھ نصب دینے والا ہو، اور ابن کثیر مکی کیلئے اس کا عکس پھر گیا ہے۔ یعنی مکی کی قرأۃ آدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٌ میم کے نصب اور تاء کے رفع سے ہے، اور باقی چھ کی آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ حفصؒ کی طرح آدَمُ فاعلیت کی وجہ سے مرفوع اور كَلِمَاتٍ مفعول کی وجہ سے منصوب، اور كَلِمَاتٍ جمع مؤنث سالم ہے، اس کا نصب کسرہ سے آتا ہے، اس لئے اس کی بِكَسْرٍ سے وضاحت فرما دی ہے، دونوں قراتوں کا حاصل ایک ہے، مکی کی قرأۃ یعنی آدمؑ کو ان کے رب کی طرف سے کچھ کلمات حاصل ہوئے، اور باقین کی قرأۃ میں مطلب ہے کہ آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے، اور یہی اولیٰ ہے، کہ اس میں فاعل و مفعول تقدیم و تاخیر بھی نہیں، اور آدم سے پہلے مکی کی قرأۃ کی طرح إِلَى مقدر کی حاجت بھی نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

كَلِمَتِهِ کی ھاء آدَمُ کیلئے ہے، اور اضافت ادنی ملابست کی وجہ سے ہے، یعنی تِلَا وَةٌ یہ اس کے قریب ہے تَحَوَّلَا کی ضمیر مذکور کیلئے ہے۔ لَقِيَ ان افعال میں سے ہے، جس کے دو معمولوں میں سے جسے چاہیں مفعول بنا دیں، معنی میں فرق نہیں آتا، اس لئے دونوں قرأتوں پر معنی ایک ہی ہیں۔ عَكْسٌ سے مراد تقدیم و تاخیر ہے، عکس مستوی یا عکس نقیض مراد نہیں۔

(۴۵۳) وَيُقْبَلُ الْأُوْلٰى اَنَّثُوْا دُوْنَ حَاجِزٍ ۹ وَعَدْنَا جَمِيْعًا دُوْنَ مَا اَلِفٍ حَلَا

ترجمہ: اور وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا (۴) پہلے کو (مکی و بصری کیلئے ان اہل اداء نے) مانع کے بغیر تانیث کی تاء سے (تُقْبَلُ پڑھا ہے، اور وَعَدْنَا ہر جگہ (بصری کیلئے) الف کے بغیر شیریں ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الْأُوْلٰى، تُقْبَلُ کی صفت ہے، اور تُقْبَلُ، اَنَّثُوْا کا مفعول۔ وَعَدْنَا مبتداء۔ جَمِيْعًا حال۔ حَلَا خبر۔ دُوْنَ اس کا ظرف ہے۔ مَا زائدہ ہے۔ دُوْنَ حَاجِزٍ اَیْ مَانِعٍ عن التَّانِيث فاعل یا مفعول سے حال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: (۱) تُقْبَلُ کا فاعل شَفَاعَةٌ لفظاً مؤنث ہے، اس لئے فعل کا مؤنث لانا درست ہے، اور تذکیر کی تین وجوہ ہیں (۱) تانیث غیر حقیقی ہے۔ شَفَاعَةٌ، تشفیعٌ کے معنیٰ میں ہے۔ (۲) فعل وفاعل میں منها کا فصل ہے۔ (۳) ہر چیز کا استصحاب اس کی اصل پر رکھنے کی وجہ سے، کہ تذکیر اصل ہے، جیسا کہ ابن مسعود ﷺ اور ابن عباس ﷺ کے قول میں اشارہ ہے، کہ جب تذکیر وتانیث میں تمہارا اختلاف ہو، تو اس کو یاء سے پڑھو، نیز حقیقی مؤنث میں فعل اور غیر حقیقی میں اتصال کے وقت علامت کو ترک کرنا جائز ہے، اور فعل کی صورت میں خوب تر ہے، اس لئے جمہور نے اسے پسند کیا ہے، اور اول قید احترازی ہے، جس سے اس سورۃ کے رکوع ۱۵ والا وَلَا يُقْبَلُ نکالنا مقصود ہے، جو اس لئے کہ اس کا فاعل عَدْلٌ ہے، لہٰذا یہ سب قرأ کے لئے تذکیر سے ہے۔

(۲) وَعَدْنَا جو طور کے وعدہ کے معنیٰ میں ہے، تین جگہ آیا ہے (بقرۃ ۶، اعراف ۱۷، طٰہٰ ۴) ان سب میں بصری وَعَدْنَا الف کے بغیر اور باقی چھ وٰعَدْنَا الف بعد الواو پڑھتے ہیں، جو تقدیراً رسم کے مطابق ہے، اور وَعَدْنَهُ (قصص ۷) وَعَدْنَهُمْ (زخرف ۴) یہ طور کے وعدہ کے معنیٰ میں نہیں، ان کو سب قرأ الف کے بغیر پڑھتے ہیں، اور تیسیر اور مختصر میں دانی" وَعَدْنَا اور وَعَدْتُكُمْ حَيْثُ وَقَعَ لاتے ہیں، جس سے یہ دونوں خود ہی نکل جاتے ہیں۔

نوٹ: دُوْنَ قرأۃ کی قید ہے، اور مَا اسی کا تتمہ ہے، اس لئے دال اور میم رمز نہیں ہیں۔

(۴۵۴) وَإِسْكَانُ بَارِئْكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ لَهُ ۞ ۱۰ وَيَأْمُرُهُمْ أَيْضًا وَتَأْمُرُهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور بَارِئْكُمْ (یہاں دونوں جگہ ہمزہ کا) اور يَأْمُرُكُمْ (راء) کا اسکان ان بصری ہی کیلئے ہے، اور يَأْمُرُهُمْ (اعراف ۱۹) اور تَأْمُرُهُمْ (طور ۲ کی راء کا سکون) ابوعمرو بصری نے پڑھا ہے۔

(۴۵۵) وَيَنْصُرُكُمْ أَيْضًا وَّيُشْعِرُكُمْ وَكَمْ ۞ ۱۱ جَلِيلٍ عَنِ الدُّورِيِّ مُخْتَلِسًا جَلَا

ترجمہ: اور يَنْصُرُكُمْ (آل عمران ۱۷، ملک ۲) اور وَمَا يُشْعِرُكُمْ (انعام ۱۳ کی راء کا سکون) بھی اور بہت سے مشائخ قرأۃ نے دوری سے اختلاف کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے، پس ان دونوں شعروں کے چھ کلمات میں سے اول میں بصری نے اسکان ہمزہ سے اور باقی میں اسکان راء سے تین ثقیل حرکتوں کے جمع ہونے کی وجہ سے تخفیف کی ہے، اور باقی تمام قرأ کامل حرکت پڑھتے ہیں، نیز سوسی کیلئے صرف سکون ہے، جو قوی اور اکثر کا مذہب ہے، اور دوری کیلئے سکون اور اختلاس دونوں ہیں، اور دوری کیلئے اختلاس اولیٰ ہے، جیسے وَكَمْ جَلِيلٍ سے بیان فرمایا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاس حرکت کے دوتہائی حصہ پڑھنے کو کہتے ہیں، یعنی حرکت کا محذوف حصہ کم اور اداء ہونے والا زیادہ ہو۔

تنبیہ: قرأت اسکان متواترہ ہے، بعض نحاۃ کا انکار خیرہ چشمی ہے، متحرک کو ساکن کردینا عربیت میں موجود ہے، بنوتمیم سے قراء نے اسے نقل کیا ہے، اسد بھی ایسا کرتے ہیں، اور صاحب قرأت ھذا قراءات اور نحو و عربیت کے بھی امام ہیں۔

نوٹ: آل عمران میں ناظمؒ نے وَلَا یَأْمُرَکُمْ کا بصری کیلئے رفع بیان کیا ہے، جس سے بظاہر یہاں اور وہاں میں منافات نظر آتی ہے، مگر دونوں میں منافات نہیں، اس لئے کہ اسکان اور اختلاس رفع کے منافی نہیں، بلکہ رفع اصل ہے، اور اسکان و اختلاس تخفیف حاصل کرنے میں اس کی فرع ہے (علی ضباع)۔

نوٹ: اَیْضًا کا ہمزہ رمز نہیں بلکہ قرأت کی قید ہے، اور جلا کا جیم دوری کے اسم صریح کے بعد آ رہا ہے، اس لئے یہ بھی رمز نہیں، اور تَلَا کی تاء بھی رمز نہیں یہ بھی اسم صریح کے بعد ہے، لَهٗ کی ھاء ابوعمرو کیلئے اسم صریح کے حکم میں ہے، اس لئے اس کی لام رمز نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَإِسْكَانُ مبتداء۔ لَهٗ خبر، ضمیر ابوعمرو کیلئے۔ اور یَأْمُرُهُمْ و تَأْمُرُهُمْ مبتداء۔ تَلَا خبر۔ اس کا مفعول المذکور محذوف ہے۔ وَيَنْصُرُكُمْ و يُشْعِرُكُمْ مجرور ان المحل ہیں بَارِئِكُمْ پر عطف کی صورت میں، اور یَأْمُرُهُمْ پر عطف کی صورت میں دونوں مرفوع ہیں۔ اَیْضًا کا نصب مصدر کی وجہ سے اَیْ آضَ یَئِیْضُ اَیْضًا، اِذَا عَادَ۔ کَمْ خبریہ، مرفوع المحل مبتداء، یہ عدد سے کنایہ ہے۔

جَلِیْلٍ اس کی تمیز ہے۔ جَلَا خبر۔ مُخْتَلِسًا حال عن الدوری، متعلق بجلا (شعلہ و ابوشامہ) علی قاریؒ جَلَا کے فاعل سے حال کہتے ہیں، اور عن الدوری سے ہونے کا انکار فرماتے ہیں۔

(۴۵۶) وَفِيْهَا وَفِي الْاَعْرَافِ نَغْفِرْ بِنُوْنِهٖ ۱۲ وَلَا ضَمَّ وَاكْسِرْ فَاءَهٗ حِيْنَ ظُلِّلَا

ترجمہ: اور اس (سورۃ بقرہ ۶) میں اور (اعراف ۲۰) میں نَغْفِرْلَكُمْ (بصری، مکی، کوفیین کے لئے اسی طرح) اپنے نون کے ساتھ ہے، اور ضمہ نہیں (بلکہ نون کا فتحہ ہے) اور اس کی فاء کو کسرہ دے دے، جبکہ اس نے (اللہ تعالیٰ کی بخشش) کا سایہ ڈالا ہے۔

(۴۵۷) وَذَكِّرْهُنَا اَصْلًا وَّلِلشَّامِ اَنِّثُوْا ۱۳ وَعَنْ نَافِعٍ مَّعْهُ فِي الْاَعْرَافِ وُصِّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: اورتو (مدنی کے لئے) یہاں بقرۃ میں (نون کی جگہ یاء لاکر یُغْفَرْ کو مذکر کا صیغہ بنادے حالانکہ تو اصل ہے، اور شامی کیلئے (تُغْفَرْ) مؤنث کا صیغہ ان اہل اداء نے پڑھا ہے، اور نافع سے ان شامی کے ساتھ یہی تانیث صرف اعراف میں پہنچائی گئی ہے۔

توضیح: (۱) بصری، مکی، کوفیین پانچ قرأ کے لئے دونوں صورتوں میں نَغْفِرْ نون مفتوحہ فاء مکسورہ سے ہے، اور یہ اسناد کے اصل یعنی فاعل کی طرف ہونے اور حذف وتغیر کے بھی نہ ہونے، اور قُلْنَا اور سَنَزِيْدُ کے بھی مناسب ہونے کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

(۲) مدنی کیلئے بقرہ میں يُغْفَرْ تذکیر سے مجہول اور اعراف میں تُغْفَرْ تانیث سے مجہول کے صیغہ سے ہے۔ نافع بقرہ میں خَطٰيٰكُمْ جمع تکسیر سے پڑھتے ہیں، اور اس کی تانیث معنوی ہے، یعنی فاعل مؤنث غیر حقیقی ہے، اس لیے تانیث کی وجہ یہاں ضعیف ہے، اور اعراف میں خَطِيْئٰتِكُمْ جمع سالم سے پڑھتے ہیں جو لفظاً بھی مؤنث ہے، اس لئے تانیث وہاں قوی ہے۔

(۳) شامی کیلئے دونوں سورتوں میں تُغْفَرْ لَكُمْ تانیث ومجہول کے صیغہ سے معنوی لحاظ سے کہ جمع جماعت کے معنی میں ہے، اس لئے وہ مؤنث ہے، اور اعراف میں ان کی قرأت خَطِيْئَتِكُمْ واحد مؤنث کے صیغہ سے ہے، اس لئے وہاں تانیث کی وجہ زیادہ مؤکد ہے۔

نوٹ: (۱) جمع تکسیر میں ہر جگہ مذکر ہو، خواہ مؤنث، حقیقی ہو، خواہ مجازی فعل کی تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں، اور یہاں پر بھی فاعل جمع مکسر ہے، جسے جمع کے معنی میں بھی اور جماعت کے معنی میں بھی لے سکتے ہیں

(۲) پہلی قرأۃ میں نون کا فتحہ وَلَا ضَمَّ سے نکلا ہے، اس لئے کہ ضمہ کی نفی سے اس کی ضد فتحہ نکلتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۲: اَلتَّظْلِيْلُ اَنْ يُلْقِى عَلَيْكَ الظِّلُّ ، فيها نَغْفِر کا ظرف، اور ضمیر بقرہ کیلئے اور نونِهٖ اور فَاءَهٗ دونوں کی ھا لفظ نَغْفِرْ کیلئے۔ وَلَا ضَمَّ کی خبر فِيْ تِلْكَ النُّوْنَ محذوف ظلّلا کی ضمیر نَغْفِرْ کیلئے ہے۔

شعر ۱۳: ذَكِّرْ اور اَنِّثُوْا کا مفعول محذوف اَیْ نَغْفِرْ، اَنِّثُوْا کو امر یہ بھی کہہ سکتے ہیں، اور واؤ عاطفہ کے زیادہ مناسب بھی یہی ہے۔ هُنَا سے اشارہ بقرہ کی طرف ہے۔ مَعَهٗ کی ضمیر هشام کیلئے۔ وَصَّلَا کی ضمیر تانیث کیلئے اَیْ وُصِّلَ التَّانِيْثُ اِلَيْنَا بِالنَّقْلِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۵۸) وَجَمْعًا وَّفَرْدًا فِي النَّبِيْءِ وَفِي النُّبُوْ ۱۴ ءَةَ الْهَمْزَ كُلٌّ غَيْرَ نَافِعٍ اَبْدَلَا

ترجمہ: اورنافع کے سواباقی ہرایک قاری نے اَلنَّبِیْءُ میں جمع کا صیغہ ہو، یا مفرد، اور اَلنُّبُوْءَةُ میں ہمزہ کو یاءاور واؤ سے بدل دیا ہے، یعنی لفظ نَبِیْ واحد ہو، جیسے اَلنَّبِیٓءُ اور نَبِیٓءٌ یا جمع ہو، جیسے اَلنَّبِیٓئِیْنَ ، اَلنَّبِیٓئُوْنَ ، اَلاَنْبِئَآءَ اور اَلنُّبُوْءَةَ کوماعدانافع باقی چھ قرأ اَلنَّبِیُّ ، نَبِیٌّ ، اَلنَّبِیِّیْنَ اَلنَّبِیُّوْنَ ، اَلْاَنْبِیَا ، اور النُّبُوَّةَ یاءاور واؤ سے ہرجگہ ابدال کر کے اور یاء کا یاء میں اور واؤ کا واؤ میں ادغام کر کے حفصؒ کی طرح پڑھتے ہیں۔ ضد سے امام نافع ہرجگہ ہمزہ سے بدمتصل کے ساتھ پڑھتے ہیں ابدال والالغت مشہورتر اور فصیح تر ہے۔

(۴۵۹) وَقَالُوْنُ فِي الْاَحْزَابِ فِيْ لِلنَّبِيْءِ مَعْ ۱۵ بُيُوْتَ النَّبِيْءِ الْيَاءَ شَدَّ دَ مُبْدِلَا

ترجمہ: اورقالون نے سورۃ احزاب میں لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ میں حالانکہ یہ بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ سمیت ہے، یاء کو مشدد پڑھا ہے، حالانکہ وہ اس ہمزہ کو یاء سے بدلنے والے ہیں۔

توضیح: نَبَأٌ مہموز اَخْبَر کے معنی میں ہے، کُلٌ اَبْدَلَ سے تصریح ہوگئی ہے، کہ نبی سب کے نزدیک مہموز ہے، اور پھر اس میں تخفیف ہوئی ہے، اور اس کی اصل نَبُوَّتْ بمعنی رفعت نہیں، نبی فاعل کے یا مفعول کے معنی میں ہے، اس لئے کہ حق تعالی نے آپ کو اور آپ ﷺ نے مخلوق کو حق کی خبر دی، قالون ان دو کلمات میں وصلاً دو ہمزہ جمع ہو جانے کی وجہ سے اپنی اصل کے مطابق پہلے تخفیف کرتے ہیں، کہ ان میں ہمزتین مکسورتین ہیں، اور پہلے ہمزہ سے قبل یاء مدہ ہے، اس لئے پہلے ہمزہ کو یاء سے بدل کر پہلی یاء کا اس میں ادغام کرتے ہیں، بِالسُّوْءِ اِلَّا کی طرح، اور وقفاً چونکہ دو ہمزہ باقی نہیں رہتے، اس لئے اس صورت میں ہمزہ ہی سے لِلنَّبِیْءِ ، اَلنَّبِیْءُ پڑھتے ہیں، اور ورش ان دونوں کو بھی وقفاً وصلاً ہمزہ ہی سے پڑھتے ہیں، اس لئے کہ ورش دو ہمزتین فی کلمتین میں دوسرے ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں، نہ کہ پہلے میں، اور باقی قرأ وقفاً وصلاً ابدال وادغام سے پڑھتے ہیں، البتہ اَلْاَنْبِیَــاء میں ادغام کی صورت نہیں پائی جاتی کہ اس میں صرف ایک ہی یاء ہے، اور قالون کیلئے تیسیر میں فِي الْوَصْلِ خَاصَّةً ہے، اگر چہ ناظمؒ نے مُوْصِلًا نہیں کہا۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۴: وَجَمْعًا و فَرْدًا دونوں ابدال کے فاعل سے حال ہیں، ای حَالَ كَوْنِهٖ جَامِعًا وَّ مُوَحِّدًا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوشامہ وشعلہ فِي النبيء مجرور سے حال کہتے ہیں۔ كُلٌّ مبتداء۔ تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اَیْ كُلُّ الْقُرّاءِ۔ اَبْدَلَا خبر ہے۔ غیرنافع اس سے مستثنیٰ اور ضمیرلفظ كُلٌّ کوراجع ہے۔ اور اَبْدَلَا کامفعول الْهمز ہے۔

شعر ۱۵: وَقَالُوْنُ شَدَّدَا لْيَاءَ کبریٰ ہے۔ قَالُوْنُ مبتداء۔ شَدَّدَا اس کی خبر۔ اَلْيَاءَ اس کامفعول مُبْدِلًا حال۔ فِي الْاَحْزَاب اس کاظرف۔ لِلنَّبِيِّ مَعْ بُيُوْتَ النَّبِيِّ بیان۔

(۴۶۰) وَفِي الصَّابِئِيْنَ الْهَمْزُ وَالصَّابِئُوْنَ خُذْ ١٦ وَهُزْءًا وَّكُفْوًا فِي السَّوَاكِنِ فُصِّلَا

ترجمه: اورتویہاں (بقرۃ۸ ، حج۲) وَالصَّبِئِيْنَ اور وَالصَّابِئُوْنَ (مائدہ۳) میں (نافع کے سواجو کیلئے باء کے بعد) ہمزہ کی زیادتی کو لے لے (ضد سے نافع کیلئے ہمزہ کے حذف سے وَالصَّابِيْنَ اور وَالصَّبُوْنَ نکل آیا) اورحمزہ کیلئے هُزْءًا (ہرگیارہ جگہ) اور كُفُوًا (اخلاص) میں دونوں ساکن الاوسط کلمات میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، یعنی شُكْرٌ ، كُفْرٌ ، قُفْلٌ کی طرح ان کا بھی درمیانی حرف ساکن ہے (باقی چھ قرا زاء و فاء کے سکون کے بجائے ضمہ پڑھتے ہیں، اسے آئندہ شعر میں بیان کررہے ہیں)۔

(۴۶۱) وَضَمَّ لِبَاقِيْهِمْ وَحَمْزَةُ وَقْفُهُ ١٧ بِوَاوٍ وَّحَفْصٌ وَّاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلَا

ترجمه: اوران قرائمیں کے باقی کیلئے (ان دونوں کلمات کے درمیانی حرف کو) ضمہ دیا گیا ہے، اورحمزہؒ جو ہیں، ان کا وقف واؤ کے ساتھ ہے، اورحفصؒ وقف ووصل دونوں میں واؤ سے بدلتے ہیں۔ یعنی هُزُوًا ، كُفُوًا پڑھتے ہیں۔

توضیح: حاصل یہ کہ (۱) حمزہ کیلئے وصلًا زاء و فاء کے سکون هُزْءًا ، كُفْؤًا اور وقفًا هُزْوًا كُفْوًا یہ رسمی تخفیف ہے۔ ۲ـ هُزًا ، كُفْوًا قیاسی تخفیف، مگرجمہور کے ہاں صحیح نہیں، اس لئے کہ زاء اور فاء ساکن ہیں، مگراصل میں مضموم ہیں (ابوشامہ)۔

(۲) حفصؒ وقفًا و وصلًا هُزُوًا ، كُفُوًا زاء و فاء کے ضمہ (واؤ سے) ابدال جمعًا بين اللغتين کے قبیل سے ہے۔ (۳) باقی قرا کیلئے وقفًا و وصلًا زاء و فاء کے ضمہ اور ہمزہ سے هُزُءًا ، كُفُؤًا سکون تمیم ، اسد اور قبیلہ قیس کا لغت ہے، اور ضمہ اہل حجاز کا لغت ہے، ابدال قیاس کے موافق ہے، اور ہمزہ کی رسم بھی واؤ سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربية﴾

اَلْهَمْزُ مرفوع مبتداء کی وجہ سے فی الصَّابئین اس کی خبر خُذْ اَیْ خُذِالْمَذْکُوْرَ مستانفہ۔ وَهُزْءًا مبتداء۔ وَکُفُوًا معطوف۔ فُصّلَا خبر۔ ضمیر تثنیہ ان دونوں کیلئے۔ فِي السَّوَاکِنِ فُصّلَا کا ظرف۔

شعر ۱۷: ضُمَّ فعل ماضی مجہول یا امر مخاطب بَاقِیْهِمْ کی ضمیر قرأ کیلئے ہے۔ حَفْصٌ مبتداء ہے، اس کی خبر محذوف ہے۔ اَیْ یَقْرَءُ، بالواو۔ وَاقفًا وموصلًا دونوں حال ہیں۔ ابوشامہ کے قول پر تقدیر یوں ہے،

وَحَفصٌ یَقْرَءُ بالواو فِیْ حَالِ وقفهٖ وایصال الکلمة الی مَا بَعْدَهَا۔

(۴۶۲) وَبِالْغَیْبِ عَمَّاتَعْمَلُوْنَ هُنَادَنَا ۱۸ وَغَیْبُکَ فِي الثَّانِیْ اِلٰی صَفْوِهٖ دَلَا

ترجمه: اور عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اَفَتَطْمَعُوْنَ جو هُزُوًا کے قریب ہی واقع ہے کو مکی نے بالغیب اور باقین نے خطاب سے پڑھا ہے، اور تیرا غیب دوسرے عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اُولٰئِكَ میں (نافع ، شعبہ اور مکی کیلئے) اپنی پاکیزگی کے ساتھ کامیاب ہوا ہے، یعنی مکی کیلئے نمبر۹ ، نمبر۱۰ دونوں غیب کی یاء ہے، اور مدنی وشعبہ کیلئے دوسرے میں غیب اور اول میں خطاب باقین کی طرح، اور باقین کیلئے دونوں میں تَعْمَلُوْنَ میں خطاب ہے، خطاب کی وجہ اول میں ماقبل کے سات صیغوں کا خطاب ہے، جو قَتَلْتُمْ سے قُلُوْبُکُمْ تک ہیں، اور ثانی میں تَوَلَّیْتُمْ سے مِنْکُمْ تک پچیس خطابوں کی مناسبت ہے، اور غیب کی وجہ اول میں فَذَبَحُوْهَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ اور اَنْ یُّؤْمِنُوْا سے وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ نمبر۹ تک ان دس ضمیروں کی اور ثانی میں یُرَدُّوْنَ سے یُنْصَرُوْنَ تک کی پانچ ضمیروں کی رعایت ہے، جعبریؒ کی رائے میں غیبت میں جانبین کی مناسبت ہے، اس لئے عمدہ تر ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

دَلَا دَلْوَهٗ اَیْ اَخْرجها مَلَای، وَاَرْسَلَ دَلْوَهٗ، اَیْ حَصَّلَ غَرَضَهٗ۔ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ مبتداء۔ بِالْغَیْبِ حال۔ دَنَا هُنَا خبر۔ غَیْبَكَ مبتداء۔ دَلَا اِلٰی صَفْوِهٖ خبر۔ اور اس کا فاعل غَیْبَكَ کی ضمیر ہے، اور اسی طرح صَفْوِهٖ کی ھاء ہے (شعلہ)۔

(۴۶۳) خَطِیْئَتُهُ التَّوْحِیْدُ عَنْ غَیْرِ نَافِعٍ ۱۹ وَلَا تَعْبُدُوْنَ الْغَیْبُ شَایَعَ دُخْلُلَا

ترجمه: خَطِیْئَتُهٗ جو ہے، اس کی توحید نافع کے سوا (باقی چھ آئمہ) سے ہے (پس نافع خَطِیْئٰتُهٗ جمع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اور لَا تَعْبُدُوْنَ نمبر ۱۰ جو ہے (حمزہ ، کسائی اور مکی کے لئے) غیب سے دوسرے غیب کی پیروی کی ہے، حالانکہ یہ غیب کثرت سے داخل ہونے والا ہے۔

توضیح: خَطِيْئَتُهٗ واحد کے صیغہ کی مناسبت معطوف علیہ سَيِّئَةً اور مضاف الیہ دونوں واحد ہیں، نیز خلود جھنم کا سبب کفر ہے، اور کفر بھی واحد ہے، لہٰذا تو حید اولی ہے، اور جمع اسلئے کہ کفار بہت سے ہیں، جن پر آیت کا آخر خٰلِدُوْنَ دال ہے، اور بعض کے قول پر جمع کی صورت میں سَيِّئَةً سے مراد شرک ہے، پس اس صورت میں پہلی آیت کی ترتیب بعینہ دوسری آیت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے مطابق ہے، لَا تَعْبُدُوْنَ میں غیب کی مناسبت اس کے ماقبل يَكْتُبُوْنَ اور يَقُوْلُوْنَ کا غیب ہے، اور خطاب کی وجہ یہ ہے، کہ اس کے بعد وَقُوْلُوْا ہے، جس میں اس خطاب کے حال کی حکایت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شَايِعَ اَیْ تَابِعَ ، الدُّخْلُلُ ، الدَّخِيْلُ جو کسی کے معاملات میں پورا دخل رکھتا ہو۔ خَطِيْئَتُهٗ مبتداء۔ التَّوْحِيْدُ خبر۔ مبتداء ثانی اَیْ التوحيد فيه ــ غير نَافِعٍ خبر۔ اور جملہ پہلی مبتداء۔ کی خبر۔ وَلَا تَعْبُدُوْنَ مبتداء۔ الغيب اَیْ فِيْهِ مبتداء ثانی۔ شَايِعَ اس کی خبر۔ دُخْلُلًا حال، یا شَايِعَ کا مفعول ہے۔

(۴۶۴) وَقُلْ حَسَنًا شُكْرًا وَّ حُسْنًا بِضَمِّهٖ ۲۰ وَسَاكِنِهِ الْبَاقُوْنَ وَاحْسُنْ مُقَوَّلَا

ترجمہ: اور حمزہ و کسائی کیلئے لِلنَّاسِ حَسَنًا پڑھ، حالانکہ تو شکر کرنے والا ہو، اور باقی پانچ نے حُسْنًا پڑھا ہے، حالانکہ یہ اپنے حاء کے ضمہ اور اپنے سین کے سکون کے ساتھ ہے، اور تو عمدہ و پسندیدہ ہو جا، حالانکہ تو نقل کرنے والا ہے (چونکہ مبالغہ کے لئے ہونے کی صورت میں حُسْنًا میں حذف بھی نہیں، اور سکون کی وجہ سے خفیف تر بھی ہے، لہٰذا یہی اولی ہے، اس لفظ میں دونوں لغت ہیں، حَزَنٌ حُزْنٌ ، رَشَدٌ رُشْدٌ اور بَخَلٌ بُخْلٌ کی طرح، لہٰذا دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، جمہور کی قرأت ضمہ اور سکون کی ضد سے حمزہ و کسائی کے فتحتین سے ثابت ہوتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

حُسْنًا مفعول۔ قُلْ بمعنی اُذْكُرْ ۔ شُكْرًا حال یا مفعول۔ وَحُسْنًا مبتداء بضمه وساكنه الباقون ، اى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرأۃ الباقون بضمه وساكنه ۔ پورا جملہ خبر ہے اور دونوں ھاء حُسْنًا کو راجع ہیں مُقَوَّلًا حال ہے، وَاحْسُنْ مُقَوَّلًا یعنی کسی کی طرف بات منسوب کرنے میں اچھی روش اختیار کر۔

(۴۶۵) وَتَظْهَرُوْنَ الظَّاءُ خُفِّفَ ثَابِتًا ۲۱ وَعَنْهُمْ لَدَى التَّحْرِيْمِ اَيْضًا تَحَلَّلَا

ترجمہ: اور تَظَّهَرُوْنَ (بقرۃ) جو ہے (اس میں کوفیین کیلئے) ظاء بلا تشدید (تخفیف) ثابت ہوئی ہے، اور سورۃ تحریم کے وَاِنْ تَظَّهَرَا میں بھی انہیں کوفیین سے حلال و درست ہوگئی ہے (یعنی یہ دونوں کلمات باقین سما وشامی کے لئے تشدید ظاء سے پڑھے جاتے ہیں، تخفیف کی صورت میں اس سے ایک تاء حذف ہوگئی ہے، اور تشدید کی صورت میں ظاء میں مدغم ہوگئی ہے، حذف سے محفوظ ہونے کی وجہ سے ادغام والی قرأت اولی ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

تَحَلَّلَ حلول سے، بمعنی استقرّ ، اور حلال سے تحریم کی ضد، ثانی اولی ہے، اور تحریم کے بعد اسے لانا علم بدیع کی خوبیوں میں سے بڑی لطافت پیدا کرتا ہے، فصیح عبارتوں میں اسی طرح مستعمل ہوتا ہے۔ تَظَّاهَرُوْنَ مبتداء۔ الظَّاء مبتداء ثانی۔ خَفَّفَ اس کی خبر۔ اور جملہ لَدَى التحريم اَیْ تَظَّاهَرَ الَّذِیْ فِي التحريم ،حَلَّ التخفيف اَوْ ثبت عنهم فيه ۔ تَظَّاهَرُوْنَ کی دلالت پر تَظَّاهَرَا محذوف۔ (شعلہ)۔

(۴۶۶) وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِيْ اُسٰرٰى وَضَمُّهُمْ ۲۲ تُفْدُوْهُمْ وَالْمَدُّ اِذْرَاقَ نُقَّلَا

ترجمہ: اور امام حمزہؒ نے وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسَارٰی میں اَسْرٰی (بروزن قَتْلٰی) پڑھا ہے، اور تُفَادُوْهُمْ میں (نافع ، کسائی ، عاصم کیلئے) ان ناقلین کا تاء کا ضمہ، اور فاء کے بعد الف مدہ ہے (اور باقین کیلئے تَفْدُوْهُمْ بفتح تاء بغیر الف ہے) جو غنیمت دیا گیا ہے، اس لئے کہ یہ عمدہ ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

رَاقَنِی الشَّیْءُ ای اَعْجَبَنِیْ حُسْنُهٗ ۔ نُقَّلًا ، اَعْطِیَ النَّفْلَ وَهُوَ الْغَنِيْمَةُ. حمزة مبتداء کی خبر، يَقْرَءُ محذوف ہے۔ اَسْرٰی مفعول ہے۔ فِيْ اُسَارٰی اس کا ظرف۔ ضَمُّهُمْ مبتداء۔ والمد عطف تُفَادُوْهُمْ فِيْ کے حذف سے ضَمُّهُمْ کا ظرف ہے، یا مفعول بہ ہے۔ نُقَّلَا خبر۔ ضمیر تثنیہ ضمہ اور مد کیلئے ہے۔

(۴۶۷) وَحَيْثُ اَتَاكَ الْقُدْسِ اِسْكَانُ دَالِهٖ ۲۳ دَوَاءٌ وَّلِلْبَاقِيْنَ بِالضَّمِّ اُرْسِلَا

ترجمہ: اور اَلْقُدُس جہاں بھی آئے تیرے پاس اس کی دال کا سکون دوا ہے، اور باقین کیلئے ضمہ کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی حالت میں بلا قید کردیا گیا ہے (چونکہ سکون کی ضد سے فتحہ نکلتا تھا، اس لئے باقین کی قرأت ضمہ بیان کر دی، ضمہ حجاز کا اور سکون تمیم اور اھل نجد کا لغت ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اُرْسِلَ اَیْ اُطْلِقَ ۔ اِسْکَانُ مبتداء۔ دَوَاءٌ خبر۔ حیث ظرف۔ اُرْسِلَ کا فاعل ضمیر ہے، جو اَلقدس یا دال کیلئے ہے۔ بالضم اسی سے متعلق ہے۔

(۴۶۸) وَيُنْزِلَ خِفْفُهُ وَتُنْزِلُ مِثْلُهُ ۲۴ وَنُنْزِلُ حَقٌّ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور یُنْزِلُ (ہرجگہ مکی و بصری کیلئے یاءِ مضمومہ والے) کو تخفیف سے پڑھ، یعنی (نون ساکن زاء بلا تشدید) اور تُنْزِلُ (تاء مضمومہ والا) اور نُنْزِلُ (نون مضمومہ والا) کی بھی اسی طرح تخفیف حق ہے، اور یہ حجر والا (وَمَا نُنَزِّلُهُ ۲) سب کیلئے تشدید سے پڑھا گیا ہے (حجر کا پہلا سورۃ حجر میں بیان ہوگا اس کی زاء کو تو سب مشدد ہی پڑھتے ہیں، البتہ تاء ، نون معروف، مجہول، اور مَلٰٓئِکَۃُ کے رفع ونصب میں قرأ کا اختلاف ہے)۔

(۴۶۹) وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِيْ بِسُبْحٰنَ وَالَّذِيْ ۲۵ فِي الْاَنْعَامِ لِلْمَكِّيْ عَلٰى اَنْ يُنَزِّلَا

ترجمہ: اور سُبْحٰنَ الَّذِیْ (اسراء۹ ، ۱۰) میں (وَنُنْزِلُ ، حَتّٰی تُنْزِلَ) بصری کیلئے تخفیف سے پڑھا گیا ہے، اور وہ جو (انعام۴) عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَۃً ھے مکی ہی کیلئے تخفیف ہے، عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ کی قید سے مَالَمْ یُنَزِّلْ (انعام۹) نکل گیا، کہ اس میں قاعدہ کے موافق مکی و بصری دونوں کی تخفیف ہے۔

(۴۷۰) وَمُنْزِلُهَا التَّخْفِيْفُ حَقٌّ شِفَاؤُهُ ۲۶ وَخُفِّفَ عَنْهُمْ يُنْزِلُ الْغَيْثَ مُسْجَلَا

ترجمہ: اور مُنْزِلُهَا (مائدہ۱۵) کی تخفیف جو ہے (مکی ، بصری ، حمزہ و کسائی کیلئے) اس کا شافع ہونا حق ہے، اور یُنْزِلُ الْغَیْثَ بھی انہیں (چاروں) سے تخفیف سے پڑھا گیا ہے، حالانکہ یہ بلا قید ہے (یعنی عام ہے، جو لقمٰن اور شوریٰ والے کو شامل) ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۲۴: یُنْزِلُ کا اعراب حکائی ہے، جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہے، جو اضمار علی شریطة التفسیر سے ہے۔ وَھُوَ کی ضمیر یُنْزِلُ کیلئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعرنمبر ۲۵: عَلٰى اَنْ يُنَزِّلَا موصول مع الصلة سے بدل ہے۔

شعرنمبر ۲۶: التخفيف بدل الاشتمال ہے۔ مُسْجَلًا صفت ہے، مصدر محذوف، ای تخفیفاً مطلقاً۔

توضیح: يُنَزِّلُ ، تُنَزِّلُ ، نُنَزِّلُ تینوں ہر جگہ جب مضارع میں یاء ، تاء ، نون ضمہ والے ہوں اور اسی طرح مُنَزِّلُهَا (مائدہ) میں قرأ کی چار قرأتیں ہیں۔ (۱) مکی ہر جگہ تخفیف زاء بسکون نون يُنْزِلُ ، تُنْزِلُ ، نُنْزِلُ ، مُنْزِلُهَا پڑھتے ہیں، مگر وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر۲) اور وَنُنَزِّلُ (اسراء۹) حَتّٰى تُنَزِّلَ (اسراء۱۰) ان تین میں نون کا فتحہ اور زاء کی تشدید ہے۔

(۲) بصری کی مکی کی طرح پورے باب میں ہر جگہ تخفیف ہے، مگر عَلٰى اَنْ يُنَزِّلَ (انعام۴) اور وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر۲) میں فتحہ وتشدید ہے۔

(۳) حمزہ و کسائی کیلئے مُنْزِلُهَا (مائدہ) اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ (لقمن۴ و شوریٰ۲) ان تین میں مکی و بصری کی طرح سکون ، اخفاء و تخفیف، اور باقی پورے باب میں فتحہ اور تشدید۔

(۴) عم عاصم کی پورے باب میں فتحہ وتشدید ہے، اس پوری تفصیل سے وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر۲) بالاجماع تشدید ہے، اور تخفیف وتشدید دونوں لغت ہیں، جن کے معنی ایک ہی ہیں، البتہ باب تفعیل فَعَّلَ کثرت کے لئے آتا ہے۔ مگر تعدیت میں اَنْزَلَ اور نَزَّلَ یکساں ہیں، جبکہ اَنْزَلَ قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔

فائدہ (۱): مضارع کی قید سے ماضی کے صیغے نکل گئے، اسلئے کہ ان کو سب قرأ ایک ہی طرح پڑھتے ہیں۔ نَزَلَ ، اَنْزَلَ ، نَزَّلَ ، تَنَزَّلَ (۲) ضمہ کی قید سے وَمَا يَنْزِلُ وغیرہ نکل گئے، کہ ان میں سب کی تخفیف ہے۔ (۳) یاء ، تاء ، نون کی قید سے سَاُنْزِلُ (انعام۱۱) نکل گیا، کہ اس میں سب کی اجماعاً تخفیف ہے۔ (۴) مکی و بصری کیلئے مضارع معروف ومجہول دونوں میں تخفیف ہے، مگر نون سے مجہول نہیں آیا، جیسے اَنْ يُنَزَّلَ (بقرۃ۱۳) اَنْ تُنَزَّلَ (آل عمران۱۰ ۔ توبہ۸)۔ (۵) ناظمؒ اگرچہ الفاظ مضارع معروف کے لائے ہیں، مگر یہ اختلاف مضارع مجہول میں بھی جاری ہے، نیز ناظمؒ نے پیش کو بھی بیان نہیں کیا، جبکہ تیسیر نے صراحۃً کہا ہے اِذَا كَانَ فِعْلًا مُسْتَقْبِلًا مَضْمُوْمَ الْاَوَّلِ۔

(۶) شعرنمبر۲۴: میں حجر والے کی تشدید تمام قرأ کیلئے ہے، اگرچہ شعر میں اس کی وضاحت ناظم نہیں کر سکے۔

(۴۷۱) وَجِبْرِيلَ فَتْحُ الْجِيمِ وَالرَّا وَبَعْدَهَا ۲۷ وَعٰى هَمْزَةً مَكْسُوْرَةً (صُحْبَةٌ) وَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جِبْرِیْلَ جو ہے، جس جگہ بھی آئے (ابوبکرشعبہ ، حمزہ اور کسائی کیلئے) اس کے جیم اور راء کا فتحہ ہے، اوراس راء کے بعد صحبہ ہی نے پیروی کی غرض سے کسرہ والے ہمزہ کی حفاظت کی ہے۔

(۴۷۲) بِحَیْثُ اَتٰی وَالْیَــاءَ یَحْذِفُ شُعْبَۃٌ ۲۸ وَمَکِّیُّھُمْ فِی الْجِیْمِ بِالْفَتْحِ وُکِّلَا

ترجمہ: اورشعبہ یاء کوحذف کرتے ہیں، اوران میں کے مکی جو ہیں، ان کے لئے یہ لفظ جیم میں فتحہ کے ساتھ مقرر ہوگیا ہے (چونکہ پہلے شعر کے فتح الجیم سے کسرہ کا ضد سے وہم ہوتا تھا، اس لئے مکی کیلئے فتحہ کی تصریح فرمادی)

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۲۷ ، ۲۸: جِبْرِیْلَ مبتداء۔ فتح الجیم والرَّاء مبتداءثانی۔ خبرمحذوف ای فیہ ۔ اور جملہ جبریل کی خبر۔ ھَمْزَۃٌ وَعٰی کامفعول۔ صُحْبَۃٌ فاعل۔ وِلَا تمیز۔ حَیث ظرف۔ والیاء یَحْذِفُ کا مفعول۔ اور شعبہ فاعل ہے۔ وُکِّلَا خبر۔ مَکِّیُّھُمْ کے بعد لَہٗ مقدر ہے، اور فی الجیم اس کا ظرف ہے۔

توضیح: جِبْرِیْلَ میں چارقراءتیں ہیں۔ (۱) حمزہ و کسائی کی جَبْرَئِیْلَ بفتح الجیم والرَّاء وبَعْدَ الرَّاء ہمزہ مکسورہ و یاءساکنہ سے۔

(۲) ابوبکرشعبہ کی جَبْرَئِیْلَ اسی طرح مگر بعدالھمزہ یاءساکنہ کے بغیران کی چاروں قیدیں بیان سے نکلتی ہیں۔

(۳) ابن کثیر مکی کی جَبْرِیْلَ، بفتح الجیم وبکسر الرَّاء وَیاء ساکنۃ بغیرھمزہ کے، اول قید بیان سے اور بعد کی تین ضد سے ثابت ہوئیں۔

(۴) عَمَّ بصری ، حفص کیلئے جِبْرِیْلَ نمبرتین کی طرح، مگران کیلئے جیم کا کسرہ ہے، اوران کی چاروں قیدیں ضد سے نکلتی ہیں، اس لئے کہ فتحہ کی ضد کسرہ ہمزہ کی ضد حذف اور یاء کے حذف کی ضد اس کا اثبات، اور یہ حجازی لغت ہے، اور فصیح ہے، جبری اور ابوحاتم کی رائے پر یہی اولیٰ ہے، اور ھمزہ سے مدود قیس اور تمیم کا لغت ہے، اور شعبہ کی قراءۃ میں یاء کا حذف تخفیف کی وجہ سے ہے۔

(۴۷۳) وَدَعْ یَاءَ مِیْکَئِیْلَ وَالْھَمْزَ قَبْلَہٗ ۲۹ عَلٰی حُجَّۃٍ وَّالْیَاءُ یُحْذَفُ اَجْمَلَا

ترجمہ: اورتو مِیْکَئِیْلَ کی دوسری یاء کواور ہمزہ کوترک کردے، جواس یاء سے پہلے ہے (حفص و بصری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے) حالانکہ تو دلیل و حجت پر ہے، اور نافع کیلئے صرف دوسری یاء ہی حذف کی جاتی ہے، حالانکہ یہ حذف نہایت عمدہ ہے۔ یعنی (۱) حفص و بصری کیلئے مِیْکَالَ کاف کے بعد الف سے ہمزہ، اور یاء دونوں کے بغیر، یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلتی ہیں، اور یہ حجازی لغت ہے، فصیح ہے، اور اولیٰ ہے۔

(۲) نافع کے لئے وَمِیْکَئِلَ کاف کے بعد الف پھر ہمزہ مکسورہ سے یاء کے بغیر یاء کا حذف بیان سے اور ہمزہ ترک کی ضد سے نکلا ہے، یہ صراحۃً رسم کے موافق ہے، اس لئے کہ اس میں ایک ہی یاء مرسوم ہے، جو اس قرأۃ پر ہمزہ کی شکل ہے۔

(۳) ابنان وصحبہ (مکی ، شامی اور حمزہ ، کسائی ، شعبہ) کے لئے وَمِیْکَائِیْلَ ، بعد الکاف الف پھر ہمزہ مکسورہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ یہ دونوں قیدیں ترک کی ضد سے نکلتی ہیں، اور یہ تینوں قرأتیں اس کے لغات ہیں، یاء و ہمزہ کا حذف حجازی لغت ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

یاءَ دَعْ کا مفعول لہٗ۔ وَالْهَمزة معطوف۔ قبلهٗ کی ضمیر یاء کیلئے ہے۔ عَلٰی حُجَّةٍ حال ، أَیْ حَاصِلًا عَلٰی حُجَّةٍ أَجْمَلَا صفت مصدر محذوف، أَیْ حذفا جمیلًا ۔

(۴۷۴) وَلٰـكِـنْ خَـفِيفٌ وَّ الشَّـيٰـطِيـنَ رَفْعُهٗ ٭ كَـمَا شَـرَطُوْا وَالْعَكْسُ نَـحْوٌ سَمَا الْعُلَا

ترجمہ: اور (شامی ، حمزہ ، کسائی کیلئے) وَلٰكِنَّ کا نون بلا تشدید (ساکن) ہے، اور اَلشَّيٰطِنُ کا رفع اس وجہ کی طرح جس کو ان نحاۃ نے شرط کیا ہے (یعنی نحو کا قاعدہ ہے، کہ لٰـكِـنْ مخفف ہونے کی صورت میں بعد کے اسم میں عمل نہیں کرتا اور وہ اسم مبتداء ہو جانے کی وجہ سے مرفوع پڑھا جاتا ہے) اور اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی وجہ سے لٰـكِـنْ کے نون کو کسرہ دینا بھی ضروری ہے، اس لئے ان کی قرأت لٰـكِـنِ الشَّـيٰطِيْنُ ہے، اور اس کا عکس (عاصم ، نافع ، مکی ، بصری) کی قرأۃ ایسا طریق ہے، جو بلندی پر بھی بلند ہو گیا ہے، یعنی وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ ، لٰكِنَّ کے نون کی تشدید و فتحہ اور اَلشَّيٰطِيْنَ کا نصب۔

﴿النحو والعربیة﴾

المراد بالنحو علم النحو ۔ سَمَا الْعُلَا ، أَیْ طَالَ عَلَاهُ۔ وَلٰكِنْ خَفِيْفٌ مبتداء و خبر۔ وَالشَّيٰطِيْنُ مبتداء۔ رَفْعُهٗ مبتداء ثانی۔ كَمَا شَرَطُوْا اس کی خبر۔ أَیْ شَرَطُوْا أَهْلُ النَّحْوِ ۔ اور جملہ اَلشَّيٰطِيْنُ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر ہے۔ وَالْعَكْسُ نَحْوُ مبتداءوخبر۔ سَمَا الْعُلَا ،نَحْوٌ کی صفت۔ نَحْو بمعنی طریق۔ وجہ ، اعراب ، قصد۔

(۴۷۵) وَنَنْسَخْ بِهٖ ضَمٌّ وَّكَسْرٌ كَفٰى وَنُنْـ ۳۱ سِهَامِثْلُهٗ مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ ذَكَتْ اِلَا

ترجمه: اور مَا نَنْسَخْ میں (شامی کیلئے) ضمہ نون اور کسرہ سین نُنْسِخْ کافی ہے، اور نُنْسِهَا (شامی ، کوفیین اور نافع کیلئے) اسی کی طرح ہے، حالانکہ یہ ہمزہ کے بغیر بھی ہے، یہ قرأۃ نعمت کے اعتبار سے مشہور ہوگئی ہے (پس ان پانچ قرأ کیلئے اَوْنُنْسِهَا بضم نون وبکسر سین اور باقین مکی و بصری کیلئے اَوْ نَنْسَئْهَا نون اور سین کے فتحہ اور ہمزہ ساکنہ سے جو مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ کی ضد سے نکلا ہے)۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

اَلَا ، اَلْآءُ کا واحد بمعنی نعمت ہمزہ لغۃً مفتوح، روایۃً مکسور ہے۔ نَنْسَخُ مبتداء۔ بِهٖ ، اَیْ فِیْهِ ضَمٌّ وَكَسْرٌ اس کی خبر۔ نُنْسِهَا مِثْلُهٗ مبتداءوخبر۔ ھَا نَنْسَخُ کوراجع ہے۔ ذَكَتْ کی ضمیر قرأۃ کے لئے ہے۔ اَلَا تمیز کی وجہ سے منصوب ہے۔

توضیح (۱) ہمزہ کا سکون ناظمؒ کی اصطلاح سے سمجھا گیا ہے، وہ یہ کہ جب کسی حرف کے زیادہ کرنے کا کہتے ہیں، اور اس کے ساتھ حرکت وسکون کی قید نہیں لاتے ، اور تلفظ بھی نہیں کرتے ، تو زائد حرف کا سکون مراد ہوتا ہے۔

(۲) ہمزہ والی قرأت نَسْـأٌ سے تاخیر کے معنی میں ہے، یعنی ہم کسی آیت کے نازل کرنے کے وقت کو مؤخر کردیں ، کسی مصلحت کے تحت۔ نُنْسِهَا نسیان سے، بھلا دینے کے معنی میں ہے۔

(۳) نُنْسِخُ اَنْسَخَ کا مضارع ہے، ہمزہ تعدیت کی تاکید کیلئے ہے، شریعت میں کسی حکم کی فرضیت ختم کردینے کو نسخ کہتے ہیں۔ نُنْسِخُ میں غیر شامی کی اور نُنْسِهَا میں حق کی قرأت اولی ہے، ناسخ ومنسوخ کی تفصیل علوم القرآن کی کتب میں طلباء دیکھ لیں۔ ان دونوں کلمات کو ملا کر پڑھنے میں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) شامی کیلئے مَانُنْسِخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا ۔ (۲) مکی وبصری کیلئے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنَنْسَئْهَا ۔

(۳) مدنی وکوفیین مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنُنْسِهَا۔

(۴۷۶) عَلِيْمٌ وَّقَالُوا الْوَاوُ الْاُوْلٰى سُقُوْطُهَا ۳۲ وَكُنْ فَيَكُوْنُ النَّصْبُ فِي الرَّفْعِ كُفِّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عَلِيْمٌ وَّقَالُوْا کا پہلا واؤ جو ہے (شامی کیلئے) اس کا حذف کفالت کیا گیا ہے، یعنی شامی عَلِيْمٌ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ پڑھتے ہیں، بحذف واؤ۔ اور كُنْ فَيَكُوْنُ جو ہے (شامی ہی کیلئے) رفع میں نصب کفالت کیا گیا ہے۔

(۴۷۷) وَفِيْ اٰلِ عِمْرَانٍ فِي الْاُوْلٰى وَمَرْيَمٍ ٣٣ وَفِي الطَّوْلِ عَنْهُ وَهُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا

ترجمہ: اور (آل عمران۵) میں پہلے كُنْ فَيَكُوْنُ، اور (مریم۲) میں اور طول (مومن ۷) میں ان شامی ہی سے نصب ہے، اور یہ لفظ امر کے سبب استعمال کیا گیا ہے، یعنی كُنْ لفظ کے اعتبار سے امر ہے، گو کہ حقیقت و معنی کی رو سے نہیں، اس لئے لفظی مشابہت کی وجہ سے اس پر حقیقی امر کا حکم جاری کر دیا، کہ حقیقی امر کے جواب میں فاء والا مضارع اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، اسی طرح اس امر کے جواب والے مضارع کو نصب دیدیا ہے)۔

(۴۷۸) وَفِي النَّحْلِ مَعْ يٰسِيْنَ بِالْعَطْفِ نَصْبُهٗ ٣٤ كَفٰى رَاوِيَاهُ اَنْقَادَ مَعْنَاهُ يَعْمَلَا

ترجمہ: اور (یٰسٓ۵ والے سمیت نحل۵) میں (شامی اور کسائی کیلئے) اس فَيَكُوْنُ کا نصب اَنْ يَّقُوْلَ اور اَنْ نَّقُوْلَ پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، یہ نصب راوی کو کافی ہو گیا ہے، اور اس کے معنی تابع ہو گئے ہیں، حالانکہ یہ قوی اونٹنیوں سے تشبیہ دیئے گئے ہیں۔ اِنْقَادَ مَعْنَاهُ يَعْمَلَا یعنی اس کے معنی کثیر العمل قوی اونٹنیوں کی طرح فرمانبردار ہوئے ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر نمبر ۳۲: پہلا مصرع تین مبتداؤں پر مشتمل ہے، یا پہلا جزو مبتداء ہے، اور اَلْوَاوُ ، اَلْاُوْلٰى ، وَقَالُوْا سے بدل البعض ہے، او سُقُوْطُهَا ، الواوُ سے بدل الاشتمال ہے۔ منهٗ مقدر دونوں صورتوں میں خبر ہے۔ یا كُفِّلَا مقدر خبر ہے۔ جس پر شعر کے آخر والا كُفِّلَا دال ہے۔ كُفِّلَا کا الف تثنیہ ہے، یعنی قَالُوْا کے واؤ کا حذف، اور فیکون کا نصب دونوں شامی کیلئے ہیں، اور اطلاقیہ کی صورت میں بتقدیر كُلُّ وَاحِدٍ منهما ہے، اور دونوں صورتوں میں عَلِيْمٌ و قَالُوْا اور كُنْ فَيَكُوْنُ دونوں کی خبر ہے۔

شعر نمبر ۳۳: فی الاولی ، فی آل عمران سے بدل البعض ہے۔

شعر نمبر ۳۴: مَعْ كَائِنًا مقدر کا ظرف ہے، جو فِي النحل سے حال ہے، یعنی اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: (۱) شامی مصحف کی رسم واؤ سے ہے، اتباع رسم کی وجہ سے ان کی قرأت بھی واؤ سے وَقَالُوا ہے، باقین قَالُو اتَّخَذَاللّٰهُ پڑھتے ہیں، کہ باقی مصاحف میں واؤ کے بغیر مرسوم ہے، واؤ کا حذف استیناف کی وجہ سے یا قرینہ کے وقت عاطف کا حذف کلام عرب میں مستعمل ہونے کی وجہ ہے، کہ جملوں کے درمیان عاطف کے حذف کو مستحسن سمجھا جاتا ہے، جیسے یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ یا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وغیرہ۔

(۲) كُنْ فَيَكُوْنُ کے چھ موقعوں میں شامی فَیَکُوْنَ کا نصب پڑھتے ہیں، اور کسائی صرف نحل اور یٰس میں نصب باقی میں رفع، باقی قرأ سب میں رفع پڑھتے ہیں، آخری دو نحل و یٰس والے کی توجیہ میں ناظمؒ نے ماقبل پر عطف کو بیان فرمایا ہے، اور باقی چار میں لفظ امر کی رعایت کو جو ترجمہ میں بیان کی گئی ہے، ناظمؒ نے وَهُوَ بِاللَّفْظِ أُعْمِلَا اور بِالْعَطْفِ نَصَبَهُ میں بعض لوگوں کے اعتراض کو دفع کرنے کی غرض سے توجیہ کو بیان فرمایا ہے، جن میں ابن مجاہد نے اپنی کتاب میں خود شامی کے نصب کو بیان کیا ہے، جب نصب ان کے نزدیک درست نہیں تھا تو پھر کتاب میں کیسے بیان کر دیا، حق یہ ہے، کہ ابن عامر شامی نے باقی وجوہ کی طرح فَیَکُوْنَ کے نصب پر نقل کی پیروی کی ہے، اور اس کی ایک دلیل یہ ہے، کہ (آل عمران ٦) اور (انعام ۹) میں كُنْ فَيَكُوْنُ کا ان کے لئے رفع ہی ہے، یہ فرق اس لئے ہے، کہ ان دو میں نصب روایۃً منقول نہیں ہے، اگر قیاس پر عمل کرتے تو ان دونوں میں بھی نصب ہی پڑھتے۔

(۳) رفع کی توجیہ واضح ہے (ا) استیناف اَیْ فَهُوَ يَكُوْنُ (ب) كُنْ کے معنی پر عطف اس لئے کہ اِنَّمَا کا حاصل فَاِنَّمَا يُرَادُ كَوْنُهٗ فَيَكُوْنَ ہے، یعنی جب وہ کسی کام کو کرنا چاہے، تو اس کے ہونے کا ارادہ کیا جاتا ہے، سو وہ ہو جاتا ہے۔

(۴۷۹) وَتُسْـَٔلُ ضَمُّ التَّاءِ وَاللَّامَ حَرَّكُوْا ۳۵ بِرَفْعٍ خُلُوْدًا وَّهُوَ مِنْ بَعْدِ نَفْيٍ لَا

ترجمہ: اور وَلَا تُسْـَٔلُ جو ہے (ماعدا نافع نے) تاء کو ضمہ دیا ہے، اور لام کو رفع کے ساتھ حرکت دی ہے، جو ہمیشہ رہنے والی ہے، اور یہ (اس قرأۃ میں) لَا نافیہ کے بعد ہے (یعنی اس کا رفع لَا تُسْـَٔلُ لائے نافی کی وجہ سے ہے، کہ یہ جملہ خبریہ ہو کر پہلے جملوں کے موافق ہو جاتا ہے، اور یہی اولیٰ ہے، جبکہ نافعؒ کی قرأت میں یہ لائے ناہیہ کے بعد ہے، اسی لئے لَاتَسْـَٔلْ مجزوم ہے، یعنی یہ فعل نہی معروف ہے۔

معنی: آپ دوزخیوں کے بارے کچھ نہ پوچھیں، ان کو حقیر ہی جانیں، اور رفع کی قرأت میں معنی یہ ہیں، کہ آپ سے

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

دوزخیوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا، کہ وہ دوزخ میں کیوں داخل ہوئے، نافعؒ کی قرأت ضمہ کی ضد سے تاء کا فتحہ اور تحریک مقید ہو، یا غیر مقید ضد سے سکون نکلتا ہے، اس لئے لام کا سکون نکلا۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

الخلود ، الدَّوَامُ ، تُسأَلُ مبتداء۔ ضَمُّ التَّاءِ وَاللَّامِ حَرِّكُوْا بِرَفْعٍ اس کی خبر۔ بِرَفْعٍ ،خَلَدَ مقدر کے متعلق ہے۔ خُلُوْدًا ، خَلَدَ مقدر کی صفت یا اس کی تقدیر تـحـرِیـکًا ذَاخُلُوْدٍ ہے۔ هُوَ راجع ہے، لَا تُسْئَلُ کی طرف اَیْ تَسْأَلُ بَعْدَ لَا النَّافِیه۔

تینتیس ۳۳ کلمات اِبْرَاهِيْمَ میں ہشام کیلئے اِبْرَاهَامَ اور ابن ذکوان کیلئے بقرۃ کے پندرہ میں دونوں وجوہ۔

(۴۸۰) وَفِيْهَا وَفِيْ نَصِّ النِّسَاءِ ثَلَاثَةٌ ۳۶ اَوَاخِرُ اِبْرَا هَـٰمَ لَاحَ وَجَمَّلَا

ترجمہ: اور اس سورۃ بقرۃ میں (ہشام کیلئے ساری پندرہ جگہ) اِبْـرَاهَمُ ظاہر ہوا ہے، اور خوبصورت کر دیا ہے، اور نساء کی مصرح آیات میں جو آخر سورت میں تین ہیں (نساء کے تین ۱۸ میں وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ ۲۲، وَاَوْحَيْنَا اِلَى اِبْرَاهِيْمَ هیں، آخری قید سے فَقَدْ اٰتَيْنَا اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ نکل گیا، کہ اس میں سب یاء پڑھتے ہیں)۔

(۴۸۱) وَمَعْ اٰخِرِ الْاَنْعَامِ حَرْفَا بَرَاءَةٍ ۳۷ اَخِيْرًا وَّتَحْتَ الرَّعْدِ حَرْفٌ تَنَزَّلَا

ترجمہ: اور سورۃ انعام کے اس آخری کلمہ کے ساتھ (جو ۲۰ میں دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ ہے) دو کلمے براۃ کے آخر والے (رکوع میں ۱۴ میں وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ اور اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ) اور رعد کے نیچے (سورۃ ابراھیم میں) ایک نازل ہوا ہے (وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ)۔

(۴۸۲) وَفِيْ مَرْيَمٍ وَّالنَّحْلِ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ ۳۸ وَاٰخِرُ مَا فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُنَزَّلَا

ترجمہ: اور پانچ الفاظ (مریم ۳، ۴ اور نحل ۱۶) میں ہیں، اور آخری ان (دو کلمات کا جو (عنکبوت ۲، ۴) میں ہیں، حالانکہ (وہ آخری ۴ والا) نازل کیا گیا ہے، یعنی (مریم میں ۳، ۴) تین کلمات

(۱) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرَاهِيْمَ (۲) اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يَا اِبْرَاهِيْمُ (۳) وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيْمَ ۔ اور (نحل ۱۶) میں دو۔ (۱) اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً، اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ یہ کل پانچ ہیں، اور (سورۃ عنکبوت ۴) میں وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيْمَ ، آخری قید سے وَاِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ ۲ والا نکل گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۸۳) وَفِي النَّجْمِ وَالشُّورٰى وَفِي الذّٰرِيٰتِ وَالْـ ۳۹ ـحَدِيْدِ وَيُرْوىٰ فِي امْتِحَانِهِ الْاَوَّلَا

ترجمه: اور (نجم۳ اور شوریٰ۲ اور ذاریات۲ اور حدید۲) میں ایک ایک کلمہ ہے، اور ہشام قرآن کی سورۃ ممتحنہ میں پہلے ابراھیم کو الف سے روایت کرتے ہیں، یعنی (سورۃ نجم ۲) وَاِبْـرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى اور (سورۃ شوریٰ) کا وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ۲ اور (سورۃ ذاریات) کا هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ ۲ اور (سورۃ حدید) کا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرَاهِيْمَ۲ اور (سورۃ ممتحنہ) کا اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ اول کی قید سے دوسرا قَوْلَ اِبْرَاهِيْمَ نکل گیا۔

(۴۸۴) وَوَجْهَانِ فِيْهِ لِابْنِ ذَكْوَانَ هٰهُنَا ۴۰ وَوَاتَّخِذُوْا بِالْفَتْحِ (عَمَّ) وَاَوْغَلَا

ترجمه: اور ابراھیم میں یہاں (سورۃ بقرۃ) میں ابن ذکوان کے لئے دو وجوہ ہیں (یعنی ہشام کی طرح بقرۃ کی پندرہ کی پندرہ جگہ اِبْرَاهَمَ بھی ہے، اور باقین کی طرح اِبْرَاهِيْمَ بھی) اور وَاتَّخِذُوْا جو ہے نافع، شامی کیلئے خاء کے فتحہ کے ساتھ عام ہو گیا ہے، اور دور پہنچ گیا ہے۔

توضیح: یعنی سورۃ بقرۃ میں کل پندرہ کلمات ابراھیم آئے ہیں، رکوع نمبر۱۵ میں پانچ، اور رکوع نمبر۱۴ میں چھ، اور رکوع نمبر۳۵ میں چار ہیں، ان پندرہ کلمات میں ابن ذکوان، ہشام کی طرح الف سے اور باقی قراء کی طرح یاء سے دونوں وجوہ پڑھتے ہیں، اور باقی ہر جگہ جمہور کے ساتھ ہیں، یعنی ابراھیم بالیاء پڑھتے ہیں ان پندرہ میں ابن ذکوان کی الف کی وجہ ابوالحسن سے اور یاء کی عبدالعزیز فارسیؒ سے ہے، اور طریق بھی انہی سے ہے، سما، اور کوفیین تمام قرآن میں اِبْرَاهِيْمَ بالیاء پڑھتے ہیں۔

فائدہ: (۱) ابراھیم عبرانی الاصل ہے، جو اِبْرَاهَام بالالف تھا، بعض عرب تو اس کو اس کے حال پر رکھتے ہیں، اور بعض الف کے بجائے یاء لاکر ابراھیم کہتے ہیں، اور اس کا سبب یہ ہے، کہ عربی میں افعالال کا وزن نہیں ہے، اور قراء کے قول پر اس میں چھ لغت ہیں، اِبْرَاهَام، ابراھیم، ابراھوم، ابراھَم، ابراھِم۔ اور بعض کے ہاں دو لغت مزید ہیں ابرھَم یہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر بصری کی قراءت ہے، اور اِبْرَهَم یہ عاصم جحدری کی قراءت ہے۔ (۲) عبدالحمید بن بکار سے شامی کی قراءت میں تمام قرآن میں جو انہتر ۶۹ جگہ ہے، دونوں وجوہ نقل کی ہیں۔ (۳) ہشام کی قراءت نظم میں تلفظ سے اور باقین کی ضد سے نکلتی ہے، اس لئے کہ فتحہ کی ضد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسرہ ہے، اس کے بعد الف کا یاء سے بدل جانا لازمی ہے۔ (۴) ابن عامر چونکہ بعض جگہ الف سے اور بعض جگہ یاء سے پڑھتے ہیں، اس لئے یہ اس کی دلیل ہے، کہ یہ فرق نقل ہی کی وجہ سے ہے۔ (۵) اہوازی کے قول پر شامی مصحف میں تینتیس ۳۳ جگہوں میں ھاء کے بعد الف مرسوم ہے اور چھتیس ۳۶ میں یاء ہے، ابن مہران کے قول پر بقرۃ والے یاء کے بغیر اور باقی یاء سے ہیں، ابوعبید کی روایت پر بقرۃ میں یاء کے حذف سے ہے، لہٰذا ابن ذکوان کی قرأت رسم کی پیروی کی وجہ سے ہے۔ (۶) وَاتَّخِذُوْا خاء کا فتحہ اس لئے ہے، کہ ماضی کا صیغہ ہو کر ماقبل اور مابعد کے صیغوں کے مناسب ہو جائے۔ پس جس طرح جَعَلْنَا پر اِذْ داخل ہے، اسی طرح عطف کے ذریعہ وَاتَّخَذُوْا اور عَهِدْنَا بھی اِذْ کے مضاف الیہ ہیں، اور مجموعہ وَاذْكُرْ مقدر کا مفعول ہے، یعنی اس جملہ میں پہلی امتوں کے حال کی بھی خبر دی ہے، اور تبعاً ہمارے حال کی بھی، اور صحیح قول کی بناء پر پہلی امتوں کے جو احکام منسوخ نہیں ہوئے، وہ ہم پر بھی اسی طرح فرض ہیں، جس طرح پہلی امتوں پر تھے، اور کسرہ کی قرأت پر صیغہ امر ہے، جس میں ہمیں استقلالاً حکم دیا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۳۶: فيها کی ھاء بقرۃ کو راجع ہے۔ ابراهام مبتداء۔ لَاحَ اس کی خبر ہے۔ فِيْ نَصِّ النِّسَاءِ کی تقدیر، فِيْمَا نَصَّ اللّٰهُ تعالىٰ فِيْ سورةِ النِّسَاء۔ مصدر اصل میں فاعل کی طرف مضاف تھا، اس کو حذف کر کے ظرف کی طرف مضاف کر دیا، اس کی بجائے فِيْ آيِ النساءِ کہہ دینا بہتر تھا، کہ اس میں تقدیر کی حاجت نہیں رہتی۔

شعرنمبر ۳۷: بَرَاءَةٍ کا منصرف ہونا ضرورت کی وجہ سے، یا اس کی تقدیر سورةِ بَرَاءَةٍ ہے۔

شعرنمبر ۳۸: وَاٰخِرُ موصول مع الصلہ کے مجموعہ کی طرف مضاف ہے، اَیْ وَاٰخِرُ الْحَرْفَيْنِ الَّذَيْنِ فِي الْعَنْكَبُوْتِ۔ مِنْهَا مبتداء کی خبر ہے۔

شعرنمبر ۳۹: فِيْ يَرْوِيْ کے متعلق ہے۔ فِيْ اِمْتِحَانِهٖ کی ھاء ابراهيم کیلئے ہے، یا قرآن کیلئے کہ شہرت کی وجہ سے مذکور کی طرح ہے۔

شعرنمبر ۴۰: وَجُهَانِ، قُرِيْ کا فاعل ہے، مبتداء ہے، اور فِيْهِ اس کے متعلق ہے، ضمیر ابراهيم کیلئے لِابْنِ ذكوان خبر سے متعلق ہے، اَیْ حَصَلَ هاهنا۔ حصول کا ظرف اور مشارٌ اليه سورة البقرة ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْإِيْغَالُ ، اَلسیر السریع والْإِمْکَان تیز نکل جانا، دور تک چلے جانا فِی العلم علم میں پوری جد جہد کرنا، پہلی واؤ عاطفہ جملہ کا جملہ پر عطف ہے، اور دوسری واؤ لفظ قرآن کی ہے، بالفتح حال۔ عَمَّ خبر۔ وَاَوْغَلَا عطف۔

(۴۸۵) وَاَرْنَا وَاَرْنِیْ سَاکِنَا الْکَسْرِ دُمْ یَدًا ۴۱ وَفِیْ فُصِّلَتْ یُرْوِیْ صَفَا دَرِّهِ كُلَا

ترجمه: اور اَرْنَا اور اَرْنِیْ دونوں (مکی و سوسی کیلئے) راء کے کسرہ کی بجائے سکون والے ہیں، تو قوت کی رُو سے ہمیشہ رہ، اور (سورۃ فصلت) کے اَرِنَا الَّذَیْنِ میں (سوسی ، ابوبکر ، شامی کیلئے) اس سکون کی خوبی کی صفائی گردوں کو سیراب کر دیتی ہے۔

(۴۸۶) وَاَخْفَاهُمَا طَلْقٌ وَّخِفُّ ابْنِ عَامِرٍ ۴۲ فَاُمْتِعُهُ اَوْصٰی بِوَصّٰی كَمَا اعْتَلَا

ترجمه: اور دوری کیلئے جوانمرد قاری نے ان دونوں کی راء کے کسرہ کو اختلاس سے پڑھا ہے، اور ابن عامر کا فَاُمْتِعُهُ کو (میم کے سکون اور تاء کی) تخفیف سے پڑھنا ثابت ہے (باقی قراء کے لئے فَاُمَتِّعُهُ ہے، میم کے فتحہ اور تاء کی تشدید سے جو ضد سے نکلتی ہے) اور شامی اور مدنی کیلئے ۱۲ کے وَوَصّٰی میں وَاَوْصٰی ہے (فتحہ وامالہ میں سب اپنے اصول پر ہیں) یہ اسی طرح ثابت ہے، جس طرح بلند ہوا ہے، اَلْیَدُ النِّعْمَةُ ، اَلدَّرُّ ، غَزَارَةُ اللبن ، دودھ کی زیادتی، اَلْكُلَا جمع كُلْيَةٌ گردہ۔ طَلْقٌ ، ای صُمُّ صفت مشبہ، بہادر، آزاد۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۴۱: سَاكِنَا الكسرِ الف تثنیہ کا ہے، دونوں اَرْنَا اور اَرْنِیْ مبتداء کی صفت۔ دُمْ جملہ خبریہ ہے۔ یَدًا منصوب تمیز کی وجہ سے مبتداء محذوف کو عائد ہے، ای دامت نعمتكَ۔ صَفَا ، یُرْوِیْ کا فاعل۔ كُلَا اس کا مفعول۔

شعر نمبر ۴۲: طَلْقٌ فاعل ہے، اخفاهما ضمیر تثنیہ اَرِنِیْ ، اَرِنَا کو راجع ہے، جو مفعول ہے۔ خِفُّ ابْنُ عَامِرٍ مبتداء۔ فَاُمْتِعُهُ خبر، ای مُخفّف ابن عامر فامتعهُ۔ اَوْصٰی مبتداء۔ بِوَصّٰی خبر ای فی موضع وَصّٰی۔ كَمَا اعتَلَا ، ای كماتقدَّمَ ، یعنی یہ اَوْصٰی تخفیف میں اسی طرح ہے، جس طرح فَاُمْتِعُهُ میں بلندی یعنی بیان ہو چکا ہے، اَیْ شَابَهَ اَوْصٰی اُمتِعُهُ فی التخفیف (شعلہ)۔

یا مصدر مقدر کی صفت سے متعلق ہے، اَیْ ثَبَتَ نَقْلُهُ ثُبُوْتًا كَائِنًا كَاعْتِلَا ءِ تَعْلِيْلِهِ (عنایات رحمانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: (۱) اَرْنَا اور اَرْنِیْ میں عموم ہے، کہ جہاں بھی آئے، مکی و سوسی راء ساکنہ سے پڑھتے ہیں، اور (سورۃ فصلت ۲۹) میں مکی اور سوسی کے ساتھ شعبہ اور شامی بھی جمعًا بین اللغتین کے طور پر ساکن الکسر پڑھتے ہیں، جبکہ دوری ان میں اختلاس کرتے ہیں، جو اولیٰ ہے، اس لئے کہ اس میں تخفیف اور اصل دونوں کی رعایت ہے، باقی چار قراء کامل کسرہ سے پڑھتے ہیں، اَرِنَا تین جگہ ہے (بقرۃ ۱۵ ، نساء ۲۲ اور فصلت ۴) میں۔ جبکہ اَرِنِیْ دوجگہ ہے (بقرۃ ۱۲۵ ، اعراف ۱۷) میں بقرۃ کے ساتھ خاص نہ کرنے کی وجہ سے عموم نکلا ہے۔ (۲) فَاُمَتِّعُهٗ میں تشدید تاء ضد سے نکلی ہے، اور اس میں تشدید مَتِّعُوْهُمْ يُمَتِّعُكُمْ کی مناسبت سے ہے، اور قوی تر مشہور تر ہے۔ (۳) وَصّٰی اور اَوْصٰی دونوں قراءتیں وَصّٰكُمُ اللّٰهُ (انعام ۱۷) يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ (نساء ۲) کی مناسبت سے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلجزء الثانی ﴿سَيَقُوْلُ﴾

(۴۸۷) وَفِيْ اَمْ يَقُوْلُوْنَ الْخِطَابُ كَمَا عَلَا ۴۳ شَفَى وَرَءُوْفٌ قَصْرُ صُحْبَتِهٖ حَلَا

ترجمه: اَمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ (بقرۃ۱۴۰) میں (شامی ، حفص ، حمزہ ، کسائی کی) خطاب کی تاء ہے۔
(اور سَمَا شعبہ کی غیبت کی یاء ہے) جیسا کہ شفاء کے اعتبار سے بلند ہوا ہے، اور رَءُوْفٌ جو ہے (ابوبکر حمزہ ، کسائی اور بصری) اس کی جماعت کا قصر شیریں ہوگیا ہے (یعنی رَءُوْفٌ جہاں بھی آئے، اس کا قصر رَءُفٌ مذکورین کیلئے ہے، غیر مذکورین واؤ مدہ سے پڑھتے ہیں، قصر سے صفت مشبہ ہے، جو ثبوت ودوام کیلئے ہے، اور مدہ سے اسم فاعل ہے، جو تکثیر کیلئے ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات میں چونکہ دوام وثبوت ہے، اس لئے قصر اولیٰ ہے، اَمْ يَقُوْلُوْنَ میں خطاب اَتُحَاجُّوْنَنَا سے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کے پانچ خطابوں کی مناسبت سے اور غیب فَاِنْ اٰمَنُوْا کی پانچ ضمیروں کی مناسبت سے ہے، یا التفات کی بناء پر ہے، اور مناسبت کے قریب ہونے کی وجہ سے خطاب اولیٰ ہے، اصفہانی کی رائے میں رَؤُفٌ کا عموم مدوقصر کے اختلاف کے قبیل سے نکلتا ہے جو اصول میں سے ہیں، واؤ کی قرأت تقدیری اور حذف کی تصریح رسم کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْخِطَابُ مبتداء۔ فِيْ اَمْ يَقُوْلُوْنَ ظرف۔ كَمَا عَلَا خبر۔ شفا دوسری خبر۔ رَءُوْفٌ مبتداء۔ قَصْرُ صُحْبَتِهٖ مبتداء ثانی۔ حَلَا اس کی خبر۔

(۴۸۸) وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ كَمَا شَفَى ۴۴ وَلَامُ مُوَلِّيْهَا عَلَى الْفَتْحِ كُمِّلَا

ترجمه: اور شامی ، حمزہ ، کسائی عَمَّا يَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَيْتَ (بقرۃ۱۴۵) کو اسی طرح خطاب سے پڑھتے ہیں، جس طرح اس نے شفاء دی ہے، (باقی کیلئے غیب کی یاء ہے، خطاب میں حَيْثُ مَا كُنْتُمْ کی، اور غیب میں اُوْتُوا الْكِتٰبَ کی رعایت ہے) اور شامی نے هُوَ مُوَلِّيْهَا ۱۴۸ کا لام مفتوح، اور یاء کو الف سے بدل کر پڑھا ہے، حالانکہ یہ لفظ کامل کر دیا ہے۔

نوٹ: (۱) عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تِلْكَ اُمَّةٌ ۱۴۱ میں سب کے لئے تاء ہے، اس کا مراد نہ ہونا اس وجہ سے ہے، کہ اس سے قبل قُلْ ءَاَنْتُمْ ہے، جس نے غیبت کی گنجائش کو ختم کر دیا ہے، اور اس کی تعیین ترتیب سے ہوئی ہے، اس لئے کہ اس کو رَءُوْفٌ کے اور لائے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ابن عامر مُوَلّٰهَا میں الف اور باقین یاء پڑھتے ہیں، یہ اس سے نکلتے ہیں، کہ اس کلمہ کا صحیح تلفظ یا تو الف سے ہے، یا یاء سے اور فتحہ کے مناسب الف اور کسرہ کے یاء ہے، نیز کسرہ کے بعد الف آ ہی نہیں سکتا، نیز کسرہ والی قراءت اولیٰ و عمدہ تر ہے، اور اس کی ضمیر رَبَّكَ کیلئے قرار دینا اولیٰ ہے، جو اس سے قبل آیت میں ہے، اس لئے کہ حقیقی طور پر منہ پھیرنے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں، اور اس میں مفعول کا وزن ہے، اور فتحہ والی قراءت میں فاعل کا حذف ہے، اس لئے بھی کسرہ والی قراءت قوی تر ہے، اور مُوَلّٰهَا اصل میں مُوَلّی اِیَّاهَا تھا، جس کی تقدیر وَلِکُلّ فَرِيقٍ جِهَةٌ اَلْفَرِيقُ مُوَلّی الْجِهَةِ یعنی ہر فریق کیلئے ایک جہت ہے، جس کی طرف اس کو متوجہ کیا گیا ہے، هُوَ کی توحید لفظ فریق ہی کے اعتبار سے ہے، اور هُوَ حق تعالیٰ کیلئے یا فریق کیلئے، یعنی ہر فریق کیلئے قبلہ کی ایک جہت ہے، حق تعالیٰ اس فریق کو اس جہت کی طرف متوجہ کرنے والا ہے، یا وہ فریق اپنے کو اس جہت کی طرف متوجہ کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر نمبر ۴۴: خَاطَبَ کا فاعل کَمَا شَفَا کا مدلول ہے۔ اور لَامُ مُوَلّٰهَا مبتداء۔ کَمَّلَا خبر۔ (شعلہ) بصریؒ کی رائے پر خَاطَبَ کا فاعل عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ہے، اور اس کی طرف اسناد مجاز کے طور پر ہے، اس لئے کہ خطاب اس میں واقع ہو رہا ہے، اور کَمَا شَفَا کی تقدیر پر خِطَابًا کَشِفَاءِ ہٖ ہے۔

(۴۸۹) وَفِي تَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ حَلَّ وَسَاكِنٌ ۴۵ بِحَرْفَيْهِ يَطَّوَّعْ وَفِي الطَّاءِ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور (بصری کیلئے) عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ ۱۸ؐ میں غیب کی یاء سے پڑھنا حلال و جائز ہوگیا ہے (غیب میں ضمیر اہل کتاب کیلئے ہے، يَعْرِفُوْنَ کی رعایت سے، اور خطاب میں فاعل مؤمنین ہیں، اور اس میں وَجْهَكَ کی رعایت ہے، جانبین کی رعایت کی وجہ سے خطاب اولیٰ ہے) اور حمزہ و کسائی کیلئے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اور فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۱۹ؐ و ۲۳ؐ اپنے دونوں موقعوں میں عین ساکن ہے، اور اس کی طاء میں تشدید واقع ہوئی ہے۔

(۴۹۰) وَفِي التَّاءِ يَاءٌ شَاعَ وَالرِّيْحَ وَحَّدَا ۴۶ وَفِي الْكَهْفِ مَعْهَا وَالشَّرِيْعَةِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور اس کی تاء کی جگہ ایسی یاء ہے، جو شائع ہوگئی ہے (یعنی وَمَنْ يَّطَّوَّعْ ، فَمَنْ يَّطَّوَّعْ بسکون عین اور طاء کی تشدید اور تاء کے بجائے یاء سے اور جازم کی وجہ سے عین ساکن ہے) اور اَلرِّيْحَ کو ان دونوں حمزہ ، کسائی نے واحد سے پڑھا ہے (یعنی یہ اَلرِّيْحَ واحد، اور باقین اَلرِّيَاحَ جمع سے پڑھتے ہیں) اور ان دونوں نے اس توحید کو اس (بقرۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ۲۰) سمیت (کہف ۶) اورشریعت (جاثیہ) کے اَلرِّیحَ میں نقل کے ذریعہ ہم تک پہنچایا ہے۔

(۴۹۱) وَفِی النَّمْلِ وَالْاَعْرَافِ وَالرُّوْمِ ثَانِیًا ۴۷ وَفَاطِرَ دُمْ شُکْرًا وَّفِی الْحِجْرِ فُصِّلَا

ترجمه: اور یہ واحد کے صیغہ سے (نمل ۵ اور اعراف ۷ اور روم ۵ ، حالانکہ یہ روم کا دوسرا ہے اور فاطر ۲) کے الرِّیحَ میں توحید (مکی ، حمزہ ، کسائی کیلئے ہے) تو شکر کرنے کی غرض سے ہمیشہ رہ، اور (حجر ۲) کے اَلرِّیحَ میں (توحید حمزہ کیلئے) مفصل بیان کی گئی ہے۔

(۴۹۲) وَفِی سُوْرَةِ الشُّوْرٰی وَمِنْ تَحْتِ رَعْدِهٖ ۴۸ خُصُوْصٌ وَّفِی الْفُرْقَانِ زَاکِیْهِ هَلَّلَا

ترجمه: اور (یہ توحید) سورۃ شوریٰ ۴ میں اور اس قرآن کی (رعد) کے نیچے (یعنی سورۃ ابراہیم ۳ میں غیر نافع کیلئے) خصوصیت والی ہے (اور نافع جمع سے ان دونوں سورتوں میں اَلرِّیَاحَ پڑھتے ہیں) اور (فرقان ۵) میں (قنبل و بزی یعنی مکی کیلئے) اس توحید کے سبب پاک ہوجانے والے نے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے، رَعْدِهٖ کی هاء اَلرِّیحَ کیلئے ہے، یا قرآن کیلئے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۴۵: بِحَرْفَیْهِ کی هاء یَطَّوَّعْ کیلئے ہے، جو مبتداء ہونے کے سبب رتبۃً اس پر مقدم ہے۔

شعرنمبر ۴۶: مَعْهَا اَلْکَهْفِ کی صفت ہے۔

شعرنمبر ۴۷: فی النَّمْلِ اور اس کے معطوفات ثابتٌ کے متعلق ہیں، اور التوحید مقدر کی خبر ہیں۔ وَفَاطِرَ کا جر نصب کی صورت میں آیا ہے، اس لئے کہ یہ تانیث اور علم کے سبب غیر منصرف ہے۔ دُمْ شُکْرًا اَیْ دُمْ عَلَی الطاعةِ شُکْرًا ، شُکْرًا مفعول لہٗ ہے، یا دُعائیہ دَامَ شُکْرُكَ کے معنی میں ہے۔ رَعْدِهٖ کی هاء اَلرِّیحَ یا قرآن کیلئے ہے۔ خُصُوْصٌ اَیْ ذُوْ خُصُوْصٍ. اَلتوحید مقدر کی خبر ہے۔ زاکِیْهِ ای طاهِرُهٗ. اَوْ نَاهِیْهِ۔

توضیح : (۱) یَطَّوَّعْ حمزہ و کسائی ، کی قراۃ میں، اصل میں یَتَطَوَّعْ فعل مضارع تھا، تاء کا طاء میں ادغام ہوا ، اور مَنْ شرطیہ جازم کی وجہ سے عین ساکن ہوگیا، اور سَمَا عاصم وشامی کی قراۃ میں تَطَوَّعَ ماضی کا صیغہ ہونے کی وجہ سے عین کا فتحہ اور طاء کی تخفیف اور یاء کے بجائے تاء سے ہے، اور ماضی کی صورت میں مَنْ شرطیہ بھی ہوسکتا ہے، اور موصولہ بھی، اس لئے یہی اولیٰ ہے۔

(۲) قرآن مجید میں جو رِیْحٌ ، اَلْ کے بغیر ہے، اس میں تمام قراء واحد کے صیغہ سے پڑھنے پر متفق ہیں، جیسے بِرِیْحٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حاقہ) رِيۡحًا (روم ۵۱) البتہ اَلرِّيۡحُ ، اَلۡ کے ساتھ جو اٹھارہ جگہ ہے، قرأ سبعہ کا جمع و توحید کا اختلاف مندرجہ ذیل گیارہ جگہ ہے۔

(۱) بقرۃ ۲۰ کے وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ۔ (۲) کہف ۶ کے وَتَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ۔ (۳) جاثیہ ۱ وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ۔ (۴) نمل ۵ وَمَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًا۔ (۵) اعراف ۷ وَهُوَ الَّذِيۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ۔ (۶) روم کا دوسرا ۵ اَللّٰهُ الَّذِيۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ۔ (۷) فاطر ۵ وَاللّٰهُ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ۔ (۸) حجر ۲ وَاَرۡسَلۡنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ۔ (۹) شوریٰ ۴ اِنۡ يَّشَاۡ يُسۡكِنِ الرِّيۡحَ۔ (۱۰) ابراھیم ۳ كَرَمَادِنِ اشۡتَدَّتۡ بِهِ الرِّيۡحُ۔ (۱۱) فرقان ۵ وَاَرۡسَلَ الرِّيٰحَ۔ ان گیارہ میں سے ۱ تا ۳ میں حمزہ کسائی کیلئے، اور ۴، ۶ میں حمزہ، کسائی اور مکی کیلئے۔ ۸ میں صرف حمزہ کیلئے۔ ۹، ۱۰ میں نافع کے سوا باقی چھ کیلئے۔ ۱۱ میں ابن کثیر کیلئے۔ توحید ہے، اور باقین کیلئے جمع سے ہے۔ (۱۲) روم ۵ کا پہلا اَلرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ اس میں سب کیلئے جمع کا صیغہ ہے۔ (۱۳) اسراء ۷۔ (۱۴) انبیاء ۶۔ (۱۵) حج ۴۔ (۱۶) سباء ۲۔ (۱۷) صٓ ۳۔ (۱۸) ذاریات ۲۔ ان چھ میں سب کیلئے توحید ہے، البتہ قراءعشرہ میں سے آٹھویں قاری ابوجعفر صاحب ۱۳ تا ۱۷ میں جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: بیضاوی رحمہ اللہ نے روم کے دوسرے کی بجائے پہلے میں اختلاف سہوًا بیان فرمایا ہے، پہلے میں سب کے لئے جمع ہے، دوسرے میں اختلاف ہے۔

---

(۴۹۳) وَاَيُّ خِطَابٍ بَعۡدُ (عَمَّ) وَلَوۡ تَرٰى ۞ وَفِيۡ اِذۡ يَرَوۡنَ الۡيَاءُ بِالضَّمِّ كُلِّلَا

ترجمہ: اور اس اَلرِّيۡحَ کے بعد (مدنی و شامی کیلئے) وَلَوۡ تَرَ الَّذِيۡنَ کس قدر عجیب وہولناک خطاب والا ہے، جو عام ہوگیا ہے (یعنی اس میں کفار کے عذاب کی خبر ہے) اور شامی کیلئے اِذۡ يَرَوۡنَ میں یاء ضمہ کے ساتھ گھیر لی گئی ہے (یاء ضمہ کے ساتھ تاج پہنائی گئی ہے) باقی قراء فتح یاء پڑھتے ہیں، يُرَوۡنَ بالضم آرای سے ہے، اور يُرِيۡهِمُ اللّٰهُ کے موافق ہے، اور فعل کا مجہول لانا اختصار کی وجہ سے ہے، اور فتحہ والا وَاِذۡ رَاَ الَّذِيۡنَ (نحل ۱۲) کے موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَيُّ خِطَابٍ استفہام تعظیم اور تعجب کیلئے۔ كُلِّلَا ، اِكۡلِيۡلُ الۡمَلِكِ بادشاہ کا تاج جس میں موتی جڑے ہوتے ہیں۔ وَلَوۡتَرٰى مبتداء۔ اَيُّ خِطَابٍ خبر۔ بَعۡدَ ظرف۔ مقطوع الاضافت۔ اَىۡ بعد بحث الريح۔ عَمَّ دوسری خبر، یا حال۔ الياء مبتداء۔ فِيۡ اِذۡ يَرَوۡنَ ظرف۔ كُلِّلَا بِالضَّمِّ جملہ خبر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۹۴) وَحَيْثُ اَتَى خُطُوَاتِ الطَّاءُ سَاكِنٌ ۵۰ وَقُلْ ضَمُّهُ عَنْ زَاهِدٍ كَيْفَ رَتَّلَا

ترجمہ: اور جہاں بھی آئے خُطُوَاتِ اس کی طاء (مدنی ، بزی ، بصری ، ابوبکر ، حمزہ کیلئے ہر پانچ جگہ) ساکن ہے، اور کہہ دے کہ (حفص ، قنبل ، شامی ، کسائی کیلئے) طاء کا ضمہ زاہد قاری سے منقول ہے، اس نے خوبصورت بنادیا ہے، حالانکہ وہ جس کیفیت پڑھو (یعنی وقف ، وصل ، اعادہ ، ابتداء ، ترتیل ، تدویر ، حدر ہر حال میں طاء کا ضمہ ہی پڑھا ہے) ضمہ حجازی اور اسد کا اور سکون تمیم اور قیس کے ایک قبیلہ کا لغت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الطَّاءُ سَاكِنٌ مبتداء وخبر۔ حيث ، سَاكِنٌ کا ظرف۔ خُطُوَاتِ اَتَى کا فاعل۔ ضَمُّهُ کی ضمیر طاء کیلئے ہے، اور مبتداء ہے۔ عَنْ زَاهِدٍ خبر۔ كَيْفَ رَتَّلَا ظرف الضم اَیْ یُضَمُّ طَاءُ خُطُوَاتِ ، كَيْفَ رَتَّلِ الْقُرْاٰن۔

اجتماع ساکنین کے اول ساکن کا ضمہ وکسرہ

(۴۹۵) وَضَمُّكَ اُوْلَى السَّاكِنَيْنِ لِثَالِثٍ ۵۱ يُضَمُّ لُزُوْمًا كَسْرُهُ فِي نَدٍ حَلَا

ترجمہ: اور تیرا (حرمی ، شامی و کسائی کیلئے) دوساکنوں میں کے پہلے کو فعل کے تیسرے حرف کی وجہ سے ضمہ دینا جو لازمی طور پر ضمہ دیا جاتا ہے (وَفِيْ نَدٍ حَلَا کے مرموزین حمزہ ، عاصم ، بصری کیلئے) اس پہلے ساکن کا کسرہ نرم مقام میں شیریں ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اُوْلَى السَّاكِنَيْنِ کی بجائے اَوَّلَ السَّاكِنَيْنِ بہتر تھا، مگر وزن کیلئے تانیث کے صیغہ سے لائے ہیں، یا اُوْلَى کی تانیث اس لئے ہے، کہ سکون ہجا کے حروف میں آتا ہے، اور ان کے ناموں میں تذکیر وتانیث دونوں درست ہیں، اور ساکنین کی تذکیر اصل کے اعتبار سے ہے۔ لِثَالِثٍ کا لام تعلیلیہ ہے، جو ضمّك کے متعلق ہے، جو مبتداء اول ہے، اور كَسْرُهُ مبتداء ثانی۔ فِيْ نَدٍ خبر۔ جملہ خبر مبتداء اول۔ حَلَا فعل، بمعنی عَذُبَ ، یا اسم بمعنی عَذْبٍ قصر وقفا ہے، اَیْ فِی محل رَطْبٍ حُلْوٍ۔

توضیح: یعنی جب کسی جگہ دوساکن جمع ہوں اور پہلا اسم یا حرف میں ہو، اور دوسرا فعل میں، اور بعد والے کے تیسرے حرف پر لازمی اور اصلی ضمہ ہو، تو حرمی ، شامی و کسائی تیسرے حرف کے ضمہ کی مناسبت سے اول ساکن کو ضمہ دیتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ یہ ضمہ ہمزہ وصلی کی حرکت پر دلالت کرتا ہے، اور باقی تین قاری اجتماع ساکنین کے اصل قاعدہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو سے پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں، یعنی فَمَنُ اضطُرَّ کو فَمَنِ اضطُرَّ پڑھتے ہیں، ناظم رحمۃ اللہ علیہ یُضَمُّ لُزُومًا کی قیدلائے ہیں، چنانچہ لازمی سے اَنِ امْشُوْا اورضمہ سے اَنِ اتَّقُوْا نکل گئے، اس لئے کہ اول کا ضمہ اصلی نہیں، یہ اصل میں اِمْشِیُوْا تھا، اور ثانی میں تاء ثانیہ مفتوحہ ہے، تاء مشدد ہونے کی وجہ سے دو کے حکم میں ہے، دوسرے ساکن کے فعل میں ہونے سے قُلِ الرُّوحُ ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ ، اِنِ امْرُءٌ ، بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمُ ، عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ جیسی مثالیں نکل گئیں، اس لئے کہ ان سب میں دوسرا ساکن اسم ہے، اس لئے سب قرأ ال ساکن کو کسرہ دیتے ہیں، اس قاعدہ کی آسان صورت یہ ہے، کہ فعل میں جہاں ہمزہ وصلی کو ابتداء یا اعادہ میں ضمہ دیا جاتا ہے، وہاں حرمی ، شامی ، کسائی ضمہ دیتے ہیں، اور حمزہ ، عاصم ، بصری کسرہ دیتے ہیں۔

(۴۹۶) قُلِ ادْعُوْ اَوِانْـقُـصْ قَالَتِ اخْرُجْ اَنِ اعْبُدُوْا ۵۲ وَمَحْظُوْرًا نِ انْظُرْ مَعْ قَدِ اسْتُهْزِئَ اعْتَلَا

ترجمه: اس قاعدہ کی مثالیں، قُلِ ادْعُوْ ، قَالَتِ اخْرُجْ ، اَنِ اعْبُدُ و اللّٰهَ اور مَحْظُوْرَ انِ انْظُرْ ہیں، وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ سمیت ہیں، جو بلند ہوگیا ہے۔

(۴۹۷) سِوَى اَوْ وَقُلْ لِابْنِ الْعَلَا وَبِكَسْرِهٖ ۵۳ لِتَنْوِيْنِهٖ قَالَ ابْنُ ذَكْوَانَ مُقْوِلَا

ترجمه: سوائے اَوْ اور قُلْ کے (یہ دو مستثنٰی ہیں) ابن العلاء بصری کیلئے، اور ابن ذکوان اپنے تنوین کو اپنے کسرہ دینے کے ساتھ قائل ہوئے ہیں، حالانکہ وہ اس کسرہ کو اپنا قول بنانے والے ہیں۔

(۴۹۸) بِخُلْفٍ لَّهٗ فِيْ رَحْمَةٍ وَّخَبِيْثَةٍ ۵۴ وَرَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرَّ يُنْصَبُ فِيْ عُلَا

ترجمه: حالانکہ وہ ابن ذکوان ایسے خلف کے ساتھ ہیں، جو بِرَحْمَةٍ نِ ادْخُلُو الْجَنَّةَ (اعراف۶) اور خَبِيْثَةٍ نِ اجْتُثَّتْ (ابراھیم۴) میں انہی کیلئے ہے، اور تیرا لَيْسَ الْبِرَّ ۲۴ کو رفع دینا جو ہے، (حمزہ و حفص کیلئے بلندی میں ہونے کی حالت میں نصب سے بدلا گیا ہے(یعنی حفص ، حمزہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا نصب سے اور باقی قرأ لَيْسَ الْبِرُّ رفع سے پڑھتے ہیں، کہ اَنْ تُوَلُّوْا رفع کی صورت میں لَيْسَ کی خبر ہے، اور نصب کی تقدیر پر اس کا اسم ہے، اور چونکہ یہ مصدر ہے اس لئے اس میں دونوں صورتوں کی گنجائش ہے، اور نصب اولی ہے، اور لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ ۲۴ والا اس میں سب کا رفع ہے، اس لئے کہ بِاَنْ خبر ہی بن سکتا ہے، نہ کہ اسم۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر ۵۲: مع پہلی پانچوں مثالوں سے حال ہے، قُلِ ادْعُوْ ا اور اس کے بعد چھؤوں مثالوں میں روایۃً کسرہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بصری) اِعْتِلَا جملہ مستانفہ ضمیر مذکور کیلئے ہے۔

شعر نمبر ۵۳: لِابْنِ الْعَلَاء کا لام استثناء سے متعلق ہے، اور بَا ، قَالَ کے متعلق ہے، اور لام کسرہ کے متعلق ہے۔ لِتَنْوِيْنِهٖ کَسْرٌ کا مفعول ہے، دونوں ھا ابن ذکوان کیلئے ہیں۔

شعر نمبر ۵۴: عُلًا یا مصدر ہے، یا عُلْیَا کی جمع۔ وَرَفْعُكَ مبتداء۔ لَيْسَ الْبِرُّ اس کا مفعول۔ يُنْصَبُ خبر۔ فِي عُلًا اس کا ظرف ہے۔

توضیح: شعر نمبر ۵۳: (۱) اجتماع ساکنین میں پہلے ساکن کو حمزہ ، عاصم ، بصری کسرہ دیتے ہیں، البتہ بصری قُلْ کے لام، اور اَوْ کے واؤ میں ضمہ والوں کے ساتھ ہیں، جیسے قُلُ ادْعُوْا ، اَوُ انْقُصْ ان کے علاوہ باقی چار تانیث کی تاء ساکن کو، اور نون ساکن اور نون تنوین اور قَدْ کے دال ساکن کو کسرہ ہی دیتے ہیں، اور قرآن مجید میں اجتماع ساکنین کے یہ کل چھ حروف ہیں، جن میں ضمہ وکسرہ کا اختلاف ہے، اور یہ لَتَنُوْدُ میں جمع ہیں۔

(۲) ابن ذکوان کے لئے (اعراف ۷) بِرَحْمَةٍ نِ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ اور خَبِيْثَةٍ نِ اجْتُثَّتْ (ابراھیم ۱۴) میں تنوین کا کسرہ اور ضمہ دونوں ہیں، کسرہ طریق کے موافق ہے، جو نقاش سے ہے، اور ضمہ محمد بن اخرم سے ہے، اور باقی تنوین کے موقعوں میں اور باقی پانچ حروف میں ضمہ والوں کے ساتھ ہی ہیں۔ رہے حرمی ، ہشام کسائی وہ سب میں ضمہ ہی سے پڑھتے ہیں، اور عُزَيْرٌ نِ ابْنُ اللّٰهِ میں عاصم و کسائی کیلئے عُزَيْرٌ کی تنوین ہے، اور کسائی ، عاصم کی طرح اس کو کسرہ سے پڑھتے ہیں، اس لئے کہ اِبْنُ کا ضمہ اعرابی ہونے کی وجہ سے لازمی نہیں، باقی قراء عُزَيْرُ ابْنُ بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں، دیکھیں (توبہ ۲۷۔۳۰)۔

(۴۹۹) وَلٰكِنْ خَفِيْفٌ وَّارْفَعِ الْبِرَّ (عَـمَّ) فِيْـ ـهِمَا وَمُوْصٍ ثِقْلُهٗ صَحَّ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور (مدنی و شامی کیلئے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ میں) لٰكِنْ کا نون کسرہ اور تخفیف والا ہے، اور تو اَلْبِرَّ کو رفع دے ، اور بیان دونوں موقعوں میں ہے، جو ۲۲ اور ۲۴ میں عام ہوگیا ہے (یعنی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ ۲۲ اور وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۲۴ میں دونوں جگہ مدنی اور شامی وَلٰكِنِ الْبِرُّ نون مکسورہ بلاتشدید اور راء مرفوع پڑھتے ہیں، غیر مذکورین مکی ، بصری ، عاصم ، کسائی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ نون مفتوحہ مشددہ اور اَلْبِرَّ کا نصب پڑھتے ہیں) وجہ شعر ۳۰ میں گذر چکی ہے، اور مِنْ مُوْصٍ جو ہے (ابوبکر ، حمزہ ، کسائی کیلئے) اس کی تشدید اور واؤ مفتوحہ صحیح ہوگیا ہے، حالانکہ یہ ہلکہ اور آسانی سے اداء ہونے والا ہے، یعنی حمزہ کسائی ، شعبہ مُوَصٍّ اور باقین کیلئے مُوْصٍ واؤ ساکنہ اور صاد بلاتشدید ہے، الشُّلْشُلَا ، الخفیف ہلکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

عَمَّ کی ضمیر علی قاریؒ کی رائے پر مذکور کیلئے ہے، جو تخفیف ورفع دونوں کو شامل ہے۔ وَمُوَصّ کی تقدیر وَصَادُ مُوَصّ یا وَلَفْظُ مُوَصّ ہے، تاکہ معرفہ ہو کر مبتداء بن سکے۔ بِهِمَا ضمیر تثنیہ لٰكِنَّ الْبِرَّ کیلئے ہے، اس لئے کہ یہ دو جگہوں میں ہے۔ مُوَصّ مبتداء۔ ثِقْلُهٗ مبتداء ثانی۔ صَحَّ خبر۔ شُلْشُلَا حال ہے، صَحَّ کے فاعل سے۔

(۵۰۰) وَفِـدْيَةُ نَـوِّنْ وَّارْفَـعِ الْـخَـفْـضَ بَـعْـدُ فِـيْ ۵۶ طَعَامٍ لِّـــدَى غُـــصْـنٍ دَنَـا وَتَـذَلَّلَا

ترجمہ: اور تو فِـدْيَةٌ کو تنوین دے، اور اس کے بعد طَـعَـامُ میں جر کو رفع سے بدل دے، حالانکہ یہ (ہشام، بصری، کوفی، مکی کیلئے) ایسی شاخ ہے، جو قریب اور نرم ہوگئی ہے (یعنی اس قرآۃ کی توجیہ آسان ہے) وہ یہ کہ طَعَامُ فِدْيَةٌ کا بدل یا عطف بیان ہے، یا هِيَ کی خبر ہے۔

(۵۰۱) مَسٰـكِيْـنَ مَـجْـمُـوْعًـا وَّلَيْــسَ مُـنَـوَّنًــا ۵۷ وَيُـفْـتَـحُ مِـنْـهُ الـنُّـوْنُ عَـمَّ وَابْـجَلَا

ترجمہ: اور مَسٰكِيْنَ (پڑھ) حالانکہ یہ (نافع، شامی) کیلئے جمع بنایا ہوا ہے، اور مُنَوَّنْ نہیں ہے، اور اس میں نون فتحہ دیا گیا ہے، یہ جمع عام اور کافی ہوگئی ہے (پس اس میں تین قرأتیں ہیں (۱) نافع اور ابن ذکوان کیلئے فِدْيَةُ طَعَامِ مَسٰكِيْنَ (۲) ہشام کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ (۳) حق وکوفی کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ مَسٰكِيْنَ جمع کی قرأۃ پر وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کی مناسبت سے ہے، کہ اس میں جماعت کا ذکر ہے، اور جماعت کا فدیہ کئی مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، نہ کہ ایک کو، پس یہ جمع بمقابلہ جمع ہے، اور توحید کی قرأۃ پر بتقدیر عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ہے، یعنی ہر ایک شخص کو ایک ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے، اس صورت میں مِسْكِيْنٍ مکسور منون ہے، اور مضاف الیہ ہونے کی صورت میں مکسور اور جمع کی صورت میں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے نون پر فتحہ بلا تنوین آئے گا۔

نوٹ: بَـعْـدُ اَيْ بَـعْـدَ فِـدْيَةٍ میں تصریح ہوگئی، کہ جس فِـدْيَةٌ میں اختلاف ہے، وہ پہلا ہے، جو ۲۳ میں ہے، جو کھانے سے ادا کیا جاتا ہے، دوسرا جو ۲۴ میں ہے، جو حج میں روزوں یا صدقہ یا قربانی سے ادا کیا جاتا ہے، وہ نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَبْجَلَهُ الشَّيْءُ اَيْ كَفَاهُ۔ فِدْيَةٌ، نَوِّنْ کا مفعول ہے۔ فِيْ طَعَامِ ظرف۔ اِرْفَعْ بَعْدُ اَيْ بَعْدُ فِدْيَةٍ لَدٰى حال۔ دَنَا وَتَذَلَّلَا دونوں غُصْن کی صفتیں ہیں۔ مَسٰكِيْنَ مبتداء۔ عَمّ اس کی خبر۔ اور ان کے مابین احوال ہیں۔

(۵۰۲) وَنَــــقْـلُ قُـرَانٍ وَّالْـقُـرَانُ دَوَاؤُنَــا ۵۸ وَفِـيْ تُـكْـمِـلُـوْا قُلْ شُعْبَةُ الْـمِيْمَ ثَــقَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: اور قُرْاٰن اور اَلْقُرْاٰنِ (کے ہمزہ کی حرکت کی) نقل (مکی کیلئے) ہماری دَوَا ہے (مکی ہر جگہ نقل سے پڑھتے ہیں، اور حمزہ وقفاً نقل کرتے ہیں، اور باقی قرأ حالتین میں عدم نقل جواولیٰ ہے) اور تو کہہ دے کہ وَلِتُکْمِلُو الْعِدَّةَ میں شعبہ نے (کاف کافتحہ) اور میم کو مشدد پڑھا ہے، یعنی وَلِتُکَمِّلُوالْعِدَّةَ جو وَلِتُکَبِّرُ اللّٰهَ سے مناسبت کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَنَقْلُ مبتداء۔ دَوَاءُ نَا خبر۔ شعبةُ مبتداء۔ اَلْمِیْمَ ثَقَّلَا۔ فعل وفاعل ومفعول، جملہ فعلیہ، مبتداء کی خبر۔ فِیْ تُکْمِلُوا ، ثَقَّلَا کا ظرف ہے۔

توضیح: مکی کی قرأت میں قرآن میں دو احتمال ہیں۔(۱) اصل میں مہموز ہو، پھر نقل سے تخفیف ہوگئی ہو۔ (۲) غیر مہموز ہو، جو قَرَنْتُ بمعنی جَمَعْتُ سے ہو، ابوشامہ مہموز سے قُرْاٰنَ کو قرأت کا مصدر کہتے ہیں، ہمزہ کے بغیر پڑھنے والے اس میں نقل سے تخفیف کرتے ہیں۔(۳) کَمَّلَ اور اَکْمَلَ دو لغت ہیں نَزَّلَ اور اَنْزَلَ کی طرح شعر ۵۸ کے پہلے مصرع کا مفہوم یوں بنتا ہے، کہ قرآن کی تلاوت وقرأت وروایت کے ذریعہ خدمت ہمارے دلوں کی بیماریوں کی شفا ہے۔

(۵۰۳) وَکَسْرُ بُیُوْتِ وَّالْبُیُوْتِ یُضَمُّ عَـــنْ ۵۹ حِـــمًـى جِـــلَّةٍ وَّجْهًا عَلَى الْاَصْلِ اَقْبَلَا

ترجمه: (اور حفص ، بصری ، ورش کیلئے) بِیُوْتٍ اور اَلْبِیُوْتَ کا کسرہ ضمہ سے بدلا جاتا ہے، بڑی قدر والوں سے منقول ہو کر حالانکہ یہ ایسی وجہ ہے، جو اصل کے موافق آتی ہے۔

توضیح: (یعنی اصل میں فَعْلٌ کی جمع فُعُوْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے قَلْبٌ ، قُلُوْبٌ ، صَدْرٌ سے صُدُوْرٌ اس لئے یہی اولیٰ ہے۔ اور باقین کے لئے باء کا کسرہ ہے، بِیُوْتٍ ، اَلْبِیُوْتَ ، بِیُوْتًا جو یاء کی مناسبت سے ہے، قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ کسرہ معروف لغت ہے، جن لوگوں نے اس کا رد کیا ہے، انہوں نے قوی روایت پر اعتراض کر کے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، چونکہ اَلْغُیُوْبُ ، عُیُوْنِ ، شُیُوْخًا اور جُیُوْبُ کا اختلاف بھی کسرہ وضمہ ہی کا تھا، اس لئے مناسب تو یہی تھا، کہ اسی جگہ بیان کیا جاتا، تاہم ناظمؒ نے ان کو (مائدہ ۱۴، ۱۵) میں بیان فرمایا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْحِمٰی ، اَلْحِصْنُ حفاظت وحمایت۔ اَلْجِلَّةُ جمع اَلْجَلِیْلُ وَهُوَالرَّفِیْعُ الْقَدْرُ ، عَظِیْمٌ ، کَسْرُ اضافت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخصیص آجانے کی وجہ سے مبتداء۔ يُضَمُّ خبر۔ عَنْ حِمى جِلَّةٍ حال۔ وَجْهًا ،يُضَمُّ کے فاعل سے حال۔ عَلَى الْاَصْل اَقْبَلَا ، وَجْهًا کی صفت۔

(۵۰۴) وَلَاتَقْتُلُوْهُمْ بَعْدَهُ يَقْتُلُوْكُمْ ۱۰ فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ قَصْرُهَا شَاعَ وَانْجَلَا

ترجمه: اور وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ جو ہے،اس کے بعد يَقْتُلُوْكُمْ اور فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ (حمزہ ،کسائی کیلئے) ان تینوں کا قصر (الف کا حذف رسم کے موافق ہونے کے سبب) مشہور وظاہر ہو گیا ہے۔

توضیح :(۱) یعنی حمزہ ، کسائی کیلئے وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ ، حَتّٰى يَقْتُلُوْكُمْ ، فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ اول کے دو میں یاء وتاء کا فتحہ قاف کا سکون اور الف کے حذف سے،اور تیسرے میں صرف الف کے حذف سے،اس میں ماقبل کی مناسبت ہے، جو اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ میں اور مابعد فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ کی مناسبت ہے۔

(۲) سَمَا ، شامی ، عاصم کیلئے وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ تینوں بالالف اول میں تاء ویاء کا ضمہ اور تاء کا کسرہ، مقاتلہ سے اس میں مابعد وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ کی مناسبت ہے،اور یہی اولیٰ ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ مبتداء۔ بعدهٔ يَقْتُلُوْكُمْ فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ محل الحال ۔ قَصْرُهَا مبتداء ثانی۔ اورھا الفاظ ثلاثہ کو راجع ہے۔ شَاعَ خبر،مبتداء ثانی،اور پورا جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔

فائده: یہاں مذکور کیلئے الف کا حذف قصر سے اور باقین کیلئے ضد سے الف کا اثبات نکلا ہے،اور اول کے دو کلمات کی باقی قیود اسی باب کے اجماعی کلمہ جو اَلَّذِيْنَ يُقٰتِلُوْنَكُمْ ہے،اور وَلَا تُقٰتِلُوْكُمْ سے پہلے آرہا ہے، سے نکلی ہیں۔

(۵۰۵) وَبِالرَّفْعِ نَوِّنْهُ فَلَا رَفَثٌ وَّلَا ۱۱ فُسُوْقٌ وَّلَا حَقًّا وَّزَانَ مُجَمَّلَا

ترجمه: اور تو رفع کے ساتھ تنوین دے فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوْقٌ وَّلَا کو (حق کے مرموزین مکی ، بصری کیلئے) یہ ثابت اور خوبصورت ہے، حالانکہ منقول ہے،پس مکی ، بصری فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوْقٌ وَّلَا جِدَالَ پڑھتے ہیں،اور نافع ، شامی ، کوفیین فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ رفع اور تنوین کی ضد سے نصب اور ترک تنوین نکلی، فُسُوْقٌ کے بعد وَلَا وزن کیلئے ہے،اور اشارہ ہے، وَلَاجِدَالَ میں اختلاف نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

فَلَا رَفَثَ اوراس کے بعد کے کلمات مبتداء ہیں۔ نَوِّنْهُ بِالرَّفْعِ خبر۔ ضمیر راجع الی المبتداء، اسلئے کہ وہ رتبۃً مقدم ہے۔ حَقًّا مصدر موکد۔ زَانَ کا عطف فعل محذوف پر ہے، اَیْ حَقَّ وَزَانَ۔ مُحَمَّلًا، زَانَ کا مفعول۔

توضیح: (۱) لائے نہیہ فعل ہی پرآتا ہے، اوراس کو جزم دیتا ہے، لائے نافیہ اسم و فعل دونوں پرآتا ہے مگر عامل نہیں ہوتا، اور لائے جنسیہ کا اسم نکرہ ہو تو وہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، اور مکرر ہونے کی صورت میں رفع بھی جائز ہے، اور اعراب میں فرق بھی درست ہے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ میں پانچ وجوہ ہیں، پس یہاں دونوں قرأتیں اسی تفصیل کی رُو سے آتی ہے۔

(۲) حصن شامی کی قرأت تاء اور قاف کے فتحہ اور تنوین کے بغیر ہے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ اس میں تینوں کلمات لائے جنسیہ کے اسم بن کر حرکت میں یکساں ہو جاتے ہیں، اور تیسرے کی طرح اول دو میں بھی عموم آجاتا ہے، جو احتیاط کے طور پر مناسب تر ہے، اور مکی و بصری کی قرأت پر علی قاریؒ کی توجیہ یہ ہے، کہ پہلا لَا، لَيْسَ کے مشابہ ہے، اور رَفَثٌ اس کا اسم ہے، لَيْسَ کے معنی میں قرار دینا اس لئے ہے، کہ اس نفی میں خصوصیت پیدا ہو جائے، اور یہ نہی کیلئے ہو جائے، کیونکہ نفوس پر جماع اور گناہوں کا تقاضا زیادہ ہوتا ہے، جس سے روکنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے مناسب یہی ہوا، کہ اس سے نہی کے ذریعہ روکا جائے، اور فُسُوْقٌ، رَفَثٌ پر معطوف ہے، اور لَا تاکید کیلئے مکرر ہے، یا لَا دونوں جگہ مُلْغٰی عَنِ الْعَمَل ہے، اور دونوں اسموں کا رفع ابتداء کی بناء پر ہے، اور وَلَا جِدَالَ کا فتحہ پر مبنی ہونا اس لئے ہے، کہ اس میں عموم باقی رہے، اور اعراب سے ظاہر ہوا کہ یہ لَا خالص نفی کیلئے ہے، ناظمؒ نے زَانَ سے اس کی خوبی کی طرف اشارہ کیا ہے، یہی وجہ ہے، کہ حدیث میں رَفَث اور فسوق کے ساتھ جدال کو بیان نہیں فرمایا، اور معنی یوں ہوں گے، نہ جماع کرو، اور نہ گناہ کرو، رہا جدال سو وہ بالکل ختم ہو گیا ہے، اس لئے کہ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ سے اور فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ کے ذریعہ حج کے وقت اور وقوف کے مقام دونوں کا یقین ہو گیا ہے۔

(۳) نتیجہ یہ کہ مکی، بصری کی قرأۃ میں پہلے دونوں جملے نہی کیلئے ہیں اور تیسرا خبر دینے کیلئے، اور باقین کی قرأۃ پر دو احتمال ہیں (۱) اس پر بھی اول دو کو نہی پر، اور تیسرے کو خبر پر محمول کیا جائے (۲) تینوں کو نہی کیلئے مانیں، اور وَلَا جِدَالَ سے مراد ساتھیوں خادموں سے لڑنے سے منع کرنا ہے۔

---

(۵۰۶) وَفَتْحُكَ سِيْنَ السِّلْمِ اَصْلُ رِضًى دَنَا ۲۲ وَحَتّٰى يَقُوْلَ الرَّفْعُ فِي اللَّامِ اُوِّلَا

ترجمہ: اور تیرا فِی السِّلْمِ ۲۵ کے سین کو فتحہ دینا (مدنی، کسائی، مکی کیلئے) پسندیدہ (قاری کی) اصل ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوقریب ہوگئی ہے، (باقی قراٴ بصری ، شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے سین کا کسرہ ہے،اور یہ دونوں لغت ہیں) اور حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ ۲۱۴ جو ہے،اس کے لام میں رفع (مدنی کیلئے) تاویل کیا گیا ہے۔

توضیح: یعنی یہاں مضارع ماضی کے معنی میں ہے، اَیْ قَالَ الرَّسُوْلُ اس لئے کہ خبر اس قول کے واقع ہونے کے بعد دی گئی ہے، یا ماضی کے حال کی حکایت ہے،اوران دونوں صورتوں میں حَتّٰی کے بعدوالا مضارع مرفوع ہوا کرتا ہے، اور اَنْ کی تقدیر کی اس صورت میں حاجت نہیں ہوتی،اس لئے یہی اولی ہے اور باقی چھ قراٴ کیلئے لام کا نصب ہے،اس لئے کہ زلزال کے زمانہ کے اعتبار سے یَقُوْلَ مستقبل کے معنی میں ہے اس لئے کہ اول زلزال کا وقوع ہوا ہے،اور پھر قول مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ کا،پس حَتّٰی کے بعد یہاں اَنْ مقدر ہے،جس نے مضارع کو تغیر دیا، اَلسِّلْمُ (بقرۃ ۲۰۸) اسلام کے معنی میں ہے،اور (انفال ۶۱) (اور محمد ﷺ ۳۵) صلح کے معنی میں ظاہر تر ہے،اسلئے یہاں اکثر قراٴ کیلئے کسرہ اور باقی دو میں فتحہ ہے،پس (۱) نافع ، مکی ، کسائی کیلئے تینوں جگہ فتحہ ہے (۲) ابوبکر شعبہ کیلئے تینوں میں کسرہ (۳) حمزہ کیلئے انفال والے میں فتحہ اور باقی دو میں کسرہ (۴) بصری ، شامی ، حفص کیلئے یہاں بقرۃ میں کسرہ اور باقی دو میں فتحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فَتْحُكَ مبتداء۔ سِیْنَ مفعول۔ اَصْلُ خبر دَنَا ، رِضًی کی صفت۔ حَتّٰی یَقُوْلَ مبتداء۔ اَلرَّفْعُ مبتداء ثانی۔ فِی اللَّامِ متعلق بِاُوِّلَا ، اور اُوِّلَا خبر۔اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر۔

(۵۰۷) وَفِی التَّاءِ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الْجِیْمَ تَرْجِعُ الْـ　　مُوْرُ(سَمَا)(نَـ)ـصًّا وَّحَیْثُ تَنَزَّلَا

ترجمہ: اور تَرْجَعُ الْاُمُوْرُ جو ہے،تو (ہر جگہ سَمَا اور عاصم کیلئے اس کی) تاء کو ضمہ اور جیم کو فتحہ دے یہ وجہ صراحت کی رو سے بلند ہوگئی ہے، یہ جس جگہ بھی نازل ہوا ہے (باقی تین شامی ،حمزہ ،کسائی کیلئے تاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ ہے)

﴿النحو والعربية﴾

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ مبتداء۔ نِیَّةٌ مقدم۔ وَفِی التَّاءِ فَاضْمُمْ الخ خبر، ای فی تائِهٖ یہ جملہ اسمیہ ہے۔

وَحَیْثُ ظرف محذوف، اَیْ هُنَا پر معطوف ہے۔ تَنَزَّلَا اَیْ فی الْقُرْاٰنِ مَوْضِعًا اٰخَرَ۔

توضیح: تُـرْجَعُ الْاُمُوْرُ قرآن مجید میں چھ جگہ ہے (بقرۃ ۲۱۰ ، آل عمران ۱۰۹ ، انفال ۴۴ ، حج ۷۶ ، فاطر ۴ ، حدید ۵) ان سب جگہوں میں شامی ، حمزہ ، کسائی تَـرْجِعُ الْاُمُوْرُ بفتح التاء وبکسر الجیم معروف سے پڑھتے ہیں،اور باقی چار سَمَا ، عاصم ، بصیغہ مجہول تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ بضم التاء وبفتح الجیم مجہول سے پڑھتے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں فعل کی اسناد حقیقی فاعل اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، جسے معلوم ہونے کے سبب حذف کر کے فعل کو مجہول بنا دیا، اور حقیقی فاعل کی طرف اسناد کی خوبی معروف کی اس خوبی کے مقابلہ میں راجح ہے، کہ اس میں فاعل کا عدم حذف ہے، اور اسناد مجازی فاعل کی طرف ہیں، اور رَجَعَ متعدی بھی آتا ہے اور لازمی بھی، اور معروف کی قرأت لازمی سے ہے، تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ (شوریٰ) کی طرح، اور مجہول سے متعدی ہے، جو اِلَيْهِ يُرَدُّ کے مناسب ہے، نیز مجہول سے اکثر کی قرأت ہے، اسلئے یہی اولیٰ ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، اس لئے کہ امور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹیں گے، اور وہی لوٹائیں گے۔

(۵۰۸) وَاِثْمٌ كَبِيْرٌ شَاعَ بِالثَّا مُثَلَّثًا ۲۴ وَغَيْرُهُمَا بِالْبَاءِ نُقْطَةُ اَسْفَلَا

ترجمہ: اور اِثْمٌ كَثِيْرٌ (حمزہ ، کسائی کیلئے) ثاء مثلثہ کے ساتھ مشہور ہوگیا ہے، اور ان دونوں کے ماسوا نے باء کے ساتھ پڑھا ہے (یعنی كَبِيْرٌ) اور یہ باء ایسے نقطہ والی ہے، جو اس کے نیچے ہے (یعنی حمزہ کسائی کی قراۃ اِثْمٌ كَثِيْرٌ اور سما شامی ، عاصم کی قراۃ اِثْمٌ كَبِيْرٌ ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاِثْمٌ كَبِيْرٌ مبتداء۔ شَاعَ خبر۔ بالثاء اس کے فاعل سے حال ہے۔ مُثَلَّثًا حال سے حال ہے۔ وَغيرهما مبتداء ۔ ضمیر راجع ہے، حمزہ و کسائی کی طرف۔ بالباء خبر کے متعلق ہے، اَیْ يَقْرَءُ بالباء. نُقْطَةٌ خبر۔ مبتداء محذوف، اَیْ هِیَ ذَاتُ نُقْطَةٍ اَسْفَلَا ۔

توضیح: اخوین کی قراۃ اِثْمٌ كَثِيْرٌ کی دلیل یہ ہے، کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ (مائدہ ۱۱) میں اللہ تعالیٰ نے شراب و جوئے بہت سے گناہ بتائے ہیں، نیز اس آیت میں اِثْمٌ ، مَنَافِعُ کی ضد کے حکم میں ہے پس جس طرح ضدیت میں کثرت ہے، جو جمع کے صیغہ میں صراحتاً ہے، تو مقابل اِثْمٌ میں بھی کثرت ہوگی، اور شراب کبائر کی جڑ ہے، للہذا کثیر سے مقدار کی زیادتی معلوم ہوتی ہے، اور كَبِيْرٌ سے کیفیت کی زیادتی مراد ہوا کرتی ہے، پس شراب و جوئے پر دونوں چیزیں صادق آتی ہیں، یعنی یہ کہ ان میں کئی کئی گناہ ہیں، اور یہ کہ یہ سنگین اور بڑا جرم ہے، للہذا دونوں قرأتیں متحد ہیں، اور دونوں رسم سے صراحتاً نکلتی ہیں۔

(۵۰۹) قُلِ الْعَفْوَ لِلْبَصْرِيِّ رَفْعٌ وَّ بَعْدَهٗ ۲۵ لَاَعْنَتَكُمْ بِالْخُلْفِ اَحْمَدُ سَهَّلَا

ترجمہ: قُلِ الْعَفْوَ جو ہے (اس میں) بصری کیلئے (واؤ کا) رفع ہے، اور اسکے بعد لَاَعْنَتَكُمْ (کے ہمزہ) کو احمد بزی نے اختلاف کے ساتھ تسہیل سے پڑھا ہے (یعنی ان کے لئے حالین میں تسہیل و تحقیق دونوں ہیں)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

قُلِ الْعَفْوَ مبتداء۔ رَفْعٌ خبر، اَیْ فِیْـهِ رفـع اَوْ ذُوْ رَفْعٍ ۔ بَعْدَهٗ ضمیر راجع ہے، اَلْـعَفْوَ کو۔ اَحْـمَدُ مبتداء۔ سَهلًا خبر۔ لَاعُنْتَكُمْ سَهِّلَ کا مفعول، اور بِالْخُلْفِ اس سے حال۔

توضیح: یعنی قُلِ الْـعَفْوَ کو بصری نے اَلْـعَفْوُ مرفوع پڑھا ہے، ضد سے باقین کیلئے نصب ثابت ہوا، جو اولی ہے، اسلئے کہ اس میں تغیر بھی کم ہے، اور حکم پر دلالت بھی واضح ہے، اسلئے قَالُوْا خَیْرًا (نحل ۳۰) میں نصب پر اجماع ہے، اور نصب فصیح استعمال کے موافق اَنْـفِقُوْا مقدر کا مفعول ہے، اس بناء پر کہ یہ سوال جملہ فعلیہ ہے اَیْ یَسْئَلُوْنَكَ اَیَّ شَیْءٍ یُنْفِقُوْنَ جواب قُلْ اَنْفِقُوا الْعَفْوَ، اور رفع کی وجہ یہ ہے، کہ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ میں مَا استفہامیہ ہے، اور ذَا موصولہ یعنی مَا الَّذِیْ یُنْفِقُوْنَ یعنی وہ کیا چیز ہے، جسے وہ خرچ کریں، تو جواب میں کہا گیا قُلِ الَّذِیْ یُنْفِقُوْنَهُ اَلْعَفْوُ آپ فرمادیں کہ جس چیز کو وہ خرچ کریں وہ ضروری حاجات سے زائد چیز ہو، اَلْـعَـفْوُ مبتداء مقدر کی خبر ہے، یعنی سوال جملہ اسمیہ سے تھا، تو جواب بھی اس کے موافقت میں جملہ اسمیہ سے دیا گیا، نتیجہ یہ کہ قرآن میں دونوں توجیہات کے مطابق دوسری جگہ نظائر موجود ہیں، جیسے قَالُوْا خَیْرًا (نحل ۳۰) میں نصب پر اجماع ہے، اور قَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (نحل ۲۴) میں رفع پر اجماع ہے حالانکہ دونوں سے قبل مَا زائدہ ہے (۲) لَاعْـنَتَـكُمْ تسہیل ہمزہ کے مسائل میں سے ہے، لیکن چونکہ بزیؒ نے اپنی اصل کے برعکس دونوں لغت جمع کئے ہیں، اس لئے اسے یہاں فرش میں بیان فرمادیا ہے۔

---

(۵۱۰) وَیَطْهُرْنَ فِی الطَّاءِ السُّكُوْنُ وَهَاءُهٗ ۞ یُضَمُّ وَخَفَّا اِذْ سَمَا كَیْفَ عُوِّلَا

ترجمہ: اور حَتّٰی یَطْهُرْنَ جو ہے (نافع ، مکی ، بصری ، شامی ، عاصم کیلئے) طاء میں سکون ہے اور اس کی ہاء ضمہ دی جاتی ہے، اور یہ دونوں (طاء ، هاء) بلاتشدید ہوگئی ہیں، اس لئے کہ یہ وجہ بلند ہوگئی ہے، اور اس پر اعتماد کیا گیا ہے حالانکہ یہ جس کیفیت پر ہو (یعنی ہر حال میں اس کے معنی درست ہیں) مذکورین کے ماسوا صحبہ کیلئے سکون وضمہ دونوں کی ضد سے طاء وهاء کا فتحہ اور تخفیف کی ضد سے تشدید نکلی، یعنی یَـطَّـهَّـرْنَ یہاں تخفیف والی وجہ بھی تشدید والی ہی کے معنی میں ہے، اور اس میں تخفیف کے سبب سہولت ہے، تشدید والی قراءۃ پر اس کی اصل یَتَـطَـهَّـرْنَ تھی، تاء کا طاء میں ادغام ہوجانے کی وجہ سے طاء مشدد ہوگئی۔

﴿النحو والعربية﴾

التَّحْوِیْل ، اَلْاِعْتِمَاد ، یَطْهُرْنَ مبتداء۔ فی الطاء السكون خبر، ای فی مَوْضِعِ طَائِهٖ ۔ وَهَاؤُهٗ یُضَمُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ ثانی۔ وَخَفًّا، یُضَمُّ پر معطوف، اور اِذْخَفًّا کاظرف۔ سَمَا مذکور کیلئے ہے، اور کَیف سما کا ظرف ہے، یا عُوّ لَا کے فاعل مقدر سے حال ہے۔

توضیح: اکثر علماء کی رائے پر تشدیدوالی قرأت سے یہ تصریح ہوگئی کہ تخفیف والی کے بھی یہی معنی ہیں، کہ غسل کریں اسلئے کہ جس طرح قرآن کی بعض آیات بعض کی مفسر ہوتی ہیں، اس طرح بعض قرأت بھی دوسری کی مفسر مبین اور مؤید ہوتی ہیں، تاہم چونکہ یہاں پر فقہاء رحمہم اللہ میں حیض سے پاک ہوجانے پر جماع کی حرمت کے ختم ہونے کے وقت میں اختلاف ہے، جو ان قرأات پر مبنی ہے، لہٰذا ذیل میں اسے بیان کیا جاتا ہے۔

دونوں قرأات کے فقہی اختلاف میں مذاہب اربعہ حنفیہ کے علاوہ باقی آئمہ کرام اس پر متفق ہیں، کہ صحبت اس وقت جائز ہوگی، جب خون بند ہوجائے اور غسل کرلیں، اور یہ تقاضہ ہے، حمزہ، کسائی، شعبہ کی قراۃ یَطَّهَّرْنَ کا کہ اس سے صراحۃً غسل ہی مراد ہے، نیز مسلم، ابوداؤد، ترمذی کی روایت متدل، کہ نبی ﷺ نے ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تمہیں یہی کافی ہے، کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو، پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ، پھر تم پاک ہوجاؤ گی، اور دوسری روایت میں ہے، کہ کہ بس اب تم پاک ہوگئیں، لہٰذا جماع کیلئے خون بند ہوجانے کے بعد غسل کرلینے سے حرمت ختم ہوجائے گی، ان حضرات کے ہاں تخفیف والی قرأت تشدیدوالی کے ہم معنی ہے، یا یہ کہا جائے گا کہ تشدیدوالی دوسری کا تتمہ ہے، اور حکم دونوں کے جمع کرنے سے نکلتا ہے، اَیْ حَتّٰی یَطْهُرْنَ وَیَطَّهَّرْنَ یعنی صحبت دن میں بند ہونے کی صورت میں حرمت بند ہونے تک رہے گی، نہ کہ غسل تک، یعنی پورے دس دن میں خون بند ہو تو بلاغسل بھی صحبت جائز ہے، اور اگر دس دن سے کم میں بند ہو، تو پھر اس شرط سے درست ہے، کہ یا تو حقیقۃً غسل کرلیں، یا حکماً جسکی صورت یہ ہے کہ خون بند ہونے کے بعد ایک نماز کا وقت گذر جائے، گو نماز کی درستی غسل حقیقی ہی پر موقوف ہے، اور مجاہدؒ کے قول پر خون بند ہوجانے اور وضو کرلینے تک حرمت رہے گی، اور اوزاعیؒ کے قول پر خون بند ہوجائے اور چھوٹا استنجاء بھی کرلے تب حرمت ختم ہوگی، اور طاؤس کے قول پر خون بند ہونے اور شبق کی شرط ختم ہوگی، یعنی مرد کو صحبت کا تقاضا شدید درجہ میں ہو، اور یہ چاروں اقوال یَطْهُرْنَ کی قرأت پر ہیں، کہ جب اسے خون بند ہونے کے معنی میں لیا جائے، چنانچہ عرب طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ، اَیْ اِنْقَطَعَ دَمُهَا مراد لیتے ہیں، اور ان حضرات کی رائے پر فَاِذَا تَطَهَّرْنَ کا جملہ مستحب صورت کے بتانے کیلئے ہے، اور تخفیف والی قرأت سے جواز اور تشدیدوالی سے الویت مراد ہے، جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جب دو قرأتیں کسی لفظ میں پائی جائیں اور دونوں میں تطبیق ممکن ہو، تو دونوں پر عمل واجب ہے، لہٰذا ایک شرط تخفیف والی قرأت سے نکلتی ہے، جو خون بند ہونا ہے، اور دوسری تشدیدوالی سے جو غسل کرنا ہے نیز فَاِذَا تَطَهَّرْنَ میں پاکی کی شرط لگائی گئی ہے، اس لئے پاکی کے بغیر درست نہیں ہونا چاہئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۱۱) وَضَمُّ يَخَافَا فَازَ وَالْكُلُّ اَدْغَمُوْا ٦٧ تُضَارَرْ وَضَمُّ الرَّاءِ حَقٌّ وَّ ذُوْجَلَا

ترجمه: اورحمزہ کیلئے اَنْ يُّخَافَا کی یاء کا ضمہ بھی کامیاب ہوگیا ہے (باقین يَخَافَا فتحہ پڑھتے ہیں) اور لَاتُضَارِرْ کی پہلی راء کا سب نے ادغام کیا ہے، اور مکی اور بصری کیلئے اس کی راء کا ضمہ صحیح ہے، اور ظہور والا ہے (یعنی یہ لَا تُضَآرُّ اور باقی لَا تُضَآرَّ پڑھتے ہیں) بصریؒ کی رائے پر راء کا فتحہ مختار ہے، اور حجازی لغت کے موافق ہے، اور لَا ناہیہ بھی اپنے حقیقی معنی میں رہتا ہے، اور فتحہ خفیف بھی ہے، اور رفع کی صورت میں لَا تُكَلَّفُ اور لَاتُضَآرُّ ہم شکل ہوجاتے ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

وَضَمُّ مبتداء، مضاف۔ يَخَافَا مضاف الیہ۔ فَازَ خبر۔ تُضَارَرْ، اَدْغَمُوْا کا مفعول ہے۔ وَضَمُّ الرَّاءِ مرکب اضافی مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔ وذُوْجَلَا معطوف۔ اَیْ ضَمُّ الرَّاءِ ثَابِتٌ ذُوْانْكِشَافٍ وَظُهُوْرٍ۔

توضیح: يُخَافَا ضمہ کی قرأت پر اَنْ لَّا يُقِيْمَا، يُخَافَا سے بدل الاشتمال ہے، اور یہ خِيْفَ زَيْدٌ تَرْكُهٗ اقامة حدود اللّٰهِ کی طرح ہے، اور اندیشہ کرنے والے حکام یا قرابت دار ہیں، نہ کہ میاں بیوی خود اور فتحہ کی تقدیر پر اندیشہ کرنے والے خود میاں بیوی ہیں، اور اَنْ لَّا يُقِيْمَا مفعول بہ ہے، وَلَايَحِلُّ لَكُمْ کا خطاب دونوں صورتوں میں شوہروں کیلئے بھی ہوسکتا ہے، اور حکام کیلئے بھی، اور فتحہ والی قرأۃ اولی ہے، اسلئے کہ مذاھب اس کے موافق ہیں۔

(۵۱۲) وَقَصْرُاَتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا وَّاَتَيْتُمْ ٢٨ هُنَا دَارَ وَجْهًا لَّيْسَ اِلَّا مُبَجَّلَا

ترجمه: وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا (روم۴) اور یہاں (بقرۃ۳۰) اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ کا قصر (ہمزہ کے بعد الف کا حذف مکی کیلئے) ایسی وجہ کے اعتبار سے دائر و مشہور ہوگیا ہے، جونہیں مگر معظم ہے (پس مکی دونوں سورتوں میں اَتَيْتُمْ اور باقی چھ قراء اٰتَيْتُمْ ہمزہ کے بعد الف سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحووالعربية﴾

اَلْمُبَجَّلُ، اَلْمُوَقَّرُ وَالْمُعَظَّمُ، قَصْرَ مبتداء۔ دَارَ خبر۔ وَجْهًا تمیز۔ اس کے بعد کا جملہ اس کی صفت ہے، اور لَيْسَ کا اسم ہے۔ مُبَجَّلَا خبر۔

توضیح: مِنْ رِّبًا کی قید سے وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ نکل گیا، کہ روم میں اختلاف پہلے ہی میں ہے، دوسرے میں سب کیلئے الف کا اثبات ہے، روم والا قصر کی صورت میں اِتْيَانٌ سے ہے، جو ایک مفعول کو چاہتا ہے، اور وہ مَا ہے، جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو فعل نے اپنا معمول بنالیا ہے، اور مدکی صورت میں اٰتی بمعنی اَعْطٰی سے ہے، اَیْ اَیَّ شَیْءٍ اَعْطَیْتُمُ النَّاسَ مِنَ الرِّبٰو ان دونوں صورتوں میں مَا شرطیہ ہے، جو فعل شرط کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور بقرۃ والاقصر کی صورت میں جِئْتُمْ کے معنی میں ہے، اَیْ مَا جِئْتُمْ بِهِ الْمَرَاضِعَ یعنی جب تم اس چیز کو جو دودھ پلانے والیوں کے پاس لائے ہو، احسان اور جھگڑے سے بچاؤ، اور مَدّ والا اٰتی بمعنی اَعْطٰی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے، اور کبھی ایک کو کبھی دونوں کو حذف کردیتے ہیں، چنانچہ بقرۃ میں دونوں مفعول حذف ہیں اور طلاق میں ا؂ میں دونوں صراحۃً مذکور ہیں فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

(۵۱۳) مَعًا قَدْرُ حَرِّكْ مِنْ صِحَابٍ وَّحَيْثُ جَا ۲۹ يُضَمُّ تَمَسُّوْهُنَّ وَامْدُدْهُ شُلْشُلَا

ترجمه: اور تو قَدْرُهٗ کو دونوں جگہ (دال کے سکون کو) فتحہ کی حرکت دے، حالانکہ یہ لفظ (ابن ذکوان ، حفص ، حمزہ اور کسائی کیلئے) جماعت سے منقول ہے (فتحہ مشہورتر اور اولی ہے، ضد سے باقی کیلئے دال کا سکون نکلا) اور (حمزہ کسائی کیلئے) تَمَسُّوْهُنَّ کی تاء ضمہ دی جاتی ہے، اور اس کو مد سے پڑھ، حالانکہ یہ لفظ ہلکا ہے، یعنی وَلَا تُمٰسُّوْهُنَّ حمزہ ، کسائی کی قراءۃ ہے، باقی پانچ قراء کیلئے وَلَا تَمَسُّوْهُنَّ ہے، بفتح تاء و بحذف الف اور یہی اولی ہے، کیونکہ جماع کرنے والا حقیقتاً ایک ہے، اسی لئے نسبت اس کی طرف کی گئی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

قَدْرُ اَیْ دَالَ قَدْرُ ، حَرِّكْ کا مفعول مَعًا ، اَیْ مُجتمعتین قَدْرُ حال من صِحابٍ ، حال محذوفہ سے متعلق۔ اَیْ حَاصِلًا۔ تَمَسُّوْهُنَّ ، جَاءَ کا فاعل۔ حَيْثُ ، يُضَمُّ کا ظرف ہے۔ اور اُمْدُدْهُ کی ضمیر تَمَسُّوْهُنَّ کیلئے ہے۔ شُلْشُلَا اس سے حال ہے۔

توضیح : (۱) قَدْرُ اور قَدَرُ دونوں لغت ہیں، جن کے معنی متحد ہیں، بِقَدَرِهَا (رعد ۲) بِقَدَرٍ (قمر ۳) قَدْرًا (طلاق ا؂) کی طرح، سخاویؒ فرماتے ہیں، کہ عربیت کے اکثر امام اسی پر ہیں، کہ یہ دونوں ہم معنی لغت ہیں۔

(۲) تَمَسُّوْهُنَّ ، عَلِمَ سے ہے، اس لئے کہ حقیقتاً جماع کرنے والا ایک ہے، لَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ بھی اسی قبیل سے ہے، اور دوسری قراءت مفاعلہ سے ہے، تُمٰسُّوْهُنَّ اس لئے کہ جماع کے وقت میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو چھوتے ہیں، اور اَنْ يَّتَمَآسَّا اسی قبیل سے ہے، یہاں اس پرا جماع ہے، دونوں قراءتوں پر جماع ہی کے معنی میں ہے، اور لٰمَسْتُمُ ، لَمَسْتُمُ (نساء ۷ و مائدہ ۲) میں اختلاف ہے، لیکن جمہور کے قول پر وہاں بھی جماع ہی کے معنی میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۱۴) وَصِيَّةَ ارْفَعْ صَفْوُ حِرْمِيِّهِ رِضًى ۳۰ وَيَبْصُطُ عَنْهُمْ غَيْرَ قُنْبُلِ اِعْتَلَا

ترجمہ: اور وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ (۲۴۰ کی تاء) کو شعبہ ، حرمی ، کسائی کیلئے) رفع دے (پس باقین کا نصب ضد سے نکلا) اس رفع کے حرمی کی صفائی پسندیدہ ہے، اور يَبْصُطُ (بقرة ۲۴۵)صاد قنبل کے سوا انہیں (نافع بزی ، شعبہ ، کسائی) سے بلند ہو گیا ہے (صراحۃ رسم کے موافق ہے، اس لئے صاد ہی اولی ہے)

(۵۱۵) وَبِالسِّينِ بَاقِيهِمْ وَفِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۳۱ وَقُلْ فِيهِمَا الْوَجْهَانِ قَوْلًا مُوَصَّلَا

ترجمہ: اوران قرا کے باقین نے سین سے پڑھا ہے (یعنی قنبل ، بصری ، شامی ، حفص ، حمزہ سین سے پڑھتے ہیں) اور فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً (اعراف ۶۹) بھی (يَبْصُطُ کی طرح ہے) اور تو کہہ دے کہ (ان سین والوں میں سے خلاد و ابن ذکوان کیلئے) ان دونوں کلمات میں دونوں وجوہ ہیں، یہ قول ہم تک پہنچایا گیا ہے، یعنی ان دونوں کلمات میں چار قرأتیں ہیں (۱) نافع ، بزی ، ابوبکر ، کسائی کیلئے صرف صاد (۲) قنبل ، بصری ، ہشام ، حفص ، خلف کیلئے صرف سین (۳) خلاد کیلئے دونوں میں صاد وسین دونوں (۴) ابن ذکوان کیلئے ناظم نے دونوں بتائے ہیں، مگر بقرۃ میں سین اور اعراف میں فقط صاد ہے، اسلئے نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے اسی طرح پڑھا ہے، اور دانی نے فارسی سے اسی طرح پڑھا ہے، بقرۃ میں صاد دانی کے دوسرے شیوخ سے صحیح ہے، مگر طریق کے موافق نہیں، اور اعراف میں سین دانی کے کسی شیخ سے نہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَصِيَّةً ، اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ صَفْوُ مبتداء۔ رِضًى خبر۔ يَبْصُطُ مبتداء۔ اعتلا خبر۔ عنهم اسکے متعلق۔ غير قنبل حال۔ بالسين باقيهم خبر ومبتداء، أَيْ وَقَرَأَهُ بَاقِيهِمْ بالسين . في الخلق بصطة مبتداء۔ اس کی خبر محذوف ہے، أَيْ يَقْرَءُوهُ الْمَذْكُورُوْنَ بِالصادِ . قَوْلًا ، قُلْ کا مفعول مطلق ہے۔

توضیح: (۱) وَصِيَّةٌ کا رفع كُتِبَ عَلَيْهِمْ مقدر کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ہے، ابن مسعودؓ کی قرأۃ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جو كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْوَصِيَّةُ لِأَزْوَاجِهِمْ ہے۔

یا وَصِيَّةٌ کے پہلے مضاف مقدر ہے أَيْ أَهْلُ وَصِيَّةٍ أَوْ ذُوْ وَصِيَّةٍ اور نصب کی صورت میں يُوْصُوْنَ مقدر کا مفعول مطلق ہے، یا كَتَبَ اللهُ عَلَيْكُمْ کا مفعول بہ ہے۔

(۲) يَبْصُطُ اور بَصْطَةً میں سین اصل ہے، اور صاد سے اس کا ابدال طاء کی وجہ سے ہے، اور يَبْصُطُ میں اس مقام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعیین بلا قید لانے سے ہوتی ہے، کہ عموم کا لفظ نہیں لائے لہٰذا باقی تمام موقعوں میں روم کے موافق سب کیلئے سین پڑھا جائے گا، جیسے وَسَطًا ، اَقْسِطُوْا وغیرہ۔

(۵۱۶) یُضٰعِفُهٗ ارْفَعْ فِی الْحَدِیْدِ وَهٰهُنَا ۳۲ سَمَا شُكْرُهٗ وَالْعَیْنُ فِی الْكُلِّ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور فَیُضٰعِفَهٗ (حدید۲) اور (بقرۃ۳۲) میں (سَما اور شین والے پانچ کیلئے) فاء کو رفع دے، اس کا شکر بلند ہوگیا ہے (شامی ، عاصم کیلئے نصب ہے) اور سب کلمات میں (اگلے شعر میں کَمَا دَارَ کے مرموزین شامی و مکی کے لئے اس باب کے تمام کلمات میں جو دس جگہ ہیں) عین تشدید سے پڑھا گیا ہے۔

(۵۱۷) كَمَا دَارَ وَاقْصُرْ مَعْ مُضٰعَفَةً وَّقُلْ ۳۳ عَسَیْتُمْ بِكَسْرِ السِّیْنِ حَیْثُ اَتٰی انْجَلَا

ترجمہ: حالانکہ یہ جس طرح آئے (یعنی مضارع معروف ہو، خواہ مجہول یا واحد غائب ہو، یا جمع متکلم اور ضمیر اس کے ساتھ ہو، یا نہ ہو، نیز اس کی فاء پر رفع ہو، یا نصب یا جزم، تو اس باب کے تمام کلمات کو) قصر یعنی ضاد کے بعد والے الف کے حذف سے پڑھ، حالانکہ یہ مُضٰعَفَةً (آل عمران۱۴) کے ساتھ ہیں، اور تو کہہ دے، عَسَیْتُمْ جس جگہ بھی آئے (بقرۃ اور محمد ﷺ ۳ میں ہے) نافع کیلئے سین کے کسرہ کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

یُضٰعِفُهٗ ، اِرْفَعْ کا مفعول۔ فِی الْحدیدِ فعل کا ظرف۔ شُکْرُ ، سَمَا کا فاعل۔ ھا یارفع کیلئے ہے، یاحق تعالیٰ کیلئے، اَیْ شُکْرالعلماء لهٗ۔ العین مبتداء۔ ثُقِّلَا اس کی خبر۔ کَمَا دَارَ ، اَیْ کَیْفَ دَارَ ثُقِّلَا کا ظرف ہے۔ مَا مصدر یہ ہے۔ اُقْصُرْ کا مفعول مقدر الکلُّ ہے۔ عَسِیْتُمْ مبتداء، بِکَسْرِ السِّیْنِ حال۔ اِنْجَلَا خبر۔ حیث اس کا ظرف ہے۔

توضیح: یُضٰعِفُهٗ میں مکی، شامی کیلئے ہر جگہ الف کے حذف اور عین کی تشدید سے فَیُضَعِّفُهٗ ، یُضَعِّفُهٗ نُضَعِّفُ ، مُضَعَّفَةً ہے۔ جبکہ باقی پانچ الف اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ یُضٰعِفُهٗ ، مُضٰعَفَةً اور ابوعمرو کی نقل کی تائید کی وجہ سے یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ وہ لغت کے بلند ترین عالم ہیں، چونکہ بقرۃ اور حدید کے اول موقع میں تشدید و تخفیف کے ساتھ رفع و نصب کا بھی اختلاف ہے، اسلئے ان دونوں میں چار قرأتیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) مکی، رفع و تشدید بحذف الف فَیُضَعِّفُهٗ۔ (۲) شامی، نصب، تشدید بحذف الف فَیُضَعِّفَهٗ۔ (۳) عاصم، فَیُضٰعِفَهٗ۔ (۴) باقین تخفیف و رفع فَیُضٰعِفُهٗ۔ اور رفع نحوی استیناف کی وجہ سے ہے، اَیْ فهو یُضٰعِفُهٗ یا یُقْرِضُ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، اور نصب سخاویؒ کے قول پر اس لئے ہے، کہ یہ معنی کی رُو سے استفہام کا جواب ہے، اسلئے کہ اَیُقْرِضُ اور مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ کے ایک ہی معنی ہیں، اور یُضٰعِفُ کا نصب اس اَنْ کی وجہ سے ہے، جو استفہام کے جواب کی فاء کے بعد مقدر ہے، اور یہ لفظ کے اعتبار سے استفہام کا جواب نہیں، کیونکہ سوال قرض دینے والے سے متعلق ہے یعنی وہ کون ہے جو قرض دے، اس لئے معنی کی رُو سے نصب درست ہے

(۲) عَسَیْتُمْ میں کسرہ حجازی لغت ہے، لیکن اکثر کا نہیں اور فتحہ چھ قراء کیلئے ہے، جو عام ہے اور اولیٰ ہے۔

(۵۱۸) دِفَاعُ بِهَا وَالْحَجِّ فَتْحٌ وَّسَاكِنٌ ۳۴ وَقَصْرٌ خُـــصُوْصًا غَرْفَةً ضَمَّ ذُوْوِلَا

ترجمہ: دِفَاعُ اللّٰہِ جو اس (سورۃ بقرۃ ۳۳ ۔ اور حج ۶) میں ہے، اس میں غیر نافع کیلئے بفتح دال بسکون الفاء، اور قصر (حذف الف) ہے یہ دِفْعُ کا نزول خوب خاص ہو گیا ہے، اور غُرْفَةً کو نقل کی پیروی والے نے (شامی، کوفیین کیلئے غین) کو ضمہ دیا ہے (غُرْفَةً اور غَرْفَةً دونوں لغت ہیں، اور ضمہ اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

دِفَاعُ مبتداء۔ فَتْحٌ وَسَاكِنٌ وَقَصْرٌ خبر۔ وَالمعنٰی ذوفتح وساكنٍ وقصر ہے۔ بها ظرف الخبر، ای فی البقرة ۔ والحج معطوف ہے ضمیر مجرور پر اعادہ جار کے بغیر۔ خصوصًا مفعول مطلق، ای خصّص خُصُوصًا غرفة مفعول ہے، ضمٌّ کا، اور اس کا فاعل ذُوْوِلَا ای ذُونصرة ہے۔

توضیح: دَفْعٌ اور دِفعٌ دونوں دَفَعَ کا مصدر ہیں، دَفْعُ اللّٰہِ (بقرۃ و حج) اور یُدَافِعُ (حج) تینوں کو ملانے سے تین قرأتیں نکلتی ہیں۔ (۱) مکی، بصری کیلئے دَفْعُ اللّٰہِ اور یَدْفَعُ ۔ (۲) شامی کوفیین کیلئے دَفْعُ اللّٰہِ اور یُدَافِعُ۔ (۳) نافع کیلئے دِفٰعُ اللّٰہِ ، یُدَافِعُ ۔ اول قرأۃ واضح ہے اللہ تعالیٰ ظالموں کی شرارتوں اور تدبیروں کو بیکار کر دیتے۔ اور دوسری قرأت میں دِفْعٌ ،دَفَعَ کا مصدر ہے، پس دِفَاعٌ میں شرکت نہیں، جو مفاعل (اکثر مشارکت کیلئے ہوتا ہے) میں ہوتی ہے، پس دونوں قرأتیں متحد ہیں، یا دَافَعَ کا مصدر ہے، اور معنی یہ کہ اللہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے حاکموں کے ذریعہ کفار کی شرارتوں و ظلم کو روک دیتے ہیں، اور اہل حق و اہل باطل میں بار بار مدفعت واقع ہوتی رہتی ہے، پس اسے اللہ تعالیٰ کی مدافعت سے تعبیر کر دیا، اور مؤمنین کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فعل قرار دیا ہے، جیسے یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ بھی اسی قبیل سے ہے۔ (۲) اہل لغت کے ہاں غُرْفَةً تھوڑی سی چیز جو ہتھیلی پر آ جائے۔ اور غَرْفَةً ایک بار چلو بھر لینے کے معنی میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْجُزْءُ الثَّالِثُ پارہ (۳)

(۵۱۹) وَلَا بَيْـعَ نَـوِّنْـهُ وَلَا خُـلَّةٌ وَّلَا ۳۵ شَـفَـاعَةَ وَارْفَـعْهُـنَّ ذَا اُسْـوَةٍ تَلَا

ترجمہ: وَلَا بَيْعٌ کوتنوین دے وَلَا خُلَّةٌ اور وَلَا شَفَاعَةٌ کوبھی، اورتوان تینوں کلمات کورفع بھی دے (شامی، کوفیین، مدنی پانچ کیلئے) حالانکہ تواقتداء کرنے والا ہے، جس نے پیروی کی ہے (مکی وبصری کیلئے) وَلَا بَيْعَ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ تینوں کافتحہ بلاتنوین ہے، اور یہ پانچ مذکورین۔ وَلَا بَيْعٌ وَّلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ مرفوع منون پڑھتے ہیں۔

(۵۲۰) وَلَا لَـغْـوَ لَا تَـاْثِيْـمَ لَابَيْـعَ مَـعُ وَلَا ۳۶ خِـلَـٰلَ بِـاِبْـرَاهِيْـمَ وَالـطُّـوْرِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور لَا لَغْوَ وَلَا تَأْثِيْمَ (ابراھیم۵۔ و طور۱) میں اوروہ جو لَا بَيْعَ جو وَلَا خِلَٰلَ کےساتھ ہے، یہ چاروں بھی انہیں پانچ قرأ کیلئے مرفوع منون ہیں، یہ مذکوراسی طرح ہم تک پہنچایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

شعر۷۵: ذَا اُسْوَةٍ اَیْ صَاحِبَ قُدْوَةٍ ، لَابَيْعَ نَوِّنْهُ مبتداء وخبر۔ اس کے بعد کے دونوں الفاظ مبتداء پر معطوف ہیں، اورخبر محذوف ہے۔ اَیْ نَوِّنْهَا ، جمع مؤنث کی ضمیر، الفاظ ثلاثہ کوراجع ہے۔ ذَا اُسْوَةٍ حال۔ تَلَا ، تِلْوًا سے، صفت۔ یا تَلَا مستانفہ ہوگا، یاحال مترادفہ یا متداخلہ، کہ اس میں خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہوگا، مطلب یوں ہوگا، توان کورفع دے، حالانکہ یہ ماقبل کی پیروی والے ہیں، اوران میں سے ہرایک نے نقل کی پیروی کی ہے۔

شعر۷۶: وَلَا لَغْوَ اوراس کے بعد کے الفاظ مبتداء۔ وُصِّلَا خبر۔ اَیْ بِمَا قبلهٗ۔

توضیح: سورۃ بقرۃ میں لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ہے۔ اورسورۃ طور۱ میں لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيْمٌ ہے۔ اور (ابراھیم۵) میں لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلَٰلٌ ہے، شامی، کوفیین، نافع کیلئے اسی طرح عین تاء ، واؤ ، میم ، لام کے رفع اورتنوین سے اورضد سے مکی و بصری کیلئے فتحہ تنوین کے بغیر نکل آیا، اوریہی اولی ہے، تفصیل (بقرۃ شعر۶۱) کے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ میں گذرچکی ہے۔

(۵۲۱) وَمَدُّ اَنَـا فِـي الْـوَصْـلِ مَعْ ضَـمِّ هَـمْـزَةٍ ۳۷ وَفَتْـحٍ اَتٰـى وَالْخُلْفُ فِـي الْكَسْـرِ بُـجِّـلَا

ترجمہ: (اورمدنی کے لئے) وصل میں اَنَا کےنون کا (بعدوالے) ہمزہ کےضمہ اورفتحہ کےساتھ (ہونے کی صورت میں) مد سے پڑھنا آیا ہے، اوربعدوالے ہمزہ کے کسرہ میں قالون کیلئے خلف عزت دار بنایا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

مَدَّ مبتداء۔ اَنَا مضاف الیہ۔ فی الوصل حال۔ مَعْ ضُمَّ ظرف المبتداء۔ وَفُتِحِ ضَمِّ پر معطوف۔ اَتٰی اس کی خبر۔

توضیح: یعنی نافع اَنَـا ضمیر متکلم کو وصل کی حالت میں جب اس کے بعد ہمزہ مضمومہ ہو، یا مفتوحہ تو مد سے پڑھتے ہیں، جیسے اَنَـا اُحْيِیْ ، اَنَا اُنَبِّئُكُمْ ، اور اَنَـا اَوَّلُ ، وَاَنَا اَعْلَمُ ۔ اوراگر بعد کا ہمزہ مکسورہ ہو، تو پھر صرف قالون کیلئے مد یعنی الف کا اثبات وحذف ہے، جیسے اَنَـا اِلَّا اور ورش حذف کرتے ہیں، اور باقی قراء کسی صورت میں بھی وصلاً الف زیادہ نہیں کرتے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ اگر اَنَا کے بعد ہمزہ نہ ہو، تو پھر تمام قراء الف کے بغیر پڑھتے ہیں، البتہ وقف میں رسم کی اتباع میں سب قراء نون کے بعد الف پڑھتے ہیں، اس لئے کہ اس کی رسم الف سے ہے، اور بعد کے ہمزہ کے سبب وصلاً چونکہ مد منفصل پایا جاتا ہے، اس لئے ورش کیلئے طول اور قالون کیلئے مد وقصر دونوں ہیں، اور اَنَا اِلَّا میں حذف میں تو مد نہیں رہتا، اور الف کے اثبات میں صرف قالون کا مد وقصر ہے، نیز قالون کیلئے حذف کی وجہ زیادات میں سے ہے، جو ابو الفتح سے ہے، الف کا اثبات ہر حال میں بنی قیس اور ربیعہ کا لغت ہے، اور حذف فصیح تر ہے۔

(۵۲۲) وَنُنْشِزُهَـا ذَاكٍ وَّ بِالـرَّاءِ غَيْـرُهُـمْ ۳۸ وَصِلُ يَتَسَنَّـهُ دُوْنَ هَـاءٍ شَـمَرْدَلَا

ترجمہ: اور نُنْشِزُهَا زاء کے ساتھ (شامی ، کوفیین کیلئے) پھیلنے والا ہے، اوران کے ماسوا نُنْشِرُ هَا پڑھتے ہیں، اور تو حمزہ وکسائی کیلئے لَمْ يَتَسَنَّهْ کا ھاء کے بغیر وصل کر، حالانکہ یہ ہلکا ہے، پس ان دونوں کی قرأت وصلاً لَمْ يَتَسَنَّ وَانْظُرْ ہے، اور وقفاً لَمْ يَتَسَنَّهْ ہے، باقین کی حالین میں ھاء ساکنہ سے ہے، اور یہی بہتر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ذَاكٍ ذَكَتِ النَّارُ سے، اَیْ اشْتَعَلَتْ ای ظاهر الشَّمَرْدَلُ التخفيف یا الرَّجُلُ الْكَرِيم، نُنْشِزُهَا ذَاكٍ مبتداء وخبر۔ يَتَسَنَّهْ صِلُ کا مفعول۔ شَمَرْدَلُ ، يَتَسَنَّهْ سے حال ہے، یا صِلُ کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: (۱) نُنْشِزُ هَا بالزای کے معنی ہیں، ہم ہڈیوں کو جوڑنے کیلئے ایک دوسری پر چڑھاتے ہیں، اور راء سے نُنْشِرُ هَا ، ہم ہڈیوں میں جان ڈال کر زندہ کردیتے ہیں، دونوں قرأت ہم معنی ہیں، اور دونوں تحقیقاً رسم کے مطابق ہیں۔

(۲) لَمْ يَتَسَنَّهْ وصلاً ھاء کی قرأت پر ھاء اصلی اور لام کلمہ ہے، جو سَنَةٌ سے مشتق ہے، معنی یہ ہیں، کہ سالوں اور مدتوں نے اس میں تغیر نہیں کیا، سَانِهَةٌ ، سَنَاهَاةٌ ، سَنِيْهَةٌ بھی اسی سے ہے، اور دوسری قرأت میں وصل میں ھاء کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذف اس لئے ہے، کہ اس کی اصل لَمْ يَتَسَنَّنْ تھی، پھر تضعیف کے دوسرے حرف نون کو یاء سے پھر یاء کو الف سے بدل دیا، اور پھر جازم کی وجہ سے الف حذف ہو گیا، جیسے يَمَطّٰى کہ اصل میں يَتَمَطَّطُ تھا، اور وقفاً ھاء اثبات اس لئے ہے، کہ حمزہ وکسائی کی قرأت پر یہ ھاء سکتہ ہے، اور باقین کی قرأت پر یا تو سکتہ کی ہے، یا اصلی ہے۔

(۵۲۳) وَبِالْوَصْلِ قَالَ اعْلَمْ مَعَ الْجَزْمِ شَافِعٌ ۳۹ فَصُرْهُنَّ ضَمُّ الصَّادِ بِالْكَسْرِ فُصِّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ، کسائی کیلئے) ہمزہ وصل کے ساتھ ہے، قَالَ اعْلَمْ میم جزم کے ساتھ، یہ زیادہ ہو جانے والا ہے (یعنی امر کے صیغوں میں اضافہ ہو کر چار ہو جاتے ہیں) اور فَصُرْهُنَّ جو ہے، اس کے لئے صاد کا ضمہ کسرہ کے ساتھ واضح کر دیا ہے (یعنی حمزہ فَصِرْهُنَّ صاد کے کسرہ سے اور باقین فَصُرْهُنَّ صاد کے ضمہ سے پڑھتے ہیں، جبکہ قَالَ اعْلَمْ ہمزہ وصلی اور میم کے جزم سے حمزہ وکسائی کی، اور باقی پانچ سما شامی، عاصم قَالَ أَعْلَمُ، ہمزہ قطعی مفتوحہ اور میم کے رفعہ سے پڑھتے ہیں، امر کی صورت میں قَالَ کے فاعل اللہ تعالیٰ ہیں، اور أَعْلَمُ کے عزیر علیہ السلام ہی ہیں، جو اپنے کو بیدار کرنے کیلئے خود کو حکم دے رہے ہیں۔ اور ہمزہ قطعی مفتوحہ اور میم کے رفع سے اخبار محقق وثابت ہونے کے سبب مرتبہ میں انشاء سے کامل تر ہے، لہٰذا یہی اولیٰ ہے۔

نوٹ: حمزہ، کسائی کا اعادہ میں إِعْلَمْ ہمزہ مکسورہ اور سما، شامی، عاصم کیلئے حالین میں ہمزہ قطعی مفتوحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَالَ اعْلَمْ مبتداء۔ شَافِعٌ خبر۔ فَصِرْهُنَّ مبتداء۔ ضَمُّ الصَّادِ مبتداء ثانی۔ فُصِّلَا خبر۔ اور بِالْكَسْرِ اس کے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) إِعْلَمْ امر کی صورت میں قَالَ کے فاعل اللہ تعالیٰ ہیں، اور معنی یہ ہیں، کہ اے عزیر تم جس طرح اب تک قدرت الٰہی کے اعتقاد پر قائم ہو، اسی طرح آئندہ بھی قائم رہو، پس یہ امر دوام کیلئے ہے، يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا کی طرح یا یہ مقصد ہے، کہ اے عزیر تمہیں اعتقاد کے درجہ میں تو قدرت الٰہی کا علم ہے، اب استدلال علم سے بھی معلوم کر لو، یعنی جن چیزوں میں تم نے مشاہدہ نہیں کیا، جان لو، کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اسی طرح قادر ہے۔

(۲) فَصِرْهُنَّ میں تعمیم و تخصیص والے دونوں لغت ہیں، اگر اس کو أَمِلْهُنَّ کے معنی میں لیں، تو إِلَيْكَ اس کے متعلق ہوگا، اور اگر قَطِّعْهُنَّ کے معنی میں لیں تو إِلَيْكَ خُذْ کے متعلق ہوگا۔

(۵۲۴) وَجُزْءًا وَجُزْءٌ ضَمَّ الْاِسْكَانِ صِفْ وَحَيْثُ ۴۰ ثُمَّمَا أُكُلُهَا ذِكْرَى وَفِي الْغَيْرِ ذُوْ حُلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جُزْءًا (یہاں بقرۃ ۳۵ اور زخرف ۱۵)۔ اور جُزْءٌ (حجر ۳) جو ہے، تو شعبہ کیلئے زاء کے اسکان کا ضمہ بیان کردے (یعنی شعبہ جُزُءًا ، جُزُءٌ اور باقین زاء کا سکون پڑھتے ہیں) اور اُكُلُهَا (شامی اور کوفیین کیلئے) جہاں بھی آئے، اسکان کے بجائے ضمہ کو بیان کردے، یعنی اُكُلُهَا اور باقین سماوالے اُكْلُهَا کاف کا سکون پڑھتے ہیں) حالانکہ تو یاد کرنے والا ہے، اور اس اُكُلُهَا کے دوسرے الفاظ (اُكُلُهٗ ، اَلْاُكُلُ ، اُكُلٍ میں جو مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف نہ ہوں) ضمہ (شامی ، کوفیین ، بصری کیلئے) زینتوں والا ہے، پس اس میں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) حرمی کیلئے ہر حال میں کاف کا سکون اُكْلُهَا ، اُكْلُهٗ ، اُكْلٍ۔ (۲) شامی ، کوفیین کے لئے ہر جگہ ہر حال میں کاف کا ضمہ اُكُلَهَا ، اُكُلُهٗ ، اُكُلٍ۔ (۳) بصری کیلئے صرف اُكْلَهَا میں ہر جگہ کاف کا سکون، اور باقی میں ضمہ، اور یہ فصیح تر ہے، اس لئے اولیٰ ہے۔ جُزْءًا اور اُكُلٍ دونوں میں ضمہ حجازی اور سکون تمیم کا لغت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جُزْءًا مبتداء۔ اور جُزْءٌ معطوف۔ ضَمُّ الْاِسْكَانِ صِفْ کا مفعول ہے، اور جملہ مبتداء کی خبر ہے، اَیْ فِیْهِ۔ حَیْثُمَا ، صِفْ محذوف کا ظرف۔ اُكُلُهَا مبتداء۔ اس کی خبر محذوف، اَیْ صِفْ۔ حیثما ، اُكُلُهَا مَوْجُوْدٌ۔ ذِكْرَی۔ ذِكْرَی صِفْ مقدر کے فاعل سے حال ہے، جو اُذْكُرْ کے معنی میں ہے، یا اس کا مفعول مطلق ہے، یا تقدیرًا اَمْدَحُ ذَاذِكْرَی ہے۔ ذُوْحُلًا الف تنوین سے بدلا ہوا ہے، اور یہ حِلْيَةٌ کی جمع ہے۔

(۵۲۵) وَفِی رُبْوَةٍ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَهٰهُنَا ۔۔۔ ۴۱ ۔۔۔ عَلٰی فَتْحِ ضَمِّ الرَّاءِ نَبَّهْتُ كُفَّلَا

ترجمہ: اور رَبْوَةٍ میں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۳ ۔ میں، اور یہاں (بقرۃ ۲۲ میں) میں نے قرأت کے ذمہ داروں کو (عاصم، ابن عامر کیلئے) راء کے ضمہ کے فتحہ سے بدلنے پر آگاہ کردیا ہے (خفیف تر ہونے کی وجہ سے فتحہ اولیٰ ہے) باقی پانچ کیلئے رُبْوَةٍ بضم الرّاء ہے، دونوں لغت میں جو اونچی جگہ کے معنی میں ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْكُفُلُ جمع كَافِلٍ وَهُوَ الضَّامِنُ۔ كُفَّلًا نَبَّهْتُ کا مفعول ہے۔ عَلٰی نَبَّهْتُ کے متعلق ہے۔ فِیْ رَبْوَةٍ ظرف ۔ ضَمُّ الرَّاءِ فِیْ مُؤْمِنِیْنَ مجرور المحل، رَبْوَةٍ کی صفت، اور هٰهُنَا اس پر معطوف ہے۔

تاءات بزّی

(۵۲۶) وَفِی الْوَصْلِ لِلْبَزِّیِّ شَدِّدْ تَيَمَّمُوْا ۔۔۔ ۴۲ ۔۔۔ وَتَاءَ تَوَفّٰی فِی النِّسَاءِ عَنْهُ مُجْمِلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور توصل میں بزی ہی کیلئے (۱) وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ (بقرة ۲۷) کی تاء کو تشدید سے پڑھ۔(۲) اور (نساء ۱۴) میں اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ کی تاء کو بھی انہی بزی سے مشدد پڑھ، حالانکہ تو عمدہ کرنے والا ہو۔

(۵۲۷) وَفِي الِ عِمْرٰنِ لَهُ لَا تَفَرَّقُوْا ۴۳ وَالْاَنْعَامُ فِيْهَا فَتَفَرَّقَ مُثِّلَا

ترجمہ: اور (۳) (آل عمران ۱۱) میں وَلَا تَّفَرَّقُوْا اسی کیلئے ہے۔ اور (۴) (انعام ۱۹) جو ہے، اس میں فَتَّفَرَّقَ ہے، یہ مذکور (ذہنوں میں) صورت بنایا گیا ہے۔

(۵۲۸) وَعِنْدَ الْعُقُوْدِ التَّاءُ فِيْ لَا تَعَاوَنُوْا ۴۴ وَيَرْوِيْ ثَلَاثًا فِيْ تَلَقَّفُ مُثَّلَا

ترجمہ: اور (۵) عقود (مائدہ ۱) میں وَلَا تَّعَاوَنُوْا میں بھی تاء مشدد ہے، اور وہ بزی نقل کرتے ہیں تَلَقَّفُ تین کی تاءات کی تشدید (۶)، (۷) اعراف ۱۴ شعراء ۳ هِيَ تَّلَقَّفُ۔ (۸) يَمِيْنِكَ تَّلَقَّفْ) یہ تینوں ذہنوں میں محفوظ ہیں، یعنی معین وحاضر ہیں۔

(۵۲۹) تَنَزَّلُ عَنْهُ اَرْبَعٌ وَّتَنَاصَرُوْ ۴۵ نَ نَارًا تَلَظّٰى اِذْ تَلَقَّوْنَ ثُقِّلَا

ترجمہ: اور تَنَزَّلُ کی تاء کی تشدید بھی ان ہی بزی کیلئے ہے، جو چار ہیں۔ (۹) مَا تَّنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ (حجر ۱) اور (۱۰)، (۱۱) مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ، التَّنَزَّلُ (شعراء ۱۱ اور (۱۲) شَهْرٍ التَّنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ (قدر) اور (۱۳) وَلَا تَّنَاصَرُوْنَ (صٰفّٰت ۲) اور (۱۴) نَارًا تَّلَظّٰى (لیل)۔ اور (۱۵) اِذْ تَّلَقَّوْنَ (نور ۲) کی تاء کو بھی ان ہی بزی نے مشدد پڑھا ہے۔

(۵۳۰) تَكَلَّمُ مَعْ حَرْفَيْ تَوَلَّوْا بِهُوْدِهَا ۴۶ وَفِيْ نُوْرِهَا وَالْاِمْتِحَانِ وَبَعْدَ لَا

(۵۳۱) فِي الْاَنْفَالِ اَيْضًا ثُمَّ فِيْهَا تَنَازَعُوْا ۴۷ تَبَرَّجْنَ فِي الْاَحْزَابِ مَعْ اَنْ تَبَدَّلَا

ترجمہ: (۱۶) اور اس لَا تَّكَلَّمُ (ھود ۹) کی تاء کو جو تَوَلَّوْا کے ان دونوں موقعوں کے ساتھ ہے، جو ان سورتوں میں سے (ھود) میں ہے، اور ان کی (نور) اور (ممتحنہ) میں اور لَا کے بعد (انفال) میں بھی تَوَلَّوْا کی تاء کو تشدید سے پڑھ (پس تَوَلَّوْا میں پانچ جگہ تشدید ہے) اور پھر اسی انفال میں وَلَا تَّنَازَعُوْا اور (احزاب) میں اور اس وَلَا تَّبَرَّجْنَ کی تاء کو بھی مشدد پڑھ، جو وَلَا اَنْ تَّبَدَّلَ (احزاب) کی تاء کے ساتھ ہے، یعنی تَوَلَّوْا میں پانچ جگہ تا تشدید ہے، جو یہ ہیں، (۱۷) وَاِنْ تَوَلَّوْا۔ (۱۸) فَاِنْ تَوَلَّوْا (ھود ۱ و ۵ دو جگہ۔ (۱۹) فَاِنْ تَوَلَّوْا (نور ۷)۔ (۲۰) اَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَلَّوْهُمْ (ممتحنہ۲)۔ ۲۱ وَلَا تَوَلَّوْا (انفال۳)۔ اور ۲۲ وَلَا تَنَازَعُوا (انفال۶)۔ ۲۳ وَلَا تَبَرَّجْنَ (احزاب۴)۔ اور۲۴ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ یہ تاءات بزی نے مشدد پڑھی ہیں۔

(۵۴۲) وَفِي التَّوْبَةِ الْغَرَّاءِ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْ ۴۸ نَ عَنْهُ وَجَمْعُ السَّاكِنَيْنِ هُنَا انْجَلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ روشن مشہور سورۃ (توبہ ۷) میں (۲۵) هَلْ تَرَبَّصُونَ کی تاء ان ہی بزی سے مشہور ہے، اور دو ساکنوں کا جمع کرنا (بزی کیلئے) یہاں ظاہر و مکمل ہو گیا ہے، یعنی شعر ۸۵ سے ۸۸ تک چار شعروں میں دس تاءات غیر مرتب طور پر ایسی آرہی ہیں، کہ جن میں پہلا حرف صحیح ساکن ہے، اور اس کے بعد بزی کیلئے تاء کی تشدید ہے، اس لئے دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں، اور پہلا ساکن صحیح ہونے کی وجہ سے بعض حضرات اسے اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کہتے ہیں، گو کہ محققین کی رائے پر ان کا قول صحیح نہیں، اور یہ تاءات مَنْ تَنَزَّلُ سے هَلْ تَرَبَّصُونَ تک کل دس ہیں۔ وجَمْعُ السَّا كِنَيْنِ کے دو مطلب ہیں۔

(۱) ان الفاظ میں صحیح ساکن والے دو ساکن جمع ہیں، جو نظم میں مَنْ تَنَزَّلُ سے شروع ہو کر هَلْ تَرَبَّصُونَ پر ختم ہو جاتے ہیں، اور باقی تاءات جو رہ جاتی ہیں، ان سے پہلے یا یاء مدہ ہے، یا یاء متحرک ہے۔

(۲) ان موقعوں میں بزی کی قرأت میں بھی ایسے دو ساکن جمع ہیں، جن کے تلفظ کا دشوار ہونا ادغام کبیر میں بیان ہو چکا ہے۔

(ابراز)

(۵۴۳) تَمَيَّزُ يَرْوِي ثُمَّ حَرْفَ تَخَيَّرُوْ ۴۹ نَ عَنْهُ تَلَهَّى قَبْلَهُ الْهَاءَ وَصَّلَا

ترجمہ: (۲۶) اور یہ بزی تَكَادُ تَمَيَّزُ (ملک ۱) پھر (۲۷) لَمَا تَخَيَّرُونَ (ن والقلم ۲) کے کلمہ کی اور (۲۸) عَنْهُ تَلَهَّى (عبس) کی تشدید تاء کو بھی روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اس تَلَهَّى سے پہلے عَنْهُ کی ہاء کو صلہ سے پڑھا ہے۔

نوٹ: جہاں مد لازم کی صورت (تاء مشدد سے پہلے مدہ ہو) ہے، وہاں مد لازم اور جن سے پہلے نون ساکن و تنوین ہے، ان میں اخفاء اور تاء کی تشدید بھی پڑھتے ہیں۔

(۵۴۴) وَفِي الْحُجُرَاتِ التَّاءُ فِي لِتَعَارَفُوْا ۵۰ وَبَعْدَ وَلَا حَرْفَانِ مِنْ قَبْلِهِ جَلَا

ترجمہ: اور (حجرات ۲) میں (۲۹) لِتَعَارَفُوا میں تاء مشدد ہے، اور وَلَا کے بعد (اسی سورت میں دو کلمے ہیں، جو اس لِتَعَارَفُوا سے پہلے ہیں، انہی بزی نے تاء کی تشدید کو ظاہر کیا ہے (وہ دو کلمہ (۳۰) وَلَا تَنَابَزُوْا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱) وَلَا تَجَسَّسُوْا ہیں،اور یہ تینوں (حجرات ۲ میں ہیں)۔

(۵۳۵) وَكُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الَّذِیْ مَعْ تَفَكَّهُوْ   ۵۱   نَ عَنْهُ عَلٰی وَجْهَیْنِ فَافْهَمْ مُحَصِّلَا

ترجمہ: اور كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (آل عمران۱۴) جو فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ (واقعہ۲) کے ساتھ ہے،ان بزی ہی سے دووجوہ پر ہیں۔ (۱) مدوتاء کی تشدید۔ (۲) بلا تشدید جس طرح درج ہیں، پس تو سمجھ لے، حالانکہ تو حاصل کرنے والا ہے (ان دونوں کلمات میں تشدید کی وجہ ابوربیعہ کے بجائے زینبی سے ہے، جو طریق کے موافق ہے، اور نظم وتیسیر کے طریق کے خلاف ہونے کی وجہ سے بلاتشدید پڑھنا اولی ہے۔

نوٹ: وصل کی قید سے نکل آیا کہ دوکلموں میں اگر اول کلمہ پر وقف کردیا جائے تو پھر تاء کو مشدد نہیں پڑھا جائے گا،اور فَتَفَرَّقَ میں ایک ہی کلمہ ہے،اور باقی ساڑھے چھ قرا کیلئے تاء کی تخفیف ہی ہوگی،اور آسان تر و مشہور تر ہونے کی وجہ سے یہی اولی ہے۔

فائدہ: (۱) تشدید ان کلمات کی اصل میں دوتاؤں کی وجہ سے ہے، پہلی مضارع کی اور دوسری باب کی مثلین کی وجہ سے ثقل کو رفع کرنے کیلئے ماقبل کے اتصال کو اپنے ہی کلمہ کے حرف کے ساتھ اتصال کے حکم میں سمجھ لیا اور اول کا ثانی میں ادغام کردیا ،اور باقی الفاظ میں ایسا نہ کرنے میں

رسم کی رعایت ہے،اور تخفیف والوں نے رسم کے اتباع میں ایک تاء پڑھی ہے۔

(۲) دانی فرماتے ہیں، کہ اس قرأت پر اجتماع ساکنین جائز ہے، کیونکہ یہ نقل کی رو سے قرا سے بھی پہنچا ہے اور سماعت پر عرب سے بھی ثابت ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸۲: اَجْمَلَ بمعنی اَحْسَنَ یا اَتٰی بِالْفِعْلِ الْجَمِیْلِ کے معنی میں ہے۔ تَیَمَّمُوْا ، شَدِّدْ کا مفعول وَتَاءٌ معطوف۔ فِی الْوَصْلِ ، شَدِّدْ کا ظرف ہے۔ لِلْبَزِّیْ حَالَ كَائِنًا لِلْبَزِّیْ مُجْمَلًا حال عَنْهُ مجرور یا مشدد سے۔

شعر ۸۳: مُثِّلَا اَیْ اُحْضِرَ بمعنی حاضر۔

شعر ۸۴: اَلتَّاءُ فِیْ لَا تَعَاوَنُوْ مبتداء وخبر۔ عند العقود حال۔ ثَلَاثًا مفعول۔ یَرْوِیْ کا مفعول ہے۔ اور فاعل ضمیر جو بزی کیلئے ہے۔ مُثِّلَا ، ثَلَاثًا کی صفت۔

شعر ۸۵: تنزل عنهٗ اَرْبَعٌ اسمیہ ہے، ای اَرْبَعُ کَلِمَاتٍ عن البزی۔ تَنَاصَرُوْنَ اور اس کے بعد کے کلمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُقّلَا کا مفعول۔ اوراس کا فاعل بزی ہے۔

شعر ۸۶: تَکَلَّمَ کا نصب ثُقِّلَا کے مفعول پر عطف کی وجہ سے ہے، اور واؤ عاطفہ حذف ہے۔ بِهُوِدِهَا کے بعد کے الفاظ اس پر معطوف ہیں۔ بَعْدَ لَا اَیْ جَاءَ تَوَلَّوْا بَعْدَلَا ۔ تَبَرَّجْنَ ، ثُقّلَا کا مفعول ہے بحذف الواو، اور اَنْ تَبَدَّلَا بھی اسی طرح ہے۔

شعر ۸۷: قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ مبتداء۔ فِی التَّوْبَةِ خبر۔ اَلْغَرَّاءَ صفت۔ عَنْهُ اَیْ عَنِ الْبَزِّیْ حال۔ وَجَمْعُ السَّاكِنَيْنِ اَنْجَلَا مبتداء وخبر۔ هُنَا ظرف الخبر۔

شعر ۸۸: تَمَیَّزُ ، یَرُوِیْ کا مفعول۔ اوراس کا فاعل بزی ہے۔ ثُمَّ عاطفہ ، تَمَیَّزُ پر۔اور عَنْهُ تَلَهّٰی ۔ وَصَّلَ الْهَاءَ قَبْلَهُ۔ فعلیہ، وَصَّلَا کا فاعل البزی ہے۔ قَبْلَهُ کی ضمیر تَلَهّٰی کو راجع ہے۔

شعر ۸۹: اَلتَّاءُ اِفِی الْحُجُرَاتِ مبتداء وخبر۔ مِنْ قَبْلِهٖ ، جَلَا کا ظرف۔اور دونوں کی ضمیر لِتَعَارَفُوْا کو راجع ہے۔

شعر ۹۰: کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ مبتداء۔ اَلَّذِیْ مع تَفَكَّهُوْنَ اس کی صفت عَلٰی وَجْهَيْنِ خبر۔ عَنْهُ اَیْ عَنِ الْبَزِّیْ حال ۔ مُحَصَّلَا ، فَافْهَمْ کے فاعل سے حال ہے۔

نوٹ: اجتماع ساکنین علی حدہ کے بارے میں نحاۃ کے تین قول ہیں۔ (۱) اول ساکن مدہ ہو، اور دوسرا مدغم ہو، جیسے وَلَآ تَّيَمَّمُوا۔ (۲) صرف دوسرے کا مدغم ہونا کافی ہے، هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ بزی کی قرأت اسی کے موافق ہے۔ (۳) صرف اول کا مدہ ہونا کافی ہے، جیسے مَحْيَایْ ، اَلّٰتِّیْ لیکن اول مشہورتر اور اکثر کا مذھب ہے۔

---

(۵۳۶) نِعِمَّامَعًا فِي النُّوْنِ فَتْحٌ كَمَا شَفَا ۵۲ وَاِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَيْنِ صِيغَ بِهٖ حُلَا

ترجمہ: نِعِمَّا جو (یہاں بقرۃ ۲۷۔ اور نساء ۵۸) میں) دوجگہ ہے، اس کے نون میں فتحہ (شامی، حمزہ، کسائی کیلئے) اسی طرح ہے، جیسے اس نے شفاء دی ہے (سما، عاصم کیلئے بکسر النون ہے) اور اس کے عین کے کسرہ کا اختلاس (دوتہائی کسرہ) جو ہے، (شعبہ ، قالون ، بصری کیلئے) اس کے ذریعہ زیور مضبوط کئے گئے ہیں (یعنی اس میں چار قرأتیں ہیں)۔

(۱) شامی و حمزہ نَعِمَّا بفتح النون ۔ (۲) ورش ، مکی ، حفص نِعِمَّا بکسر النون، اور دونوں قرأتوں میں عین کا کامل کسرہ۔ (۳) شعبہ ، قالون ، بصری بکسر النون، اور عین کے کسرہ کے اختلاس سے۔ (۴) انہیں کیلئے نون کے کسرہ عین کے سکون اور میم کی تشدید وغنہ سے یہ چوتھی وجہ اگر چہ ناظمؒ نے بیان نہیں فرمائی، لیکن جعبریؒ فرماتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کہ میں نے اسکان بھی پڑھا ہے، اور غالباً ناظمؒ نے تیسیر کے کلام کو دوسرے نحاۃ وغیرہ کے مذہب کی حکایت پر محمول کیا ہے، دانیؒ نے اسکان کو نقل سے زیادہ موافق اور اختلاس کو قیاس کے موافق تر کہا ہے، اور اسکان جائز وسماعی ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

نِعِمَّا مبتداء۔ مَعًا حال اَیْ مُصْطَحِبَیْن۔ فِی النُّوْنِ فَتْحٌ خبر ومبتداء۔ جملہ خبر۔ مبتداء اول۔ کَمَا شَفَا دوسری خبر۔ وَاِخْفَاءُ کَسْرِ مبتداء۔ صِیْغَ بِهٖ حُلَا خبر۔ اور ھا اَلْاِخْفَاءُ کو راجع ہے۔

توضیح: (۱) نِعْمَ فعل ماضی ہے، جو (زمانہ سے خالی و جامد ہے، اور مدح کی انشاء کے لئے ہے، اس میں چار لغت ہیں۔

(۱) نَعِمَ نون کا فتحہ عین کا کسرہ یہ اصلی ہے، اور حجازی لغت ہے۔ (۲) نِعِمَ اس میں نون کا کسرہ عین کے کسرہ کی مناسبت سے ہے، جو تمیم، قیس اور ھذیل کا لغت ہے۔ (۳) نَعْمَ یہ اول کا مخفف ہے۔

(۴) نِعْمَ یہ دوسرے لغت کا مخفف ہے۔

(۲) نِعِمَّا اصل میں نِعْمَ مَا ہے، جو ادغام کبیر کی قسم سے ہے، اور اس میں ادغام پر اجماع ہے، اس لئے اسے ایک میم سے لکھا ہے، اور نَعِمَّا والی قرأت میں اصل کی طرف رجوع ہے، اور نِعِمَّا میں یا تو مدنی لغت کی موافقت ہے، یا اسکان والے کی۔ اور عین کا کسرہ ساکنین کے اجتماع کی وجہ سے ہے، اور اختلاس میں تخفیف اور اجتماع ساکنین دونوں کی رعایت ہے، اور اسکان اس قول کی بناء پر کہ اجتماع ساکنین میں اول کا مدہ ہونا شرط نہیں، ثانی کا مدہ ہونا شرط ہے۔

نوٹ: اسکان نبی ﷺ سے تواتر سے پہنچا ہے، اور قراء سبعہ کے اکثر کی قرأت ہے، اسلئے منکرین کا قول قابل التفات نہیں بلکہ قابل رد ہے، نیز قراء سبعہ میں سے نافع نے نِعِمَّا، لَا تَعْدُوْا، لَا یَهِدِّیْ یَخِصِّمُوْنَ اور ابن کثیر سے بزی کی تاءات اور ابو عمرو سے ادغام کبیر کے بہت سے موقعوں میں اور عاصم سے نِعِمَّا اور حمزہ سے فَمَا اسْطَّاعُوْا اور کسائی سے وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ میں یہ صورت پائی جاتی ہے، چونکہ اس قرأت پر اس جماعت کا گویا اجماع ہو چکا ہے، جس سے مسلمانوں نے قرآن حاصل کیا ہے، اسلئے ان کے قول کا تسلیم وقبول کرنا واجب ہے۔

(۵۳۷) وَیَا وَنُکَفِّرْ عَنْ کِرَامٍ وَّجَزْمُهٗ ۵۳ اَتٰی شَافِیًا وَّالْغَیْرُ بِالرَّفْعِ وُکِّلَا

ترجمہ: اور یُکَفِّرْ کی یاء (شامی، حفص کیلئے) بزرگی والوں سے ہے، (باقین کیلئے نون ہے) اور اس کی راء کا جزم (مدنی، حمزہ، کسائی کیلئے) آیا ہے، حالانکہ یہ شفا دینے والا ہے، اور ان تین کے سوا (نفر و عاصم کیلئے یہ راء کے) رفع سے مقرر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربیۃ﴾

یاء مبتداء ہے، اس کی اضافت لفظ یُکَفِّرْ کی طرف ہے۔ عَنْ کِرَامٍ خبر۔ وَجَزْمُهٗ مبتداء۔ آتی ثَانِیًا جملہ خبر۔ وَالْغَیْرُ مبتداء۔ وَکَلَا خبر۔ بِالرَّفْعِ اس کے متعلق۔

توضیح: یُکَفِّرْ میں تین قراآت ہیں۔ (۱) شامی ، حفص کی قراءت وَیُکَفِّرْ غیبت کی یاء راء کے رفع سے، جملہ مستانفہ ہونے کی بناء پر جس کی تقدیر، وَهُوَ یُکَفِّرُ ہے، اور ضمیر الیاء کے لئے یا اخفاء کیلئے ہے، جو اس سے قبل وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا سے سمجھے گئے ہیں، یا حق تعالیٰ کیلئے جو فَإِنَّ اللّٰهَ میں مذکور ہے، یا اس کی تقدیر وَیُکَفِّرُ اللّٰهُ ہے۔

(۲) نافع ، حمزہ اور کسائی کی قراءت وَنُکَفِّرْ بالنون وبجزم الراء، نون کی وجہ التفات ہے، اور جزم فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ کے محل پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، جو جزاء ہے، اس لئے کہ اگر اس کی جگہ فعل یعنی یَکُنْ ہوتا، تو اس پر جزم آجاتا، یہی صورت (اعراف ۲۲) کے وَیَذَرْهُمْ میں رفع وجزم کی ہے۔

(۳) مکی ، بصری ، شعبہ کی قراءت وَنُکَفِّرُ بالنون وبالرفع وجہ ظاہر ہے، جو التفات ہے، صیغہ متکلم کی طرف۔

(۵۳۸) وَیَحْسَبُ کَسْرُ السِّیْنِ مُسْتَقْبِلًا سَمَا ۵۴ رِضَاهُ وَلَمْ یَلْزَمْ قِیَاسًا مُؤَصَّلَا

ترجمہ: وَیَحْسَبُ جو ہے، اس حالت میں کہ وہ مستقبل (مضارع کا صیغہ جہاں بھی) ہو، اس کے سین کا کسرہ (سماو کسائی کیلئے) پسندیدگی بلند ہوئی ہے، اور اس کسرہ نے قیاس کو لازم نہیں پکڑا (جو علماء عربیت کے ہاں) اصل قرار پایا ہے (یعنی قیاس کی رو سے غالب یہ ہے، کہ جس لفظ کا ماضی مکسور العین ہو، تو اس کا مضارع مفتوح العین ہوتا ہے، جیسے سَمِعَ ، یَسْمَعُ لہٰذا اس کا کسرہ ان چند افعال کی طرح ہے، جن میں ماضی ومضارع دونوں مکسور العین ہیں، جیسے نَعِمَ یَنْعِمُ ۔ یَئِسَ یَایِئسُ ۔ خلاصہ یہ کہ یَحْسِبُ مضارع میں جس صیغہ سے بھی آئے جیسے یَحْسِبُوْنَ ، یَحْسِبَنَّ اس میں ہر جگہ سماو کسائی سین کا کسرہ، اور شامی ، عاصم ، حمزہ فتحہ پڑھتے ہیں، جو دونوں لغت ہیں، اور ماضی حَسِبَ میں تمام کسرہ پڑھتے ہیں، ابوعبیدہ نے کسرہ کو پسند کیا ہے، اور لقیط بن صبرہ کی حدیث بیان کی ہے، کہ نبی ﷺ نے اس کو کسرہ سے پڑھا ہے، جعبریؒ بھی کسرہ کو اولیٰ کہتے ہیں۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

اَلْمُوَصَّلُ اَنْ یَّجْعَلَ الشَّیْءَ اَصْلًا۔ یَحْسِبُ مبتداء۔ کَسْرُ السِّیْنِ مبتداء ثانی۔ مُسْتَقْبِلًا حال۔ سَمَا رِضَاهُ خبر۔ مبتداء ثانی۔ جملہ خبر مبتداء اول۔ یَلْزَمْ کی ضمیر عَائِدٌ اِلٰی یَحْسِبُ مذکور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

(۵۳۹) وَقُلْ فَأْذَنُوا بِالْمَدِّ وَاكْسِرْ فَتًى صَفَا ۵۵ وَمَيْسَرَةٍ بِالضَّمِّ فِي السِّينِ أُصِّلَا

ترجمہ: اورتو فَاْذَنُوْا کومد سے پڑھ،اوراس کے ذال کوکسرہ دے (حمزہ وشعبہ کیلئے فَاٰذِنُوْا ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف اورذال کے کسرہ سے) حالانکہ تو قوی وصاف ہے،(باقی ساڑھے پانچ فَـاْ ذَنُـوْا بسکون ہمزہ و بحذف الف و بفتح ذال ہے) اور مَیْسَرَةٍ نافع کیلئے سین میں ضمہ دینے کے ساتھ اصل قرار دیا گیا ہے،(یعنی نافع مَیْسُرَہْ بضم السین اور باقین مَیْسَرَہْ بفتح السین پڑھتے ہیں، دونوں لغت ہیں، فتحہ قیسی ، تمیمی ، نجدی۔ اورضمہ حجازی ہے، جعبریؒ نے قریشی ہونے کی وجہ سے ضمہ کو مختار کہا ہے، اور ناظمؒ نے بھی اُصِّلَا سے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے، جو فصیح تر ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فَاْذَنُوْا قُلْ کا مفعول ہے، بمعنیٰ اِقْرَأْ ۔ بِالْمَدّ اس کے متعلق ہے۔ اور وَالْکَسْرِ اس پر معطوف ہے۔ فَتًی صَفَا حال ہے، اُکْبَرَ کے فاعل سے۔ مَیْسَرَة مبتداء۔ اُصِّلَا اس کی خبر۔ بِالضَّمّ مَیْسَرَة سے متعلق۔ فِی السِّیْنِ متعلق الضَّمّ۔

توضیح: فَاذِنُوْا اِیْذَانٌ سے، بمعنیٰ اَعْلَامٌ ہے، یعنی جو سود سے رکتے نہیں، اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ سے خبردار کردو، اور دوسری قرأت اَذِنَ بِہٖ سے ہے، جو عَلِمَ بِہٖ کے معنی میں ہے، یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جنگ سے خبردار ہوجاؤ، اور یہی اولیٰ ہے، دونوں قرأتوں سے تہدید اور ڈرانا مقصود ہے۔

(۵۴۰) وَتَصَدَّقُوا خِفٌّ نَمَا تَرْجِعُونَ قُلْ ۵٦ بِضَمٍّ وَّفَتْحٍ عَنْ سِوَى وَلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: اور (عاصم کیلئے) تَصَدَّقُوْا صاد کی تخفیف والا ہے، جو بلند ہوئی ہے، اور تو کہہ دے کہ یَـوْمًا تُرْجَعُوْنَ، عَلَا کے بیٹے بصری کے سوا سے (باقی چھ کیلئے) تاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے، یعنی چھ قرا تُـرْجَـعُوْنَ بضم التاء و بفتح الجم اور بصری تَرْجِعُوْنَ بفتح التاء و بکسر الجیم پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

تَصَدَّقُوْا خِفٌّ مبتداء وخبر۔ نَمَا صفت۔ تُرْجَعُوْنَ مبتداء بِضَمٍّ وَفَتْحٍ حال۔ عَنْ سِوَا وَلَدِ الْعَلَا خبر۔

توضیح: (۱) تَصَدَّقُوْا عاصم کی قرأت پر ایک تاء کا حذف ہے، اور باقین کیلئے دوسری تاء کا صاد میں ادغام ہے، اس کی اصل تَتَصَدَّقُوْا ہے۔ ادغام والی اصل کے قریب ہونے کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

(۲) تَـرْجِـعُـوْنَ بصری کی قرأت رَجَعَ لازمی سے ہے، اور اسناد معروف میں فاعل مجازی کی جانب ہیں، اور تُـرْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَعُوْنَ باقین کی قرأت پر مجہول رَجَعَ متعدی سے ہے، اور اسناد فاعل حقیقی کی طرف ہیں، جس کی اصل یَرْجِعُکُمُ اللّٰہُ تھی، اور چونکہ اس میں مطاوعت ثابت ہے، اسلئے مجہول سے اولی ہے۔

(۵۴۱) وَفِیْ اَنْ تَضِلَّ الْکَسْرُ فَازَ وَخَفَّفُوْا ۵۷ فَتُذْکِرَ حَقًّا وَّارْفَعِ الرَّا فَتَعْدِلَا

ترجمہ: اور اِنْ تَضِلَّ میں ہمزہ کا کسرہ (حمزہ کیلئے) کامیاب ہو گیا ہے، اور ان ناقلین نے (مکی و بصری کیلئے) فَتُذْکِرَ کو (ذال کے سکون اور کاف کی) تخفیف سے پڑھا ہے (باقین کیلئے فَتُذَکِّرَ بفتح الذال اور کاف کی تشدید سے) اور تو حمزہ کیلئے اس کی راء کو رفع دے، تا کہ تو (کلام کی ترکیب کو درست کر دے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْکَسْرُ فِیْ اَنْ تَضِلَّ مبتداء و خبر۔ فَازَا خبر ثانی۔ فَتُذْکِرَ، خَفَّفُوْا کا مفعول۔ حَقًّا مصدر مؤکد۔ فَتَعْدِلَا نصب جواب امر کی وجہ سے ہے۔

توضیح: (۱) اِنْ تَضِلَّ ہمزہ مکسورہ سے جملہ شرطیہ ہے، جس کی اصل اِنْ ضَلَّتْ اِحْدَاھُمَا ذَکَّرَتْھَا الاُخْرٰی۔ یعنی ایک مرد کے بجائے دو عورتوں کی گواہی اس لئے شرط ہے، کہ اگر ان میں ایک بھول جائے گی، تو دوسری یاد دلا دے گی، اس لئے کہ اکثر عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، اور ہمزہ کے فتحہ والی قرأت پر اَنْ تَضِلَّ علت ہے، یعنی عورتیں اکثر بھول جاتی ہیں، ایک کے بھول جانے پر دوسری کے یاد دلا دینے کے سبب مرد کے مقابلہ میں دو کی گواہی کو شرط ٹھہرایا گیا، یعنی اصل علت یاد دلانا ہے۔

(۲) فَتُذْکِرَ مکی، بصری اَذْکَرَ یُذْکِرُ سے، اور باقی قرأ ذَکَّرَ تفعیل سے دونوں ہم معنی ہیں، اور ثانی مشہور تر ہے، اسلئے کہ فَذَکِّرْ میں اس پر اجماع ہے، اور حمزہ راء کو مرفوع پڑھتے ہیں، جو اِنْ تَضِلَّ کی جزاء کے طور پر ہے، یعنی اِنْ تَضِلَّ اِحْدَاھُمَا فَتُذَکِّرُ اور باقین کیلئے راء کا نصب ہے، اس لئے کہ یہ اَنْ تَضِلَّ پر معطوف ہے۔

(۵۴۲) تِجَارَۃٌ اِنْصِبْ رَفْعَہٗ فِی النِّسَا ثَوٰی ۵۸ وَحَاضِرَۃٌ مَّعْھَا ھُنَا عَاصِمٌ تَلَا

ترجمہ: (اور تو کوفیین کیلئے نساء۵ میں) تِجَارَۃٌ (عَنْ تَرَاضٍ) رفع کو نصب سے بدل دے، جو صحیح و قائم ہے، اور یہاں (بقرہ ۳۹) میں اس تِجَارَۃٌ کے ساتھ حَاضِرَۃٌ (دونوں کو) عاصم نے نصب سے پڑھا ہے۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

تَلَا بمعنی تِلَاوَۃٌ۔ ثَوٰی بمعنی اَقَامَ۔ تِجَارَۃٌ مبتداء۔ اِنْصِبْ رَفْعَہٗ خبر۔ فِی النِّسَآءِ خبر کا ظرف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

حَاضِرَۃٌ ، رَفْعَهٗ پر معطوف ہے۔ مَعْهَا ظرف۔ ضمیر تِجَارَۃٌ کیلئے ہے۔ هُنَا ظرف محذوف اَیْ حَاصِلًا هُنَا اِشارہ اِلَی الْبَقَرَۃ۔ عَاصِم تَلَا جملہ متانفہ۔

توضیح: تِجَارَۃٌ (سورۃ نساء۵) میں کوفیین کا نصب تِجَارَۃً ہے، جو تَكُوْنَ ناقصہ کی خبر ہے، اور اس کا اسم هِیَ ضمیر مستتر ہے، اور تقدیر یہ ہے، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْعَقْدُ اَوِالْمَبِيْعُ تِجَارَۃً اس صورت میں مفسر زبنی ہوگا، اور رفع کی تقدیر پر تَكُوْنَ ناقصہ بھی ہوسکتا ہے، اور تِجَارَۃٌ اس کا اسم اور تُدِيْرُوْنَهَا اس کی خبر ہوگی، اور تَكُوْنَ تَامَّہ بھی ہوسکتا ہے، اَیْ تَحْصِلَ تِجَارَۃٌ اوراب تُدِيْرُوْنَهَا صفت ہوگی، اور حَاضِرَۃٌ بقرہ میں دونوں صورتوں میں صفت رہے گی، جو رفع ونصب میں موصوف کے مطابق ہوگی، نساء، بقرہ میں دو قرآت ہیں، کوفیین کیلئے تِجَارَۃً منصوب، باقین کیلئے تِجَارَۃٌ مرفوع، اور بقرہ میں عاصم کیلئے تِجَارَۃً حَاضِرَۃً دونوں منصوب، اور باقین کیلئے تِجَارَۃٌ حَاضِرَۃٌ دونوں مرفوع، اور رفع اولی ہے۔

(۵۴۳) وَحَقُّ رِهٰنٌ ضَمُّ كَسْرٍ وَّفَتْحَةٍ ۵۹ وَقَصْرٌ وَّيَغْفِرْ مَعْ يُعَذِّبْ سَمَا الْعُلَا

ترجمہ: اور (مکی ، بصری کیلئے) فَرِهٰنٌ ۳۹ کی جمع کا حق راء کے کسرہ اور هاء کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دینا، اور قصر (الف کا حذف) ہے (یعنی فَرُهُنٌ مکی و بصری کیلئے اور باقین کیلئے فَرِهٰنٌ ہے، جو بیان سے ثابت ہوا ہے) اور وہ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۲۸۴ جو يُعَذِّبُ کے ساتھ ہے (ان دونوں میں حمزہ ، کسائی اور سما کیلئے) راء اور باء کے جزم کی تیز لپٹ والی خوشبو بلند سے بلندتر ہوگئی ہے۔

(۵۴۴) شَذَا الْجَزْمِ وَالتَّوْحِيْدُ فِيْ وَكِتٰبِهٖ ۲۰ شَرِيْفٌ وَّ فِي التَّحْرِيْمِ جَمْعُ حِمًى عُلَا

ترجمہ: (شَذَا الْجَزْم کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور وَكِتٰبِهٖ ۲۸۵ میں حمزہ و کسائی کیلئے) توحید شرافت والی ہے (باقی پانچ کیلئے وَكُتُبِهٖ جمع سے ہے) اور (تحریم ۲) کے وَكِتٰبِهٖ وَكَانَت بصری وحفص کیلئے) حفاظت والوں کی جمع ہے، جو بلند ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۹۹: ضَمُّ كَسْر مبتداء۔ حَقُّ خبر مضاف۔ رِهَانٍ مضاف الیہ۔ وَفَتْحَةٍ كَسْرٍ پر معطوف۔ وَقَصْرٌ ضَمُّ پر معطوف ہے۔ وَيَغْفِرْ مبتداء۔ سَمَا الْعُلَا شَذَا الْجَزْمِ خبر۔ شَذَا کا فاعل اَلْعُلَا مفعول ای عَلَاه التوحید۔ شَرِيْفٌ مبتداء وخبر۔ جَمْعُ حِمًى مبتداء۔ عَلَا اس کی صفت۔ فِي التحريم خبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح : (۱) فَرِهٰنٌ حصن و شامی کیلئے بکسر راء وبفتح هاء والف ، اور یہ رَهْنٌ مصدر کی جمع ہے،اور رُهُنٌ رهْنٌ کی یا رِهٰنٌ اور دوسری صورت میں یہ جمع الجمع ہوگی۔

(۲) فَيَغْفِرُ فاء کے ذریعہ يُحَاسِبْكُمْ پر معطوف ہے،اور دونوں میں معنوی تعلق وربط ہے،اس لئے یہی اولی ہے، اورشامی و عاصم کیلئے دونوں کا رفع لغوی استیناف کی وجہ سے ہے،جس کے معنی ہیں،مابعد کا ماقبل سے لفظی تعلق نہ ہونا،پس ا س کی تقدیر فَهُوَ يَغْفِرُ ہے۔

(۳) وَكُتُبِهٖ جمع سے ماقبل ومابعد کے جمع کے صیغوں کی رعایت کی وجہ سے ہے،اور مریم میں ایک کتاب انجیل کی طرف اشارہ ہے،اس لئے واحد سے ہے،بقرۃ میں اس کے بعد وَرُسُلِهٖ ہے،اور تحریم میں نہیں اس لئے یہاں اکثر اور وہاں بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں۔

سورة بقرة كي ياء ات اضافت

(۵۴۵) وَبَيْتِيَ وَعَهْدِيْ فَاذْكُرُوْنِيْ مُضَافُهَا ٦١ وَرَبِّيْ وَبِيْ مِنِّيْ وَاِنِّيْ مَعًا حُلَا

ترجمه: اور بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ اور عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ دونوں ۱۵ میں اور فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ ۱۸ ع اور رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۳۵ ۔ اور بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۲۳ ۔ اور مِنِّيْ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ ۳۴ اور وہ اِنِّيْ اَعْلَمُ جو ح میں دوبل کرآنے والے ہیں، اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ، اِنِّيْ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ یہ آٹھوں اس سورۃ بقرۃ کی یاءات اضافت ہیں،یہ سب خوبصورت ہیں۔

یعنی نمبر۱ میں مدنی ، ہشام ، حفص کا فتحہ،اور نمبر۲ میں حفص وحمزہ کیلئے وصلاً سکون وحذف اور نمبر۳ میں مکی کیلئے فتحہ،اور نمبر۴ میں صرف حمزہ کیلئے وصلاً سکون وحذف اور نمبر۵ میں ورش کیلئے ۔ اور نمبر۶ میں مدنی وبصری کیلئے ۔ اور نمبر۷، ۸ میں سَما کیلئے فتحہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بَيْتِيَ تا اِنِّيْ مبتداء۔ مُضَافُهَا خبر۔ یا اول تین الفاظ کی خبر ہے۔ اور رَبِّيْ اور اس کے بعد کے کلمات دوسرا جملہ ہیں،جو مبتداء اور حُلَا خبر ہے، اَيْ ذَوَاتُ حُلًا ۔ اور مَعًا اِنِّيْ کی صفت ہے۔

توضیح: یاءات اضافت کی مستقل بحث تو اصول میں بیان ہوچکی ہے،تاہم ناظمؒ نے ہر سورت کے آخر میں بھی یاءات اضافت کی تعداد بتائی ہے،مگر سکون یا فتحہ پڑھنے والوں کو بیان نہیں کیا،جو طلباء اصول سے خود معلوم کرسکتے ہیں۔تیسیر کی طرح زوائد کو اور جعبریؒ وغیرہ کی طرح میں نے بھی شرح میں ہر سورت کے آخر میں زوائد اور ادغام کبیر کے الفاظ کو بیان کرنے کا عزم کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

یاء ات زوائد

اس سورت کی زائدہ تین ہیں۔ (۱) ، (۲) اَلدَّاعِ یْ اور دَعَانِ یْ ، قالون کیلئے وصلاً حذف واثبات دونوں، ورش وبصری کیلئے وصلاً فقط اثبات وقفاً حذف۔ (۳) وَاتَّقُوْنِ یْ صرف بصری کیلئے وصلاً اثبات وقفاً حذف اور باقین کیلئے وصلاً ووقفاً حذف۔

ادغام کبیر: اس سورت میں ادغام کبیر کل چوراسی ۸۴ ہیں، مثلین کے باون ۵۲۔ متجانسین ومتقاربین کے بتیس ۳۲۔

ادغام صغیر مختلف فیہ کل انیس ہیں، ان کی تفصیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

یاء ات اضافت (سورۃ البقرۃ)

نمبر شمار	یاءات اضافت	رکوع	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ	۱۵	مدنی، ھشام، حفص	مکی، بصری، ابن ذکوان شعبہ حمزہ، کسائی
۲	عَهْدِ یَ الظّٰلِمِیْنَ	۱۵	مدنی، مکی، بصری، شامی، شعبہ، کسائی	حفص، حمزہ، وصلاً سکون وحذف
۳	فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ	۱۸	مکی	مدنی، بصری، شامی، عاصم حمزہ کسائی
۴	رَبِّیَ الَّذِیْ	۳۵	مدنی، مکی، بصری، شامی، عاصم، کسائی	حمزہ سکون وحذف
۵	وَلْيُؤْمِنُوْبِیْ لَعَلَّهُمْ	۲۳	ورش	قالون، مکی، بصری، شامی عاصم، حمزہ، کسائی
۶	مِنِّیْٓ اِلَّا	۳۳	مدنی، بصری	مکی، شامی حمزہ، عاصم، کسائی
۷	اِنِّیْٓ اَعْلَمُ (۲)	۴	دونوں میں مدنی کلی بصری کیلئے فتحہ	شامی، حمزہ، عاصم، کسائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدول ادغام صغیر مختلف فیہ (تعداد ۱۹) سورۃ البقرۃ

نمبر شمار	کلمات مختلفہ	آیت	ادغام	اظہار
۱	ثُمَّ اتَّخَذْتُّمُ	۵۱	مدنی، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	مکی، عاصم
۲	نَّغْفِرْلَّكُمْ	۵۸	دوری بخلاف، سوسی بلا خلاف	نافع، مکی، شامی، کوفیین
۳	اَتَّخَذْتُّمْ	۸۰	مدنی، بصری، شامی، صحبہ	مکی، حفص
۴	وَلَقَدْجَآءَكُمْ	۹۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۵	ثُمَّ اتَّخَذْتُّمُ	"	مدنی، بصری، شامی، صحاب	مکی، حفص
۶	فَقَدْضَّلَّ	۱۰۸	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۷	وَاِذْجَّعَلْنَا	۱۲۵	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفی
۸	اِذْتَّبَرَّاَ	۱۶۶	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۹	بَلْ نَّتَّبِعُ		کسائی	ماسوا کسائی
۱۰	قُرُوْءٍ		ہشام وحمزہ (وقفا)	ماسوا ہشام، حمزہ
۱۱	وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ		ابوالحارث	ماسوا ابوالحارث
۱۲	فَقَدْ ظَّلَمَ	۲۳۱	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۱۳	كَمْ لَبِثْتَّ	۲۵۹	بصری، شامی، حمزہ، کسائی	نافع، مکی، عاصم
۱۴	قَالَ لَبِثْتُّ	"	" " " "	" " "
۱۵	بَلْ لَّبِثْتَّ	"	" " " "	" " "
۱۶	اَنْۢبَتَتْ سَّبْعَ	۲۶۱	بصری، حمزہ، کسائی	حرمی، شامی، عاصم
۱۷	فَيَغْفِرْلِّمَنْ	۲۸۴	دوری بخلاف سوسی بلا خلاف	نافع، مکی، شامی، کوفی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۱۸	وَيُعَذِّبُ مَنْ	ۃ	مکی بخلاف، قالون، بصری، حمزہ، کسائی	ورش، نافع، ہشام، عاصم
۱۹	وَاغْفِرْلَنَا	ۃ	دوری بخلاف سوسی بلاخلاف	حرمی، شامی، کوفی

نوٹ: شامی اور عاصم فَيَغْفِرُ اور يُعَذِّبُ دونوں کا رفع پڑھتے ہیں، جبکہ باقین راء و باء کا جزم پڑھتے ہیں، اور دونوں کو ملا کر چار قرأتیں بنتی ہیں۔ (۱) قالون، مکی، دوری، حمزہ، کسائی، راء ساکنہ کے اظہار، اور باء کے ادغام، فَيَغْفِرْ لِّمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبْ مَّنْ يَّشَآءُ۔

(۲) مکی وجہ ثانی و ورش دونوں کے اظہار سے۔ (۳) دوری وجہ ثانی اور سوسی دونوں کے ادغام سے۔ (۴) شامی و عاصم دونوں کے رفع سے۔

نوٹ: فَنِعِمَّا هِيَ قالون، بصری، شعبہ کیلئے بوجہ ثانی عین کا سکون اور میم کی تشدید کو ادغام صغیر میں شمار نہیں کیا۔

ادغام کبیر مثلین (تعداد ۵۲) سورۃ البقرۃ

نمبر شمار	ادغام کبیر مثلین	آیت
۱	فِيْ هُدًى	۲
۲-۳	قِيْلَ لَهُمْ (دونوں)	۱۳
۴	لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ	۲۰
۵	جَعَلَ لَكُمُ	۲۲
۶	اَعْلَمُ مَا	۳۰
۷	وَنَحْنُ نُسَبِّحُ	۰
۸	وَعَلَّمَ مَا	۳۳
۹	اٰدَمُ مِنْ	۳۷
۱۰	اَنَّهُ هُوَ	۰
۱۱	وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ	۴۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵	إِنَّهُ هُوَ	۱۲
۵۹	قِيلَ لَهُمْ	۱۳
۷۷	يَعْلَمُ مَا	۱۴
۷۹	الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ	۱۵
۸۳	إِسْرَاءِيلَ لَا	۱۶
۹۱	قِيلَ لَهُمْ	۱۷
۱۰۵	الْعَظِيمِ مَا	۱۸
۱۱۴	أَظْلَمُ مِمَّنْ	۱۹
۱۱۷	يَقُولُ لَهُ	۲۰
۱۲۰	هُدَى اللّٰهِ هُوَ	۲۱
	الْعِلْمِ مَا	۲۲
۱۲۴	قَالَ لَا يَنَالُ	۲۳
۱۲۵	إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى	۲۴
۱۳۱	إِذْ قَالَ لَهُ	۲۵
۱۳۳	إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ	۲۶
۱۴۰	أَظْلَمُ مِمَّنْ	۲۷
۱۴۳	لِنَعْلَمَ مَنْ	۲۸
۱۴۵	الْكِتٰبَ بِكُلِّ	۲۹
۱۷۰	قِيلَ لَهُمُ	۳۰
۱۷۵	وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ	۳۱
۱۷۶	الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۳۳	طَعَامُ مِّسْكِيْنٍ	۱۸۴
۳۴	شَهْرُ رَّمَضَانَ	۱۸۵
۳۵	حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ	۱۹۱
۳۶	مَّنَاسِكَكُمْ	۲۰۰
۳۷	وَاِذَاقِيْلَ لَّهُ	۲۰۶
۳۸	اَلْكِتٰبَ بِّالْحَقِّ	۲۱۳
۳۹	وَمَااخْتَلَفَ فِّيْهِ	۲۱۳
۴۰	اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ نِّسَاءُكُمْ	۲۲۲
۴۱	اٰيٰتِ اللّٰهِ هُّزُوًا	۲۳۱
۴۲	اَلنِّكَاحُ حَتّٰى	۲۳۵
۴۳	يَعْلَمُ مَّا	۲۳۵
۴۴	فَقَالَ لَّهُمْ	۲۴۳
۴۵_۴۶	وَقَالَ لَّهُمْ (دونوں)	۲۴۷_۲۴۸
۴۷_۴۸	جَاوَزَهُ هُوَّوَالَّذِيْنَ (دونوں)	۲۴۹
۴۹	اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ	۲۵۴
۵۰	يَشْفَعُ عِّنْدَهُ	۲۵۵
۵۱	يَعْلَمُ مَّا	۲۵۵
۵۲	قَالَ لَّبِثْتَ	۲۵۹

ادغام کبیر متقاربین (تعداد ۳۲) سورة البقرة

نمبر شمار	ادغام کبیر متقاربین	آیت
۱	خَلَقَكُّمْ	۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲	وإذ قال ربك	۳۰
۳	لك قال	۳۰
۴	حيث شئتما	۳۵
۵	بعدذلك	۵۲
۶	لن نؤ من لك	۵۵
۷	حيث شئتم	۵۸
۸	من بعد ذلك	۶۴
۹	من بعدذلك	۷۴
۱۰	الزكوة ثم	۸۳
۱۱	بالبينت ثم	۹۲
۱۲	ماتبين لهم	۱۰۹
۱۳	كذلك قال	۱۱۳
۱۴	يحكم بينهم	۱۱۳
۱۵	كذلك قال	۱۱۸
۱۶	واسمعيل ربنا	۱۲۷
۱۷_۱۸	ونحن له (دونوں)	۱۳۳
۱۹_۲۰	ونحن له (دونوں)	۱۳۶
۲۱	فلنولينك قبلة	۱۴۳
۲۲	يتبين لكم	۱۸۷
۲۳	في المسجد تلك	۱۸۷
۲۴	يقول ربنا	۲۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۲۵	مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا	۲۰۱
۲۶	يُعْجِبُكَ قَوْلُهٗ	۲۰۴
۲۷	زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ	۲۱۲
۲۸	لِيَحْكُمَ بَيْنَ	۲۱۳
۲۹	دَاوٗدُ جَالُوْتَ	۲۵۱
۳۰	تَبَيَّنَ لَهٗ	۲۵۹
۳۱	الْاَنْهٰرُ لَهٗ	۲۶۶
۳۲	الْمَصِيْرُ لَا	۲۸۵

المرسوم :(سورۃ البقرۃ) مختلف القرأت کلمات کی رسم جابجا دوران فرش شرح میں بیان کی گئی ہے ان کے علاوہ چند کلمات کی رسم یوں ہے ۔اَلصّٰعِقَةُ ،تَشٰبَهَ،عٰهَدُوْا اور قٰتِلُوْهُمْ اجماعًا بحذف الف مرسوم ہیں۔
اَوْلِيٰٓـءُ هُمُ الطّٰاغُوْتُ ، مصاحف عراق میں اَوْلِيٰـئُهُمْ بحذف الف وہمزہ (یعنی واؤ) اور شامی وحجازی مصاحف میں حسب قاعدہ الف و واؤ کے اثبات سے مرسوم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

یہ سورت باجماع مدنیہ ہے، اوراس کی آیات سب کے نزدیک دوسو۲۰۰ ہیں، مگر تفصیل میں سات جگہ اختلاف ہے۔

(۱) الٓمّٓ پرکوفی۔ (۲) وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ پرغیرکوفی۔ (۳) وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ پرغیرشامی۔ (۴) وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ پرکوفی۔ (۵) وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ پربصری وحمصی۔ (۶) مِمَّا تُحِبُّوْنَ پرکی، مدنی اخیراوردمشقی۔ (۷) مَقَامَ اِبْرَاهِیْمَ پرمدنی اول وشامی آیت ہے۔

وجوہ صحیحہ بین السورتین

وَاعْفُ عَنَّا سے اَلْقَیُّوْمُ تک ایک ہزاراکہتر ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔قالون مع مکی دوسوچار۲۰۴ ،دوری ایک سوچوالیس ۱۴۴، ورش تین سو۳۰۰، (بسم اللہ کے ساتھ دوسوچار۲۰۴ ، اورترک پر چھیانوے۹۶)حمزہ اکیس۲۱ ، شامی اڑتالیس۴۸ ، ابوالحارث،کسائی کے دوری اورعاصم ہرایک کیلئے ایک سودو۱۰۲ ، اوربصری کیلئے اڑتالیس۴۸ ہیں۔ از شرح سبعہ قرأ آت المقری محی الاسلام صاحب نوراللہ مرقدہٗ)۔

نوٹ: یہ وجوہ خلاف جائز سے تعلق رکھتی ہیں،ان کوتعلیم وتعلم میں تو جمع کیا جاسکتا ہے،تلاوت میں قرأ آت کی مختلف وجوہ کی طرح جمع نہیں کی جاتیں۔ نیز وجوہ جائز کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔

القول المعتبر میں علامہ علی ضباع شیخ القرا ازھر نے ان تمام وجوکو جمع کیا ہے،نیز ابوحفص انصاری کی المکرر حافظ عراقی کی العدد المعتبر من الاوجه بین السوَر ، اور البدورالزاهرة وغیرہ میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

---

(۵۴۶) وَاِضْجَاعُکَ التَّوْرٰةَ مَا رُدَّ حُسْنُهُ ا وَقُلِّلَ فِیْ جَوْدٍ وَّبِالْخُلْفِ بَـلَّلَا

ترجمه: اورتیرا اَلتَّوْرٰةَ کو(ہرجگہ)امالہ محضہ سے پڑھنا(ابن ذکوان ، کسائی ، بصری کیلئے جو ہے،اس کی خوبی رد نہیں کی گئی ، اور (حمزہ وورش کیلئے) یہ تقلیل سے پڑھا گیا ہے، اوراس تقلیل نے خلاف کے ساتھ (قالون کیلئے) تر کردیا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَاِضْجَاعُکَ مبتداء۔ التورٰةَ مفعول۔ مَارُدَّحُسْنُهٗ جملہ مبتداء کی خبر۔ مَا نافیہ۔ فِیْ جَوْدٍ بمعنی بارش۔ قُلِّلَ کاظرف ہے۔ بِالْخُلْفِ بَلَّلَا کے متعلق ہے۔

توضیح: تورٰۃ میں (۱) ابن ذکوان ، کسائی ، بصری کیلئے امالہ محضہ۔ (۲) حمزہ و ورش کی تقلیل اورقالون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

کے لئے خلف یعنی تقلیل اور فتح دونوں ہیں۔ (۳) جبکہ باقین کیلئے صرف فتح ہے، توراۃ عبرانی لغت ہے، اوراس کا الف یاء سے بدلا ہے، اسی طرف ناظمؒ نے مَارَدَّ حُسْنُهٗ میں اشارہ فرمایا ہے، تیسیر میں توراۃ کے ساتھ عموم کے الفاظ فِی جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ واضح طور پر ہیں، اور توراۃ سے جنس مراد لے لیں، یا ناظمؒ کا اسے بلاقید لانا، اوراس میں امالہ کی علت کا بھی ہونا وغیرہ، اس سے عموم نکل سکتا ہے، تاہم توراۃ میں ہر جگہ یہ اختلاف ہے۔

(۵۴۷) وَفِیْ تَغْلِبُوْنَ الْغَیْبُ مَعْ تُحْشَرُوْنَ فِــیْ ۲ رِضًی وَّتَرَوْنَ الْغَیْبُ خُــصَّ وَخُلِّلَا

ترجمہ: اوراس سَتُغْلَبُوْنَ میں جو وَتُحْشَرُوْنَ سمیت ہے (حمزہ ، کسائی کیلئے دونوں میں) غیب کی یاء ہے، حالانکہ یہ غیب پسندیدہ وجہ میں ہے (سما ، شامی ، عاصم کیلئے دونوں میں خطاب کی تاء ضد سے نکلی) اور یَـرَوْنَهُمْ میں (مـاعدا نافع کیلئے) غیب کی یاء ہے، جوخاص کر دیا گیا ہے، اورخوب خاص کر دیا ہے (پس نافع تَـرَوْنَهُمْ خطاب کی تاء پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

خُلِّلَ خُص کے معنی میں تاکید کیلئے ہے۔ اَلْغَیْبُ مبتداء۔ فِیْ تُغْلَبُوْنَ خبر۔ فِیْ رِضًا حال۔ تَرَوْنَ مبتداء۔ اَلْغَیْبُ مبتداء ثانی، اَیْ فِیْهِ ۔ خُصَّ اس کی خبر ہے۔

توضیح: سَیُغْلَبُوْنَ وَ یُحْشَرُوْنَ میں غیب کے معنی یہ ہیں، بَلِّغْهُمْ بِاَنَّهُمْ سَیُغْلَبُوْنَ اورخطاب کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ ان کو یہ فرمادیں کہ سَتُغْلَبُوْنَ پس دونوں کا حاصل ایک ہے۔ یَرَوْنَهُمْ غیب میں ضمیر مومنین اور مشرکین دونوں کے لئے ہے، جو اولیٰ ہے، اور خطاب کی صورت میں مومنین، مشرکین اور یہود تینوں کیلئے ہوسکتی ہے۔

(۵۴۸) وَرِضْوَانٌ اِضْمُمْ غَیْرَ ثَانِی الْعُقُوْدِ کَسْــ ۳ ــرَهٗ صَــحَّ اِنَّ الدِّیْنَ بِالْفَتْحِ رُفِّلَا

ترجمہ: اور رِضْـــوَانٌ جو ہے، تو (شعبہ کیلئے ہر جگہ) اس کی راء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دے، سوائے مائدہ کے دوسرے رِضْـوَانَهٗ کے یہ کسرہ بھی صحیح ہو گیا ہے، اور کسائی کیلئے اِنَّ الدِّیْنَ (ہمزہ کے) فتحہ کے ساتھ عزت دار بنادیا گیا ہے، یعنی کسائی اَنَّ الدِّیْنَ پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

رُفِّلَ ، عُظِّمَ۔ رِضْوَانٌ مبتداء۔ اُضْمُمْ کَسْرَهٗ خبر۔ غیر ثانی استثناء مفعول سے صَحَّ دوسری خبر۔ اِنَّ الدِّیْنَ مبتداء۔ رُفِّلَا بِالْفَتْحِ خبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

توضیح: رِضْوَانٌ میں کسرہ اہل حجاز کا اور ضمہ تمیم کا لغت ہے، اور مائدہ کے دوسرے کو مستثنیٰ کرنے سے پہلا رِضْوَانًا لا عام قاعدہ میں شامل ہو گیا، کہ اس میں شعبہ کا ضمہ راء ہے، اِنَّ الدِّیْنَ کسائی کیلئے اَنَّ الدِّیْنَ ہمزہ کے فتحہ سے ہے، جو اَنَّهٗ پر معطوف ہے، اَیْ بِاَنَّ الدِّیْنَ۔ اور دوسری توجیہ یہ ہے، کہ یہ اَنَّهٗ سے بدل ہے، جو اس سے پہلی آیت میں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے خود توحید کی شہادت کی طرح اس کی بھی شہادت دی ہے، کہ جو دین اللہ کو پسند ہے وہ اسلام ہے۔ سخاویؒ کی روایت سے رُفِّلَا کی یہ تقریر ناظمؒ نے خود کی ہے، اور مبردؒ کی رائے پر بھی بدل ہی ہے، اور کسائی خود فرماتے ہیں، کہ میں دونوں جگہ ہمزہ کو فتح دیتا ہوں کیونکہ تقدیر یہ ہے، شَهِدَ اللّٰهُ بِاَنَّهٗ كَذَا وَبِاَنَّ الدِّیْنَ، اور باقین کیلئے ہمزہ مکسورہ استیناف کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ اس سے قبل کلام تام ہو چکا ہے، لہٰذا الْحَكِیْمُ پر وقف کافی یا تام ہے، اور فتحہ کی تقریر پر وقف حسن ہے۔

(۵۴۹) وَفِیْ یَقْتُلُوْنَ الثَّانِ قَالَ یُقٰتِلُوْ نَ حَمْزَةُ وَهْوَ الْحَبْرُ سَادَ مُقَتَّلَا

ترجمہ: اور دوسرے یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ کو حمزہ نے یُقٰتِلُوْنَ پڑھا ہے، اور حمزہ عالم ہیں، اور سردار بن گئے ہیں، حالانکہ وہ خوب تجربہ کئے ہوئے اور آزمائے ہوئے ہیں (پہلے کو سب) وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَلْحِبْرُ بالفتح والکسر، اَلْعَالِمُ، سَادَ مِنَ السِّیَادَةِ۔ اَلْمُقَتَّلُ، اَلْمُجَرَّبُ لِلْاُمُوْرِ۔ اَلْمُطَّلِعُ عَلَیْهَا۔ فِیْ یَقْتُلُوْنَ، قَالَ کا ظرف ہے۔ اَلثَّانِ صفت۔ یُقٰتِلُوْنَ مفعول۔ حَمْزَةُ فاعل۔ وَهْوَ حِبْرٌ جملہ مستانفہ۔ سَادَ دوسری خبر۔ مُقَتَّلَا اس کے فاعل سے حال ہے۔

توضیح: دونوں قرأتیں معنی میں متحد ہیں، اس لئے کہ یہود انبیاء علیہم السلام کو جنگ کے بغیر ابتداءً بھی شہید کر دیتے تھے، اور کبھی اول جنگ کرتے پھر شہید کرتے تھے۔ نیز دونوں قرأتیں مختلف مصاحف کی رو سے صَرَاحَةً رسم کے موافق ہیں، اور حذف والی قرأت بعض مصاحف کے تقدیرًا اور بعض کے صراحۃً موافق ہے۔

(۵۵۰) وَفِیْ بَلَدٍ مَّیِّتٍ مَّعَ الْمَیْتِ خَفَّفُوْا ۵ صِـ فَا (نَفَرًا) وَّالْمَیْتَةُ الْخِفُّ خُوِّلَا

ترجمہ: اور اس بَلَدٍ مَّیِّتٍ (اعراف ۷۔ فاطر ۲) میں جو اَلْمَیِّتُ سمیت ہے (آل عمران ۳۔ انعام ۱۲ و یونس ۲ و روم ۲۔ دو دو جگہ کل آٹھ) ان ناقلین نے (ابوبکر، مکی، بصری، شامی کیلئے) یاء کو تخفیف سے پڑھا ہے (یعنی یہ مَیْتٍ یاء کی تخفیف و سکون سے، اور باقین مَیِّتٍ تشدید یاء مکسورہ سے۔ اور اَلْمَیْتَةُ (یٰسٓ ۳) جو ہے (نافع کے سوا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

کیلئے) تخفیف دیا گیا ہے۔ خُوِّلَا بمعنی اُعْطِیَ۔

(۵۵۱) وَمَيْتًا لَدَى الْأَنْعَامِ وَالْحُجُرَاتِ خُذْ ٭ وَمَا لَمْ يَمُتْ لِلْكُلِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

ترجمہ: اورتو (نافع کے سوا باقی چھ ہی کیلئے) انعام ۱۲۲ اور حجرات ۱۲ میں كَانَ مَيْتًا، اور أَخِيْهِ مَيْتًا کو تخفیف سے لے لے، اور وہ مَيِّتُ جو (مصداق کی رو سے ابھی) مرا نہ ہو، وہ سب کیلئے تشدید سے پڑھا جاتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعرنمبر۵: فِيْ بَلَدٍ مَّيِّتٍ، خَفَّفُوْا کا مفعول ہے۔ نَفَرًا تمیز ہے۔ اَلْمَيْتَةُ مبتداء۔ اَلْخِفُّ مبتداء ثانی۔ خُوِّلَا اس کی خبر۔

شعرنمبر۶: مَيْتًا، خُذْ کا مفعول ہے۔ مَالَمْ يَمُتْ موصول مع الصلۃ مبتداء۔ جَآءَ اس کی خبر۔ مُثَقَّلَا، جَآءَ کے فاعل سے حال۔ لِلْكُلِّ، مُثَقَّلَا کے متعلق ہے۔

توضیح: مَيِّتٌ ان دو اشعار میں کل سترہ کلمات کو بیان فرمایا، نافعؒ کی ان سب میں تشدید اور زیر ہے، اور صحاب کیلئے اول دس میں تشدید اور آخری تین میں تخفیف، اور شعبہ ونفر کیلئے سب میں تخفیف ہے، اور تخفیف اولی ہے، نیز اس باب کے باقی کلمات دو طرح کے ہیں۔

(۱) جو بے جان چیزوں کیلئے آتے ہیں، یعنی پہلے ہی سے بے جان ہوں یا موت آجانے کے بعد بے جان ہوں، ان میں قراءِ سبعہ سب تخفیف سے پڑھتے ہیں، البتہ آٹھویں قاری ابوجعفر صاحب تشدید سے پڑھتے ہیں اور یہ کل آٹھ کلمات ہیں۔

(۱ تا ۳) اَلْمَيْتَةُ (بقرۃ ۲۱ـ مائدہ ا ـ نحل ۱۵) میں۔ اور (۴ تا ۵) مَيْتَةٌ (انعام ۱۶ و ۱۸)۔

(۶، ۷، ۸) مَيْتًا (فرقان ۵ ـ زخرف وق ا)۔ اور تیرہ اختلافی جو ان دو شعروں میں بیان ہوئے ہیں ان سمیت یہ کل اکیس کلمات ہیں، جو بے جان کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔

(۲) وہ کلمات جو جاندار چیزوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں، ان میں سب کیلئے حفص کی طرح تشدید ہے، جیسے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (زمر)۔ بِمَيِّتٍ (ابراھیم)۔

فائدہ: (۱) تشدید وتخفیف مَيِّتٌ اور مَيْتٌ دونوں لغت ہیں، کوفیین کی رائے پر اس کی اصل مَوِيْتٌ، طَوِيْلٌ کی طرح تھی، پھر تعلیل ہوئی، اور بصریین کی رائے پر اس کی اصل مَيْوِتٌ تھی، سَيْوِدٌ کی طرح، پھر اس میں سَيِّدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی تعلیل جاری کردی۔

(۲) اَلْمَيْتَةُ (یٰسٓ) کی قید شہرت کی بناء پرنہیں لائے نیز اس کا بقرۃ میں بیان نہ کرنا بھی اس کی دلیل ہے، کہ اگر بقرہ والا مراد ہوتا تو پھر اسے بقرہ میں ضرور بیان کیا جاتا، اتحاف البریہ میں یٰسٓ کی قید صراحۃً ہے۔

(۵۵۲) وَكَفَّلَهَا الْكُوفِيُّ ثَقِيْلًا وَّسَكَّنُوْا ۷ وَضَعْتُ وَضَمُّوْا سَاكِنًا صَحَّ كُفَّلَا

ترجمه: اور كَفَّلَهَا کوفیین نے مشدد پڑھا ہے، اور ان ناقلین نے، شامی وشعبہ کیلئے بِمَا وَضَعْتُ کی عین کو ساکن پڑھا ہے، اور اس کی تاء کو ضمہ دیا ہے، اور یہ وجہ ذمہ داروں کے اعتبار سے صحیح ہوگئی ہے (یعنی سَمَا وشامی پانچ حضرات وَكَفَلَهَا فاء کی تخفیف سے، اور کوفیین وَكَفَّلَهَا تشدید سے پڑھتے ہیں، اور وَضَعَتْ کو شعبہ وشامی وَضَعْتُ متکلم سے عین کے سکون وتاء کے ضمہ سے، اور باقی وضَعَتْ عین کے فتحہ اور تاء کے سکون واحد مؤنث غائب سے پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

وَكَفَّلَهَا مبتداء۔ الكوفی فعل محذوف قَرَأَ کا فاعل ہے، اور جملہ خبر ہے۔ ثَقِيْلًا حال۔ وَضَعْتُ مفعول ہے، سَكَّنُوْا کا۔ اور سَاكِنًا ضَمُّوْا کا مفعول۔ صَحَّ صفت۔ كُفَّلًا جمع كَافِلُ ، ضَمُّوْا کی ضمیر سے حال۔

توضیح: (۱) كَفَّلَهَا کا فاعل حق تعالیٰ کی ضمیر ہے، اور زَكَرِيَّا اول مفعول ہے، اور كَفَلَهَا کے فاعل خود زکریا علیہ السلام ہیں، اور یہ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کے موافق ہے۔

(۲) وَضَعْتُ میں اخبار خود والدہ مریم علیہا السلام کی طرف سے ہے، کہ وہ اپنا حال بیان فرما رہی ہیں، اور وَضَعَتْ میں خبر دینے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔

نوٹ: وَضَعْتُهَا کو سب تاء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں، اختلاف اول بِمَا وَضَعْتُ میں ہی ہے، جعبریؒ کی رائے پر ھاء کے بغیر لانے سے اول متعین ہوا ہے، علی قاریؒ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ نے اول اجماع پر اعتماد کیا ہے، اور وہ یہ ہے، کہ وَضَعْتُهَا کو سب ضمہ سے پڑھتے ہیں، لہٰذا نکل آیا، کہ اختلاف بِمَا وَضَعْتُ میں ہی ہے۔

(۵۵۳) وَقُلْ زَكَرِيَّا دُوْنَ هَمْزٍ جَمِيْعِهِ ۸ (صِحَابٌ) وَّرَفْعُ غَيْرُ شُعْبَةَ الْاَوَّلَا

ترجمه: اور تو زَكَرِيَّا کو ہمزہ کے بغیر اس کے تمام الفاظ میں (حمزہ ، کسائی حفص کیلئے) پڑھ، اور یہ صحاب والوں کی قرأت ہے، اور ابوبکر کے سوا (سَمَا، شامی) اول زکریا کو رفع دینے والے ہیں، پس یہاں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا تقدیر نصب کے ساتھ صحاب کی قرأت۔ (۲) وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءَ فاء کی تشدید اور ہمزہ کے نصب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

سے شعبہ کی قرأت۔ (۳) وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ کاف کی تخفیف ہمزہ کے رفع کے ساتھ، باقی چار سما، شامی کی قرأت، اور یہ دونوں حجازی لغت ہیں، زَكَرِيَّا میں مقصور کے، اور زَكَرِيَّاءُ میں ممدود کے احکام جاری ہوں گے۔

(۵۵۴) وَذَكِّرْ فَنَادَيْهُ وَاَضْجِعْهُ شَاهِدًا ۹ وَمِنْ بَعْدُ اَنَّ اللّٰهَ يُكْسَرُ فِي كِلَا

ترجمه: اور تو مذکر کے صیغہ سے پڑھ، فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ کو (حمزہ و کسائی کیلئے) یعنی فَنَادٰهُ اور اس کو الف کے امالہ سے بھی پڑھ، حالانکہ تو گواہی دینے والا ہو، اور اس کے بعد اِنَّ اللّٰہ کا ہمزہ جو ہے، وہ حمزہ و شامی کیلئے کسرہ دیا گیا ہے، حالانکہ یہ حفاظت میں ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸: زَكَرِيَّا مبتداء۔ صِحَاب خبر، اَیْ قُرَّاءُ صِحَابٍ دُوْنَ هَمْزٍ حال وَرَفْعٌ معطوف، خبر پر۔ شُعْبَة فاعل۔ رَفْعُ الْاَوَّلَا مفعول۔

شعر ۹: اَلْكَلَا ، اَلْحِفْظ ، فَنَادٰهُ ، ذَكِّرْ کا مفعول ہے۔ اَضْجِعْهُ کی هاء فَنَادٰهُ کو راجع ہے۔ شَاهِدًا اس کے فاعل سے حال ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مبتداء۔ يُكْسِرُ خبر۔ فِيْ كِلَا حال۔

توضیح: (۱) جب فعل کا فاعل جمع کا صیغہ ہو، اس میں تذکیر و تانیث دونوں صورتیں درست ہیں، کہ اس جمع سے جَمْعٌ اور فَرِيْقٌ بھی مراد لے سکتے ہیں، اور جَمَاعَةٌ اور طَائِفَةٌ بھی، اور فعل کا فاعل تذکیر کی صورت میں جمع مذکر اور تانیث کی صورت میں جمع مؤنث ہے، یا تذکیر حقیقت کی رُو سے ہے، اور تانیث مجاز کی رُو سے یعنی جمع مذکر کہنے سے مراد ہے، کہ اَلْمَلٰئِكَةُ ، جَمْعٌ اور فَرِيْقٌ کے معنی میں ہے، اور جمع مؤنث سے مراد اَلْمَلٰئِكَةُ ، جَمَاعَةٌ اور طَآئِفَةٌ کے معنی میں ہے۔ رسم کے اعتبار سے دونوں قرآت صراحۃً ثابت ہوتی ہیں، اور اَلْمَلٰئِكَةُ کی تانیث غیر حقیقی ہے (شعلہ)۔

(۲) اَنَّ اللّٰهَ میں کسرہ کی قرأت کی تقدیر فَقَالَتْ اِنَّ اللّٰهَ ہے، اور فتحہ کی تقدیر بِاَنَّ اللّٰهَ ہے، اَیْ فَنَادَتْهُ بِهٰذَ اللَّفْظِ پر حرف جار باء کو حذف کر دیا، جو اس طرح کی مثالوں میں عام ہے۔

(۵۵۵) مَعَ الْكَهْفِ وَالْاِسْرَا يُبَشِّرُ كَمْ (سَمَا) ۱۰ نَعَمْ ضُمَّ حَرِّكْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَثْقَلَا

ترجمه: اور يُبَشِّرُ (آل عمران ۲، ۵ جو کہف واسراء) والے سمیت ہے (شامی سَمَا ، عاصم کیلئے) یاء کو ضمہ دیا گیا ہے، باء کو فتحہ شین کے ضمہ کو کسرہ دے، حالانکہ یہ شین مشدد ہے۔ كَمْ سَمَا نَعَمْ ہاں یہ بہت مرتبہ بلند ہوا ہے (باقی دو حمزہ و کسائی کیلئے ان قیود کی ضد سے بفتح یاء، بسکون الباء وبضم السين والتخفيف، يَبْشُرُكَ)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۵۶) نَـعَمْ عَمَّ فِي الشُّورٰى وَفِي التَّوْبَةِ اعْكِسُوْا ۱۱ لِحَمْزَةَ مَعْ كَافٍ مَّعَ الْحِجْرِ اَوَّلَا

ترجمہ: (نَعَمْ عَمَّ کے مرموزین عاصم نافع و شامی کیلئے) ہاں سورۂ شوریٰ ۳ (انہیں حرکات سے) عام ہوگیا ہے، اور (سورۂ توبہ ۳) والے اس یُبَشِّرُهُمْ میں حمزہ کیلئے (ان قیودکا) عکس کردو، جو سورۂ کاف (مریم لے، ۲ والے)۔ نُبَشِّرُكَ لِتُبَشِّرَ کے ساتھ ہے، جو (حجر ۳) والے پہلے نُبَشِّرُكَ کے ساتھ ہے (حجر کے دوسرے فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ میں سب کی تشدید ہے) یعنی حمزہ یَبْشُرُهُمْ، نَبْشُرُكَ، لِتَبْشُرَ ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۱۰: يُبَشِّرُ مبتداء۔ كَمْ سَمَا خبر، اَیْ كَمْ مَرَّةً سَمَا۔ اَثْقَلَا ضُمَّ سے حال ہے، اَیْ كَسْرُ الضَّمِّ مُشَدَّدًا۔

شعر ۱۱: نَعَمْ اَیْ نَعَمْ الْاَمْرُ كَذَالِكَ عَمَّ کا فاعل اَلْحُكْمُ ہے، اَیْ عَمَّ الْحُكْمُ فِي الشُّوْرٰى ،وَفِي التَّوْبَةِ ظرف۔ اِعْكِسُوا الحمزة حال مِنَ الْعَكْسِ۔ اَوَّلَا ظرف، اَيِ الْحَرْفُ الْوَاقِعُ اَوَّلَا۔

توضیح: (۱) بَشَّرَ تشدید سے حجازی، اور تخفیف سے غیر حجازی لغت ہے، دونوں ہم معنی ہیں، اس باب کے کل نو کلمات میں نَصَرَ يَنْصُرُ سے يَنْشُرُ نَبْشُرُكَ لِتَبْشُرَ ہے۔

(۲) مدنی ، شامی ، عاصم کے لئے ان سب میں تفعیل بَشَّرَ يُبَشِّرُ سے ہے، چونکہ فصیح تر بھی ہے، اور بَشِّرِ الَّذِيْنَ (بقرة) فَبَشَّرْنٰهَا (ھود ۷) وغیرہ میں اس پر اجماع بھی ہے، اس لئے یہی اولیٰ ہے، اور مبالغہ جس طرح مفعول کی کثرت کے اظہار کیلئے ہوتا ہے، اسی طرح کبھی خود فعل کی قوت ظاہر کرنے کیلئے بھی ہوتا ہے۔

(۳) کسائی کیلئے اول کے پانچ میں حمزہ کی طرح، اور باقی چار میں مدنی ، شامی ، عاصم کی طرح ہے۔

(۴) مکی ، بصری کیلئے سورۂ شوریٰ میں حمزہ وکسائی کی طرح، اور باقی آٹھ میں تبشیر سے مدنی ، شامی عاصم کی طرح ہے، نیز قرآن مجید میں ماضی، اسم فاعل اور امر کے واحد حاضر میں تشدید پر اجماع ہے۔

(۵۵۷) نُعَلِّمُهُ بِالْيَاءِ نَصُّ اَئِمَّةٍ ۱۲ وَبِالْكَسْرِ اَنِّيْ اَخْلُقُ اعْتَادَ اَفْصَلَا

ترجمہ: وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ یاء کے ساتھ ہے (عاصم ونافع کیلئے) اماموں کی صاف بیان کی ہوئی ہے (باقین کیلئے نون سے ہے) اور اَنِّيْ اَخْلُقُ (نافع کیلئے) اول ہمزہ کے کسرہ سے ہے، اس کسرہ نے جدائی کو عادت بنالیا ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۱۲: يُعَلِّمُهُ مبتداء۔ بالياء حال۔ نَصَّ اَئِمَّةٍ خبر۔ اَیْ مَنْصُوْصُ اَخْلُقُ مبتداء۔ بِالْكَسْرِ خبر۔ اَفْصَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

حال۔ بمعنی فَاصِلًا ، بعض نے غلطی سے اَفْضَلَا لکھا ہے۔

توضیح: (۱) یُعَلِّمُهُ عاصم و نافع کیلئے یاء سے یُبَشِّرُكِ اور یَخْلُقُ کی مناسبت کی وجہ سے غیب ہے، اور باقی پانچ کیلئے نون سے نُعَلِّمُهُ ہے، جو التفات کی بناء پر اَنّٰی یَکُوْنُ کے تعجب والے استفہام کے جواب میں ہے، اس لئے کہ تعجب یہی چاہتا ہے، کہ اس کے جواب میں قدرت الٰہیہ کو قوت وزور سے بیان کیا جائے ، نیز عیسٰی علیہ السلام کو تورٰۃ وانجیل کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ دی تھی، اس لئے اس کا تقاضا بھی یہی تھا، کہ متکلم کے صیغہ سے اللہ جل جلالہ کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے بیان کیا جائے ، لہٰذا نون کی قرأت اولیٰ ہے۔

(۲) اَنِّیْ اَخْلُقُ نافع کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے استیناف وتفسیر کی وجہ سے ہے، اور فتحہ کی تقدیر اِسْرَائِیْلَ اَنِّیْ سے، یا بِاٰیَةٍ سے بدل الکل ہونے کی بناء پر ہے، اور اَخْلُقُ قید سے اَنِّیْ قَدْ نکل گیا ہے۔

(۵۵۸) وَفِیْ طَیْرًا طَیْرًا بِهَا وَعُقُوْدِهَا ۱۳ خُصُوْصًا وَیَاءٌ فِیْ نُوَفِّیْهِمْ عَلَا

ترجمہ: اور طَآئِرًا میں طَیْرًا ہے، اس سورت آل عمران اور ان سورتوں کی مائدہ ۱۵ میں نافع کے سوا کیلئے یہ اختلاف ان ہی دوجگہوں میں خاص کر دیا گیا ہے، اور (حفصؒ کیلئے) فَیُوَفِّیْهِمْ ۲ میں ایسی یاء ہے، جو بلند ہوگئی ہے (باقین کے لئے نون ہے، جو ضد سے نکلی ہے)۔

﴿النحو والعربیة﴾

طَیْرًا مبتداء۔ بِهَا خبر۔ هَا آل عمران کو راجع ہے۔ فِیْ طَیْرًا ظرف، اَیْ فِیْ مَوْضِعِ طَیْرًا۔ خُصُوْصًا مصدر منصوب۔ یَاءٌ مبتداء۔ فِیْ نُوَفِّیْهِمْ صفت۔ عَلَا اس کی خبر۔

توضیح: (۱) طَیْرًا واحد ہے، اس کی جمع اَطْیَارٌ آتی ہے، اور طَیْرًا اسم جنس ہے، اس کی جمع اَطْیَار یا طُیُوْرٌ آتی ہے، سیبویہ کی رائے پر یہ اسم جمع ہے، جو واحد کے لئے بھی مستعمل ہے، اور اس کی جمع طُیُوْر ہے، ان دو موقعوں میں آل عمران میں اس کے بعد بِاِذْنِ اللّٰهِ اور مائدہ میں بِاِذْنِیْ آتا ہے، باقی سب جگہوں میں ساتوں قراء طَائِرًا اور طَیْرًا میں متفق ہیں، رسم الف کے حذف سے ہے، طَیْرًا صَرَاحَةً اور طَائِرًا تقدیرًا رسم کے موافق ہے۔

(۲) فَیُوَفِّیْهِمْ میں یاء وَاِذْقَالَ اللّٰهُ کی مناسب سے ہے، اور نون سے معنیً فَاُعَذِّبُهُمْ اور لفظاً اُجُوْرَهُمْ کی مناسبت ہے۔

(۵۵۹) وَلَا اَلِفٌ فِیْ هَا هَاَنْتُمْ زَکَا جَنَا ۱۴ وَسَهِّلْ اَخَا حَمْدٍ وَّکَمْ مُبْدِلٍ جَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور ھَـآنْتُمْ میں ھاء کے بعد الف نہیں ہے (قنبل و ورش کیلئے) اور یہ میوہ کے اعتبار سے پاک ہوگیا ہے، اور اے اللہ ﷺ کی تعریف کرنے والے قاری تو اس کے ہمزہ کی (نافع ، ابوعمرو کیلئے) تسہیل کر، اور بہت سے ابدال کرنے والوں نے (ورش کیلئے) الف کے ابدال سے ظاہر کردیا ہے (پس اس میں چاروں جگہ پانچ قرأتیں ہیں۔

(۱) قنبل کیلئے ھَاَ نْتُمْ بروزن سَاَلْتُمْ الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ (۲) ورش کیلئے حذف و تسہیل جو وَلَا الف سے، اور سَهِّلْ اَخَاحَمْدٍ سے نکلی۔ (۳) ورش کی دوسری وجہ ھَآ نْتُمْ ہمزہ کا الف سے ابدال مع مد لازم جو كَمْ مبدل سے نکلی، اور زیادات میں سے ہے۔ (۴) قالون وابوعمرو بصری کیلئے ھـآ نْتُمْ ھاء کے بعد الف اور ہمزہ کی تسہیل سے الف ضد سے، اور تسہیل بیان سے۔ (۵) کوفیین ، شامی ، بزی کیلئے ھَآنْتُمْ الف اور تحقیق ہمزہ سے، اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ یہ ھاء تنبیہ ہے، اور ہمزہ کی تحقیق عام ہے، اور قواعد اکثریت کے بھی موافق ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا بمعنی لَيْسَ ہے۔ اَلِفٌ اس کا اسم۔ فِیْ هَا هَآ نْتُمْ خبر۔ زَكَا دوسری خبر۔ جَنًى تمیز۔ اَخَا حَمْدٍ حال۔ یا حرف نداء کے حذف سے منادی۔ كَمْ خبریہ۔ ابتداء کی بناء پر مرفوع المحل۔ جَلَا خبر۔

توضیح: هَآ نْتُمْ قرآن مجید میں چار جگہ (آل عمران ۷ ، ۱۳۔ نساء ۱۶۔ محمد ﷺ ۴) میں ہے، اگرچہ ناظمؒ نے عموم کیلئے کوئی لفظ استعمال نہیں کیا، لیکن شارحین نے تکلف سے عموم نکالا ہے، اصفہانی اسے ہمزہ مفرد کے باب سے تعلق کی بناء پر اصولی اختلاف ہونے کی وجہ سے عموم ثابت کرتے ہیں، تاہم شہرت سے عموم ثابت ہے، اس میں اختلاف کی وجہ ھاء کا تنبیہ کیلئے ہونا یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونا ہے، یعنی اصل میں ھَاَنْتُمْ ہی ہے، یا ءَاَنْتُمْ ہے، چنانچہ ناظمؒ ذیل کے دو شعروں میں اس کی توجیہ کو خود بیان فرمارہے ہیں۔ ج

(۵۶۰) وَفِيْ هَائِهِ التَّـنْبِيْـهُ مِـنْ ثَـابِتٍ هُـدًى ۞ وَاِبْدَالُهُ مِنْ هَمْزَةٍ زَانَ جَـمَّلَا

ترجمہ: اور اس ھَـآنْتُمْ کی ھاء میں (ابن ذکوان ، کوفیین ، بزی کیلئے) تنبیہ ہے، حالانکہ یہ ھدایت کے اعتبار سے ثابت ہوجانے والے سے ہے، اور اس ھاء کا ابدال ہمزہ سے ہے، اس ابدال نے (ورش و قنبل کیلئے) زینت دی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلتَّنْبِيْهُ مبتداء۔ مِنْ ثَابِتٍ اس کے متعلق۔ هُدًى تمیز۔ فِیْ هَائِهِ خبر۔ هَائِهِ کی ضمیر هَآ نْتُمْ کو راجع ہے۔ اِبْدَالُهُ مبتداء ہے۔ مِنْ هَمْزٍ اس سے متعلق ہے۔ زَانَ خبر۔ جَمَّلَا عطف بِغَيْرِ الْوَاوِ یا خبر بعد خبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

(۵۶۱) وَيَحْتَمِلُ الْوَجْهَيْنِ عَنْ غَيْرِهِمْ وَكَمْ ١٦ وَجِيهٍ م بِهِ الْوَجْهَيْنِ لِلْكُلِّ حَمَّلَا

ترجمہ: اوران کے غیر (یعنی قالون ، بصری ، ہشام) سے یہ ھا دونوں وجہوں کا احتمال رکھتی ہے، اور بہت سے باعزت حضرات (مکی ، مہدوی ابوعلی) جو ہیں، انہوں نے اس ھاء میں سب کیلئے دونوں وجہوں کو جائز بتایا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

غَيْرِهِمْ جمع کی ضمیر، جو قراء گذشتہ شعر میں رموز کے ذریعہ بیان ہوئے ہیں، ان کیلئے ہے۔ بِهِ هَـآنْتُمْ کی ھاء کو راجع ہے، اور باء زائدہ ہے۔ حَمَّلَا کا اَلْوَجْهَيْنِ مفعول ہے، اور ضمیر فاعل جو اَلْوَجِيهُ کیلئے ہے، أي وَكَمْ وَجِيهٍ - جملہ فِي الْهَاءِ الْوَجْهَيْنِ لِلْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ.

(۵۶۲) وَيَقْصُرُ فِي التَّنْبِيهِ ذُوالْقَصْرِ مَذْهَبًا ١٧ وَذُوا لْبَدَلِ الْوَجْهَانِ عَنْهُ مُسَهِّلَا

ترجمہ: اور قصر کرتا ہے، مذھب کی رُو سے قصر کرنے والا تنبیہ میں اور ھاء کو ہمزہ سے بدلی ہوئی کہنے والا (الف کو ثابت رکھنے والوں میں سے) اس حال میں کہ وہ (ءَ اَنْتُمْ کے ہمزہ کو) تسہیل سے پڑھنے والا ہو (یعنی قالون و بصری) اس کے لئے دونوں وجہیں مد و قصر ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يَقْصُرُ کا فاعل ذُوالْقَصْرِ ہے۔ مَذْهَبًا مصدر مؤکد ذوالبدل مبتداء۔ اَلْوَجْهَانِ مبتداء ثانی۔ عَنْهُ خبر۔ مُسَهِّلَا حال۔

توضیح: ابن ذکوان ، کوفیین اور بزی کی قرأت میں ھا اَنْتُمْ کی ھاء تنبیہ کیلئے ہے، اور ورش وقنبل کی روایت میں یہ کلمہ اصل میں ءَ اَنْتُمْ تھا، ہمزہ اُولیٰ کو ھاء سے بدل دیا، اسی وجہ سے ورش کیلئے اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول پر دوسرے ہمزہ میں تسہیل یا ابدال دو وجہیں ہیں، اور قنبل کیلئے اس قاعدہ کی رُو سے تسہیل کرنا چاہئے مگر قنبل نے ہمزہ کو ھاء سے ابدال کی موجودہ حالت کا اعتبار کرتے ہوئے کہ اب ہمزتین باقی نہیں رہے، تحقیق کی ہے، اور ورش نے اصل کا اعتبار کرتے ہوئے تسہیل وابدال کیا ہے، اور قالون ، بصری ہشام کیلئے ایک احتمال تو ورش وقنبل کی طرح ہمزتین کا ہے، اور یہ حضرات اپنی اصل کے مطابق ہمزتین مفتوحتین فی کلمۃ میں ادخال الف اور قالون و بصری دوسرے کی تسہیل، اور ہشام اپنی ایک وجہ تحقیق کرتے ہیں، جیسے وَتَسْهِيلُ اُخْرَى هَمْزَتَيْنِ بِكِلْمَةٍ سَمَا وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ لِّتَجْمُلَا اور وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حُجَّةٌ بِهَا لُذْ اصول میں بیان کیا ہے، اور دوسرا احتمال یہ ہے، کہ ان کے نزدیک بھی یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھا حرف تنبیہ ہی ہے، اور بصری و قالون نے دوسرے کی تسہیل ... الامانی ... تحقیق
سے تو معلوم ہو گیا کہ دونوں وجوہ کا احتمال نقل کیا ہے، چنانچہ ورش و قنبل کیلئے تسہیل کی صورت میں ... الف ... حذف
ہو گیا، اور ورش کی تسہیل ... جمع بین المثلین کے قبیل سے ہے، اور ان قالون و ... کیلئے ... کی صورت میں
دخول الف جمع بین المثلین کی قبیل سے نہ ہوگی۔

تنبیہ: مگر ... ھا کے حرف تنبیہ ہونے ... میں ... ہونے پر تو ... ہے ... قنبل ... ورش ...
کیلئے ... پڑھتے ہیں ... تنبیہ ... منفصل ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ... کیلئے ... دونوں
... کیلئے قصر ... دونوں ... کیلئے ... ہوگا اور ... کی رائے پر ... دو ... ورش ... ہیں ...
مستقلا ... تحقیق ... تخفیف ... ہیں ... تسہیل ... ہیں ... دونوں ورش ... ہے اور قنبل ... قید ...
... مگر وہ ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں ... الف کو پڑھتے ہی نہیں ... ان ...
... تو ... دوسرے ... ہوں گے ... ہمزہ ... والے ورش ...
کے ... تخفیف بھی کرتے ہیں ... تسہیل ... کی صورت میں قصر ...
... صورت میں ... مفہوم علامہ ... نے بھی بیان فرمایا ہے، اور اسی کے بیان پر حضرت علامہ ...
... فرمایا ہے۔ ... کہ میرے خیال میں هَـآ أَنتُمْ چاروں موقعوں میں سے کسی
ایک میں بھی ... نہیں ہے ... قرأت ... جگہ تنبیہ کیلئے ہے، اور جملہ خبریہ ہے، اور جس طرح ...
تنبیہ ... لَاَفْعَلَنَّ میں ... حذف کر دیا ہے، اور هَلُمَّ بصریین کی رائے پر اصل میں هَا لُمَّ ہے،
... الف کو حذف کر دیا ہے ... حرف تنبیہ میں الف کو حذف کر دیا ہے، اور تسہیل والوں نے ... کی
طرح جیسے لَاَعْنَتَكُمْ میں ... تسہیل کر دی ہے، اسی طرح هَآ أَنتُمْ میں بھی تسہیل کر دی ہے ... تنبیہ کے
... نزدیک وَيَقْصُرُ کی تفریع کا تعلق صرف تنبیہ سے ہے، کہ مد اسی صورت میں
ہو سکتا ہے ... کوئی تعلق نہیں، اور بدل و مد میں کوئی مناسبت نہیں اس لئے کہ جمہور کے ہاں جب اس صورت میں
... تو اس میں صرف قصر ہے، مد والے حضرات بھی مد نہیں کرتے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔

(۵۰۳) وَضَمَّ وَحَرِّكْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ مَعْ ١٨ مُشَدَّدَةً مِنْ بَعْدُ بِالْكَسْرِ ذُلِّلَا

ترجمہ: ... تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ ۸۰ میں (شامی و کوفیین کیلئے تا کو) ضمہ ... اور (عین کو) فتحہ کی حرکت دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

،حالانکہ یہ اپنے مشدد لام کے ساتھ ہے، جو اس عین کے بعد کسرہ کے ساتھ ہے، جو قریب کر دیا ہے (یعنی تَعْلَمُوْنَ مذکور ین کیلئے، اور تَعَلَّمُوْنَ سَمَا کیلئے ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اَلْبَعِیْرُ الْمُذِلُّ ، اَلْمُرْتَاضُ ، تابع۔ ترجمہ کی سہولت کی خاطر کلمۂ قرآنی سے قبل فی مقدر مانا گیا ہے، اَیْ تَعْلَمُوْنَ ضَمَّ وَحَرِّكْ امر کے ان دونوں صیغوں کا مفعول جدا جدا ہے، اَیْ ضَمَّ التَّاءَ وَحَرِّكِ الْعَیْنَ اس لئے حقیقتاً تنازع فعلان نہیں، اگر چہ ظاہراً اس کا وہم ہوتا ہے۔ مُشَدَّدَةٍ ، لَامٍ مقدر کی پہلی مِنْ بَعْدِیْ دوسری بِالْكَسْرِ تیسری صفت ہے، اَیْ مَعَ لَامٍ مُشَدَّدَةٍ مَكْسُوْرَةٍ بَعْدَ الْعَیْنِ ذُلِّلَا جملہ متانفہ ہے، اور ضمیر تَعَلَّمُوْنَ کیلئے ہے۔

توضیح: تشدید والی قرأت میں اول مفعول محذوف ہے، اَیْ تُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ الْكِتٰبَ ، اور سَمَا والوں کی قرأت تَعْلَمُوْنَ ، تَفْهَمُوْنَ کے معنی میں ہے، جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہے، اور کسی علم کی تعلیم دینا اس پر موقوف ہے، کہ معلم خود اس علم سے واقف ہو، تَدْرُسُوْنَ سے سَما والوں کی قرأت کی تائید ہوتی ہے، زجاج کے قول كُوْنُوْا مُعَلِّمِی النَّاسِ سے تشدید کی قرأت کی اور ابن جبیر کے قول كُوْنُوْا حُكَمَاءَ وَاَتْقِيَاءَ اور حسن کے ارشاد كُوْنُوْا عُلَمَآءَ وَفُقَهَآءَ سے تخفیف کی قرأت کی تفسیر ہوتی ہے۔

---

(۵۶۴) وَرَفْعُ وَلَا يَاْمُرَكُمْ رُوْحُهُ (سَمَا) ١٩ وَبِالتَّاءِ اٰتَيْنَا مَعَ الضَّمِّ خُوِّلَا

ترجمہ: اور وَلَا يَاْمُرُكُمْ کی راء کا رفع جو ہے (کسائی و سما والوں کیلئے) اس کی حقیقت بلند ہوگئی ہے، (باقین شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے وَلَا يَاْمُرَكُمْ راء کا نصب ہے) اور اٰتَيْنٰكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ ۹ ع جو ہے، ماعدا نافع کیلئے تاء کے ساتھ ہے، حالانکہ وہ تاء ضمہ کے ساتھ اور یہ مالک بنا دیا ہے، یعنی نافع کیلئے اٰتَيْنٰكُمْ جو لفظ سے نکلا ہے، اور باقی چھئو کیلئے اٰتَيْتُكُمْ ہے، تاء مضمومہ کہنے سے الف کا حذف ظاہر ہے، جو ضمہ کے بعد اداء ہی نہیں ہو سکتا۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

خُوِّلَا ، اُعْطِیَ ، رُوْحُهُ حقیقت روح راحت۔ وَرَفْعُ مبتداء۔ وَلَا يَاْمُرُكُمْ مضاف الیہ۔ وَرُوْحُهُ سَمَا پورا جملہ خبر واقع ہوا ہے۔ اٰتَيْنَا مبتداء۔ خُوِّلَا خبر۔ بِالتَّا حال۔

توضیح: وَلَا يَاْمُرُكُمْ رفع کی صورت میں جملہ متانفہ ہے، اور فاعل کی ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، یا بَشَرٍ کیلئے جس سے مراد نبی ﷺ ہیں، اور نصب اَنْ يُّؤْتِيَهُ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے، اور اس صورت میں فاعل صرف بَشَرٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

کی ضمیر ہے، یعنی کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ ﷻ تو اُسے توحید کی دعوت کیلئے نبی بنائیں، اور وہ لوگوں کو یہ تعلیم دے کہ وہ حق تعالیٰ کی بجائے اسی کی عبادت کرنے لگیں، اور وہ تم کو یہ حکم دے کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو، اٰتَیْتُکُمْ کی دونوں قرأتوں پر فاعل اللہ ﷻ ہی ہیں، اور جمع والی کو تقدیری رسم کے موافق ہے۔ ح

نوٹ: سوسیؒ کیلئے ان کے قاعدہ کے مطابق راء کا سکون اور دوری بصری کیلئے راء کا سکون و اختلاس دونوں ہیں۔

(۵۶۵) وَكَسْرُ لَمَا فِيهِ وَبِالْغَيْبِ تُرْجَعُوْ ٢٠ نَ عَادَ وَفِي تَبْغُوْنَ حَاكِيهِ عَوَّلَا

ترجمہ: اور حمزہ کیلئے مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا ؕ لام کا کسرہ اسی (اٰتَیْتُکُمْ) سے پہلے ہے، اور تُرْجَعُوْنَ (حفص کیلئے) غیب کی یاء کے ساتھ ہے، جو (هُمُ الْفٰسِقُوْنَ غیب کی ضمیروں کی طرف) لوٹ گیا ہے، اور اس سے قبل تَبْغُوْنَ میں یاءِ غیب کے نقل کرنے والے نے (بصری و حفص کیلئے غیب پر) اعتماد کیا ہے، (پس یہاں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) بصری کی اول میں یاء يَبْغُوْنَ اور ثانی میں تاء تُرْجَعُوْنَ۔

(۲) حفص کی دونوں میں یاء يَبْغُوْنَ ، يُرْجَعُوْنَ۔ (۳) باقین کی دونوں میں تاء تَبْغُوْنَ ، تُرْجَعُوْنَ۔

﴿النحو والعربية﴾

كَسْرُ مبتداء۔ لَمَا مضاف الیہ خبر۔ اور ضمیر اٰتَیْتُکُمْ کو راجع ہے، جو اس سے پہلے متصل ہے۔ تُرْجَعُوْنَ مبتداء۔ بِالْغَيْبِ حال۔ عَادَ خبر۔ حَاكِيهِ مبتداء۔ عَوَّلَا خبر۔ ضمیر غیب کیلئے ہے۔ فِي يَبْغُوْنَ ظرف۔

توضیح: (۱) لِمَا حمزہ کیلئے لام مکسورہ جارہ ہے، جو اَخَذَ کے متعلق ہے، اور مَا مصدریہ ہے، اور مِنْ تبعیضیہ، اَیْ لِاَجْلِ اِیْتَاءِیْ اِیَّاکُمْ بَعْضَ الْکِتَابِ وَالْحِکْمَةِ ثُمَّ لِمَجِیْءِ رَسُوْلٍ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ اور فتحہ کی صورت میں لام (لَمَا) ابتدائیہ ہے۔

(۲) يَبْغُوْنَ اور يُرْجَعُوْنَ میں غیب هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کی مناسبت کے پیش نظر ہے، اور ضمیر کفار کیلئے ہے، اور خطاب کی تاء دونوں میں التفات کی بناء پر ہے، اور یا تقدیر قُلْ لَهُمْ یا محمد ﷺ ہے، اور تغلیب کی غرض سے ہے، کہ غائبین کو بھی موجودین کے مرتبہ میں قرار دیکر سب کو مخاطب کیا ہے۔

الجزء الرابع (سورة آل عمران)

(۵۶۶) وَبِالْكَسْرِ حَجُّ الْبَيْتِ عَنْ شَاهِدٍ وَّ غَيْـ ٢١ ـبُ مَا تَفْعَلُوْا لَنْ تُكْفَرُوْهُ لَهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور حَجُّ الْبَيْتِ (حفص ، حمزہ ، کسائی کیلئے حاء کے) کسرہ کے ساتھ ہے، حالانکہ گواہی دینے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

سے منقول ہے، اور وَمَا تَفْعَلُوا (مِنْ خَيْرٍ) فَلَنْ يُكْفَرُوهُ (دونوں فعلوں کا) غیب سے پڑھنا بھی انہیں (تینوں) کیلئے ہے، اس غیب نے ماقبل کے صیغوں لَيْسُوا اور يُؤْمِنُونَ) کی پیروی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِجُّ الْبَيْتِ مبتداء۔ بِالْكَسْرِ خبر۔ عَنْ شَاهِدٍ حال۔ وَغَيْبُ مبتداء۔ مَاتَفْعَلُوا مضاف الیہ۔ لَنْ تُكْفَرُوهُ معطوف بحذف الواو۔ تَلَا خبر۔ لَهُمْ اس کے متعلق، اَیْ تَبِعَ الْغِيْبَةَ مَا قَبْلَهُ مِنَ الْغِيْبَةِ۔

توضیح: حَجّ ارادہ وقصد کے معنی میں ہے، فتحہ حجازی لغت اور کسرہ غیر حجازی لغت ہے، وَمَا تَفْعَلُوا اور فَلَنْ تُكْفَرُوهُ دونوں فعلوں میں غیب میں لَيْسُوا الخ کی رعایت ہے، اور خطاب میں ان مسلمین کی جو كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ میں مذکور ہیں، اور دونوں کے مابین اہل کتاب کا بیان معترضہ کے طور پر ہے۔

(۵٦٧) يَضِرْكُمْ بِكَسْرِ الضَّادِ مَعْ جَزْمِ رَائِهِ ۲۲ (سَمَا) وَيَضُمُّ الْغَيْرُ وَالرَّاءَ ثَقَّلَا

ترجمہ: (مکی، مدنی، بصری کیلئے) لَا يَضِرْكُمْ ضاد کے کسرہ کے ساتھ اپنی راء کے جزم سمیت بلند ہو گیا ہے، اور ان کے ماسوا (شامی، کوفیین) اس کے ضاد اور راء دونوں کو ضمہ دیتے ہیں، اور راء کو تشدید سے پڑھا ہے، پس سَمَا کیلئے لَا يَضِرْكُمْ اور باقین کیلئے لَا يَضُرُّكُمْ ہے، اور یہی اولی ہے، دوسری قرأت کو ضد سے نہ نکلنے کی وجہ سے بیان کر دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لَا يَضِرْكُمْ مبتداء۔ بِكَسْرِ الضَّادِ حال، اَیْ مُتَلَبِّسًا بِهِ۔ سَمَا خبر۔ يَضُمُّ کا مفعول ضاد کی ضمیر جو محذوف ہے، اور فاعل وَالْغَيْر ہے۔ ثَقَّلَا کا فاعل اَلْغَيْر کی ضمیر ہے، اور مفعول وَالرَّاء ہے۔

توضیح: ضَارَ يَضِيْرُ اور ضَرَّ يَضُرُّ دونوں لغت ہیں لَا يَضِرْكُمْ کی اصل لَا يَضِيْرُكُمْ اور لَا يَضُرُّكُمْ کی اصل لَا يَضْرُرْكُمْ تھی، اور اس کی نظیر لَا ضَيْرَ (شعراء ۳) ہے، اور دوسری لَا يَضُرُّكُمْ (مائدہ ۱۴) کی طرح ہے، اور فعل دونوں قرأتوں پر مجزوم ہیں، اور دوسری پر راء کا ضمہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے، جو ضاد کے ضمہ کی مناسبت سے اختیار کیا گیا ہے۔

(۵٦٨) وَفِيمَا هُنَا قُلْ مُنْزِلِيْنَ وَمُنْزِلُوْ ۲۳ نَ لِلْيَحْصَبِيِّ فِي الْعَنْكَبُوتِ مُثَقِّلَا

ترجمہ: اور تو مُنْزَلِيْنَ میں جو یہاں آل عمران ۱۳ میں ہے، اور مُنْزِلُوْنَ عنکبوت ۴ (کی زای) ابن عامر یحصبی کیلئے مشدد کرنے والا بن کر پڑھ، (یعنی یہاں مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنَزَّلِيْنَ اور عنکبوت میں مُنَزِّلُوْنَ ہے (باقین کیلئے نون کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکون اخفاء اور زاء کی تخفیف سے، اور نُزِّلَ کی بنسبت اَنْزَلَ اولٰی ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں۔

﴿النحو والعربیة﴾

فِیْمَا قُلْ بمعنی اقرأ کا ظرف ہے۔ ھُنَا صلہ ہے۔ مَا موصولہ کا مُنْزَلِیْنَ اقرأ کا مفعول۔ اور اسی طرح مُنْزِلُوْنَ فِی الْعَنْکَبُوْتِ لِلْیَحْصَبِیْ حال۔ مُثَقَّلًا حال قُلْ کے فاعل سے، اَیْ اِقْرَأْ مُنْزَلِیْنَ فِی الْحَرْفِ الَّذِیْ ھُنَا وَاَیْضًا فِی الْعَنْکَبُوْتِ حَالَ کَوْنِكَ مُشَدِّدًا اَیَّاھُمَا۔

(۵۶۹) وَ (حَقُّ) نَـــصِـیْـرٍ کَسْرُ وَاوِ مُسَـوَّمِیْـــ ۲۴ ـنَ قُلْ سَارِعُوْا اَلا وَاوَ قَبْلُ کَــمَا انْجَلا

ترجمہ: اور مکی ، بصری ، عاصم کیلئے مُسَــوِّ مِیْــنَ کے واؤ کا کسرہ مدد کرنے والے کا حق ہے، اور تو کہہ دے کہ سَـــارِعُـوْا جو ہے، (مدنی و شامی کیلئے اس کے سین سے پہلے واؤ ثابت نہیں ہے، یہ اسی طرح ثابت ہے، جس طرح ظاہر اور واضح ہو گیا ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

حَقُّ مبتداء۔ کَسْرُ خبر۔ سَارِعُوْا مبتداء۔ لَا وَاوَ قَبْلَ اَیْ قَبْلَ السِّیْنِ جملہ اس کی خبر۔ کَمَا اِنْجَلَا خبر ثانی۔

توضیح: (۱) سِیْمَۃٌ ، سِیْمٰـی ، سُوْمَۃٌ تینوں علامت کے معنی میں ہیں، کسرہ کی قرأت پر معنی ہیں، حالانکہ وہ فرشتے اپنے نفوس پر نشانی مقرر کرنے والے ہوں گے، جس سے وہ پہچانے جائیں گے، اور فتحہ کی قرأت پر، حالانکہ وہ حق تعالیٰ کی طرف سے نشانی لگائے ہوئے یا بھیجے ہوئے ہوں گے۔

(۲) وَسَارِعُوْا مدنی اور شامی مصاحف میں واؤ کے بغیر ہے، اس لئے ان دونوں قراء کی قرأت پر ان کے مصاحف کے مطابق سَارِعُوْا ہے، اور مکی و عراقی مصاحف میں واؤ مرسوم ہے، لہٰذا باقی قراء کی قرأت واؤ سے ہے، اول صورت میں جملہ مستانفہ ہے، اور دوسری قرأت پر ماقبل کے جملوں وَاَطِیْعُوْا اللّٰہَ وغیرہ پر معطوف ہے۔

(۵۷۰) وَقَرْحٌ بِـضَـمِّ الْـقَـافِ وَالْـقَـرْحُ (صُحْبَۃٌ) ۲۵ وَمَعْ مَدِّ کَـائِنْ کَسْرُ هَـمْزَتِـهٖ دَلَا

ترجمہ: اور (ابوبکر ، حمزہ اور کسائی کی) جماعت نے قَرْحٌ ۲ دونوں جگہ اور اَلْقَرْحُ ۱۸ میں قاف کے ضمہ سے پڑھا ہے، یعنی قُرْحٌ اَلْقُرْحُ اور (مکی کیلئے ساتوں جگہ) کَـائِنْ کے الف مدہ کے ساتھ اس کے ہمزہ کا کسرہ ہے، اور اس نے ڈول بھر کر نکالا ہے (یعنی یہ وجہ کامیاب ہو گئی ہے) اَلْـقَـرْحُ ، اَلْـقُـرْحُ ۔ ضَعْفٍ ضُعْفٍ ۔ کَرْھًا ، کُرْھًا کی طرح دونوں لغت ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۷۱) وَلَا يَـاءَ مَكْسُوْرًا وَّ قُـتِـلَ بَعْدَهُ ۲۶ يُمَدُّ وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ ذُوْ وِلَا

ترجمہ: اورانہی ابن کثیر کیلئے یاءمکسورہ نہیں، (یعنی جو باقین کیلئے ہے) اوراس کے بعد قٰتَلَ مدہ سے پڑھا جاتا ہے، اورانہیں کیلئے قاف کے ضمہ اورتاء کے کسرہ کی بجائے فتحہ متابعت والا ہے، وَبَعْدَهٗ کی قید سے اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ نکل گیا۔

﴿النحووالعربية﴾

قَرْحٌ مبتداء۔ صُحْبَةٌ خبر۔ اَیْ قِرَاءَةُ صُحْبَةٍ ،وَكَسْرِ هَمْزَتِهٖ مبتداء۔ اورضمیر كَائِنْ کیلئے ہے۔ دَلَا خبر۔ اس کا فاعل ضمیر اَلْكَسْرُ ہے۔ مَعَ مد ظرف۔ دَلَا حال۔ وَلَا يَاءَ کی خبر محذوف اَیْ مَـوْجُوْدٌ قَاتَلَ يُمَدُّ مبتداء وخبر۔ بَعْدَهٗ کی ضمیر كَائِنْ کیلئے فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ مبتداء وخبر۔

توضیح: (۱) كَـائِـنْ میں دولغت ہیں، جو كَمْ خبریہ کے معنی میں ہیں، اوردوسری قرأت میں کاف تشبیہ کیلئے ہے، اورنون تنوین کے عوض میں ہے، جوخلاف قیاس نون سے مرسوم ہے، اس لئے شامی اسے وقفاً حذف کردیتے ہیں۔

(۲) سَمَا کیلئے قُتِلَ بِضَمِّ الْقَافِ وَبِحَذْفِ الْاَلِفِ وَبِكَسْرِ التَّاءِ ہے، اوراس قرأت پر فَمَا وَهَنُوْا کی ضمیر ان حضرات کیلئے ہوگی جوشہید نہیں ہوئے تھے، یعنی یہ مجاہدین اتنے بہادر تھے، کہ بہت سوں کے شہید ہوجانے کے باوجودوہ جمے رہے، اوربے ہمت نہیں ہوئے، اور قٰتَلَ اور قُتِلَ دونوں کی اسناد رِبِّيُّوْنَ کی طرف ہے، اورمعنی یہ ہیں، کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مل کر جنگ کرتے ہوئے بہت سے اللہ والے لوگ شہید ہوئے ہیں، سونہ توشہید ہونے سے پہلے ان حضرات نے ہمت ہاری، اورنہ پیچھے باقی رہنے والوں نے کوئی کمزوری دکھائی، تومحمد ﷺ کی امت کوبھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔

(۵۷۲) وَحُرِّكَ عَيْنُ الرُّعْبِ ضَمًّا كَـمَا رَسَا ۲۷ وَرُعْبًا وَّ يَغْشٰى اَنِّـثُوْا شَـائِعًا تَلَا

ترجمہ: اورضمہ کی حرکت دیا گیا ہے، اَلرُّعْبُ اور رُعُبًا کا عین جس طرح یہ ثابت ہے (ہرجگہ شامی اورکسائی کیلئے) اور يَـغْشٰى کوان ناقلین نے تانیث کی تاء سے پڑھا ہے، مشہور ہونے کی حالت میں اس نے پیروی کی ہے (یعنی اَلرُّعْبُ معرفہ ہو، یا رُعْبًا نکرہ ہو، ہرجگہ شامی و کسائی اَلرُّعُبُ اور رُعُبًا عین کے ضمہ سے، اورباقین عین کے سکون سے پڑھتے ہیں، جودونوں لغات ہیں، اورسکون فصیح ہے، اوراولیٰ ہے، يَـغْشٰى حمزہ ، کسائی تانیث کی تاء سے پڑھتے ہیں، اوراس صورت میں مرجع نُعَاسًا ہے، جوقریب بھی ہے، اوراسناد بھی حقیقی ہیں، لہٰذا یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ اصل چھپانے اورڈھانکنے والی چیز نیند ہی ہے، نیز اَمَنَةً مبدل منہ ہونے کی وجہ سے نیۃ ساقط ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربية﴾

رَسَىٰ ، اَیْ ثَبَتَ ۔ ضَمًّا منصوب ۔ بِنَزْعِ الْخَافِضِ اَیْ بِالضَّمِّ کَمَا رَسَا منصوب علی الظرف ۔ یَغْشٰی اَنَّثُوْا کامفعول ہے۔ شَائِعًا تَلَا اس سے دونوں حال ہیں، اَیْ تَابِعًا لِمَا قَبْلَهٗ وَهُوَ اٰمَنَةً۔

فائدہ: جعبریؒ فرماتے ہیں، کہ اَلرُّعُبُ میں عموم رُعْبًا کو ساتھ لانے سے نکلا ہے، علی قاریؒ فرماتے ہیں، کہ ناظمؒ جس جگہ کسی کلمہ کو بلا قید لاتے ہیں، اس سے مراد عموم ہی ہوتا ہے، اور اگر دوسری جگہ اس لفظ کے دوسری طرح پڑھنے پر اجماع ہو، تو پھر وہاں عموم اس مانع کے سبب نہ ہوگا، اور بعض جگہوں میں عموم کی تصریح بحیثیت اٰتی وغیرہ کلمات سے مزید وضاحت کیلئے فرما دیتے ہیں، اس لئے نہیں فرماتے، کہ اس کے بغیر عموم ظاہر نہیں ہوتا، اور ناظمؒ محقق اور مدقق تھے نظم میں صرف اشاروں سے کام لیا ہے، اس شعر میں کَمَا رَسَا سے بھی عموم کی طرف اشارہ کر دیا، گو کہ لفظاً رموز مراد ہیں، پس یہ باب الاستعاذہ میں فَصِلْ اٰبَاهُ وَعَاتُنَا کی طرح ہے، کہ معنی کی رو سے مراد جدا ہے، اور ایک قول پر ہمزہ و فاء لفظاً رموز ہیں۔

(۵۷۳) وَقُلْ كُلَّهُ لِلّٰهِ بِالرَّفْعِ حَامِدًا ۲۸ بِمَا يَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخْلُلَا

ترجمہ: اور تو اللہ تعالیٰ کی طرف تعریف کرنے والا بن کر کہہ دے کہ کُلَّهٗ لِلّٰهِ (ابو عمرو کیلئے لام کے) رفع کے ساتھ ہے، اور بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲ جو ہے، (اس میں حمزہ ، کسائی ، مکی کیلئے) غیب کی یاء نے (پہلے غیب کی) پیروی کی ہے، حالانکہ یہ کثیر الوقوع ہے (یعنی بصری کیلئے کُلَّهٗ اَلْاَمْرَ کی تاکید اور لِلّٰهِ خبر ہے، اور یہی اولیٰ ہے، اور تَعْمَلُوْنَ میں اخوین و مکی کا غیب ماقبل کے کَفَرُوْا اور وَقَالُوْا کے غیب کی مناسبت سے ہے، اور عمّ ، بصری ، عاصم کا خطاب لَا تَكُوْنُوْا میں مؤمنین مخاطبین کی اور اس کے بعد وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ وغیرہ کے خطاب کی مناسبت ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

اَلدُّخْلُلُ اَلدَّخِيْلُ فِى الْاَمْرِ الَّذِىْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔ كُلَّهٗ لِلّٰهِ مبتداء۔ بِالرَّفْعِ خبر۔ حَامِدًا قُلْ کے فاعل سے حال ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مبتداء۔ اَلْغَيْبُ اَیْ فِيْهِ بدل۔ شَايَعَ خبر۔ دُخْلُلًا اَلْغَيْبُ سے حال۔

(۵۷۴) وَمُتُّمْ وَمِتْنَا مِتُّ فِىْ ضَمِّ كَسْرِهَا ۲۹ صَفَا (نَفَرٌ) وِرْدًا وَّحَفْصٌ هُنَا اجْتَلَا

ترجمہ: اور مِتُّمْ مِتْنَا اور مِتُّ جو ہیں (شعبہ ، مکی ، بصری ، شامی کیلئے) ان کے میم کے کسرہ میں ضمہ ہے، ایک جماعت پانی کے گھاٹ کے اعتبار سے صاف ہوگئی ہے، اور حفصؒ نے یہاں (آل عمران ۱۷) میں مُتُّمْ دو جگہ ضمہ کی موافقت کو ظاہر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

مِتُّمْ اور اس کے معطوفات مبتداء۔ صَفَا فعل ماضی اس کا فاعل نَفَرٌ ہے۔ وِرْدًا تمیز فِیْ ضَمٍّ ، صَفَا کا ظرف۔ کَسْرِهَا کی هَا الفاظ ثلاثہ کیلئے ہے جملہ فعلیہ خبر ہے، مبتداء کی، اور حفص هُنَا اجْتَلَا جملہ اسمیہ ہے۔

توضیح: اس باب والے کلمات مِتُّمْ مِتْنَا مِتُّ میں شعبہ اور نفر کیلئے ہر جگہ میم کا ضمہ ہے، اور مدنی ، حمزہ کسائی کیلئے میم کا کسرہ ہے، اور حفصؒ کیلئے جمعًا بین اللغتین کے طور پر یہاں آل عمران دونوں جگہ میم کا ضمہ اور باقی ہر جگہ میم کا کسرہ ہے، اور یہ کلمات ضمہ کی تقدیر پر نَصَرَ سے اور کسرہ کی تقدیر پر سَمِعَ سے ہیں، اور مَاتَ دونوں ہی بابوں سے آتا ہے، اور عموم بلا قید لانے اور اجماعی مانع بھی نہ ہونے سے نکلا ہے، اور جعبریؒ کی رائے میں اس کے ساتھ مِتْنَا اور مِتُّ لانے سے نکلا ہے۔

(۵۷۵) وَبِالْغَيْبِ عَنْهُ تَجْمَعُوْنَ وَضُمَّ فِيْ ۳۰ يُغَلَّ وَفَتْحُ الضَّمِّ اِذْ شَاعَ كُفِّلَا

ترجمہ: (۱) اور مِمَّا تَجْمَعُوْنَ ان (حفص) ہی سے غیب کے ساتھ ہے، اور مدنی ، حمزہ کسائی اور شامی کیلئے اَنْ يُغَلَّ کی یاء میں ضمہ واقع کر، اور اس کے غین کے ضمہ کا فتحہ نقل کیا گیا ہے، اس لئے کہ یہ (علماء میں) مشہور ہوگیا ہے، (یعنی مِمَّا تَجْمَعُوْنَ کو حفص غیب کی یاء سے پڑھتے ہیں، جو كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں مذکور کفار کیلئے ضمیر ہے، اور خطاب باقین کا جانبین کی رعایت سے ہے، یا خطاب مجاہدین کیلئے ہے، اور یہی اولی ہے۔ (۲) اَنْ يَّغُلَّ نافع ، حمزہ ، کسائی ، شامی اَنْ يُغَلَّ بِضَمِّ الْيَاءِ وَبِفَتْحِ الْغَيْنِ پڑھتے ہیں، اور حق وعاصم کی قرأت بِفَتْحِ الْيَاءِ وبِضَمِّ الْغَيْنِ ہے، اور دونوں قرأتوں کا مفہوم میں متحد ہونا ظاہر ہے، یعنی نبی کے لائق ہی نہیں، کہ وہ خیانت کرے، اور مجہول کی قرأت کہ اس کی طرف خیانت کی نسبت کی جائے

﴿النحو والعربیة﴾

تَجْمَعُوْنَ مبتداء۔ بِالْغَيْبِ اس سے حال۔ عَنْهُ خبر۔ اور ضمیر حفص کے لئے ہے۔ فِيْ يَغُلَّ ظرف ، اَيِ الْيَاءِ ضُمَّ فِيْ يَغُلَّ ۔ وَفَتْحُ مبتداء مُضاف۔ الضَّمُّ مضاف الیہ۔ كُفِّلَا خبر۔

(۵۷۶) بِمَا قُتِلُوْا التَّشْدِيْدُ لَبَّى وَبَعْدَهُ ۳۱ وَفِي الْحَجِّ لِلشَّامِيْ وَالْاٰخِرُ كَمَّلَا

ترجمہ: (اور لَوْ اَطَاعُوْنَا) مَا قُتِلُوْا کے میں (ہشام کیلئے) تاء کی تشدید نے لَبَّيْكَ کہی ہے، اور مَا قُتِلُوْا کے بعد والا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا کے اور سورۂ حج (۸ کے ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْا) میں شامی کیلئے بتشدید تاء ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس سورۃ آل عمران کا آخر ۲۰ ع والا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ كَمَّلَا دَرَاكِ (شعر۳۲) کے مرموزین شامی و مکی نے تشدید کو مکمل کیا ہے، تو ان کلمات کا احاطہ کرلے۔

(۵۷۷) دِرَاكِ وَقَدْ قَالَا فِي الْاَنْعَامِ قَتَّلُوْا ۳۲ وَبِالْخُلْفِ غَيْبًا تَحْسَبَنَّ لَهُ وَلَا

ترجمہ: اوران دونوں مکی وشامی نے (انعام ۱۶) میں (قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ) کو تشدید سے پڑھا ہے، اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ آل عمران ۱۷ (ہشام کیلئے) خلف کے ساتھ غیب کی یاء ہے، اس کے لئے ناقلین کی مدد ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

بِمَا اَيْ فِيْ مَا التَّشْدِيْد مبتداء۔ بِمَا قَتَلُوْا ظرف۔ لَبّى خبر۔ وَبَعْدَهُ وَفِي الْحَجِّ عطفان عَلَى الظَّرْفِ لِلشَّامِيْ خبر۔ وَالْاٰخَرُ مبتداء۔ كَمَّلَا خبر۔ دَرَاكَ اسم فعل، اَيْ اَدْرِكْ قَتَلُوْا مفعول۔ قَالَا بمعنی قَرَأَ۔ يَحْسَبَنَّ مبتداء۔ لَهٗ وَلَا جملہ خبر۔

توضیح: (۱) قُتِلُوْا اور قَتَلُوْا کے پانچ کلمات میں اختلاف ہے، جو آل عمران میں تین اور حج وانعام میں ایک ایک ہے، چونکہ شہداء کی فضیلت کا مدار نفس قتل کی نفی پر ہے، نہ کہ اس کے مبالغہ پر لہٰذا تخفیف اولی ہے، اور تشدید صرف تکثیر کیلئے ہے، تعدیہ کیلئے نہیں ہے، ان میں کل چار قرأتیں ہیں۔

﴿۱﴾ ہشام کیلئے پانچوں میں تاء کی تشدید قَتَّلُوْا۔ ﴿۲﴾ ابن ذکوان کیلئے پہلے مَا قُتِلُوْا میں تخفیف، اور باقی چار میں تشدید۔ ﴿۳﴾ مکی کیلئے وَقُتِّلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ آل عمران اور قَتَّلُوْا اَوْلَادَهُمْ انعام میں تشدید اور باقی تین میں تخفیف۔ ﴿۴﴾ باقی پانچ قرأ پانچوں کو تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

(۲) وَلَا تَحْسَبَنَّ آل عمران ۱۷ میں ہشام کیلئے وَلَا يَحْسَبَنَّ غیب کی یاء اور خطاب کی تاء دونوں وجوہ ہیں، اور باقین کیلئے صرف خطاب، غیبت کی صورت میں اَلَّذِيْنَ، يَحْسَبَنَّ کا فاعل ہے، اور اول مفعول محذوف ہے، اَيْ وَلَا يَحْسَبَنَّ الشُّهَدَاءُ اَنْفُسَهُمْ اَمْوَاتًا اور خطاب کی صورت میں فاعل یا تو ہر مخاطب ہے، اور یا نبی ﷺ بالذات اور باقی حضرات بالتبع ہیں۔

نوٹ: وَمَا قَتَلُوْا جو اسی رکوع کا پہلی آیت والا ہے، اس میں نظم کے طرق سے تخفیف پر اجماع ہے اسی لئے ناظمؒ نے بِمَا قُتِلُوْا کہا ہے، وَمَا قُتِلُوْا نہیں فرمایا، یعنی وہ جو واؤ کے بغیر مَا قُتِلُوْا ہے۔

(۵۷۸) وَاِنَّ اكْسِرُوْا رِفْقًا وَيَحْزُنُ غَيْرَ الْاَنْـ ۳۳ ـبِيَاءِ بِضَمٍّ وَّاكْسِرِ الضَّمَّ اَحْفَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ میں اَنَّ کے ہمزہ کا (کسائی کیلئے) آسانی کی حالت میں کسرہ (اور باقین کیلئے فتحہ) پڑھو، اور یَحْزُنُ کو ہر جگہ سوائے سورۃ انبیاء والے (لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ) کے یاء کو ضمہ اور زاء مضمومہ کو (نافع کیلئے) کسرہ دو، اس حال میں کہ تم جامع قرأت ہو، (باقین ہر جگہ فتح یاء اور ضمّ زاء کے ساتھ یَحْزُنُ نَصَرَ یَنْصُرُ سے پڑھتے ہیں، اور نافع سورۃ انبیاء میں اسی طرح پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

وَاَنَّ اِکْسِرُوْا کا مفعول۔ رِفْقًا مصدر بمعنی اَلْحَال، اِکْسِرُوْا کے فاعل سے، اَیْ ذَوِیْ رِفْقٍ وَیَحْزُنُ مبتداء۔ بِضَمٍّ خبر۔ اَحْفَلَا بمعنی حَافِلًا اِکْسِرُوْا کے فاعل سے حال۔ غَیْرَ الْاَنْبِیَاءِ استثناء یَحْزُنُ سے، بمعنی غَیْرَ حَرْفِ الْاَنْبِیَاءِ۔

توضیح: (۱) کسائی کیلئے اِنَّ اللّٰہَ میں ہمزہ کا کسرہ استیناف کی وجہ سے اور باقین کا فتحہ وَفَضْلٍ وَ بِاَنَّ اللّٰہَ کی تقدیر سے ہے، جو بِنِعْمَۃٍ پر معطوف ہے۔

(۲) نافع کیلئے جب یَحْزُنُ واحد مذکر غائب فعل مضارع کا صیغہ ہو، تو انبیاء والے کے سوا ہر جگہ اَحْزَنَ یُحْزِنُ ہے، جیسے وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُھُمْ۔ لَیُحْزِنُنِیْ وغیرہ، یہ تعدیہ میں صریح تر ہے، اور باقین کیلئے حَزَنَ یَحْزُنُ۔ نَصَرَ یَنْصُرُ مجرد سے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہ اجماعاً متعدی ہے۔ اور حَزِنَ یَحْزَنُ وہ مضارع جو سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہو، وَلَا تَحْزَنْ نحل ۱۲۷۔ اور نمل ۷۰۔ اور اس مادہ سے جمع کا صیغہ جیسے وَلَا یَحْزَنُوْنَ سو ان میں سب کیلئے یاء اور زاء کا فتحہ ہے۔

(۳) ابوجعفر کیلئے یَحْزُنُ میں نافع کی قرأت کا عکس ہے، وہ انبیاء والے میں ضمہ وکسرہ اور باقی موقعوں میں فتحہ اور ضمہ پڑھتے ہیں۔

---

(۵۷۹) وَخَاطَبَ حَرْفَا یَحْسَبَنَّ فَخُذْ وَقُلْ ۳۴ بِمَا یَعْمَلُوْنَ الْغَیْبُ (حَقٌّ) وَّ (ذُوْ) مَلَا

ترجمہ: اور یَحْسَبَنَّ کے دونوں کلموں (یعنی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۔ اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ۱۸۰ کو (حمزہ نے) خطاب سے پڑھا ہے، پس تو اسے یاد کرلے، باقین کا غیب ہے) اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۱۸۰ جو ہے، اس میں (مکی ، بصری کیلئے) تو کہہ دے کہ غیب حق اور باعث شرف ہے (اور باقین کیلئے خطاب کی تاء ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

حَرْفًا خَاطِبُ کا فاعل ہے، جو تَحْسَبَنَّ کو مضاف ہے۔ اور تَحْسَبَنَّ مضاف الیہ ہے۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مبتداء۔ اَلْغَيْبِ مبتداء ثانی۔ ای فیہ حَقٌّ اور جملہ خبر یہ ہے۔ مَلَا ہمزہ کی تخفیف ضرورۃً ہے، وهُمُ الْاَشْرَاف۔

توضیح: (۱) اس سورت میں تَــحْسَبَــنَّ میں پانچ جگہ اختلاف ہے، اور یہاں ان میں سے دوسرا اور تیسرا مراد ہے، اور قرینہ یہ ہے، کہ نمبر ا کو شعر نمبر ۳۲ میں بیان کر چکے ہیں، اور نمبر چار و پانچ کا ذکر شعر نمبر ۳۷ ، ۸۳ میں آئے گا، پس اب نمبر دو اور تین ہی رہ گئے اس لئے وہی متعین ہو گئے ۔ نیز غیب کی تقدیر وَلَا يَــحْسَبَــنَّ الــرَّسُــوْلُ اِمْلَاءَ نَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ہے، اور تاء خطاب میں فاعل یا تو نبی ﷺ ہیں، یا ہر مخاطب ہے۔

(۲) بِمَا يَعْمَلُوْنَ میں غیب کی ضمیر باخلین کیلئے ہے، اور اس میں يَبْخَلُوْنَ اور سَيُطَوَّقُوْنَ کی رعایت ہے، اور خطاب کی صورت میں فاعل کفار ہیں، وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا کے قرینہ سے یا خطاب التفات کی وجہ سے ہے۔

(۵۸۰) يَـمِيْـزَ مَعَ الْاَنْــفَــالِ فَــاكْـسِــرْ سُــكُـوْنَــهٗ ۳۵ وَشَـدِّدْهُ بَعْدَالْفَتْحِ وَالضَّمِّ شُـــلْـشُـلَا

ترجمہ: اور حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ میں مع انفال لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ کے (حمزہ ، کسائی کیلئے) اس کی یاء کو کسرہ دو، اور مشدد پڑھو، میم کے فتحہ کے بعد اور یاء کے ضمہ کے بعد حالانکہ یہ لفظ ہلکا اور آسان ہے، یعنی يُمَيِّزَ اور لِيُمَيِّزَ ، مَيَّزَ سے، اور باقی قراء کیلئے مَازَ يَمِيْزُ سے جو بنسبت مَيَّزَ کے قلیل الاستعمال ہے، اور تشدید سے تکثیر کیلئے ہے، نہ کہ تعریف کیلئے۔

﴿النحو والعربية﴾

الشُّلْشُلُ الْخَفِيْفُ۔ يَمِيْزَ مبتداء۔ مَعَ الْاَنْفَالِ اَىْ هُنَا مَعَ الْاَنْفَالِ فَاكْسِرْ سُكُوْنَه ' جملہ خبر واقع ہوا ہے، کوفیین کے مذہب پر خبر پر فاء داخل کی ہے، اور سُكُوْنَهٗ کی هاء اور شَدِّدْهُ کی بھی يَمِيْزَ کیلئے ہے۔ شُلْشُلَا اِكْسِرْ وَشَدِّدْهُ کے فاعل سے حال ہے۔

(۵۸۱) سَــنَـكْـتُـبُ يَــاءٌ ضُــمَّ مَــعْ فَتْـحِ ضَـمِّـهٖ ۳۶ وَقَتْلَ ارْفَـعُـوْا مَـعْ يَـا نَـقُـوْلُ وَفِـــيْـكُـمُلَا

ترجمہ: (امام حمزہ کیلئے) سَنَكْتُبُ میں یاء مضموم اور تاء مفتوحہ (یعنی سَيُكْتَبُ) پڑھو، اور آگے وَقَتْلَهُمْ میں رفع پڑھو۔ نَــقُــوْلُ میں (نون کی بجائے) یاء پڑھنے کے ساتھ تا کہ ان تمام کلمات میں اختلاف کامل ہو جائے (باقین کیلئے سَــنَـكْـتُـبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمْ وَنَقُوْلُ حفص کی طرح معروف ہے وَنَــحْنُ اَغْنِيَاءُ کی رعایت کے پیش نظر اور نون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اور فعل معروف وعید میں بلیغ تر ہیں، لہٰذا یہی اولی ہے، اور حمزہ کی قرأت میں دونوں فعلوں میں مجہول و معروف کا فرق معنی کی جدائی پر تنبیہ کرنے کیلئے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

سَنَكْتُبُ مبتداء۔ يَاءٌ مبتداء ثانی تنوین مضاف الیہ کے عوض ہے، اَیْ يَاؤُهٗ. ضَم خبر۔ مَعْ فَتْحٍ ضَمِّهٖ ظرف۔ وَقَتْلَ اِرْفَعُوْا کا مفعول۔ مَعْ يَاءٍ يَقُوْلُ ظرف۔ فَيَكْمُلَا منصوب بوجہ جواب امر کے۔

(۵۸۲) وَبِالزُّبُرِ الشَّامِيْ كَذَا رَسْمُهُمْ وَبِالْـ ۳۷ كِتٰبِ هِشَامٌ وَّاكْشِفِ الرَّسْمَ مُجْمِلَا

ترجمہ: اور شامی نے جَآءُوْا بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ پڑھا ہے، کہ اہل شام کے مصحف کا رسم اسی طرح ہے، (باقین نے وَالزُّبُرِ پڑھا ہے) اور ہشام نے (وَبِالزُّبُرِ کے بعد) وَبِالْكِتٰبِ پڑھا ہے (اور باقین نے وَالْكِتٰبِ پڑھا ہے) اور تو رسم کو کھول و توضیح کر درانحالیکہ تو عمدہ بات کہنے والا ہے، شامی مصحف میں وَبِالزُّبُرِ تو باء کی زیادتی سے ہے، اور وَبِالْكِتٰبِ میں باء کی زیادتی میں اختلاف ہے، دانیؒ نے کئی طرق نقل کئے ہیں، کہ وَبِالزُّبُرِ شامی مصحف میں باء کی زیادتی سے ہے، اور انہی کی مقنع میں حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کیا ہے، کہ دونوں لفظ یعنی وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ باء کی زیادتی سے ہیں، ناظمؒ نے وَاكْشِفِ الرَّسْمَ میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے، اور باقی مصاحف میں ان دونوں میں باء نہیں، اسلئے ان قرأ کی قرأت باء کے بغیر ہے، فافهم وتأمل۔

﴿النحو والعربية﴾

وَبِالزُّبُرِ الشَّامِيْ مبتداء و خبر۔ اَیْ قِرَاءَةُ الشَّامِيْ، كَذَا رَسْمُهُمْ خبر اور مبتداء۔ بِالْكِتَابِ هِشَام مبتداء و خبر، اَیْ قِرَاءَتُهٗ۔ مُجْمِلًا اِكْشِفْ کے فاعل سے حال۔

(۵۸۳) صِفَا (حَقٌّ) غَيْبِ تَكْتُمُوْنَ يُبَيِّنُنْـ ۳۸ ـنَّ لَا تَحْسَبَنَّ الْغَيْبُ كَيْـفَ (سَمَا) اعْتَلَا

ترجمہ: اور لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ (شعبہ، مکی، بصری کیلئے) ان دونوں میں غیب کی یاء کا حق صاف ہوگیا ہے، (اس میں جانبین کے صیغوں کی رعایت ہے، جو اولی ہے) اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ میں (ابن عامر اور سَمَا چاروں کیلئے) غیب بلند ہوگیا ہے (باقین کے لئے خطاب ہے)۔

(۵۸۴) وَ (حَقًّ) بِضَمِّ الْبَا فَلَا يَحْسَبُنَّهُمْ ۳۹ وَغَيْبٍ وَّفِيْهِ الْعَطْفُ اَوْجَاءَ مُبْدَلَا

ترجمہ: اور فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ باء کے ضمہ اور غائب کے صیغہ سے (مکی و بصری کیلئے) خوب ثابت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا ہے، اور یہ فعل یا تو ماقبل کے فعل پر معطوف ہے، یا اس سے بدل ہوکر آرہا ہے، (اور باقی حضرات کیلئے باء کا فتحہ اور تاء خطاب ہے، اور یَحْسِبُ سین کے فتحہ وکسرہ کا اختلاف بقرۃ شعر۹۳ میں بیان ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

یَكْتُمُوْنَ مبتداء۔ يُبَيِّنُنَّ معطوف بحذف الواو۔ صَفَا حَقٌّ غَيْبٍ جملہ فعلیہ خبر۔ لَا يَحْسَبَن مبتداء۔ اَلْغَيْب مبتداء ثانی خبر محذوف اَیْ فِيهِ۔ كَيْفَ سَمَا اعْتَلَا ظرف۔ حَقًّا مصدر مؤکد۔ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ حَقٌّ کا فاعل، او ر بِضَمِّ الْبَاءِ اس کے متعلق ہے، اور غَيْبٌ معطوف علیہ۔ اور وَفِيهِ الْعَطْف خبر ومبتداء۔ اور هَا تَحْسِبَنَّهُمْ کو راجع ہے۔ اَوْجَاءَ مُبْدَلًا جملہ کا عطف جملہ پر ہے۔ اور ضمیر راجع فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کو ہے۔

توضیح: لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ کی غیبت فَنَبَذُوْهُ کی رعایت کی بناء پر ہے، اور ضمیر اَلَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ میں جو اہل کتاب ہیں، ان کیلئے ہے، اور وہ غائب ہیں، اور خطاب اس لئے ہے، کہ اس میں ان کے اس خطاب کی حکایت ہے، جو اقرار لیتے وقت کیا گیا تھا، وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ الخ کی طرح

(۵۸۵) هُنَا قَـتَـلُوْا اَخِّرْ شِـفَـاءً وَّبَعْدُ فِيْ ٣٠ بَرَاءَةَ اَخِّرْ يَـقْـتُلُوْنَ شَـمَرْدَلَا

ترجمہ: یہاں آل عمران ۱۹۵ع میں وَقٰتَلُوْا کو قُتِلُوْا سے مؤخر کردے (حمزہ، کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ شفا دینے والا ہے، اور اس کے بعد سورۃ توبہ ۱۱۱ع میں وَيَقْتُلُوْنَ کو وَيُقْتَلُوْنَ سے مؤخر کردے (حمزہ و کسائی کیلئے) اس حال میں کہ تو ہلکا اور متواضع ہے، پس حمزہ و کسائی کیلئے یہاں وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور توبہ میں وَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ ہے، یعنی دونوں جگہ اول فعل مجہول اور ثانی معروف ہے، اور باقی کے لئے اس کے برعکس اول فعل معروف، اور ثانی مجہول ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الشَّمَرْدَلُ ، اَلْخَفِيْفُ قَاتَلُوْا اَخِّرْ کا مفعول ہے۔ شِفَاءً مصدر بمعنی حال، اَیْ ذَا شِفَاءٍ ۔ هُنَا ظرف الفعل ہے۔ وَيَقْتُلُوْنَ اَخِّرْ کا مفعول ثانی ہے۔ اور شَمَرْدَلًا اس کے فاعل سے حال ہے۔

(۵۸۶) وَيَـاٰتُهَـا وَجْهِـيْ وَاِنِّـيْ كِلَاهُـمَـا ٣١ وَمِـنِّـيْ وَاجْـعَـلْ لِّـيْ وَاَنْـصَـارِيْ الْـمَلَا

ترجمہ: اور اس سورۃ کی یاءات اضافت وَجْهِيَ لِلّٰهِ ۲ع اور اِنِّيْ اُعِيْذُهَا ۴ع، اِنِّيْ اَخْلُقُ ۵ع میں دونوں، اور مِنِّيْ اِنَّكَ اور اِجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً ۴ع، اور اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ ۵ع، کی ایسی چھ یاءات ہیں، جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

معتبر ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

یا اتُّھا مبتداء۔ وَجْھِیَ اور اس کے بعد کی سب خبر۔ کِلَا ھما تاکید۔ المَلَا اَنْصَارِیْ کی صفت۔

توضیح: سورۃ آل عمران بحمد اللہ و بکرمہ مکمل ہوئی اس میں یاءات اضافت جن میں اختلاف ہے، کل چھ ہیں، ذیل کے جدول میں فتحہ و سکون پڑھنے والے حضرات کو بیان کیا جاتا ہے۔

جدول یاء ات اضافت (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ پڑھنے والے قرأ	سکون پڑھنے والے قرأ
۱	وَجْھِیَ لِلّٰهِ	۲	مدنی، شامی، حفص	مکی، بصری، شعبہ، حمزہ، کسائی
۲	مِنِّیْ اِنَّكَ	۴	مدنی، بصری	مکی، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۳	اِجْعَلْ لِّیْ	۴	مدنی، بصری	مکی، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۴	وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا	۴	مدنی	مکی، بصری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۵	اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ	۵	مدنی	مکی، بصری، شامی، عاصم، حمزہ، کسائی
۶	اَنِّیْ اَخْلُقُ	۵	حرمی، بصری	شامی، عاصم، حمزہ، کسائی

یاءات زوائد دو ہیں: (۱) وَمَنِ اتَّبَعَنِ ی مدنی و بصری وصلًا۔ (۲) وَخَافُوْنِ ی بصری وصلًا اثبات یاء ہے۔

ادغام کبیر: اکاون ۵۱۔ مثلین پچیس ۲۵۔ متقاربین چھبیس ۲۶۔ اور صغیر جائز مختلف فیہ سترہ ۱۸ ہیں۔

جدول ادغام صغیر (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قرأ
۱	فَاغْفِرْ لَّنَا	۲	سوسی بلا خلاف، دوری خلاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲	وَيَغْفِرْلَكُمْ	۳	
۳	قَدْجِئْتُكُمْ	۵	ہشام، بصری، حمزہ، کسائی
۴	وَاَخَذْتُمْ	۹	مکی، حفص کے علاوہ سب کے لئے
۵	اِذْتَقُوْلُ	۱۳	ہشام، بصری، حمزہ، کسائی
۶	وَمَنْ يُرِدْثَوَابَ	۱۵	بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۷	〃	〃	〃
۸	رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا		بصری
۹	وَلَقَدْصَدَقَكُمْ	۱۶	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۱۰	اِذْتَحُسُّوْنَهُمْ		
۱۱	اِذْتُصْعِدُوْنَ		〃
۱۲	وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ	۱۷	بصری دوری کا خلاف
۱۳	وَمَنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ	۳	ابوالحارث
۱۴	قَدْ جَمَعُوْا	۱۸	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۱۵	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ	۱۹	〃 〃 〃 〃
۱۶	قَدْجَاءَكُمْ		〃 〃 〃 〃
۱۷	وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ	۱۷	〃 〃 〃 〃
۱۸	فَاغْفِرْ لَنَا	۲۰	دوری بخلاف اورسوسی

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	اَلْكِتَابَ بِالْحَقِّ	۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲	اِلَّاهُوَ وَّالْمَلٰئِكَةُ	۲
۳	وَيُعَلِّمُ مَّا	۳
۴	رَّبَّكَ كَثِيْرًا	۴
۵	يَقُوْلُ لَّهٗ	۵
۶	فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا	۵
۷	اَلْحَوَارِيُّوْنَ نَّحْنُ	۵
۸	ثُمَّ قَالَ لَّهٗ	۶
۹	يَقُوْلُ لِلنَّاس	۸
۱۰	اَسْلَمَ مَّنْ	۹
۱۱	وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ دونوں وجوه	۹
۱۲	اَلْعَذَابَ بِمَا	۱۱
۱۳	رَحْمَةُ اللّٰهِ هُمْ	۱۰
۱۴	تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	۱۳
۱۵	وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	۱۲
۱۶	اَلرُّعْبَ بِمَا	۱۶
۱۷	مِنْ قَبْلُ لَفِيْ	۱۷
۱۸	اَلَّذِيْنَ نَافَقُوْا	۰
۱۹	وَقِيْلَ لَّهُمْ	۰
۲۰	قَالَ لَّهُمْ	۰
۲۱	اَلَّا يَجْعَلَ لَّهُمْ	۰
۲۲	مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ	۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۲۳	اَلنَّارُ رَّبَّنَا	۲۰
۲۳	لَا أُضِيعُ عَّمَلَ	״

جدول ادغام کبیر متجانسین ،متقاربین (سورۃ آل عمران)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	زُيِّنَ لِّلنَّاس	۲
۲	وَالْحَرْثُ ذَّالِكَ	۳
۳	لِيَحْكُمَ بَّيْنَهُمْ	۳
۴	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِّمَا	۴
۵	قَالَ رَّبِّ	״
۶	قَالَ رَّبِّ	״
۷	قَالَ رَّبِّ اجْعَلْ لِّيْ	״
۸	اَلْقِيمَةُ ثُّمَّ	۸
۹	فَاحْكُمُ بَّيْنَكُمْ	٦
۱۰	وَالنُّبُوَّةُ ثُّمَّ	۸
۱۱	وَنَحْنُ لَّهُ	۹
۱۲	مِنْ بَعْدُ ذَّلِكَ	۹
۱۳	مِنْ بَعْدُ ذَّلِكَ	۱۰
۱۴	يُرِيدُ ظُّلْمًا	۱۱
۱۵	اَلْمَسْكَنَةُ ذَّلِكَ	۱۲
۱٦	كَمَثَلُ رِّيحٍ	״

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۱۷	يَغۡفِرُ لِّمَنۡ يَّشَآءُ	۱۳
۱۸	وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ	〃
۱۹	صَدَقَكُمُ اللّٰهُ	۱۶
۲۰	الۡاٰخِرَةُ ثُمَّ	۱۶
۲۱	الۡقِيٰمَةُ ثُمَّ	۱۷
۲۲	وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا	〃
۲۳	اَلَّا تُؤۡمِنُ لِّرَسُوۡلٍ	۱۹
۲۴	مَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ	〃
۲۵	الۡغُرُوۡرِ لَتُبۡلَوُنَّ	〃
۲۶	وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ	۲۰

المرسوم : (سورة آل عمران) مِنۡهُمۡ تُقٰةً ، اجماعًا بالیاء اور حَقَّ تُقٰتِهٖ مصاحف عراق میں یاء کے حذف سے اور علامہ دانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے بعض مصاحف میں الف سے تُقَاتِهٖ اور بعض میں بغیر الف دیکھا ہے ۔ اَفَائِنۡ کا ہمزہ مبتدلہ بصورت یاء اور اس سے پہلے الف زائدہ سے لَاِلَى اللّٰهِ تُحۡشَرُوۡنَ ، میں لام تاکید کے بعد بعض مصاحف میں دو الف مرسوم ہیں ۔ ایک شکل ہمزہ اور ایک زائدہ، اور اکثر مصاحف میں ایک ہی الف ہمزہ کی صورت سے مرسوم ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النِّسَآء

یہ سورت مدنی ہے، اسکی کل آیات اتفاقی ایک سو چھتر ۱۷۶ ہیں، دو میں اختلاف ہے۔ شامی ایک سو ستتر ۱۷۷ کوفی ایک سو چھتر ۱۷۶ ۔ اور حجازی اور بصری ایک سو پچھتر ۱۷۵ ہیں، اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ پر کوفی و شامی اور فَيُعَذِّبُهُمْ عذابا اَلِيْمًا (ع ۲۰) شامی آیت ہے، فواصل مَتَالَّ کے چار حرف ہیں، اور يـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا سے ونساء تک کل وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بائیس ہیں، قالون مع کی چالیس ۴۰ ، ورش بیالیس ۴۲ ، بسم اللہ پر تیس ۳۰ ، اورترک پر بارہ ۱۲ ، دُوری آٹھ ۸ ، سوسی اور شامی چار ۴ چار ۴ عاصم و کسائی دس ۱۰ دس ۱۰ ، خلف اور خلاد دو ۲ دو ۲ ۔

(۵۸۷) وَكُوْفِيُّهُمْ تَسَاءَلُوْنَ مُخَفَّفًا ۱ وَحَمْزَةُ وَالْاَرْحَامَ بِالْخَفْضِ جَمَّلا

ترجمه: اور ان میں سے کوفیین نے تَسَآءَلُوْنَ (کے سین) کو بلا تشدید ہونے کی حالت میں (تَسَآءَلُوْنَ) پڑھا ہے، اور حمزہ نے وَالْاَرْحَامِ (میم) کو جر سے خوبصورت بنادیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كُوْفِيُّهُمْ مبتداء۔ تَسَاءَلُوْنَ خبر، اَیْ قَرَءُوْا تَسَآءَلُوْنَ مُخَفَّفًا حال۔ وَحَمْزَةُ مبتداء۔ جَمَّلا خبر۔ وَالْاَرْحَامُ مفعول۔ بِالْخَفْضِ جَمَّلَا سے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) تَسَاءَلُوْنَ اصل میں تَتَسَآءَلُوْنَ تھا، پھر اول تا ثانی میں مدغم ہوگئی، اور تخفیف کی وجہ سے ایک کو حذف کردیا، اور اصل کے قریب ہونے کی وجہ سے تشدید عمدہ تر ہے۔

(۲) وَالْاَرْحَامُ نصب سے جار مجرور کے محل پر معطوف ہے، اَیْ تَسَاءَلُوْنَ اللّٰهَ وَالْاَرْحَامَ یعنی تم لوگوں سے اپنے حقوق اللہ کے نام سے بھی مانگتے ہو، اور رشتوں کا واسطہ دیکر بھی، یا اسم اللہ پر معطوف ہے، اَیْ وَاتَّقُو اللّٰهَ ، وَاتَّقُو الْاَرْحَامَ یعنی اللہ سے ڈرو، ان کی حدود سے تجاوز نہ کرو، اور ارحام رشتہ داروں سے ڈرو، رشتہ قطع نہ کرو۔ اور جر کی صورت میں واؤ قسمیہ ہے، جو جر دیتی ہے، اور اِنَّ اللّٰهَ قسم کا جواب ہے۔

(۵۸۸) وَقَصْرُ قِيَمًا (عَمَّ) يَصْلَوْنَ ضُمَّ كَمْ ۲ صَفَا نَافِعٌ بِالرَّفْعِ وَاحِدَةً جَلا

ترجمه: اور لَكُمْ قِيَمًا کا قصر یعنی حذف الف (نافع و شامی) کیلئے عام ہے، اور وَسَيَصْلَوْنَ (شامی و شعبہ کے لئے) یاء کو ضمہ دے، اور یہ ضمہ کس قدر پاکیزہ ہے (باقی کا یاء کا فتحہ ہے) اور نافع وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً میں وَاحِدَةٌ رفع کے ساتھ پڑھتے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں، (باقی منصوب پڑھتے ہیں)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

جَلَا اَیْ کَشَفَ قَصْرُ مبتداء مضاف۔ قِیَامًا مضاف الیہ۔ عَمَّ خبر۔ یُصْلَوْنَ ضَمَّ مبتداء وخبر۔ کَمْ منصوب علی الظرف، اَیْ کَمْ مَرَّۃٍ۔ صَفَا فعل ماضی۔ نافع مبتداء۔ جَلَا اس کی خبر۔ وَاحِدَۃً جَلَا کا مفعول۔ بِالرَّفْعِ اس سے متعلق ہے۔

توضیح: (۱) اخفش اور کسائی کی رائے پر قِیَامُ اور قِیَمْ اور قِوَامُ اور قِوَمْ چاروں مصدر ہیں، جو اصل کی رُو سے ثبات اور دوام کے معنی میں ہیں، ہر وہ چیز جس سے دوسری کی مصلحتیں درست ہوں، اور اس کے باقی رہنے کا ذریعہ بنے، اور قِیَام اور قِیَمْ یہاں اموال کی، اور مائدۃ ۱۳ میں کعبہ کی اور انعام میں قِیَمًا اور قَیِّمًا دِیْنًا کی صفت میں آیا ہے، جو مُسْتَقِیْمًا کے معنی میں ہے، یعنی درست اور صحیح دین پس نافع کیلئے صرف یہاں اور شامی کیلئے تینوں میں قِیَمًا ہے، اور رسم الف کے حذف سے ہے، دونوں قراآت صراحۃً اور تقدیرًا رسم کے موافق ہیں۔

(۲) وَسَیُصْلَوْنَ شامی، شعبہ کیلئے مجہول سے اور مصدر سے فعل مجہول بھی کثرت سے آتا ہے، باقی کیلئے معروف سے جو اصل بھی ہے، اور ڈرانے میں بلیغ تر بھی اس لئے یہی اولی ہے۔

(۳) وَاحِدَۃً نصب سے، فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً کی مناسبت سے اولی ہے، رفع میں کَانَ تامہ ہے، جس کے سبب عدم اضمار ہے، تقدیرًا اَیْ وَقَعَتْ وَاحِدَۃٌ، اور نصب میں کَانَ اپنے اکثر استعمال کے موافق ناقصہ ہے، اور تقدیر وَاِنْ کَانَ الْوَارِثُ وَاحِدَۃً ہے۔

---

(۵۸۹) وَیُوْصِیْ بِفَتْحِ الصَّادِ صَحَّ کَمَا دَنَا ۳ وَوَافَقَ حَفْصٌ فِی الْاَخِیْرِ مُجَمَّلَا

ترجمہ: اور یُوْصِیْ (بِھَا دونوں جگہ شامی، ابوبکر، مکی کیلئے) صاد کے فتح (اور الف) کے ساتھ ہو کر اسی طرح صحیح ہو گیا ہے، جس طرح یہ (نقلاً قریب ہو گیا ہے، اور حفص نے صرف آخر والے میں فتح میں ان کی موافقت کی ہے، حالانکہ یہ خوبصورت بنا دیے گئے ہیں، (پس یہاں تین قرأتیں ہیں۔

(۱) مکی، شامی، ابوبکر کیلئے دونوں جگہ یُوْصٰی بِھَا صاد کے فتح والف سے۔

(۲) حفص کیلئے اول میں یُوْصِیْ بِھَا صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے جو ضد سے نکلا۔ اور آخر والے میں یُوْصٰی بِھَا صاد کے فتح والف کے بیان سے نکلا۔

(۳) باقین مدنی، بصری اخوین کیلئے دونوں میں یُوْصِیْ بِھَا صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے، جو ضد سے نکلا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ معروف اصل ہے، اور فاعل کے حذف سے اس کا اضمار آسان تر ہے، اس لئے یہی قرأت اولی ہے، مجہول کی قرأت میں نائب فاعل بِهَا ہے، اور حفص نے دونوں لغات جمع کئے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يُوْصِیْ مبتداء۔ بِفَتْحِ الصَّادِ حال۔ صَحَّ خبر۔ كَمَا دَنَا خبر کا ظرف ہے۔ حَفْصٌ وَافَقَ کا فاعل مُجْمَلًا فاعل سے حال ہے۔

(۵۹۰) وَفِیْ اُمِّ مَعْ فِیْ اُمِّهَا فَلِاُمِّهِ ۞ لَدَی الْوَصْلِ ضَمُّ الْهَمْزِ بِالْكَسْرِ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ زخرف ۴ نے جو فِیْ اُمِّهَا رَسُوْلًا قصص ۵۹ اور فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ اور فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ نساء ۱۱ سمیت ہے (حمزہ ، کسائی کیلئے ان چاروں کی) ہمزہ کے ضمہ نے وصل میں (فِیْ کو اُمّ سے ملاکر) کسرہ کے ساتھ جلدی کی ہے (پس یہ چاروں میں فِیْ اِمِّ پڑھتے ہیں، اور باقی چھ قراُ وصل و وقف میں ہمزہ مضمومہ سے فِیْ اُمِّ پڑھتے ہیں، نیز حمزہ و کسائی بھی اُمِّ الْكِتٰبِ یا اُمِّهَا رَسُوْلًا سے فِیْ کے بغیر اعادہ کریں تو باقین کی طرح ضمہ اُمِّ الْكِتٰبِ اور اُمِّهَا پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

شَمْلَلَ ، اَسْرَعَ ۔ فِیْ اُمِّ مبتداء۔ ضَمُّ الْهَمْزِ مبتداء سے بدال الاشتمال۔ شَمْلَلَا خبر۔ بِالْكَسْرِ اس سے متعلق۔ لَدَی الْوَصْلِ حال۔

(۵۹۱) وَفِیْ اُمَّهَاتِ النَّحْلِ وَالنُّوْرِ وَالزُّمَرْ ۞ مَعَ النَّجْمِ شَافٍ وَّاكْسِرِ الْمِیْمَ فَیْصَلَا

ترجمہ: اور نحل ۷۸ اور نور ۶۱ اور زمر ۶ کے اس بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اور بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ جو نجم ۳۲ کے بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ سمیت ہے، ان میں (حمزہ ، کسائی ہی کیلئے) وصلاً ہمزہ کا ضمہ کسرہ سے بدل کر شفا دینے والا ہے، اور تو (صرف حمزہ کیلئے ان چاروں کی) میم کو بھی کسرہ دے، حالانکہ تو (اس میم کے کسرہ سے حمزہ و کسائی کی قرأت میں) جدائی کرنے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فِیْ اُمَّهَاتِ خبر۔ مبتداء محذوف۔ نحل تا نجم مضاف الیہ ہیں۔ وَالزُّمَرْ میں سکون ضرورۃ ہے۔ شَافٍ مبتداء اَیْ كَسْرُ شَافٍ فَیْصَلًا وَاكْسِرِ الْمِیْمَ سے حال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

توضیح: اُمَّھٰتِکُمْ میں حمزہ کسائی کیلئے ہمزہ کا کسرہ ماقبل سے وصل کی صورت میں متصل کسرہ کی مناسبت سے ہے، اور حمزہ میم کا بھی کسرہ ہمزہ کے کسرہ کی وجہ سے پڑھتے ہیں، جو مناسبت کی مناسبت ہے، امالہ للامالہ کی طرح، بِھِمُ الْاَسْبَابِ وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہے، اور اگر ماقبل سے جدا ہو جائے پھر باقی حضرات کی طرح ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہی دونوں حضرات پڑھتے ہیں، اور باقی پانچ قراء وصل وفصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہی پڑھتے ہیں، جو اصل کے موافق اور لغت کی رُو سے فصیح تر ہے، اور یہی اولیٰ ہے۔

(۵۹۲) وَیُدْخِلْهُ نُوْنٌ مَعْ طَلَاقٍ وَّ فَوْقُ مَعْ ٭ یُکَفِّرْ یُعَذِّبْ مَعْهُ فِی الْفَتْحِ اِذْ کَلَا

ترجمہ: اور یُدْخِلْهُ نساء۲ دونوں جگہ مدنی، شامی کیلئے) نون سے ہے، جو سورۃ طلاق۲ع کے یُدْخِلْهُ اور اس (سورۃ طلاق) کے اوپر والی (سورۃ تغابن کے یُدْخِلْهُ) سمیت ہے، جو یُکَفِّرْ عَنْهُ کے ساتھ ہے، اور سورۃ فتحا میں اس یُدْخِلْهُ کے ساتھ یُعَذِّبْهُ ہے، اس لئے کہ اس نقل کو محفوظ کیا ہے، (ان سات فعلوں میں جو ۱ تا ۳ نساء۲ میں دوجگہ طلاق۲، ۴، ۵ یُکَفِّرْ عَنْهُ سَیِّئَاتِهٖ وَیُدْخِلْهُ تغابن۱، ۷ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور یُعَذِّبْهُ عَذَابًا دونوں فتحا۲ مدنی و شامی ساتوں میں یاء کی بجائے نون پڑھتے ہیں اور چونکہ ترغیب وترہیب دونوں کے اعتبار سے نون بلیغ تر ہے، اس لئے یہی اولیٰ ہے، اور اگر یاء ماقبل کے مناسب ہے، تو پھر نون میں التفات ہے، جو علم بدیع کی خوبیوں میں ہے، حق وکوفیین کیلئے ساتوں کی یاء ہے۔

نوٹ: شعر میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے نساء کے ساتھ معًا کی قید نہیں لا سکے، مراد دونوں ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

یُدْخِلْهُ مبتداء۔ نُوْنٌ خبر اَیْ ذُوْنُوْنٍ فَوْقُ اَیْ فَوْقَ الطَّلَاقِ مَعَهٗ کی ھاء نُکَفِّرْ کیلئے ہے۔

(۵۹۳) وَھٰذَانِ ھٰتَیْنِ الَّذَانِ الَّذَیْنِ قُلْ ٭ یُشَدَّدُ لِلْمَکِّیْ فَذَانِکَ دُمْ حُلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے، کہ ھٰذٰنِ اخْتَصَمُوْا حج۲ اور اِنْ ھٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ طٰہٰ۳ اور ھٰتَیْنِ عَلٰی اَنْ قصص۳ اور وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا نساء۳ اور اَرِنَا الَّذَیْنِ فصلت۳ جو ہیں (ان پانچوں کا نون مکی کیلئے) تشدید سے پڑھا جاتا ہے، اور فَذٰنِکَ بُرْهَانٰنِ قصص۳ (کا نون مکی و بصری کیلئے مشدد ہے) تو زیوروں کے اعتبار سے ہمیشہ رہ

﴿النحو والعربية﴾

ھٰذَانِ اور اس کے بعد کے کلمات مبتداء۔ یُشَدَّدُ خبر۔ فَذٰنِکَ مبتداء۔ اس کی خبر یُشَدَّدُ محذوف۔ حُلًا حال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْ ذُوْحُلاً۔

توضیح: اس شعر میں پانچ کلمات میں سے دو اسم موصول اور تین اسم اشارہ ہیں، اور اشارات و موصولات دونوں کو مبہمات کہتے ہیں، جو اشارہ وصلہ کے محتاج ہیں، اور مبنی ہیں، ان میں سے ھٰذَانِ اور ھٰتَیْنِ تثنیہ ہیں، ان میں سے تخفیفاً واحد کا الف حذف ہے، اور اَلَّذَانِ اور اَلَّذَیْنِ بھی تثنیہ ہیں، ان میں سے واحد کی یا تخفیفاً حذف ہوتی ہے، یہ وضعاً تثنیہ کے لئے موضوع ہیں، ان میں نون کی تخفیف و تشدید و حذف تینوں لغت ہیں، اور تخفیف فصیح تر ہے، مکی پانچوں کو اور بصری صرف فَذَانِّکَ کو تشدید سے اور باقین پانچوں کو تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

(۵۹۴) وَضَمَّ هُنَا كَرْهًا وَّ عِنْدَ بَرَاءَةٍ ۸ شِهَابٌ وَّ فِي الْاَحْقَافِ ثُبِّتَ مَعْقِلَا

ترجمہ: اور یہاں سورہ نساء ۳ع میں تَرِثُوْا النِّسَآءَ كَرْهًا کے کاف اور سورۃ براءۃ ۷ع میں طَوْعًا وَّكَرْهًا کے کاف کو (حمزہ و کسائی کیلئے) ستارہ (جیسی روشنی والے قاری) نے ضمہ دیا ہے، اور سورۃ احقاف ۲ع کے كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا دونوں میں یہ کاف کا ضمہ (ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے) جائے پناہ کے اعتبار سے خوب ثابت رکھا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْمَعْقِلُ اَلْحِصْنُ اَلَّذِىْ يَلْجَاُهُ اِلَيْهِ جائے پناہ۔ شِهَابٌ ضَمَّ کا فاعل كُرْهًا مفعول۔ هُنَا وَعِنْدَ بَرَاءَةٍ فعل کا ظرف۔

ثُبِّتَ فعل مجہول۔ اس کا فاعل ضمیر مختلف حروف کیلئے۔ مَعْقِلًا حال یا تمیز۔

توضیح: كَرْهًا کاف کے ضمہ اور فتحہ سے دونوں لغت ہیں، جو مجبور کرنے اور مشقت ڈالنے کے معنی میں ہیں، ابو عمرو اور فراء کے قول پر فتحہ والا جبر کرنے اور ضمہ والا مشقت کے معنی میں ہے، پس اس میں تین قراءتیں ہیں۔ (۱) حمزہ و کسائی کیلئے چاروں میں كُرْهًا بضم الکاف۔ (۲) ابن ذکوان و عاصم کیلئے نسآء اور براۃ میں كَرْهًا فتحہ سے اور احقاف کے دونوں کلموں میں كُرْهًا ضمہ سے اور یہی اولیٰ ہے، جو مقصودی معنی کے موافق تر ہے۔ (۳) سما، ہشام کیلئے چاروں میں كَرْهًا فتحہ ہے۔

(۵۹۵) وَفِي الْكُلِّ فَافْتَحْ يَا مُبَيَّنَةٍ دَنَا ۹ صَحِيْحًا وَّ كَسْرُ الْجَمْعِ كَمْ شَرَفًا عَلَا

ترجمہ: اور تو (مکی اور ابوبکر کیلئے) بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ کی یاء کو ہر جگہ میں فتحہ دے (یعنی نسآء ۳ع، احزاب ۴ع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور طلاق ۱ یہ کل تین ہیں) یہ فتحہ نقل کی رُو سے صحیح ہوکر قریب ہوگیا ہے، اور اس مُبَيِّنَةٍ کی جمع مُبَيِّنَاتٍ کا کسرہ (شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کیلئے) بہت دفعہ بزرگی پر بلند ہوگیا ہے، مُبَيِّنٰتٍ بھی تین ہی جگہ آیا ہے، اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ نور۳۴ و ۴۶ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ طلاق۱۱ میں۔

﴿النحو والعربية﴾

یاء فَافْتَحْ کا مفعول مُبَيِّنَةٌ مضاف الیہ۔ صَحِيْحًا دَنَا کے فاعل ضمیر سے حال ہے۔ کَسْرُ الْجَمْعِ مبتداء۔ اَیْ کَسْرُ یاء الْمَجْمُوْعِ ۔ کَمْ مبتداء ثانی ممیز محذوف ہے، اَیْ کَمْ مَرَّةً ۔ شَرَفًا عَلَا کا مفعول ہے۔ اور عَلَا کَمْ کی خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول کی۔

توضیح: مُبَيِّنَةٍ اور مُبَيِّنٰتٍ واحد اور جمع دونوں کے چھیٹوں کلمات میں۔ ﴿۱﴾ مکی و شعبہ یاء کا فتحہ پڑھتے ہیں۔ ﴿۲﴾ شامی و صحاب کیلئے چھیوں میں یاء کا کسرہ ہے۔ ﴿۳﴾ مدنی اور بصری کیلئے واحد میں کسرہ اور جمع میں فتحہ ہے، اور یہی اولیٰ ہے، اسلئے کہ فاحشہ، زنا و خطاء کا واضح اور ظاہر ہونا مناسب تر ہے تاکہ اس پر سزا وغیرہ کا حکم مرتب ہوسکے، اور آیات کے واضح کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں، اور جو مضامین آیات کی طرف واضح کرنے کیلئے منسوب ہیں، وہ مطاوعت کی بناء پر ہیں۔

خلاصہ یہ کہ فتحہ والے واحد و جمع دونوں اسم مفعول ہیں، اور متعدی سے ہیں، اور واحد کے معنی ہیں، وہ ایسی خطا کریں جو ظاہر کی ہوئی ہو، اور جمع کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو ظاہر کردیا ہے، اور کسرہ والا چھیوں کلمات میں اسم فاعل ہے، جو لازم سے بھی اور متعدی سے بھی ہوسکتا ہے، اَیْ بَيِّنَةٍ جَلِيَّةٍ ایسی خطاء کریں جو ظاہر ہو، اور بَيِّنٰتٍ وَاضِحَاتٍ وہ آیات جو بالکل ظاہر ہوں، اور متعدی سے اَیْ مُبَيِّنَةٍ فَحْشَهَا یعنی جو اپنے فحش کو ظاہر کرنے والی ہے، اور مُبَيِّنٰتٍ لِّلْحَقِّ وہ آیات جو حق کو ظاہر کرنے والی ہیں۔

اَلْجُزْءُ الْخَامِسُ (۵)

(۵۹۶) وَفِيْ مُحْصَنٰتٍ فَاكْسِرِ الصَّادَ رَاوِيًا ۱۰ وَفِي الْمُحْصَنٰتِ اكْسِرْ لَهٗ غَيْرَ اَوَّلَا

ترجمہ: اور تو (الْ کے بغیر والے) مُحْصِنٰتٍ میں (کسائی کیلئے) صاد کو کسرہ دے، حالانکہ تو روایت کرنے والا ہے، اور اَلْمُحْصَنٰتِ (الْ والے) میں بھی انہی کیلئے صاد کو کسرہ دے، سوائے اول وَالْمُحْصِنٰتُ کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحووالعربیہ﴾

فِیْ مُحْصِنَاتٍ اِکْسِرْ کاظرف ہے۔ رَاوِیًا اِکْسِرْ کے فاعل سے حال ہے، دوسرے اکسر کا مفعول محذوف ہے، اَیِ الصَّادَ لَہٗ کی حاء کسائی کیلئے ہے۔ اَوَّلًا مضاف الیہ کی وجہ سے مجرور ہے غیر منصرف ہونے کی وجہ سے جر کی جگہ فتحہ ہے، وزن فعل اور وصف کی وجہ سے ای غَیْرَ حَرْفٍ اول۔

توضیح: کسائی سب سے پہلے قرآن مجید کے وَالْمُحْصَنَاتُ میں تو صاد کا فتحہ ہی پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ ال کے ساتھ ہو یا اَلْ کے بغیر صاد کا کسرہ پڑھتے ہیں، باقین کیلئے سب میں صاد کا فتحہ ہے، اور یہی اولیٰ ہے، جو فصیح تر ہے، اور فتحہ سے اسم مفعول ہے، جس میں اسناد حقیقی فاعل کی طرف ہیں، ای اَحْصَنَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی یعنی حق تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا، اور کسرہ والا اسم فاعل ہے، اور مجازی معنی پر محمول ہے اَیْ اَحْصَنَّ اَنْفُسَهُنَّ یعنی وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھتی ہیں، وَالَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا انبیاء کی طرح۔ اِحْصَان روکنے کے معنی میں ہے، جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے، اور یہ چار معنوں میں قرآن میں آیا ہے۔ ﴿۱﴾ وہ عورتیں جن کا نکاح ہو چکا ہو۔ ﴿۲﴾ جو غلامی سے آزاد ہو چکی ہوں۔ ﴿۳﴾ پارسا عورتیں۔ ﴿۴﴾ وہ باندیاں جو مسلمان ہو چکی ہوں۔

نوٹ: وَالْمُحْصَنٰتُ میں اجماعی فتحہ ہے، اور یہ اُحِلَّ سے پہلے ہے، اس لئے ان کو پہلے بیان کیا ہے، نیز تانیث کی قید سے مُحْصِنِیْنَ نکل گیا، اس میں اجماعاً کسرہ ہے۔

(۵۹۷) وَضَمٌّ وَّكَسْرٌ فِیْ اَحَلَّ (صِـــحَابُـــهٗ) ۱۱ وُجُوْهٌ وَّفِیْ اُحْصِنَّ عَـــنْ (نَفَرٍ ا) لْعُلَا

ترجمہ: وَاَحَلَّ لَكُمْ میں ہمزہ کا ضمہ اور حاء کا کسرہ (اُحِلَّ) پڑھا ہے، اس کے دوستوں (حمزہ و کسائی، حفص) نے جو بڑے معزز ہیں، اور لفظ اُحْصِنَّ میں چند بلند مرتبہ لوگوں سے یہی قرأت (یعنی ہمزہ کا ضمہ اور صاد کا کسرہ (حفص، مکی، بصری، شامی، نافع) کیلئے مروی ہے (یعنی یہ حضرات مجہول کے صیغہ سے اُحْصِنَّ اور شعبہ، حمزہ، کسائی اَحْصَنَّ معروف پڑھتے ہیں)۔

﴿النحووالعربیہ﴾

وَضَمٌّ وَّكَسْرٌ مبتداء۔ صِحَابُهٗ وُجُوْهٌ مبتداء وخبر۔ جو پہلی مبتداء کی خبر ہے۔ فِیْ اُحْصِنَّ معطوف ہے، فِیْ اَحَلَّ پر اَیِ الضَّمُّ وَالْكَسْرُ فِیْ اُحْصِنَّ كَائِنًا عَنْ نَفَرِ الْعَلَا۔

توضیح: (۱) حفص کیلئے دونوں فعل مجہول ہیں، (وَاُحِلَّ اور اُحْصِنَّ ۔ (۲) ابوبکر کیلئے دونوں معروف وَاَحَلَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اور اَحْصَنَّ (۳) حمزہ و کسائی، اول مجہول ثانی معروف وَاُحِلَّ اور اَحْصَنَّ۔ (۴)سَمَا، شامی کیلئے اول معروف ثانی مجہول وَاَحَلَّ اور اُحْصِنَّ۔ اَحَلَّ معروف میں کَتَبَ کتاب اللہ کی رعایت ہے، اور اُحِلَّ مجہول سے حُرِّمَتْ کی رعایت ہے، اَحْصَنَّ معروف سے یعنی وہ خود اپنی آبرو کی حفاظت کرتی ہیں، اور اُحْصِنَّ اَیْ اَحْصَنَهُنَّ غَیْرُ هُنَّ یعنی کسی اور نے ان کی آبرو کی حفاظت کی مکمل تشریح مُحْصَنٰتٍ کے بیان میں گذر چکی ہے۔

(۵۹۸) مَعَ الْحَجِّ ضَمُّوْا مُدْخَلاً خُـــصَّهُ وَسَلْ ۱۲ فَسَلْ حَرَّكُوْا بِالنَّقْلِ رَاشِدُهٗ دَلَا

ترجمه: اور یہاں نسآء ۵ع مُدْخَلاً کَرِیْمًا مع سورہ حج ۸ع کے مُدْخَلاً یَّرْضَوْنَهٗ کے (غیر نافع کیلئے) اہل قرابت نے میم کو ضمہ سے پڑھا ہے، (نافع نے فتحہ سے) اور اس اختلاف کو تو انہی دوسورتوں میں حاص کر، اور وَسَلْ فَسَلْ (مکی و کسائی نے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے سین کو دی ہے، اور ہمزہ کو حذف کیا ہے، اس قرأت کی رہنمائی والا کامیاب ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

الرَّاشِدُ، السَّالِكُ، الطَّرِیْقُ الرُّشْدُ، خُصَّ فعل امر ھا اس کا مفعول ہے، جو راجع ہے مذکور کی طرف دونوں جگہ میں وَسَلْ فَسَلْ حَرَّكُوْا کا مفعول ہے۔ بِالنَّقْلِ اس کے متعلق ہے۔ رَاشِدُهٗ دَلَا جملہ اسمیہ مستانفہ ھا راجع اِلَی النَّقْلِ۔

توضیح: (۱) مُدْخَلاً دونوں صورتوں میں مصدر میمی ہے، یا اسم مکان ہے، ضمہ والا اَدْخَلَ سے، اور فتحہ والا دَخَلَ سے، اور تقدیر فَیَدْ خُلُوْنَ مَدْخَلاً ہوگی۔

(۲) سَاَلَ کے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے واؤ یا فاء آرہی ہو، جیسے وَسْئَلُهُمْ وَاسْئَلُوْا، فَسْئَلِ، فَسْئَلُوْا تو مکی اور کسائی وَسَلْ، فَسَلْ ہمزہ کا فتحہ سین کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں، اور اگر ماقبل واؤ یا فاء نہ ہو، یا امر حاضر کا واحد مذکر غائب یا جمع مذکر غائب نہ ہو، تو پھر نقل نہیں کرتے، جیسے لَا یُسْئَلُ امر نہیں وَلْیَسْئَلُوْا یہ امر غائب ہے، حاضر نہیں، باقی پانچ حضرات نقل نہیں کرتے، اور ہمزہ پڑھتے ہیں، اور وقفاً امام حمزہ کی تخفیف معروف ہے، یہ اولی ہے، کہ قریشی لغت ہے، اور اگر امر حاضر سے پہلے واؤ اور فاء نہ ہو، تو پھر اس میں اجماعاً نقل وحذف ہے، جیسے سَلْ بَنِیْ (بقرہ) سَلْهُمْ (قلم)۔

(۵۹۹) وَفِیْ عَقَدَتْ قَصْرٌ ثَــوٰی وَمَعَ الْحَدِیْـ ۱۳ ـدِ فَتْحُ سُكُوْنِ الْبُخْلِ وَالضَّمِّ شَمْلَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور عَقَدَتْ میں کوفیین کیلئے ایسا قصر ہے، جو قائم ہے (باقین کیلئے عٰقَدَتْ ہے، مفاعلہ سے) اور یہاں (نساء ع٦ ـ حدید ع٦) سمیت دونوں میں حمزہ و کسائی کیلئے بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ اور بِالْبَخْلِ وَمَنْ يَتَوَلَّى خاء کے سکون اور باء کے ضمہ کے بجائے فتحہ سے بِالْبَخَلِ ہے، اس نے جلدی کی ہے، (باقی پانچ کیلئے دونوں جگہ بِالْبُخْلِ ہے، باء کے ضمہ اور خاء کے سکون سے، اول اَسَدِيْ اور ثانی قریشی لغت ہے، اس لئے یہی ثانی اولٰی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَوٰى اَقَامَ شَمْلَلَ اَسْرَعَ قصر مبتداء۔ ثَوٰى صفة ـ فِىْ عَاقَدَتْ خبر۔ فَتح مبتداء۔ سُكُوْنَ مضاف الیہ۔ وَالضَّمّ معطوف۔ شَمْلَلا خبر۔

توضیح: (۱) عَقَدَتْ اور عٰقَدَتْ ہم معنی ہیں، تقدیر عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ عُهُوْدَهُمْ یعنی تمہارے ہاتھوں نے ان سے عہد باندھ لئے ہیں، اور عٰقَدَتْ مفاعلہ سے مشارکت واضح ہے، یعنی تمہارے ہاتھوں نے ان سے اور ان کے ہاتھوں نے تم سے عہد باندھا ہے، ان دو کے سوا باقی ہر جگہ سب کا قصر ہے۔

(۲) اَلْبُخْلُ اور اَلْبَخَلُ دونوں لغت ہیں، حُزْنٌ ، حَزَنٌ ، عُرُبٌ ، عَرَبٌ کی طرح۔

(٦٠٠) وَفِىْ حَسَنَةٌ (حِـرْمِيٌّ) رَفْـعٌ وَّ ضَمُّهُمْ ۱۴ تَسَوّٰى (نَـ)ـمَا حَقًّـا وَّ (عَمَّ) مُثَقَّلا

ترجمہ: وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً میں حرمین والے نافع ، مکی نے رفع پڑھا ہے، (اور باقی نے نصب پڑھا ہے) اور تُسَوّٰى کی تاء میں (عاصم ، مکی ، بصری کا) ضمہ بلند ہوا ہے (باقی نے تاء کا فتحہ پڑھا ہے) اور نافع و شامی کیلئے یہ لفظ تَسَّوّٰى سین کی تشدید سے بلند ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حِرْمِىٌّ رَفْعٍ مبتداء مؤخر۔ فِىْ حَسَنَةٍ خبر مقدم ھاء کا سکون ضرورۃً ہے، اور یہ باب قلب سے ہے، اَىْ رَفَعَ حِرْمِيٌّ ۔ ضَمُّهُمْ مبتداء۔ تَسَوّٰى الضَّم کا مفعول۔ نَمٰى خبر۔ حَقًّا تمیز۔ عَمَّ فعل ماضی، اس کا فاعل ضمیر تُسَوّٰى ہے۔ مُثَقَّلا اس سے حال ہے۔

توضیح: (۱) حَسَنَةٌ رفع کی صورت میں تَكُ تامہ ہے، اور تقدیر وَاِنْ حَصَلَتْ حَسَنَةٌ ہے۔ اور نصب کی صورت میں تَكُ ناقصہ ہے، اور اسکی ضمیر ذَرَّةٍ کیلئے، اور حَسَنَةً خبر ہے۔

(۲) تَسَوّٰى میں تین وجوہ ہیں۔ مکی ، بصری ، عاصم کیلئے لَوْ تُسَوّٰى تاء کے ضمہ اور سین کی تخفیف سے اور یہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولٰی ہے، کیونکہ معدوم کرنے والے حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہیں، اور مجہول سے اصل کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے۔

(۳) حمزہ و کسائی کیلئے تَسَوّٰی تاء کے فتحہ سین کی تخفیف وامالہ محضہ۔

(۴) مدنی و شامی کیلئے تَسَّوّٰی تاء کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور ورش کے لئے اس میں تقلیل بھی ہے۔

(۶۰۱) وَلٰمَسْتُمُ اقْصُرْ تَحْتَهَا وَبِهَا شَفَا ۱۵ وَرَفْعُ قَلِيلٌ مِّنْهُمُ النَّصْبَ كُلِّلَا

ترجمه: اور تو (حمزہ اور کسائی کیلئے) اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ کو اس (سورۃ نساء) کے نیچے (مائدہ ۲) اور اس (سورۃ نساء ۷ع) دونوں میں الف کے حذف سے لَمَسْتُمُ پڑھ، اس قصر نے شفا دی ہے، اور (شامی کیلئے) اِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ (نسآء ۹) کا مرفوع (یعنی لام) نصب کے ساتھ تاج پہنایا گیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

لٰامَسْتُمُ اِقْصِرْ کا مفعول تَحْتَهَا وَبِهَا دونوں اس کے ظرف، دونوں ھاء سورۃ کیلئے ہیں۔ شَفَا جملہ حالیہ۔ قَلِيلٌ مضاف الیہ۔ اَلنَّصْبُ كِلَا کا مفعول۔ جملہ مبتداء کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) لٰمَسْتُمُ میں مفاعلہ مشارکت کیلئے ہے، اور اسناد میاں بیوی دونوں کیلئے ہیں، اور لَمَسْتُمُ میں صرف شوہر کی طرف ہیں، اور ابن عباس ﷺ کے قول پر دونوں جماع کے معنی میں ہیں، اس سے جنبی کیلئے بھی تیمم کا حکم نکلتا ہے، امام ابوحنیفہؒ اور ان کے مقلدین کی رائے پر یہی مختار ہے، اور ابن مسعود ﷺ اور ابن عمر ﷺ کی رائے پر معنی یہ ہیں، کہ مرد اور عورت کے بدن کی ظاہری کھال ایک دوسرے کو چھو جائے، اور امام شافعیؒ اور ان کے مقلدین کی رائے پر یہی مختار ہے، اور بعض کے قول پر الف والا جماع کے اور حذف والا چھونے کے معنی میں ہے، لیکن تَمَسُّوْهُنَّ میں بالا جماع جماع مراد ہے، لَمَسْتُمُ میں قصر صراحۃً اور بالالف تقدیراً رسم کے موافق ہے، قصر والے تَمَسُّوْهُنَّ میں مد، اور مد والے قصر پڑھتے ہیں۔

(۲) اِلَّا قَلِيلٌ کا نصب استثناء کی بناء پر ہے، اَیْ اِلَّا فَرِيْقًا قَلِيلًا اور شامی مصحف کی رسم بھی الف سے ہے، اور رفع مَا فَعَلُوْهُ سے بدل ہونے کی بناء پر ہے، اور غیر شامی کی رسم بھی حذف سے ہے۔

(۶۰۲) وَاَنِّثْ يَكُنْ عَنْ دَارِمٍ تُظْلَمُوْنَ غَيْـ ۱۶ ـبُ شُهْدٍ دَنَا اِدْغَامُ بَيَّتَ فِي حُلَا

ترجمه: اور (كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَكُمْ) میں يَكُنْ کو ایک سنبھلنے والے قاری (حفص و مکی) سے روایت کرتے ہوئے مؤنث پڑھو، (باقی کیلئے مذکر) اور وَلَا تُظْلَمُوْنَ (مکی، حمزہ، کسائی کیلئے) چند شاھدوں کا غیب قریب ہوا ہے، (باقین کا خطاب ہے)، اور بَيَّتَ طَائِفَةٌ میں تاء کا طاء میں ادغام (حمزہ و بصری کیلئے) زیب وزینت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے(باقی اظہار پڑھتے ہیں، اور سوسی کا ادغام پہلے ہی بیان ہو چکا ہے، حمزہ اور دوری اس کلمہ میں ان کے ساتھ ادغام میں شریک ہیں)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

تَكُنْ اَنَّثَ کا مفعول۔ عَنْ دَارِمٍ فِیْ مَحَلِّ الْحَالِ اَیْ مَنْقُوْلًا عِنْدَهٗ تَظْلَمُوْنَ مبتداء۔ غَيْبُ مبتداء ثانی۔ شُهُدٍ مضاف الیہ۔ دَنَا اس کی صفت۔ خبر محذوف، اَیْ فِیْهِ ۔ اِدْغَامٌ مبتداء۔ بَيَّتَ مضاف الیہ۔ فِیْ حُلًا خبر۔

توضیح: تَكُنْ کی تانیث اس لئے ہے، کہ اس کا فاعل مَوَدَّةٌ میں تانیث ہے، اور تذکیر اس لئے کہ تانیث غیر حقیقی ہے، نیز فعل و فاعل میں فصل بھی ہے، نیز مَوَدَّةٌ وُدٌّ کے معنی میں ہے۔

نوٹ: اس شعر میں تین مسئلے بیان فرماتے ہیں، اور کلمہ قرآنی اور قید کے حرف میں رمز کا وہم نہ ہونے کے سبب واؤ فاصل نہیں لائے۔

---

(۶۰۳) وَاِشْمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ قَبْلَ دَالِهٖ ۔ كَاَصْدَقُ زَايًا شَــاعَ وَارْتَاحَ اَشْمُلَا

ترجمہ: اور ہر صاد ساکن جو دال سے پہلے ہو، جیسے اَصْــدَقُ اس میں (حمزہ ، کسائی کیلئے) اشمام زای شائع ہوا ہے، اور یہ اشمام خوبیوں کے اعتبار سے عمدہ اور راحت کا باعث ہوا ہے (یعنی عربیت کی رُو سے پسندیدہ ہے)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

اِشْمَامُ مبتداء۔ سَاكِنٌ قَبْلَ دَالِهٖ صاد کی دونوں صفتیں۔ كَاَصْدَقُ منصوب، ظرف کی وجہ سے۔ وَزَايًا مفعول۔ اِشْمَامُ شَاعَ خبر۔ وَارْتَاحَ عطف۔ شَمُلًا تمیز۔ مَعْنَاهُ اِرْتَاحَ وَحَسُنَ اَخْلَاقًا ۔

توضیح: یہ اشمام صاد اور زاء دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک مرکب حرف بن جاتا ہے، اس کی صحیح اداء اساتذہ سے سن کر سیکھی جاسکتی ہے، اور یہ سورۃ امّ القرآن کے اَلصِّرَاطَ اور صِرَاطَ میں گذر چکا ہے، قرآن مجید میں اس باب کے بارہ کلمات ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱ تا ۲) اَصْدَقُ (نساء ۱۱ع ، ۱۸ع)۔ (۳ تا ۵) يَصْدِفُوْنَ (انعام ۵ع میں ایک اور ۲۰ع میں دو)۔ وَتَصْدِيْقَ (انفال ۴ع)۔ (۷ تا ۸) تَصْدِيْقَ الَّذِیْ (یونس ۴ع ، یوسف ۱۲ع)۔ فَاصْدَعْ (حجر ۶ع) ۔ (۱۰) قَصْدُ السَّبِيْلِ (نحل ۱ع)۔ (۱۱) يَصْدِرَ الرِّعَاۗءُ (قصص ۱۲ع)۔ (۱۲) يَصْدُرُ النَّاسُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

(زلزال) ان سب میں اشمام ہے، اور سَمَا ، شامی ، عاصم سب میں خالص صاد پڑھتے ہیں۔ جو اصل کے موافق ہے، اور نقل سے بھی محفوظ ہے، لہٰذا یہی اولیٰ ہے، حمیم صاد کو خالص زاء سے بدل دیتے ہیں۔

(۶۰۴) وَفِيهَا وَتَحْتَ الْفَتْحِ قُلْ فَتَثَبَّتُوا ۱۸ مِنَ الثَّبْتِ وَالْغَيْرُ الْبَيَانَ تَبَدَّلَا

ترجمہ: اور تو کہدے کہ اس سورت (نساء۱۳ع) میں (دونوں جگہ) اور فَتْحًا کے نیچے (حجرات اع) میں تینوں میں (انہیں حمزہ ، کسائی کیلئے) فَتَبَيَّنُوا کی بجائے فَتَثَبَّتُوا ہے، جو ثبت سے بنا ہے، اور ان کے سوا باقی پانچ نے بیان کو بدل دیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

فِيهَا فَتَثَبَّتُوا کا ظرف۔ هَا سورۃ کیلئے۔ وَتَحْتَ معطوف۔ فَتَثَبَّتُوا مفعول ہے۔ قُلْ کا۔ مِنَ الثَّبْتِ حال۔ اَلْغَيْرُ مبتداء۔ اَلْبَيَانَ مفعول۔ اَی اَبْدَلَ الْبَيَانَ بِالثَّبْتِ۔

توضیح: شعر میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے تثبت اور تبین کی بجائے ثبت اور بیان لائے ہیں، جو ان کا اصلی مادہ ہے، چونکہ یہاں قرأت کو تلفظ سے بیان کیا ہے، اس لئے مادہ کا ذکر کیا ہے، اور اس سے دونوں قرأتوں کے معنی بھی بتا دیے ہیں، کہ پختگی طلب کرو، اور بیان طلب کرو۔

(۶۰۵) وَ(عَمَّ) فَتًى قَصْرُ السَّلَمِ مُؤَخَّرًا ۱۹ وَغَيْرَ اُولِي بِالرَّفْعِ فِي (حَقِّ) نَهْشَلَا

ترجمہ: اور (مدنی ، شامی ، حمزہ کیلئے) اِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ ۱۳ع، کے الف کا حذف قوت والے کو شامل ہو گیا ہے، حالانکہ وہ (السَّلَمَ سب سے) آخر والا ہے، (اور ۱۲ع والا دو جگہ اِلَيْكُمُ السَّلَمَ سب کیلئے الف کے حذف سے ہے) اور غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ نہشل نامی قبیلہ کے حق میں (حمزہ ، مکی ، بصری ، عاصم کیلئے راء کے رفع سے ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

قَصْرُ عَمَّ فعل کا فاعل ہے، اور مفعول فَتًى ہے۔ مُؤَخَّرًا حال مِنَ السَّلَامِ۔ غَيْرُ اُولِیْ مبتداء۔ بِالرَّفْعِ حال۔ فِي حَقِّ خبر۔ نَهْشَلَا مجرور اضافت کی وجہ سے۔ اور فتحہ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے ہے، اس میں علمیت اور وزن فعل ہے۔

توضیح: (۱) مدنی ، شامی ، حمزہ تینوں حضرات سَلَمَ قصر سے پڑھتے ہیں، جو صراحۃً صلح کے معنی میں ہے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراحۃً رسم کے بھی موافق ہے، اور یہ تابعداری اور سلام کرنا اور صلح کی درخواست کرنے کے معنی میں ہے، یعنی جو تمہیں سلام کرے یا صلح کی درخواست کرے، تو اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔

(۲) غَيْرُ رفع کی صورت میں اَلْقَاعِدُوْنَ سے بدل ہے، اس لئے کہ یہ کلام غیر موجب کا مستثنیٰ ہے، اس لئے اس میں بدل اور نصب دونوں درست ہیں (مبرد) اور نصب کی وجہ یہ ہے، کہ یہ اَلْقَاعِدُوْنَ سے مستثنیٰ ہے، یا اس سے حال ہے۔

(۶۰۶) وَنُـؤْتِـيْـهِ بِالْيَا فِـيْ حِـمَـاهُ وَضَمُّ يَدْ ۲۰ خُلُوْنَ وَفَتْحُ الضَّمِّ (حَقٌّ) صِـرًا حَلَا

ترجمہ: اور فَسَوْفَ يُؤْتِيْهِ یاء کے ساتھ (حمزہ و بصری کیلئے) اپنی حفاظت میں ہے، (باقی پانچ نون کے ساتھ نُؤْتِيْهِ پڑھتے ہیں) اور فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ اس سورت میں یاء کا ضمہ اور خاء کے ضمہ کا فتحہ (مکی ، بصری ، شعبہ کیلئے) مجتمع اور شیریں پانی کا حق ثابت ہوا ہے (باقی بصیغہ معروف يَدْخُلُوْنَ پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

الصِّرَ مَاءُ الْمُجْتَمِعُ - يُؤْتِيْهِ بِالْيَاءِ مبتداء وخبر۔ يَدْخُلُوْنَ مضاف الیہ بمعنی فِيْ۔ وَفَتْحُ الضَّمِّ مبتداء پر معطوف ہے۔ حَقٌّ خبر۔ حَلَا صِرًا کی صفت۔

(۶۰۷) وَفِـيْ مَـرْيَـمَ وَالـطَّـوْلِ الْاَوَّلِ عَـنْـهُـمْ ۲۱ وَفِـي الثَّـانِ دُمْ صَفْوًا وَفِـيْ فَـاطِـرٍ جَلَا

ترجمہ: اور (ان ہی سے قرأ مذکورین یعنی مکی ، بصری ، شعبہ سے) سورۃ مریم میں يَدْخُلُوْنَ اور سورۃ مومن میں پہلا لفظ يَدْخُلُوْنَ بِضَمِّ یاء اور بِفَتْحِ خاء مروی ہے، اور مومن کے دوسرے سَيَدْخُلُوْنَ میں (ضم یاء اور فتح خاء صرف مکی و شعبہ کیلئے ہے) تو ہمیشہ پاکیزہ رہ، اور سورۃ فاطر میں يَدْخُلُوْنَ ضم یاء اور فتح خاء (صرف بصری کیلئے) شیریں ہوا ہے، (باقی تمام صیغہ معروف پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

مبتداء محذوف، اَیْ ضَمُّ يَدْخُلُوْنَ وَفَتْحُ الضَّمِّ فِيْ مَرْيَمَ وَالطَّوْلِ معطوف ہے مَرْيَمَ پر۔ وَعَنْهُمْ خبر۔ ضمیر مذکورین کے لئے۔ اَلْاَوَّلِ کا جر۔ اَلطَّوْلُ سے بدل کی وجہ سے ہے۔ وَفِي الثَّانِيْ کا عطف۔ اَلْاَوَّلُ پر خبر کے طور پر۔ صَفْوًا حال۔ وَفِيْ فَاطِرٍ حَلَا کا عطف ماقبل کے جملہ پر، اور ضمیر يَدْخُلُوْنَ کیلئے ہے۔

توضیح: (۱) شعر ۲۰ ، ۲۱: نُؤْتِيْهِ میں یاء اصل ہے، جو مَرْضَاتِ اللّٰهِ کی مناسبت سے ہے، اور نون التفات کی بنا پر ہے، اور نُوَلِّهٖ کی مناسبت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) يَدْخُلُوْنَ معروف میں اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ کی، اور مجہول میں وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ کی رعایت ہے۔ اور یَدْخُلُوْنَ میں پانچ موقعوں میں اختلاف ہے۔ (۱ تا ۳) يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ (نساء۱۸ع) اور (مریم۴ع) اور (مومن۵ع) جومومن کا پہلا ہے، ان تین میں مکی ، بصری ، شعبہ کیلئے مجہول سے یُدْخَلُوْنَ ہے، باقی کیلئے معروف ہے۔ (۴) سَيَدْخُلُوْنَ (مؤمن۶ع) یہ اس کا دوسرا ہے، اس میں مکی ، شعبہ کیلئے مجہول سے سَيُدْخَلُوْنَ ہے۔ (۵) يَدْخُلُوْنَهَا (فاطر۴ع) اس میں صرف بصری کیلئے يُدْخَلُوْنَهَا مجہول سے، اور عَمَّ صحاب کیلئے پانچوں میں يَدْخُلُوْنَ معروف ہے۔

(۶۰۸) وَيَصَّلَحَا فَاضْمُمْ وَسَكِّنْ مُخَفِّفًا ۲۲ مَعَ الْقَصْرِ وَاكْسِرْ لَامَهٗ ثَـابِتًا تَلَا

ترجمہ: اور تو (کوفیین کیلئے (سَمَا ، شامی کے) اَنْ يَّصَّلَحَا کی یاء کوضمہ دے، اور (اس کے صاد کو) تخفیف سے پڑھنے والا ہونے کی حالت میں ساکن کردے، جو الف کے حذف سمیت ہے، اور اس کے لام کو کسرہ دے جو ثابت ہے، اس کسرہ نے پہلی چار قیدوں کی پیروی کی ہے، (یعنی کوفیین کیلئے اَنْ يُّصْلِحَا اور سما شامی کیلئے اَنْ يَّصَّلَحَا پڑھیں گے)۔

﴿النحو والعربية﴾

يَصَّلَحَا ، فَاضْمُمْ کا مفعول ہے۔ مُخَفِّفًا بِالْكَسْرِ سَكِّنْ کے فاعل سے حال ہے۔ ثَابِتًا ، تَلَا کا مفعول ہے۔

توضیح: کوفیین کی قرأت اَنْ يُّصْلِحَا باب افعال سے ہے، اور یہی اولی ہے، اس لئے کہ عرب اپنے تنازعات میں صلح کرانے کو تَصَالَحَا سے تعبیر کرتے ہیں، اور جب بَيْنَ کا لفظ آتے ہیں، تو پھر اَصْلَحَا بولتے ہیں، جیسے (بقرة۲۳ع) میں فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ ہے، اور یہ صریح رسم کے موافق بھی ہے، اور باقین حضرات کیلئے پانچوں قیدوں کی ضد سے اَنْ يَّصَّالَحَا نکلا، تفاعل سے جو اصل میں يَتَصَالَحَا تھا، پھر تاء کا صاد میں ادغام کردیا، اور یہ لازم ہے، اور صُلْحًا ، تَصَالُحًا کے موقع میں آرہا ہے، یا اسی کا ثلاثی ہے۔

(۶۰۹) وَتَلْوُوْا بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰى وَلَامَهٗ ۲۳ فَضُمَّ سُكُوْنًا لَّسْتَ فِيْهِ مُجَهَّلَا

ترجمہ: وَاِنْ تَلْوُوْا (شامی و حمزہ کیلئے) پہلی واؤ کے حذف سے ہے، اور اس لام ساکن کوضمہ دو، کیونکہ تم اس میں جاہل نہیں کہلاؤگے، (یعنی شامی و حمزہ کیلئے تَلُوْا بروزن تَفُوْا ہے، اور باقی کیلئے تَلْوُوْا بروزن تَفْعُوْا ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

تَلْوُا مبتداء۔ خبر محذوف۔ لَامَهٗ مفعول ہے ضُمَّ کا۔ اَیْ ضُمَّ لَامَهُ السَّاكِنَةَ ۔ فاء زائدہ ہے۔ لَسْتَ فِيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُجَهَّلًا جملہ فِیْ مَوْضِعِ الصِّفَّةِ اَیْ غَیرَ مَنْسُوْبٍ اِلَی الْجَهْلِ۔

توضیح: وَلِیَ یَلِیْ لفیف مفروق ہے، اور لَوٰی یَلْوِیْ لفیف مقرون ہے، اور تَلْوُوْا لفیف مقرون سے ہے، یہ اصل میں تَلْوِیُوْا تھا، پھر تعلیل ہوئی، دونوں معنی میں یکساں ہیں، تَلْوُوْا صراحۃً اور تَلْوُا تقدیراً رسم کے موافق ہے، اس لئے کہ رسم ایک واؤ سے ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ یہ آیت قاضی کے ایک فریق کی طرف مائل ہوجانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یعنی اگر تم فیصلہ میں اپنی زبانوں کے ذریعہ حق سے مائل ہوجاؤ، اور ہٹ جاؤ، اور حق کو چھپاؤ، تو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حرکت سے باخبر ہے۔

(٦١٠) وَنَـزَّلَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (حِصْنُهُ) ٢٤ وَأُنْزِلَ عَنْهُمْ عَاصِمٌ بَعْدُ نُزِّلَا

ترجمہ: اور نُزِّلَ (عَلٰی رَسُوْلِهٖ) جو ہے، (نافع اور کوفیین کیلئے اس کے نون کے) ضمہ اور زاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ اس کا قلعہ ہے، اور اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ (کے ہمزہ کا ضمہ اور زاء کا فتحہ) انہیں (نافع کوفیین) سے ہے، اور عاصم نے ان دونوں لفظوں کے بعد وَقَدْ نُزِّلَ کو (بھی اسی طرح) فتحہ سے پڑھا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

نُزِّلَ مبتداء۔ فَتْحُ الضَّمِّ حِصْنُهٗ جملہ اس کی خبر۔ وَأُنْزِلَ عَنْهُمْ مبتداء و خبر۔ ضمیر حِصْنُ کے مدلول کیلئے ہے۔ عَاصِمٌ مبتداء۔ نُزِّلَا خبر۔ اَیْ بَعْدَ نَزَّ لَا کا ظرف ہے۔

توضیح: شعر ۲۴ میں تین کلمات کا بیان ہے، نَزَّلَ ، اَنْزَلَ اور قَدْ نَزَّلَ۔

(۱) عاصم کیلئے تینوں میں نَزَّلَ ، اَنْزَلَ نون ہمزہ اور زاء کے فتحہ سے، اور یہی اولیٰ ہے، کہ فعل معروف ہے، اور فاعل کے حذف سے مفعول کا حذف عمدہ تر ہے۔

(۲) نافع ، حمزہ ، کسائی کیلئے نمبر ایک اور دو میں تو عاصم کی طرح، اور نمبر تین میں وَقَدْ نُزِّلَ نون کے ضمہ، اور زاء کے کسرہ سے۔

(۳) نفر کیلئے تینوں میں نُزِّلَ اُنْزِلَ ہمزہ مضمومہ اور زاء مکسورہ سے، اور معروف کی ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، جو اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ میں ہے، اور اس میں نَزَّلْنَا الذِّكْرَ اور اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا کی رعایت ہے، اور مجہول میں مَا اُنْزِلَ (البقرۃ) اور مَا نُزِّلَ (نحل ۶ ع) کی رعایت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزء السادس (٦)

(٦١١) وَيَاسَوْفَ نُؤْتِيهِمْ عَزِيزٌ وَحَمْزَةٌ ٢٥ سَيُؤْتِيهِمْ فِي الدَّرْكِ كُوفٍ تَحَمَّلا

ترجمہ: اور حفص کے لئے سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ ۲۱ع کی یاء عزت والی ہے (باقی کی نون ہے) اور سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا ۲۲ع کو حمزہ نے (یاء سے پڑھا ہے، باقی نے نون سے) اور فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ ۲۱ع کی راء کو کوفیین نے اسکان سے نقل کیا ہے، (پس سما، شامی کیلئے فِي الدَّرْكِ راء کے فتحہ سے)۔

﴿النحووالعربيه﴾

یاء مبتداء۔ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ مضاف الیہ۔ عَزِيزٌ خبر۔ وَحَمْزَة مبتداء۔ سَيُؤْتِيهِمْ خبر۔ اَیْ قَرَأَ سَيُؤْتِيهِمْ بِالْيَاءِ۔ كُوفٍ مبتداء۔ تَحَمَّلَا خبر۔ فِي الدَّرْكِ مفعول۔ بِالْإِسْكَانِ حال۔

نوٹ: شعر ۲۶ کے بالاسکان کا تعلق اس شعر سے ہے۔

توضیح: يُؤْتِيهِمْ میں دونوں جگہ غیبت بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ اور بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کی مناسبت سے ہے، اور نون التفات کی بناء پر ہے، فِي الدَّرْكِ میں دونوں لغت ہیں، ابوعبید کی رائے میں فتحہ مختار ہے۔

(٦١٢) بِالْإِسْكَانِ تَعْدُوْ سَكِّنُوْهُ وَخَفَّفُوْا ٢٦ خُصُوْصًا وَّاَخْفَى الْعَيْنَ قَالُوْنُ مُسْهِلَا

ترجمہ: اور لَا تَعْدُوْ ۲۴ع جو ہے، ان اہل اداء نے (نافع کے سوا باقی چھ کیلئے) اس کے عین کو ساکن کیا ہے، اور دال کو تخفیف سے پڑھا ہے، اس کا نزول اس سورۃ کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ہے، اور قالون نے عین کو اختلاس سے پڑھا ہے، حالانکہ وہ آسانی اختیار کرنے والے ہیں۔

﴿النحووالعربية﴾

لَاتَعْدُوْا مبتداء۔ سَكِّنُوْهُ خبر۔ وَخَفَّفُوْا معطوف۔ خُصُوْصًا حال ہے، مفعول کی ضمیر سے۔ قَالُوْنُ اَخْفٰی کا فاعل۔ عَيْنَ مفعول۔ مُسْهِلًا فاعل سے حال۔

توضیح: اَتَعْدُوْا میں چار قرائتیں ہیں۔

(۱) نافع کے سوا باقی چھ کیلئے لَاتَعْدُوْا ۔ عین کے سکون اور دال کہ تخفیف سے یہ نَصَرَ سے ناقص واوی ہے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہود کیلئے ہفتہ کے دن نافرمانی تجاوز کی مطلقاً ممانعت تھی، اور اِذْ يَعْدُوْنَ (اعراف ۲۱ع) میں اجماعاً تخفیف ہے، یعنی نساء میں یہ بتایا، کہ ان کیلئے تجاوز حرام تھا، اور اعراف میں ان کے تجاوز اختیار کر لینے کی خبر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) قالون کیلئے اختلاس یعنی عین کے دوتہائی فتحہ اور دال کی تشدید لَا تَـعَدُّوا ۔ (۳) قالون کیلئے لَاتَـعْدُّوا دال کی تشدید اور عین کے سکون سے ناظمؒ نے اسے بیان نہیں فرمایا، تیسیر میں ہے، کہ قالون سے نص کے طور پر یہی وجہ اولی ہے۔

(۴) ورش کیلئے لَا تَعَدُّوا عین کے فتحہ اور دال کی تشدید سے۔ لَا تَعْدُوا مجرد، اور لَا تَعَدُّوْ افتعال سے ہے، اصل میں لَا تَعْتَدُوا تھا، پھر تاء کا دال میں ادغام ہوا، اور اِعْتِدَاء کے معنی اس نے حد سے تجاوز کیا۔

(۶۱۳) وَفِی الْاَنْبِیَا ضَمُّ الزَّبُوْرِ وَهٰهُنَا ۲۷ زَبُوْرًا وَّفِی الْاِسْرَا لِحَمْزَةَ اُسْجِلَا

ترجمه: اور (انبیاء ۷ع) میں كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ اور یہاں (نساء ۲۳ع) میں دَاوٗدَ زَبُوْرًا کی زاء کا ضمہ حمزہ کیلئے بلا قید کر دیا گیا ہے، (اور باقی چھ راء کا فتحہ پڑھتے ہیں، اور یہ دو لغات میں مشہور تر ہے، اور واحد کا صیغہ ہونے میں معنوی مطابقت بھی ہے، لہٰذا یہی اولی ہے، اور ابن عباس ﷺ نے مضامین کے اعتبار سے اسے جمع کے صیغہ سے پڑھا ہے، جو مختلف مضامین کے اعتبار سے یا ممکن ہے، کہ داؤد علیہ السلام پر مختلف صحف نازل ہوئے ہوں، اس وجہ سے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَسْجَلَ اَطْلَقَ ضَمُّ الزَّبُوْرِ مبتداء۔ فِي الْاَنْبِيَآءِ ظرف۔ وَهَا هُنَا زَبُوْرًا ماقبل پر معطوف۔ وَفِي الْاَسْرَاءِ کا عطف هٰهُنَا پر ہے۔ لِحَمْزَةَ اَسْجَلَا کے متعلق ہے، اور جملہ مبتداء کی خبر ہے۔ اور ضمیر اَلضَّمُّ کے لئے ہے۔

نوٹ: ناظمؒ کے طرق سے اس سورت میں یاء اضافت یا یاء زائدہ کوئی نہیں، البتہ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ ۲۱ع میں آٹھویں امام یعقوب وقفاً یا کو ثابت رکھتے ہیں، اس سورۃ میں ادغام کبیر چھیالیس ۴۶ ہیں۔

مثلین کے پچیس ۲۵ اور متقاربین کے اکیس ۲۱ اور جائز صغیر مختلف فیہ چودہ ہیں، جنہیں ذیل کے جدول میں بیان کیا جاتا ہے۔

جدول ادغام صغير مختلف فيه (سورة النساء)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	قرآء
۱	قَدْسَّلَفَ	۳	بصری، حمزہ، کسائی، ہشام
۲	"	"	" " "
۳	اَوْيَغْلِبْ فَّسَوْفَ	۱۰	بصری، کسائی
۴	حَصِرَتْ صُّدُوْرُهُمْ	۱۲	بصری، حمزہ، ہشام، کسائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۵	فَقَدْضَلَّ	۱۸	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۶	فَقَدْضَلَّ	۲۰	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی
۷	فَقَدْسَاَلُوْا	۲۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۸	فَقَدْضَلُّوْا	۲۳	بصری، شامی، حمزہ، کسائی، ورش
۹	قَدْجَآءَكُمْ	"	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی
۱۰	قَدْجَآءَكُمْ	۲۴	" " " "
۱۱-۱۲	وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ (دونوں)	۵-۷	ابوالحارث
۱۳	نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ	۸	بصری، حمزہ، کسائی
۱۴	بَلْ طَّبَعَ	۲۲	خلادبخلاف اورہشام وکسائی ادغام کرتے ہیں

النشر کی تحقیق پر خلف وخلاّد دونوں سے دو وجوہ ہیں، اور اظہار مشہور تر ہے۔ (قالہ الشیخ فتح محمدؒ)

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ النسآء)

نمبرشمار	کلمات	رکوع
۱	فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا	۱
۲	بِالْمَعْرُوْفِ فَإِذَا	"
۳	بِالْمَعْرُوْفِ فَإِنْ	۳
۴	اَلْغَيْبِ بِمَا	۶
۵	تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ	"
۶	وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ	"
۷	لَا يَظْلِمُ مِّثْقَالَ	"
۸	اَلرَّسُوْلُ لَوْ	"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۹	وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ	۹
۱۰	اَلرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللّٰهَ	〃
۱۱	قِيْلَ لَهُمْ	۱۱
۱۲	اَلْقِتَالُ لَوْلَا	〃
۱۳	حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ	۱۲
۱۴	فَتَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	۱۳
۱۵	فَتَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	〃
۱۶	وَتَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	〃
۱۷	كَذٰلِكَ كُنْتُمْ	〃
۱۸	اَلْكِتٰبَ بِّالْحَقِّ	۱۶
۱۹	الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ	۱۷
۲۰	وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ	۱۵
۲۱	وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَّقِيْرًا	〃
۲۲	لِلْكٰفِرِيْنَ نَّصِيْبٌ	۲۰
۲۳	وَيَقُوْلُوْنَ نُّؤْمِنُ	۲۱
۲۴	اِلَيْكَ كَّمَا	۲۳
۲۵	فِي الْعِلْمِ مِّنْهُمْ	۲۳

جدول ادغام کبیر متجانسین ومتقاربین (سورۃ النساء)

نمبر شمار	ادغام کبیر متجانسین ومتقاربین	رکوع
۱	خَلَقَكُّمْ	۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ	٣
٣	لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	٥
٤	اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ	٧
٥	اَلصّٰلِحٰتُ سَنُدْخِلُهُمْ	-
٦	وَاِلَى الرَّسُوْلُ رَاَيْتَ	٩
٧	وَاسْتَغْفِرْلَهُمُ	-
٨	مِنْ عِنْدِكَ قُلْ	١١
٩	بَيَّتَ طَآئِفَةٌ	-
١٠	لِلْمَلٰئِكَةِ ظَالِمِيْ	١٤
١١	وَالْتَـأْتُ طَآئِفَةٌ اعلال کی بناء پر اظہار اور کسرہ تاء پر ثقیل بخلاف	١٥
١٢	لِتَعْلَمَ بَيْنَ النَّاسِ حرکت (کسرہ) ہونے کی وجہ سے ادغام	١٦
١٣	مَـا تَبَيَّنَ لَـهُ دونوں وجوہ اور جعبری کے قول پر ادغام مشہور تر ہے۔	١٧
١٤	اَلصّٰلِحٰتُ سَنُدْخِلُهُمْ	١٨
١٥	عَلٰى ذَالِكَ قَدِيْرًا	١٩
١٦	يُرِيْدُ ثَوَابَ	-
١٧	لِيَغْفِرَلَهُمْ	١٠
١٨	لِيَحْكُمَ بَيْنَكُمْ	-
١٩	عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا	٢٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰	لِيَغْفِرَلَهُمْ	۔
۲۱	يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلْ	۲۴

المرسوم: (سورۃ النساء) مَاطَابَ مصحف امام میں بالیاء۔ طَيِّبَ ہے۔ اور دیگر مصاحف میں بالالف ہے۔ ضِعٰفًا، اِنٰثًا، فَلَقٰتَلُوْكُمْ، مُرٰغَمًا بحذف الف ہیں۔ اِنِ امْرُؤٌا ہمزہ متطرفہ مرفوعہ بصورت واؤ کے بعد الف مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة

(۱) یہ سورۃ مدنی ہے، البتہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ کی آیت میدان عرفات میں عرفہ کے دن نازل ہوئی ہے۔

(۲) کل آیات: کوفی ۱۲۰۔ حجازی وشامی ۱۲۲ ہیں۔ ۱۲۰ اتفاقی ہیں، اور ۳ میں اختلاف۔ تفصیل ناظمۃ الزہر میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) بِالْعُقُوْدِ۔ اور (۲) عَنْ كَثِيْرٍ پر غیر کوفی۔ اور (۳) فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پر بصری آیت ہے۔

(۳) فواصل لَمْ نُدَبِّرْ کے چھ حروف ہیں۔ (۴) وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ سے بِالْعُقُوْدِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ۵۸۴ ہیں۔ قالون مع مکی ۱۰۸۔ ورش ۲۹۶۔ بِسْمِ اللّٰهِ پر ۲۱۶۔ ترک پر ۸۰۔ بصری ۳۰۔ شامی ۳۰۔ عاصم ۵۴۔ کسائی ۵۴۔ خلف ۲۴۔ اور خلاد ۸۔ تفصیل المکرر الکافی اور شرح سبعہ قرأت میں دیکھیں۔

(۶۱۴) وَسَكِّنْ مَعًا شَنْاٰنُ صَحَّا كِلَاهُمَا ؕ وَفِيْ كَسْرِ اَنْ صَدُّوْكُمْ حَامِدٌ دَلَا

ترجمہ: اور شَنَاٰنُ کو دونوں جگہ (شعبہ و شامی کیلئے) نون ساکنہ کے ساتھ پڑھ (باقین کیلئے بفتح نون ہے) اس لئے کہ نون میں فتحہ واسکان دونوں صحیح ہے، اور اَنْ صَدُّوْكُمْ کے ہمزہ مکسورہ میں (بصری و مکی کیلئے) حمد کرنے والے نے کامیابی پائی ہے (یعنی مکی و بصری نے اِنْ صَدُّوْكُمْ اور باقین نے اَنْ صَدُّوْكُمْ بفتح ہمزہ پڑھا ہے)۔

www.kitabosunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

شَنَاٰنُ سَكِّنْ کا مفعول ہے۔ مَعًا صَحَّا تثنیہ ہے۔ اَیْ اَلْاِسْكَانُ وَالْفَتْحُ اَنْ صَدُّوْكُمْ مبتداء۔ دَلَا صفت۔ فِيْ كَسْرٍ خبر۔ شَنَاٰنُ، شَنِيٌّ، سَمِعَ سے دونوں مصدر ہیں، جس کے معنی ہیں، اس نے سخت دشمنی کی اور یہ مَوْتَانِ اور مَوَتَانِ کی طرح دونوں لغۃً درست ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: اِنْ شرطیہ کی صورت میں تقدیر یوں ہے، اِنْ یَّکُوْنُوْا قَدْ صَدُّوْکُمْ یعنی کفار نے اگر تمہیں مسجد حرام سے روک دیا ہے، تو ان کا یہ قصور تمہیں ان پر ظلم کرنے پر آمادہ نہ کرے، بلکہ اس پر تم مہربانی سے پیش آ ؤ۔ حسن و شامی کیلئے اَنْ مصدریہ ہے، اور تقدیر لِاَنْ صَدُّوْکُمْ ہے، یہی اولی ہے، کہ اس میں تاویل کی ضرورت نہیں، اور معنی یہ ہیں، کہ تمہیں کفار کی دشمنی ان پر ظلم پر آمادہ نہ کرے، کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روک دیا تھا۔

(۶۱۵) مَعَ الْقَصْرِ شَدِّدْ یَاءَ قَسِیَّةً شِـــفَا ۲ وَاَرْجُلِکُمْ بِالنَّصْبِ (عَـــمَّ) رِضًی عَـلَا

ترجمہ: اور قَــاسِیَۃً کی یاء کو (حمزہ کسائی کیلئے مشدد کردے، الف کے حذف کے ساتھ اس نے شفادی ہے، (یعنی قَسِیَّۃً ہے) اور (مدنی شامی کسائی حفص کیلئے) بِرُءُ وْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ ۲ع لام کے نصب کے ساتھ ہے، یہ ایسی پسندیدگی کے اعتبار سے عام ہوگیا ہے، جو بلند ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربیة﴾

یَاءً شَدِّدْ کا مفعول ہے۔ شَفَا اس کی صفت ہے۔ وَاَرْجُلِکُمْ مبتداء۔ عَمَّ خبر۔ رِضًی تمیزیا مفعول۔ اور عَلَا اس کی صفت ہے۔

توضیح: (۱) حمزہ کسائی کیلئے قَسِیَّۃً مبالغہ کا صیغہ ہے، اور صفت مشبہ ہونے کے سبب اس میں دوام بھی ہے، جو کلام الٰہی کی تحریف کرنے والوں کی برائی میں بلیغ تر ہے، اس لئے یہی اولی ہے، اور باقی پانچ کیلئے قاف کے بعد الف، اور یاء کی تخفیف سے قَاسِیَۃً اسم فاعل ہے، جو مبالغہ کے معنی سے خالی ہے، اور اَلْقَسِیَّۃُ (حج) اور لِلْقَسِیَۃِ (زمر) میں الف اور تخفیف پر اجماع ہے، یعنی ویل اور وعید اس شخص کو بھی شامل ہو جائے، جس کے دل میں ذرہ سی بھی سختی ہو۔

(۲) وَاَرْجُلَکُمْ کا نصب وُجُوْھَکُمْ پر معطوف ہونے کی بناء پر ہے، اور جر کی وجہ یہ ہے، کہ یہ بِرُءُ وْ سِکُمْ پر معطوف ہے، یا اس کا عطف وُجُوْھَکُمْ پر ہی ہے، لیکن کسرہ جر جوار کی بناء پر ہے، یعنی اس کے قریب ہی اسم مجرور بِرُءُ وْسِکُمْ ہے، اس کی مناسبت سے اس منصوب کو بھی جر دیا ہے۔

فائدہ: وضوء کے فرائض میں اہل سنت کے ہاں پاؤں کا دھونا فرض ہے، اور روافض کی رائے پر مسح فرض ہے، اور ابن عباس سے بھی مسح منقول ہے، اور احمد اوزاعی، ثوری، ابن جبیر سے منقول ہے، کہ وہ دونوں کو جائز سمجھتے تھے، اور قرآن کی تفسیر جس طرح قرآن ہی سے یا سنت سے ثابت ہے، اسی طرح ایک قرأت دوسری کی مفسر بھی ہوتی ہے، جس طرح قَـدْ کُذِبُوْا کی تفسیر قَدْکُذِّبُوْا نے کردی، اس طرح دونوں قرأتوں پر دھونا ہی فرض ہے، نصب کی صورت میں وُجُوْھَکُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عطف ہے، تو اس قرأت نے جر والی قرأت کی تفسیر کردی، اور یہ جر جوار کے قبیل سے ہے، اور فَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ (نحل) اور وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (حشر) کی نص قرآنی نے بتادیا، کہ حدیث قرآن کی شرح اور تفسیر ہے، اور جو عمل نبی ﷺ سے منقول ہے، وہ یہی کہ آپ نے پاؤں دھوئے، اور مسلم کی حدیث وَيْلٌ لِّلاَ عْقَابِ مِنَ النَّارِ دھونے کی تاکید بھی نکل آتی ہے، اور واضح یہ ہے، کہ آیت اپنے ظاہر معنی پر مبنی ہے، یعنی اس سے بلا تفریق دھونا اور مسح دونوں کا حکم نکلتا ہے، اور دھونے کا حکم حدیث سے ہے، اور شعبی کے اس قول کے بھی یہی معنی ہیں، کہ جبریل تو مسح ہی کا حکم لائے تھے، اور دھونے کا حکم حدیث سے ہے، یعنی آیت میں جو مسح مراد ہونے کا احتمال تھا، حدیث نے اسے رفع کردیا، اور بتادیا کہ پاؤں کا دھونا ہی فرض ہے، یعنی حدیث نے کتاب اللہ کے حکم کی تفسیر کردی، اور اکثر علماء کی رائے یہ ہے، کہ دونوں قرأتوں میں دو حالتوں کا بیان ہے، اگر موزے پہنے ہوئے نہ ہوں تو دھونا فرض ہے، اور موزے پہنے ہوں تو مسح فرض ہے، اور امام شافعیؒ کے ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے، کہ نصب کی قرأت پر ایک کی حالت کو، اور جر کی قرأت پر دوسری جماعت کی حالت کو بتایا ہے، ابوشامہؒ فرماتے ہیں، آیت کی تفسیر اور اعراب کے بارے میں جو اقوال مجھے ملے ہیں، ان میں یہ وجہ سب سے قوی تر ہے، کہ نصب کی صورت میں وُجُوْهَكُمْ پر معطوف ہے، اور جر کی صورت میں بِرُءُوْسِكُمْ پر معطوف ہے، اور دونوں قرأتوں میں دو جماعتوں کا حکم مذکور ہے، عطاء بن ابی رباح سے ہے، کہ خدا کی قسم مجھے صحابہ میں سے کسی ایک کے متعلق بھی یہ معلوم نہیں ہوا، کہ انہوں نے پاؤں پر مسح کیا ہو، اور ان تینوں اعضاء ہاتھ منہ پاؤں کے دھونے کا حکم اس لئے ہوا ہے، کہ یہ اکثر کھلے رہتے ہیں، مدارک نے اس پر ایک دلیل اِلَى الْكَعْبَيْنِ سے دی ہے، کہ مسح والی چیزوں میں آخری حد کسی جگہ بھی نہیں مقرر کی، جامع العلوم میں جر کو جوار کہا ہے، اور صحیح حدیث سے ثابت ہے، کہ نبی ﷺ نے پیر دھوئے، نیز کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا، تو فرمایا وَيْلٌ لِّلاَ عْقَابِ مِنَ النَّارِ ان ایڑیوں کے لئے آگ ہے، باقی تفصیل تفاسیر اور فقہ کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۶۱۲) وَفِيْ رُسْلُنَا مَعْ رُسْلُكُمْ ثُمَّ رُسْلُهُمْ ۝ وَفِيْ سُبْلُنَا فِي الضَّمِّ الِاسْكَانُ حُـــصِّلَا

ترجمہ: اور اس رُسُلُنَا میں جو رُسُلُكُمْ اور رُسُلُهُمْ کے ساتھ ہے، اور سُبُلَنَا میں (یعنی ان کے (سین اور باء کے) ضمہ میں (بصری کیلئے) سکون حاصل کیا گیا ہے (پس بصری رُسْلَنَا ، رُسْلُكُمْ ، رُسْلُهُمْ ، سُبْلَنَا سکون، اور باقین چھ رُسُلَنَا ، رُسُلُكُمْ ، رُسُلُهُمْ اور سُبُلَنَا ضمہ سے پڑھتے ہیں) اور ضمہ اصل ہے اور عمدہ تر ہے۔

نوٹ: نَا اور هُمْ ، كُمْ کی قید سے رُسُلُهٗ ، رُسُلُكَ ، رُسُلُ اللّٰهِ ، سُبُلَهٗ وغیرہ نکل گئے، کہ ان میں سب کا ضمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۷) وَفِيْ كَلِمَاتِ السُّحْتِ (عَمَّ) نُهٰى فَتًى ۵ وَكَيْفَ اَتٰى اُذْنٌ بِهٖ نَافِعٌ تَلَا

ترجمہ: اور لِلسُّحْتِ اور السُّحْتَ ۹ع کے تینوں کلمات میں(مدنی ، شامی ، عاصم ، حمزہ کیلئے ضمہ کے بجائے حاء کا اسکان) جوان اور قوی قرا ٔ کی) عقلوں کو عام اور شامل ہو گیا ہے (حق اور کسائی حاء کے ضمہ لِلسُّحُتِ اور اَلسُّحُتِ پڑھتے ہیں) اور اُذْنٌ جس حالت پر بھی ہو کر آئے (معرفہ ہو، یا نکرہ، واحد ہو یا تثنیہ) نافع نے اسی (سکون ذال) سے پڑھا ہے، یعنی نافع اُذْنٌ ، اُذْنَيْهِ ، وَالْاُذْنَ بِالْاُذْنِ اور باقین ذال کا ضمہ اُذُنٌ پڑھتے ہیں، نیز جہاں اَلْ ساکن کے بعد ہمزہ ہوگا، تو وہاں ورش نقل بھی کریں گے، جیسے وَالْاُذْنَ بِالْاُذْنِ۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳: اَلْاِسْكَانُ مبتداء۔ فِي الضَّمِّ ظرف۔ حُصِّلَا خبر۔ فِيْ رُسْلِنَا اور اس کے بعد کے کلمات اس سے متعلق ہیں۔

شعر ۴: اَنْهٰى جمع نَهْيَةٌ وَهِيَ اللُّبُ پختہ عقل۔ عَمَّ کا مفعول ہے، اور اس کا فاعل ضمیر ہے، جو اسکان کو راجع ہے۔ فَتًى مضاف الیہ۔ فِي كَلِمَاتٍ ، عَمَّ کا۔ كَيْفَ ظرف، شرط کے معنی کو متضمن ہے۔ اَتٰى اُذْنٌ شرط۔ بِهٖ نَافِعٌ تَلَا جزاء۔ بِهٖ کی ھاء اسکان کو راجع ہے۔

(۲۱۸) وَرُحْمًا سِوَى الشَّامِيْ وَنُذْرًا صِحَابُهُمْ ۵ حَمَوْهُ وَنُكْرًا شَرْعُ (حَقٍّ) لَّهٗ عُلَا

ترجمہ: اور اَقْرَبَ رُحْمًا (کہف ۱۰ع) کو شامی کے سوا سب نے حاء کے سکون سے پڑھا ہے (شامی رُحُمًا پڑھتے ہیں) اَوْ نُذْرًا (مرسلات ۱ع) جو ہے، اس کو قرأ میں کے صحاب اور بصری نے (ذال کے سکون کے ساتھ) محفوظ کیا ہے، اور نُكْرًا (کہف ۱۰ع ، ۱۱ع ۔ طلاق ۲ع) کے کاف کو حمزہ ، کسائی ، مکی بصری ، ہشام ، حفص پانچوں کیلئے کاف کے سکون سے پڑھنا ایسے) حق کا مشروع کر دینا ہے، جس کے لئے بلندی ہے (پس نافع ، ابن ذکوان ، ابوبکر کیلئے نُكُرًا کاف کے ضمہ سے ہے)۔

(۲۱۹) وَنُكْرٍ دَنَا وَالْعَيْنَ فَارْفَعْ وَعَطْفَهَا ۲ رِضًى وَّالْجُرُوْحَ ارْفَعْ رِضًى (نَفَرٍ) مَّلَا

ترجمہ: اور مکی کیلئے اسی طرح شَيْءٍ نُكُرٍ قمر ۱ع (کاف کے ضمہ کا اسکان ہم سے) قریب ہو گیا ہے، اور تو (کسائی کیلئے) وَالْعَيْنَ اور اس کے معطوفات (وَالْاَنْفَ ، وَالْاُذُنَ ، وَالسِّنَّ چاروں کے آخری حرف کو) رفع دے، حالانکہ تو پسندیدہ ہے، اور وَالْجُرُوْحَ (کی حاء کو کسائی اور نفر کیلئے) رفع دے، حالانکہ یہ قرأ و نحاۃ کی اشراف جماعت کا پسند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوا ہے (پس (۱) کسائی کیلئے پانچوں اسموں کا رفع ہے۔

(۲) نفر کیلئے اول چار میں نصب اور وَالْجُرُوْحَ میں رفع ہے۔ (۳) مدنی ، عاصم ، حمزہ کیلئے پانچوں میں نصب ہے، جو مقصود پر دلالت میں واضح تر ہے، اس لئے نصب ہی اولیٰ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۵: وَرُحْمًا کا عطف تَلَا کے مفعول پر ہے۔ سِوَ الشَّامِیُ تَلَا کا فاعل ہے، بمعنی غیر۔ وَنُذْرًا مبتداء۔ صِحَابُهُمْ مبتداء ثانی۔ ضمیر قراء کیلئے ہے۔ حَمْوَۃٌ خبر۔ اورھا نُذْرًا کیلئے ہے۔ نُكْرًا مبتداء۔ شَرْعُ حَقٍّ خبر۔ عَلَا اس کی صفت۔ عُلَا بمعنی رفعت وبلندی یا عُلْيَا کی جمع ہے۔

شعر ۶: وَنُكْرٍ دَنَا مبتداء وخبر۔ اَلْعَيْنَ اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ عَطْفُهَا مصدر مفعول کے معنی میں اَیْ مَاعَطَفَ عَلَى الْعَيْنِ۔ رِضًى حال۔ اَیْ ذَا رِضًى یا مفعول اَیْ مَرْضِيًّا۔ اَلْجُرُوْحَ اِرْفَعْ کا مفعول، اور رِضًى (ثانی) مفعول سے حال۔ نَفَرٌ مضاف الیہ۔ مَلَا صفت۔

توضیح: شعر ۳ تا ۶: (۱) رُسْلُ اور سُبْلُ میں سکون کی وجہ تخفیف ہے، اور ضمہ اصل ہے، اس لئے کہ فُعُوْلٌ اور فَعِيْلٌ کی جمع فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے، اور اس کی دلیل رُسُلِهٖ سُبُلَ رَبِّكَ کا اجماعی ضمہ ہے۔

(۲) وَالْعَيْنَ اور اس کے چاروں معطوفات کا رفع اَنَّ النَّفْسَ کے محل پر معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ یہ اَنَّ اِنَّ مکسورہ کے حکم میں ہے، اور كَتَبْنَا قُلْنَا کے معنی میں ہے، پس اَلنَّفْسَ رفع کے محل میں ہے، یا یہ رفع استیناف کی بناء پر ہے، تاکہ عموم ظاہر ہو جائے، کہ قصاص کا یہ حکم صرف توریت ہی کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ہماری شریعت میں بھی مستقل طور پر موجود ہے، اور نصب کی صورت میں پانچوں اسم اَلنَّفْسَ کے لفظ پر معطوف ہیں، اور نفر کیلئے وَالْجُرُوْحَ کا رفع ابتداء کی بناء پر ہے، پس یہ مبتداء اور قِصَاصٌ خبر ہے۔

(۶۲۰) وَحَمْزَةُ وَلْيَحْكُمْ بِكَسْرٍ وَّنَصْبِهٖ ۔ يُحَرِّكُهٗ يَبْغُوْنَ خَاطَبَ كُمَّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ لِلْمُتَّقِيْنَ) وَلْيَحْكُمْ کے لام کو کسرہ سے، اور اس کے میم کو اپنے نصب سے حرکت دیتے ہیں، (یعنی وَلِيَحْكُمَ پڑھتے ہیں، اور باقی وَلْيَحْكُمْ لام اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں) اور (شامی کیلئے) تَبْغُوْنَ (وَمَنْ اَحْسَنُ) نے کامل لوگوں کو مخاطب کیا ہے (یعنی اہل کتاب کے علماء کو مخاطب کر کے ڈانٹا ہے، کہ افسوس ہے، کہ تم جہالت کا فیصلہ چاہتے ہو)۔ شامی کیلئے تَبْغُوْنَ خطاب سے، اور باقین کیلئے يَبْغُوْنَ غیبت سے ماقبل ومابعد کی رعایت کی بناء پر التفات کے مقابلہ میں یہی اولیٰ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

وَحَمْزَةُ مبتداء۔ وَلْيَحْكُمْ مبتداء ثانی۔ يُحَرِّكُهُ خبر۔ ھاء لِيَحْكُمْ کیلئے ہے۔ بِكَسْرٍ وَنَصْبِهِ يُحَرِّكُهُ سے متعلق ہے، اور نَصْبِهِ کی ضمیر حمزہ کیلئے ہے، یالفظ وَلْيَحْكُمْ کیلئے۔

يَبْغُوْنَ مبتداء۔ خَاطَبَ اس کی خبر۔ اور ضمیر فاعل يَبْغُوْنَ کیلئے ہے۔ كُمَّلًا مفعول الف تنوین سے بدلا ہوا ہے۔

توضیح: حمزہ کی قرأت میں لِيَحْكُمْ کالامِ كَيْ ہے۔ جس کے بعد أَنْ مقدر ہے، اور یہ لام اٰتَيْنٰهُ کے متعلق ہے، جو وَلِيَحْكُمَ کے واؤ کے بعد مقدر ہے، اَیْ وَاٰتَيْنٰهُ لِيَحْكُمَ اور دوسری قرأت میں لام امر ہے، اور لام کا سکون تخفیف کی وجہ سے ہے، اَیْ قُلْنَا لَهٗ لِيَحْكُمْ اَیْ مُرْهُمْ بِاَنْ يَحْكُمُوْا یعنی ہم نے عیسٰی علیہ السلام کو کہا، کہ ان کو یہ حکم دو، کہ ہمارے ارشاد کے مطابق فیصلہ کریں۔

(۶۲۱) وَقَبْلَ يَقُوْلُ الْوَاوُ غُصْنٌ وَرَافِعٌ ۸ سِوَى ابْنِ الْعَلَا مَنْ يَرْتَدِدْ (عَمَّ) مُرْسَلَا

ترجمہ: اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ سے پہلے (ابوعمرو اور کوفیین کیلئے) واؤ شاخ (کی طرح) ہے (یعنی وَيَقُوْلُ ہے)۔ اور (مدنی شامی) کیلئے مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ ۸ع مطلق (بلا ادغام) ہو کر عام ہو گیا ہے۔

(۶۲۲) وَحُرِّكَ بِالْاِدْغَامِ لِلْغَيْرِ دَالُهُ ۹ وَبِالْخَفْضِ وَالْكُفَّارَ رَاوِيهِ حَصَّلَا

ترجمہ: اور ان دو کے سوا کیلئے باقی پانچ کیلئے اس يَرْتَدِدْ کا دال ادغام کے سبب (فتحہ کی) حرکت دیا گیا ہے، اور مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ ۹ع (کسائی اور بصری کیلئے راء کے جر کے) ساتھ راوی نے حاصل کیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۸: اَلْوَاوُ غُصْنٌ مبتداء و خبر۔ قَبْلَ يَقُوْلُ خبر کا ظرف ہے۔ سِوَى ابْنِ الْعَلَا مبتداء۔ رَافِعٌ خبر۔ مَنْ يَّرْتَدَّ مبتداء۔ عَمَّ خبر۔ مُرْسَلًا حال۔

شعر ۹: وَحُرِّكَ بِالْاِدْغَامِ باء سببیہ ہے۔ علی قاریؒ کے نزدیک اور ابوشامہ باء مصاحبت فرماتے ہیں۔ وَالْكُفَّارَ مبتداء۔ بِالْخِفْضِ حال۔ رَاوِيهِ حَصَّلَا جملہ خبر۔

توضیح: (۱) شعر ۸، ۹: يَقُوْلُ الَّذِيْنَ میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) ابوعمرو بصری کیلئے وَيَقُوْلَ الَّذِيْنَ واؤ کے اثبات اور لام کے نصب سے واؤ ذکر سے اور نصب رفع کی ضد ہے۔ (۲) کوفیین کیلئے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ واؤ کے اثبات اور لام کے رفع سے دونوں ذکر سے نکلے ہیں، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ جملہ وَيَقُوْلُ کا مضمون فَعَسَى اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ترجیح کے مضمون سے جُدا ہے، اور واؤ استینافیہ ہے۔ (۳) حرمی اور شامی کیلئے یَقُوْلُ الَّذِیْنَ واؤ کے حذف اور لام کے رفع سے حذف ضد سے اور رفع ذکر سے نکلا ہے، اور نصب اور واؤ کے اثبات کے ساتھ ابوعمرو کی قرأت میں وَیَقُوْلَ فَیُصْبِحُوْا پر معطوف ہے، جو عَسٰی کے ذریعہ حاصل ہونے والی ترجی کے جواب کی فاء کی وجہ سے منصوب ہے، کوفیین وبصری کی قرأت واؤ کے اثبات سے عراقی مصاحف کی رسم کے مطابق ہے، کہ ان میں واؤ مرسوم ہے، اور حرمی و شامی کی قرأت حجازی، اور شامی مصاحف کے مطابق ہے، کہ ان میں واؤ نہیں۔

(۲) وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مدنی اور شامی مصاحف میں دو دالوں سے، اور باقی میں ایک سے مرسوم ہے۔ اس میں اظہار حجازی اور ادغام تمیمی لغت ہے، اور قرآن مجید میں اس طرح کے کلمات دونوں طرح آتے ہیں۔

(۳) وَالْکُفَّارِ جر کی صورت میں مِنَ الَّذِیْنَ پر، اور نصب کی تقدیر پر اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا پر معطوف ہے اور جر والے بصری و دوری کسائی امالہ محضہ، اور ابوالحارث اور یعقوب فتحہ پڑھتے ہیں۔

الجزء السابع (۷)

(۶۲۳) وَبَا عَبَدَ اضْمُمْ وَاخْفِضِ التَّاءَ بَعْدُ فُزْ ۰ ۱ رِسٰلَتَهٗ اجْمَعْ وَاکْسِرِ التَّا کَمَا (ا)عْتَلَا

ترجمہ: اور عَبَدَ الطَّاغُوْتَ (۹ع میں حمزہ کیلئے) با کو ضمہ دے، اور اس کے بعد (الطَّاغُوْتَ کی تاء کو جر دے، تو کامیاب ہو جا (یعنی حمزہ عَبُدَ الطَّاغُوْتِ اور باقی عَبَدَ الطَّاغُوْتَ پڑھتے ہیں) اور شامی، مدنی، شعبہ کیلئے) رِسٰلٰتِهٖ کو جمع سے پڑھ، اور اس کی تاء کو کسرہ دے، یہ اسی طرح صاف ہے، جس طرح بلند ہو گئی ہے، (یعنی مذکورین کیلئے رِسٰلٰتِهٖ ۱۰ع) اور باقین حق وصحاب کیلئے رِسٰلَتَهٗ واحد کے صیغہ سے)

(۶۲۴) صَفَا وَتَکُوْنَ الرَّفْعُ حَجَّ شُهُوْدُهٗ ۱ ۱ وَعَقَدْتُّمُ التَّخْفِیْفُ مِنْ (صُحْبَةٍ) وِّلَا

ترجمہ: (صَفَا کا تعلق پچھلے شعر سے ہے) اور اَلَّا تَکُوْنَ ۱۰ع کا رفع جو ہے (ابوعمرو، حمزہ، کسائی کیلئے) اس کے گواہ حجت میں غالب آ گئے ہیں (باقی چار کا نصب ہے) اور (ابن ذکوان، ابوبکر، حمزہ، کسائی کیلئے بِمَا عَقَدْتُّمُ الْاَیْمَانَ (۱۲ع قاف کی) تخفیف تابعداری کرنے والی جماعت سے ہے (باقین کیلئے قاف مشدد ہے)۔

(۶۲۵) وَفِی الْعَیْنِ فَامْدُدْ مُقْسِطًا فَجَزَاءُ نَوْ ۱ ۲ وِّنُوْا مِثْلِ مَا فِیْ خَفْضِهِ الرَّفْعُ ثُمِّلَا

ترجمہ: اور تو اس (عَقَّدْتُّمْ کے) عین میں (ابن ذکوان کیلئے) مد واقع کر، حالانکہ تو انصاف کرنے والا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی (۱) ابن ذکوان کیلئے عَاقَدْتُمْ ہے، مدو تخفیف سے۔ (۲) صحبہ کیلئے عَقَدْتُمْ بحذف الف اور قاف کی تخفیف سے۔ (۳) سَمَا ، ہشام ، حفص کیلئے عَقَّدْتُمُ الْاَیْمَانَ بحذف الف اور قاف کی تشدید سے) اور تم فَجَزَاءٌ کے ہمزہ کو (کوفیین کیلئے) تنوین دو، حالانکہ تم درستی کرنے والے ہو، اور اس کے بعد (مِثْلُ مَا جو ہے، اس کے جر میں ان (کوفیین) کا رفع ہے (پس کوفیین فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا ہمزہ کی تنوین اور لام کا رفع اور باقی پانچ فَجَزَاءُ مِثْلِ مَا ہمزہ بلا تنوین اور لام کا جر پڑھتے ہیں) اَلْمُقْسِطُ بمعنی عادل۔ ثُمَّلٌ جمع ثَامِلٌ ھُوَ الْمُصْلِحُ۔

﴿النحو والعربیة﴾

شعر ۱۰: باء اُضْمُمْ کا مفعول ہے، قصر ضرورۃ ہے۔ بَعْدُ مَقْطُوعٌ عَنِ الْاِضَافَةِ اَیْ بَعْدُ عَبَدَ رِسَالَتِهٖ اِجْمَعْ کا مفعول ہے۔ کَمَا اعْتَلَا عرفیت کے سبب منصوب۔

شعر ۱۱: تَکُوْنُ مبتداء۔ اَلرَّفْعُ بدل الاشتمال اَیْ فِیْهِ حَجَّ شُهُوْدُهٗ جملہ فعلیہ خبر۔ عَقَّدْتُمْ مبتداء۔ اَلتَّخْفِیْفُ بدل الاشتمال ای فیه۔ مِنْ صُحْبَةٍ خبر۔ وِلَا حال، اَیْ مُتَابِعَةً لِلنَّقْلِ۔

شعر ۱۲: فِی الْعَیْنِ فَامْدُدْ کا مفعول۔ مُقْسِطًا فاعل سے حال۔ فَجَزَاءٌ نَوِّنُوْا کا مفعول۔ بقیہ جملہ اسمیہ خبریہ۔ ثُمَّلًا حال۔

توضیح: (۱) شعر ۱۰: بعض نحاۃ نے عَبَدَ پر اعتراض کیا ہے، جعبریؒ کے قول پر یہ عَبَدُ کے معنی میں نہیں، بلکہ عَابِدٌ کے معنی میں ہے، اور جمع کے معنی میں ہے، اور یہ اَلْقِرَدَةَ پر معطوف ہونے کے سبب منصوب ہے، اور اَلطَّاغُوْتِ کا جر مضاف الیہ کی وجہ سے ہے، اور یہ متواتر نقل سے ثابت ہے، اور معنی یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے شیطان کے پجاری بنادیے، اور ماضی کے صیغہ سے عَبَدَ پر ضمیر کا واحد لانا مَنْ کے لفظ کے اعتبار سے ہے، اَیْ وَمَنْ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ۔

(۲) رِسٰلٰتِ جمع سے بہت سے احکام مراد ہیں، جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو دیے گئے، اور یہ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ اعراف ۸، ۹، ع کی طرح ہے، اور واحد کے صیغہ سے جنس کے معنی میں ہے، جو قلیل و کثیر سب کو شامل ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کی رِسٰلَتِ میں تمام احکام آگئے ہیں۔

(۳) رِسٰلَتَهٗ وَاللّٰهُ کی رسم الف کے حذف سے ہے، ع اَلَّا تَکُوْنَ دونوں قراٰتوں کی توجیہ یہ ہے، کہ جو اَنْ حَسِبَانَ کے بعد آتا ہے، وہ مصدریہ بھی ہوسکتا ہے، اور ثقیلہ اَنَّ سے مخففہ بھی، پس رفع کی صورت میں یہ اَنْ مخففہ ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا اسم ضمیر شان ہے، اور نصب کی تقدیر ان مصدریہ ہے، اور یہی اولیٰ ہے، کہ اس میں ضمیر شان کے حذف اور اَنَّ کے نون کے مخففہ کی توجیہ کی حاجت نہیں رہتی۔

(۴) عَـقَدَ ، عَقَّدَ ، عَاقَدَ تینوں ہم معنی ہیں۔ (۵) فَـجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا جَزَآءٌ مصدر ہے، اور مِثْلُ مصدر کی صفت ہے، اَیْ فَعَلَیْهِ جَزَآءٌ مُمَاثِلٌ لِمَا قَتَلَ اور فَـجَزَاءُ مِثْلِ جر کی صورت میں جَزَاءُ مضاف ہے، اور یہ اضافت لفظی ہے، جس کا فائدہ تخفیف ہے، اصل میں مِثْـلُ جَـزَاءُ کا دوسرا مفعول ہے، اور یہ قضاء کی طرح دو مفعولوں کو چاہتا ہے، جیسے جَـزَیْـتُ الصَّیْدَ مِثْلَهُ اس آیت میں تقدیر عبارت یوں ہے، فعلیہ اَنْ یَّـجْـزِیَ الْمَقْتُوْلَ مِثْلَهُ مِنَ الـنَّعَمِ یعنی جو محرم کسی شکار کو جان کر مارے، تو اس کے ذمہ واجب ہے، کہ وہ اس مقتول کا بدلہ اس کے مثل کسی اور جانور سے دے، یعنی اس کی قیمت اداء کرے، پھر دلالت موجود ہونے کی وجہ سے ایک مفعول کو حذف کر دیا، پھر تخفیف کی غرض سے جَزَاءُ کا مضاف کر دیا۔

(۲۲۶) وَكَـفَّـارَةٌ نَّوِّنْ طَعَامُ بِـرَفْعِ خَفْـــــضِـهِ ۱۳ ذُمْ غِـنًـا وَّاقْصُرْ قِيَمًا لَّــــهُ مُـــلَا

ترجمہ: اور تو اَوْكَفَّارَةٌ کی تاء کو (مکی ، بصری ، کوفیین کیلئے) تنوین دے، اور طَعَامُ (ان ہی کیلئے) اپنے میم کے رفع کے ساتھ ہے، تو (قناعت کے سبب) ہمیشہ بے نیاز رہ۔ اور (شامی کے دونوں راویوں کیلئے) قِيَمًا لِّلنَّاسِ کو قصر سے پڑھ، اس کے لئے چادریں (دلائل) ہیں۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

كَفَّارَةٌ نَوِّنْ کا مفعول ہے۔ طَعَامُ مبتداء۔ بِرَفْعِ خَفْضِهِ خبر۔ ذُمْ غِنًى حال۔ اَیْ ذَا غِنًى بمعنی دَامَ غِنَاكَ۔ قِيَامًا اُقْصُرْ کا مفعول ہے۔ لَهُ مُلَا جملہ صفت ہے قِيَامًا کی۔

توضیح: مکی ، بصری ، کوفیین کی قرأت اَوْكَـفَّـارَةٌ طَعَـامُ تاء کی تنوین اور میم کے رفع سے، اور مدنی شامی کیلئے اَوْكَـفَّارَةُ طَعَامِ تنوین کے حذف اور میم کے جر سے ہے۔ كَفَّارَةٌ کی تنوین مضاف نہ ہونے کی وجہ سے ہے، اور طَعَامُ کا رفع اس سے بدل یا عطف بیان یا ھی مقدر کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے، اور دوسری قرأت پر تنوین کا حذف اس لئے کہ كَفَّارَةُ اپنی جنس کی طرف مضاف ہے، جو اضافت بیانی ہے۔

نوٹ: مَسٰكِيْنَ میں یہاں اختلاف نہیں، قراءِ عشرہ اسے جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اس لئے کہ شکار کے تاوان میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا روزہ کے فدیہ کی طرح جائز نہیں، قِيَمًا کی توجیہ (نساء۲) میں دیکھ لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۲۷) وَضَمَّ اسْتُحِقَّ افْتَحْ لِحَفْصٍ وَكَسْرَهُ ۱۴ وَفِي الْاَوْلَيْنِ الْاَوَّلِيْنَ فَطِبْ صِلَا

ترجمہ: اور تو حفص کیلئے (مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ کی تاء کے ضمہ اور اس کی حاء کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دے، اور عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ میں (حمزہ و شعبہ کیلئے) عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيْنَ ہے، پس تو آگ والا ہو کر خوش رہ (یعنی تیز سمجھ والا یا مہمان نواز ہو کر خوش رہ، کہ اس کے گھر میں بھی ہر وقت آگ روشن رہتی ہے)۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلصِّلَا وُقُوْدُ النَّارِ استعارہ ہے، ذکاوت سے۔ ضَمَّ اِفْتَحْ کا مفعول ہے۔ وَكَسْرَهُ معطوف ہے ضَمَّ پر۔ اَلْاَوْلَيْنِ مبتداء۔ فِي الْاَوَّلِيْنِ خبر۔ صِلَا تمیز۔

توضیح: ان دونوں کلموں کو ملا کر تین قراٰتیں نکلتی ہیں۔ (۱) حفص کیلئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ ماضی معروف اور تثنیہ سے۔

(۲) حمزہ و شعبہ کیلئے اُسْتُحِقَّ اور الْاَوَّلِيْنَ مجہول اور تثنیہ سے۔ اور حمزہ کیلئے عَلَيْهُمْ کی قراٰت حسب اصول ہے۔

(۳) باقی پانچ کیلئے اُسْتُحِقَّ اور الْاَوْلَيٰنِ مجہول اور جمع سے، اور کسائی اور بصری کا عَلَيْهِمُ میں مذہب اُمّ الْقُرَان میں بیان ہو چکا ہے، اور ان قراٰت کی توجیہ یہ ہے، (۱) الْاَوْلَيٰنِ اَوْلٰی کا تثنیہ ہے، جو لائق اور قریب تر کے معنی میں ہے، یعنی جو میت کے ورثاء میں زیادہ حقدار ہوں۔ الْاَوَّلِيْنَ اَوَّل کی جمع ہے، یعنی وہ حضرات جو قرآن کی آیت يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الخ میں دوسروں سے پہلے مذکور ہیں، پس حفص کی قراٰت پر اِسْتَحَقَّ کا فاعل دونوں وصی ہیں، اور كُلُّ وَاحِدٍ کی تاویل سے واحد کی ضمیر دونوں کیلئے ہے، اور ابوبکر و حمزہ کی قراٰت پر الْاَوَّلِيْنَ مجرور ہے، یا مِنَ الَّذِيْنَ کی صفت ہے، یا عَلَيْهِمُ سے بدل ہے، اور یا اَعْنِيْ کا مفعول ہونے کے سبب منصوب ہے، اور اُسْتُحِقَّ کا فاعل عَلَيْهِمُ ہے، یا ضمیر ہے، جو اسما کیلئے ہے، ابو محمد مکی کشف میں فرماتے ہیں، کہ یہ آیت اپنی قراٰت، اعراب، تفسیر معانی اور احکام کے لحاظ سے قرآن کی مشکل ترین آیت ہے، ابو شامہ، ملا علی قاری رحمہم اللہ اور دیگر حضرات نے بھی اس کے بارے میں اسی طرح کی بات فرمائی ہے۔

نوٹ: اِسْتَحَقَّ سے اعادہ یا ابتداء کی صورت میں ہمزہ وصلی کو حفص کی قراٰت میں کسرہ اِسْتَحَقَّ اور باقین کی قراٰت میں ضمہ اُسْتُحِقَّ تیسرے حرف کی حرکت کی مناسبت سے دیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۲۸) وَضَمُّ الْغُيُوبِ يَكْسِرَانِ عُيُونًا إِلَـ ١٥ عُيُونِ شُيُوخًا دَانَهُ (صُحْبَةٌ) مِلَا

ترجمہ: اور یہی دونوں (قطبِ صِلَا کے مرموزین حمزہ و شعبہ) ہر جگہ عَلَّامُ الْغُيُوبِ کی غین کے ضمہ کو کسرہ دیتے ہیں (یعنی اَلْغِيُوبِ پڑھتے ہیں) اور عُيُونٍ، اَلْعُيُونُ، شُيُوخًا غافر ۷ع (کے عین و شین کا مکی، ابو بکر، حمزہ، کسائی، ابن ذکوان کیلئے ہر نوجگہ) کسرہ جو ہے، اس کی بھری ہوئی جماعت نے اطاعت کی ہے (یعنی کسرہ پڑھا ہے) باقین کیلئے ان تینوں کا ہر جگہ ضمہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ضَمَّ يَكْسِرَانِ کا مفعول ہے۔ تثنیہ کی ضمیر حمزہ و ابو بکر کیلئے ہے۔ عُيُونًا، اَلْعُيُونُ، شُيُوخًا المبتدءات۔ دَانَهُ اَیْ طَاوِعَهُ خبر۔ ضمیر لِکُلِّ وَاحِدٍ کیلئے صحبه فاعل۔ علا صفت۔

(۶۲۹) جُيُوبِ مُنِيرٌ دُوْنَ شَكٍّ وَسَاحِرٌ ١٦ بِسِحْرٌ بِهَا مَعْ هُوْدَ وَالصَّفِ شَمْلَلَا

ترجمہ: اور عَلٰی جُيُوبِهِنَّ (نور ۴ع کے جیم کا کسرہ ابن ذکوان، مکی، حمزہ اور کسائی کیلئے) شک کے بغیر روشن کردینے والا ہے (یعنی یہ جِيُوبِهِنَّ پڑھتے ہیں، اور مدنی، بصری، ہشام، عاصم جیم کا ضمہ جُيُوبِهِنَّ پڑھتے ہیں) اور اِلَّا سِحْرٌ اس (سورۃ مائدہ ۱۵ع) میں حالانکہ یہ ہود اور صف والے کے ساتھ ہے (ان تینوں جگہ حمزہ و کسائی کیلئے) اِلَّا سٰحِرٌ ہے، اس نے ہم تک پہنچنے میں جلدی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

جُيُوْبِ مبتداء۔ مُنِيْرٌ خبر۔ دُوْنَ شَكٍّ اس کی صفت۔ سَاحِرٌ مبتداء۔ شَمْلَلَا خبر۔ بِسِحْرٍ اس کے متعلق۔ بِهَا ظرف ضمیر سورت کیلئے ہے۔

توضیح: (۱) غُيُوْب اور اس ہم جنسوں میں ضمہ اصل ہے، اور کسرہ یاء کی مناسبت سے ہے۔

(۲) سٰحِرٌ والی قرأت پر اِنْ هٰذَا کے مشارٌ الیہ مائدہ اور صف میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں، اور ہود والے میں محمد ﷺ ہیں، اور سٰحِرٌ اپنے مستثنیٰ منہ سے مل کر خبر ہے، اور یہ اسم فاعل ہے، اور قصر والی قرأت پر مصدر ہے اور هٰذَا کا مشارٌ الیہ وہ معجزہ یا کتاب ہے، جس کو نبی ﷺ نے یا عیسیٰ علیہ السلام نے پیش کیا، اَیْ مَا هٰذَا الْخَارِقُ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔

(۶۳۰) وَخَاطَبَ فِيْ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رُوَاتُهُ ١٧ وَرَبُّكَ رَفْعُ الْبَاءِ بِالنَّصْبِ رُتِّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور هَلْ يَسْتَطِيْعُ میں اس کے راویوں نے (کسائی کیلئے) خطاب واقع کیا ہے، اور رَبَّكَ کا رفع ان کسائی کیلئے نصب کے ساتھ پڑھا گیا ہے (پس کسائی هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ تاء خطاب اور باء کے نصب سے، اور باقی چھ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ غیبت کی یاء اور باء کے رفع سے، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ یہ اجماعاً ثابت ہے، کہ موجودات کی ہر چیز کا وجود اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر موقوف ہے۔

نوٹ: کسائی اپنے قاعدہ کے موافق هَلْ کے لام کا تاء میں ادغام کرتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

رُوَاتُهٗ خَاطَبَ کا فاعل۔ رَبَّكَ مبتداء۔ رَفْعُ الْبَاءِ رَبَّكَ کا بدل الاشتمال۔ رُتِّلَا خبر۔ اور بِالنَّصْبِ اس کے متعلق ہے۔

توضیح: تَسْتَطِيْعُ خطاب کی صورت میں فاعل عیسیٰ علیہ السلام اور سوال حواریین کی طرف سے ہے، تقدیر یوں ہے اَیْ هَلْ تَسْتَطِيْعُ مَسْئَلَةَ رَبِّكَ فِيْ اِنْزَالِ الْمَائِدَةِ پس رَبَّكَ سے پہلے مضاف الیہ محذوف ہے اَیْ مَسْئَلَةَ اور غیب کی صورت میں رَبُّكَ فاعل ہے، اور يَسْتَطِيْعُ يَفْعَلُ کے معنی میں ہے۔

(۶۳۱) وَيَوْمَ بِرَفْعٍ خُـــذْ وَاِنِّيْ ثَلَاثُهَا ۱۸ وَلِيْ وَيَدِيْ اُمِّيْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

ترجمہ: اور تو (نافع کے سوا سب کیلئے هٰذَا) يَوْمُ (يَنْفَعُ ۱۶ع) کو رفع میم کے ساتھ لے لے (پس نافع کیلئے يَوْمَ ہے، میم کے نصب کے ساتھ) اور اِنِّيْ اس کے تینوں کلمات اور لِيْ (اَنْ اَقُوْلَ ۱۶ع) اور يَدِيَ اِلَيْكَ ۵ع اور اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ ۱۶ع یہ چھ اس سورت کی مضافات بلند ہوگئی ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

يَوْمُ منصوب المحل بتقدیر مفعول خُذْ۔ اِنِّيْ مبتداء۔ ثَلَاثُهَا اس سے بدل۔ هاء راجع ہے اِنِّيْ کی طرف۔ مُضَافَاتُهَا خبر۔ هاء سُوْرَةٌ کو راجع ہے، یا اَلْيَاءُ کو۔ اَلْعُلَا اس کی صفت ہے۔

توضیح: يَوْمُ کا رفع هٰذَا کی خبر ہونے کی بناء پر ہے، اور مشار الیہ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ہے، اَیْ هٰذَا الْيَوْمُ يَنْفَعُ یعنی یہ قیامت کا دن ایسا دن ہے، کہ مومنوں کو ایمان کی سچائی کا نفع دے گا، اور نصب کی توجیہ یہ ہے، کہ هٰذَا مبتداء ہے، اور مشار الیہ ءَ اَنْتَ قُلْتَ والی گفتگو ہے، جو قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور اس کی خبر وَاقِعٌ مقدر ہے، اور يَوْمَ اسی کا مفعول ہے، یا يَوْمَ قَالَ کا مفعول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدول چھ یاءات اضافت (سورۃ المائدۃ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیٓ اَخَافُ	۵	سما	کوفیین وشامی
۲	لِیٓ اَنْ اَقُوْلَ	۱۶	"	" " "
۳	اِنِّیٓ اُرِیْدُ	۵	نافع	باقی چھ نفر، کوفیین
۴	فَاِنِّیٓ اُعَذِّبُهٗ	۱۵	"	" " "
۵	یَدِیَ اِلَیْكَ	۱۵	مدنی، بصری، حفص	عم وکوفیین سوا حفص
۶	اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ	۱۶	مدنی، بصری، حفص، شامی	نافع کوفیین، سوا حفص

اس سورت میں یاءزائدہ وَاخْشَوْنِ یٰ وَلَا تَشْتَرُوْا صرف یہی ایک ہے، اوراس میں بصری کیلئے وصلاً اثبات ہے۔

ادغام کبیر: کل باون ۵۲ ہیں۔ مثلین ستائیس ۲۷۔ اورمتقاربین پچیس ۲۵۔ اور جائز صغیر مختلف فیہ سولہ ۱۶ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیہ (سورۃ المائدہ)

نمبر شمار	ادغام صغیر	رکوع	ادغام والے قرأ	اظہار والے قرأ
۱	فَقَدْ ضَلَّ	۲	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی عاصم
۲	قَدْ جَآءَكُمْ	۲	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۳	قَدْ جَآءَكُمْ	"	" " " "	" " "
۴	قَدْ جَآءَكُمْ	"	" " " "	" " "
۵	فَقَدْ جَآءَكُمْ	"	" " " "	" " "
۶	اِذْ جَعَلَ	۴	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۷	وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ	۵	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان عاصم
۸	هَلْ تَنْقِمُوْنَ	۹	ہشام، حمزہ، کسائی	سما، ابن ذکوان، عاصم
۹	قَدْ ضَلُّوْا	۱۰	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی عاصم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۱۰	قَدْسَاَلَهَا	۱۴	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۱۱	وَاِذْ تَّخْلُقُ	۱۵	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۱۲	وَاِذْتَّخْرُجُ	〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۱۳	اِذْجِّيْتَهُمْ	〃	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفی
۱۴	اَنْ قَدْصَّدَقْتَنَا	〃	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۱۵	وَاِنْ تَغْفِرلَّهُمْ	〃	دوری کے لئے دونوں اور سوسی کے لئے صرف ادغام	
۱۶	هَلْ تَّسْتَطِيْعُ	〃	کسائی کیلئے تَسْتَطِيْعُ تاء خطاب سے۔	باقین کا یاء غیب سے

جدول ادغام کبیر مثلین (سورۃ المائدہ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	يَحْكُمْ مَّايُرِيْد	۱
۲	تَطَّلِعُ عَلٰى	۳
۳	اَنَّ اللّٰهَ هُوَ	〃
۴	قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ	۵
۵	ذَالِكَ كَّتَبْنَا	〃
۶	اَلرَّسُوْلُ لَّا	〃
۷	اَلْكَلِمَ مِّنْ	۶
۸	مَرْيَمَ مُّصَدِّقًا	۷
۹	فِيْهِ هُّدًى	〃
۱۰	اَلْكِتٰبَ بِّالْحَقِّ	〃

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱	يَقُوْلُوْنَ نَّخْشٰى	۸
۱۲	حِزْبُ اللّٰهِ هُمْ	〃
۱۳	اَنَّ اللّٰهَ هُوَ	۱۰
۱۴	ثَالِثُ ثَّلٰثَةٍ	〃
۱۵	وَاللّٰهُ هُوَ	〃
۱۶	اَلسَّبِيْلُ لَّهُنَّ	〃
۱۷	اَوْ تَحْرِيْرُ رَّقَبَةٍ	۱۲
۱۸	ذَالِكُ كَّفَّارَةُ	〃
۱۹	طَعَامُ مّسٰكِيْنَ	۱۳
۲۰_۲۱	يَعْلَمُ مَّا (دونوں)	〃
۲۲	وَلَوْاَعْجَبَكَ كَّثْرَةُ	〃
۲۳	وَاِذَاقِيْلَ لَّهُمْ	۱۴
۲۴	اَلْمَوْتُ تَّحْسِبُوْنَهَا	〃
۲۵	تَعْلَمُ مَّا	۱۶
۲۶	اِعْلَمُ مَّا	〃
۲۷	قَالَ اللّٰهُ هٰذَا	〃

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورۃ المائدہ)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَاثَقَكُمْ	۲
۲	يُبَيِّنُ لَّنَا	〃
۳	يَغْفِرُلِّمَنْ يَّشَآءُ	〃

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۴	وَيُعَذِّبُ مَنْ	〃
۵	يُبَيِّنُ لَكُمْ	〃
۶	قَالَ رَّجُلٰنِ	۴
۷	اٰدَمَ بِالْحَقِّ	〃
۸	قَالَ رَّبِّ	〃
۹	لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ	۵
۱۰	بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ	〃
۱۱	مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	۶
۱۲	يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ	〃
۱۳	وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ	〃
۱۴	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	〃
۱۵	يَحْكُمُ بِهَا	۷
۱۶	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا	۹
۱۷	يُنْفِقُ كَيْفَ	〃
۱۸	نُبَيِّنُ لَهُمُ	۱۰
۱۹	الْاٰيٰتِ ثُمَّ	〃
۲۰	مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۱۲
۲۱	الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ	〃
۲۲	الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ	〃
۲۳	مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ	〃
۲۴	يَحْكُمُ بِهٖ	۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵	وَالْقَلَآ ئِدُ ذٰلِكَ	

المرسوم: سورۃ المائدۃ: اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ واؤساکنہ کے بعد ہمزہ متطرفہ مفتوحہ بصورت الف وَذَالِكَ جَزٰٓؤُ الظّٰلِمِيْنَ ، اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ تمام مصاحف میں باجماع ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بشکل واؤ، اور اس سے قبل کا الف محذوف اور اس کے بعد کا الف زائدہ۔ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُ اکثر مصاحف میں اسی طرح اور بعض میں حسب قاعدہ اَبْنَآءُ ہمزہ بے صورت دَآئِرَةٌ اکثر مصاحف میں ہمزہ حسب قاعدہ باصورت، اور بعض میں دَاءِرَةٌ بے صورت، اور اَكّٰلُوْنَ ، بٰلِغُ الْكَعْبَةِ بحذف الف مرسوم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَنْعَام

یہ سورت مکی ہے،لیکن قُلْ تَعَالَوْا سے تَتَّقُوْنَ تک تین آیات مدنی ہیں،اورکل آیات کوفی ایک سوپنسٹھ اور شامی وبصری ایک سو چھیاسٹھ اور حجازی ایک سوسٹھ ہیں،ان میں ایک سو چونسٹھ میں تو اتفاق ہے،اور چار میں اختلاف ہے، ﴿۱﴾ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ پرحجازی۔ ﴿۲﴾ اول بِوَكِيْلٍ پر جوع۸ میں ہے،کوفی۔ ﴿۳﴾ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ ﴿۴﴾ رَبِّي اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پر غیر کوفی علماء آیت شمار کرتے ہیں،اوراس کے فواصل: لَمْنُظِرٌ کے پانچ حروف پرختم ہوتے ہیں، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سے وَالنُّوْرَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سوا کہتر۱۷۱ ہیں،قالون مع کسائی تیس ۳۰ ۔ بصری بارہ۱۲ ۔ ورش چوراسی۸۴ ۔ (بِسْمِ اللّٰهِ پر۶۰ ۔ ترک پر۲۴) ۔ مکی مع عاصم تیس۳۰ ۔ شامی مع خلاد بارہ۱۲ ۔ اورحمزہ تین۳ ۔

(۶۳۲) وَ(صُحْبَةٌ) يُصْرَفْ فَتْحُ ضَمٍّ وَّرَاءُهٗ ا بِكَسْرٍ وَّ ذَكِّرْ لَمْ يَكُنْ شَـاعَ وَانْجَلَا

ترجمہ: اور مَنْ يُّصْرَفْ کی(ابوبکر ، حمزہ ، کسائی کی جماعت)جو ہے،(اس کا یاء کے)ضمہ کے بجائے فتحہ ہے،اوراس کی راء کسرہ کے ساتھ ہے،(يَصْرِفْ ہے)باقین کیلئے يُصْرَفْ یاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے)اورتو(حمزہ و کسائی کیلئے ثُمَّ) لَمْ تَكُنْ ۳ع کوتذکیر کی یاء سے پڑھ،یہ مشہور ہوگئی ہے،اورظاہر ہوگئی ہے۔

(۶۳۳) وَفِتْنَتُهُمْ بِالرَّفْعِ عَـنْ دِيْنٍ كَـامِلٍ ۲ وَبَارَبَّنَا بِالنَّصْبِ شَـرَّفَ وُصَّلَا

ترجمہ: اور فِتْنَتُهُمْ اِلَّا (حفص ، مکی ، شامی کیلئے تاء کے)رفع کے ساتھ ہے،حالانکہ یہ کامل(قاری)کے طریق سے منقول ہے،اور(حمزہ و کسائی کیلئے)وَاللّٰهِ رَبِّنَا کی باءنصب کے ساتھ ہے اس نے ناقلین کو بزرگی دی ہے،(باقی پانچ کیلئے رَبِّنَا جر ہے)۔

﴿النحووالعربية﴾

شعر ۱: صُحْبَةٌ مبتداء،مضاف۔ يُصْرَفْ مضاف الیہ۔ فَتْحُ ضَمٍّ خبر۔ وَرَآءُهٗ بِكَسْرٍ مبتداء و خبر۔ لَمْ تَكُنْ مفعول۔ ذَكِّرْ شَاعَ جملہ مستانفہ۔ اورضمیر تذکیر کیلئے ہے،یالفظ لَمْ تَكُنْ کیلئے۔

شعر ۲: وَفِتْنَتُهُمْ مبتداء۔ بِالرَّفْعِ حال۔ عَنْ دِيْنٍ خبر۔ وَبَاء مبتداء مضاف۔ رَبَّنَا مضاف الیہ۔ شَرَّفَ خبر۔ وُصَّلَا جمع وَاصِلٌ مفعول شَرَّفَ کا۔

توضیح: ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) حمزہ وکسائی کیلئے لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تذکیر کی یاء اورتاء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نصب سے۔ (۲) مدنی ، بصری ، ابوبکر کیلئے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تانیث کی تاء اور نصب سے۔ (۳) مکی ، شامی ، حفص کیلئے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ تانیث کی تاء اور رفع سے یاء تذکیر کے ساتھ تو صرف نصب ہے، اور تاء تانیث کے ساتھ نصب اور رفع دونوں ہیں۔

فائدہ: (۱) يُصْرَفْ میں معروف کی تقدیر مَنْ يَّصْرِفْهُ عَنْهُ ہے، اور فاعل کی ضمیر رَبِّيْ اور مفعول کی عَذَابَ کیلئے ہے، اور يَوْمَئِذٍ مفعول فیہ ہے، یعنی جس سے اس روز اللہ تعالیٰ عذاب ہٹا دیں گے اور مجہول کی قرأت میں فاعل کی ضمیر عذاب کیلئے ہے، اور یہ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ (ہود ۸) کی طرح ہے، کہ وہاں بھی اس مفہوم کو مفعول ہی کے صیغہ سے بیان فرمایا ہے۔

(۲) ، (۱) لَمْ تَكُنْ تانیث اور رفع کی قرأت میں فِتْنَتُهُمْ تَكُنْ کا اسم ہے، اور اِلَّا اَنْ قَالُوْا بتقدیر اِلَّا قَوْلَهُمْ خبر ہے، اور فعل کی تانیث فاعل کے مؤنث ہونے کے سبب ہے۔ (۲) لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تانیث و نصب کی قرأت میں فِتْنَتَهُمْ خبر مقدم ہے، اور اِلَّا اَنْ قَالُوْا بتقدیر اِلَّا مَقَالَتُهُمْ اسم ہے، جو خبر ہونے میں خبر کے مطابق ہے۔ (۳) تذکیر و نصب کی قرأت فِتْنَتَهُمْ خبر۔ اور اِلَّا اَنْ قَالُوْا اسم ہے، اور اس میں لفظ کی رعایت پیش نظر ہے، معنی کی نہیں کہ اِلَّا قَوْلُهُمْ لفظ کی رُو سے مذکر تھا، اس لئے فعل کو بھی مذکر لے آئے ہیں، اور یہ فصیح تر ہے، اس طرح کی مثالیں قرآن میں مختلف جگہ ہیں۔

(۳) رَبَّنَا جر کی صورت میں وَاللّٰهِ سے بدل الکل ہے، یا عطف بیان یا صفت ہے، اور نصب کی صورت میں منادیٰ ہے، اور حرف نداء مقدر ہے، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا کی طرح، تَكُنْ میں شعبہ کے لئے نظم و تیسیر اور ابوالعلا کی غایت کی رُو سے صرف تانیث کی تاء ہے، جو یحییٰ بن آدم اور ابوحمدون کا طریق ہے، اور ابوالعز نے ابن منذر کے طریق سے صرف یاء بیان کی ہے، اور اہوازی نے دونوں وجوہ نقل کی ہیں۔

---

(۶۳۴) نُكَذِّبُ نَصْبُ الرَّفْعِ فَـازَ عَلِـيمُهُ ۳ وَفِي وَنَكُوْنُ انْصِبْهُ فِي كَسْبِهِ عُلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و حفص کیلئے) وَلَا نُكَذِّبَ جو ہے، اس (کی باء) کے رفع کے بجائے نصب کا جاننے والا کامیاب ہوگیا ہے، اور وَنَكُوْنَ میں (حمزہ شامی حفص کیلئے) اسی (دوسرے نون کے) رفع کو نصب سے بدل دے، اس میں بلندی ہے (یہاں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) حفص و حمزہ کیلئے وَلَا نُكَذِّبَ وَنَكُوْنَ دونوں میں باء اور نون کے نصب سے۔ (۲) شامی کیلئے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنَ باء کے رفع اور نون کے نصب سے۔ (۳) سما ، شعبہ ، کسائی کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنُ باءاورنون دونوں کے رفع سے۔ اور یہ اولیٰ ہے،اوراس کی دلیل استیناف ہے،اور وَلَا نُكَذِّبُ سے مستقل کلام شروع ہوتا ہے،اس لئے کہ اس سے بلیغ تر معنی نکلتے ہیں، کہ ہم آیات کے جھٹلانے سے بالکل باز آگئے ،اور مؤمن ہوگئے ہیں، چاہے دنیا کی طرف لوٹیں یا نہ لوٹیں ،دونوں کا نصب يٰلَيْتَنَا کی تمنی کا جواب ہونے کے سبب اَنْ مقدر ہے،اور واؤ فاء کے مرتبہ میں ہے،اور ابن مسعود ﷛ کی قرأت فاء سے ہونا تائید کیلئے کافی ہے،اور شامی کا ثانی کا نصب جواب ہونے کی بناء پر ہے۔

﴿النحووالعربية﴾

نُكَذِّبُ مبتداء۔ نَصْبُ الرَّفْعِ بدل اشتمال۔ فَازَ عَلِيْمُهٗ جملہ فعلیہ خبر۔ وَفِيْ وَنَكُوْنُ اِنْصِبْهُ کا ظرف۔ اور

ھاء رفع کیلئے ہے۔ فِيْ كَسْبِهٖ عُلًا جملہ مستانفہ۔

(۶۳۵) وَلَلدَّارُ حَذْفُ اللَّامِ الْاُخْرٰى ابْنُ عَامِرٍ ۴ وَالْاٰخِرَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالْخَفْضِ وُكِّلَا

ترجمہ: اور وَلَلدَّارُ جو ہے،دوسرے لام کے حذف سے ابن عامر شامی کا مذھب ہے،اوروہ اَلْاٰخِرَةُ مرفوع کو جر کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے(یعنی شامی وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ایک لام دال کی تخفیف اور تاء کے جر سے،اور باقین وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دولام دال کی تشدید،اورتاء کے رفع سے پڑھتے ہیں) اور مصحف شامی کی رسم ایک ہی لام سے ہے،اورتاء کا جر اضافت کی وجہ سے ہے،اوراول لام ابتدائیہ ہے،اور دوسرا تعریف کا،جودولام کی قرأت میں دال میں مدغم ہوا،اوردال مشدد ہوگئی۔

﴿النحووالعربية﴾

وَلَلدَّارُ مبتداء۔ حَذْفُ شبہ فعل اس کا فاعل ابن عامر ہے۔ اَللَّامُ اس کا مفعول۔ اَلْاٰخِرَةُ مبتداء۔ اَلْمَرْفُوْعُ اس کی صفت۔ وُكِّلَا خبر۔ بِالْخَفْضِ اس کے متعلق۔

(۶۳۶) وَ (عَمَّ) عُـلًا لَايَعْقِلُوْنَ وَتَحْتَهَا ۵ خِطَابًا وَّ قُلْ فِيْ يُوْسُفٍ عَمَّ نَيْطَلَا

ترجمہ: اور(حفص و عَمَّ کیلئے) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۴ع) یہاں اوراس کے نیچے(اعراف ۲۱ع) میں خطاب کی تاء بلند ہوکر عام ہوئی ہے،اورتو کہدے کہ سورۃ یوسف ۱۲ع میں(نافع و عاصم کیلئے)وہ خطاب ایک حصہ ہونے کے اعتبار سے عام ہوا ہے(باقی غائب سے پڑھتے ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربیة﴾

لَایَعْقِلُوْنَ عَمَّ کا فاعل۔ عَلَا تمیز۔ تَحْتَهَا معطوف، اَیْ هُنَا تَحْتَهَا (محذوف) اورھاء سورت کیلئے ہے، خِطَا بًا حال ہے، فاعل سے، اَیْ مُخَاطَبًا عَمَّ کا فاعل ضمیر لَا یَعْقِلُوْنَ نَیْطَلَا تمیز۔

(٦٣٧) وَيٰسِيْـنَ مِـــــــنْ اَصْلٍ وَّ لَایُكَـذِّبُوْنَكَ الْـــــ ـــخَـفِيْفُ اَتٰى رُحْبًا وَّ طَابَ تَـاَوُّلَا

ترجمہ: اور سورۂ یٰسٓ میں اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَمَا عَلَّمْتُهُ کا خطاب (نافع و ابن ذکوان کیلئے) ایک اصل سے ثابت ہے، اور (نافع و کسائی کیلئے) فَاِنَّهُمْ لَا يُكْذِبُوْنَكَ (انعام ۴ع) تخفیف ذال و بسکون کاف وسعت کے ساتھ آیا ہے، اور تاویل کے ساتھ عمدہ ہوا ہے (یعنی وَلَا يُكْذِبُوْنَكَ، اور باقین بتشدید ذال و فتح کاف پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربیة﴾

یٰسٓ کا عطف یوسف پر ہے، اَیْ لَا یَعْقِلُوْنَ فِیْ یُوْسُفَ مِنْ اَصْلٍ، لَا یُكَذِّبُوْنَكَ مبتداء۔ اَلْخَفِيْفُ اس کی صفت۔ اَتٰى رُحْبًا جملہ خبریہ۔ اور رُحْبًا مفعول بہ ہے۔ طَابَ اَتٰى پر معطوف۔ تَاَوُّلَا تمیز۔

توضیح: (۱) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں پانچ گروہ ہیں۔ (۱) انعام ۴ع۔ (۲) اعراف ۲۱ع۔ (۳) یوسف ۱۲ع۔ (۴) قصص ۶ع۔ (۵) یٰسٓ ۵ع۔ اور قصص ۶ع کو ناظم نے اپنے موقع پر بیان کیا ہے، ان میں ۱ مدنی، ابن ذکوان کیلئے پانچوں جگہ خطاب کی تاء ہے۔ ۲ بصری کیلئے پانچوں جگہ غیب کی یاء ہے۔ ۳ حفص کیلئے یٰسٓ میں یاء غیب اور باقی چار میں تاء ہے۔ ۴ شعبہ کیلئے یوسف، قصص میں تاء خطاب، اور باقی تین جگہ یاء غیب ہے۔ ۵ مکی، ہشام، حمزہ اور کسائی کیلئے قصص میں تاء اور باقی چار میں غیبت کی یاء ہے، اور خطاب التفات کی اور غیب ماقبل ومابعد کے صیغوں کی مناسبت سے ہے۔

(۲) لَایُكَذِّبُوْنَكَ اَكْذَبَ يُكْذِبُ سے اَنْزَلَ يُنْزِلُ اور كَذَّبَ يُكَذِّبُ سے نَزَّلَ يُنَزِّلُ دونوں ہم معنی ہیں، یعنی اس نے اس کو جھٹلایا، اور مخاطب کی باتوں کو جھوٹا بتایا۔

(٦٣٨) اَرَيْـتَ فِـي الْاِسْتِفْهَـامِ لَاعَيْـنَ رَاجِـعٌ ٧ وَعَـنْ نَـافِـعٍ سَهِّـلْ وَكَـمْ مُّبْدِلٍ جَـــــلَا

ترجمہ: اور اَرَءَيْتَ، (اَرَءَيْتَكُمْ، اَرَءَيْتَكَ، اَرَءَيْتُمْ اور اَفَرَءَيْتَ، اَفَرَءَيْتُمْ) جو استفہام میں ہو، تو (کسائی کیلئے ہمزہ ثانیہ) عین کلمہ میں لوٹنے والا نہیں (یعنی کسائی اَرَيْتَ بحذف ہمزہ پڑھتے ہیں) اور نافع کیلئے اس ہمزہ میں تسہیل کر، اور (ورش کیلئے) کتنے ہی اہل اداء الف سے بدل کر مد طویل کرتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں (اور باقی حضرات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق ہمزہ پڑھتے ہیں، پس اس میں چار قراٗتیں ہوئیں۔ (۱) اَرَیْت کسائی کیلئے بحذفِ ہمزہ۔ (۲) ورش کیلئے تسہیل۔ (۳) ورش کیلئے ابدال۔ (۴) باقین کیلئے اَرَءَیْت تحقیق ہمزہ۔

﴿النحو والعربية﴾

آرَاَیْتَ مبتداء۔ فِی الْاِسْتِفْھَام حال۔ لَا عَیْنَ رَاجِعٌ جملہ مبتداء کی خبر۔ اَیْ لَاعَیْنَ فِیْہِ رَاجِعٌ۔ کَمْ خبریہ مرفوع المحل ہے، ابتداء کی بناء پر۔ مُبْدِل تمیز۔ جَلَا مبتداء کی خبر۔

(۶۳۹) اِذَا فُتِحَتْ شَدِّدْ لِشَامٍ وَّ ھٰھُنَا ۸ فَتَحْنَا وَفِی الْاَعْرَافِ وَاقْتَرَبَتْ کِـلَا

ترجمہ: اور (شامی کیلئے) اِذَا فُتِحَتْ کی تاء کو (انبیاء ۷ ع) میں اور یہاں (انعام ۵ ع) میں اور (اعراف ۱۲ ع) اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ (قمر ۱ ع) میں فَتَحْنَا کی (ان چاروں کی تاء) کو مشدد کردے، اس (شامی) نے اس تشدید کو محفوظ کیا ہے، اور رمز کے دونوں اور بناء میں سما، شامی کیلئے تشدید ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

اَلْکِلَا ، اَلْحِفظ اِذَا فَتَحَتْ مفعول ہے، شَدِّدْ کا لِشَامٍ حال۔ وَھٰھُنَا فَتَحْنَا معطوف۔ وَفِی الْاَعْرَافِ اسی طرح معطوف۔ وَاقْتَرَبَ کِلَا جملہ متانفہ۔ ضمیر شامی کیلئے ہے۔

توضیح: فُتِحَتْ اور فَتَحْنَا میں سات جگہ قراٗ کا اختلاف ہے، اور قراٗ کے تین گروہ ہیں۔

(۱) شامی کیلئے ساتوں میں فُتِّحَتْ ، فَتَّحْنَا تاء کی تشدید۔ (۲) کوفیین کے لئے ساتوں میں تخفیف۔ (۳) سما کیلئے اول چار میں تخفیف اور آخری تین میں تشدید، اور ناظمؒ نے آخری تین کو رمز میں بیان فرمایا ہے۔

نوٹ: فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَابًا (مؤمنون ۴ ع) میں تخفیف پر اجماع ہے، نیز سورتوں کی قید سے وہ کلمات جو دوسری سورتوں مؤمنون وفتحنا میں ہیں، نکل گئے۔

(۶۴۰) وَبِالْغُدْوَۃِ الشَّامِیُّ بِالضَّمِّ ھٰھُنَا ۹ وَعَنْ اَلِفٍ وَّاوٌ وَّفِی الْکَھْفِ وَصَّلَا

ترجمہ: اور شامی نے بِالْغَدْوۃِ کو یہاں (انعام ۶ ع) میں اور (کہف ۴ ع) میں غین کے ضمہ اور دال کے سکون اور الف کے بجائے واؤ مفتوحہ سے (بِالْغُدْوَۃِ) پہنچایا ہے، اور باقین بفتح غین و دال، اور الف کے ساتھ بِالْغَدَاۃِ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

اَلشَّامِیُ یَقْرَءُ محذوف کا فاعل ہے۔ بِالْغُدْوَةِ مفعول۔ بِالضَّمّ حال۔ ھٰھُنَا ظرف۔ وَعَنْ اَلِفٍ وَاوٌ خبر۔ اور مبتداء اَیْ مُبْدِلَةٌ عَنْ اَلِفٍ ۔ فِیْ الْکَھْفِ وَصْلًا کاظرف ہے، اَیْ وُصِّلَ حَرْفُ الْکَھْفِ ھٰذَا الْحَرْفَ ۔

توضیح: بِالْغَدْوَةِ اِجْمَاعًا واؤ سے مرسوم ہے، شامی کی قرأت صریح رسم کے مطابق ہے، اور واؤ کا لکھنا اسی دوسری قرأت کے شمول کیلئے ہے، نہ کہ حصر کیلئے، کہ ہر حال میں اسے واؤ ہی سے پڑھا جائے، اور غیر شامی کیلئے واؤ زائد اور اصل پر تنبیہ کرنے کیلئے ہے، جس طرح اَلصَّلٰوةُ کا واؤ جمہور کے نزدیک اسی غرض سے ہے، اور یہ چاشت سے پہلے وقت کا عَلَم ہے، سیبویہ کہتے ہیں، کہ خلیل کی رائے پر اٰتَیْتُكَ الْیَوْمَ غُدْوَةً وَبُکْرَةً کہنا بھی درست ہے، اور وہ ان دونوں کو ضَمْوَةً کی طرح قرار دیتے ہیں۔

(٦٤١) وَاِنَّ بِفَتْحٍ (عَمَّ) نَـصْـرًا وَّبَعْدُ کَـمْ ۱۰ نَـمَا تَسْتَبِیْنَ (صُحْبَةٌ) ذَکَّرُوْا وِلَا

ترجمہ: اور اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ میں اَنَّ (نافع ، شامی ، عاصم کیلئے) ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ مدد کئے جانے کے اعتبار سے عام ہوا (اور باقین اِنَّهٗ بِالْکَسْرِ پڑھتے ہیں) اور اس کے بعد فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ میں (شامی ، عاصم کیلئے) ہمزہ کا فتحہ کتنا بلند ہوا ہے، اور وَلِیَسْتَبِیْنَ کو (حمزہ و کسائی ، شعبہ نے) اتباع نقل میں مذکر پڑھا ہے (اور باقین نے مؤنث وَلِتَسْتَبِیْنَ پڑھا ہے)۔

شعر ۱۱: اور سَبِیْلَ الْمُجْرِمِیْنَ کے لام کو غیر نافع کیلئے رفع کے ساتھ لو۔

﴿النحو والعربیة﴾

اَنَّ مبتداء۔ بِفَتْحٍ حال۔ عَمَّ خبر۔ نَصْرًا حال یا تمیز۔ بَعْدُ مقطوع عن الاضافة اَیْ بَعْدَ اِنَّ ۔ کَمْ خبریہ۔ اس کی تمیز محذوف ہے، اَیْ کَمْ مَرَّةً ۔ نَمٰی صُحْبَةٌ مبتداء۔ ذَکَّرُوْا خبر۔ تَسْتَبِیْنَ وِلَا کا مفعول ہے۔

توضیح: اول (۱) مدنی کیلئے اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ اور وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ اول میں ہمزہ کے فتحہ، اور ثانی میں ہمزہ کے کسرہ سے، اسلئے کہ ان کا ذکر اول ہی کے فتحہ میں ہے، ثانی کا کسرہ ضد سے نکلا ہے، اور یہی اولی ہے، کہ اس میں کسی تاویل اور مقدر ماننے کی ضرورت نہیں۔

(۲) شامی ، عاصم کیلئے اَنَّهٗ اور فَاَنَّهٗ دونوں کے فتحہ سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں میں آیا ہے۔

(۳) باقی چار کیلئے دونوں میں کسرہ سے جو ضد سے نکلا ہے، اول کے فتحہ کی وجہ اَلرَّحْمَةَ سے بدل ہونا، یا تقدیر لِاَنَّهٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، اور ثانی کا فتحہ مبتداء مقدر کی خبر اَیْ فَاَمْرُہٗ اَنَّہٗ لَہُ الرَّحْمَۃ یا اول اَنَّہٗ کی تاکید یا بدل ہے، اور دونوں کا کسرہ حکایت کی وجہ سے ہے، یعنی کسرہ اعرابی نہیں، بلکہ حکائی ہے، یا جملہ اِنَّہٗ الخ اَلرَّحْمَۃ کی تفسیر ہے۔ یا کَتَبَ قَالَ کے معنی میں ہے، یا اِنَّہٗ سے پہلے وَقَالَ مقدر ہے، اور یا کسرہ استیناف کی وجہ سے ہے۔

دوم: وَلِتَسْتَبِیْنَ اِسْتِبَانَ سے ہے، جو لازم بھی ہے، اور متعدی بھی، اور سَبِیْلَ حجازی لغت میں مذکر، اور تمیمی میں مؤنث ہے، اور قرآن میں دونوں طرح مستعمل ہوا ہے، اور رفع کی صورت میں فعل کی تذکیر و تانیث انہی دو لغات کی بناء پر ہے، اور یہ فعل لازم ہے، اور نصب کی تقدیر پر وَلِتَسْتَبِیْنَ کی تاء تانیث کیلئے بھی ہوسکتی، یعنی تا کہ حق ظاہر ہو جائے، اور خطاب کیلئے بھی اور فاعل نبی ﷺ میں، اور ان دونوں صورتوں میں یہ متعدی ہے، اور ناظم کا مذکر اور مؤنث فرمانا بلا تاویل درست ہے، پس یہاں تین قرأت ہیں۔

(۱) صحبہ کیلئے وَلِیَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ یاء تذکیر اور لام کے رفع سے۔ (۲) نفر و حفص کیلئے وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ تاء تانیث و رفع سے۔ (۳) مدنی کیلئے وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلَ خطاب کی تاء اور نصب سے۔

(۶۴۲) سَبِیْلَ بِرَفْعٍ خُذْ وَیَقْضِ بِضَمِّ سَا ۱۱ کِنٍ مَّعَ ضَمِّ الْکَسْرِ شَدِّدْ وَاَهْمِلَا

ترجمہ: اور سَبِیْلَ کے لام کو غیر نافع کیلئے رفع سے لے لو (شعر ۱ میں اس کی تشریح ہوگئی ہے) اور (عاصم، مکی، نافع کیلئے) یَقْضِ ع ۷ میں قاف ساکن ضمہ کے ساتھ ہے، مع ضاد مکسورہ پر ضمہ پڑھنے کے، اور ضاد کو مشدد داور بے نقطہ پڑھو (یعنی یَقُصُّ الْحَق اور باقین کیلئے یَقْضِ الْحَقَّ ہے، رموز کو اگلے شعر میں بیان کیا ہے۔

(۶۴۳) نَعَمْ دُوْنَ اِلْبَاسٍ وَّ ذَکَّرَ مُضْجِعًا ۱۲ تَوَفَّاہُ وَاسْتَهْوَاہُ حَمْزَۃُ مُنْسِلَا

ترجمہ: ہاں یہ قرأت بلا کسی تردد کے ہے، (اسکا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور امالہ کرتے ہوئے امام حمزہ نے تَوَفَّاہُ اور اِسْتَهْوَاہُ کو تذکیر سے پڑھا ہے، اس حال میں کہ وہ فوقیت والے ہیں (اور باقین تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اور اِسْتَهْوَتْهُ الشَّیَاطِیْنُ پڑھتے ہیں تانیث سے)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۱۱، ۱۲: سَبِیْلَ خُذْ کا مفعول۔ بِرَفْعٍ حال۔ یَقْضِ شَدِّدْ کا مفعول۔ وَاَهْمِلَا حال۔ نَعَمْ حرف ایجاب ہے، جو سوال کا جواب ہے۔ حَمْزَۃ ذَکَّرَ کا فاعل۔ مُضْجِعًا اس سے حال۔ تَوَفَّاہُ ذَکَّرَ کا مفعول ہے۔ مُنْسِلًا دوسرا حال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح: شعر ۱۱۔ يَقُصُّ يُبَيِّنُ کے معنی میں ہے، نَحْنُ نَقُصُّ یوسف وکہف کی طرح اور يَقْضِ قَضٰى سے ہے، وصل کے تلفظ کی رعایت اور کسرہ کی دلالت کی وجہ سے لام کلمہ کی یاء کو حذف کر دیا ہے، تا کہ رسم دونوں قراٗتوں کو شامل ہو جائے، اور اول صراحۃً اور ثانی تقدیراً رسم کے مطابق ہے۔

شعر ۱۲: تَوَفَّتْهُ اور اِسْتَهْوَتْهُ میں تذکیر وتانیث اس لئے ہے، کہ دونوں کا فاعل جمع تکسیر ہے، اور تذکیر میں دونوں کے یائی ہونے کی وجہ سے حمزہ امالہ کرتے ہیں۔

(۶۴۴) مَعًا خُفْيَةً فِيْ ضَمِّهٖ كَسْرُ شُعْبَةٍ ۱۳ وَاَنْجَيْتَ لِلْكُوْفِيْ اَنْجٰى تَحَوَّلَا

ترجمہ: یہاں (انعام ۸ ع) اور (اعراف ۷ ع) میں دونوں جگہ خُفْيَةً کے ضمہ میں شعبہ کیلئے کسرہ ہے (خِفْيَةً) اور کوفیین کیلئے لفظ اَنْجَيْتَ اَنْجٰى سے بدلا ہے (یعنی کوفیین لَئِنْ اَنْجٰنَا اور باقین اَنْجَيْتَنَا پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

خُفْيَةً مبتداء۔ فِيْ ضَمِّهٖ كَسْرُ شُعْبَةٍ جملہ اسمیہ اس کی خبر۔ مَعًا حال۔ وَاَنْجَيْتَ مبتداء۔ تَحَوَّلَا اس کی خبر۔ اَنْجٰى مفعول۔ لِلْكُوْفِيْ حال۔

توضیح: (۱) خُفْيَةً دونوں لغت ہیں، ضمہ اکثر ومشہور تر ہے۔ (۲) اَنْجٰنَا غیبت میں تَدْعُوْنَهٗ کی ضمیر غیب کی اور قُلِ اللّٰهُ کی رعایت ہے، اَیْ لَئِنْ اَنْجٰنَا اللّٰهُ اور خطاب حکائی ہے۔ یعنی ان کے کلام کو اسی صیغہ سے نقل کر دیا، جو انہوں نے دعاء کے وقت استعمال کئے، اَیْ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا يَا رَبَّنَا پس اس سے قبل بِقَوْلِهِمْ مقدر ہے، کوفی قرآنوں میں اس کی رسم ایک شوشہ سے اور باقی قرآنوں میں جیم کے بعد دو شوشہ سے ہے، اور امالہ کا ذکر واضح ہونے کی وجہ سے نہیں کیا، اس کے واوی ہونے کے باوجود رسم یائی ہونے کی وجہ سے امالہ ہوگا۔

(۶۴۵) قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ يُثَقِّلُ مَعْهُمُ ۱۴ هِشَامٌ وَّشَامٍ يُنْسِيَنَّكَ ثَقَّلَا

ترجمہ: قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ کو ان کوفیین کے ساتھ ہشام بھی شامل ہو کر (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے پڑھتے ہیں (یعنی يُنَجِّيْكُمْ) اور شامی نے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ کو (نون) کے فتحہ اور سین کی) تشدید سے (يُنَسِّيَنَّكَ) پڑھا ہے، (اور تخفیف اولیٰ ہے، اول میں لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا کے قریب ہونے کی مناسبت کی بناء پر، اور ثانی میں فَاَنْسٰهُ یوسف اور اَنْسٰنِيْهُ کہف کی مناسبت سے جو اس باب کے اجماعی کلمات ہیں، اور دونوں میں تشدید وتخفیف ہم معنی ہیں، اور قُلِ اللّٰهُ کی قید سے مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ نکل گیا ہے، اس لئے کہ اس میں قراٗ سبعہ کے لئے اجماعاً تشدید ہے، البتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

یعقوب تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

﴿النحووالعربیة﴾

یُثَقِّلُ کا فاعل ہشام ہے۔ قُلِ اللّٰهُ یُنْجِیْکُمْ مفعول۔ مَعَهُمْ فاعل سے حال ہے،اور ضمیر کوفیین کیلئے ہے۔ وَشَامٍ مبتداء۔ ثُقِّلَا خبر۔ یُنْسِیَنَّكَ مفعول الخبر۔

(٦٤٦) وَ (حَرْفَیْ) رَأٰی کُلًّا اَمِلْ مُـــزْنَ (صُحْبَةٍ) ١٥ وَفِیْ هَمْزِهٖ حُـسْنٌ وَّفِی الرَّآءِ یُجْتَلَا

ترجمه: اورتو (متحرک سے پہلے) راء کے دونوں حرفوں کا سب میں (یعنی سولہ کے سولہ موقعوں میں ابن ذکوان ، ابوبکر ، حمزہ ، کسائی کیلئے) امالہ محضہ کر، حالانکہ یہ (امالہ قرأ کی) جماعت کے سفید بادل ہیں (یعنی علوم ہیں) اور ابوعمرو کیلئے اس رَءٰ کے ہمزہ ہی کے امالہ میں خوبی ہے (یعنی ان کیلئے راء کا امالہ نہیں) اور سوسی کیلئے یہ امالہ راء میں بھی خلاف کے ساتھ کیا جاتا ہے، (لیکن سوسی کا راء میں امالہ نظم اور تیسیر اور نشر تینوں کے طرق سے نہیں، پس عملاً سوسی کیلئے بھی دوری ہی کی طرح صرف ہمزہ کا امالہ ہے۔

﴿النحووالعربیة﴾

حَرْفَیْ اَمِلْ کا مفعول ہے۔ رَأٰی مضاف الیہ۔ کُلًّا رَءٰی سے حال، بمعنی جمیعًا۔ مُزْنَ دوسرا حال۔ فِیْ هَمْزِهٖ حُسْنٌ خبر ومبتداء۔ فِی الرَّا ظرف۔ یُجْتَلَا بِخُلْفٍ حال عن السوسی۔

(٦٤٧) بِخُلْفٍ وَّ خُلْفٌ فِیْهِمَا مَعَ مُضْمَرٍ ١٦ مُــصِیْبٌ وَّعَنْ عُثْمَانَ فِی الْکُلِّ قُلِّلَا

ترجمه: (بِـخُـلْفٍ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے) اور ابن ذکوان کیلئے ایسا خلاف درستی کو پہنچنے والا ہے، جو ان دونوں حرفوں میں ہے، حالانکہ یہ دونوں حرف ضمیر کے ساتھ ہوں، اور عثمان (ورش) سے تمام میں یہ رَءٰ کے دونوں حرف امالہ بین بین سے پڑھے گئے ہیں۔

﴿النحووالعربیة﴾

خُلْفٌ مبتداء۔ فِیْهِمَا صفت۔ مُصِیْبٌ خبر۔ عَنْ عُثْمَانَ قُلِّلَا سے متعلق۔ فِی الْکُلِّ ظرف۔ ضمیر تثنیہ حرفین کیلئے ہے۔

توضیح: رَءٰ کے بعد حرف متحرک کی دو قسمیں ہیں۔(١) وہ جس کے بعد اسم ظاہر ہو، جو سات جگہ آیا ہے۔ (٢) وہ جس کے بعد ضمیر ہو، اور اس کے تین کلمات نو جگہ آئے ہیں، یہ کل سولہ ہیں، اور ان میں پانچ قرأتیں ہیں۔(١) صحبه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے ان سولہ کلمات میں راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ محضہ۔ (۲) ابن ذکوان کیلئے پہلی قسم کے ساتوں کلمات میں دونوں حرفوں کا امالہ محضہ، اور دوسری قسم کے تینوں کلمات میں نو جگہ دو وجوہ۔ ۱ دونوں کا فتحہ اس کو نقّاش نے اخفش سے نقل کیا۔ ۲ دونوں کا امالہ اس کو ابن اخرم نے اخفش سے نقل کیا، اور یہ زیادات میں سے ہے۔ ۳ بصری کیلئے سب میں صرف ہمزہ کا امالہ، اور سوسی کیلئے دونوں کا امالہ نظم کے طریق کے خلاف ہے، اس لئے اس کا ترک اولیٰ ہے۔ ۴ ورش کیلئے سب میں راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ بین بین جو بدل کی تینوں وجوہ کے ساتھ ہے، اور ازرق کے طریق پر اس میں فتح نہ ہونے کی وجہ سے صرف تین ہی وجوہ تقلیل کے ساتھ ہوں گی۔ ۵ قالون، مکی، ہشام، حفص کیلئے سب میں دونوں حرفوں کا فتح ہے۔

(۶۴۸) وَقَبْلَ السُّكُوْنِ الرَّا اَمِلْ فِيْ صَفَا يَدٍ ١٧ بِخُلْفٍ وَّ قُلْ فِي الْهَمْزِ خُلْفٌ يَّقِيْ صِلَا

ترجمہ: اور ساکن (منفصل) سے پہلے رَءَ میں چھٹوں جگہ ابوبکر، حمزہ کیلئے بلا اختلاف، اور سوسی کیلئے خلاف کے ساتھ صرف راء کا امالہ محضہ کر، اس حالت میں کہ تم پاکیزہ نعمت میں ہو، اور تو کہہ دے، کہ (اس قسم میں سوسی و ابوبکر کیلئے) ہمزہ کے امالہ میں بھی خلاف آگ میں داخل ہونے سے بچاتا ہے، اور تو راء کا مابعد سے ضرور وصل کردے، یعنی رَءَ ی الْقَمَرَ جیسے کلمات میں وصلاً امام حمزہ و شعبہ راء میں تو بلا خلاف امالہ کرتے ہیں، اور ہمزہ میں شعبہ کا خلاف کے ساتھ امالہ ہے جبکہ سوسی کیلئے قبل الساکن وصلاً دونوں حرفوں میں امالہ بالخلف ہے، لیکن دونوں میں امالہ یا فتح ایک ساتھ ہوگا، اور وقف کا حکم آئندہ شعر میں ہے۔ (ابوشامہ)۔

﴿النحو والعربیۃ﴾

قَبْلَ اَمِلْ کا ظرف ہے۔ اَلرَّا اس کا مفعول۔ فِيْ صَفَا اَمِلْ سے متعلق۔ يَدٍ مضاف الیہ۔ بِخُلْفٍ اس کی صفت۔ خُلْفٌ مبتداء۔ يَقِيْ اس کی صفت۔ صِلَا يَقِيْ کا مفعول ہے۔ فِي الْهَمْزِ خبر۔ اور جملہ قُل کا مقولہ ہے۔ صَلَا صَلَاءٌ سے، یا صَلَا سے صَلَى النَّار ای دخلھا و لازمھا کے مصدر ہیں، اور جعبریؒ کی رائے پر وَصَلَ سے امر بانون خفیفہ ہے، جو الف سے بدل گیا ہے۔

(۶۴۹) وَقِفْ فِيْهِ كَالْاُوْلٰى وَنَحْوُ رَاَتْ رَاَوْا ١٨ رَاَيْتَ بِفَتْحِ الْكُلِّ وَقْفًا وَّ مَوْصِلَا

ترجمہ: اور لفظ رَءَ جو قبل الساکن ہو، جب اس پر وقف کرو تو اس میں حکم ایسا ہی ہے، جیسے کہ پہلے کلمہ میں (یعنی رَءَ كَوْكَبًا وغیرہ کی طرح) اور رَءَتْ رَءَوْا رَءَيْتَ جیسے کلمات میں (یعنی جن میں ساکن غیر منفصل ہو) تو تمام قراء کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف ووصل میں فتح کے ساتھ پڑھ۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

وَقِفْ فِيْهِ ضمیر۔ رَءٰى قَبْلَ السَّاكِنِ کیلئے ہے۔ كَالْأُولٰى اَىْ كَالْكَلِمَةِ الْأُولٰى وَهِىَ رَءٰى كَوْكَبًا۔ نَحْو مبتداء۔ رَءَتْ ، رَءَوْ ، رَءَيْتَ بدل۔ بِفَتْحِ الْكُلِّ خبر۔ وَقْفًا وَ مُوْصِلًا دونوں حال، اَىْ وَاقِفًا وَمَوْصِلًا۔

توضیح: رَءَ الشَّمْسَ جیسے کلمات کہ جن میں ساکن منفصل ہو، اور وقف کرنے میں جدا ہو جائے، اس میں وصلاً صرف دو قرأتیں ہیں۔

(۱) سما ، شامی ، حفص ، کسائی سب کلمات میں دونوں کا فتح۔ (۲) ابوبکر ، حمزہ کیلئے راء کا امالہ محضہ، اور ہمزہ کا فتح، البتہ سوسی کیلئے ناظمؒ نے ہمزہ اور راء دونوں کے امالہ میں خلاف بتایا ہے، جس سے چار وجوہ بنتی ہے، مگر راء اور ہمزہ دونوں کا فتح ہی اولیٰ اور طریق کے موافق ہے، گو کہ دونوں کا امالہ بھی صحیح ہے، اور باقی دو (۱) راء کا امالہ ہمزہ کا فتح۔ (۲) ہمزہ کا امالہ راء کا فتح ان کا ترک اولیٰ ہے، اور شعبہ کیلئے خلاف سے دو نکلتی ہیں ۱؎ راء کا امالہ، ہمزہ کا فتح اور یہ اولیٰ اور طریق کے موافق ہے۔ ۲؎ دونوں کا امالہ یہ طرق سے نہیں، اور وقفاً چار قرأتیں ہیں، جو اس رَءٰ کی طرح ہیں، جس کے بعد اسم ظاہر ہو، جیسے رَءٰ كَوْكَبًا اور اسے وَقِفْ فِيْهِ كَالْأُولٰى میں بیان فرمایا، اور یہ چاروں قرأتیں اوپر بیان ہو چکی ہے، اور راء کی چوتھی قسم رَءَتْ ، رَءَوْا ، رَءَيْتَ میں کسی کے لئے امالہ نہیں۔

(۶۵۰) وَخَفَّفَ نُوْنًا قَبْلَ فِى اللّٰهِ مَـــــنْ لَّهُ ۱۹ بِخُلْفٍ اَتٰى وَالْحَذْفُ لَمْ يَكُ اَوَّلَا

ترجمہ: اور اَتُحَآجُّوْنِّيْ جو فِى اللّٰهِ سے قبل ہے، اس کے نون کو (ابن ذکوان اور نافع نے بلا اختلاف اور ہشام نے) خلاف کے ساتھ اس قاری کیلئے کہ جس کے لئے یہ خلف آیا ہے، خفیف پڑھا ہے (اور باقین کیلئے نون مشدد ہے) اور تخفیف کی صورت میں جو نون حذف ہوا ہے، وہ پہلا نہیں (دوسرا ہے، اس لئے کہ ثقل اس کی وجہ سے ہوا ہے) ادغام تو کبیر کے قبیل سے ہے، اور اظہار یہاں کسی قرأت میں نہیں، البتہ زمر تَاْمُرُوْنِّيْ میں اظہار پر اجماع ہے، اور لغت کی رُو سے ایک نون کا حذف تخفیف کیلئے ہے۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

نُوْنًا خَفَّفَ کا مفعول ہے۔ قَبْلَ نُوْنًا کی صفت ہے۔ فِى اللّٰهِ مضاف الیہ۔ بِخُلْفٍ مَنْ سے حال۔ وَالْحَذْفُ مبتداء۔ لَمْيَكُ اَوَّلَا اس کی خبر۔ اَىِ النُّوْنُ الْمَحْذُوْفَه لَيْسَتِ النُّوْنُ الْاُوْلٰى بَلِ الثَّانِيَه۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۵۱) وَفِي دَرَجٰتِ النُّوْنُ مَعْ يُوْسُفٍ ثَــوٰى ۲۰ وَوَالَّيْسَعَ الْحَرْفَانِ حَرِّكْ مُثَقِّلَا

ترجمہ: اور نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ میں یہاں (انعام اور سورۃ یوسف ۹ ع) کے دَرَجٰتٍ میں نون تنوین (کوفیین کے لئے) قائم ہوا ہے (باقین کیلئے بغیر تنوین ہے) اور وَلَّيْسَعَ یہاں (انعام ۱۰ ع) اور (ص ۲ ع) دونوں لفظوں میں مشدد پڑھتے ہوئے لام کو حرکت (فتحہ) دو۔

(۶۵۲) وَسَكِّنْ شِفَاءً وَّ اقْتَدِهْ حَذْفُ هَائِهِ ۲۱ شِفَاءً وَّبِالتَّحْرِيكِ بِالْكَسْرِ كُفِّلَا

ترجمہ: اور یاء کو ساکن پڑھو، اس حالت میں کہ یہ بھی شفا ہے (یعنی حمزہ ، کسائی وَلَّيْسَعَ اور باقین وَالْيَسَعَ پڑھتے ہیں) اور فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ کی ھاء سکتہ شفا ہونے کی حالت میں، وصل میں حمزہ ، کسائی کیلئے حذف کرو، (باقین کیلئے ثابت ہے) اور (شامی کیلئے بروایت ہشام) کسرہ کی حرکت کو (بغیر صلہ) ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

(۶۵۳) وَمُدَّ بِخُلْفٍ مَّـاجَ وَالْكُلُّ وَاقِفٌ ۲۲ بِإِسْكَانِهٖ يَذْكُوْا عَبِيْرًا وَّمَنْدَلَا

ترجمہ: اور ھاء کے کسرہ میں خلف کے ساتھ (ابن ذکوان کیلئے) مد کرو، اور یہ خلف جو طریق میں مضطرب ہوگیا ہے (تیسیر میں صرف کسرہ موصولہ بیان کیا گیا ہے) اور قراء سبعہ سب اس ھاء کے اسکان کے ساتھ وقف کرتے ہیں، اور یہ وقف عبیر و مندل کی طرح مہکتا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۰: ثَوٰى أَيْ أَقَامَ ، مَاجَ مِنَ الْمَوْجِ هُوَ الْإِضْطِرَابُ ۔ اَلنُّوْنُ مبتداء۔ ثَوٰى خبر۔ مَعْ يُوْسُفَ حال۔ فِيْ دَرَجٰتٍ ثَوٰى کا ظرف۔ وَالَّيْسَعَ مبتداء۔ دوسری واو لفظ قرآن کی ہے، اور پہلی دو حروف میں فصل کیلئے ہے، جو مبتداء سے بدل ہے۔ حَرِّكْ امر جو خبر واقع ہورہا ہے۔ مُثَقِّلًا حال ہے، حَرِّكْ کے فاعل سے۔

شعر ۲۱: اِقْتَدِهْ مبتداء۔ حَذْفُ هَائِهٖ مبتداء ثانی۔ شِفَا خبر۔ بِالتَّحْرِيْكِ اس کے متعلق ہے۔ كُفِّلَا بِالْكَسْرِ التَّحْرِيْكِ کے متعلق ہے۔

شعر ۲۲: وَمُدَّ بِخُلْفٍ مَاجَ بِخُلْفٍ مُدَّ کے متعلق۔ اور مَاجَ صفت۔ يَذْكُوْا کا فاعل ضمیر ھا ہے، جو اسکان کو یا اِقْتَدِهْ کو راجع ہے۔ وَالْكُلُّ مبتداء۔ وَاقِفٌ خبر۔ اور جملہ حال واقع ہورہا ہے۔ عَبِيْرًا وَ مَنْدَلًا حال یا تمیز۔ عَبِيْر مرکب، خوشبو زعفران ملی ہوئی، ابوعبید کے قول پر زعفران کا نام ہے، مندل کو مندلی بھی کہتے ہیں، عود ہندی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

توضیح :(۱) دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ کوفیین تاء کی تنوین سے پڑھتے ہیں، دَرَجَاتٍ کا نصب نزع خافض کی بناء پر ہے، اور مَنْ نَّشَآءُ مفعول ہے، اَیْ اِلٰی دَرَجَاتٍ اور یہ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (بقرۃ ۳۳ ع) کے قبیل سے ہے، اور یہ تنوین مقابلہ کی ہے، جو جمع مذکر سالم کے نون کے بجائے آتی ہے، اور باقین کیلئے تنوین کے حذف سے ہے، اضافت کی بناء پر، اور نَرْفَعُ کا مفعول مرکب اضافی ہے، اور رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ بھی اسی قبیل سے ہے۔

(۲) وَلَيَسَــعَ یوشع علیہ السلام نام ہے، اور یہ عجمی ہے، تخفیف کی صورت میں اس پر اَلْ تعریف داخل ہوا ہے، اور یہ تشدید کی صورت میں اس کی اصل لَيَسَــعُ اور یہ عجمہ اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، پھر اسے معرب کر کے اس پر اَلْ داخل کیا، اور لام کا لام میں ادغام ہوا، تخفیف صراحۃً اور تشدید تقدیرًا رسم کے موافق ہے۔

(۳) اِقْتَدِهْ میں وصلًا ھاء کا حذف ھاء سکتہ ہونے کی وجہ سے ہے، اور اثبات وصل بنیت وقف کے سبب ہے، اور کسرہ کی صورت میں یہ ھاء ضمیر کی ہے۔

(۶۵۴) وَتُبْـدُوْنَهَـا تُـخْـفُـوْنَ مَـعْ تَـجْـعَـلُـوْنَـهُ ۲۳ عَـلٰى غَـيْـبِـهٖ (حَــــقًّـا) وَّ يُنْـذِرَ صَـــنْـدَلَا

ترجمہ: اور تَـجْـعَـلُـوْنَهَا (قَرَاطِيسَ) تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ یہ تینوں فعل (مکی و بصری کیلئے) اپنے غیب پر حق ہونے کی حالت میں ہیں، اور وَلِيُنْـذِرَ اُمَّ الْـقُـرٰی میں (شعبہ کیلئے غیب) صندل کی خوشبو کی مانند مہکتا ہے، (اور باقین چاروں فعلوں کو خطاب سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

وَتُبْدُوْنَهَا اور اسکے بعد کے کلمات کا اس پر عطف ہے، تقدیر قَرَأَ يَجْعَلُوْنَهُ قَرَاطِيسَ يُبْدُوْنَهَا وَيُخْفُوْنَ كَثِيْرًا بِـالْيَاءِ عَلٰى غَيْبَةٍ۔ حَقًّا تمیز۔ صَنْدَلًا تمیز۔ یعنی اَلْـمَـذْكُوْرُ فِيْ هٰذَ الْبَيْتِ يَذْكُوْا صَنْدَلًا وَمَنْدَلًا كَمَا ذَكَا ذَاكَ عَبِيْرًا وَمَنْدَلًا۔

توضیح: غیب کی صورت میں تینوں فعلوں کی ضمیر وَمَا قَدَرُ اللّٰهَ کی مناسبت سے کفار کیلئے ہے، اور عُلِّمْتُمْ مؤمنین یا مشرکین کی طرف التفات ہے، اور خطاب کی صورت میں بھی مخاطب کفار ہی ہیں، اور یہ خطاب امر کے اعتبار سے ہے، اَیْ قُلْ لَهُمْ اور عَلِّمْتُمْ کے مخاطب بھی وہی ہیں، وَلِيُنْذِرَ کی ضمیر غیبت کی صورت میں كِتٰبٌ کیلئے ہے، اور خطاب کی تقدیر پر نبی ﷺ کیلئے ہے۔

(۶۵۵) وَبَيْـنَـكُـمْ ارْفَعْ فِـــــىْ صَـــــفَا (نَفَرٍ) وَّجَا ۲۴ عِلُ اقْصُرْ وَفَتْحُ الْكَسْرِ وَالرَّفْعِ ثُـمِّـلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں ایک پاکیزہ جماعت کی قرأت میں بَيْنَ کو (حمزہ، شعبہ، مکی، بصری، شامی کیلئے) رفع دے (یعنی بَيْنُكُمْ اور باقین کیلئے نون کا نصب بَيْنَكُمْ ہے) اور وَجَاعِلُ اللَّيْلِ میں (کوفیین کیلئے) قصر پڑھو، اور (عین کے) کسرہ اور (لام کے) رفع کے بجائے فتحہ درست کر دیا گیا ہے (یعنی جَعَلَ اور باقین کیلئے جَاعِلُ)۔

(٦٥٦) وَعَنْهُمْ بِنَصْبِ اللَّيْلِ وَاكْسِرْ بِمُسْتَقِرْ ٢٥ رُ الْقَافَ (حَـقًّا) خَرَّقُوا ثِقْلُهُ انْجَلَا

ترجمہ: اور انہیں (کوفیین) سے لفظ اَللَّيْلُ نصب کے ساتھ روایت کیا گیا ہے، اور تو (مکی و بصری کیلئے) فَمُسْتَقِرٌّ میں قاف کو کسرہ دے، حق ہونے کی حالت میں، اور خَرَّقُوا (لَهُ بَنِيْنَ کی راء کا نافع کیلئے) مشدد ہونا ظاہر ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۴: بَيْنَكُمْ اِرْفَعْ کا مفعول ہے۔ فِيْ صَفَا مفعول منصوب المحل علی الحال۔ نَفَرٍ مضاف الیہ۔ وَجَاعِلُ اَقْصُرْ جَاعِلُ کا رفع حکائی۔ اور اُقْصُرْ کا مفعول ہے۔ فَتْحُ مبتداء۔ وَالرَّفْعُ معطوف۔ ثُمَّلًا خبر۔ عَنْهُمْ ضمیر کوفیین کیلئے۔ بِنَسْبِ اللَّيْلِ حال۔ اَیْ اُقْصُرْ جَاعِلُ لِكُوْفِيِّيْنَ مَعَ نَصْبِ اللَّيْلِ۔ اَلْقَافُ اِكْسِرْ کا مفعول ہے خَرَّقُوا مبتداء۔ ثِقْلُهُ مبتداء ثانی۔ اِنْجَلَا خبر۔

توضیح: (۱) نصب کی قرأت پر بَيْنَكُمْ ظرف ہے، اور فاعل مقدر بمعنی وصل ہے، اَیْ لَقَدْ تَقَطَّعَ الْاِتِّصَالُ بَيْنَكُمْ اور رفع کی قرأت پر بَيْنُكُمْ اسم ہے، جو غیر ظرف ہے، ذَاتَ بَيْنِكُمْ کی طرح، ابوعبید کی رائے پر یہ لَقَدْ تَقَطَّعَ وَصْلُكُمْ یا تَفَرَّقَ جَمْعُكُمْ کے معنی میں ہے، یعنی تمہارا آپس کا تعلق ٹوٹ گیا، اور تمہاری جماعت متفرق ہوگئی ہے۔

(۲) جَعَلَ اللَّيْلَ جَعَلَ ماضی اور اَللَّيْلُ مفعول بہ ہے، اور فَالِقُ پر معطوف ہے، جو فَلَقَ کے معنی میں ہے، اور جَاعِلُ اللَّيْلِ کی قرأت پر جَاعِلُ فَلِقُ کے لفظ پر معطوف ہے، اور اَللَّيْلِ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، اور معنی کے مقابلہ میں لفظ کی رعایت بہتر ہونے کی وجہ سے یہی اولیٰ ہے۔

(۳) خَرَّقُوا میں تخفیف اصل ہے، اور تشدید تکثیر کیلئے ہے یعنی افراد وانواع کی کثرت بتانا مقصود ہے۔

(٦٥٧) وَضَمَّانِ مَعْ يٰسِيْنَ فِيْ ثَمَرٍ (شَـ)ـفَا ٢٦ وَدَرَسْتَ (حَقٌّ) مَدُّهُ وَلَقَدْ حَلَا

ترجمہ: اور (حمزہ، کسائی کیلئے) ثَمَرٌ (یہاں انعام ۱۲ ع ۱، ۱۷ ع میں) مع سورۃ یٰسٓ ۳ ع کے ثُمُرِهٖ دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمے شافی ہوئے ہیں (باقین بفتحتین پڑھتے ہیں) اور لِيَقُوْلُوْا دَارَسْتَ میں دال کے بعد الف مدہ (مکی و بصری کیلئے) حق اور شیرین ہے (یعنی دَارَسْتَ مثل قَاتَلْتَ ہے (اور باقین کیلئے قصر ہے، البتہ شامی کی قرأت آئندہ شعر میں بیان فرمارہے ہیں۔

(۶۵۸) وَحَرِّكْ وَسَكِّنْ كَافِيًا وَاكْسِرَنَّهَا ۲۷ حِمًى صَوْبِهِ بِالْخُلْفِ دَرَّ وَاَوْبَلَا

ترجمہ: اور (شامی کیلئے) سین کو فتح کی حرکت دو، اور تاء کو ساکن پڑھو (یعنی دَرَسَتْ بروزن ضَرَبَتْ) اور وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا میں ہمزہ کو بصری، مکی کے لئے بلا خلاف، اور شعبہ کے لئے) بالخلف مکسور پڑھو، اس کسرہ کی بارش کی حمایت لگاتار اور موسلا دھار ہوگئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر۲۶: ضَمَانٌ مبتداء۔ شِفَا خبر۔ مَعْ يَسٍّ حال۔ فِيْ ثَمَرٍ حال۔ دَارَسْتَ مبتداء۔ حَقٌّ خبر۔ مَدُّهٗ اس کا فاعل۔ حَلَا کی ضمیر مد کیلئے ہے۔ حَرِّكْ وَسَكِّنْ کے مفعول محذوف ہیں، اَیْ حَرِّكِ السِّيْنَ وَسَكِّنِ التَّاءَ كَافِيًا حال۔ اَنَّهَا اِكْسِرْ کا مفعول ہے۔ حِمًى مبتداء مضاف۔ صَوْبِهٖ مضاف الیہ ضمیر كَسْرُ کیلئے ہے۔ دُرٌّ خبر۔ وَاَوْبَلَا معطوف۔

توضیح: (۱) شعر۲۶ ثُمُرٌ حمزہ و کسائی بضمتین ثَمَرَةٌ کی جمع ہے، جیسے خَشَبَةٌ، خُشُبٌ یا ثِمَارٌ کی جمع ہے، جیسے كِتَابٌ، كُتُبٌ اور ثَمَرٌ بفتحتین ثَمَرَةٌ کی جمع یا اسم جنس ہے، شَجَرَةٌ کی طرح۔ وہ میوہ جو چنا جائے۔

(۲) دَارَسْتَ مکی، بصری کی قرأت پر مفاعلہ سے مشارکت کیلئے یعنی آپ نے اہل کتاب کو اور انہوں نے آپ کو یہ آیات پڑھادیں، اور دَرَسْتَ قصر سے، اس کا مصدر دِرَاسَةٌ دَرَسًا بمعنی قرأت یعنی آپ نے یہ آیات اگلوں کی کتابوں میں پڑھ لیں، اور شامی کیلئے دَرَسَتْ کی ضمیر الایات کیلئے ہے، اور اس کا مصدر دَرْسًا اور دُرُوْسًا ہے، اَیْ اُمْحِيَتِ الْاٰيَاتُ یعنی یہ آیات جو آپ نے زندہ کر کے لے آئے ہیں، یہ اگلے لوگوں کی بے سند باتیں ہیں، جو مٹ چکی ، اور بے نشان ہو چکی تھیں، وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ جیسے وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ اور ایسے موقعوں میں لَعَلَّ اکثر آتا ہے۔

(۶۵۹) وَخَاطَبَ فِيْهَا يُؤْمِنُوْنَ كَمَا فَشَا ۲۸ وَ(صُحْبَةُ) كُفُوٌ فِي الشَّرِيْعَةِ وَصَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جَآءَتْ لَايُؤْمِنُوْنَ نے اسی سورت ۱۳ع میں (شامی ، حمزہ کیلئے) خطاب کیا ہے، جیسا کہ وہ خطاب شائع ہوا ہے، اور شریعت (جاثیہ ۱ع) کے وَاٰيٰتِهٖ تُؤْمِنُوْنَ میں (ابوبکر ، حمزہ ، کسائی اور ابن عامر کیلئے) قوی جماعت نے نقل کیا ہے۔

پس (۱) شامی و حمزہ کیلئے (انعام ۱۳ع) اور (جاثیہ ۱ع) میں دونوں تُؤْمِنُوْنَ خطاب سے ہیں۔ (۲) شعبہ و کسائی کیلئے یہاں انعام میں يُؤْمِنُوْنَ یاء سے اور جاثیہ میں تاء خطاب سے ہے، اور انعام والے میں ضمیر کفار کیلئے ہے، اور وہ غائب ہیں، اور جاثیہ والے میں خطاب ڈرانے کیلئے ہے، جو بلیغ تر ہے، اسلئے یہی قرأت اولیٰ ہے۔ (۳) سما ، حفص دونوں میں يُؤْمِنُوْنَ غیب سے پڑھتے ہیں۔

﴿النحو والعربية﴾

فَشَا مِنَ الْفَشْوِ وَهُوَ الظُّهُوْرُ يُؤْمِنُوْنَ خَاطَبَ کا فاعل ہے، اور فعل کی نسبت اس لئے کی گئی ہے کہ اس میں خطاب ہے، اور اس کی ضمیر راجع ہے، آیت کی طرف۔ فَشَا فعل ماضی ہے، اسکا فاعل ضمیر ہے، جو مَا کو راجع ہے، اور مَا موصولہ اس کا صلہ فَشَا ہے، اور كَمَا منصوب المحل ظرفیہ کی بناء پر ہے۔ اور صُحْبَةٌ يُؤْمِنُوْنَ پر معطوف ہے۔ وَصَّلَا کی ضمیر فاعل ہے، جو كُفُؤٌ کو راجع ہے۔

اَلْجُزْءُ الثَّامِنُ (۸)

(۶۶۰) وَكَسْرٌ وَّفَتْحٌ ضُمَّ فِيْ قِبَلًا حِمًى ۲۹ ظَهِيْرًا وَّلِلْكُوْفِيِّ فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

ترجمہ: اور (یہاں انعام میں كُلَّ شَيْءٍ) قُبُلًا میں قاف کا کسرہ اور باء کا فتحہ (بصری ، مکی ، کوفیین کیلئے) ضمہ سے بدل دیا گیا ہے، اس کے قاری نے مددگار بن کر حمایت کی ہے، اور سورہ کہف ۸ع میں قُبُلًا وَّ مَا نُرْسِلُ میں (دونوں ضموں کی قید) کوفیین ہی کیلئے نقل کی گئی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَكَسْرٌ وَّفَتْحٌ ضُمَّ اَیْ وَكَسْرُ ضَمَّ وَ فَتْحُ ضَمَّ موصوف مبتداء ہے۔ اور فِيْ قِبَلًا خبر ہے۔ حِمًى کا فاعل ضمیر ہے، جو ضُمَّ کیلئے ہے۔ ظَهِيْرًا مفعول ہے، حِمٰى کا۔ لِلْكُوْفِيِّ وَصَّلَا سے متعلق ہے۔

توضیح: قُبُلًا میں (۱) مدنی ، شامی کیلئے دونوں جگہ قِبَلًا بِكَسْرِ الْقَافِ وَبِفَتْحِ الْبَاءِ ہے۔ (۲) کوفیین کیلئے دونوں میں قُبُلًا بِضَمِّ الْقَافِ وَالْبَاءِ ہے۔ (۳) حق کیلئے انعام میں کوفیین کی طرح اور کہف میں مدنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

و شامی کی طرح اور یہی عمدہ تر ہے، یہاں انعام میں یہ کفار کے قول اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيلًا (اسراء ۱۰ع) کے جواب میں ہے، جس میں قَبِيلًا كُفَلَاءَ کے معنی میں ہے، اور کہف میں کسرہ کے خفیف تر ہونے کی وجہ سے، نیز قِبَلًا مصدر ہے، جو عَيَانًا روبرو کے معنی میں ہے، یعنی ہم ان کے سامنے ہر چیز کو خوب ظاہر کردیں، تو تب بھی ایمان نہیں لائیں گے، اور کہف میں معنی ہیں، کہ عذاب ان کے پاس خوب ظاہر طور پر آ جائے، اور قُبُلًا بضمتین بھی قِبَلًا کی طرح مصدر ہے، یا قَبِيلٌ کی جمع ہے، بمعنی كَفِيلٌ رَغِيفٌ رُغُفٌ کی طرح، یعنی ہم ان کے سامنے تمام چیزوں کو اس طرح جمع کردیں، کہ وہ چیزیں آپ کی سچائی کی ذمہ دار بن جائیں، تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(۶۶۱) وَقُلْ كَلِمٰتُ دُوْنَ مَا اَلِفٍ ثَوٰی ۳۰ وَفِيْ يُوْنُسٍ وَّالطَّوْلِ حَامِيْهِ ظَلَّلَا

ترجمہ: اور تو کہہ دے کہ كَلِمٰتُ (رَبِّكَ) انعام ۱۴ع میں کوفیین کیلئے) الف کے بغیر مقیم ہوگیا ہے، اور یونس ۱۰ع اورطول (مومن ۱ع کے كَلِمٰتُ میں بصری، مکی، کوفیین کیلئے بحذف الف) ہے، اسکی حمایت والے نے سایہ ڈالا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

كَلِمَاتُ مبتداء۔ دُوْنَ مَا اَلِفٍ اس کی صفت۔ مَا زائدہ۔ ثَوٰی خبر۔ وَفِيْ يُوْنُسَ عطف دُوْنَ پر ہے، اَیْ كَلِمَاتُ فِيْ يُوْنُسَ۔ حَامِيْهِ ظَلَّلَا جملہ مبتداء مقدر کی خبر واقع ہورہا ہے، اور حَامِيْهِ کی ضمیر كَلِمَاتُ کیلئے ہے، اَلْمَذْكُوْر کی تاویل پر كَلِمَاتٍ ثَوٰی قُلْ کا مفعول۔

توضیح: (۱) کوفیین کیلئے چاروں جگہ كَلِمَاتُ واحد کے صیغہ سے بحذف الالف ہے۔

(۲) مدنی، شامی کیلئے چاروں جمع کے صیغہ سے باالالف، ان کا ذکر دونوں جگہ نہیں، اس لئے حذف کی ضد سے الف کا اثبات نکل آیا، اور یہی بہتر ہے، کہ جمع کی صورت میں لفظ اپنے حقیقی معنی میں رہتا ہے، اور مجازاً جنس مراد لینے کی حاجت نہیں رہتی۔

(۳) حق کیلئے (انعام ۱۴ع) میں جمع سے اور باقی تین میں كَلِمَةُ واحد سے، اول میں اثبات ضد سے، اور باقی تین میں حذف ذکر سے نکلا ہے، اور دونوں قرأتیں ہم معنی ہیں، یعنی کلمہ سے مراد کلام ہی ہے، جو جمع ہی کے معنی میں ہے۔

(۶۶۲) وَشَدَّدَ حَفْصٌ مُنَزَّلٌ وَّابْنُ عَامِرٍ ۳۱ وَحُرِّمَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ اِذْ عَلَا

ترجمہ: اور اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ کو حفص اور ابن عامر نے مشدد پڑھا ہے (یعنی مُنَزَّلٌ) اور حُرِّمَ (نافع و حفص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے) ضمہ اور کسرہ کے فتحہ سے ہے (یعنی حَرَّمَ) اس لئے کہ یہ بلند ہوگیا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

حَفْصٌ شَدَّدَ کا فاعل۔ مُنَزَّلٌ مفعول۔ وَابْنُ عَامِرٌ معطوف علی الفاعل۔ اِذْ ظرف۔ اس میں دونوں جگہ تعلیل کے معنی ہیں۔

(٦٦٣) وَفُصِّلَ اِذْ ثَنّٰى يَضِلُّوْنَ ضُمَّ مَعْ ٣٢ يَضِلُّوا الَّذِیْ فِیْ يُوْنُسٍ ثَابِتًا وَّلَا

ترجمہ: اور وَقَدْ فُصِّلَ (نافع و کوفیین کے لئے اسی طرح ضمہ و کسرہ کے فتحہ سے ہے) اس لئے کہ اس نے (اللہ تعالیٰ کے ذکر کو) دوبارہ کیا، اور تو (کوفیین کیلئے) لَیُضِلُّوْنَ (انعام ۱۴ع) کی یاء کو ضمہ دے، حالانکہ یہ اس رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا سمیت ہے، جو (یونس ۹ع) میں ہے، حالانکہ تو مدد کے اعتبار سے پختہ ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

ثَنّٰى مِنَ التَّثْنِيَةِ اَیْ اَعَادَ ذِکْرَ اسْمُ اللّٰهِ فَهُوَ مُثَنّٰى بِذِکْرِهٖ الْوِلَاءُ الْمحبة قصرت ضرورۃ۔ يَضِلُّوْنَ مبتداء۔ ضُمَّ خبر۔ ثَابِتًا ضُمَّ مجہول کے فاعل سے حال ہے۔ وِلَا تمیز۔

توضیح: مُنْزَلٌ و مُنَزَّلٌ افعال و تفعیل دونوں تعدیہ کیلئے ہیں، اور نَزَلَ مجرد لازم ہے، اور یہ دونوں اس کی فرع ہیں، اور فَصَّلَ اور حَرَّمَ میں فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ (انعام ۱۲ع) اور حَرَّمَ رَبِّیْ (اعراف ۴ع) کی رعایت ہے، اور تقدیر وَقَدْ فَصَّلَ اللّٰهُ لَکُمُ الشَّیْءَ الَّذِیْ حَرَّمَهٗ عَلَيْکُمْ ہے۔ اور نفر کی قرأت میں فاعل کا حذف معلوم ہونے کی وجہ سے ہے، اور اس میں فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ (حم سجدۃ) حُرِّمَتْ عَلَيْکُمُ الْمَيْتَةُ (مائدہ) کی رعایت ہے۔ يَضِلُّوْنَ (ص ۲ع) میں فتحہ پر اجماع ہے، اور يُضِلُّوْا کے دونوں کلمات میں لام کا حذف وزن کی وجہ سے ہے، اور اسکے باقی کلمات کو ابراہیم میں بیان فرمائیں گے۔

(٦٦٤) رِسَالَاتِ فَرْدًا وَّافْتَحُوْا دُوْنَ عِلَّةٍ ٣٣ وَضَيِّقًا مَعَ الْفُرْقَانِ حَرِّكْ مُثَقَّلًا

ترجمہ: یعنی یَجْعَلُ رِسَالَتِهٖ میں رِسَالَتَهٗ مفرد ہے، اور تاء کو (مکی اور حفص کیلئے) بغیر کسی تردد کے فتحہ سے پڑھو، اور لفظ ضَیِّقًا کی یاء کو مع سورۃ فرقان کے متحرک پڑھو، اس حال میں کہ وہ مشدد ہے۔

(٦٦٥) بِکَسْرٍ سِوَی الْمَکِّیْ وَرَاحَرَجًا هُنَا ٣٤ عَلٰی کَسْرِهَا اِلْفٌ صَفَا وَتَوَسَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ضَیِّـقًا میں یاء کو مکی کے سوا باقی چھ کیلئے کسرہ کے ساتھ حرکت دو (اور مکی ضَیْـقًا یاء ساکنہ کی تخفیف سے پڑھتے ہیں) اور حَرَجًا کے راء کے کسرہ پر ایک محبت والا پاکیزہ صاحب وسیلہ ثابت ہوا ہے۔

(یعنی نافع و شعبہ حَرِجًا راء کے کسرہ سے اور باقی حَرَجًا راء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں)۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۲۲: اِلْفُ ، اَلْاَلِیْفُ ، تَوَسَّلَ ، اَتٰی بِالْوَسِیْلَةِ۔ رِسٰلٰتِ فَرْدٌ مبتداء، وخبر۔ اِفْتَحُوْا کا مفعول محذوف ہے۔ اَیْ تَاءَ ہٗ۔ ضَیِّقًا حَرِّکْ کا مفعول۔ مُثَقَّلًا فاعل سے حال ہے۔

شعر ۳۴: بِکَسْرٍ حَرِّکْ کے متعلق ہے۔ اِلْفٌ مبتداء ثانی۔ صَفَا فعل ماضی۔ اسکی صفت تَوَسَّلًا کَسْرَهَا پر معطوف۔ اس کی خبر اور جملہ پہلی مبتداء کی خبر۔

توضیح: رِسٰلٰتِ توحید سے جنس رسالت جو تمام رسالتوں کو شامل ہے، اور جمع سے احکامات اور ان کے افراد مراد ہیں، حَـرَجًـا کسرہ کی صورت میں صفت کاشفہ ہے، اور فتحہ کی تقدیر پر مصدر ہے، جیسے مبالغہ کے طور پر صفت قرار دیا ہے، یا ذَا حَــرَجٍ ہے، تنگ جگہ جس میں بہت سے درخت ہوں اور بکریاں چرنے کیلئے وہاں داخل نہ ہو سکیں، بس منافق کی بھی یہی حالت ہے، کہ اس میں بھلائی کے داخل ہونے کی گنجائش نہیں۔ ضَیِّقًا مَیِّتٌ کی طرح دونوں لغات ہیں۔

(۶۶۲) وَیَصْعَدُ خِفٌّ سَاكِنٌ دُمْ وَمَدُّهٗ ۳۵ صَحِیْحٌ وَّخِفُّ الْعَیْنِ دَاوَمَ صَنْدَلَا

ترجمہ: اور مکی کیلئے یَصْعَدُ (کا صاد) تخفیف والا اور ساکن ہے، تو اس پر دوام اختیار کر، اور ابوبکر کیلئے اس کا صاد والف مدہ سے پڑھنا صحیح ہے، اور (مکی اور ابوبکر کیلئے) اس کے عین کی تخفیف نے صندل ہو کر ہمیشگی کی ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

یَصْعَدُ مبتداء۔ خِفٌّ خبر۔ اَیْ ذُوْ خِفٍّ۔ دُمْ امر اَیْ دُمْ عَلٰی هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ۔ وَمَدُّهٗ صَحِیْحٌ مبتداء و خبر۔ وَخِفُّ الْعَیْنِ مبتداء۔ دَاوَمَ خبر۔ اس کا مفعول محذوف ای دَاوَمَ خِفُّ الصَّادِ۔ صَنْدَلًا حال۔ مُشْبِهًا صَنْدَلًا۔

توضیح: (۱) مکی کیلئے یَصْعَدُ صاد کے سکون اور صاد و عین دونوں کی تخفیف سے۔ (۲) ابوبکر کیلئے یَصَّاعَدُ صاد کے فتحہ و تشدید و الف سے، اور عین کے فتحہ و تشدید سے۔ (۳) باقین کے لئے یَصَّعَّدُ صاد و عین دونوں کے فتحہ اور تشدید سے اور الف کے حذف سے، اور ان دونوں قراتوں میں تفاعل اور تَفَعُّلْ کی تاء کا صاد میں ادغام ہے، اسی لئے اس پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشدید ہے، یَصَّعَّدُ صَعِدَ کا مضارع ہے، جو رَقِیَ کے معنی میں ہے، یعنی شقی کافر کیلئے اسلام قبول کرنا اتنا دشوار ہے، کہ گویا کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، اور دوسری دو قرأتیں تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ سے تکلف و تکرار کے معنی میں ہیں، یعنی کافر کا دل اسلام کی دعوت سے تنگ ہوتا ہے، اور وہ اس سے ایسے دُور چلا جاتا ہے، کہ جیسے آسمان پر چڑھنے والا زمین سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

(٦٦٧) وَنَحْشُرُ مَعْ ثَانٍ بِيُونُسَ وَهْوَفِي ٣٦ سَبَا مَعْ يَقُولُ الْيَا فِي الْاَرْبَعِ عُمِّلَا

ترجمہ: اور (انعام ۱۵ع) کا وہ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جو یونس کے دوسرے ۵ع میں کے سمیت ہے، اور وہ جو (سَبَا اور ۵ع) میں ہے، حالانکہ وہ ثُمَّ يَقُولُ کے ساتھ ہے، ان چاروں میں (حفص کیلئے) یاء استعمال کی گئی ہے، (باقین کیلئے نون ہے، نَحْشُرُ نَقُوْلُ)۔

﴿النحو والعربية﴾

نَحْشُرُ مبتداء۔ اَلْيَاءُ مبتداء ثانی۔ عُمِّلَا خبر۔ اور جملہ خبر مبتداء اول کی۔ اور اَلْاَرْبَعُ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعِ الْمُضْمَرِ کے قبیل سے ہے، جس سے تعداد بھی اور سباء کا يَقُوْلُ بھی ظاہر و شامل ہو گیا ہے۔ اور وَهُوَ فِي سَبَا جملہ معترضہ ہے۔

توضیح: یاء کی تقدیر پر ضمیریں چاروں میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، اور نون کی صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی کیلئے اسناد ہیں، لیکن تعظیم کے طریق پر، اور التفات کی عمدگی سے، اور نون ڈرانے میں بلیغ تر ہے، اسلئے اولیٰ ہے، اگر چہ یاء میں رَبُّهُمْ (انعام) اِنَّ اللّٰهَ (یونس) اور اِنَّ رَبِّيْ (سباء) سے تناسب کی خوبی ہے۔

نوٹ: انعام ۲ع والا نَحْشُرُ اور نَقُوْلُ کا مراد نہ ہونا يَصَّعَّدُ کے بعد لانے کی ترکیب سے نکلا ہے، اور یعقوب کیلئے ان دونوں کی بھی یاء ہے، اور تیسیر میں ثانی کی تصریح ہے، اور یونس کے ساتھ دوسرے کی قید سے اول ۳ع والا نکل گیا ہے، کہ اس میں سب کا نون ہے۔

(٦٦٨) وَخَاطَبَ شَامٍ يَعْمَلُوْنَ وَمَنْ تَكُوْ ٣٧ نُ فِيهَا وَتَحْتَ النَّمْلِ ذَكِّرْهُ شُلْشُلَا

ترجمہ: اور شامی نے عَمَّا يَعْمَلُوْنَ کو خطاب کی تاء سے پڑھا ہے (باقین کا يَعْمَلُوْنَ غیب سے ہے) اور مَنْ تَكُوْنُ جو ہے، تو اس کو (حمزہ و کسائی کیلئے) اس سورۃ (انعام ۱۶ع) میں اور نمل کے نیچے (قصص ۴ع) میں تذکیر کی یاء سے پڑھ، حالانکہ یہ ہلکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

شَامٍ خَاطَبَ کافاعل ہے،اور یَعْمَلُوْنَ مفعول ہے۔ مَنْ یَکُوْنُ مبتداء۔ ذَکَّرَهُ خبر۔ اس کی ضمیر سورة کیلئے ہے۔ وَتَحْتَ النَّمْلِ عطف عَلَى الضَّمِيْرِ الْمُجَرَّدِ مِنْ غَيْرِ اِعَادَةِ الْجَارِ وَالْمُرَادُ سُوْرَةُ الْقَصَصِ . شُلْشُلَا حال۔

توضیح: تَعْمَلُوْنَ میں غیب وَلِكُلٍّ کی اور خطاب يُذْهِبْكُمْ کی مناسبت سے ہے،اور تَكُوْنُ کی تانیث عَاقِبَةُ کے لفظ کی بناء پر ہے،اور تذکیر عَاقِبَةُ کے مصدر ہونے کی وجہ سے تانیث غیر حقیقی اور مجازی ہے،اور لَهُ کا فاصلہ بھی ہے۔

(۶۶۹) مَكَانَاتِ مَدَّ النُّوْنَ فِي الْكُلِّ شُعْبَةٌ ۳۸ بِزَعْمِهِمُ الْحَرْفَانِ بِالضَّمِّ رُتِّلَا

ترجمہ: یعنی مَكَانَاتِ (یہاں انعام ،ھود دوجگہ۔ زمر۔ اور یٰسٓ پانچوں میں) ان سب میں شعبہ نے مَكَانَتِكُمْ اور مَكَانَتِهِمْ نون کو الف مدہ یعنی جمع کے ساتھ پڑھا ہے (باقین کا قصر ہے) اور بِزَعْمِهِمْ دونوں کلمے (کسائی کیلئے) بضم زاء تلاوت کئے گئے ہیں (یعنی بِزُعْمِهِمْ)۔

﴿النحو والعربية﴾

مَكَانَاتِ مبتداء۔ مَدَّ النُّوْنَ شُعْبَةٌ خبر۔ فِي الْكُلِّ میں لام تعریف مبتداء کی ضمیر کے عوض میں ہے۔ بِزَعْمِهِمْ مبتداء۔ الْحَرْفَانِ مبتداء ثانی۔ رُتِّلَا خبر۔ اور جملہ اول کی خبر ہے۔

توضیح: (۱) مَكَانَاتِ توحید کی صورت میں جنس اور جمع کی صورت میں افراد اور انواع کی تصریح مراد ہے،اور یہ یا تو تمکن اور قدرت کے معنی میں ہے،یا حَالَةٌ و مَنْزِلَةٌ کے معنی میں ہے،یعنی تم اپنے امکان وقدرت کی انتہائی کوشش مخالفانہ کرلو،یا جس حال پر ہو،اس پر خوب کوشش کرلو،وقت آنے پر ہم بھی تمہیں پورا بدلہ دیں گے۔(۲) زَعْمُ فتحہ حجازی اور ضمہ اسدی لغت ہے،اور بنی تمیم اور قیس کے بعض لوگ کسرہ بھی پڑھتے ہیں۔

(۶۷۰) وَزَيَّنَ فِي ضَمٍّ وَكَسْرٍ وَرَفْعُ قَتْـ ۳۹ ـلَ اَوْلَادِهِمْ بِالنَّصْبِ شَامِيُّهُمْ تَلَا

ترجمہ: اور وَزَيَّنَ کو زاء کے ضمہ اور یاء کے کسرہ کے ساتھ اور قَتْلُ کو رفع کیساتھ اور اَوْلَادَهُمْ نصب کے ساتھ قرآن میں سے شامی نے پڑھا ہے۔

(۶۷۱) وَيُخْفَضُ عَنْهُ الرَّفْعُ فِي شُرَكَآءُهُمْ ۴۰ وَفِي مُصْحَفِ الشَّامِيْنَ بِالْيَاءِ مُثِّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمه: اور اس شامی سے شُرَكَاءُ هُمْ میں رفع کے بجائے جر مروی ہے، اور اہل شام کے مصحف میں یہ لفظ شُرَكَائِهِمْ یاء کے ساتھ متعین ہوا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

شعر ۳۹: زُيِّنَ مبتداء۔ فِيْ ضَمٍّ وَّ كَسْرٍ حال۔ اَیْ كَائِنًا فِيْ ضَمِّ الزَّايِ وَكَسْرِ الْيَاءِ۔ وَرَفْعُ معطوف علی المبتداء۔ وَاَوْلَادَهُمْ بھی معطوف بِحَذْفِ حَرْفِ الْعَطْفِ شَامِيُّهُمْ مبتداء ثانی۔ جمع کی ضمیر قراء کیلئے ہے۔ تَلَا خبر۔ اور جملہ مبتداء اول کی خبر ہے۔

شعر ۴۰: عَنْهُ کی ضمیر شامی کی لئے ہے۔ فِيْ شُرَكَاءُ هُمْ حال۔ اَیْ كَائِنًا فِيْ شُرَكَاءُ هُمْ ۔ بِالْيَاءِ مُثِّلَا کے متعلق ہے۔ فِيْ مُصْحَفٍ حال۔

توضیح: شامی کی قرأت وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَ هُمْ شُرَكَائِهِمْ ہے۔ زُيِّنَ فعل ماضی مجہول، قَتْلُ مصدر مضاف اَوْلَادَهُمْ قَتْلُ کا مفعول بہ۔ شُرَكَائِهِمْ قَتْلُ کا مضاف الیہ مجرور۔ لفظ قَتْلُ اپنے مفعول و مضاف الیہ سے مل کر ماضی مجہول کا نائب الفاعل ہے۔ قَوْلُهُ وَفِيْ مُصْحَفِ الشَّامِيِّيْنَ سے شامی مصحف کی رسم سے ان کی قرأت کی تائید فرمادی، کہ اس میں شُرَكَاؤُهُمْ کا ہمزہ بشکل یاء مرسوم ہے، جس سے ہمزہ کے مجرور ہونے اور مضاف الیہ ہونے کا ثبوت ہے، اور باقی قراء زَيَّنَ کو معروف قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ کو مفعول مقدم مضاف و مضاف الیہ اور شُرَكَاءُ هُمْ کو فاعل پڑھتے ہیں، اور یہی اولیٰ ہے۔

(۶۷۲) وَمَفْعُوْلُهُ بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ فَاصِلٌ ۴۱ وَلَمْ يُلْفَ غَيْرُ الظَّرْفِ فِي الشِّعْرِ فَيْصَلَا

ترجمه: اور (شامی کی قرأت میں لفظ) قَتْلُ کا مفعول (اَوْلَادَهُمْ) دونوں مضافوں کے مابین فاصل ہے، اور اس قسم کا فاصل شعری ضرورت میں بھی ظرف کے سوا فیصلہ کن قول پر کہیں نہیں پایا جاتا (یعنی نثر میں تو مصدر اور اس کے معمول کے درمیان فاصل آتا ہی نہیں، صرف شعر میں آتا ہے، مگر وہ بھی ظرف سے، اور اس قرأت میں مفعول فاصل ہے۔ اس لئے یہ صحیح نہیں یہ عام نحویوں کا اعتراض نقل کیا گیا ہے۔

(۶۷۳) كَلِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا فَلَا ۴۲ تَلُمْ مِنْ مُلِيْمِ النَّحْوِ اِلَّا مُجَهِّلَا

ترجمه: (نظم میں مضافین کے درمیان ظرف سے فاصل آنے کی مثال شاعر کے قول سے) لِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا کی طرح ہے، پس تو ملامت نہ کر، مگر نحو کے ملامت کرنے والوں میں سے صرف اسی کو جو اس قرأت کے پڑھنے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

امام کو جاہل کہتا ہے، یعنی جولوگ اس قرأت کو عربیت کی رُو سے ضعیف کہتے ہیں، ان کا جرم تو اتنا سنگین نہیں، ان کے مقابلہ میں جو اس قرأت کو من گھڑت اور جہالت کہتے ہیں، وہ لوگ بڑے مجرم ہیں، ان پر ملامت کی جائے، اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں، ابن قمیہ کا یہ شعر یوں ہے، لَمَّا رَءَ تْ سَاتِيْدَمَا اسْتَعْبَرَتْ لِلّٰهِ دَرُّالْيَوْمِ مَنْ لَّا مَهَا یعنی جب اس نے ساتید کی بستی کو دیکھا، تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، آج خدا ہی کیلئے اس شخص کی خوبی ہے، جس نے اس کو ملامت کی۔

﴿النحو والعربية﴾

بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ، فَاصِلٌ کاظرف۔ يُلْفَ متعدی دومفعولوں کو۔ اول خبرالظرف قائم مقام فاعل کے، اور فَيْصَلًا مفعول ثانی ہے۔ فِي الشِّعْرِ حال۔ لِلّٰهِ منصوب المحل علی الحال اَوْرَ فَعَهٗ بَدَلًا مِنْ غَيْرِ الظَّرْفِ (شعلہ)

(٦٧٤) وَمَعْ رَسْمِهٖ زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِيْ مَزَا ۝ ۴۳ دَهُ الْاَخْفَشُ النَّحْوِيُّ اَنْشَدَ مُجْمِلًا

ترجمہ: لفظ شُرَكَائِهِمْ کے رسم کی تائید کے ساتھ اخفش نحوی نے ایک عمدہ طریقہ پر شعر بھی پڑھا ہے یعنی زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِيْ مَزَادَهْ (اس سے معلوم ہوا کہ مضافین کے درمیان غیر ظرف کا فاصلہ ہے، پورہ شعر یوں ہے فَزَجَجْتُهَا بِمَزَجَّةٍ زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِيْ مَزَادَهْ میں نے چھوٹے نیزے سے اس کو ایسے مارا، جس طرح ابی مزادہ اپنی جوان اونٹنی کو مارا، ابی مزادہ کسی شخص کا نام ہے، (ملا علی قاری)

﴿النحو والعربية﴾

اَلْاَخْفَشُ مبتداء۔ اَنْشَدَ خبر۔ زَجَّ الْقُلُوْص منصوب المحل اَنْشَدَ کا مفعول۔ مُجْمِلًا اَنْشَدَ کی ضمیر سے حال۔

توضیح: یعنی نحاۃ کی ایک جماعت نے شامی کی قرأت پر اعتراض کیا ہے، کہ اس میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان یعنی قَتْلُ اور شُرَكَائِهِمْ کے درمیان مفعول اَوْلَادَهُمْ سے جدائی وفاصلہ ہو گیا ہے، اور کلام عرب میں مضافین کے درمیان اجنبی سے جدائی کی کوئی مثال نہیں ملتی، البتہ شعر میں ایسا ہوتا ہے، مگر اسمیں بھی ظرف سے جدائی آتی ہے، اور اس کی مثال شعر ۴۲ میں دی گئی ہے، تو ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اس صحیح قرأت پر اعتراض کرنے والے لوگ گو کہ ملامت کے لائق ہو گئے ہیں، لیکن ان میں سے وہ لوگ معذور ہیں، جن کے پاس کلام عرب کی بہت سی مثالیں نہیں پہنچی جو قرأت کی مؤید ہیں، اس لئے انہوں نے اس قرأت کو ضعیف کہہ دیا، البتہ وہ لوگ جنہوں نے ایک جلیل القدر امام کی قرأت کو جہالت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منسوب کیا، وہ لائق ملامت ہیں اس لئے کہ موصوف نے ایک لفظ بھی اپنی رائے سے نہیں پڑھا، جو نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ان کو پہنچا اسی کو پڑھا ہے، اور امام ابن عامر شامی سند کے اعتبار سے تمام قرأ پر فائق ہیں، اور اونچے درجہ کے تابعی ہیں، اور ان کی اس قرأت کے صحیح ہونے پر رسم بھی شاہد ہے، نیز اکثر محققین نے کلام عرب کی نثر اور نظم سے ایسی مثالیں پیش کی ہیں، جن سے اس کی تائید ہوتی ہے، اور انہیں میں سے وہ شعر بھی ہے، جو امام خلیل وسیبویہ کے شاگرد ابوالحسن اخفش سعید بن مسعدہ نحوی نے نقل کیا ہے، اور اس شعر میں قرأت کی واضح تائید موجود ہے حالانکہ شاعر اَبِیْ مَزَادَہْ حالت رفع کے ساتھ بھی کہہ سکتا تھا، اور شعر میں کسی تنگی کے نہ ہونے کے باوجود بھی اَبِیْ مَزَادَہْ کو مضاف الیہ ہی لانا، اس کی صحت کی دلیل ہے۔

فائدہ: (۱) جمہور کی قرأت پر زَیَّنَ کا فاعل شُرَکَاءُ ھُمْ ہے، اور قَتْلَ مفعول ہے، اور اسکی اصل قَتْلَھُمْ اَوْلَادَھُمْ ہے۔ پس مصدر کے فاعل کو حذف کر کے اس کو مفعول کی طرف مضاف کر دیا، اور مفعول کی تقدیم اس کے اہم ہونے کی بناء پر ہے، اور عبارت کی اصل یوں ہے، زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ شُرَکَاؤُھُمْ اَنْ قَتَلُوْا اَوْلَادَھُمْ خَوفَ الْعَارِ اَوِ الْعَیْلَۃِ لِلْقُرْبَانِ یعنی اکثر مشرکین کیلئے ان کے شرکاء یعنی شیاطین یا بتوں کے خادموں نے دامادی کی ذلت یا مفلسی کے اندیشہ یا بتوں کے قرب کے حصول کے سبب ان کی اولاد کے قتل کو ان کی نظروں میں مزین کر دیا۔

(۲) شامی کی قرأت میں قَتْلُ نائب فاعل ہے، اور فاعل کا حذف اس کے معلوم ہونے کی بناء پر ہے، جو شیاطین ہیں، اور زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ میں مذکور ہے، اور شُرَکَآئِھِمْ لفظاً قَتْلَ کا مضاف الیہ اور معنی فاعل ہے، اور شُرَکَاءُ جو مُزَیِّنْ ہیں، ان کی طرف قتل کی نسبت اس لئے ہے، کہ وہ قتل کے سبب ہیں، کہ انہیں کے وسوسہ اور بہکاوے سے مشرکین نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہے، پس گویا قاتل شُرَکَاءُ ہی ہیں۔

(۶۷۵) وَاِنْ یَّکُنْ اَنِّثْ کُفْؤُ صِدْقٍ وَّ مَیْتَۃٌ ۴۴ دَنَا کَافِیًا وَّافْتَحْ حِصَادِ کَذِیْ حُلَا

ترجمہ: وَاِنْ یَّکُنْ کو تو سچائی کا ہمسر بن کر (شامی، ابوبکر کیلئے) تانیث سے (تَکُنْ) پڑھ، اور (مکی شامی کیلئے) مَیْتَۃٌ کا رفع کافی ہونے والا بن کر قریب ہو گیا ہے۔ اور (شامی، بصری، عاصم کیلئے) تو زیوروں والے کی طرح (آراستہ ہو کر) یَوْمَ حَصَادِہٖ کی حاء کو فتحہ دے، نَمَا یہ فتحہ بلند ہو گیا ہے۔

(۶۷۶) نَـمَا وَسُکُوْنُ الْمَعْزِ (حِصْنٌ) وَّ اَنِّثُوْا ۴۵ یَکُوْنَ کَمَا فِیْ دِیْنِھِمْ مَیْتَۃٌ کَلَا

ترجمہ: (نَمَا کا تعلق پچھلے شعر سے ہے) اور (مدنی و کوفیین کیلئے) وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ۱۴۷ع کے عین کا سکون قلعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے،اوران ناقلین نے (شامی ، حمزہ ، اورمکی کیلئے) اَلّا اَنْ تَکُوْنَ ۱۸ع کوتانیث کی تاء سے پڑھا ہے،جس طرح ان کی عادت میں ہے،(اورشامی کیلئے) مَیْتَةٌ کے رفع نے (معنی کو) محفوظ کیا ہے۔

﴿النحووالعربیۃ﴾

اِنْ یَّکُنْ اَنّثْ کامفعول ہے۔ کُفُوٌّ صِدْقٍ حال۔ وَمَیْتَةٌ مبتداء۔ دَنَا خبر۔ ضمیر مَیْتَةٌ کیلئے ہے،لفظ کی تاویل پر۔ کَافِیًا حال۔ حَصَادِہٖ اِفْتَحْ کامفعول۔ کَذِیْ حُلًا حال۔ اَیْ مِثْلُ صَاحِبِ حُلًا ۔ نَمٰی فعل ماضی ذِیْ کی صفت ہے۔ سُکُوْنُ مبتداء۔ حصن خبر۔ یَکُوْنُ اَنّثُوْا کامفعول۔ فِیْ دِیْنِهِمْ حال۔ اَیْ کَمَا فِیْ عَادَتِهِمْ ۔ مَیْتَةٌ کِلَا مبتداء وخبر۔

توضیح: (۱) چونکہ یَکُنْ کی تذکیروتانیث دونوں کے ساتھ مَیْتَةٌ کارفع ونصب دونوں ہیں،اس لئے ان میں چارقرأتیں ہیں۔

(۱) شامی کیلئے وَاِنْ تَکُنْ مَیْتَةٌ تانیث اوررفع سے، تَکُنْ تامہ ہے،اور مَیْتَةٌ فاعل ہے۔(۲) ابوبکرکیلئے وَاِنْ تَکُنْ مَیْتَةً تانیث اورنصب سے،اس صورت میں تَکُنْ ناقصہ ہے،اوراس کی ضمیر اَلْاَجِنَّةُ کیلئے ہے،جو مَا فِیْ بُطُوْنِ سے مفہوم ہے،اوروہ اسم ہے،اور مَیْتَةً خبر ہے یاضمیر کی تانیث خبر کی تانیث کی وجہ سے ہے۔(۳) مکی کیلئے وَاِنْ یَّکُنْ مَّیْتَةٌ تذکیراوررفع سے یَکُنْ تامہ ہے،اورفاعل کی تانیث غیرحقیقی ہونے کی وجہ سے ہے،اوریہی اولیٰ ہے۔(۴) مدنی ، بصری ، صحاب کیلئے وَاِنْ یَّکُنْ مَّیْتَةً تذکیرونصب

(۲) حَصَادِہٖ کسرہ حجازی اورفتحہ تمیمی ونجدی لغت ہے۔ (۳) اَلْمَعْزِ اور اَلْمَعَزِ دونوں مَاعِزٌ کی جمع ہیں، صَحْبٌ اور خَدَمٌ کی طرح۔ (۴) اَلّا اَنْ تَکُوْنَ مَیْتَةً میں تین قرأتیں ہیں۔ (۱) شامی کے لئے تانیث اور رفع سے۔ (۲) مکی اورحمزہ کیلئے تانیث اورنصب سے۔ (۳) مدنی ، بصری ، عاصم کسائی کے لئے تذکیرونصب سے۔

(۶۷۷) وَتَذَّکَّرُوْنَ الْکُلُّ خَفَّ عَـلَا شَـذًا ۴۶ وَاَنَّ اکْسِرُوْا شَـرْعًاوَّ بِالْخِفِّ کُمِّلَا

ترجمہ: اور(حفص ، حمزہ ، کسائی کیلئے) تَذَکَّرُوْنَ کا پوراباب ایک شائع ہونے والی صورت پرتخفیف ذال ہواہے،اور وَاَنَّ هٰذَا میں(حمزہ ، کسائی کیلئے) اِنَّ کوایک طریقہ میں مکسور پڑھو،اوریہی اَنَّ شامی کیلئے تخفیف نون کامل کیاگیاہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿النحو والعربية﴾

تَذَّكَّرُوْنَ مبتداء۔ اَلْکُلُّ مبتداء ثانی۔ لام تعریف ضمیر کے عوض کی بناء پر۔ خَفَّ جملہ اول کی خبر۔ عَلٰی شَذًا حال ۔ خِفَّ کی ضمیر سے۔ اَنْ اِکْسِرُوْا کا مفعول۔ شَرْعًا حال۔ بِالْخِفِّ کَمَّلَا کے متعلق

توضیح: تَـذَّکَّـرُوْنَ کے پورے باب سے وہ کلمات مراد ہیں، جو قرآن مجید میں ایک تاء سے لکھے جاتے ہیں، اور وہ کلمات جو دو تاء سے تَتَذَکَّرُوْنَ ہیں ان کو سب قرأ ذال کی تخفیف سے پڑھتے ہیں، اَنَّ ھٰذَا کی تقدیر بِاَنَّ ھٰذَا ہے، اَیْ ذَالِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ وَبِاَنَّ ھٰذَا اور اِنَّ مکسورہ استیناف کے لئے ہے۔

(۶۷۸) وَیَـاْتِیَهُـمْ شَـــافٍ مَّعَ الـنَّـحْـلِ فٰـرَقُـوْا ۴۷ مَعَ الرُّوْمِ مَدَّاهُ خَفِیْفًـا وَّعَـدَّلَا

ترجمہ: اور (حمزہ و کسائی کیلئے) وہ اَنْ یَّـاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (انعام۲۰ع) تذکیر شفاء دینے والی ہے، جو (نحل ع۵) سمیت ہے (پس سَمَا ، شامی ، عاصم کیلئے دونوں جگہ تانیث کی تاء ہے) اور فٰرَقُوْا دِیْنَهُمْ (انعام۲۰ع) جو (روم۴ع) کے فٰـرَقُوْا سمیت ہے، اس کو انہی دونوں نے اس حالت میں مد سے پڑھا ہے، کہ یہ بلا تشدید ہے (باقین کیلئے ضد سے قصر اور تشدید نکل آئی، یعنی فَرَّقُوْا)۔

﴿النحو والعربية﴾

یَـاْتِیَهُمْ شَافٍ مبتداء و خبر۔ مَعَ النَّحْلِ حال۔ فٰارَقُوْا مَدَّاهُ مبتداء وخبر۔ تثنیہ کی ضمیر شَافٍ میں شین کے مرموزین کیلئے ہے۔ خَفِیْفًا حال مِنْ مَفْعُوْل ۔ مَدَّاهُ عُدِّلَا مَدَّاهُ پر معطوف ہے۔

توضیح: (۱) اَنْ یَّـاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ میں تانیث کے مجازی ہونے کی وجہ سے تذکیر ہے، اور تانیث فاعل کے لفظاً مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے۔ (۲) فٰـرَقُوْا دِیْنَهُمْ انہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، کچھ پر ایمان لائے، اور کچھ سے انکار کر دیا۔ فٰرَقُوْا اَیْ تَرَکُوْا دِیْنَهُمْ وَانْفَصَلُوْا عَنْهُ۔

(۶۷۹) وَکَسْـرُوْ فَتْـحٌ خَفَّ فِـیْ قِـیَـمًـا ذُکَـا ۴۸ وَیَـاآتُـهَـاوَجْهِیْ مَمَاتِیَ مُقْـبِـلَا

(۶۸۰) وَرَبِّـیْ صِـرَاطِـیْ ثُـمَّ اِنِّـیْ ثَـلٰثَـةٌ ۴۹ وَمَـحْیَـایَ وَالْاِسْکَـانُ صَحَّ تَحَمُّلَا

ترجمہ: اور (سما کے) دِیْنًا قِیَمًا میں (شامی ، کوفیین کیلئے قاف کا) کسرہ اور یاء کا فتحہ بلا تشدید ہو گیا ہے، (قِیَمًا) جو مشتعل وظاہر ہو گیا ہے، اور اس سورۃ کی یاءات اضافت (۱) وَجْهِیَ لِلَّذِیْنَ ۹ع۔ (۲) مَمَاتِیْ لِلّٰهِ ۳ع۔ (۳) رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ ۲۰ع۔ (۴) صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا ۱۹ع۔ اور اِنِّیْ حالانکہ وہ تین ہیں۔ (۵) اِنِّیْ اُمِرْتُ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اور (۶) اِنِّیَ اَخَافُ ۲ع۔ (۷) اِنِّیَ اَرَاكَ ۹ع۔ اور مَحْیَایَ ۲۰ع کی یاءات ہیں۔ تو یاءات کے اس بیان کو لے لے، حالانکہ تو متوجہ ہونے والا ہے۔

﴿النحو والعربية﴾

وَكَسْرُ مبتداء۔ فَتْحٌ معطوف۔ خَفَّ اس کی صفت۔ فِیْ قِیَمًا مبتداء کی خبر۔ ذَكَا صفت، قِیَمًا کی یـااتُھَا مبتداء۔ مَابَعْدَہٗ خبر۔ مُقْبِلًا حال۔ وَالْاِسْكَانُ صَحَّ مبتداء و خبر۔ تَحَمُّلًا تمیز۔

جدول یاء ات اضافت (سورۃ الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	فتحہ	سکون
۱	اِنِّیَ اُمِرْتُ	۸	مدنی	نفر و کوفیین
۲	وَمَمَاتِیَ	۲۰	"	" "
۳	اِنِّیَ اَخَافُ	۲	حرمی و بصری	شامی کوفیین
۴	اِنِّیَ اَرَاكَ	۹	" "	" "
۵	وَجْهِیَ لِلَّذِیْ	۹	مدنی ، شامی ، حفص	حق، کوفیین سوائے حفص
۶	صِرَاطِیَ مُسْتَقِیْمًا	۱۹	شامی	سما و کوفیین
۷	رَبِّیَ اِلٰی صِرَاطٍ	۲۰	مدنی و بصری	مکی، شامی، کوفیین
۸	وَمَحْیَایَ	۲۰	غیر نافع ورش کیلئے خلاف	قالون، وجہ ثانی ورش

یاء زائدہ: صرف ایک ہے، وَقَدْ هَدٰنِ یٰ بصری کے لئے صرف وصلاً اثبات ہے۔

ادغام کبیر: پچاس۔ پینتیس ۳۵ مثلین کے۔ پندرہ ۱۵ متقاربین کے۔ اور صغیر جائز مختلف نو ۹ ہیں۔

جدول ادغام صغیر مختلف فیہ (سورۃ الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع	ادغام والے قراً	اظہار والے قراً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱	وَلَقَدْ جَآءَكَ	۴	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۲	اِذْ جَآءَهُمْ	۵	بصری، ہشام	حرمی، ابن ذکوان، کوفی
۳	قَدْ ضَّلَلْتُ	۷	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۴	وَلَقَدْ جِّئْتُمُوْنَا	۱۱	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۵	قَدْ جَّآءَكُمْ	۱۳	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم
۶	حُرِّمَتْ ظُّهُوْرُهَا	۱۶	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۷	مَا حَمَلَتْ ظُّهُوْرُهَا	۱۸	ورش، بصری، شامی، حمزہ، کسائی	قالون، مکی، عاصم
۸	فَقَدْ جَّآءَكُمْ	۲۰	بصری، ہشام، حمزہ، کسائی	حرمی، ابن ذکوان، عاصم

جدول ادغام کبیر مثلین (سورة الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	وَيَعْلَمُ مَّا	۱
۲	عَلَيْكَ كِّتٰبًا	〃
۳	اَلَّا هُوَ وَّاَنْ (وصلًا)	۲
۴	وَمَنْ اَظْلَمُ مِّمَّنْ	〃
۵	اَوْكَذَّبَ بِّاٰيٰتِهٖ	〃
۶	ثُمَّ نَقُوْلُ لِّلَّذِيْنَ	۶
۷	وَلَا نُكَذِّبَ بِّاٰيٰتِ	〃
۸	اَلْعَذَابَ بِّمَا	〃

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۹	وَلَا مُبَدِّلَ لِّكَلِمٰتِ اللّٰهِ	۴
۱۰	لَعَذَابٌ بِمَا	۵
۱۱	اَقُوْلُ لَكُمْ	۰
۱۲	اَقُوْلُ لَكُمْ	۰
۱۳	اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا	۷
۱۴_۱۵	وَتَعْلَمُ مَا (دونوں)	۰
۱۶	اَلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ	۸
۱۷	وَكَذَّبَ بِهٖ	۰
۱۸	هُدَى اللّٰهِ هُوَ	۹
۱۹	اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ	۰
۲۰	قَالَ لَآ	۹
۲۱	قَالَ لَئِنْ	۰
۲۲	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	۱۱
۲۳	وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ	۱۲
۲۴	اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ	۱۳
۲۵	لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ	۱۴
۲۶	اَعْلَمُ مَنْ	۰
۲۷	وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ	۰
۲۸	وَهُوَ وَلِيُّهُمْ	۱۰
۲۹	اَلْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ	۱۷
۳۰	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱	كَذٰلِكَ كُذِّبَ	۱۸
۳۲	نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ	۱۹
۳۳	فَمَنْ اَظْلَمُ مِّمَّنْ	۲۰
۳۴	كَذَّبَ بِاٰيٰتِ	؍
۳۵	الْعَذَابُ بِمَا	؍

جدول ادغام کبیر متقاربین (سورة الانعام)

نمبر شمار	کلمات	رکوع
۱	خَلَقَكُمْ	۱
۲	وَزَيَّنَ لَهُمْ	۵
۳	الْاٰيٰتِ ثُمَّ	۵
۴	بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ	۶
۵	اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ	۷
۶	الَّيْلُ رَاٰ	۹
۷	وَخَلَقَ كُلَّ	۱۳
۸	خَالِقُ كُلِّ	؍
۹	اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ	۱۴
۱۰	اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ	؍
۱۱	زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ	۱۵
۱۲	يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ	؍
۱۳	زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ	۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

۱۴	مِمَّا رَزَقْكُمْ	۱۷
۱۵	نَرْزُقُكُمْ	۱۹

المرسوم :(سورۃ الانعام) اَنْبٰٓؤُا میں مشہور واکثر اور شُرَكٰٓؤُا میں باجماع ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعداز الف بصورت واؤ اور اس کے ماقبل الف محذوف، اور مابعد الف زائدہ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ ہمزہ ثانیہ بصورت یاء مِنْ نَّبَاِی میں فتحہ کے بعد ہمزہ متطرفہ مکسورہ بصورت یاء اور اس سے قبل الف زائدہ، اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ میں، اور قَالَ اَوْلِیٰٓئُهُمْ میں ہمزہ متوسطہ بعداز الف عراقی مصاحف میں بے صورت اور اس سے پہلے الف محذوف، اور حجازی وشامی مصاحف میں حسب قاعدہ الف کے اثبات اور ہمزہ باصورت اَوْلِیَآئِهِمْ اور اَوْلِیَآؤُهُمْ اور وَلَا طٰٓئِرٍ اور اَكٰبِرَ باجماع مصاحف اور فٰلِقُ الْحَبِّ بعض مصاحف میں بحذف الف مرسوم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر

حکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر

حکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

مؤلف کی دیگر تالیفات

Printed by GULF Publisher 0312-9172552

مکتبہ علویہ
مرکزی دارالقراء نمکمنڈی پشاور
Ph:091-2210650